مشکوٰۃ المصابیح

مترجم ومحشی

استاذ الاساتذہ
شیخ الحدیث حضرۃ مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مع فوائد غزنویہ

مع فوائد اضافی
مولانا محمد سلیمان کیلانی

تہذیب وتبویب
خالد سلفی گرجاکھی

1

ادارہ احیاء السنۃ
گرجاکھ ○ گوجرانوالہ
اردو بازار ○ لاہور

مشکوٰۃ المصابیح

www.kitabosunnat.com

مترجم ومحشی

استاذ الاساتذہ
شیخ الحدیث حضرۃ مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مع فوائد غزنویہ

مع فوائد اضافی
مولانا محمد سلیمان کیلانی

٤

تہذیب وتبویب
خالد سلفی گوجرانوالہ

ادارہ احیاء السنۃ
گرجاکھ ○ گوجرانوالہ
اردو بازار ○ لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ——— ادارہ احیاء السنۃ گرجاکھ

مطبع ———

قیمت ———

کتابت ——— ادارہ کتابت حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

تعداد ——— ایک ہزار

2139

kitabosunnat.com

نمبر 09380

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الرِّقَاقِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۹۱۴:۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْہِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۴۹۱۵:۔ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَہٗ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَ یَرْجِعُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۱۶:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْیٍ اَسَکَّ مَیِّتٍ قَالَ اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنَّ ھٰذَا لَہٗ بِدِرْھَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّہٗ لَنَا بِشَیْءٍ قَالَ فَوَاللّٰہِ لَلدُّنْیَا

---

kitabosunnat.com

کتاب ہے ان حدیثوں میں جو دل کو نرم کرتی ہیں

فصل پہلی

۴۹۱۴۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ہیں کہ ٹوٹا کھائے ہوئے ہیں ان میں بہت آدمی تندرستی ہے[1] اور فراغت۔ (بخاری)

۴۹۱۵۔ اور مستورد بیٹے شداد کے سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قسم ہے خدا کی نہیں ہے مثال دنیا کی مقابلہ میں آخرت کے مگر مانند ڈالنے ایک تمہارے کے انگلی اپنی کو دریا پس دیکھے[2] ساتھ کس چیز کے پھرتی ہے۔ (مسلم)

۴۹۱۶۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلعم گذرے ایک بکری کے بچہ چھوٹے کانوں والے مرے ہوئے پر فرمایا کون تم میں سے دوست رکھتا ہے کہ یہ ہووے اس کے لیے بدلے ایک درہم کے پس عرض کیا کہ نہیں دوست رکھتے ہم کہ ہمارے لیے یہ ہو بدلے کسی چیز

---

[1] تندرستی ہے اور فراغت یہ دونوں ایسی عمدہ نعمتیں ہیں کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہے لیکن اکثر لوگ اس کی قدر نہیں جانتے دنیا کے نکمے کاموں میں غفلت اور واہیات میں اس نعمت کو برباد کر کے دین سے مفلس رہ جاتے ہیں۔

[2] پس دیکھے ساتھ کس چیز کے پھرتی ہے یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر ہے جیسا کہ دریا کے روبرو قطرہ سے چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۱۷:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۱۸:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا أَفْضٰى إِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۱۹:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ۔

۴۹۲۰:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ

کے فرمایا آنحضرت نے قسم ہے خدا کی البتہ دنیا بہت ذلیل ہے نزدیک[۱] خدا کے اس بکری کے بچہ سے نزدیک تمہارے (مسلم)

۴۹۱۷۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا قید خانہ[۲] ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی (مسلم)

۴۹۱۸۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں ضائع کرتا[۳] اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہے مومن بسبب اس نیکی کے دنیا میں اور بدلہ دیا جائیگا بسبب اسکے آخرت میں اور کافر پس کھلایا جاتا ہے بسبب نیکیوں کے کہ کیں ہیں واسطے اللہ کے دنیا میں یہاں تک کہ جب پہنچے گا طرف آخرت کی نہ ہوگی اس کے لیے نیکی کہ جزا دیا جاوے بسبب اس کے (مسلم)

۴۹۱۹۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھانکی گئی ہے آگ دوزخ کی ساتھ شہوتوں کے اور ڈھانکی گئی ہے جنت ساتھ سختیوں کے[۴] نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر نزدیک مسلم کے لفظ حفت کا ہے بدلے حجبت کے۔

۴۹۲۰۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک ہو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر

---

[۱] نزدیک خدا کے الخ یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اس واسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ ذلیل اور ناپاک ہے۔ [۲] دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی۔ دنیا ایماندار کا قید خانہ ہے کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ من بلد شاہ ہو لیکن دنیا تشویش سے خالی نہیں دوسرے یہ کہ گناہ میں گرفتار ہو جانے کا ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سامنے موجود ہے تو اس کو زندگی کا لطف کہاں تیسرے یہ کہ ادنٰے ایماندار کا مکان بہشت میں تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اس کی بہ نسبت دنیا اس واسطے بہشت ٹھہری کہ اس کو آخرت کا ایمان نہیں وہ جانوروں کی طرح بے قید رہتا ہے بلا خوف عیش کرتا ہے جس طرح دنیا کو پاتا ہے جمع کرتا ہے علاوہ اس کے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہے تو اس کی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے گزرتی ہو پر بہشت کے برابر ہے۔

[۳] اللہ نہیں ضائع کرتا الخ یعنی خدا کسی کی نیکی برباد نہیں کرتا وہ عادل ہے لیکن کافر کو تو آخرت میں کچھ ثواب نہیں اس واسطے اس کا بدلہ دنیا میں کر دیتا ہے اور ایمان کا بدلہ دونو جہان میں۔ [۴] اور ڈھانکی گئی ہے جنت ساتھ سختیوں کے الخ یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری میسر نہیں عبادت اور تقویٰ مشقت اور تکلیف سے خالی نہیں اور معصیت اور دنیا کے چین کا انجام دوزخ ہے۔

وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوبٰى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۹۲۱: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ إِنَّهٗ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتّٰى امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ

کا اگر دیا جاوے تو خوش ہو اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش ہو ہلاک[1] ہوجیو اور خوار ہوجیو اور جس وقت کانٹا لگے اس کے پاؤں میں پس نہ نکالا جائیو خوشحالی ہوجیو واسطے اس بندے کے کہ پکڑے ہوئے کھڑا ہے باگ گھوڑے اپنے کی راہ خدا میں پراگندہ ہیں بال سر اس کے گردآلود ہیں پاؤں اس کے اگر ہے بیچ نگہبانی لشکر کے تو رہتا ہے بیچ نگہبانی کے اور اگر ہوتا ہے پیچھے کے لشکر میں رہتا ہے پیچھے کے لشکر میں اگر طلب کرتا ہے اذن نہیں اذن دیا جاتا ہے اسکو اور اگر سفارش کرتا ہے کسی کی قبول نہیں کی جاتی اس کی سفارش (بخاری)

۴۹۲۱۔ اور ابوسعید خدری رضی سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جس چیز سے کہ ڈرتا ہوں تم پر پیچھے اپنے وہ چیز ہے کہ کھولی جاویگی تم پر تازگی اور خوبی دنیا کی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاوے گی بھلائی برائی کو پس چپ رہے آنحضرتؐ یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ تحقیق اتاری جاتی ہے وحی حضرتؐ پر کہا پس پونچھا آنحضرتؐ اپنے چہرہ سے پسینہ اور فرمایا کہاں ہے پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرتؐ نے تعریف[2] کی اس کی پس فرمایا تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں[3] لاتی بھلائی برائی کو اور تحقیق اس چیز سے کہ اگاتی ہے بہار قسم گھانس سے وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہے جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے ہوجاتا ہے مگر کھانیوالا گھانس سبز کا اس طرح کہ کھائی گھانس

---

[1] ہلاک ہوجیو الخ اس حدیث میں لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہے لالچی کو بندہ دینار اور بندہ درہم اور بندہ پوشاک اس واسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اس سے عبادت نہیں ہوسکتی شب و روز اس عمر دنیا حاصل کرنے میں بسر ہوتی ہے تو حقیقت میں وہ خدا کا بندہ نہ رہا دنیا کا بندہ ہوگیا۔ [2] تعریف کی اس یعنی اچھا جانا اس کے سوال کو۔ [3] نہیں لاتی بھلائی برائی کو یعنی خیر سے تو خیر ہی پیدا ہوتی ہے مگر جب کوئی خیر میں اسراف کرے تو اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے جیسے برسات اس حدیث میں حضرتؐ نے ایک مثل بخیل مالدار کی دوسرے سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے جمع کر رکھا اور حق داروں کا حق ادا نہ کیا اس کا حال اس جانور کا سا ہے جس نے گھانس کھائی پھر پیٹ پھول کر کرکری کی بیماری سے مرگیا تو گھانس نے اس کے حق میں کچھ فائدہ نہ کیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اس کا حال اس جانور کا سا حال ہے جس نے گھانس کو چرا پھر آسودہ ہو کر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کر کے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور کو ہرگز ہلاکت نہیں اور کرکری کا کچھ ڈر نہیں۔

الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۹۲۲:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۹۲۳:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِي رِوَايَةٍ كَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

یہاں تک کہ تن گئیں کوکھیں اس کی بیٹھا سامنے آفتاب کے پس پتلا گوبر کیا[1] اور پیشاب کیا پھر پھرا چراگاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال ہرا بھرا اور شیریں ہے پس جو کوئی کہ لیوے مال کو ساتھ حق کے اس کے اور رکھے اس کو بیچ حق اس کے کے پس[2] اچھا مدد کرنیوالا ہے وہ مال اور جو کوئی کہ لیوے اسکو بغیر حق اس کے کے ہوتا ہے مانند اس شخص کے کہ کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اس پر دن قیامت کے (بخاری و مسلم)

۴۹۲۲۔ اور عمرو بن عوف سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس قسم ہے اللہ کی کہ نہیں فقر سے[3] ڈرتا میں تم پر اس سے کہ فراخ کی جاوے گی تم پر دنیا جیسے کہ فراخ کی گئی ان لوگوں پر کہ تھے پہلے تم سے پس رغبت کرو گے تم دنیا میں جیسے کہ ہلاک کیا ان کو (بخاری و مسلم)

۴۹۲۳۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا الٰہی کر تو رزق آل محمدؐ کا قوت[4] اور ایک روایت میں لفظ کفاف کا ہے، (بخاری، مسلم)

---

[1] پس پتلا گوبر کیا الخ یعنی اس کے پیٹ کا اپھارہ جاتا رہا۔ [2] پس اچھا مدد کرنے والا ہے الخ آنحضرتؐ نے جو اس حدیث میں فرمایا وہ نہایت صحیح اور درست ہے جو لوگ حلال مال کماتے ہیں اور حلال پر قناعت رکھتے ہیں وہ جیتے تک بے خوف اور بے خطر رہتے ہیں اور ان کی عزت اور آبرو کو کبھی بٹا نہیں لگتا اور جب مر جاتے ہیں تو ان کا مال کبھی تلف نہیں ہوتا ان کی آل اولاد اقارب کے کام آتا ہے اور مرے بعد بھی لوگ ان کا نام بڑی عزت سے لیتے ہیں اور جو لوگ حرص و طمع میں پڑ کر ہر طرح سے مال جوڑتے ہیں رشوت اور ظلم سے پرہیز نہیں کرتے نہ چوری اور خیانت سے تو ان کو نہیں ہوتی بلکہ وہ سارا مال تلف ہو جاتا ہے اور جہاں سے آیا تھا وہیں چلا جاتا ہے اکثر ایسے حرام مال جوڑنے والے جب مر جاتے ہیں تو ان کی آل اولاد تباہ ہو جاتی ہے اور وہ مال ان کو بھی نہیں ملتا دوسرے مفت خور اس کو کھا جاتے ہیں اس کی نظریں ہم نے بچشم خود متعدد بار دیکھی ہیں۔ [3] نہیں فقر سے ڈرتا میں الخ بلکہ میرے بعد ملک فتح ہوں گے اور تم کو بہت دولت ملے گی آپ کے بعد ایسا ہی ہوا اللہ تعالٰی دنیا کے شر سے بچاوے آمین یا رب العالمین۔

[4] یا الٰہی کر تو رزق آل محمد کا قوت یعنی بقدر زیست یعنی روزی دے جس میں حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہ ہو اس واسطے کہ کشائش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا۔

۴۹۲۴ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۲۵ : وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ اِنَّ مَالَہٗ مِنْ مَالِہٖ ثَلَاثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰی اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْ اَعْطٰی فَاقْتَنٰی وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ فَھُوَ ذَاھِبٌ وَتَارِكُہٗ لِلنَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۲۶ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلَاثَۃٌ فَیَرْجِعُ اِثْنَانِ وَیَبْقٰی مَعَہٗ وَاحِدٌ یَتْبَعُہٗ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۹۲۷ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّكُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ

۴۹۲۴۔ اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق مقصود کو پہنچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا اور رزق دیا گیا اس کو بقدر کفایت کے اور قانع کیا اس کو خدا تعالیٰ نے ساتھ اس[1] چیز کے کہ دیا ہے اس کو (مسلم)

۴۹۲۵۔ اور ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہتا ہے بندہ مال میرا مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اس کے ہے مال اسکے سے تین چیزیں ہیں وہ چیز کہ کھائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یا آگے دی اور وہ چیز کہ سوائے اس کے ہے پس وہ جانے والا ہے سبھی اور چھوڑ جانے والا ہے اس[2] کو واسطے لوگوں کے (مسلم)

۴۹۲۶۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں[3] پس آتی ہیں دو چیزیں اور ساتھ رہتی ہے اس کے ایک چیز ساتھ جاتے ہیں اس کے اہل اسکا اور مال اسکا اور عمل اس کا پس پھر آتے ہیں اہل و مال اس کے اور ساتھ رہتے ہیں اس کے عمل اس کے (بخاری، مسلم)

۴۹۲۷۔ اور عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے تم میں سے کہ مال وارث اس کے کا بہت پیارا ہو طرف اس کے مال اپنے سے کہا صحابہ رضؓ نے یا رسول اللہ صلعم نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اس کا بہت پیارا ہوتا ہے

---

[1] قناعت والے ایماندار کو اس واسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی نہ ہوئی تو گویا دونوں جہاں سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہ ہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہیں ہوا لیکن اہل و عیال کے ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہیں بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہے۔ [2] اور چھوڑ جانے والا ہے ان کو واسطے لوگوں کے یعنی باقی رہے مال سے اس کو کچھ فائدہ نہیں۔ [3] ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا پوری رفاقت عمل کرتا ہے اور لڑکے بال بچے مال و دولت یہ سب جیتے تک ساتھ ہیں مرنے کے بعد کچھ کام نہیں تو عمل کے لیے انسان کو کوشش کرنا چاہیئے اور مال و اولاد میں لگانا بے عقلی ہے۔

اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۹۲۸: وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۲۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۹۳۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

طرف اس کی مال وارث اس کے سے فرمایا کہ تحقیق مال اس کا وہ[1] ہے کہ آگے بھیجا اور مال اس کے وارث کا وہ ہے کہ پیچھے چھوڑ گیا (بخاری)

۴۹۲۸ - اور مطرف تابعیؒ سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلعم کے پاس اور آپ پڑھتے تھے الھکم التکاثر[2] فرمایا حضرتؐ نے آدمی کہتا ہے میرا مال میرا مال میرا اور نہیں واسطے تیرے اے بیٹے آدمؑ کے مگر وہ چیز کہ کھائی تو نے پس فناہ کی تو نے اور پہنی تو نے پس پرانی کی تو نے یا[3] اللہ دی تو نے پس بچائی تو نے (مسلم)

۴۹۲۹ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں تونگری بہت مال سے[4] لیکن تونگری تونگری دل کی ہے، (بخاری مسلم)

فصل دوسری

۴۹۳۰ - ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے کہ سیکھے مجھ سے یہ احکام بعد ازاں

---

[1] تحقیق مال اس کا وہ ہے جو آگے بھیجا الخ اپنا مال وہی جو اپنے کام آوے اور کام وہی آوے گا جو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور اپنا مال جان کر بند رکھتے ہیں وہ نادان ہیں کہ اس کو اس کے وارث اڑا دیں گے اس کے کچھ کام نہ آیا۔ [2] اور آپ پڑھتے تھے الھکم التکاثر یعنی باز رکھا تم کو آخرت کے اندیشہ سے آپس کے فخر کرنے نے ساتھ کثرت مال کے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو مال انسان چھوڑ جاتا ہے وہ اس کا مال نہیں ہوتا بلکہ اس کے وارثوں کا ہوتا ہے اور اگر وارث نہیں ہوتے تو الفتوں کا افسوس ہے کہ انسان مال کماوے اتنی محنت کرے مشقت اٹھاوے اور حظ دوسرے اڑا دیں لازم ہے کہ آپ خوب کھاوے پیوے اور پہنے اور اللہ دیوے دوستوں اور عزیزوں کو کھلاوے اس پر بھی جو کچھ بچ رہے وہ اگر وارث لے لیویں تو خیر۔ [3] یا اللہ دی تو نے پس بچائی تو نے یعنی تیرا مال حقیقت میں وہی ہے جو تیرے کام آوے دنیا میں خواہ آخرت میں مگر جو مال دنیا کے کھانے پینے میں خرچ ہوا وہ تو فناہ ہوا صرف خیرات کو بقاء ہے جو آخرت میں کام آوے گا۔ [4] نہیں تونگری بہت مال سے الخ یعنی تونگری اس کا نام نہیں جس کے پاس دولت زیادہ ہو اس واسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اتنی احتیاج زیادہ سو آنانکہ غنی ترند محتاج حقیقت میں بے پرواہ قناعت والا ہے اس واسطے کہ حب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کچھ حاجت نہ رہی کہ تونگری بدل است نہ بمال سے قانع نیست بہ بدل ورنہ اسباب جہاں۔ ہر چہ من در کار دارم اکثرش در کار نیست۔

يَأْخُذُ عَنِّي هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۴۹۳۱:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۹۳۲:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ وَّذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

عمل کرے ساتھ ان کے یا سکھاوے اس شخص کو کہ عمل کرے ان پر کہا میں نے یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرتؐ نے ہاتھ میرا پس گنیں پانچ چیزیں پس فرمایا آنحضرتؐ نے بچ تو ان چیزوں سے کہ حرام ہیں ہوگا تو عابدترین لوگوں کا اور راضی رہ تو ساتھ اس چیز کے کہ قسمت میں کی ہے اللہ نے تیری تو ہوگا تونگرترین لوگوں کا[1] اور احسان کر تو[2] اپنے ہمسایہ سے ہووے گا تو مومن کامل اور دوست رکھ تو سب لوگوں کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھے تو اپنے نفس کے لیے ہوویگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اس لیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا[3] ہے دل کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۹۳۱۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیے[4] بھر دوں گا میں[5] سینہ تیرا بے پرواہی سے اور دور کروں گا میں مفلسی تیری اور اگر نہ کرے تو بھر دوں گا میں ہاتھ تیرا دھندوں میں اور دور نہیں کرنے کا مفلسی تیری۔ (احمد، ابن ماجہ)

۴۹۳۲۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا اس نے ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت صلعم کے ساتھ عبادت کے اور ساتھ کوشش کرنے کے طاعت میں اور ذکر کیا گیا ایک شخص ساتھ پرہیزگاری کے پس فرمایا نبی صلعم نے برابر نہ کر تو کثرت عبادت[6] اور کوشش طاعت کو ساتھ پرہیزگاری کے (ترمذی)

---

[1] تو ہوگا تو تونگرترین لوگوں کا یعنی بندہ جب راضی ہوا اپنے نصیب پر طمع اور حاجت زیادتی کی نہ رہی بے نیاز ہوا اور معنے تونگری کے یہی ہیں۔ [2] اور احسان کر تو اِلخ یعنی اگرچہ برائی کرے وہ تجھ سے۔ [3] مار دیتا ہے دل کو اور سخت کر دیتا ہے اس کو اور غافل ہوتا ہے یاد خدا سے۔ [4] فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنی خوب فارغ کر اپنے دل کو واسطے عبادت رب اپنے کے۔ [5] بھر دوں گا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کریں گے بے پروائی کو غیر مولیٰ سے۔ [6] برابر نہ کر تو کثرت عبادت کو یعنی جو بغیر پرہیزگاری کے ہو۔

۴۹۳۳:- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَّهُوَ يَعِظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا۔

۴۹۳۴:- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُّطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُّنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُّفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُّنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

۴۹۳۵:- وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَّلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۹۳۶:- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۹۳۳- اور عمرو بن میمون اودی رض سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے اس حال میں کہ آنحضرت نصیحت کرتے تھے[1] اس کو غنیمت گن پانچ چیزوں کو پہلے[2] پانچ عوارض کے جوانی کو پہلے بڑھاپے اپنے کے اور صحت اپنی کو پہلے بیماری اپنی کے اور تونگری کو پہلے فقر اپنے کے اور فراغ وقت کو پہلے مشغول اپنے ہونے کے اور زندگانی کو پہلے موت کے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے۔

۴۹۳۴- اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے اس نے نبی صلعم سے نقل کی فرمایا نہیں انتظار کرتا[3] ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنے والی ہے یا فقیری کا کہ بھلا دینے والی ہے یا بیماری کا کہ تباہ کرنے والی ہے یا بہت بڑھاپے کا کہ بیہودہ گو کر دیتا ہے یا موت کا کہ ناگہاں آنیوالی ہے یا دجال کا پس بدغائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے اس کا یا قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہے (ترمذی نسائی)

۴۹۳۵- اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہے[4] اور راندی گئی ہے ہر چیز کہ دنیا میں ہے مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے خدا اسکو[5] اور عالم اور سیکھنے والا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۳۶- اور سہل بیٹے سعد رض کے سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہوتی دنیا برابر

---

[1] ساتھ پرہیزگاری کے یعنی اگرچہ اس قدر عبادت دکوشش نہ ہو کیونکہ حرام چیزوں سے بچنا کبھی مقتضے ہوتا ہے بجا لانے عبادات واجبہ کا۔ [2] غنیمت گن پانچ چیزوں کو الخ حقیقت میں یہ پانچ حال ایسے ہیں کہ آدمی جو دینی کام کرے اس میں کر سکتا ہے لیکن بہت لوگ ان احوال کی قدر نہیں کرتے اور مفت میں ان نعمتوں کو برباد کر دیتے ہیں اور دین سے تہی دست رہ جاتے ہیں۔ [3] نہیں انتظار کرتا الخ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ آدمی فرصت اور فراغت کا قدر نہیں کرتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہے۔

[4] دنیا راندی گئی ہے یعنی اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی۔

[5] اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے خدا اس کو یعنی نماز روزہ وغیرہ یا وہ لوگ جو اللہ کے دوست ہیں۔

لَوْكَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ۔

۴۹۳۷ :۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ ۔

۴۹۳۸ :۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ ۔

۴۹۳۹ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

پر پشہ کے[1] نزدیک خدا کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اس میں سے گھونٹ پانی کا۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۳۷ - اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا کہ روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پکڑو تم اسباب کو پھر رغبت کرو گے دنیا میں نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۳۸ - اور ابی موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوست رکھتا ہے دنیا اپنی کو نقصان پہنچاتا ہے آخرت اپنی کو اور جو شخص دوست رکھتا ہے آخرت اپنی کو ضرر پہنچاتا ہے دنیا اپنی کو پس اختیار کرو اس چیز کو کہ باقی ہے[2] اوپر اس چیز کے کہ فانی ہے[3] نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۳۹ - اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اس نے یہ نبی صلعم سے نقل کی کہ فرمایا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا[4] (ترمذی)

---

[1] اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کے الخ یعنی اگر دنیا کا اللہ عزوجل کے نزدیک اتنا بھی قدر ہوتا ہے تو صرف اپنے ایماندار بندوں کو اس سے فائدہ اٹھانے دیتا لیکن چونکہ وہ اللہ سبحانہ کے نزدیک پر پشہ سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس لیے کافروں اور مومنوں اور سب بندوں کو وہ عام کر دی مگر آخرت مومنوں ہی کے لیے رکھی گئی ہے اور یہ حدیث پوری اس طرح ہے کہ سہل نے کہا ہم آنحضرت صلعم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں آپ نے دیکھا تو ایک بکری مردہ اپنا پاؤں اٹھائے پڑی تھی (بسبب زیادہ پھول جانے کے) آپ نے فرمایا تم کیا سمجھتے ہو یہ اپنے مالک کے نزدیک ذلیل ہے قسم خدا کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے اسکے مالک کے نزدیک پھر آگے یہی حدیث بیان فرمائی اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا دنیا کی مثال میں۔ [2] اس چیز کو کہ باقی ہے یعنی آخرت کو۔ [3] اوپر اس چیز کے کہ فانی ہے یعنی دنیا اور اس کی علامت یہ ہے کہ موت کے آنے سے پہلے موت کے لیے تیار ہے۔ [4] بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا الخ چونکہ لالچ کے سبب اس سے عبادت نہیں ہو سکتی اور رات دن اس کی عمر دنیا حاصل کرنے میں بسر ہوتی اس لیے وہ ملعون ہے جس مالدار نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سستی نہ کی اور مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا تو وہ محمود ہے جیسے اسی باب کے فصل اول میں ابو سعیدؓ کی روایت سے گزرا کہ جس نے دنیا کو حق سے لیا اور حق میں رکھا تو اس کے لیے یہ عمدہ مددگار ہے غرض یہ کہ جو دنیا کی عیش و آرام میں پھنسا اس نے دھوکا کھایا اور وہ خدا کو بھولا اور جس نے

۴۹۴۰: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۹۴۱: وَعَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيهَا إِلَّا نَفَقَتَهُ فِي هَذَا التُّرَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۹۴۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۴۹۴۳: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالَ أَصْحَابُهُ هَذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا

۴۹۴۰۔ اور کعب بیٹے مالک کے سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ نہیں دو بھیڑیئے بھوکے[1] کہ چھوڑے گئے بیچ ریوڑ بکریوں کے بہت خراب کرنیوالے بکریوں کو حرص کرنے شخص کے سے مال وجاہ پر واسطے دین اسکے کے (ترمذی، دارمی)

۴۹۴۱۔ اور خبابؓ سے روایت ہے اس نے رسول خدا صلعم سے نقل کی کہ فرمایا خرچ نہ کیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ مگر کہ ثواب دیا جاتا ہے اس میں مگر خرچ کرنا اس کا خاک میں[2] (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۴۲۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کرنا سب راہ خدا میں ہے[3] مگر خرچ کرنا بیچ بنانے عمارت کے پس نہیں ہے نیکی اور ثواب اس میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۴۹۴۳۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلعم نکلے ایک دن اس حال میں کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے پس دیکھا آنحضرتؐ نے ایک گنبد بلند پس فرمایا آنحضرتؐ نے یہ عرض کیا صحابہؓ نے کہ یہ گنبد ہے فلانے شخص کا ایک مرد انصار میں سے ہے پس سکوت فرمایا حضرتؐ

حلال سے کمایا اور خود کھایا اور لوگوں کو خدا کی راہ میں کھلایا وہ دور اندیش ہوشیار ہے فقراء صوفیہ نے کہا کہ مال سانپ کی طرح ہے جو سانپ کا منتر جانتا ہے اس کو سانپ کے قریب رہنا ضرر نہیں کرتا۔ [1] نہیں دو بھیڑیئے الخ یعنی یہ بھیڑیئے ریوڑ کو ایسا خراب نہیں کرتے جیسے مال و جاہ کی محبت دین کو خراب کرتی ہے۔ [2] مگر خرچ کرنا اس کا اس خاک میں یہ جب ہے کہ بے ضرورت عمارت بنا دے یا مسجد یا سرایا مدرسہ کی عمارت کرے تو اس میں بھی اجر ملے گا جیسے دوسری حدیثوں میں وارد ہے۔ [3] سب راہ خدا میں ہے یعنی اگر بہ نیت تقرب کرے۔

[4] مگر خرچ کرنا بیچ بنانے عمارت کے اور انسؓ کی حدیث آئندہ میں یہ استثناء بھی مذکور ہے مگر وہ چیز کہ نہیں ہے چارہ اس سے یعنی بقدر حاجت اور رفع ضرورت عمارت بنانا جائز ہے ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انصاری کے حق میں جس کا حدیث آئندہ میں قصہ مذکور ہے دو بار فرمایا اللہ اس پر رحم کرے رہے قسمت اس مرد انصاری کی دو بار اس کے لیے دعا کی آپ کی ایک بار کی دعا اگر حاصل ہو تو اس پر لاکھوں عمارتیں اور کروڑوں مکانات تصدق ہیں۔

فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى لَمَّا جَآءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ وَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكَا اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَآءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا يَعْنِيْ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

۴۹۴۴ : وَعَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَّمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّآءِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ۔

۴۹۴۵ : وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ

اپنے دل میں یہانتک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اس نے حضرتؐ پر لوگوں میں سے پس منہ پھیر لیا حضرتؐ نے اس سے کیا آنحضرتؐ نے یہ فعل کئی بار یہانتک کہ پہچانا اس شخص نے غصہ چہرہ مبارک پر حضرتؐ کے اور روئے مبارک پھیرنا اس سے پس شکایت کی اس شخص نے اسکی حضرتؐ کے یاروں سے اور کہا قسم ہے خدا کی میں ناآشنا دیکھتا ہوں اپنے سے رسولؐ خدا کو صحابہ نے کہا کہ نکلے تھے حضرتؐ اور دیکھا تھا گنبد تیرا پھر پھرا وہ شخص طرف گنبد اپنے کے پس گرا دیا اسکو یہانتک کہ برابر کر دیا اسکو ساتھ زمین کے پس نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز پس نہ دیکھا اس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہؓ نے کہ شکایت کی طرف ہماری اس نے آپکے منہ پھیرنے کی اس سے پس خبر دی ہم نے اسکو پس گرا دیا اس نے اس کو پس فرمایا حضرتؐ نے کہ آگاہ رہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہے آخرت میں اوپر مالک اسکے کے الا ما الا مالایعنی مگر وہ چیز کہ نہیں ہے چارہ اس سے (ابوداؤد)

۴۹۴۴ : اور ابی ہاشم بن عتبہ سے روایت ہے کہا کہ مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی فرمایا سوا اسکے نہیں کہ کفایت کرتا ہے تجھ کو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم اور ایک سواری راہ خدا میں[1] روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعضے مصابیح کے نسخوں میں عن ابی ہاشم بن عتبد ہے ساتھ دال کے بدلے ت کے اور یہ غلطی ہے۔

۴۹۴۵ : اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

[1] اور ایک سواری راہ خدا میں یعنے اس سے زیادہ جمع رکھنا ضرور نہیں دوسرے محتاجوں کو دے دیوے، آپ کھائے دوسروں کو کھلائے عزیزوں سے ناتے والوں سے سلوک کرے یتیموں بیواؤں کی پرورش کرے مفید عام کاموں میں صرف کرے، جیسے مدارس بنانے میں مساجد کی تعمیر دین کی کتابیں طبع کرنے میں مگر ہزاروں لاکھوں بندوں میں کوئی ایسا بندہ ہوتا ہے جو دنیا کو بالکل جمع نہیں کرتا اس زمانہ میں یہی غلطی ہے کہ خیر جمع کرتے لیکن شرع موافق زکوٰۃ ادا کرتا رہے یعنے ہر سال چالیسواں حصہ اللہ کی راہ میں دیوے۔

حَقٌّ فِیْ سِوٰی هٰذِهِ الْخِصَالِ بَیْتٌ یَّسْکُنُهٗ وَثَوْبٌ یُّوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَ الْمَآءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۴۹۴۶: ۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ عَلٰی
عَمَلٍ إِذَآ أَنَا عَمِلْتُهٗ أَحَبَّنِیَ اللّٰهُ وَأَحَبَّنِیَ النَّاسُ قَالَ اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ
فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّكَ النَّاسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۹۴۷: ۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلٰی
حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِیْ جَسَدِهٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَّبْسُطَ لَكَ وَ
نَعْمَلَ فَقَالَ مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَآ أَنَا وَالدُّنْیَآ إِلَّا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَهَا
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۹۴۸: ۔ وَعَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَغْبَطُ أَوْلِیَآئِیْ

فرمایا نہیں ہے واسطے ابن آدم کے استحقاق بیچ غیر ان چیزوں کے گھر کہ رہے اس میں اور کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اس کے ستر اپنے کو اور خشک روٹی اور پانی۔ (ترمذی)

۴۹۴۶: ۔ اور سہل بیٹے سعدؓ سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ! خبر دو مجھ کو ایسے کام کی کہ جس وقت میں کروں اسکو دوست رکھے مجھ کو اللہ اور دوست رکھیں مجھ کو لوگ فرمایا نفرت کر دنیا سے[۱] دوست رکھے گا تجھ کو اللہ اور رغبت نہ کر اس چیز میں کہ نزدیک لوگوں کے دوست رکھیں گے تجھ کو لوگ۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۴۷: ۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بوریئے پر پس اٹھے حضرتؐ اور تحقیق نشان کیا تھا بوریئے نے حضرتؐ کے بدن پر پس عرض کیا ابن مسعودؓ نے یا رسول اللہ! اگر فرماتے آپ ہم کو یہ کہ فرش بچھا دیں ہم واسطے آپ کے اور بنا دیں کر دیں ہم پس فرمایا کیا علاقہ ہے مجھ کو دنیا سے اور نہیں ہے حال میرا ساتھ دنیا کے مگر مانند حال سوار[۲] کے کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کے پھر چل کھڑا ہوا اور چھوڑ گیا اس درخت کو۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۴۸: ۔ اور ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت قابل رشک کے میرے دوستوں میں سے نزدیک

---

[۱] نہیں ہے واسطے الخ یعنی دنیا کو مسافر خانہ سمجھے اور بقدر ضرورت اور رفع حاجت سامان پر قناعت کرے، [۲] دوست رکھے گا تجھ کو اللہ یعنی سبب دوست تیرے کے اللہ کے دشمن کو کہ وہ دنیا ہے اور اسی باب کے فصل ثالث کی اخیر حدیث میں آوے گا ابوہریرہؓ اور ابو خلادؓ سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب تم دیکھو کسی آدمی کو کہ دنیا میں رغبت نہیں ہے یعنی مال اور دولت کا طمع نہیں رکھتا اور بقدر ضرورت پر قناعت کرتا ہے) اور وہ شخص کم گو بھی ہے تو اس کی صحبت میں رہو کیونکہ اس پر حکمت ڈالی جاتی ہے یعنے اس پر فیوض اور برکات اترتے ہیں، [۳] دوست رکھیں گے تجھ کو لوگ بلکہ سب تیری ملاقات سے خوش ہوں گے اور جہاں تو نے اپنی کوئی حاجت ان سے بیان کی کہ وہ لوگ الگ ہوئے، اور تیری ملاقات سے کترانے لگے، [۴] مگر مانند حال سوار کے الخ تو وہ درخت کے تلے زیادہ سامان نہیں کرنا چاہتا کیونکہ جلد اس کو چھوڑتا ہے۔

عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ۔

۴۹۴۹۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَکَّۃَ ذَھَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَذَکَرْتُکَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُکَ وَشَکَرْتُکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ۔

۴۹۵۰۔ وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمْ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِہٖ مُعَافًی فِیْ جَسَدِہٖ عِنْدَہٗ قُوْتُ یَوْمِہٖ فَکَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَہٗ

میرے البتہ مومن ہے سبکبار[1] صاحب[2] نصیبہ بڑے کا نماز سے اچھی کرتا ہے بندگی رب اپنے کی اور اطاعت کرتا ہے اس کی پوشیدہ اور ہے وہ گمنام لوگوں میں[3] نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اس کی ساتھ انگلیوں کے اور ہے روزی اس کی بقدر کفایت کے پس[4] قناعت کی اس پر پھر چٹکی بجائی حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اس کی کم ہیں عورتیں رونے والیاں اس کے مرنے پر کم ہے میراث اس کی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۴۹۔ اور ابو امامہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیش کیا مجھ پر پروردگار میرے نے کہ کر دے میرے لئے مکہ کے سنگریزوں کو سونا میں نے کہا میں نہیں چاہتا ہوں یہ اے پروردگار میرے ولیکن چاہتا ہوں میں کہ پیٹ بھر کر کھاؤں میں ایک روز اور بھوکا رہوں میں ایک روز پس جس وقت بھوکا رہوں عاجزی کروں میں طرف تیری اور یاد کروں میں تجھ کو اور جس وقت سیر ہوں میں تعریف کروں میں تیری اور شکر کروں میں تیرا (احمد، ترمذی)

۴۹۵۰۔ اور عبید اللہ بیٹے محصنؓ کے سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ صبح کرے تم میں سے نڈر بیچ جان اپنی کے تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنے کے نزدیک اس کے ہے قوت ایک دن کا پس گویا جمع کی گئی اس کے لئے دنیا

---

[1] سبکبار الخ یعنی دنیا کے بہت جھگڑے لین دین مال متاع نہ رکھتا ہو اور نماز میں اس کو مزہ حاصل ہوتا ہے، [2] اور ہے وہ گمنام لوگوں میں الخ یعنی لوگ اس کو عابد زاہد نہ جانتے ہوں بلکہ ایک معمولی آدمی سمجھتے ہوں اور اس کو حقیر جان کر کوئی اس کی تعظیم نہ کرتا ہو، [3] پس قناعت کی اس پر یعنے زیادہ کی تلاش میں سرگرداں نہ ہوا، یہ حدیث اصل ہے طریقہ تنبیہ کی اور ملامتیہ وہ طریق ہے جو لوگوں کے سامنے زیادہ اعمال خیر نہیں کرتے صرف فرائض ادا کر لیتے ہیں اور ظاہر میں یہ لوگ اس واسطے فرائض کے سوا اعمال خیر بجا نہیں لاتے کہ کوئی ان کو عابد زاہد نہ خیال کرنے لگے اور سوا اپنے مالک کے اور کسی کو واقعی حال معلوم نہ ہو، [4] پیٹ بھر کر کھاؤں الخ اللہ اللہ جو بادشاہ ہو تمام دنیا دار اور سارے زمانے کے دنیا دار بادشاہ اور رئیس اس کے پاؤں کی خاک جیسے بھی ہوں وہ اس طرح سے گزارا کرے [5] گویا جمع کی گئی ہے اس کے لئے تمام دنیا کیونکہ صحت بڑی نعمت ہے اس پر امن ہو اور کھانے کو بھی ہو پھر کیا غم ہے ؎

الدُّنْیَا بَعْدًا فِیْرِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ -

۴۹۵۱ :- وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مَلَأَ اٰدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُکُلَاتٌ یُقِمْنَ صُلْبَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا مُحَالَۃَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَّثُلُثٌ شَرَابٌ وَّثُلُثٌ لِنَفْسِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

۴۹۵۲ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِکَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَطْوَلُھُمْ شِبَعًا فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ -

۴۹۵۳ :- وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عِیَاضٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ فِتْنَۃً وَّفِتْنَۃُ اُمَّتِی الْمَالُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ -

---

تمام روایت کی ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے -

۴۹۵۱ :- اور مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے نہیں بھرا آدمی نے کوئی برتن بدتر پیٹ سے کفایت کرتی ہیں ابن آدم کو لقمے ایک لقمے کہ کھڑا رکھیں اسکی پیٹھ کو پس اگر پیٹ ہی بھرنا منظور ہو تو ایک حصہ جگہ طعام کے اور ایک حصہ جگہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چھوڑ دے دم کے لئے (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۵۲ :- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ ڈکار لیتا ہے پس فرمایا باز آ ڈکار اپنے سے اس لئے کہ دراز ترین لوگوں کا بھوک میں دن قیامت کے دراز ترین ان کا ہے پیٹ بھرنے میں دنیا میں روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور روایت کی ترمذی نے مانند اسی کی -

۴۹۵۳ :- اور کعب بن عیاضؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تحقیق واسطے ہر امت کے آزمائش امت میری کی مال ہے[۳] (ترمذی)

---

[۱] نہیں بھرا آدمی نے الخ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو لوگ متابعت نفس سے پاک ہیں وہ تہائی پیٹ سے بھی کم کھاتے ہیں اور تہائی سے زیادہ کھانا زہد اور ریاضت کے خلاف ہے، [۲] دراز ترین ان کا ہے پیٹ بھرتے میں دنیا میں یعنی جو آدمی زیادہ کھاتا ہے اس کو اگر کھانا نہ ملے تو اس کو بڑی تکلیف ہوتی ہے بہ نسبت اس کے جو کم کھاتا ہے وہ بھوک پر صبر کر سکتا ہے قیامت کا دن لمبا ہوگا اور دن بھر کھانا نہ ملنے سے بہت کھانے والے پریشان ہوں گے، بعضوں نے کہا یہ لوگ بہت کھاتے ہیں ان کی عمدہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ کھانا اور پینا اور موٹے سے یہ خواہشیں بند کی جاتی ہیں تو ان کو بہت ناگوار ہوگا اور جو لوگ کم کھاتے ہیں ان کی خواہش کھانے کی طرف نہیں ہوتی بلکہ بقائے حیات اور ادائے عبادت کے لئے رفع ضرورت اور دفع جوع کر لیتے ہیں ان کی خواہش عبادت اور تصفیہ قلب کی ہوتی ہے اور وہ موت کے بعد قائم رہے گی پس وہ راحت اور عیش میں رہیں گے، [۳] اور آزمائش امت میری کی مال ہے یعنی حق تعالٰے ان کو غنی کرتا ہے اور اموال دیتا ہے تاکہ آزما دے کہ حد استقامت پر رہتے ہیں یا نہیں ۔

۴۹۵۴:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُجَاءُ بِابْنِ
اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّہٗ بَذَجٌ فَیُوْقَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَعْطَیْتُکَ وَخَوَّلْتُکَ وَ
اَنْعَمْتُ عَلَیْکَ فَمَا صَنَعْتَ فَیَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِيْ
اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَیَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ
مَا کَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ یُقَدِّمْ خَیْرًا فَیُمْضٰی بِہٖ اِلَی النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَہٗ

۴۹۵۵:۔ وَعَنْ اَبِيْ ہُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ
مَا یُسْاَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُّقَالَ لَہٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَکَ وَنُرْوِکَ مِنَ الْمَاءِ
الْبَارِدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۹۵۶:۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ
قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَعَنْ شَبَابِہٖ

۴۹۵۴:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا بکری کا بچہ[1] ہے پس کھڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالیٰ کے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ اسکو دیا میں نے تجھ کو[2] اور احسان کیا میں نے تجھ پر[3] اور انعام کیا[4] میں نے تجھ پر پس کیا کام کیا تو نے پس کہے گا اے میرے رب جمع کیا میں نے مال کو اور بڑھایا میں نے اسکو اور چھوڑا میں نے اسکو بہت اس چیز کا کہ تھا پس پھر بھیج مجھ کو کہ لاؤں میں تیرے پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا وہ ایسا بندہ ہے کہ نہیں بھیجی اس نے آگے کوئی بھلائی پس لیجایا جاویگا اس کو دوزخ کی طرف روایت کی یہ ترمذی نے اور نسبت کیا اس کی اسناد کو طرف ضعف کے۔

۴۹۵۵:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اول پوچھے جاتا بندے کا روز قیامت کے نعمت سے یہ ہے کہ کہا جاویگا اسکو کیا نہیں تندرستی دی تھی ہم نے تیرے بدن کو اور نہیں سیراب کیا تھا ہم نے تجھ کو ٹھنڈے پانی سے۔ (ترمذی)

۴۹۵۶:۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا نہیں سرکنے کے پاؤں آدمی کے روز قیامت کے یہانتک کہ پوچھا جاوے گا پانچ[6] حالتوں سے پوچھا جاوے گا عمر سے کہ کس کام میں صرف کی وہ اور پوچھا جاوے گا

[1] گویا بکری کا بچہ ہے، یعنی نہایت حقیر و ذلیل ہوگا، [2] دیا میں نے تجھ کو یعنی زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند اس کے، [3] اور احسان کیا میں نے تجھ پر یعنی دیئے تجھ کو غلام اور لونڈی اور حشمت اور مال اور جاہ اور مانند اس کے، [4] انعام کیا الخ یعنی بھیجا میں نے تیری ہدایت کے واسطے رسول کتاب وغیرہ پس تو نے کیا کام کیا، [5] دکھلا الخ یعنی جو مال دنیا میں رکھا تھا وہ اب فائدہ نہیں دیتا اور ممکن نہیں پھر بھیجنا اب وہ کام مفید ہے جو تو نے آخرت کے لئے کیا ہے کہا طیبیؒ نے پس اس شخص کی مثال اس غلام کی سی ہے کہ جس کو مالک نے تجارت کے لئے مال دیا پس اس نے اپنے مالک کی فرمانبرداری نہ کی اور تلف کر دیا اصل مال اس طرح کہ خرچ کیا اسکو غیر محل میں اور ایسی تجارت میں کہ نہیں حکم کیا تھا مالک نے اس کا پس یہ بندہ ٹوٹے ہی میں ہے، [6] یہانتک کہ پوچھا جاویگا پانچ حالتوں سے اس زمانہ میں مسلمانوں نے ان امور میں اتنی بے قیدی اختیار کی ہے گویا موت اور قیامت سے انکو خبر نہیں خصوصاً مال حاصل کرنے اور بے عمل میں حلال حرام کی کچھ تمیز نہیں جسطرح پاتے ہیں سمیٹتے ہیں اور نام کے مولوی جو حرکتیں کرتے ہیں وہ جاہلوں سے بدتر کرتے ہیں یہانتک کہ جاہل بھی انکے کام دیکھکر ہنستے ہیں ۔ واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند ؎

فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۹۵۷: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوَى رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۴۹۵۸: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا إِلَى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۴۹۵۹: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهُ نَاظِرَةً فَأَمَّا الْأُذُنُ فَقَمْعٌ وَأَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوعِي الْقَلْبُ

جوانی سے کہ چیز میں پرانی کی اور پوچھا جاوے گا مال سے کہ کہاں سے کمایا اس کو اور اس چیز میں صرف کیا اس کو اور پوچھا جاوے گا کہ کیا کام کیا بیچ اس چیز کے کہ جانا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فصل تیسری

۴۹۵۷۔ ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر کو کہ تحقیق تو نہیں ہے[1] بہتر سرخ رنگ والے سے اور نہ سیاہ رنگ والے سے مگر یہ کہ زیادہ ہوئے تو ان سے ساتھ تقوے اللہ کے (احمد)

۴۹۵۸۔ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں بے رغبتی کی کسی بندے نے دنیا میں مگر کہ اگائی اللہ تعالے حکمت اس کے دل میں اور گویا کیا ساتھ حکمت کے اس کی زبان کو اور دکھادیا اس کو عیب دنیا کا اور بیماری[2] اس کی اور دوا اس کا اور نکالا اس کو دنیا سے سالم طرف دارالسلام کے، روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۵۹۔ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اس کا واسطے ایمان کے اور کیا[3] دل اس کا سالم اور زبان اس کی راست گو اور نفس اسکے کو مطمئن[4] اور طبیعت اس کی سیدھی[5] اور کیا اس کے کانوں کو سننے والا آیات حق کا اور اس کی آنکھ کو دیکھنے[6] والی پس اے پر کان قیف ہیں اور آنکھ قرار دینے والی ہے اس چیز

---

[1] تو نہیں ہے بہتر الخ یعنے فضیلت صورت شکل ظاہر پر موقوف نہیں ہے، [2] اور بیماری اس کی دوا اس کا بیچ یں معاذ رح نے کہا روپیہ ایک بچھو ہے جس کو اس کا منتر نہ آتا ہو وہ اس کو نہ لے کیونکہ کاٹ لے گا تو اس کا زہر چڑھے کہ ہلاک ہو جاوے گا کسی نے منتر کیا ہے کہا وجہ حلال سے حاصل کرنا اور حق پر صرف کرنا، [3] دل اس کا سالم یعنے حسد و کینہ وغیرہ سے، [4] مطمئن یعنے ساتھ یاد رب اپنے کے، [5] سیدھی یعنے نہ مائل طرف افراط کے اور نہ تفریط کے، [6] دیکھنے والا، یعنے توحید کے دلائل کا ؎

وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَہٗ وَاعِیًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ۔

۴۹۶۰ :۔ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُعْطِی الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی مَعَاصِیْہِ مَا یُحِبُّ فَاِنَّمَا ھُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ فَتَحْنَا عَلَیْہِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنَاھُمْ بَغْتَۃً فَاِذَاھُمْ مُبْلِسُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ ۔

۴۹۶۱ :۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّۃٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَکَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ

کو کہ نگاہ رکھتا ہے مسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اس نے کہ کیا خدا نے دل اسکے کو نگاہ رکھنے والا حق کا روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ۔

۴۹۶۰ :۔ اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے اس نے نبی صلعم سے روایت کی کہ فرمایا جس وقت دیکھے تو اللہ عزوجل کو کہ دیتا ہے بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنے اسکے کے وہ چیز کو دوست رکھتا ہے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ[2] دنیا استدراج ہے پھر پڑھی رسول اللہ نے یہ آیت پس جبکہ بھول گئے کافر اس چیز کو کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ اس کے کھولے ہم نے ان پر دروازے ہر چیز کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ دیئے گئے پکڑا ہم نے ان کو یکایک پس ناگہاں وہ ناامید تھے (احمد)

۴۹۶۱ :۔ اور ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص[ع] صفہ والوں سے مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے کہا ابو امامہؓ نے پھر مرگیا اور ایک شخص پس چھوڑے دو دینار

---

[1] اسے پر کان قیف ہیں اور قیف[ع] وہ چیز ہے جس کو بوتل یا شیشہ کے منہ پر رکھ دیتے ہیں پھر بوتل یا شیشہ میں جو چیز ڈالنی ہو ڈالتے ہیں اسی طرح حق بات کان کے ذریعہ سے دل میں پہنچتی ہے ، [2] وہ دنیا استدراج ہے ، استدراج ، سہج سہج پکڑنا ہے لغت میں اور یہاں یہ مراد ہے کہ اللہ تعالٰے گنہگار کو تھوڑا سا پکڑتا ہے اگر وہ گڑ گڑایا اور توبہ کی تو بچ گیا اور اگر اتنی پکڑ نہ مانے تو بھلا دیا اور خوبی کے دروازے کھولے جب خوب گناہ میں غرق ہوا تو بے خبر پکڑا گیا اور آیت مذکورہ کا یہی مطلب ہے ، [ع] قیف پنجابی میں پیپک کہا جاتا ہے ، [ع] ایک جماعت تھی فقراء اور غرباء صحابہ رضی اللہ تعالٰے عنہم سے کہ صفہ مسجد میں رہتے تھے اور صفہ مسجد میں ایک جگہ تھی مسجد شریف سے کہ سایہ دار تھی ساتھ چھت کے اور اصل اس کی مسجد تھی کہ جس وقت میں کہ قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ جہت کعبہ ہوا تو اس جگہ کو اسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت وہاں رہتی تھی ، مقدار ستر اسی تن کے اور کبھی کم بھی ہوتی تھی اور کبھی زیادہ بھی اور ان کے لئے نہ مکان تھا اور نہ مال اور نہ اولاد مقام زہد و توکل میں بیٹھے تھے اور ریاضت و مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرتے حدیثوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے میں مشغول ہو کر حاصل کرنا اموال کا انکار کرتے تھے اور ان کو اضیاف کہتے تھے ، اغنیاء صحابہ خدمت ان کی کرتے تھے اور قوت پہچانتے تھے اور اپنے گھروں میں بطریق مہمانی کے لئے جاتے تھے ؛

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ ۔

۴۹۶۲ :۔ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی خَالِہٖ اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَۃَ یَعُوْدُہٗ فَبَکٰی اَبُوْهَاشِمٍ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکَ یَا خَالِ اَوَجَعٌ یُشْئِزُکَ اَمْ حِرْصٌ عَلَی الدُّنْیَا قَالَ کَلَّا وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِہٖ قَالَ وَمَا ذٰلِکَ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَکْفِیْکَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْکَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاِنِّیْ اَرَانِیْ قَدْ جَمَعْتُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ۔

۴۹۶۳ :۔ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ مَا لَکَ لَا تَطْلُبُ کَمَا یَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَکُمْ عَقَبَۃً کَئُوْدًا لَا یُجَاوِزُهَا الْمُثْقَلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْکَ الْعَقَبَۃِ ۔

۴۹۶۴ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ اَحَدٍ

پس رسول خدا صلعم نے فرمایا یہ دو دینار[1] داغ ہیں روایت کی احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ۔

۴۹۶۲ :۔ اور معاویہؓ سے روایت ہے یہ کہ وہ گئے اپنے ماموں کے پاس نام انکا تھا ابی[2] ہاشم بن عتبہ تاکہ عیادت کریں انکی پس روئے ابو ہاشم پس کہا معاویہؓ نے کس چیز نے رلایا تجھ کو اے ماموں میرے کیا بیماری نے اضطراب میں ڈالا تجھ کو یا حرص دنیا نے اضطراب میں ڈالا تجھ کو کہا ابو ہاشم نے بولا نہیں ولیکن رسول اللہ نے وصیت کی تھی ہم کو کہ نہ[3] عمل میں نے اس پر کہا معاویہؓ نے اور کیا ہے وہ وصیت کہا ابو ہاشم نے کہ سنا میں نے حضرتؐ سے فرماتے تھے سوا اس کے نہیں کہ کفایت کرتا ہے تجھ کو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم اور ایک سواری راہ خدا میں اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں اپنے تئیں کہ تحقیق جمع کیا میں نے مال (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۴۹۶۳ :۔ اور ام درداءؓ سے روایت ہے کہا کہ کہا میں نے ابو درداء کو کہ کیا ہوا تم کو کہ نہیں جستجو کرتے تم مال کی جیسے کہ جستجو کرتا ہے فلانا پس کہا ابو درداءؓ نے تحقیق سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق آگے تمہارے گھاٹی ہے دشوار نہیں گزرنے کے اس سے گراں بار پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہلکا ہوں میں[4] واسطے اس گھاٹی کے ۔

۴۹۶۴ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا کوئی چلتا ہے پانی پر بغیر تر ہونے قدموں

---

[1] دو داغ ہیں یہ تشدید ہے فقراء اور زہد کے جھوٹے دعوی پر نہ مطلق اس لئے کہ مال کا جمع کرنا جب شرع شریف کے موافق ہو گناہ نہیں ہے بلکہ موجب ثواب ہے اور غرض آپ کی یہ تھی کہ اہل زہد اور تارکان دنیا کی شان سے یہ بات بعید ہے، [2] ابی ہاشم بن عتبہ نانا تھا معاویہؓ کا جنگ بدر میں حضرت علیؓ یا حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے مارا گیا، [3] کہ نہ عمل کیا میں نے اس پر تو اس پر روتا ہوں کہ آپ کی نصیحت پر عمل نہ کر سکا ہزاروں لاکھوں میں کوئی ایسا بندہ ہوتا ہے جو دنیا کو بالکل جمع نہیں کرتا اس زمانہ میں یہی غنیمت ہے کہ خیر جمع کرے لیکن شرع کے موافق زکوٰۃ ادا کرتا رہے ہر حال چالیسواں حصہ اللہ کی راہ میں دیوے، [4] کہ ہلکا ہوؤں میں یعنی ساتھ ترک کرنے طلب کے اور صبر کرنے کے اوپر قلت مال کے مراد عقبہ سے موت ہے اور قبر اور حشر اور ہولیں اور شدائد اس کے ۔

يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوبِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ ۔

۴۹۶۵ :۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ وَلٰكِنْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ ۔

۴۹۶۶ :۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا

اپنے کہا صحابہؓ نے نہیں یا رسول اللہ، فرمایا آنحضرت صلعم نے اسی طرح دنیادار سلامت نہیں رہتا گناہوں سے روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ۔

۴۹۶۵ :۔ اور جبیر بن نفیر تابعیؒ سے بطریق ارسال کے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں وحی کی گئی طرف میری یہ کہ جمع کروں میں مال اور ہوؤں میں تجارت کرنے والوں سے و لیکن وحی کی گئی طرف میری یہ کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کی اور ہو تو سجدہ کرنیوالوں میں سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک کہ آوے تجھ کو موت روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ابو مسلم سے

۴۹۶۶ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال واسطے بچنے کے سوال سے اور واسطے سعی کرنے کے اپنے عیال کے لئے اور واسطے احسان کرنے کے اپنے ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ تعالیٰ سے دن قیامت کے اس حالت میں کہ چہرہ اسکا مانند چودھویں رات کے چاند کی ہوگا اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال در حالیکہ طلب زیادتی کرنے والا ہے مال میں اور فخر کرنے والا ہے اور ریا کرنیوالا ہے ملے گا خدا تعالیٰ سے اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ اس پر خفا ہوگا روایت

لہ اسی طرح دنیادار سلامت نہیں رہتا گناہوں سے ۔ دنیاداری عاقبت مے طلبی، این نازنجانۂ پدر باید کرد۔ اس حدیث میں خوف تشدید اور تہدید ہے اغنیاء کے لئے اور ان کو رغبت دلاتا ہے دنیا سے بے رغبتی پر ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں جو فقیر ہیں وہ مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں جاویں گے اور آدھا دن پانچ سو برس کا ہوگا مگر ابو سعیدؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاجر فقیر مالداروں سے پانچ سو برس پہلے جاویں گے ان دونوں حدیثوں کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔ لہ و لیکن وحی کی گئی الخ یعنے مجھ کو اس امر کی وحی کی گئی الخ کہ ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کے خصوصًا نماز کے مستغرق رکھوں اور آخر عمر تک اس میں مشغول رہوں مجھ کو فرصت مشغول ہونے کے ساتھ تجارت اور خرید و فروخت اور امور دنیا کے کہاں ، ۳ہ اللہ تبارک و تعالےٰ اس پر خفا ہوگا ، اب قیاس کرنا چاہیئے کہ جب جمع حلال مال میں یہ نکال وبال ہے تو جمع مال حرام میں کیا کچھ عذاب و عقاب ہوگا ؟

مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ

۴۹۶۷: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ فَطُوبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۴۹۶۸: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِي مَالِهِ جَعَلَهُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔

۴۹۶۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَإِنَّهُ أَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۴۹۷۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ

کی بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے کتاب الحلیہ میں۔

۴۹۶۷ء۔ اور سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خیر[1] خزانے ہیں کہ ان خزانوں کے لئے کنجیاں ہیں[2] پس خوشی ہو جیو اس بندہ کے لئے کہ کیا ہے[3] اس کو خدا تعالیٰ نے کنجی واسطے خیر کے اور بند ہونے دروازہ شر کا اور ہلاکی ہو جیو اس بندے کے لئے کہ کیا ہے اس کو خدا تعالیٰ نے کنجی شر کا[4] اور سبب بند ہوتے دروازہ خیر کا، (ابن ماجہ)

۴۹۶۸ء۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کہ نہ برکت دی جاوے واسطے بندے کے بیچ مال اُسکے[5] کے گردانتا ہے اس مال کو پانی اور مٹی میں[6]۔

۴۹۶۹ء۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پرہیز کرو تم ارتکاب[7] حرام سے بیچ عمارتوں کے اس لئے کہ عمارت جڑ ہے خرابی کی روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۷۰ء۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا دنیا گھر اس شخص کا ہے کہ نہیں گھر واسطے اسکے اور مال ہے واسطے اس شخص کے کہ نہیں مال واسطے اسکے اور اسکو جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہیں عقل واسطے اسکے روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی

---

[1] یہ خیر یعنے مال کثیر، [2] کنجیاں ہیں یعنے باخیر لوگ ہیں کہ خزانے کھولتے ہیں اور بخشتے ہیں، [3] کیا ہے الخ یعنے سبب کھلنے دروازوں نیکی اور بخشش مال کا، [4] کنجی شر کا یعنے سبب کھلنے دروازہ شر کا، [5] نہ برکت دی جاوے واسطے بندے کے بیچ مال اسکے کے یعنے بسبب اسکے کہ نہ خرچ کرے اس کو بیچ رضائے مولیٰ کے، [6] پانی اور مٹی میں یعنی خرچ کرتا ہے اس کو اس عمارت کے بنانے میں جو حاجت سے زیادہ ہے، [7] پرہیز کرو الخ یعنی جو عمارت زائد از حاجت ہو اس کے بنانے سے بچو اس لئے کہ اس کا بنانا حرام ہے اور اس کا انجام یہ ہے کہ خراب ہو جاوے گی اور یہ جب ہے کہ بے ضرورت عمارت بناوے لیکن اگر ضرورت سے بناوے یا مسجد یا سرا یا مدرسہ کی عمارت کرے تو اس میں بھی اجر ملے گا جیسے کہ دوسری حدیثوں میں وارد ہے، [8] اور اس کو جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہیں عقل واسطے اس کے دولت دنیا کہ تمنا کنند + باکہ وفا کرد کہ باما کند ÷

فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۴۹۷۱ :- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ أَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ

۴۹۷۲ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الْهَوَى وَطُوْلُ الْأَمَلِ فَأَمَّا الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَأَمَّا طُوْلُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْآخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَأَنْتُمْ غَدًا فِي دَارِ الْآخِرَةِ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ -

---

نے شعب الایمان میں۔

۴۹۷۱ :- اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے حضرتؐ اپنے خطبہ میں شراب مجمع گناہوں کی ہے[1] اور عورتیں جال ہیں شیطان کی[2] اور محبت دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا کہا اور سنا میں نے حضرتؐ سے کہ فرماتے تھے پیچھے ڈالو عورتوں کو اس لئے پیچھے ڈالا ہے ان کو خدا تعالیٰ نے روایت کی یہ رزین نے اور روایت کی بیہقی نے جملہ اس حدیث سے شعب الایمان میں حسن بصری سے بطریق ارسال کے اسی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ۔

۴۹۷۲ :- اور جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ڈرانے والے ان چیزوں سے کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر دو چیزیں ہیں خواہش نفس اور درازی[3] آرزو جینے کی پس لیکن خواہش نفس[4] کی پس باز رکھتی ہے قبول حق سے اور لیکن یہ درازی آرزو جینے کی پس بھلا دیتی ہے آخرت کو اور یہ[5] دنیا کوچ کرنیوالی ہے اور یہ آخرت کوچ کرنیوالی ہے آنے والی ہے اور واسطے ہر ایک کے[6] دنیا اور آخرت سے بیٹے ہیں[7] پس اگر ہو سکو تم یہ کہ نہ ہو تم بیٹوں دنیا کے[8] پس کرو اس لئے کہ تم آج کے دن دنیا میں ہو کہ گھر عمل[9] کا ہے اور نہیں ہے حساب اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کے ہو گے کہ نہیں ہے عمل[10] اس میں روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں۔

---

[1] مجمع گناہوں کی ہے آدمی ہر ایک برائی سے عقل کی وجہ سے بچتا ہے جب عقل ہوتی ہے تو خوف خدا ہوتا ہے شراب پینے سے عقل ہی میں فتور آ جاتا ہے پھر خوف خدا کہاں رہا سینکڑوں گناہ شراب سے سرزد ہوتے ہیں اس لئے اس کو ام الخبائث کہتے ہیں، [2] جال ہے شیطان کیونکہ ان کی وجہ سے اکثر خرابی پیدا ہوتی ہے لوگ ان کے عشق و محبت میں گرفتار ہو کر شرع کے خلاف بہت سے کام کرنے لگتے ہیں، [3] اور درازی آرزو جینے کی یعنے ساتھ تاخیر عمل کے، [4] خواہش نفس یعنی جو مخالف ہے ہدایت کے اور موافق ہے باطل کے، [5] اور یہ دنیا دم بدم چلی جاتی ہے اور آخرت دم بدم چلی آتی ہے، [6] ہر ایک کے یعنی دنیا اور آخرت کے سگے بیٹے ہیں یعنی تابع اور رغبت کرنے والے، [8] پس کرو یعنے دنیا کے تابع دار مت ہو، [9] گھر عمل کا ہے پس غنیمت جانو عمل کو پہلے آنے اجل کے، [10] نہیں ہے عمل اس میں بلکہ وہ حساب کی جگہ ہے۔

۴۹۷۳:۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْیَا مُدْبِرَۃً وَّارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَۃُ مُقْبِلَۃً وَّلِکُلٍّ وَّاحِدَۃٍ مِّنْھُمَا بَنُوْنَ فَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَآءِ الْاٰخِرَۃِ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَآءِ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْیَوْمَ عَمَلٌ وَّلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ الْبَابِ۔

۴۹۷۴:۔ وَعَنْ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمًا فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَّاْکُلُ مِنْہُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَۃَ اَجَلٌ صَادِقٌ وَّیَقْضِیْ فِیْھَا مَلِکٌ قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَیْرَ کُلَّہٗ بِحَذَافِیْرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ کُلَّہٗ بِحَذَافِیْرِہٖ فِی النَّارِ اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِّنَ اللّٰہِ عَلٰی حَذَرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ مَّعْرُوْضُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِکُمْ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ۔

۴۹۷۵:۔ وَعَنْ شَدَّادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۴۹۷۳:۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہا کہ کوچ کئے جاتی ہے دنیا پشت دیئے ہوئے اور کوچ کئے آتی ہے آخرت سامنے کئے ہوئے اور واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں سے بیٹے ہیں پس ہو تم آخرت[1] کے بیٹوں میں سے اور نہ ہو[2] تم دنیا کے بیٹوں میں سے اس لئے کہ آج کے دن[3] عمل ہے اور نہیں وقت حساب کا اور کل حساب[4] ہے اور نہیں ہے عمل روایت کی یہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں۔

۴۹۷۴:۔ اور عمروؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطبہ ایک دن پس فرمایا اپنے خطبہ میں خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہے حاضر کھاتا ہے اس سے نیک[5] اور بد آگاہ ہو تحقیق آخرت ایک مدت ہے معین اور حکم کریگا آخرت میں بادشاہ قادر آگاہ ہو تحقیق ساری خیر ساتھ تمام اطراف انواع اپنے کے بہشت میں ہے آگاہ ہو تحقیق ساری بدی ساتھ انواع اپنے کے دوزخ میں ہے پس خبردار ہو پس عمل کرو[6] خدا سے بچ کر خوف[7] یہ ہو اور جانو تم کہ تحقیق تم پیش کئے جاؤ گے اپنے عملوں پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کے نیکی دیکھے گا جزا[8] اس کی اور جو کوئی عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کے برا دیکھے گا سزا اس کی (شافعی)

۴۹۷۵:۔ اور شدادؓ سے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اے لوگو تحقیق دنیا

---

[1] پس ہو تم آخرت کے بیٹوں سے یعنی اس کی طرف متوجہ ہونے کے ساتھ اور دنیا باطل کا ٹھکانا دوزخ اور آخرت حق کی جگہ جنت ہے پھر جو دنیا کے طالب ہیں اور اس میں غرقاب رہ تو دنیا کے ساتھ دوزخ میں جاویں گے اور جو آخرت کے طالب ہیں وہ اسکے ساتھ جنت میں ہونگے یہ تو ملا علی قاری نے لکھا ہے اور شاہ عبدالحق نے حدیث کا مطلب یہ لکھا ہے کہ جو آخرت کا فرزند ہو گا وہ آخرت کی پیروی کریگا اور اسکے لئے عمل کرے گا اور جو دنیا کا فرزند ہو گا وہ دنیا کی پیروی کرے گا اور اس کے لئے کوشش کرے گا، [2] اور نہ ہو الخ یعنی ساتھ اعراض کرنے کے آخرت سے اور متوجہ ہونے کے طرف دنیا کے، [3] آج کے دن یعنی دنیا میں، [4] اور کل یعنی قیامت کے دن، [5] نیک اور بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سے حصہ رکھتے ہیں، [6] عمل کرو یعنی نیک، [7] خدا سے بچ کر یعنی ڈرتے رہو کہ قبول ہوتا ہے یا نہیں، [8] دیکھے گا الخ یعنی آخرت میں +

يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَاكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيْهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ يُحِقُّ فِيْهَا الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ كُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ كُلَّ اُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا۔

۴۹۷۶:۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى رَوَاهُمَا اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ۔

۴۹۷۷:۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۹۷۸:۔ وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا

اسباب حاضر ہے کھاتا ہے اس سے نیک اور بد اور تحقیق آخرت وعدہ[1] ہے سچا حکم کریگا اس میں بادشاہ عادل قادر ثابت رکھے گا اسمیں حق کو اور نابود کریگا باطل کو ہو تم آخرت کے بیٹوں میں سے اور نہ ہو تم دنیا کے بیٹوں میں سے اس لئے کہ تحقیق ہر ماں تابع ہوتا ہے اس کا بیٹا اس کا[2]۔

۴۹۷۶:۔ اور ابی درداءؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلوع ہوتا آفتاب مگر کہ دونوں پہلو اس کے میں دو فرشتے ہیں کہ پکارتے ہیں سناتے ہیں خلائق کو سوا جن و انس کے اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنے کے جو مال کم ہوا اور کفایت کرے بہتر ہے اس مال سے کہ بہت ہوا اور باز[3] رکھے روایت کیں یہ دونوں حدیثیں ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں۔

۴۹۷۷:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو حضرتؐ تک کہا ابو ہریرہؓ نے جس وقت کہ مرتا ہے آدمی کہتے ہیں فرشتے[4] کہ کیا آگے بھیجا اور کہتے ہیں آدمی کہ کیا پیچھے چھوڑا روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۷۸:۔ اور مالکؒ سے روایت ہے کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنے بیٹے کو کہ اے میرے بیٹے تحقیق آدمی دراز[5] ہوئی ان پر مدت اس چیز کی کہ وعدہ دیئے جاتے ہیں اور وہ طرف آخرت کے جلدی چلے جاتے ہیں اور تحقیق تو اسے

[1] وعدہ ہے یعنی ضرور آوے گی، [2] ہر ماں تابع ہوتا ہے اس کا بیٹا اس کا یعنی جو آخرت کا طالب ہوگا وہ اس کے ساتھ جنت میں ہوگا، [3] باز رکھے گا یعنی اللہ تعالےٰ کی یاد سے، [4] فرشتے کہتے ہیں کہ کیا آگے بھیجا اور کہتے ہیں آدمی الخ یعنی ملائکہ کی نظر عمل پر ہے اور آدمیوں کی نظر مال پر، [5] دراز ہوئی ان پر مدت، یعنی آدم علیہ السلام سے تا ایں دم اس کے معنے یہ ہیں کہ لوگوں کو قیامت کے آنے کا وعدہ دور معلوم دیتا ہے حالانکہ وہ ہر دم چلے جاتے ہیں اس کی طرف جیسے قافلہ چلنے والا مگر ان کو معلوم نہیں ہوتا جیسے کشتی میں بیٹھنے والے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایک جگہ سے نکلتا ہے وہ دم بدم اس سے دور ہوتا جاتا ہے اور جس چیز کی طرف جاتا ہے اس کی طرف نزدیک ہو جاتا ہے اور ایک دن مسافت تمام ہو جاوے گی اور مقصود اس نصیحت یہ ہے کہ امر آخرت سے غافل نہ ہو جاؤ۔

يُوعَدُونَ وَهُمْ إِلَى الْآخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُونَ وَإِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ وَ
اسْتَقْبَلْتَ الْآخِرَةَ وَإِنَّ دَارًا تَسِيرُ إِلَيْهَا أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا رَوَاهُ رَزِينٌ۔

٤٩٧٩:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ قَالُوا صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ
فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ النَّقِيُّ التَّقِيُّ لَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

٤٩٨٠:۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ
مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ أَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيثٍ وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

٤٩٨١:۔ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّهُ قِيلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيمِ مَا بَلَغَ مَا نَرَى يَعْنِي
الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِينِي رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ۔

٤٩٨٢:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیٹے میرے تحقیق پشت دی ہے تو نے دنیا کو جب سے کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا آخرت کی طرف اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا ہے تو
طرف اس کے بہت نزدیک ہے طرف تیری اس گھر سے کہ نکلتا ہے تو اس سے (رزین)

٤٩٧٩:۔ اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ کہا اس نے کہا گیا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کونسا آدمی بہتر ہے
فرمایا[1] ہر صاف دل اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہؓ نے کہ سچی زبان کو جانتے ہیں ہم پس کون ہے صاحب دل فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہیں ہے
گناہ اس پر اور نہ ظلم کرنا اور نہ حسد سے گزرنا اور نہ کدورت و کینہ اور حسد روایت کی یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

٤٩٨٠:۔ اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں کہ جب ہوں تجھ میں پس نہیں ہے خوف تجھ
پر فوت ہونے دنیا کے سے حفاظت کرنی امانت کی اور سچی بات بولنی اور نیک خلقی اور پارسائی[2] کھانے میں روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب

٤٩٨١:۔ اور مالکؒ سے روایت ہے کہ کہا پہنچا ہے مجھ کو یہ کہ کہا گیا واسطے لقمان حکیم[3] کے کس چیز نے پہنچایا ہے تم کو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے
ہیں ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نے سچ بولنے نے اور ادا امانت نے اور چھوڑ دینے اس چیز کے نے کہ نہ نفع دے مجھ کو (موطا)

٤٩٨٢:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

---

[1] ہر صاف دل وہ جو حسد اور کبر اور بغض اور خیانت سے خالی ہو۔
[2] اور پارسائی الخ یعنے پرہیز کرے حرام کھانے سے اور اکتفا کرے مقدار ضرورت پر۔
[3] واسطے لقمان حکیم کے حضرت لقمانؑ غلام تھے حبشی حضرت داؤد کے وقت میں اللہ نے ان کو حکمت دی یعنی عقل کی راہ
سے وہ باتیں کھولیں جو موافق ہوں پیغمبروں کے حکم کے۔

تَجِیءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِیءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ فَتَجِیءُ الصَّدَقَةُ
فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیءُ الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصِّیَامُ
فَیَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیءُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیءُ
الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ بِكَ الْیَوْمَ
اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهٖ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ
فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ ۔

۴۹۸۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ طَیْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةُ حَوِّلِیْهِ فَاِنِّیْ اِذَا رَأَیْتُهٗ ذَكَرْتُ الدُّنْیَا ۔

۴۹۸۴: وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

آویں[1] گے اعمال آوے گی نماز پس کہے گی اے پروردگار میرے میں[2] نماز ہوں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پس آویگا صدقہ پس کہے گا اے پروردگار میرے میں صدقہ ہوں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آویگا روزہ پس کہے گا اے میرے رب میں روزہ ہوں پس فرماویگا اللہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آویں گے اور اعمال اوپر اسی طرح کے کہ مذکور ہوئے فرماوے گا اللہ تحقیق تو اوپر خیر کے[3] ہے پھر آویگا اسلام پس کہے گا اے رب میرے تو سلام[4] ہے اور میں اسلام ہوں[5] پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے بسبب[6] تیرے آج کے دن مواخذہ کروں گا اور بوسیلہ تیرے دونگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور جو شخص کہ طلب کرے سوائے دین اسلام کے کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا اس سے وہ دین اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں سے ہے ۔

۴۹۸۳ ۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ عائشہؓ نے یہ کہ تھا واسطے ہمارے پردہ[7] اس میں تھیں تصویریں پرندوں جانوروں کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے اے عائشہؓ بدل ڈال اس کو اس لئے کہ میں جب دیکھتا ہوں اس کو یاد کرتا ہوں دنیا کو ۔

۴۹۸۴ ۔ اور ابی ایوبؓ انصاری سے روایت ہے کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ نصیحت فرما مجھ کو اور

---

[1] آویں گے اعمال یعنی بندوں کے نیک عمل اللہ عزوجل کی جناب میں تاکہ اپنے کرنے والوں کے لئے حجت ہوں اور انکی سفارش کریں یا جھگڑیں اپنے ترک کرنیوالوں سے اور اعمال یا تو اچھی صورت میں آویں گے کہ اللہ تعالیٰ انکو اچھی صورت عطا فرماویگا جیسے بعض احادیث اور آثار سے سمجھا جاتا ہے یا اللہ عزوجل قادر ہے، اعراض کے لائے اور ان سے کلام کرانے پر، [2] میں نماز ہوں اور میری نسبت تو نے فرمایا ہے ان الصلوٰة تنهی عن الفحشآء والمنكر اور میں تکریں دنیا میں فسق و فجور سے روکنے والی تھی اس واسطے میں تیری بارگاہ میں آئی ہوں کہ تو میرے پڑھنے والوں کے حق میں میری سفارش قبول کرے، [3] تحقیق تو اوپر خیر کے ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر ایک کی شفاعت کو موقوف رکھے گا اور مہلت دے گا ان کی درخواست کی قبولیت کو مہربانی اور نرمی سے ، [4] تو سلام ہے یعنی تمام نقصانوں سے پاک ، [5] اور میں اسلام یعنی فرمانبردار تیرے حکم کا ، [6] بسبب تیرے الخ یعنی ثواب و عقاب کا مدار بھی یہ ہے جس کا اسلام درست ہے اس کے اعمال قبول ہیں اور جس کا اسلام ٹھیک نہیں اس کے عمل بھی مردود ہیں ، [7] واسطے ہمارے الخ یعنی دروازہ کا یا دیوارگیری یہ حدیث تصویروں کی حرمت سے پہلے کی ہے کیونکہ صحیح حدیثوں میں تصویروں کی حرمت مذکور ہے اور اس میں کسی معتدبہ کا خلاف نہیں ہے ÷

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِيْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاَجْمِعِ الْاِيَاسَ مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ۔

۴۹۸۵ :- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْصِيْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا وَقَبْرِيْ فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّ اَوْلَى

مختصر کہو کر جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نے جب کھڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کے پس نماز پڑھ مانند نماز اس شخص کے رخصت کرنیوالا ہے اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووے تو عذر خواہی کا بسبب اس کلام کے کل کو اور قصد مصمم کر اوپر ناامیدی کے اس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔

۴۹۸۵ :- اور معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ بھیجا اس کو رسول اللہ نے عامل بنا کر طرف یمن کے نکلے ساتھ اسکے رسول اللہ اس حال میں کہ وصیت کرتے تھے اس کو اور معاذ تھے سوار اور رسول اللہ چلتے تھے ساتھ سواری اسکی کے پس جب فارغ ہوئے حضرت وصیت سے فرمایا اے معاذ تحقیق نزدیک ہے کہ نہ ملے تو مجھ سے بعد سال عمر میری کے کہ یہ سال ہے اور شاید کہ گزرے تو اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئے معاذ بسبب غم فراق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پھرے آپ اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کے اور فرمایا کہ تحقیق قریب ترین لوگوں کے

---

۵۱ اور مختصر کہو یعنی تاکہ میں اس پر عمل کروں، ۵۲ رخصت کرنے والا ہے، یعنی یہ اخیر نماز ہے مطلب یہ کہ دل لگا کر پڑھا اور بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ گویا تو نے ماسوائے اللہ کو رخصت کر دیا، ۵۳ ایسی بات، یعنی جھوٹ یا سخت بات، ۵۴ کہ محتاج ہووے تو یعنی قیامت کو جناب پروردگار یا مطلق شامل ہے کلام کرنے کو یاروں اور دوستوں اور تمام مسلمانوں سے یعنی ایسی بات نہ کہہ کہ اس سے پشیمان ہووے تو، ۵۵ اور قصد مصمم کر الخ یعنی اپنی قسمت پر قناعت کر اور لوگوں کے مال سے طمع منقطع کر، ۵۶ جب بھیجا اس کو۔ یعنی ارادہ کیا بھیجنے کا، ۵۷ نکلے، یعنی وداع کرنے کے لئے، ۵۸ تحقیق قریب ترین الخ یہ تسلی معاذ رضی اللہ عنہ کو کہ تقوے اختیار کرنا چاہئے اور ہمارے فراق پر غم نہ کھا جبکہ متقیوں سے ہووے تو صورت میں اگرچہ جدا ہوتا ہے معنے میں ہمارے ساتھ ہی ہے تو اور طیبی نے کہا یہ تسلی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنی وفات کی خبر دینے کے بعد کہ جب تو وہاں سے پھر کر مدینے میں آوے تو اس شخص کی اقتداء کرنا جو تقوے میں سب سے میرے قریب ہوگا اور کہا اس میں اشارہ کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف کہ وہ میرے بعد خلیفہ ہوں گے جیسے کہ مناقب صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں جبیر بن مطعم کی حدیث میں آئے گا کہ ایک عورت آپ کے پاس حاضر ہوئی اور کچھ عرض کیا فرمایا پھر آنا وہ عورت بولی اگر میں آؤں اور آپ موجود نہ ہوں یعنی آپ کا انتقال ہو چکا ہو فرمایا ابوبکر کے پاس آنا اور ارباب کی حدیث میں تسلی ہے غالباً امت کو بھی کہ جنہوں نے آپ کا زمانہ نہیں پایا اور آپ کی خدمت کا مرتبہ اگر وہ تقوی کریں گے تو آپ کے قریب ہی رہیں گے۔

النَّاسِ بِیَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ کَانُوْا وَحَیْثُ کَانُوْا رَوَی الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ اَحْمَدُ۔

۴۹۸۶: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لِتِلْکَ مِنْ عَلَمٍ یُّعْرَفُ بِہٖ قَالَ نَعَمْ اَلتَّجَافِیْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ۔

۴۹۸۷: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ خَلَّادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْعَبْدَ یُعْطٰی زُھْدًا فِی الدُّنْیَا وَقِلَّۃَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْہُ فَاِنَّہٗ یُلَقَّی الْحِکْمَۃَ رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

ساتھ میرے پرہیزگار ہیں جو ہوویں[1] اور جہاں ہوویں (نقل کی یہ چاروں حدیثیں امام احمدؒ نے)

۴۹۸۶: اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا ابن مسعودؓ نے کہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پس جس کو ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہدایت کرنے کا کھول دیتا ہے سینہ اس کا واسطے اسلام کے[2] پس فرمایا رسول اللہ نے تحقیق نور جب[3] داخل ہوتا ہے سینہ میں کھل جاتا ہے سینہ اس کا کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہے واسطے اس حالت کے کوئی نشانی ظاہر پہچانی جاوے وہ حالت ساتھ اس نشانی کے فرمایا آپؐ نے ہاں اس کے لئے نشانی ہے دور ہونا گھر تکبر[4] کے سے اور رجوع کرنا طرف آخرت کے اور تیار رہنا واسطے موت کے پہلے اس کے اترنے سے۔

۴۹۸۷: اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے اور ابو خلادؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت دیکھو تم بندے کو کہ دیا جاتا ہے بے رغبتی دنیا میں اور کم گوئی پس نزدیکی ڈھونڈو اس سے اس لئے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہے[5] حکمت۔ (بیہقی شعب الایمان میں)

---

[1] جو ہوں یعنی عربی ہوں یا عجمی گورے ہوں یا کالے اشراف ہوں یا کمینے، [2] واسطے اسلام کے یعنی شرائع اسلام کے بطریق اخلاص کے، [3] تحقیق نور یعنی نور ہدایت ہے، [4] تکبر کے سے یعنی دنیا سے کہ جگہ مکر و فریب کی ہے اور شیطان بسبب اس کے لوگوں کو فریب دیتا ہے اور مراد دور ہونے سے زہد اختیار کرنا ہے، [5] وہ سکھایا جاتا ہے حکمت یعنی اس کے دل پر فیوض اور برکات اتریں گے اور دین کی سچی سمجھ اس کو ہو گی اور اس کی تعلیم اور تدریس میں برکت ہو گی یہ بہت عمدہ نشانی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکیم اور زاہد کی بیان فرمائی کیونکہ دنیا کا طمع اور بک بک کرنے والا دو لوگ کسی طرح حکیم نہیں ہو سکتے ؎

باب فضل الفقراء وما كان من عيش النبي صلى الله عليه وسلم

الفصل الاول

۴۹۸۸: عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم على الله لابره رواه مسلم۔

۴۹۸۹: وعن مصعب بن سعد رضي الله عنه قال رأى سعد ان له فضلا على من دونه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تنصرون وترزقون الا بضعفائكم رواه البخاري۔

۴۹۹۰: وعن اسامة بن زيد رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قمت على باب الجنة فكان عامة من دخلها المساكين واصحاب الجد محبوسون غير ان اصحاب النار قد امر بهم الى النار وقمت على باب النار فاذا عامة من دخلها النساء متفق عليه

باب ہے بیچ بیان فضیلت فقراء کے اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

پہلی فصل

۴۹۸۸م: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے[1] کہ بہت پراگندہ بال غبار آلود دھکیلے گئے دروازوں سے اگر قسم کھائیں اللہ پر تو البتہ سچا کرے اللہ ان کو قسم میں۔ (مسلم)

۴۹۸۹م: اور مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے کہ گمان کیا سعدؓ نے یہ کہ اس کو فضیلت ہے اوپر اس کسی کے کمتر ہے اس سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں[2] مدد کئے جاتے تم اور نہیں رزق دیئے جاتے مگر اپنے ضعیفوں کی برکت سے (بخاری)

۴۹۹۰م: اور اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہوا میں بہشت کے دروازے پر پس تھے اکثر ان لوگوں کے کہ داخل ہوئے بہشت میں غریب اور دولتمند[3] ٹھہرائے گئے ہیں میدان قیامت میں لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہے ان کو جانے کا طرف دوزخ کے اور کھڑا ہوا میں دوزخ کے دروازہ پر پس ناگہاں اکثر ان کے داخل ہوئے ہیں اس میں عورتیں ہیں۔ (بخاری، مسلم)

---

[1] بہت پراگندہ، یعنے بعضے بندگان خدا تعالیٰ ظاہر کے تو ایسے ہیں کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا تعالیٰ کو ان کی خاطرداری منظور ہوتی ہے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان پر ظاہر کو حقیر نہ جانے مگر یہ بھی نہ چاہیئے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اس واسطے کہ آپ نے اس حدیث میں بعضے پریشان خاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خوار ڈاڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں۔ [2] نہیں مدد کئے جاتے تم یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر گھمنڈ نہ کرو تم کو فتح اور روزی غریبوں ہی کی برکت سے ملتی ہے۔ [3] اور دولت مند ٹھہرائے گئے ہیں یعنی دولت مند اگرچہ ایماندار ہوں لیکن محتاجوں کے بعد بہشت میں داخل ہوں گے حساب کے واسطے دروازے پر روکے جائیں گے۔

۴۹۹۱ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَآءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۴۹۹۲ :- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۴۹۹۳ :- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُّنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُّشَفَّعَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَّا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ

۴۹۹۱ :- اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا میں نے بہشت میں پس دیکھے میں نے اکثر اہل بہشت کے فقرا[1] اور جھانکا میں نے دوزخ[2] میں پس دیکھی میں نے اکثر رہنے والی اس کی عورتیں ، (بخاری ، مسلم)

۴۹۹۲ :- اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق فقراء مہاجرین کے پہلے داخل ہوں گے غنیوں سے دن قیامت کے جنت میں چالیس برس[3] ، (مسلم)

۴۹۹۳ :- اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گزرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آپ نے ایک کو کہ آپ کے پاس بیٹھا تھا کیا گمان رکھتا تھا تو اس گزرنے والے کے حق میں پس کہا اس نے یہ شخص ہے اشراف لوگوں میں سے قسم ہے اللہ کی یہ لائق ہے اس کے کہ اگر پیغام کرے نکاح کا نکاح کیا جائے اس سے اور اگر سفارش کرے قبول کی جائے سفارش اس کی کہا راوی نے پس چپ رہے رسول اللہ پھر گزرا ایک اور شخص پس فرمایا رسول اللہ نے واسطے اس کے کیا گمان ہے تیرا اسکے حق میں پس کہا اس نے یا رسول اللہ یہ شخص فقراء مسلمین سے ہے یہ شخص لائق ہے اسکے کہ اگر پیغام دے نکاح کا نہ نکاح کیا جائے اور اگر سفارش کرے کسی کی نہ قبول کی جائے سفارش اس کی اور اگر کہے کچھ بات نہ سنی جائے بات اس کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شخص بہتر

---

[1] اکثر اہل بہشت کے فقراء الخ محتاج ایماندار اکثر تکلیف میں رہتے ہیں اس سبب سے بہشت پاتے ہیں اور عورتیں اکثر بد خو اور بد اعتقاد ہوتی ہیں اس سبب سے دوزخی ہوتی ہیں ، [3] چالیس سال پہلے داخل ہوں گے الخ مہاجرین میں محتاج افضل ہیں مالداروں سے اس واسطے کہ محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں اس واسطے چالیس برس بہشت میں مالداروں سے آگے جاویں گے اور اسی باب کے فصل ثانی کی پہلی حدیث میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا کہ پانچ سو برس پہلے جائیں گے ، اس کا مطلب یہ ہے کہ مہاجرین کے سوا اور مالدار مسلمانوں سے پانچ سو برس آگے جائیں گے تو دونوں حدیثوں میں کچھ اختلاف نہ رہا ؎

الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
۴۹۹۴:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
۴۹۹۵:۔ وَعَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ شَاةٌ
مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبٰى أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ
يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔
۴۹۹۶:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَشٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ
شَعِيْرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ
يَهُوْدِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَا أَمْسٰى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ
وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
۴۹۹۷:۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا

ہے بھری ہوئی زمین مانند اس آدمی کے[1]، (بخاری ،مسلم)
۴۹۹۴:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نہیں بھرا پیٹ آلِ محمدؐ نے روٹی جو کی سے دو دن پے در پے یہاں تک کہ وفات
ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، (بخاری ،مسلم)
۴۹۹۵:۔ اور سعید مقبری سے روایت ہے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے یہ کہ وہ گزرے ایک قوم پر کہ انکے رکھی ہوئی تھی بکری بھنی ہوئی
پس بلایا انھوں نے ابوہریرہؓ کو پس انکار کیا ابوہریرہؓ نے اسکے کھانے سے اور کہا نکلے نبی صلعم دنیا سے اور نہیں پیٹ بھرا روٹی جو کی سے (بخاری)
۴۹۹۶:۔ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے یہ کہ وہ لے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روٹی جو کی اور چربی بدبودار اور گروی رکھی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی مدینہ میں نزدیک ایک یہودی کے اور لئے اس سے کچھ جو واسطے اہل اپنے کے اور تحقیق سنا میں
نے آپ سے کہ کہتے تھے کہ نہیں شام کی نزدیک اہل بیت محمدؐ[2] کے صاع گیہوں تے اور نہ صاع اور دالوں کے غلہ نے
اور حالانکہ تحقیق نزدیک آنحضرتؐ کے تھیں نو بیبیاں[3] (بخاری)
۴۹۹۷:۔ اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا عمرؓ نے داخل ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہاں آپ لیٹے

---

[1] مانند اس شخص کے سے پہلا شخص امیر تھا اور مالدار آپؐ نے فرمایا یہ فقیر اور نادار زمین بھر مالدار لوگوں سے اللہ کے نزدیک بہتر ہے؎ خاکساران
جہاں را بحقارت منگر، تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد، [2] آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آپ کے کنبے والے اور گھر والے جس میں بیبیاں بھی داخل
ہیں، [3] نہیں پیٹ بھرا الخ یعنی ہمیشہ جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں ملی سبحان اللہ اس غذا پر آپکی قوت اور طاقت ایسی تھی کہ بڑے بڑے پہلوان
عمدہ عمدہ کھانے کھانے والے ایسی طاقت نہیں رکھتے تھے، [4] نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نو بیبیاں تھیں اور باوجود کثرت
متعلقین کے یہ بے سامانی سبحان اللہ توکل ہو تو ایسا ہو جیسا سید المتوکلین کرتے تھے یہ اس روایت کے خلاف نہیں ہے کہ آپ اپنی بیبیوں کے لئے
ایک سال کا خرچ رکھ لیتے کیونکہ یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہوگا یا آپ رکھ لیتے ہوں پھر لوگوں کو کھلا دیتے ہوں اور یہ حال ہو جاتا ہو ؎

هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَقَالَ أَوَ فِي هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۹۹۸:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

ہوئے تھے اور پر بوریئے کھجور کے نہ تھا درمیان آپ کے اور درمیان بوریئے کے بچھونا تحقیق نشان[1] ڈال دیئے بوریئے نے آپکے پہلو میں اس حال میں کہ سرہانے تکیہ رکھے ہوئے تھے چمڑے کا کہ بھروا اسکا پوست خرما کا تھا کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ سے تاکہ فراخی کرے تمہاری امت پر تحقیق فارس اور روم فراخی کی گئی ان پر حالانکہ وہ نہیں بندگی کرتے اللہ کی پس فرمایا حضرتؐ نے کیا اب تک اسی مقام میں ہے تو اے ابن خطابؓ یہ کفار ایک گروہ ہیں کہ جلدی کی گئی ہیں ان کے لئے لذتیں ان کی زندگانی دنیا میں اور ایک روایت میں ہے کہ کیا راضی نہیں ہے تو کہ ہو[3] ان کے لئے دنیا اور ہمارے لئے آخرت (بخاری، مسلم)

۴۹۹۸:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق دیکھا میں نے ستر نفر کو اصحاب صفہ سے نہیں تھا ان میں سے کوئی شخص کہ ہو[4] اس پر چادر یا تہ بند اور یا کملی کو کہ تحقیق باندھا تھا اپنی گردنوں میں پس بعضے ان کپڑوں میں تھے کہ پہنچتے تھے آدھی پنڈلیوں تک اور بعضے پہنچتے دونوں ٹخنوں تک پس سمیٹتا تہ بند کو ساتھ اپنے ہاتھ کے بسبب ناخوش رکھنے اسکے کہ دیکھا جائے ستر اس کا (بخاری)

---

[1] اور پر بوریئے کے الخ سبحان اللہ زہے قسمت اس بوریئے کی ہمیشہ بادشاہوں کا التفات غریبوں پر ہوتا ہے، [2] نشان ڈال دیئے تھے بوریئے نے الخ یعنی بوریئے پر برہنہ تن آرام فرماتے پسلی مبارک میں نشان پڑ گیا تھا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے اور میں نے دیکھا تو گھر میں یہی سامان تھا ایک مٹھی برابر جو شاید ایک صاع ہوں گے اور ببول کے پتے (جلانے کے لئے) ایک کونے میں بالا خانے کے اور ایک مشک جو لٹک رہی تھی یہ دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور میں رونے لگا میں کہتا ہوں ہم کو بھی رونا چاہیئے اللہ اللہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دو جہان کے سردار کو یہ تنگی اور ہمارے پاس دنیا کا بے حد سامان پھر اس کو کم جانتے ہیں اور دوسروں کی حرص کرتے ہیں، [3] ہو ان کے لئے دنیا اور ہمارے لئے آخرت دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں میں راضی ہوں یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تسلی ہو گئی اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ایماندار کو مناسب نہیں کہ اس جہان فانی کی عیش و آرام کی تمنا کرے اس واسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام ہے بہشت، اور کافروں کو اکثر عیش و آرام دنیا میں اس واسطے ہوتا ہے کہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں، [4] کہ ہو اس پر چادر کہ اور کپڑے پر اوڑھے اور کندھے پر ڈالے بلکہ ایک کپڑے سے زیادہ نہ رکھتا تھا ؎

۴۹۹۹ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَکُمْ فَھُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۰۰۰ :۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْفُقَرَآءُ الْجَنَّۃَ قَبْلَ الْاَغْنِیَآءِ بِخَمْسِ مِائَۃِ عَامٍ نِّصْفِ یَوْمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۰۰۱ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَائِھِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَا عَائِشَۃُ لَا تَرُدِّی الْمِسْکِیْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یَا عَائِشَۃُ اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْھِمْ فَاِنَّ اللّٰہَ یُقَرِّبُکِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

۴۹۹۹ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت نظر کرے ایک تمہارا طرف اس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہے اسکو اس پر مال میں اور صورت ظاہری میں تو چاہیے کہ نظر کرے طرف اس شخص کے کہ وہ کمتر ہے اس سے ہے (بخاری مسلم) اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے نظر کرو[1] طرف اس شخص کے کہ کمتر ہے مرتبہ میں تم سے اور نہ نظر کرو طرف اس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو تم سے مرتبہ میں پس بہ لائق تر ہے تم کو نہ حقیر جانو نعمت خدا تعالیٰ کو کہ تم کو پہنچتی ہے۔

دوسری فصل

۵۰۰۰ :۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوں گے فقیر جنت میں پہلے دولت مندوں سے پانچ سو برس آدھا دن ہے۔ (ترمذی)

۵۰۰۱ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا الٰہی زندہ رکھ مجھ کو مسکین اور مار مجھ کو مسکینی[2] اور حشر کر میرا مسکینوں کے گروہ میں پس عائشہؓ نے کس واسطے یا رسول اللہ فرمایا اس لئے کہ تحقیق مسکین داخل ہونگے بہشت میں دولتمندوں سے چالیس برس پہلے اے عائشہ نہ پھیر تو مسکین کو نا امید[3] اور اگرچہ ساتھ ایک ٹکڑے کھجور کے ہولے عائشہ دوست رکھ تو مسکینوں کو

[1] نظر کرو الخ یعنے جو لوگ تم سے مال اور صورت اور تندرستی وغیرہ کمتر ہیں ان کو خیال کیا کرو تاکہ خدا تعالےٰ کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا میں تم سے افضل ہوں ان کو نہ دیکھا کرو نہیں تو ناشکری زبان سے نکلے گی اور ناحق رنج ہوگا، [2] اور حشر کو میرا مسکینوں کے گروہ میں الخ علامہ ابو الطیب مرحوم نے جب بھوپال میں انتقال فرمایا تو آپ نے موت کے قریب یہ وصیت فرمائی کہ ان کو فقراء کے تکیہ میں دفن کریں حالانکہ رئیس تھے مگر یہ چاہا کہ حشر مساکین کی جماعت میں ہو آفرین ایسے مالداروں پر جو مساکین سے اتنی الفت رکھیں اور اب تو یہ حال ہے کہ ذرہ سے عہدہ ملنے سے قدم زمین پر نہیں رکھتے اور سابقہ سب دوستوں کو بھول جاتے ہیں، [3] مسکین کو الخ یعنے نا امید نہ کر اس کو بلکہ احسان کر اس پر ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ إِلَى قَوْلِهِ فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ۔

۵۰۰۲ :۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْغُوْنِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ أَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

۵۰۰۳ :۔ وَعَنْ أُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۰۰۴ :۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهِ إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا يَمُوْتُ يَعْنِي النَّارَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۰۰۵ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهُ وَإِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ رَوَاهُ

اور نزدیک کر ان کو پھر اللہ تعالیٰ نزدیک کریگا تجھ کو اپنے قیامت کے دن (ترمذی) اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن ماجہ نے ابی سعید سے ساتھ قول آنحضرتؐ کے فی زمرہ المساکین ۔

۵۰۰۲ :۔ اور ابو درداء سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ طلب[1] کرو مجھ کو بیچ اپنے ضعیفوں کے اس لئے کہ تمہیں رزق دیئے جاتے ہو اور تمہیں مدد کئے جاتے ہو مگر اپنے ضعیفوں کی برکت سے (ابوداؤد)

۵۰۰۳ :۔ اور امیہ بن خالد بن عبداللہ بن اسید سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے آپ طلب[2] کرتے فتح کی ساتھ برکت دعاء فقراء مہاجرین کے روایت کی بغوی نے شرح السنہ میں ۔

۵۰۰۴ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رشک[3] مت لے جا کسی فاجر پر بسبب کسی نعمت کے اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ کس چیز کو پیش آنے والا ہے بعد مرنے اسکے کے تحقیق فاجر کے لئے خدا کے نزدیک قاتل[4] ہے کہ نہیں مرتا[5] مراد رکھتے تھے آپ اس سے آگ (شرح السنہ)

۵۰۰۵ :۔ اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید خانہ[6] ہے ایماندار کا اور قحط ہے اس کا جس وقت جدا ہوتا ہے دنیا سے جدا ہوتا ہے قید خانہ سے اور قحط

---

[1] طلب کرو مجھ کو الخ یعنے طلب رضائے میری بیچ رضاء انکی کے ، [2] طلب کرتے الخ یعنی کفایہ اللہ تعالےٰ سے اس حدیث میں فقراء کی نہایت بزرگی ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ثابت کی اور مشرف کیا ان کو ساتھ اس کے ، [3] رشک مت لے جا الخ یعنے کسی کافر یا فاسق کے مال وجاہ دیکھ کر یہ رشک نہ کر اس طرح چاہے تو مثل اس کے اپنے لئے ، [4] قاتل ہے یعنے تحت عذاب کرنے والا ، [5] کہ نہیں مرتا بلکہ ہمیشہ موجود رہے گا ، [6] قید خانہ ہے مومن کا اور قحط ہے اس کا الخ یعنے اولیٰ ایماندار کا مکان بہشت میں تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اس کی بہ نسبت دنیا قید خانہ ہے اور قحط ہے ؞

فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۵۰۰۶ :۔ وَعَنْ قَتَادَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَہُ الْمَآءَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

۵۰۰۷ :۔ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثِنْتَانِ یَکْرَھُھُمَا ابْنُ اٰدَمَ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَۃِ وَیَکْرَہُ قِلَّۃَ الْمَالِ وَقِلَّۃُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

۵۰۰۸ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّکَ قَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ یُّحِبُّنِیْ مِنَ السَّیْلِ اِلٰی مُنْتَھَاہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۰۰۹ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخِفْتُ فِی

سے (شرح السنہ)

۵۰۰۶ :۔ اور قتادہ بن نعمانؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالےٰ کی بندے کو بچاتا ہے اسکو دنیا[1] سے جیسے کہ ہوتا ہے ایک تمہارا کہ بچاتا ہے اپنے بیمار کو پانی سے ، (احمد، ترمذی)

۵۰۰۷ :۔ اور محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزیں ہیں کہ ناخوش رکھتا ہے[2] انکو بیٹا آدم کا ناخوش رکھتا ہے موت کو اور موت بہتر ہے مومن کے لیے فتنہ سے اور ناخوش رکھتا ہے[3] مال کی کمی کو اور مال کی کمی کمتر ہے حساب کے لیے (احمد)

۵۰۰۸ :۔ اور عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا تحقیق دوست رکھتا ہوں میں آپ کو فرمایا دیکھ کیا کہتا ہے تو[4] پس کہا اس نے کہ قسم ہے اللہ کی تحقیق میں دوست رکھتا ہوں آپ کو تین بار کہا فرمایا اگر ہے[5] تو سچا پس تیار کر تو اپنے کو واسطے فقر کے البتہ فقر بہت جلد پہنچتا ہے طرف اس شخص کے دوست رکھتا ہے مجھ کو جلدی پہنچنے والے کے طرف انتہا اپنے کے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ۔

۵۰۰۹ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا میں[5] حالانکہ نہ ڈرایا گیا

---

[1] دنیا سے الخ یعنے اس دنیا سے جو اس کے دین میں نقصان پہنچائے اور کہا اشرف نے کہ منع کرتا ہے اس کو دنیا سے اور بچاتا ہے اس کو اس سے کہ ملوث ہو اس کی زینت میں تاکہ نہ بیمار ہو دل کا ساتھ بیماری کے وہ بیماری مراد ہے جس میں پانی ضرر کرتا ہے مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند انکے ، [2] ناخوش رکھتا ہے انکو بیٹا آدم کا الخ یعنی بالطبع حالانکہ یہ دونوں بہتر ہیں مومن کے لئے ، [3] کیا کہتا ہے تو الخ اس لئے کہ تو دعویٰ کرتا ہے امر عظیم کا ، [4] اگر ہے تو سچا الخ یعنی محبت کے دعویٰ میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ بغیر ان کے اتباع اور موافقت کے جھوٹ ہے ، [5] ڈرایا گیا میں الخ یعنے بسبب اظہار دین حق کے اور دعوت کرنے خلق کے طرف اس کی ۔

اللہِ وَمَا یُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللہِ وَمَا یُؤْذٰی اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَیْنِ لَیْلَۃٍ وَّیَوْمٍ وَّمَالِیْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ یَاْکُلُہٗ ذُوْکَبِدٍ اِلَّا شَیْءٌ یُّوَارِیْہِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَمَعْنٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ حِیْنَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَارِبًا مِّنْ مَکَّۃَ وَمَعَہٗ بِلَالٌ اِنَّمَا کَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا یَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِہٖ۔

۵۰۱۰:۔ وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِہٖ عَنْ حَجَرَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۰۱۱:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّہٗ اَصَابَھُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاھُمْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرَۃً تَمْرَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۰۱۲:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کوئی میرے ساتھ اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں بیچ دین خدا کے اور نہ ایذا دیا گیا کوئی میرے ساتھ اور البتہ تحقیق گذرتی تھی مجھ پر تیس شب و روز پے در پے حالانکہ نہ تھا میرے لئے اور بلال کے لئے طعام کہ کھاوے کوئی جگر دار مگر چیز قلیل کہ چھپاتی اسکو بغل بلال کی (ترمذی) اور کہا ترمذی نے مراد اور مصداق اس حدیث کا اس وقت تھا کہ باہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر مکہ اور آپ کے ساتھ بلال تھے نہ ساتھ بلال کے جنس طعام سے مگر اس قدر کہ اٹھا تا نیچے بغل اپنی کے۔

۵۰۱۰:۔ اور ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ کہا ابو طلحہؓ نے کہ شکوہ کیا ہم نے طرف رسول اللہ کے بھوک کا پس کھولے ہم نے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر پس کھولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے دو پتھر (ترمذی) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۱۱:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ پہنچی فقراء صحابہ کو بھوک پس دی ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور (ترمذی)

۵۰۱۲:۔ اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

لے یعنی حیوان۔ یعنے کوئی چیز اس سے کہ حیوان اس کو کھاوے نہ تھی جو جاتے آدمی اس حدیث میں اشارہ ہے قصہ طائف کی طرف حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے جو مکے کے دو منزل ہے اور وہاں کے رئیسوں کو اسلام کی دعوت کی ان کمبختوں نے کچھ آپ کی بات نہ سنی بلکہ لڑکوں کو اور شوہدوں کو سکھلا دیا انھوں نے بہت بے ادبی کی آپ کی اللہ تعالےٰ ان سے سمجھالے۔ بخاری میں یہ قصہ اور الفاظ سے مروی ہے۔ ۲ پس کھولے الخ پتھر پیٹ پر اس لئے باندھے ہیں کہ پیٹ میں قوت ہو اور راہ چلنے اور کھڑے ہونے پر قوت بخشے اس سبب کہ پیٹ اور آنتیں کمر سے لگ جاتی ہیں اور جب بھوک زیادہ ہوتی تھی تو حاجت دو پتھروں کے باندھنے کی ہوتی ہے۔ ۳ ایک ایک کھجور الخ یعنے فقر اور تنگی رزق کی ان پر اس حد کو پہنچی تھی۔

قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَّنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَّمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۱۳ : عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَّسَاَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِيْ اِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ

کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صابر و شاکر جو کوئی دیکھے بیچ امر دین[1] اپنے کے طرف اس شخص کے کہ زیادہ[2] ہو اس میں سے پس پیروی[3] کرے اس کی اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اس شخص کے کہ کم[4] ہو اس سے پس شکر کرے اللہ کا بیچ اس کے کہ فضیلت دیتے اللہ تعالیٰ کے اسکو اس پر لکھتا ہے اسکو شاکر صبر کرنیوالا اور جو شخص کہ نظر کرے اپنے دین میں طرف اسکے کہ وہ[5] اس سے کم اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اس شخص کے کہ وہ زیادہ[6] ہو اس سے پس غم کرے اس چیز پر کہ فوت ہوئی اس سے نہیں لکھتا ہے اسکو اللہ شاکر اور نہ صابر (ترمذی) اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید سے کہ بشارت ہو تمہارے لئے اے گروہ مفلسان مہاجرین بیچ اس باب کے کہ بعد فضائل قرآن کے ہے۔

تیسری فصل

۵۰۱۳ : حضرت عبدالرحمن حبلی سے روایت ہے کہ سنا میں نے عبداللہ بن عمروؓ سے کہتے تھے اس حال میں کہ پوچھا ان سے ایک شخص نے یہ کہا کیا نہیں ہیں[7] ہم فقرا مہاجرین سے پس کہا واسطے اسکے عبداللہ نے کیا ہے واسطے تیرے عورت کا ٹھکانا پکڑے تو طرف اسکے کہا ہاں کہا عبداللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیرے مکان کہ وہ تو اس میں کہا کہ ہاں کہا عبداللہ نے پس تو[8] ہے دولتمندوں سے کہا اس شخص[9] نے کہ میرے لئے خادم بھی ہے کہا عبداللہ نے کہ پس[10] تو بادشاہوں میں سے ہے۔

[1] بیچ امر دین اپنے کے یعنی اچھے اعمال کرتے ہیں، [2] زیادہ ہو اس سے، یعنی علم اور عبادت میں اور قناعت وغیرہ میں، [3] پس پیروی کرے اسکی یعنی صبر کرنے میں طاعتوں کی مشقتوں پر کرنے برائیوں کے سے یا تاسف کرے ان کمالات پر کہ فوت ہوئے اس سے، [4] کہ کم ہو اس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اس سے مال و جاہ میں، [5] کہ وہ کم ہو اس سے، یعنی اعمال صالحہ میں اور پیدا ہو اس کو عجب اور تکبر اور غرور، [6] کہ وہ زیادہ ہو اس سے، یعنے مال و جاہ میں اور پیدا ہو اس سے حرص اور آرزو، [7] کیا نہیں ہیں ہم فقراء مہاجرین سے، یعنے جو بشارت دیئے گئے تھے ساتھ سبقت دخول کے بہشت میں، [8] تو ہے دولتمندوں سے کیونکہ فقراء کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسی کے پاس ایک چیز تھی تو دوسری نہ تھی، [9] اس شخص نے، یعنی جبکہ سنا عبداللہ سے کہ عورت اور مکان کے ہونے سے اس کو غنی کہا تو بولا میرے لئے خادم بھی ہے، [10] تو بادشاہوں میں سے ہے، یعنی تجھ کو فقیر کہنا درست نہیں ÷

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالُوْا یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰہِ
مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَآبَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَھُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا
فَاَعْطَیْنَاکُمْ مَا یَسَّرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَکَرْنَا اَمْرَکُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّیْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَآءَ الْمُھَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ
یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَی الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۰۱۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا قَاعِدٌ فِی الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِّنْ
فُقَرَآءِ الْمُھَاجِرِیْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَیْھِمْ فَقُمْتُ اِلَیْھِمْ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُبَشَّرْ فُقَرَآءُ الْمُھَاجِرِیْنَ بِمَا یَسُرُّ وُجُوْھَھُمْ فَاِنَّھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
قَبْلَ الْاَغْنِیَآءِ بِاَرْبَعِیْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَاَیْتُ اَلْوَانَھُمْ اَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو

کہا[1] عبدالرحمٰن نے اور آئے تین شخص طرف عبداللہ بن عمرو کے اور میں پاس تھا ان کے پس کہا انہوں نے اے ابا محمد قسم ہے خدا کی نہیں
قدرت رکھتے ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنے پر اور نہ کسی جانور پر اور نہ اسباب پر پس کہا عبداللہ نے انکو کیا چاہتے ہو تم[2] تو[3] پھر آیا ہمارے پاس
دونگا میں تم کو وہ چیز کہ میسر کرے اللہ تعالےٰ واسطے تمہارے اور اگر چاہو تم ذکر کروں میں قصہ تمہارا واسطے بادشاہ[4] کے اور اگر چاہو تو صبر کرو[5] تم اس
لئے کہ تحقیق سنا میں نے رسول اللہ سے فرماتے تھے کہ تحقیق فقرا مہاجرین کے پہلے جاویں گے دولت مندوں سے دن قیامت کے طرف
بہشت کے چالیس برس کہا انہوں نے پس تحقیق ہم صبر ہی کرتے ہیں نہیں[6] مانگتے ہم کچھ (مسلم)

۵۰۱۴ ۔ اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہا اس وقت ہم بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں ایک حلقہ تھا فقراء مہاجرین کا بیٹھا ہوا
ناگہاں تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹھے متوجہ ہو کر طرف فقراء کے پس کھڑا ہوا[7] میں طرف ان کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے چاہیئے کہ خوش ہوں فقراء مہاجرین ساتھ اس چیز کے خوش حال کرے انکو اس لئے کہ وہ داخل ہونگے بہشت میں پہلے دولتمندوں
سے چالیس برس کہا عبداللہ نے پس قسم ہے خدا کی تحقیق دیکھا میں نے رنگ فقراء کے کو روشن ہوتے کہا[8] عبداللہ بن عمرو رضی نے

---

[1] کہا عبدالرحمٰن نے الخ کہا علی قاریؒ نے مشکوٰۃ کے سب نسخوں میں یوں ہی ہے اور صواب ابوعبدالرحمٰن ہے جو اس حدیث
کا راوی ہے جیسے کہ صحیح مسلم میں ہے اور اس حدیث کے ابتداء میں بھی ابوعبدالرحمٰن ہی ہے اور احتمال ہے کہ ابو کا لفظ
کاتب کی قلم سے رہ گیا ہے ، [2] اگر چاہتے ہو تم۔ یعنے یہ کہ دوں میں تم کو کچھ اپنے پاس سے ، [3] تو پھر آنا الخ
یعنے اس وقت کچھ حاضر نہیں پھر آنا دے دوں گا ، [4] واسطے بادشاہ کے ، یعنے معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے
کیونکہ اس وقت وہی امیر تھے ، [5] صبر کرو ، یعنے اسی حال پر کہ یہ مقام کمال والوں کا ہے ، [6] یعنے تم سے یا
نہ مانگیں گے کسی سے بعد اس کے ،
[7] پس کھڑا ہوا میں ، یعنے واسطے متابعت کے اور حاصل کرنے نزدیکی کے ان سے اور تاکہ مطلع ہوں اس کلام پر کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمائیں ان سے ، [8] یعنے بسبب سننے اس بشارت کے ؎

حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ اَکُوْنَ مَعَهُمْ اَوْمِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ۔

۵۰۱۵:۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِیْ خَلِیْلِیْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ الْمَسَاکِیْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنِیْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقِیْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اَسْاَلَ اَحَدًا شَیْئًا وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اَخَافَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اُکْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ کَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۵۰۱۶:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْیَا ثَلَاثَةٌ اَلطَّعَامُ وَالنِّسَآءُ وَالطِّیْبُ فَاَصَابَ اثْنَیْنِ وَلَمْ یُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ النِّسَآءَ وَالطِّیْبَ وَلَمْ یُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

یہاں تک کہ آرزو کی میں نے کہ ہوؤں میں[1] ساتھ ان کے یا ان میں سے[2]، (دارمی)

۵۰۱۵:۔ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حکم کیا مجھ کو جانی دوست میرے[3] نے ساتھ سات خصلتوں کے حکم کیا مجھ کو ساتھ دوستی مسکینوں کے اور نزدیک ہونے ان کے سے اور حکم کیا مجھ کو کہ نظر کروں میں طرف اس شخص کی کہ کمتر ہے مجھ سے[4] اور نہ نظر کروں میں اسکی طرف کہ زیادہ ہو مجھ سے[5] اور حکم کیا مجھ کو یہ کہ ملائے رکھوں ناتے کو اگرچہ کاٹے ناتے والا اور حکم کیا مجھ کو یہ کہ نہ مانگوں میں کسی سے کچھ اور حکم کیا مجھ کو کہ کہوں میں حق اور اگرچہ تلخ ہو اور حکم کیا مجھ کو یہ کہ نہ ڈروں میں بیچ دین خدا کے ملامت کرنے کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے اور حکم کیا مجھ کو یہ بہت کہا کروں میں کلمہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پس تحقیق[6] کلمہ لاحول ولاقوۃ اس خزانہ سے ہے کہ نیچے عرش کے، (احمد)

۵۰۱۶:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتیں انکو دنیا میں سے تین چیزیں کھانا[7] اور عورتیں[8] اور خوشبو[9] پس پائیں آنحضرت نے دو چیزیں اور نہ پائی ایک چیز پائیں عورتیں اور خوشبو اور نہ پایا طعام[10]، (احمد)

---

[1] ہوؤں میں ساتھ انکے یعنے دنیا میں ان جیسا۔ [2] یا ان میں سے، یعنی عقبےٰ میں اٹھوں ان کی جماعت میں، [3] دوست میرے نے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے، [4] کہ کمتر ہے مجھ سے، یعنی امور دنیا میں، [5] زیادہ ہو مجھ سے، یعنی مال اور جاہ منصب میں، [6] پس تحقیق الخ اور کتاب الدعوات کے باب التسبیح والتحمید والتہلیل میں ابو موسےٰ کی روایت گذری کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اصحاب پکار کر اللہ اکبر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہیں یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا تعالےٰ قریب ہے اور سنتا ہے اور میں حضرتؐ کے پیچھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا جاتا تھا، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ کیا میں تجھ کو نہ بتلاؤں ایک خزانہ بہشت کے خزانوں سے وہ خزانہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے، [7] کھانا۔ یعنے واسطے بچاؤ بدن اور دین پر قوت حاصل کرنے کے لئے، [8] اور عورتیں۔ یعنے واسطے بچانے نفس کے برے خطروں سے، [9] اور خوشبو، یعنی واسطے تقویت دماغ کے کہ وہ جائے عقل ہے، [10] اور نہ پایا طعام۔ یعنی اتنا جس کے ساتھ ہمیشہ سیر ہو جاتے اور یہ بات آپ نے خود اختیار کی اختیار کی تھی۔

۵۰۱۷ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيْبُ وَالنِّسَاۤءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهٖ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا۔

۵۰۱۸ :۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهٖ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۵۰۱۹ :۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ،

۵۰۲۰ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَكَتَمَهُ النَّاسَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّرْزُقَهٗ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۲۱ :۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۰۱۷ :۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست کی گئی طرف میری خوشبو اور عورتیں اور گردانی گئی خوشی کی میری نماز میں (احمد، نسائی) اور زیادہ کیا ابن الجوزی نے بعد قول حضرتؐ کے حبب الی من الدنیا کا۔

۵۰۱۸ :۔ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ بھیجا ان کو طرف یمن کے فرمایا دور رکھ تو اپنے تئیں تن آسانی سے اس لئے کہ بندگان خاص خدا تعالیٰ کی نہیں[1] استراحت میں ہوتے، (احمد)

۵۰۱۹ :۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ راضی ہو اللہ سے ساتھ تھوڑے[2] سے رزق کے راضی ہوتا ہے اللہ تعالےٰ اس سے ساتھ تھوڑے سے عمل کے۔

۵۰۲۰ :۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھوکا ہو[3] یا محتاج ہو پھر ڈھانکے[4] اس کو لوگوں سے تو ہوتا ہے وعدہ ثابت اللہ عزوجل پر یہ کہ پہنچائے اس کو روزی ایک برس کی وجہ سے روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں

۵۰۲۱ :۔ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ

---

[1] استراحت، بلکہ آرام و استراحت خاص کافروں اور تاجروں اور غافلوں اور جاہلوں کے لئے ہے، [2] ساتھ تھوڑے سے رزق کے، یعنی قناعت کرے تھوڑے پر، [3] یا محتاج ہو، یعنی کسی چیز کا، [4] پھر ڈھانکے الخ یعنی نہ کہے کہ میں بھوکا ہوں یا میں محتاج ہوں اور یہاں بھوک سے وہ بھوک مراد ہے جس سے صبر ہو سکے والا صراحت کی ہے علماء نے کہ ایک

آدمی اگر مر جائے مارے بھوک کے اور سوال نہ

کرے یا کھاوے نہیں اگرچہ مردار ہو تو وہ گنہگار مرتا ہے۔

وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِيَالِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۵۰۲۲: ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقٰى يَوْمًا عُمَرُ فَجِئَ بِمَاءٍ قَدْ شِيْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّهُ لَطَيِّبٌ لٰكِنِّيْ اَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَاَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ فَلَمْ يَشْرَبْهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ۔

۵۰۲۳: ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

دوست رکھتا ہے اپنے بندہ مسلمان کو کہ فقیر[1] یا پارسا عیال دار ہو (ابن ماجہ)

۵۰۲۲: ـ اور زید بن اسلم تابعی سے روایت ہے کہ مانگا پانی ایک دن عمرؓ نے پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا عمرؓ نے کہ تحقیق یہ پاک ہے لیکن میں سنتا ہوں اللہ عزوجل سے کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کے خواہشوں نفس ان کی کو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر لو پوری[2] لیں تم نے لذتیں بیچ مدت حیاتی دنیا کے اور بہرہ مند ہوئے تم ساتھ ان کے پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ ہوں نیکیاں ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب ان کا ہم کو نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا (رزین)

۵۰۲۳: ـ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نہ پیٹ بھرا ہم نے کھجور[3] سے یہاں تک کہ فتح کی ہم نے خیبر[4] (بخاری)

---

[1] کہ فقیر یا پارسا عیال دار ہو اور فقر اور فاقہ پر صبر کرے اکثر اہل اللہ ایسے ہی لوگوں میں ہوتے ہیں نہ بھیک مانگنے والوں میں عیالداری کے ساتھ کم معاشی اور پھر قناعت اور صبر بھی فضیلت کیا کم ہے، [2] پھر لو پورا الیس الخ یہ وعید اگرچہ واسطے کفار کے ہے لیکن جو لوگ طیبات مباحہ میں مستغرق رہتے ہیں تو ان کے نفس کو بھی عادت میل کی طرف دنیا کے ہو جاتی ہے یہانتک کہ پھر خلاف اپنی عادات کا نہیں کر سکتے ایسی صورت میں اگر یہ بات اور کو بھی کہی جائے تو کیا دور ہے، [3] کھجور سے، یعنی بسبب فقر کے، [4] فتح کی ہم نے خیبر، کہ وہاں کھجوریں بہت تھیں۔

بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۲۴:۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَّخَطَّ خَطًّا فِی الْوَسْطِ خَارِجًا مِّنْہُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِہِ الَّذِیْ فِی الْوَسْطِ فَقَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا اَجَلُہٗ مُحِیْطٌ بِہٖ وَھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ خَارِجٌ اَمَلُہٗ وَھٰذِہِ الْخُطُطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَہٗ ھٰذَا نَھَشَہٗ ھٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَہٗ ھٰذَا نَھَشَہٗ ھٰذَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۰۲۵:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ ھٰذَا الْاَمَلُ وَھٰذَا اَجَلُہٗ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ جَآءَہُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۰۲۶:۔ وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَھْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ

بیان ہے بیچ آرزو رکھنے اور حرص کرنے کے

پہلی فصل

۵۰۲۴:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کھینچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکل مربع[1] اور کھینچا ایک خط بیچ میں کہ باہر نکلنے والا تھا[2] اس شکل سے اور کھینچے چھوٹے خط متوجہ ہوئے طرف اس خط کے کہ درمیان میں تھا جانب اسکی سے کہ درمیان میں تھے پس فرمایا آپ نے یہ ہے آدمی اور یہ اسکی اجل ہے کہ گھیرے ہوئے ہے آدمی کو اور یہ خط جو باہر نکلنے والی ہے اسکی آرزو ہے اور یہ خط جو چھوٹے عوارضات ہیں پس اگر گزر گیا یہ حادثہ معین پہنچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور گزر گیا یہ حادثہ بھی پہنچا حادثہ تیسرا (بخاری)

۵۰۲۵:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خط کھینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط[3] پس فرمایا یہ خط[4] آرزو آدمی کی ہے اور یہ خط[5] اجل ہے اس کی پس آدمی اسی طرح ہوتا ہے کہ ناگہاں پہنچتا ہے اس کو خط[6] نزدیک کا۔ (بخاری)

۵۰۲۶:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوڑھا ہوتا ہے آدمی اور جوان ہوتی ہیں[1] اس میں

[1] ایک شکل مربع، یعنی چوکھٹی لکیر اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کئے کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیری ہے اور صدہا آفات اور مصائب در پیش ہیں اگر ایک بلا سے بچا تو دوسری سے نہیں بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہیں کرتا حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہیں لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہے آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہے [2] کئی خط، یعنی بطور سابق، [3] یہ خط آرزو اس کی ہے، یعنی جو کہ باہر نکلا ہے چوکھٹی سے، [4] یہ خط اس کی اجل ہے یعنی چوکھٹی جو اس کو گھیری ہوئی ہے، [5] خط نزدیک کا، یعنی اجل کا، [6] اور جوان ہوتے ہیں، یعنے پیری کی حالت میں مال اور زندگی کی حرص نہایت بڑھ جاتی ہے، [7] اور اس کی شکل یہ ہے :-

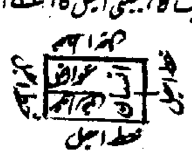

وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۰۲۷ :۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۰۲۸ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتّٰى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۵۰۲۹ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۰۳۰ :۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ

دو چیزیں حرص اور مال پر اور حرص لمبی عمر پر، (بخاری، مسلم)

۵۰۲۷ :۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا ہمیشہ[1] رہتا ہے دل بوڑھے کا جوان دو چیزوں میں محبت دنیا میں اور درازی آرزو میں، (بخاری، مسلم)

۵۰۲۸ :۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کیا اللہ نے عذر اس شخص سے کہ ڈھیل دی اللہ نے اجل اس کی کو یہاں تک کہ پہنچایا اس کو ساٹھ برس تک، (بخاری)

۵۰۲۹ :۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر ہوں ابن آدم کے لئے دو جنگل مال کے البتہ ڈھونڈے تیسرا اور نہیں بھرتی آدم کے پیٹ کو مگر خاک اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ اسکی جو توبہ کرے[3]، (بخاری، مسلم)

۵۰۳۰ :۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا پس فرمایا کہ رہ تو دنیا میں[4]

---

[1] ہمیشہ رہتا ہے۔ مرد چوں پیر شود حرص جوان گردد ۔ انہیں دونوں حدیثوں کا ترجمہ ہے ۔ [2] دور کیا اللہ نے عذر الخ یعنی ساٹھ برس اتنی عمر ہے کہ اس میں آدمی توبہ کر کے اپنے کردہ گناہ معاف کرا سکتا ہے اتنی عمر میں بھی اگر توبہ نہ کی اور گناہ نہ چھوڑے تو اب کوئی عذر باقی نہ رہا، [3] اس کی جو توبہ کرتا ہے، یعنی حرص و لالچ سے یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو کسی طرح نہیں بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہیں ہوتی اس کا پیٹ قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہیں بھر سکتی پھر قناعت کی تعریف فرمائی ۔ گفت چشم تنگ دنیا دار را ٭ یا قناعت پر کند یا خاک گور، [4] گویا کہ مسافر ہے تو یعنے جیسے مسافر سفر میں زیادہ بکھیڑا نہیں کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کر کے زاد راہ کی فکر میں رہتا ہے اسی طرح مومن کو لازم ہے کہ دنیا کو سرائے جان کے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہ ہو ہر دم وہاں کا سامنا کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ کو مردوں میں شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہے اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہے ۔ چو آہنگ رفتن کند جان پاک ٭ چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک ٭ اور موت کا وقت معلوم نہیں ہے اور ضرور وہ آئے گی اور یہی بہتر ہے کہ پہلے ہی سے اپنے کو مردوں میں شمار کرے اور کسی بندہ خدا کو

الْقُبُوْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۵۰۳۱ :۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ قُلْتُ شَيْءٌ نُصْلِحُهُ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۵۰۳۲ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهَرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ مَا يُدْرِيْنِيْ

فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ۔

۵۰۳۳ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا

گویا کہ مسافر ہے تو گزرنے والا راہ اور گن تو اپنے نفس کو مردوں سے ، (بخاری)

دوسری فصل

۱۵۰۳۱ ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گزرے ایک روز ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ میں اور میری ماں مٹی سے لیپتے تھے کچھ پس فرمایا حضرتؐ نے یہ کیا ہے اے عبداللہ کہا میں نے ایک چیز ہے کہ درست[۲] کرتے ہیں ہم اس کو فرمایا آپؐ نے کہ امر[۳] جلد تر ہے اس سے (احمد، ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ۔

۵۰۳۲ :۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پیشاب کرتے پس تیمم کرتے مٹی سے پس کہتا میں یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سے نزدیک ہے فرماتے آپؐ کیا جانوں میں کہ شاید[۴] کہ نہ پہنچوں میں اس پانی تک (شرح السنہ میں، اور ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں ۔

۵۰۳۳ :۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے اور اجل ہے اس کی اور رکھا[۵] آپؐ نے ہاتھ اپنا نزدیک[۶] گدی اپنے کے پھر کھولا

ایذا نہ دیوے نہ ظلم کرے خاک شو پیش از آنکہ خاک شوی ۔ [۱] یعنی قبر میں آسودہ ہیں اور سب سے گذر گئے ہیں اور مشابہت کر ان کے ساتھ کہ زندگی میں بیچ حکم مردہ کے رہے ، [۲] یعنی بخوف گر پڑنے اسکے کے بائزیادتی استحکام کے لئے ، [۳] امر الخ یعنی موت جلد تر ہے اس سے پھر ایسا مکان بنانا کیا ضرور ہے جس میں زیادہ تکلیف ہو ضرورت کے موافق پھوس کا مکان کافی ہے ، [۴] شاید کہ پہنچوں میں اس پانی تک یعنی ڈرتا ہوں میں کہ عمر وفا نہ کرے اور اجل آ پہنچے اور فرصت نہ پاؤں میں کہ وضو کروں اس لئے تیمم کر لیتا ہوں کہ ایک طرح کی طہارت حاصل رہے ، [۵] اور رکھا، یعنی واسطے تصویر اور تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے پھر کھولا اور سر سے اونچا کیا ہاتھ اپنا واسطے دکھانے درازی آرزو کے ، [۶] یعنے واسطے تصویر و تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے ۔

ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۰۳۴: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ اِلٰى جَنْبِهٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ مِنْهُ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا الْاَجَلُ اُرَاهُ قَالَ وَهٰذَا الْاَمَلُ فَيَتَعَاطَى الْاَمَلَ فَلَحِقَهُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۰۳۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمُرُ اُمَّتِيْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلٰى سَبْعِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۰۳۶: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلٰى السَّبْعِيْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَّجُوْزُ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِيْ بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۳۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پس فرمایا اس[1] جگہ ہے آرزو اس کی (ترمذی)

۵۰۳۴: اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگے اپنے اور ایک لکڑی پہلو میں اس کے اور ایک لکڑی بہت دور اس سے پس فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے کہا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہیں فرمایا یہ انسان ہے[2] اور یہ[3] موت کہ گمان کرتا ہوں میں آپ کو کہ فرمایا یہ آرزو[4] ہے آدمی کی پس لیتا ہے آرزو کو پس آ پہنچتی ہے اجل پہلے اس سے کہ تمام ہو آرزو (بغوی نے شرح السنہ میں)

۵۰۳۵: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۳۶: اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمریں امت میری کی مابین[5] ساٹھ کے ستر تک اور کم ہیں امت میں ایسے لوگ کہ تجاوز کریں اس سے (ترمذی، ابن ماجہ) اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادۃ المرض کے۔

تیسری فصل

۵۰۳۷: حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اس جگہ یعنی دور تر مطلب یہ کہ اجل نزدیک آئی اور آرزو دور گئی، [2] یہ انسان ہے الخ یعنی پہلی لکڑی مثال انسان کی ہے، [3] اور یہ یعنی دوسری لکڑی، [4] آرزو آدمی کی ہے کہ دور دراز گئی ہے پس گرفتار رہتا ہے آدمی آرزو میں اور مشغول رہتا ہے آرزو میں کی چیزوں میں اور ارادہ کرتا ہے انکے حاصل کرنے کا، [5] مابین ساٹھ کے ستر تک الخ اب حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ فی لاکھ ایک آدمی اسی برس کی عمر تک پہنچا ہے اور فی کروڑ ایک آدمی سو برس تک اور اوسط عمر انسان کی پینتیس ۳۵ سال رہ گئی ہے بھلا اتنی تھوڑی

وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۳۸۔ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيْظِ وَالْخَشِنِ وَاَكْلِ الْجَشِبِ اِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْاَمَلِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۰۳۹۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ اَيُّ شَيْئٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ طِيْبُ الْكَسْبِ وَقِصَرُ الْاَمَلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

نے فرمایا پہلی نیکی اس امت کی یقین کرنا[1] اور زہد کرنا ہے اور اول فساد اس کا بخل ہے اور دراز امید رکھنا حیاتی کا (روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۰۳۸۔ اور سفیان ثوری سے روایت ہے کہ نہیں ہے زہد دنیا میں ساتھ پہننے کپڑے موٹے کے اور سخت کے اور ساتھ کھانے روٹی خشک کے نہیں[2] ہے زہد دنیا میں مگر کوتاہی آرزو کی (بغوی نے شرح السنہ میں)

۵۰۳۹۔ اور زید بن حسین سے روایت ہے کہ سنا میں نے امام مالک سے اس حال میں کہ پوچھا گیا ان سے کہ کیا ہے زہد دنیا میں حلال کسب[3] اور کوتاہ ہونا آرزو کا (روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں)

مدت کے لئے یہ جھگڑے بچار دن کی زندگی اور ہزاروں برس کا بندوبست ذرا آنکھ کھول اگر تیری آنکھ کھل جائے، [1] یقین کرنا الخ یعنی اس پر کہ اللہ تعالیٰ رازق اور متکفل رزق کا ہے اور زہد و بے رغبتی کرنا ہے دنیا میں اور جب اللہ عزوجل کی رزاقیت پر یقین ہو جاتا ہے تو بخل نہیں کرتا کیونکہ بخل بسبب بے یقینی پہنچنے رزق کے ہوتا ہے اور جب زہد کیا تو طول امل اور دنیا میں باقی رہنے کی امید نہ رہے گی کیونکہ پہلے پہل اس امت میں جو فساد پھیلا تو بخل آرزو سے پھیلا کہ وہ دونوں یقین اور زہد کے مخالف ہے، [2] نہیں ہے زہد، حاصل یہ کہ حب دنیا دل میں ہلاک کرنے والی ہے اور ہونا دنیا کا ظاہر یہ مضر نہیں ہے اور دل کی مثال کشتی کی طرح ہے کہ اگر پانی تاوے کے اندر آ جائے تو ڈبو دیتا ہے مع بیٹھنے والوں کے اور اگر باہر اس کے رہنا تو جاری کرتا ہے اس کو اور پہنچاتا ہے اس کو طرف اس جگہ کے، [3] حلال کسب، یعنے حقیقت زہد کی یہ ہے کہ تو حلال کھائے اور قناعت کرے قدر ضرورت پر اور کوتاہ کرے آرزو کو۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۴۰ : عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ فِي بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۰۴۱ : وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۰۴۲ : وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ

بیان ہے مال کی محبت اور اطاعت عمر کے لیے

پہلی فصل

۵۰۴۰ : حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ[1] دوست رکھتا ہے بندے متقی غنی گوشہ نشین کو (مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمرؓ کی کہ سرا اس کا یہ ہے لا حسد الا فی اثنین بیچ باب فضائل قرآن کے۔

دوسری فصل

۵۰۴۱ : حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اکونسا آدمیوں میں بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز[2] عمر ہو اسکی اور نیک ہوں عمل اسکے پھر کہا شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز عمر ہو اسکی اور برے ہوں عمل اسکے (احمد، ترمذی، دارمی)

۵۰۴۲ : اور عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھائی بندی کی

---

[1] اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے الخ جب اسلام میں فتنہ و فساد پھیلا تو سعد بن ابی وقاص صحابیؓ نے شہر چھوڑ اپنے اونٹ بکریاں لے کر جنگل میں جا بسے انکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیوں ہوئے تب انہوں نے یہ حدیث پڑھی معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہے، [2] دراز ہو عمر اسکی الخ بظاہر یہ حکم غالب کا ہے اور عمل نیک و بد برابر ہوں تو ایک وجہ کو ترجیح بوجہ ثابت ہونا اس مادہ کا نا دلہ ہے ابن ماجہ میں عمرو بن غیلان سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اللہ پر جو کوئی ایمان لائے اور میری تصدیق کرے اور جو میں لایا اسکو حق جانے تو اسکے مال اور اولاد کم کر دے اور اپنی ملاقات اسکو پسند کر دے (یعنی موت) اور اس کی موت جلدی کر آخر حدیث تک تو ان دونوں حدیثوں میں تطبیق یہ ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث عارفین باللہ کے باب میں ہے جو عشق الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ہر دم معشوق کے وصال کے طالب ہیں انکے لئے قصیر عمر بہتر ہے تاکہ اپنے محبوب سے جلد مل جائیں اور اس باب کی حدیث عام مسلمانوں کے حق میں ہے جو عبادت اور کام خیر میں مصروف رہتے ہیں انکے لئے طول عمر بہتر ہے ؎

الرَّجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ
بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ
اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

۵۰۴۳ ۔ وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ
فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَّظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا
وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ

کیا درمیان دو شخصوں کے پس مارا گیا ایک ان دونوں میں سے اللہ کی راہ میں پھر مرا دوسرا بقدر ایک ہفتہ کے پس نماز ادا کی صحابہؓ نے
اس پر پس فرمایا نبی صلعم نے کیا کہا تم نے کہا صحابہؓ نے کہ دعا کی ہم نے خدا تعالیٰ سے کہ بخشے گناہ اسکے اور رحمت کرے اسپر اور پہنچاوے ساتھ یار اسکے
کے فرمایا نبی صلعم نے پس کہاں گئی نماز اسکی بعد نماز اسکی کے اور کہاں گیا ثواب و عمل اس مرد کا کہ بعد اسکے کئے یا فرمایا ثواب اسکے روزہ کا
کہ بعد اسکے رکھا تفاوت درجہ کا درمیان دو شخصوں کے ہے زیادہ تر ہے تفاوت اس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے (ابوداؤد، نسائی)
۵۰۴۳ ۔ اور ابو کبشہ انماری سے روایت ہے کہ اسنے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین خصلتیں ہیں کہ قسم کھاتا ہوں میں
ان پر اور پڑھتا ہوں میں تمہارے آگے ایک حدیث پس یاد رکھو اسکو پس وہ تین چیزیں ہیں کہ قسم کھاتا ہوں میں انکی حقیقت پر وہ یہ ہیں پس تحقیق شان
یہ ہے کہ نہیں کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینے کے اور نہ کوئی ظلم کیا گیا ظلم کیا جانا کہ صبر کیا اس نے اسپر مگر کہ زیادہ کی اس بندہ کے لئے خدا نے
بسبب اس مظلمہ کے عزت اور نہ کھولا کسی بندہ نے دروازہ سوال کرنے کا مگر کہ کھولا اللہ نے اس پر دروازہ فقر کا اور لیکن وہ حدیث کہ

Ketabosunnat.Com

---

۱ درمیان دو شخصوں کے یعنی صحابہؓ میں سے، ۲ مارا گیا یعنی شہید ہوا جہاد میں، ۳ دوسرا یعنی اپنے بستر پر، ۴ ساتھ اسکے یار کے کہ
شہید ہوا، ۵ ثواب اسکے روزہ کا، یعنی کہاں گیا ثواب اس کے روزہ کا، ۶ کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے، اس حدیث سے ایسی
عمر کی بڑی فضیلت نکلی جس میں آدمی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے اور یہاں اشکال وارد ہوتا ہے کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل
اس شخص کے پچھلے کا کہ ایک ہفتہ میں کیا اوپر شہادت اس شخص کے کہ پہلے شہید ہوا باوجودیکہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا میں اور اظہار دین
حق میں بالا تر ہے خصوصاً آنحضرتؐ کے زمانہ میں ابتدا اسلام اور قلت مددگاران دین کا تھا جواب اس کا یہ ہے کہ وہ پچھلا شخص بھی
مرابط تھا راہ خدا میں اور نیت شہادت کا رکھتا تھا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر، ۷ کہ قسم کھاتا ہوں میں ان پر کہ وہ حق ہیں
۸ ایک حدیث، یعنی ایک اور حدیث، ۹ نہیں کم ہوتا، یعنی للہ دینا اگرچہ صورت میں نقصان ہے لیکن چونکہ موجب
خیر و برکت کا ہے دنیا میں اور سبب حصول ثواب کا آخرت میں بیچ حکم زیادتی کے ہے، ۱۰ عزت الخ یعنی انجام کار
اس کو عزت حاصل ہوتی ہے اور ظالم کو ذلت اگرچہ ایک مدت کے بعد، ۱۱ دروازہ سوال کرنے کا، یعنی لوگوں
سے بغیر حاجت و ضرورت کے بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کے ۔

إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ رَحِمَهُ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيهِ بِحَقِّهِ فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْمَلُ فِيهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهُ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ -

۵۰۴۴ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ فَقِيلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

---

کہا تھا میں نے بیان کرتا اس کا پس یاد رکھو اس کو وہ یہ ہے کہ کہتا ہوں میں پس فرمایا نہیں ہے دنیا مگر چار نفر آدمی کے لئے اول وہ بندہ کہ دیا اسکو اللہ نے مال اور علم پس وہ تقویٰ کرتا ہے[1] اس مال میں اپنے رب کا اور احسان کرتا ہے بیٹوں سے اور کام کرتا ہے واسطے اللہ کے اس مال میں موافق[2] حق مال کے پس یہ بہتر ہے مرتبہ میں، اور دوسرا بندہ ہے کہ دیا اسکو اللہ نے علم اور نہیں دیا اسکو مال پس یہ بندہ صادق ہے نیت اسکی یہ ہے کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو بہتر عمل کرتا میں عمل فلانے کا[3] سا پس ثواب ان دونوں کا[4] برابر ہے، اور تیسرا بندہ ہے کہ دیا اسکو اللہ نے مال اور نہیں دیا[5] اسکو علم پس وہ بھٹکتا ہے بیچ اپنے مال کے بغیر علم کے نہیں تقویٰ کرتا بیچ اسکے خرچ کرنے کے اپنے رب کا اور نہیں احسان کرتا رشتہ داروں سے اور نہ عمل کرتا اس[6] میں ساتھ حق کے پس یہ شخص بیچ پلید تریں مرتبہ کے ہے اور چوتھا وہ بندہ ہے کہ نہیں دیا اللہ نے اسکو مال اور نہ علم پس وہ کہتا ہے کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو البتہ عمل کرتا میں اس میں فلانے کا سا پس وہ بد نیت ہے اور گناہ ان دونوں کا برابر ہے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے -

۵۰۴۴ - اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جب ارادہ کرتا ہے ساتھ بندے کے بھلائی[7] کا تو کرواتا ہے اس سے بھلائی پس کہا گیا کس طرح کرواتا ہے بھلائی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا[8] ہے اس کو عمل نیک کی پہلے موت کے، (ترمذی)

---

[1] تقویٰ کرتا ہے، کہ نہیں خرچ کرتا اس کو حرام اور چیزوں ناپسندیدہ کے حق میں، [2] موافق حق کے، یعنی ادا کرتا ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے حقوق کہ متعلق ہیں ساتھ مال کے مثل زکوٰۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کے، [3] فلانے کا سا، کہ تقویٰ کرتا ہے پروردگار کا مال میں اور صلہ رحم کرتا ہے اور صرف کرتا ہے مال کو حقوق میں، [4] ثواب ان دونوں کا برابر ہے یعنی اگرچہ بندہ دل بسبب ہوتے مال کے خرچ کرتا لیکن بسبب نیت صادق کے اجر اس کا پاتا ہے، [5] اور نہیں دیا اسکو علم کہ بسبب اس کے تقویٰ کرے اور خرچ کرے مال کو حقوق، [6] ساتھ حق کے یعنی کسی طرح کے حق کے خواہ اللہ کا ہو خواہ بندہ کا، [7] بھلائی کا، یعنی انجام کار اس کے ہیں، [8] توفیق دیتا ہے الخ یعنی یہاں تک کہ مرتا ہے توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہے خاتمہ اس کا بالخیر ؏

۵۰۲۵: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۲۶: عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَاْسِهٖ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ اَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِيْ ذِكْرِ الْغِنٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِّنَ الْغِنٰى وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۵۰۲۷: وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيْمَا مَضٰى يُكْرَهُ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَاِنَّهٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ كَانَ اَوَّلُ مَنْ يَّبْذُلُ دِيْنَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ

۵۰۲۵: اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دانا وہ شخص ہے کہ فرمانبردار کرے اپنے نفس کو اللہ کا اور عمل کرے واسطے بعد موت کے اور احمق وہ شخص ہے کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفس کا اور خواہش[1] رکھے خدا تعالیٰ پر (ترمذی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۵۰۲۶: ایک آدمی سے روایت ہے صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کہا تھے ہم مجلس میں پس آئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تھا حضرت کے سر پر نشان[2] پس کہا ہم نے یا رسول اللہ! دیکھتے ہیں ہم آپ کو خوش دل[3] فرمایا کہ ہاں کہا راوی نے پھر مشغول ہوئی قوم بیچ ذکر مندی[4] دولت کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے مضائقہ دولتمندی کا واسطے اس شخص کے کہ ڈرے اللہ عزوجل سے[5] اور صحت بدن کی واسطے پرہیزگار کے بہتر ہے دولتمندی سے اور خوش دلی جملہ نعمتوں سے ہے (احمد)

۵۰۲۷: اور ابو سفیان ثوری رضی سے روایت ہے کہ تھا مال اگلے زمانہ میں مکروہ پس لیے پر اس زمانہ میں مال سپر ہے مومن کی اور کہا سفیان نے اگر نہ ہوتے یہ دینار تو البتہ بے قدر کر ڈالتے ہم کو یہ بادشاہ اور کہا سفیان نے جو شخص کہ ہو بیچ اس کے ہاتھ کے ان اموال سے کچھ پس چاہیئے کہ اصلاح[6] کرے اسکو اس لئے کہ یہ زمانہ ہمارا ایسا ہے کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول ان شخصوں کا کہ ہاتھ سے[7]

---

[1] اور خواہش الخ یعنی کہے کہ وہ بخشنے والا ہے گناہ کرتے ہیں تو کیا کرو جیسے فساق اور فجار اور ملحد کہا کرتے ہیں، [2] سر پر نشان یعنی پانی کا بسبب نہانے کے، [3] خوش دل یعنی اثر اس کا چہرہ پر ہویدا ہے، [4] بیچ ذکر دولتمندی کے، کہ نیک ہے یا بد، [5] اگرچہ ساتھ فقر کے ہو، [6] اصلاح کرے اس کو، یعنی ضائع نہ کرے اس کو بلکہ تجارت کر کے بڑھائے اس کو، [7] ہاتھ سے دین اپنے دین کو اور یہ بات ہم نے اسی زمانہ میں اپنی آنکھوں سے لی کہ اس زمانہ کے مولوی اور واعظ اپنے معتقدوں سے اپنا خرچ لیتے ہیں اور نوابوں اور امیروں سے سوال کرتے ہیں پر حلال کے چار پیسے اپنی محنت سے نہیں کماتے جب تو ان کی وعظ میں نہ اثر ہے نہ برکت بلکہ یہ مولوی

رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۰۲۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۲۹:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلَاثَةً اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِيْنِيْهِمْ قَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَكَانُوْا عِنْدَهُ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهِ قَالَ طَلْحَةُ فَرَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهِ اَمَامَهُمْ وَالَّذِيْ

دین اپنے دین کو اور کھا حلال نہیں اٹھانا اسراف کو (یہ شرح السنہ میں ہے)

۵۰۲۸:۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکارے گا پکارنے والا قیامت کے دن کہ کہاں ہیں ساٹھ برس کی عمر والے اور یہ ساٹھ برس ایسی عمر ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں کیا نہیں عمر دی ہم نے تم کو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑے[1] ایسا عاقل کہ اس کی شان سے ہے نصیحت پکڑے اور حالانکہ تمہارے پاس آیا ڈرانے والا، (بیہقی شعب الایمان)

۵۰۲۹:۔ اور عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق تھے ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سے کہ تین تن تھے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمان ہوئے[1] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ کفایت کرے مجھ کو ان کی خبر گیری سے[2] کہا طلحہ نے کہ میں کفایت کروں گا پس تھے یہ تینوں حضرت طلحہ کے پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہ پس نکلا اس لشکر میں ایک شخص ان تینوں میں سے پس شہید کیا گیا وہ بھیجا آپ نے ایک اور لشکر پس نکلا اس لشکر میں دوسرا شخص ان تینوں میں سے پس شہید کیا گیا وہ پھر مرا تیسرا شخص اپنے

اور درویش خدا سے سمجھے دین کو دنیا کے عوض بیچتے ہیں اور اپنے مریدوں اور معتقدوں کی رعایت سے شرع اور درویشی کے مسائل گھڑتے ہیں اور قرآن و حدیث کی تاویل اور تحریف کرتے ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہمارے مرید بے اعتقاد ہو جائیں گے تو پھر روٹی ٹکیے ملے گی اگلے علماء اور درویشوں کا طریقہ یہ نہ تھا کوئی ان میں درزی تھا کوئی دھنیہ کوئی چمر رنگ کوئی حلوائی کوئی دھوبی کوئی لوہار کوئی بڑھئی کوئی سوداگر اپنی روٹی ان پیشوں کے ذریعہ سے کماتے اور اللہ جل جلالہ کی رضامندی کے لئے حسب ضرورت دیکھتے وعظ اور نصیحت کرتے پیروی اور درویشی کی انہوں نے کبھی نہیں کھائی اور یہی سبب تھا کہ وہ کسی دنیا دار کی ذرا بھی پاسداری نہ کرتے بلکہ بادشاہ تک کے مکان پر بھی بلاتے سے بھی نہ جاتے، [1] یعنی قرآن یا رسول یا بڑھاپا یا موت، [2] پس مسلمان ہوئے، یعنی ارادہ کیا ٹھہرنے کا بہ نیت مجاہد کے اور تھے وہ فقر و فاقہ والے، [3] کون ہے، یعنی کون ہے کہ غمخواری کرے ان کی اور سامان درست کر دے ان کا تاکہ مجھ کو حاجت ان کی خبر گیری کی نہ رہے۔

اُسْتُشْهِدَا اٰخَرَ يَلِيْهِ وَاٰوَلُهُمْ يَلِيْهِ فَدَاخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُّؤْمِنٍ يُّعَمَّرُ فِي
الْاِسْلَامِ لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ ۔

۵۰۵۰ :۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ عَبْدًا لَوْخَرَّ عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ يَّوْمٍ وُّلِدَ اِلٰى اَنْ يَّمُوْتَ هَرِمًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَرَهٗ فِيْ
ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ ۔

بستر پر کہا عبداللہ نے کہا طلحہ نے اس شخص کو کہ مرا تھا اپنے بستر پر[۱] ہو گئے اسکے اور دیکھا میں نے اسکو کہ شہید کیا گیا تھا آخر کہ پاس پاس جاتا ہے اسکے اور دیکھا میں نے جو کہ پہلے شہید ہوا تھا ان میں سے کہ سب سے پیچھے ہے گزرا میرے دل میں اس سے شبہ پس ذکر کیا میں نے نبی صلعم سے یہ جواب فرمایا آپ نے اور کس چیز[۲] کا انکار کیا تو نے اس سے کہ نہیں ہے کوئی افضل نزدیک خدا کے اس مسلمان سے کہ درازی جائے عمر اس کی مسلمانی میں بسبب عبادت کرنے اسکے کے خدا تعالیٰ کو ساتھ تسبیح کے اور تکبیر اور لا الٰہ الا اللہ کہنے کے ۔

۵۰۵۰ :۔ اور محمد بن ابی عمیرہ سے روایت ہے اور وہ تھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آپ نے کہ تحقیق ایک بندہ اگر گرے اپنے منہ پر اس دن سے کہ پیدا کیا گیا ہے[۳] یہاں تک مرے بوڑھا ہو کر بیچ اطاعت اللہ کے تو البتہ حقیر جانے گا اس اپنے کام کو بیچ[۴] اس دن کے اور البتہ دوست رکھے گا کہ پھیر دیا جائے دنیا کی طرف تا کہ زیادہ ہو اجر اور ثواب عمل کا (احمد)

---

[۱] اپنے بستر پر، یعنی اس حال میں کہ مرابط تھا اور نیت رکھنے والا جہاد کا تھا، گزرا میرے، یعنی چاہیئے تھا کہ شہید مقدم سب پر ہوتا یا دونوں شہید ایک مرتبہ میں ہوتے اور جو بستر پر تھا وہ سب سے پیچھے ہوتا جب میں نے اس ترکیب کے خلاف دیکھا تو مجھے تعجب آیا، [۲] اور کس چیز کا الخ حاصل یہ کہ جب شہید آخر کی عمر دراز ہوئی شہید اول سے بیشک اجر و فضیلت اس کی زیادہ تر ہوگی اس سے اسی طرح وہ جو بستر پر مرا در الحال کہ وہ مرابط تھا اور جہاد کی نیت رکھنے والا عمل اس کا زیادہ ہوا دونوں شہیدوں سے، [۳] یہاں تک کہ مرے الخ یعنی فرض کیا جائے کہ وقت پیدائش سے بڑھاپے تک سجدہ اور نماز ہی میں منہ کے بل پڑا رہا ہے یا مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچے، [۴] بیچ اس دن کے الخ یعنی روز قیامت کے بسبب دیکھنے ثواب عمل کے ۔

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۵۱ :- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۰۵۲ :- وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ يَّكُوْنَ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهِ ثُمَّ قِيْلَ لِيْ اُنْظُرْ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ لِيْ اُنْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى

بیان ہے بیچ توکل اور صبر کے

پہلی فصل

۵۰۵۱ :- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت کے ستر ہزار[1] بغیر حساب کے وہ لوگ ہیں کہ نہ طلب منتر کی کرتے ہیں اور نہ شگون بد لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۵۰۵۲ :- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میں فرمایا دکھائی گئیں مجھ کو امتیں پس شروع کیا کہ گزرتا[2] ہے ایک نبی اس حال میں کہ اسکے ساتھ ہے ایک آدمی اور گزرتا ہے ایک حالانکہ اسکے ساتھ ہیں دو آدمی اور گزرتا ہے ایک آدمی نبی اس حالت میں کہ اس کے ساتھ ہے ایک جماعت گزرتا ہے ایک نبی اور نہیں ہے ساتھ اسکے کوئی پس دیکھا میں نے ایک انبوہ بہت کہ پھر دیا ہے اس نے کنارہ آسمان کو پس امید رکھی میں نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسیٰ پیغمبر ہیں بیچ امت میری کے پھر کہا گیا واسطے میرے کہ دیکھ پس دیکھی میں نے انبوہ بہت کہ روک لیا اسنے کنارہ آسمان کو پس کہا گیا واسطے میرے دیکھا ادھر ادھر پس دیکھا میں نے انبوہ بہت کہ گھیر لیا ہے اس نے کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یہ سب امت تیری ہے اور ساتھ انکے ستر ہزار آدمی کہ آگے انکے ہیں داخل ہونگے بہشت میں بغیر حساب کے وہ یہ ہیں

---

[1] ستر ہزار بغیر حساب کے، اور دوسری روایت صحیح مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ ان میں سے ستر ہزار آدمی ہونگے اس صورت میں کل آدمیوں کی تعداد جو جنت میں بغیر حساب جائیں گے، چار ارب نوے کروڑ ہوئی، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم کو بھی ان لوگوں سے کرے آمین ثم آمین۔ [2] گزرتا ایک نبی، یعنی جتنے لوگ جس پیغمبر پر ایمان لائے ہونگے وہی قیامت میں اسکے ساتھ ہونگے اور بعضے پیغمبر پر کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اسکے ساتھ کوئی نہ ہوگا معلوم ہوا ہمارے حضرتؐ کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل جیل ہو واسطے کہ آپ نے اکثر

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۰۵۳ :- وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ خَيْرٌ وَّلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۰۵۴ :- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ

کہ نہ شگون لیتے ہیں اور نہ منتر پڑھاتے ہیں اور نہ داغ لیتے ہیں اور اپنے پروردگار پر ہی توکل کرتے ہیں پس کھڑا ہوا عکاشہ بیٹا محصن صحابی کا اور کہا دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ کرے مجھ کو ان سے کہا آنحضرتؐ نے خدا وندا کر تو عکاشہ کو انہیں سے پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ کر دے مجھ کو انہیں سے پس فرمایا آپ نے کہ سبقت لے گیا تجھ سے ساتھ اس دعا کے عکاشہ

۵۰۵۳ :- اور صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجیب[1] ہے واسطے مسلمان کے کہ تمام شان اسکی اس کے لئے بہتر ہے اور نہیں یہ شان کسی کے لئے مگر مسلمان کے لئے اگر پہنچتی ہے اس کو خوشی شکر کرتا ہے پس ہوتا ہے شکر بہتر اس کے لئے اور اگر پہنچتا ہے اس کو ضرر صبر کرتا ہے پس صبر بہتر ہے اس کے لئے (مسلم)

۵۰۵۴ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان[2] قوی بہتر اور بہت بہتر ہے نزدیک اللہ کے مسلمان ضعیف سے اور ہر مسلمان میں نیکی[3] ہے حرص[4] کر تو اس چیز پر کہ نفع دے تجھ کو اور توفیق طلب کر خدا تعالیٰ سے

دعا کی ہے بلکہ داغنا اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہے لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوائے باقی نہ رہے تو اس وقت داغنا بھی درست ہے، [1] عجیب ہے، واسطے مسلمان کے الخ یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہیں خوشی میں شکر گزاری سے زیادہ نعمت ملے اور ثواب پائے اور غم میں صبر کے سبب خدا کا مقبول ہو اور بے حساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہیں نہ خوشی میں اس کی خدا کی طرف نظر ہوتی ہے نہ غم میں، [2] مسلمان قوی بہتر ہے مسلمان ضعیف سے، مضبوط ایماندار ضعیف ایماندار سے خدا کو اس واسطے زیادہ پیارا ہو کر وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہے بخلاف سست ایماندار کے کہ اس سے دین کا کام بخوبی نہیں ہو سکتا، [3] اور ہر مسلمان میں نیکی ہے اس لئے کہ ایمان دونوں میں موجود ہے، [4] حرص کر تو، اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سستی دور ہونے کی علاج فرمائی، اور فرمایا ایماندار کو مناسب ہے کہ اپنے فائدے کے کاموں میں سرگرم ہو جائے اور اس کے سرانجام کی خدا تعالیٰ سے مدد چاہے دینی کام میں سستی ہو کر نہ تھک رہے اس واسطے کہ محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہے اور چونکہ آدمی رنج سے خالی نہیں رہ سکتا اس کی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف میں یوں نہ کہے کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو رنج نہ ہوتا بلکہ اس کو تقدیر پر حوالہ کرے تا کہ حسرت سے بچے اس واسطے کہ تقدیر کے مقابلے میں اگر مگر بولنا شیطانی کام ہے کہ آدمی تقدیر کو بھول کر ظاہری اسباب پر بھروسا کرتا ہے ناحق پچھتا کر غم اٹھاتا ہے ÷

وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۰۵۵: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

۵۰۵۶: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّہَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُّقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُکُمْ بِہٖ وَلَیْسَ شَیْءٌ یُّقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا قَدْ نَہَیْتُکُمْ عَنْہُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَہَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ اِسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْہُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُدْرَکُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ اِلَّا بِطَاعَتِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ

اور عاجز نہ ہو اور اگر پہنچے تجھ کو کچھ تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر میں کرتا ایسا تو ہوتا ایسا و لیکن کہہ مقدر کیا اللہ نے اور جو کچھ چاہتا ہے خدا کرتا ہے اس لئے کہ لفظ لو کھولتا ہے کار شیطان کو (مسلم)

دوسری فصل

۵۰۵۵: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر تحقیق تم توکل کرو اللہ تعالیٰ پر حق توکل کا البتہ روزی دے تم کو جیسے کہ روزی دیتا ہے جانوروں پرندہ کو نکلتے ہیں صبح کو بھوکے اور پھرتے ہیں شام کو[1] سیر ہو کر (ترمذی)

۵۰۵۶: اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تم کو طرف بہشت کے اور دور رکھے تم کو دوزخ سے مگر حکم کیا ہے میں نے تم کو ساتھ اسکے اور نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تم کو آگ دوزخ سے اور دور کرے تم کو بہشت سے مگر تحقیق منع کیا میں نے تم کو اس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق روح القدس نے پھونکا میرے دل میں کہ تحقیق کوئی جان نہیں مرتی یہاں تک کہ پورا لیتی ہے رزق[2] اپنا آگاہ رہو پس ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور اختصار[3] کرو بیچ ڈھونڈنے رزق کے اور نہ باعث ہو تم کو تاخیر رزق کی اوپر اس کے طلب کرنے کے ساتھ گناہوں خدا تعالیٰ کے اس لئے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں پائی جاتی وہ چیز[4] کہ نزدیک خدا کے ہے مگر بسبب طاعت اسکی کے (شرح السنۃ، اور بیہقی نے شعب الایمان

---

[1] شام کو، یعنی پھرتے ہیں شام کے وقت گھونسلوں کی طرف بسیرا کرنے کو، [2] یعنی جو کہ مقدر ہے اس کے لیے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اس کے حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اللّٰہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم، [3] اور اختصار کرو الخ یعنی زیادہ تردد نہ کرو یا یہ معنی کہ اچھے طریق سے روزی طلب کرو محنت مزدوری سے نہ بے حیائی اور بے شرمی کے ذریعوں سے، [4] وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے، یعنی رزق یا بہشت ٭

وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ۔

۵۰۵۷۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّہَادَۃُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَۃِ الْمَالِ وَلٰکِنَّ الزَّہَادَۃَ فِی الدُّنْیَا اَنْ لَّا تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیْکَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدَیِ اللّٰہِ وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَۃِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِہَا اَرْغَبَ فِیْہَا لَوْ اَنَّہَا اُبْقِیَتْ لَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ۔

۵۰۵۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ احْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ

میں مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس۔

۵۰۵۷۔ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس شخص نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زہد دنیا میں نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال[1] کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا میں یہ ہے کہ نہ ہو تو ساتھ اس چیز کے کہ بیچ تیرے ہاتھوں کے ہے مال سے اعتماد کرنے والا زیادہ بہ نسبت اس چیز کے کہ بیچ ہاتھوں اللہ تعالیٰ کے ہے اور یہ کہ ہو بیچ ثواب مصیبت کے جس وقت کہ مبتلا کیا جائے تو ساتھ اس مصیبت کے بہت رغبت کرنے والا اس میں اگر وہ مصیبت[2] باقی رکھی جاتی واسطے تیرے (ترمذی، ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے۔

۵۰۵۸۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھا سوار پیچھے رسول اللہ کے ایک روز پس فرمایا اے لڑکے نگاہ رکھ تو اللہ تعالیٰ کے امر و نہی[3] کو نگاہ رکھے[4] گا تجھ کو اللہ تعالیٰ نگاہ رکھ اللہ کو پائے گا تو اس کو سامنے اور جب سوال کرے تو سوال کر اللہ سے اور جب مدد چاہے تو پس مدد چاہ اللہ سے اور جان تو یہ کہ سب[5] خلق اگر جمع ہوں[6] اوپر اس کے کہ نفع پہنچائیں تجھ کو ساتھ کسی چیز کے تو نہیں نفع پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر اسقدر کہ مقدر کیا اللہ نے تیرے لئے اور اگر جمع ہوں سب آدمی اس پر کہ ضرر پہنچائیں تجھ کو ساتھ کسی

---

[1] ساتھ حرام کرنے حلال کے، جیسے جاہل صوفی کیا کرتے ہیں اور اسی کو فقر اور قرب الٰہی کا باعث جانتے ہیں ہماری شریعت میں ایسی درویشی سے منع کیا ہے لا رہبانیۃ فی الاسلام اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ورہبانیۃ ن ابتدعوہا ماکتبنا ہا علیہم اور فرمایا یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اور قرب الی اللہ بغیر اتباع شریعت کے ممکن نہیں ہے، [2] اگر وہ مصیبت باقی رکھے جاتے یعنی دنیا میں نہ آتے اور آخرت کے لئے اٹھا رکھے جاتے دنیا کی مصیبت کفارہ گناہوں کا پس عقلمند آدمی کو مصیبت سے خوش ہونا چاہیے کہ خیر دنیا پر بلا ٹل گئی اگر دنیا میں مصیبت نہ آتی اور گناہ قائم رہتے تو آخرت میں اس کے بدلے عذاب ہوتا، [3] امر و نہی کو، اور طالب ہو اسکی رضا کا، [4] نگاہ رکھے گا، یعنی دنیا میں آفات و مکروہات سے اور عقبیٰ میں طرح بطرح کے عذاب سے، [5] سب خلق، یعنی خاص اور عام اور انبیاء اور اولیاء اور تمام امام، [6] اگر جمع ہوں، یعنی متفق ہوں بالفرض والتقدیر۔

اِلَّا بِشَیْئٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَ جُفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ۔

۵۰۵۹ :۔ وَعَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُہُ اِسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۶۰ :۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَہٗ فَاَدْرَکَتْھُمُ الْقَائِلَۃُ فِیْ وَادٍ کَثِیْرِ الْعِضَاہِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ

چیز کے تو نہ ضرر پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر اس قدر کہ لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو تجھ پر اٹھالی گئی قلم اور خشک ہو گئے صحیفے (احمد، ترمذی)

۵۰۵۹ ۔ اور سعدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک بختی[1] بیٹے آدم کی سے ہے راضی ہونا اسکا ساتھ اس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے واسطے اس کے اور بد بختی بیٹے آدم کے سے چھوڑنا اس کا مانگنے خیر کو اللہ سے اور بد بختی ابن آدم کی سے ہے ناخوش ہونا ساتھ اس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے واسطے اسکے (احمد ترمذی) کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

۵۰۶۰ :۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق انہوں نے جہاد کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانب نجد[2] کے پس جب پھرے رسول اللہ جہاد سے پھرے ساتھ جابرؓ آپ کے پس پہنچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کے کہ بہت تھے درخت کیکر کے پس اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوئے لوگ در حالیکہ سایہ[3] طلب کرتے تھے ساتھ درختوں کے پس اترے رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] نیک بختی (یعنی نیک بختی یہ ہے کہ طلب خیر کی کرے اللہ سے پھر راضی ہو اس پر کہ حکم کیا ہے ساتھ اس کے اور مقدر کیا ہے اور استخارہ کی نماز کی کیفیت اور دعا استخارہ اس کتاب کی جلد اول کے باب التطوع کی پہلی فصل میں جابرؓ کی روایت سے مرفوعاً گذر چکی ہے جب اس طرح سے نماز پڑھ کر دعا استخارہ جو باب التطوع میں گزری صدق دل سے پڑھے گا تو اب ضرور جو کام اسکے لئے لکھا جائے گا اور برے کام سے حق تعالیٰ اسے بچائے گا غرض استخارہ کرنا سنت اور سعادت ہے اور اس کا ترک کرنا بد بختی ہے مگر یہ ضرور ہے کہ جس کام میں استخارہ کرے وہ مباحات کی قسم میں سے ہو اگر ثواب کا کام ہے تو فوراً اس کو بجالائے، در کار خیر ہیچ حاجت استخارہ نیست،

[2] جانب نجد کے۔ نجد عرب میں ایک ملک ہے اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہادر اور مہربان ہونا ثابت ہوا سبحان اللہ توکل اور بہادری اور استقلال اور عزیمت اس کو کہتے ہیں کہ ایسے سخت وقت میں مضبوط رہے یوں تو سب اچھی خصلتوں کا دعوی کرتے ہیں اور بڑی بڑی بگھارتے ہیں پر امتحان کے وقت سے بھول جاتے ہیں میں نے بچشم خود بڑے بڑے لات زنوں کو دیکھا کہ ذرا سی مصیبت میں ان کے حواس جاتے رہے بعضوں نے زہر کھا لیا اور جان دی لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ حدیث آپ کی نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے، اتنی شجاعت اور بہادری ہی نبوت کی نشانی ہے،

[3] سایہ طلب کیا کرتے، یعنے ہر ایک بیچے ایک درخت کے گیا اور قیلولہ کیا۔

فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ فَعَلَّقَ بِھَا سَیْفَہٗ وَنِمْنَا نَوْمَۃً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا اخْتَرَطَ عَلَیَّ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَھُوَ فِیْ یَدِہٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ فَقُلْتُ اللّٰہُ ثَلَاثًا وَلَمْ یُعَاقِبْہُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرِنِ الْاِسْمَاعِیْلِیِّ فِیْ صَحِیْحِہٖ فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ قَالَ اللّٰہُ فَسَقَطَ السَّیْفُ مِنْ یَّدِہٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّیْفَ فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ فَقَالَ کُنْ خَیْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ اُعَاھِدُکَ اَنْ لَّا اُقَاتِلَکَ وَلَا اَکُوْنَ مَعَ قَوْمٍ یُّقَاتِلُوْنَکَ فَخَلّٰی سَبِیْلَہٗ فَاَتٰی اَصْحَابَہٗ فَقَالَ جِئْتُکُمْ مِنْ عِنْدِ خَیْرِ النَّاسِ ھٰکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَفِی الرِّیَاضِ۔

۵۰۶۱ :۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَّوْ اَخَذَ النَّاسُ بِھَا لَکَفَتْھُمْ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ

علیہ وسلم نیچے ایک بڑے درخت کیکر کے پس لٹکا دی اس کی ٹہنی میں تلوار اپنی اور سوئے ہم کچھ سونا پس ناگہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے تھے[1] ہم کو اور ناگہاں اسکے پاس ایک اعرابی[2] تھا پس فرمایا آپ نے کہ اس اعرابی نے کھینچی مجھ پر تلوار میری اس حال میں کہ میں سوتا تھا پس جاگا میں اس حال میں کہ تلوار میری اسکے ہاتھ میں تھی ننگی کہا اعرابی نے کہ کون بچائے گا تجھ کو مجھ سے پس کہا میں نے کہ اللہ بچائے گا تین بار اور نہ عذاب کیا آپ نے اعرابی کو اور[3] بیٹھے (بخاری ومسلم) اور بیچ روایت ابی بکر اسمٰعیلی کے کہ بیچ صحیح اپنے کے لایا ہے یوں آیا ہے کہ پس کہا اعرابی نے کہ کون بچائے گا تجھ کو مجھ سے فرمایا کہ اللہ پس گر پڑی تلوار اعرابی کے ہاتھ سے پس لی رسول اللہ نے تلوار اور کہا کون بچائے گا تجھ کو مجھ سے پس کہا اعرابی نے کہ ہو[4] تم بہتر پکڑنے والے پس فرمایا حضرت نے کہ گواہی[5] دیتا ہے تو اس کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول اللہ کا ہوں کہا اعرابی نے کہ نہیں[6] ولیکن میں عہد کرتا ہوں تم سے اس پر کہ نہ لڑونگا تم سے اور نہ ہونگا میں ساتھ اس قوم کے کہ لڑیں تم سے پس چھوڑ دیا حضرت نے اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کے پاس اور کہا کہ آیا ہوں میں تمہارے پاس نزدیک بہترین آدمیوں کے سے اسی طرح[7] ہے بیچ کتاب حمیدی کے اور بیچ کتاب ریاض[8] کے۔

۵۰۶۱ :۔ اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں ایک آیت ہے اگر عمل کریں لوگ اس پر تو البتہ کفایت[9] کرے انکو وہ یہ ہے اور جو شخص کہ تقویٰ کرے خدا تعالیٰ سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے خلاص[10] ہوتا

[1] بلاتے تھے ہم کو، یعنے اپنے پاس، [2] ایک اعرابی، یعنی بدو کافر [3] اور بیٹھے، یعنی بعد اسکے کہ تھے لیٹے [4] کہ ہو تم بہتر پکڑنے والے یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو، [5] گواہی دیتا ہے تو یعنی مسلمان ہوتا ہے تو، [6] نہیں، یعنی نہیں مسلمان ہوتا میں، [7] اسی طرح ہے، یعنی یہ حدیث متفق علیہ ساتھ زیادتی کے ہے، [8] بیچ کتاب ریاض کے، یعنی ریاض الصالحین کے جو امام نووی کی تصنیف ہے [9] البتہ کفایت کرے ان کو، یعنی تمام افعال اور وار ے، [10] خلاص ہوتا، یعنی دنیا اور آخرت کے غموں سے ۔

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔

۵۰۶۲:۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَقْرَأَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۵۰۶۳:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

۵۰۶۴:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ اَھْلَکَہٗ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

اور روزی دیتا ہے اس کو اس جگہ سے کہ گمان[۱] نہیں کرتا، (احمد، ابن ماجہ، دارمی)

۵۰۶۲:۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سکھائی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کہ تحقیق میں ہوں[۲] روزی دینے والا زور آور استوار (ابوداؤد، ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۶۳:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا تھے دو بھائی بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھا ایک ان دو بھائیوں میں سے کہ آتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دوسرا بھائی[۳] کچھ حرفہ کرتا تھا پس شکوہ کیا حرفہ کرنے والے نے اپنے بھائی کا نبی صلعم سے پس فرمایا حضرت نے کہ شاید تو رزق دیا[۴] جاتا ہے برکت اسکے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۰۶۴:۔ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دل آدمی کے لئے ہر جنگل میں[۵] ایک شاخ ہے پس جس شخص نے کہ پیچھے ڈالا اپنے دل کو سارے شعبوں کے نہیں پرواہ کرتا اللہ تعالیٰ کہ بیچ کسی جنگل کے ہلاک کرے اس کو اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر کفایت کرے اللہ تعالیٰ اس کو تمام فکروں سے، (ابن ماجہ)

---

[۱] کہ گمان نہیں کرتا، یعنی بے رنج و تردد کے اس کو روزی پہنچاتا ہے، [۲] تحقیق میں ہوں الخ یہ قرأت شاذہ ہے اور قرأت مشہور یہ ہے ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہ ہے جب ایسا ہو الٰہ کو واجب ہے کہ نہ بھروسا کرے بگرا ئی پر، [۳] یعنی چونکہ وہ مجرد و متعبد تھا۔ اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچتا ہے واسطے طلب علم اور معرفت کے، [۴] برکت اسکی معلوم ہوا کہ محتاجوں کی خبر گیری کثرت رزق کا باعث ہے، [۵] ہر جنگل میں ایک شاخ، یعنی اس کے دل میں بہت سی خواہشیں ہیں، مال کی محبت اولاد کی محبت مکان کی محبت لباس کی محبت جاہ کی محبت، [۶] کفایت کرے اللہ تعالیٰ اس کو تمام فکروں سے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف یکسوئی ہو جائے گی حافظ صاحب فرماتے ہیں ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاراں ہمہ کار ☆ بگذارند و غم طرۂ یاری گیرند

٥٠٧٥ :۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِیْدِیْ اَطَاعُوْنِیْ لَاَسْقَیْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّیْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَیْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

٥٠٧٦ :۔ وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی اَهْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰی مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَی الْبَرِّیَّةِ فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهٗ قَامَتْ اِلَی الرَّحٰی فَوَضَعَتْهَا وَاِلَی التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَاَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ اِلَی التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ بَعْدِیْ شَیْئًا قَالَتِ امْرَاَتُهٗ نَعَمْ مِنْ رَّبِّنَا وَقَامَ اِلَی الرَّحٰی فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ لَمْ یَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

٥٠٧٧ :۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

٥٠٧٥ :۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردگار تمہارا عزوجل کہ اگر تحقیق بندے میرے فرمانبرداری کریں میری البتہ برساؤں گا میں ان پر مینہ رات کو اور نکالوں گا میں ان پہ دھوپ دن کو اور نہ سناؤں میں ان کو آواز گرجنے کی۔ (احمد)

٥٠٧٦ :۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنے اہل و عیال پر پس جبکہ دیکھی اس شخص نے وہ چیز کہ ساتھ انکے تھی حاجت سے نکلا طرف جنگل کےؔ پس جبکہ دیکھا اس کی عورت نے کھڑی ہوئی طرف چکی کے پس رکھا اس کو اور طرف تنور کے پس گرم کیا اسکو پھر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق دےؔ ہم کو پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہاں گرانڈ چکی کا بھرا ہوا تھا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورتؔ طرف تنور کے پس پایا اسکو بھرا ہوا روٹیوں سے کہا راوی نے پس آیا خاوندؔ کہا کیا پایا تم نے بعد جانے میرے کے کچھؔ کہا عورت نے کہا ہاں اپنے مالکؔ سے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا رو برو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہ اٹھاتا وہ شخص یہ چکی ہمیشہ پھرتی رہتی روز قیامت تک (احمد)

٥٠٧٧ :۔ اور ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق

لہ نکلا طرف جنگل کے، یعنی اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے کے لئے، ٹلہ پس رکھا اس کو، یعنی اوپر کے پتھر کو نیچے کے پتھر پر یا معنی یہ ہیں کہ تیار کیا اسکو اور صاف کیا اس کو یا امید اس کے کہ مرد اس کا باہر گیا ہے کچھ لائے اور اس کو پیس کر روٹی پکائے، ٣ے پس گرم کیا اس کو یعنی روٹی پکانے کے لئے، ٤ے رزق دے ہم کو، یعنی اپنے پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہو گئی طمع ہماری غیر تیرے کے، ٥ے طرف تنور کے، یعنی تاکہ روٹی پکائے اس میں بعد گوندھنے آٹے کے، ٦ے بھرا ہوا روٹیوں سے، یعنی گرانڈ والے آٹے کی خود بخود روٹیاں ہو کر تنور میں جا لگیں یا آٹا گرانڈ میں بحال خود رہا اور تنور میں روٹیاں غیب سے پیدا ہوئیں، ٧ے آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنے کے، ٨ے کچھ یعنی دانے کہ انکو پیس کر روٹی پکاتی ہو، ٩ے اپنے مالک سے، یعنی خلق کی طرف سے بحسب عادت نہیں ملا بلکہ بعض غیب سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا، ١٠ے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنی تعجب سے تو کہ اوپر کا پتھر اٹھا کر دیکھے ؏

إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ۔

۵۰۶۸ ؛- عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

رزق[1] البتہ ڈھونڈھتا ہے بندے کو جیسے کہ ڈھونڈتی ہے اس کو اجل اس کی (ابونعیم کتاب حلیہ)

۵۰۶۸ :- اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا گویا میں دیکھتا ہوں[2] طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکایت کرتے ہیں حال ایک نبی کا نبیوں میں سے مارا اس نبی کو اس کی قوم نے پس لہولہان کیا اس کو اور حالانکہ وہ نبی پونچھتے جاتے تھے خون اپنے منہ سے اور کہتے تھے یا الٰہی بخش[3] تو واسطے قوم میری کے اسی لئے کہ نہیں جانتے ہیں ، (بخاری ، مسلم)

لہ رزق البتہ الخ یعنی روزی اور اجل دونوں کا پہنچنا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہیں ہے کہ کوئی مرگ کو ڈھونڈھے اور حاصل کرے بالضرور پہنچتی ہے ایسے ہی رزق بھی ضرور پہنچتا ہے ، سلہ گویا میں دیکھتا ہوں الخ یعنے حضرت کا بیان فرمایا مجھے خوب یاد ہے اور آنکھوں کے سامنے ہے

سلہ یا الٰہی بخش یعنے ان کے اس فعل کو معاف کر اور دنیا میں اس فعل بیان کو عذاب نہ کر۔

بَابُ الرِّیَاءِ وَالسُّمْعَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۶۹ :۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۰۷۰ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیْ غَیْرِیْ تَرَکْتُهٗ وَشِرْکَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ هُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۰۷۱ :۔ وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِی اللّٰهُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۰۷۲ :۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَیْرِ وَیَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَّیُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَیْهِ قَالَ تِلْکَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

باب ہے بیچ بیان دکھانے اور سنانے کے

پہلی فصل

۵۰۶۹ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا طرف[1] صورتوں تمہاری کے اور نہ طرف مالوں تمہارے کے ولیکن دیکھتا ہے طرف دلوں تمہارے کے اور طرف اعمال تمہارے کے ، (مسلم)

۵۰۷۰ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ میں بے نیاز ترین شریکوں کا ہوں شرک سے جو کوئی کرے کوئی عبادت کی شریک کرے اسمیں ساتھ میرے دوسرے کو چھوڑتا ہوں میں اسکو ساتھ شرک اسکے کے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ پس میں اس سے بیزار ہوں عمل[2] اس کا واسطے اس کے ہے کہ کیا ہے واسطے اس کے ، (مسلم)

۵۰۷۱ :۔ اور جندبؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جو شخص کہ عمل کرے واسطے سنانے کے مشہور کریگا[3] اللہ عیب اسکے اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے

۵۰۷۲ :۔ اور ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ کہا گیا پیغمبر خدا سے کہ خبر دیجئے مجھ کو اس شخص کی کرتا ہے عمل خیر اور تعریف کرتے ہیں لوگ اسکی اس کام پر اور ایک روایت میں ہے کہ دوست رکھتے ہیں اسکو لوگ اس کام پر فرمایا حضرتؐ نے یہ کہ نقد خوشخبری[4] ہے مسلمانوں کی ، (مسلم)

---

[1] نہیں دیکھتا طرف صورتوں تمہاری کے الخ یعنی بدون صفائی دل اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہیں اس حدیث میں تقویٰ اور درویشی کے مضمون بھرے ہیں ، [2] عمل اسکا واسطے اسکے ہے کہ کیا ہے عمل واسطے اسکے یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے خدا ایسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اسمیں کچھ بھی لگاؤ نہ ہو ، [3] مشہور

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۰۷۳: عَنْ اَبِیْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ فُضَالَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ نَادٰی مُنَادٍ مَّنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَہٗ لِلّٰہِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہٗ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ اَغْنَی الشُّرَکَآءِ عَنِ الشِّرْکِ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

۵۰۷۴: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ اَسَامِعَ خَلْقِہٖ وَحَقَّرَہٗ وَصَغَّرَہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۵۰۷۵: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَۃِ جَعَلَ اللّٰہُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَہِیَ رَاغِمَۃٌ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰہُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَشَتَّتَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَلَا یَاْتِیْہِ مِنْہَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ رَوَاہُ

دوسری فصل

۵۰۷۳: حضرت ابی سعد بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ جمع کریگا اللہ تعالیٰ لوگوں کو دن قیامت کے واسطے حساب اس دن کے سے کہ نہیں شک بیچ اس کے پکارے گا فرشتہ پکارنے والا جس شخص نے کہ شرک کیا کسی کو سوا خدا کے بیچ عمل کے کہ کیا اس کو واسطے خدا کے پس چاہیئے کہ طلب کرے ثواب اپنے عمل کا غیر خدا کے پاس سے کہ شرک کیا اس واسطے کہ خدا تعالیٰ بے نیاز تر ین شریکوں کا ہے شرک سے۔ (احمد)

۵۰۷۴: اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ تحقیق سنا میں نے رسول اللہ سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ سنا وے لوگوں کو عمل اپنے پہنچائیگا اللہ تعالیٰ خلائق کے کانوں میں کہ یہ ریا کار ہے اور حقیر اور ذلیل کرے گا اس کو، (بیہقی شعب الایمان)

۵۰۷۵: اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیتؔ اس کی طلبؔ ثوابِ آخرت کا گردانیا ہے اللہ تعالیٰ بے پروائیؔ اسکے دل میں اور جمع کرتا ہے اسکے لئے پریشانیاں اسکی اور آتی ہے اسکے پاسؔ دنیا جھک مارکر اور جو شخص کہ ہو قصد اسکا طلب دنیا کو کرتا ہے اللہ تعالیٰ محتاجگی حاضر آگے آنکھوں اسکی کے اور پریشان کرتا ہے اس پر کام اسکا اور نہیں آتی

کریگا اللہ عیب اسکے، یعنی سب کے سامنے اسکو ذلیل کریگا، ؎ یہ فقط خوشخبری ہے مسلمانوں کے لئے اور آخرت کی خوشخبری آگے ہے مرنے کے قریب یا یہ کہ آخرت میں جو ثواب ملا ہے وہ تو الگ ہے یہ دنیا ہی میں خوشی ہے اسکے لئے کہ لوگ اسکی تعریف کرتے ہیں :: ؎ نیت اسکی، یعنی قصد اصلی اس کا بیچ امر علمی اور عملی کے، ؎ طلب اور ثواب آخرت کا، یعنی آخرت کو مقصود اصلی سمجھ کر بڑی فکر اس کی رکھے اور دنیا اسکی ذلیل میں سمجھے، ؎ بے پروائی اس کے دل میں یعنی وہ کسی کا محتاج نہیں بنتا اور نہ کسی کے پاس اپنی غرض لے جاتا ہے، ؎ اور آتی ہے اسکے پاس دنیا جھک مار کر، یعنی اللہ کے حکم سے اور لوگ حیران ہوتے ہیں کہ بغیر سعی اور کوشش اسکو دنیا کیسی ملتی ہے، ؎ جو قصد اسکا طلب دنیا کا یعنی رات دن اسی میں مصروف ہے اور دین کی اصل نہ سمجھے، ؎ اور پریشان کرتا ہے یعنی ہر روز ایک نئی تشویش لاحق ہوگی جس سے چھٹکارا نہ ہوگا اور یہ جو فرمایا کہ اسکی مفلسی دونوں آنکھوں کے درمیان کردیگا تو اسکے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک شخص اسکو ذلیل اور محتاج سمجھے گا، ؎ مگر وہ جو لکھا ہے یعنی

التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ۔

۵۰۷۶:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بَيْنَا أَنَا فِي بَيْتِي فِي مُصَلَّايَ إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَأَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِي رَآنِي عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۵۰۷۷:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ يَقُولُ اللهُ أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(ترمذی، احمد، دارمی) ابان سے کہ نقل کی اس نے زید بن ثابت سے۔

۵۰۷۶:۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اس وقت میں بیچ گھر اپنے کے مصلے پر تھا ناگہاں داخل ہوا مجھ پر ایک شخص پس لگا مجھ کو وہ حال[1] کہ دیکھا اس شخص نے مجھ کو اس حال پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے تجھ کو اللہ اے ابو ہریرہؓ واسطے تیرے دو ہرا ثواب ہے ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۷۷:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیں گے آخر زمانہ میں کتنے ایک شخص طلب کرینگے[1] دنیا کو ساتھ عمل اہل آخرت کے پھیلنکیں گے[2] واسطے لوگوں کے چمڑے دنبے کے واسطے اظہار نرمی کے زبانیں انکی تیز بن زیادہ شکر سے ہوں گی اور دل ان کے دل بھیڑیوں[3] کے سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا بسبب مہلت دینے میرے کے ان کو مغرور[4] ہوتے ہیں یا اوپر میرے جرأت کرتے ہیں پس اپنی قسم کھاتا ہوں کہ البتہ مسلط کروں گا ان لوگوں پر میں سے بلاؤ کہ چھوڑے گی مرد عاقل کو ان میں حیران (ترمذی)

---

[1] خوش لگا مجھ کو، وہ حال کہ دیکھا اس شخص نے مجھ کو اس حال پر یعنی میں نے یہ عمل خالص خدا کے لئے کیا تھا نہ لوگوں کے دکھانے سنانے کے لئے پر اس نے جو مجھ کو ناگہاں دیکھ لیا تو مجھے یہ اچھا معلوم ہوا کہ الحمدللہ مجھ کو اس نے نیک کام میں دیکھا برائی میں نہ دیکھا، [2] طلب کریں گے، یا یہ معنی کہ بدل لیں گے دنیا کو ساتھ دین کے اور اختیار کریں گے دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ فریب دینگے اہل دنیا کو ساتھ عمل دین کے یعنی فریب دیں گے بیچ طلب کرتے دنیا کے ساتھ کرنے امور دینیہ اور تورع کے اور پہنتے لباس دینداروں کے بطریق ریا اور سمعہ کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اس پر قول حضرتؐ کا یلبسون للناس الحدیث، [3] پھیلنکیں گے واسطے الخ دنیاداروں کو دھوکہ دینے کے لئے دینداروں کا لباس پہنیں گے، [4] دل بھیڑیوں کے سے، یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنے کے اہل تقویٰ سے اور غالب ہوتے صفات بہیمیہ اور شہوات حیوانیہ کے، [5] مغرور ہوتے ہیں، یعنے اور نہیں جانتے کہ میں ڈھیل دیتا ہوں یا مراد اغترار سے یہاں نہ ڈرنا ہے اللہ سے اور ترک کرنا توبہ کا اپنے فعل بد سے یعنی نہیں ڈرتے غضب اور عذاب میرے سے، [6] جرأت کرتے ہیں، یعنی بسبب مکر کرنے انکے کے لوگوں سے بیچ اظہار اعمال صالح کے، [7] انہیں میں سے الخ یعنی بسبب مسلط کرنے ان کے لوگوں سے بیچ اظہار اعمال صالحہ کے ؎

۵۰۷۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ فَبِيْ يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۵۰۷۹:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۰۸۰:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِيْنٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۸۱:۔ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَأَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا

۵۰۷۸:۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ نے فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی میں نے ایک مخلوقات کہ زبانیں ان کی شیریں زیادہ شکر سے ہیں اور دل ان کے تلخ زیادہ ایلوے سے پس اپنی قسم کھاتا ہوں کہ البتہ اتاروں گا اپر فتنہ کہ چھوڑے گا دانا کو انمیں حیران کیا پس ساتھ میرے فریب کھاتے ہیں یا مجھ پر دلیری کرتے ہیں (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۷۹:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر ایک چیز کے زیادتی ہے[1] اور واسطے ہر زیادتی کے سستی ہے پس اگر صاحب اس کے نے میانہ روی کی اور قریب ہوا پس امید رکھو اس سے اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اس کے ساتھ انگلیوں کے پس نہ[1] گنو تم اس کو (ترمذی)

۵۰۸۰:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کفایت[2] کرتی ہے مرد کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جائے طرف اس کے ساتھ انگلیوں کے دین میں یا دنیا میں مگر جس کو بچائے اللہ (بیہقی شعب الایمان میں)

تیسری فصل

۵۰۸۱:۔ ابی تمیمہ تابعی[3] سے روایت ہے کہ کہا حاضر ہوا میں صفوان اور اسکے یاروں کے پاس اس حالت میں کہ جندب رضی اللہ عنہ نصیحت کرتا تھا

[1] پس نہ گنو تم اسکو یعنی کچھ اس لئے کہ محبت جاہ کی اور ناموری اور شہرت اور ثنا حسن کی آدمی کو تمام لذات دنیا سے بڑھ کر ہوتی ہے اور سب زینتوں سے اس زینت کو زیادہ چاہتا ہے لوگ اتباع ہوا اور حب ثنا میں ہلاک ہوجاتے ہیں، [2] کفایت کرتی ہے الخ اس لئے کہ اس طرح شہرت اچھی نہیں ہوتی بلکہ گمنامی بہتر ہے یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کے پھیلانے کو شہرت عطا کرے اور اس امر میں کچھ اس شخص کی تکلیف و پیروی کو دخل نہ ہو تو ایسی بے تکلف شہرت کا مضائقہ نہیں ورنہ شہرت سخت مضر ہے ابراہیم ادہم کہتے تھے جس نے شہرت کو اچھا جانا اس نے خدا تعالیٰ کو نہیں مانا اور ابوایوب سختیانی کہتے ہیں جب تک آدمی اس بات کو اچھا نہیں جانتا کہ میرے مرتبہ کی کسی کو خبر نہ ہو تب [illegible]

هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يَحُوْلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ أَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

٥٠٨٢ ۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَّمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوْا لَمْ يُتَفَقَّدُوْا وَإِذَا حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ

پس کہا انھوں نے کہ آیا سنا ہے تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ سنائے عمل نیک رسوا کریگا اسکو اللہ دن قیامت اور جو شخص کہ مشقت[1] ڈالے اپنے نفس پر مشقت میں ڈالیگا اللہ تعالیٰ اسکو دن قیامت کے کہا صحابہ[2] نے کہ نصیحت کرو ہمکو پس فرمایا[3] تحقیق اول اس چیز کے کہ گندہ ہوتی ہیں آدمی سے پیٹ اس کا ہے پس جو شخص کہ طاقت رکھے کہ نہ کھائے مگر حلال کو پس چاہیئے کہ کرے یہ کام اور جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ مانع نہ ہو درمیان اس کے اور درمیان بہشت کے ایک چلو خون کا کہ گرایا ہو پس چاہیئے کہ کرے ۔ (بخاری)

٥٠٨٢ ۔ اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ وہ نکلے ایک دن طرف مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پایا معاذ رضی بن جبل کو بیٹھا ہوا نزدیک قبر نبی صلعم کے پس کہا عمر رضی نے کہ کس چیز نے رلایا تجھ کو کہا معاذ رضی نے کہ رلایا مجھ کو ایک چیز نے کہ سنا ہے میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا ریا شرک ہے اور جو شخص کہ دشمنی رکھے کسی خدا کے دوست سے پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتھ جنگ کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے نیک کاروں پرہیزگاروں پوشیدہ[4] حالوں کو وہ لوگ کہ جب غائب ہوں نہ پوچھے[5] جائیں اور جب حاضر ہوں نہ بلائے[6] جائیں اور نہ پاس بٹھلائے جائیں دل ان کے چراغ ہدایت کے ہیں نکلتے ہیں[7] ہر فتنہ تاریک سے روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے

[1] مشقت ڈالے الخ یعنی اپنے نفس یا کسی مسلمان کو بلا وجہ تکلیف دے، [2] کہا یعنی صحابہ رضی نے آنحضرت سے یا صفوان اور اس کے اصحاب نے جندب رضی سے، [3] فرمایا یعنی حضرت نے یا جندب رضی نے اور جندب بن عبداللہ بجلی اکابر صحابہ رضی سے ہیں اور کنیت ان کی ابوذر غفاری ہے، [4] پوشیدہ حالوں کو، یعنی جو خلق خدا میں شہرت نہیں چاہتے، [5] نہ پوچھے جائیں، یعنی غربت اور فقر کی وجہ سے، [6] نہ بلائے جائیں، یعنی ان کو ذلیل جان کر، [7] نکلتے ہیں ہر فتنہ تاریک سے، یعنی ایسے لوگوں پر فتنہ اثر نہیں کرتا اس حدیث سے گمنام مسلمان کی بڑی فضیلت نکلی اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ بعضے بندگان خدا ظاہر کے تو ایسے برے کہ کوئی ان کو نہ بلائے اور نہ ان سے مشورہ لے مگر باطن کے ایسے معاملہ کہ خدا تعالیٰ کو ان کی خاطرداری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے ایک تو یہ کہ کسی مسلمان بدظاہر کو حقیر نہ

كُلِّ غَبْرَآءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۵۰۸۲:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذَا عَبْدِي حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۵۰۸۳:۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ أَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۵۰۸۵:۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي

اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

۵۰۸۳:۔ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندہ جس وقت کہ نماز پڑھتا ہے ظاہر میں پس اچھی طرح پڑھتا ہے[۱] اور جب نماز پڑھتا ہے خلوت میں جب بھی اچھی طرح پڑھتا ہے[۲] فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یہ ہے بندہ میرا سچا۔ (ابن ماجہ)

۵۰۸۴:۔ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہوں گی آخر زمانہ میں کتنی ایک قومیں کہ دوست ہوں گی ظاہر میں اور دشمن ہوں گی باطن میں پس کہا گیا یا رسول اللہ! کیونکر ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب طمع کرنے بعض ان کے ہے بعض سے اور بسبب ڈرنے بعض ان کے بعض سے۔

۵۰۸۵:۔ اور شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا[۳] اور جو شخص روزہ رکھے[۴]

جانتے، ؎ خاکساران جہاں بحقارت منگر۔ تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد۔ مگر یہ بھی نہ چاہیئے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اس واسطے کہ حضرت نے بعضے پریشان خاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خور داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے خاکساری اور گمنامی حق تعالیٰ کو پسند ہے۔ [۱] اچھی طرح پڑھتا ہے الخ یہ نبیوں کا مرتبہ ہے ان کے نزدیک آدمی اور دیوار برابر ہے خلوت اور جلوت کا دونوں حال میں ان کی عبادت یکساں ہوتی ہے، لیکن مقتدیوں کے لئے تو یہ بہتر ہے کہ لوگوں کے سامنے تو سادے ادنیٰ درجہ کی نماز پڑھ لیں اور تنہائی میں نماز خوب عمدہ کریں تاکہ ریا کی جڑ کٹنا شروع ہو، [۲] دوست ہوں گے ظاہر میں الخ اس حدیث کے موافق اس وقت دشمنان دوست نما طرفہ رسم ہم نے دیکھ لیا کہ بدوں مطلب کے ملاقات یکدگر کے نہیں ہوتے اور بدوں کسی مقصد کے قصد ایک دوسرے کے دیکھنے کا نہیں کرتے اور باوجود سرد دلی اور خشک مغزی کے گفتگوئی گرم وچرب تصنع کے ساتھ زبان پہ لاتے ہیں اور اظہار تیر سگالی تاکہ وہ اور ہا نفقتانی نابود ہ فرماتے ہیں، [۳] پس تحقیق شرک کیا، یعنی شرک خفی جیسے کہ اس کے بعد کی روایت میں صریح آیا ہے، [۴] روزہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزے میں بھی ریا کو دخل ہے۔

فَقَدْ اَشْرَكَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ -

۵۰۸۶:- وَعَنْهُ اَنَّهُ بَكٰى فَقِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ شَيْئٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرْتُهٗ فَاَبْكَانِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَّلَا قَمَرًا وَّلَا حَجَرًا وَّلَا وَثَنًا وَّلٰكِنْ يُّرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهٗ شَهْوَةٌ مِّنْ شَهَوَاتِهٖ فَيَتْرُكُ صَوْمَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ -

۵۰۸۷:- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ

دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص للہ دے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا، (احمد)

۵۰۸۶:- اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ وہ روئے پس کہا گیا واسطے اسکے کہ کس چیز نے رلایا تجھ کو کہا ایک چیز کہ سنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پس یاد کیا میں نے اسکو پس رلایا مجھ کو سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کے شرک[۱] اور خواہش چھپی ہوئی سے[۲] کہا شداد نے کہا میں نے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپ کی بعد آپ کے فرمایا ہاں خبردار ہو تحقیق وہ نہیں پوجیں گے[۳] سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن کریں گے دکھلانے[۴] کے لئے عمل اپنے اور شہوت چھپی ہوئی یہ کہ صبح کرے ایک انکا روزہ دار پس پیش آویگی اس کو ایک شہوت[۵] اس کی شہوتوں میں سے پس توڑ ڈالے روزہ اپنا، (احمد، بیہقی نے شعب الایمان میں)

۵۰۸۷:- اور ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا نکلے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتے تھے آپس میں مسیح دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ اس چیز کے کہ بہت خوفناک ہے تم پر نزدیک میرے[۶] فتنہ مسیح دجال کے سے پس

---

[۱] شرک سے، یعنی شرک خفی سے، [۲] اور خواہش چھپی ہوئی سے، یعنی وہ ایسی ہے نہیں پاتے اس کو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنے والے، [۳] نہیں پوجیں گے، یعنی شرک جلی نہیں کریں گے، [۴] کریں گے دکھانے کے لئے، یعنی شرک خفی، [۵] ایک شہوت یعنی شہوت خفیہ یہ ہے کہ آدمی صبح کو روزہ کی نیت سے اٹھے پھر شہوت اس پر غالب ہو اس کو پورا کرے اور روزہ ترک کرے اور بعضوں نے کہا یہ بھی پوشیدہ شہوت ہے کہ ظاہر میں یہ بیان کرے کہ مجھ کو عورتوں کا یا انکا خیال نہیں ہے اور جب تنہائی میں عورت مل جائے تو اس سے حرام کا مرتکب ہو، بعض نے کہا شہوت خفیہ ہر گناہ کو شامل ہے جس کے دل میں آرزو ہو،

[۶] البتہ مسیح دجال کے سے، کیوں کہ دجال کا فتنہ تو چند روز تک ایک خاص لوگوں پر ہوگا اور یہ ہر زمانہ میں ہر ایک شخص پر ہو سکتا ہے۔

مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلٰوتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۵۰۸۸:۔ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ اِذْهَبُوْا إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً وَخَيْرًا۔

۵۰۸۹:۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ خَرَجَ عَمَلُهٗ إِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَنْ كَانَ۔

۵۰۹۰:۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ أَوْ سَيِّئَةٌ أَظْهَرَهُ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ۔

کہا ہم نے ہاں خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ کھڑا ہوتا ہے آدمی پس نماز پڑھتا ہے پس زیادہ[۱] کرتا ہے نماز اپنی بسبب اس چیز کے کہ معلوم کرتا ہے کہ دیکھتا ہے کوئی شخص، (ابن ماجہ)

۵۰۸۸:۔ اور محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہت ڈرانے والے اس چیز کے کہ ڈرتا ہوں میں تم پر شرک چھوٹا فرمایا آپؐ نے کہ وہ ریا ہے (احمد) اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان میں، اور فرمایا اللہ تعالیٰ واسطے ریاکاروں کے اس دن کہ جزا دیگا بندوں کو ان کے عملوں کی جا طرف ان لوگوں کے کہ ان کے دکھانے کو کرتے تھے عمل دنیا میں پس دیکھو آیا پاتے ہو نزدیک ان کے جزا یا بھلائی۔

۵۰۸۹:۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کرے ایک عمل بیچ بڑے پتھر کے کہ نہیں دروازہ واسطے اسکے اور نہ روشندان نکلے گا عمل اسکا طرف لوگوں کے جو کچھ کہ ہو۔

۵۰۹۰:۔ اور عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہو واسطے اس کے خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہے خدا تعالیٰ اس خصلت سے یک علامت کہ پہچانا جاتا ہے[۲] وہ شخص ساتھ اس کے۔

---

[۱] پس زیادہ کرتا ہے یعنی بہت آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہے جب اسکو کوئی دیکھتا ہے اور جب کوئی شخص نہ ہو دیکھتا تو جلدی جلدی پڑھ لیتا ہے معاذ اللہ ریا کیا بری بلا ہے اسکو شرک بخشا جائیگا ویسے ہی ریا کا عمل کبھی قبول نہ ہوگا آیت فمن کان یرجوا الایۃ میں شرک سے ریا ہی مراد ہے اور عمل صالح وہی ہے جو خالص خدا کی رضا مندی کے لئے ہو اور اسی حدیث کے مضمون کو سعدی شیرازی رحمہ اللہ علیہ نے اس بیت میں خوب ادا کیا ہے ۔ کلید در دوزخ است آں نماز ۔ کہ در چشم مردم گذاری دراز ۔ [۲] پہچانا جاتا ہے وہ شخص ساتھ اس علامت کے حاصل دونوں حدیثوں کا یہ ہے کہ ہر چند کوئی عمل خلوت میں کرے اس طرح کہ کوئی اس پر مطلع نہ ہو سکتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے عمل اس

۵۰۹۱:۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۵۰۹۲:۔ وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ أَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّي أَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِي وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۰۹۱:۔ اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سوا اس کے نہیں ڈرتا ہوں میں اوپر اس امت[۱] کے ہر منافق[۲] سے کہ کلام[۳] کرتا ہے ساتھ حکمت کے اور عمل کرتا ہے ساتھ ظلم کے (روایت کیں بیہقی نے تینوں حدیثیں شعب الایمان میں)

۵۰۹۲:۔ اور مہاجر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہیں ہوں[۴] میں کہ ہر کلام حکیم کو قبول کروں میں ولیکن میں قبول[۵] کرتا ہوں قصدا ور محبت اس کی کو پس اگر ہو نیت اور محبت اس کی بیچ فرمانبرداری میری کے کرتا ہوں میں اس کی چپ رہنے کو تعریف واسطے اپنے اور وقار اور اگرچہ نہ کلام کرے وہ (دارمی)

کا ہو حاجت اظہار کی نہیں تا ریا کرے اور قبولیت اور ثواب سے خالی رہ جائے ٭ [۱] اوپر اس امت کے، یعنی اجابت کے، [۲] ہر منافق کے سے، یعنی ریاء کار یا فاسق سے، [۳] کلام کرتا ہے، جیسے آج کل کے طور کہ اپنی وعظوں میں خوب تقریر بچھاتے ہیں اور عمل انکا بالکل مخالف ہوتا ہے، [۴] نہیں ہوں، یعنی جو کچھ حکیم کہے ہیں وہ سب نہیں قبول کرتا، [۵] میں قبول کرتا ہوں قصد اور محبت اس کی کو، کہ ساتھ کس چیز کے رکھتا ہے غرض یہ ہے کہ جس شخص کی نیت میری طاعت کی نہیں ہے اس کی تقریر اگرچہ علم و حکمت میں ہو برباد ہے کہ واسطے ریاء اور سنانے کے کہتا ہے ٭

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۹۳ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

۵۰۹۴ ۔ وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

۵۰۹۵ ۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ تُعَذَّبُ فِیْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَآئِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

بیان ہے بیچ رونے اور ڈرنے کے

پہلی فصل

۵۰۹۳ ۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے اگر جانو[۱] تم اس چیز کو کہ میں جانتا ہوں البتہ روتے تم بہت اور ہنستے تھوڑا (بخاری)

۵۰۹۴ ۔ اور ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی نہیں[۲] جانتا میں قسم اللہ کی نہیں جانتا میں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جائے گا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے (بخاری)

۵۰۹۵ ۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ظاہر کی گئی مجھ پر آگ دوزخ کی پس دیکھی میں نے اس میں ایک عورت بنی اسرائیل میں سے کہ عذاب کی جاتی ہے بسبب ایک[۳] بلی کے کہ اسکی تھی باندھ رکھا اسکو پس نہ کھلاتی تھی اسکو کچھ اور نہ چھوڑتی اسکو کہ کھائے چوہے وغیرہ یہانتک کہ مرگئی وہ بلی بھوکی اور دیکھا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کھینچتا ہے انتڑیاں اپنی آگ دوزخ میں اور تھا وہ اول ان شخصوں کا کہ رسم نکالی چھوڑنے سانڈ کی (مسلم)

---

[۱] اگر جانو الخ یعنی موت کی سختیاں اور قبر کے رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتیں اور دوزخ کی آفتیں اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ میں جانتا ہوں تو خواب و خور بھول جاؤ خوشی پر غم غالب ہو جائے غفلت کا سبب ہے جو چین میں رہتے ہو، [۲] نہیں جانتا میں الخ یعنی جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کریگا خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سوا اسکی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی صلعم کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا اور کچھ بات اللہ نے کسی اپنے مقبول بندے کو وحی سے یا الہام سے بتلائے کہ فلانے کا انجام بخیر ہے تو وہ اور بات ہے اور اس سے زیادہ معلوم کر لینا انکے اختیار سے باہر ہے، [۳] بسبب ایک بلی کے الخ اس سے معلوم ہوا کہ وہ عورت بلی مارنے سے دوزخ میں گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گی ؎

۵۰۹۶ :- وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِىْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۰۹۷ :- وَعَنْ اَبِىْ عَامِرٍ اَوْ اَبِىْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِىِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِىْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ الْاٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَفِىْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحِرَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ نَصَّ عَلَيْهِ

۵۰۹۶ :- اور زینب بنت حجشؓ کی سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انکے پاس ایک دن گھبرائے ہوئے اور فرماتے تھے نہیں کوئی معبود مگر اللہ افسوس ہے واسطے عرب کے شر سے کہ نزدیک پہنچ کھولا گیا آج کے دن سد یاجوج وماجوج سے مانندؔ[1] اسکے اور حلقہ کیا ساتھ دونوں اپنی انگلیوں کے انگوٹھے اور اسکے پاس کی انگلی کے کہا زینب نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ کہ آیا پس ہلاک ہونگے ہم اور حالانکہ درمیان ہمارے وجود صالحوں کا ہوگا فرمایا آپؐ نے کہ ہاں جبکہ بہت ہوگا فسق و فجور۔ (بخاری ؛ مسلم)

۵۰۹۷ :- اور ابو عامر یا ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ سے فرماتے تھے البتہ ہونگی میری امت سے کئی ایک قومیں کہ حلال کرینگی خزؔ[2] اور ریشمی کپڑے اور شراب کو اور باجوں کو اور البتہ اتر ینگی قومیں بیچ پہلو پہاڑ بلند کے رات کے وقت آئیں گے ان پر مواشی نکلے آئیگا انکے پاس ایک مرد سبب حاجت کے پس کہیں گے آنا طرف ہماری کل کو پس رات کو لاتا بھیجے گا ان پر اللہ عذاب اور رکھ دیگا پہاڑ کو اوپر بعضوں کے اور مسخ کرے گا اللہ بعضوں کو ان سے بصورت بندر اور سور کے قیامتؔ[3] تک (بخاری) روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ بعض نسخوں مصابیح کے بجائے الخز کے الحر ہے ساتھ ح اور مہملتین کے اور یہ غلط ہے اور نہیں یہ لفظ مگر الخز ساتھ خ اور

---

[1] مانند اس کے الخ یعنی اس حلقہ کے برابر اس دیوار میں سوراخ ہوگیا آپ کے وقت میں اس دیوار میں سوراخ پڑا روز بروز اس کی ترقی ہے یہاں تک کہ قیامت کے قریب راہ ہوجائے گی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہرچند وہ بلا عالمگیر ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کا نام خاص اس لئے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب زیادہ تر عداوت ہوگی۔ [2] حلال کریں گے خز کو الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا سچ ہوا کہ اس زمانہ میں اکثر لوگ آپؐ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کہتے ہیں مگر ریشمی کپڑے اور باجا سننا اور بجانا بطور حلال کے استعمال کرتے ہیں پھر بعضے جاہل حلال بھی جانتے ہیں اور بعضے جاہل پیر زادے اور صورت کے مشائخ راگ سننا عبادت جانتے ہیں اور راگ کی محفل میں ذوق شوق سے جاتے ہیں [3] قیامت تک ان کی نسل چلے گی یا اس واقعہ کے بعد پھر جو ایسا عمل کیا کرے گا ان پر ایسا ہی عذاب اترا کرے گا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خسف مسخ اس امت میں بھی ہوگا مگر خاص طور پر اور جن حدیثوں میں نفی وارد ہے وہ محمول ہیں عموم کی نفی پر۔

الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْأَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ
الْخَطَّابِيِّ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَّهُمْ يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ۔

۵۰۹۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۰۹۹:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۱۰۰:۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ

مجمع کے تصریح کی اس معنی پر حمیدی اور ابن اثیر نے اس حدیث میں اور واقع ہے بیچ کتاب حمیدی کے بخاری سے اور اسی طرح واقع ہوا
بیچ شرح بخاری کے کہ خطابی کی ہے تروح علیہم سارحۃ لہم یاتیہم لحاجۃ۔

۵۰۹۸:۔ اور روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اتارتا ہے اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب پہنچتا ہے وہ عذاب اس کسی کو ہو درمیان ان کے پھر اٹھائے جائیں گے[1] موافق اپنے عملوں کے۔ (بخاری، مسلم)

۵۰۹۹:۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ اٹھایا جائیگا ہر بندہ روز قیامت کے اوپر اسی حال کے کہ مرا ہے[2]۔ (مسلم)

دوسری فصل

۵۱۰۰:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دیکھا میں نے مانند آگ[3] دوزخ کے کہ سوتا ہے[4] بھاگنے والا اس سے اور نہ دیکھا میں نے مانند بہشت کے کہ سوتا ہے[5] طلب کرنے والا اس

۱؎ پھر اٹھائے جائیں گے موافق اپنے عملوں کے الخ یعنی نیکوں پر فقط دنیاوی عذاب ہوتا ہے آخرت میں اپنی نیکیوں کا ثواب پائیں گے اور عذاب میں اس لئے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہوں سے کیوں نہ روکا اگر وہ کہنا نہ مانتے تھے تو ان کے ساتھ کیوں رہے، ۲؎ کہ مرا ہے اس پر الخ یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر، ۳؎ مانند آگ دوزخ کے الخ یعنی شدت دہول میں، ۴؎ سوتا ہے الخ یعنی اگر کوئی دشمن قوی کی سے بھاگتا ہے تو سوتا نہیں ہے اور غافل نہیں ہوتا اور جتنا ہو سکتا ہے بھاگتا ہے مگر یہ عجیب بات ہے کہ دوزخ کی آگ جو اس شدت اور شناعت کے ساتھ لوگوں کے درپے ہے لوگ اس سے بھاگنے میں غفلت کرتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے اور اگر بھاگتے بھی ہیں تو بیچ بھاگنے میں سوتے ہیں اور غافل ہوتے ہیں اور بھاگنا آگ دوزخ سے ساتھ ترک کرنے گناہوں اور لازم کرنے گناہوں اور لازم کرنے طاعتوں کے ہوتا، ۵؎ سوتا ہے طلب کرنے والا اس کا، یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہے غافل نہیں ہوتا اس سے اور سستی نہیں کرتا اس کے طلب کرنے میں اور دوڑتا ہے اس کے پالینے کے لئے جتنا کہ ہو سکتا ہے مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کے کہ اس میں ہیں اس کی طلب میں نہیں دوڑتا اور اس کو نہیں پاتا اور دوڑنا بہشت کی طرف اور پانا اس کا ساتھ کرنے طاعات کے اور بچنے کے گناہوں سے ہوتا ہے۔

مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔
۵۱۰۱ :۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا
لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا
فِيْهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ
لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى
الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔
۵۱۰۲ :۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔
۵۱۰۳ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ
ذِكْرُهُ أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا أَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ

کا ، (ترمذی)

۵۱۰۱ :۔ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھتا ہوں میں اس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم اور سنتا ہوں میں اسکو کہ نہیں سنتے تم آواز کرتا ہے آسمان اور لائق ہے اسکو یہ کہ آواز کرے قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے نہیں آسمان میں جگہ چار انگشت کی مگر فرشتے رکھے ہوئے ہیں پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالے ہیں واسطے اللہ کے قسم ہے اللہ کی کہ اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذات حاصل کرو ساتھ عورتوں کے بچھونوں پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلوں کے فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ کے کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کاش ہوتا[۱] میں درخت کہ کاٹا جاتا ، (احمد ، ترمذی ، ابن ماجہ)

۵۱۰۲ :۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہے بھاگتا ہے اول ہی شب اور جو شخص بھاگتا ہے اول شب پہنچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی ہے آگاہ ہو کہ تحقیق متاع خدا کی بہشت ہے (ترمذی)

۵۱۰۳ :۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرمائے گا اللہ کہ بزرگ ہے ذکر اس کا نکالو آگ میں سے اس شخص کو کہ یاد کیا ہے[۳] مجھ کو ایک دن یا ڈرا ہے مجھ سے کسی جگہ (ترمذی) اور روایت کی بیہقی نے

---

[۱] کاش ہوتا میں الخ یعنی مومن جب دنیا اور آخرت کے مصائب میں غور کرتا ہے تو اس کے نزدیک بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کاش میں آدمی نہ ہوتا ایک درخت یا پتھر ہوتا اگرچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حکمت وہی خوب جانتا ہے اور جو اس نے ہم کو بنایا اسمیں کچھ فائدہ ضرور ہوگا پس ہم راضی ہیں اسکی مرضی اور تقدیر پر[۲] جو شخص کہ ڈرتا ہے الخ یہ سالک آخرت کا حال ہے کہ شیطان اس کی راہ پر لگا رہا ہے اگر چلنے میں ہوشیاری کی اور خالص کیا اپنے عمل کو امن میں ہوا شیطان سے ، [۳] یاد کیا مجھ کو یعنی بشرط ایمان کہا طیبی نے ذکر سے مراد اخلاص ہے اور وہ ایک جانتا ہے اللہ کو خالص دل سے والا تمام کا فر زبان سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور مراد خوف سے باز رکھنا اعضا کا ہے گناہوں سے اور لگانا ان کا طاعت ☆

فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

٥١٠٤ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَةِ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَةٌ اَھُمُ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَیَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا یَا ابْنَةَ الصِّدِّیْقِ وَلٰکِنْ ھُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَھُمْ یَخَافُوْنَ اَنْ لَّا یُقْبَلَ مِنْھُمْ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ

٥١٠٥ :- وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

٥١٠٦ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃٍ فَرَاَی النَّاسَ کَاَنَّھُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ

کتاب و النسور میں)

٥١٠٤ :- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت سے[1] اور وہ لوگ کر دیتے ہیں[2] وہ چیز کہ دیتے ہیں اور دل ان کے ترساں ہیں[3] آیا یہ لوگ وہ ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں فرمایا آپ نے نہ اے بیٹی صدیق[4] کی ولیکن یہ لوگ ہیں کہ روزے رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور باوجود اس[5] کے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ مقبول نہ ہوں ان سے یہ لوگ ہیں کہ شتابی کرتے ہیں نیکیوں میں (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)

٥١٠٥ :- اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جاتی دو تہائی رات اٹھتے پس فرماتے اے لوگو یاد کرو اللہ کو آیا زلزلہ[6] پیچھے آتا ہے اس کے پیچھے آنے والا[7] آئی موت ساتھ ان احوال کے اس میں ہیں آئی موت ساتھ ان احوال کے کہ اس میں ہیں (ترمذی)

٥١٠٦ :- اور ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ادا کرنے نماز کے پس دیکھا لوگوں کو کہ ہنستے ہیں فرمایا آگاہ ہو جاؤ تحقیق تم اگر بہت کرو تو ذکر کاٹنے[8] والی لذتوں کا البتہ باز رکھے تم کو اس چیز سے کہ دیکھتا ہوں میں (یعنی) موت کو پس بہت کرو ذکر

---

[1] وہ چیز کہ دیتے ہیں یعنی قسم زکوٰۃ اور صدقات سے، [2] ترساں ہیں الخ یعنی خوف اس کے کہ نہ قبول ہو ان سے اور واقع ہو لوجہ لائق کے اور ماخوذ ہوں اس میں، [3] نہ اے بیٹی صدیق کی یعنی ان سے وہ لوگ مراد نہیں ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں، [4] اور باوجود اس کے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ مقبول نہ ہو ان سے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعمال قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا چاہیئے، [5] آیا زلزلہ یعنی پہلا نفخہ، [6] پیچھے آنے والا یعنی دوسرا نفخہ اور غرض اس حدیث سے یہ ہے کہ جب قیامت پیچھے لگی چلی آتی ہے تو اب اللہ سے ڈرنا چاہیئے، [7] بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتوں کا، یعنی موت کی یاد سے دنیا کی بے ثباتی ذہن میں جمتی ہے آخرت کا خیال پیدا ہوتا ہے یہی فائدہ ہے قبرستان کی زیارت میں اور موت کو لذتوں کے مٹانے والی کہا یعنی دنیا کی جسمانی لذتیں مٹا دیتی ہے مثلاً مال کی لذت عہدہ اور حکومت کی لذت اور اولاد کی اور یہ مطلب نہیں کہ موت سے بالکل لذتیں جاتی رہتی ہیں بلکہ موت کے بعد اچھے لوگوں کو تو وہ لذائذ حاصل ہوتی ہیں جن کے سامنے دنیا کی لذتوں کی کچھ حقیقت نہیں ہے ؞

عَمَّا اَرَى الْمَوْتَ فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ
فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ وَاِذَا دُفِنَ
الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ
فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ
اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ
كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ
بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ

کاٹنے والی لذتوں کا کہ موت ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں آتا قبر پہ کوئی دن مگر کہ بولتی ہے[1] پس کہتی ہے کہ میں ہوں[2] گھر غربت کا اور میں ہوں[3] گھر تنہائی کا اور میں ہوں[4] گھر مٹی کا اور میں ہوں گھر کیڑوں کا اور جب کہ دفن کیا جاتا ہے بندہ مومن کہتی ہے اس کو قبر آیا تو مکان فراخ میں اور اپنی جگہ میں آ گیا ہو تحقیق تھا تو بہت پیارا نزدیک میرے ان شخصوں میں سے کہ چلتے ہیں مجھ پر پس اس وقت کہ حاکم کی گئی میں تجھ پر آج کے دن اور ہوا تو مجبور طرف میری پس نزدیک ہے کہ دیکھے گا تو نیکی کرنی میری ساتھ تیرے فرمایا پس فراخ ہو جاتی ہے قبر اسکے لیے مقدار[5] درازی بینائی اس کی کے اور کھولا جاتا ہے اسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت کے اور جبکہ دفن کیا جاتا ہے بندہ فاسق[6] یا کافر کہتی[7] ہے اسکو قبر نہ آیا تو مکان فراخ میں اور اپنی جگہ میں تجھ دار ہو کہ تحقیق تھا تو بہت دشمن نزدیک میرے ان سے کہ چلتے ہیں مجھ پر اس وقت کہ حاکم کی گئی ہیں تجھ پر آج کے دن اور ہوا تو مجبور طرف میری پس دیکھے گا برائی کرنی میری تیرے لئے فرمایا پس ملتی ہے قبر اس پر یہاں تک کہ مختلف[8] ہوتی ہیں پسلیاں اس کی کہا ابو سعید نے اور اشارہ[9] کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ انگلیوں اپنی کے پس داخل کیں بعض انگلیاں اندر بعض کے فرمایا آپ نے کہ معین کئے جاتے ہیں واسطے اس کافر کے ستر اژدہا اگر ایک ان میں سے پھنکارا مارے زمین میں تو نہ اگائے زمین کچھ جب تک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہیں اس کو اور نوچتے ہیں اس کو یہاں تک کہ پہنچایا جائے اس بندہ کو طرف حساب[10] کے کہا

---

[1] مگر کہ بولتی ہے الخ یعنے ساتھ زبان قال کے، [2] میں ہوں گھر غربت کا الخ یعنے دوری کا کہ مجھ میں جو آیا اپنوں سے اور آشناؤں سے اور اپنے گھر سے دور ہو گیا پس وہ تو دنیا میں گویا کہ غریب ہے، [3] اور میں ہوں گھر تنہائی کا الخ یعنے پس نہیں نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی، [4] اور میں ہوں گھر مٹی کا، یعنی ہر زندہ کی، [5] مقدار درازی بینائی اس کی کے یعنے جہاں تک کہ نظر کار کرتی ہے، [6] بندہ فاسق یا کافر، یہ شک راوی کا ہے کہ لفظ فاسق کا فرمایا یا کافر، [7] کہتی ہے اس کو قبر الخ یعنے جیسے کہ نا آشنا و دین بلاتے ہوئے کو کہتے ہیں، [8] مختلف ہوتی ہیں الخ یعنے در آتی ہیں بعضی بعضوں میں، [9] اور اشارہ کیا الخ یعنے واسطے دکھانے صورت اختلاف پسلیوں کے، [10] طرف حساب کے، یعنی روز قیامت تک ۔

وَاحِدًا مِنْهُمَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۱۰۷:۔ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ وَأَخَوَاتُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۱۰۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۰۹:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اس کے نہیں قبر ہے باغیچہ جنت کے باغوں[1] سے یا گڑھا ہے آگ کے گڑھوں سے ۔ (ترمذی)

۵۱۰۷:۔ اور ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوگئے[2] تم فرمایا بوڑھا کردیا مجھ کو سورۂ ہود نے اور اس کی بہنوں نے (احمد)

۵۱۰۸:۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوگئے آپؐ فرمایا بوڑھا کردیا مجھ کو سورۂ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے (روایت کیا اس کو ترمذی نے) ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہؓ کی لا یلج النار بیچ کتاب الجہاد کے ۔

تیسری فصل

۵۱۰۹:۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ

---

[1] یا گڑھا ہے الخ اس حدیث سے اور دوسری حدیثوں سے قبر کا عذاب ثابت ہوتا ہے اور کتاب و سنت سے اس پر بہت سے دلائل ہیں اور عقل کے لحاظ سے بھی یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ بدن کے کسی جزو میں حیات پیدا کردے اور اسکو عذاب ہو اور بخاری و مسلم اور اصحاب سنن نے اس باب میں بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں اور اہل سنت کا یہی اعتقاد ہے اب ہم لوگوں کو جو یہ نظر نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی عین عنایت ہے ورنہ مارے خوف کے سب انسان ہلاک ہوجائیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ آدمی خواب میں کیا کیا ہولناک باتیں دیکھتا ہے لیکن جو شخص اسکے پاس جاگتا ہو اسکو کچھ نظر نہیں آتا بہرحال قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اور آخرت کے امور کا یہاں انکشاف کامل نہیں ہوسکتا جتنا اللہ و رسول نے فرمادیا اسکو مان لینا چاہیئے ، [2] بوڑھے ہوگئے تم یعنی ظاہر ہوئے آپ پر آثار ضعیف ہونے کے پہلے پہنچنے بڑی عمر کے ، [3] اسکی بہنوں نے یعنی جن سورتوں میں ہود کی طرح قیامت و عذاب کا بہت ذکر ہے جیسے واقعہ مرسلات عم تکویر اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے ۔

مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوبِقَاتِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۱۱۰:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۵۱۱۲:۔ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ أَنَّ إِسْلَامَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ

وہ باریک تر ہیں[1] بیچ تمہاری آنکھوں کے بال سے گنتے تھے ہم ان کو رسول اللہ کے زمانہ میں مہلکات[2] سے یعنی ہلاک کرنیوالوں میں سے (بخاری)

۵۱۱۰ ۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ دور رکھ[3] تو اپنے تئیں حقیر گناہوں سے اس لئے کہ ان گناہوں کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک طالب ہے (ابن ماجہ، دارمی، بیہقی شعب الایمان میں)

۵۱۱۲ ۔ اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہا واسطے میرے عبداللہ بن عمر نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا کہا باپ میرے نے واسطے باپ تیرے کے کہا ابو بردہ نے کہ کہا میں نے نہیں جانتا میں کہا عبداللہ نے پس تحقیق باپ میرے نے کہا واسطے باپ تیرے[4] کے اے ابو موسیٰ کیا خوش کرتا ہے تجھ کو یہ کہ اسلام ہمارا ساتھ[5] رسول اللہ کے اور ہجرت ہماری اور جہاد ہمارا ساتھ انکے اور عمل[6] ہمارے سب ساتھ[7] انکے باقی رہیں واسطے ہمارے اور یہ کہ عمل کئے ہم نے بعد وفات رسول خدا کے نجات پائیں ہم ان سے برابر سر برابر[8] پس کہا باپ تیرے نے واسطے باپ میرے کے یوں نہیں ہے قسم خدا کی تحقیق جہاد ہم نے کیا بعد رسول اللہ کے اور نماز پڑھی ہم نے، روزے رکھے ہم نے اور کئے ہم نے عمل نیک بہت اور

---

[1] کہ وہ باریک تر ہیں الخ یعنی حقیقت میں بڑے ہیں اور تم انکو چھوٹا جانتے ہو اور انکے کرنے سے نہیں ڈرتے، [2] موبقات سے، یعنی ہلاک کرنے والوں میں سے، [3] دور رکھ الخ یعنی تو صغیرہ گناہوں سے بھی بچ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کا مطالبہ بھی ہوگا یہ وہ وقت ہے کہ ہر آدمی بڑے گناہ کو چھوٹا سمجھ کر بجا لاتا ہے پھر چھوٹے گناہ، کی پرستش کجا میرے نزدیک جتناب کیا تم کا اس زمانہ میں ایک مرحلہ یا شرع منسوخ ٹھہر گیا ہے کبیرہ گناہ وہی ہے جس کو آدمی صغیرہ سمجھتا ہے اور استحقاقات کبیرہ کا کفر سمجھے اور باقی بعض گناہ پر اپنی مجلسوں میں فخر کرتے ہیں کوئی طاقت جماع پر اور کوئی زور ریاء پر حالانکہ یہ قاصد کفر کی رہنمائی ہوتی ہے اور موجب سوء خاتمہ کی، [4] واسطے باپ تیرے کے یعنی ابی موسیٰ کے، [5] ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، یعنی ملا ہوا ساتھ بعثت انکی کے، [6] اور عمل ہمارے الخ یعنی نماز روزے زکوٰۃ اور حج اور مانند انکے، [7] ساتھ انکے، یعنی بیچ زمانہ ان کے، [8] برابر سر برابر یعنی نہ نفع اسکا ہم کو پہنچے اور نہ ضرر اسکا ہم پر پڑے اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا، [9] عمل نیک، بہت صدقات وغیرہ۔

عَلٰى اَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْا ذَالِكَ قَالَ اَبِيْ لٰكِنِّيْ اَنَا وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ
اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ
اَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَيْرًا مِّنْ اَبِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۱۱۳:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ
فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِيْ وَاُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِيْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِيْ وَاَنْ يَكُوْنَ
صَمْتِيْ فِكْرًا وَنُطْقِيْ ذِكْرًا وَنَظَرِيْ عِبْرَةً وَاٰمُرَ بِالْعُرْفِ وَقِيْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ۔

۵۱۱۴:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ
مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيْبُ
شَيْئًا مِّنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

مسلمان ہوئے ہمارے ساتھ اور بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکھتے ہیں[۱] اسکی کہا باپ[۲] میرے نے لیکن میں قسم کھاتا ہوں اس ذات کی کہ جان عمر کی اسکے ہاتھ میں ہے البتہ دوست رکھتا ہوں یہ کہ وہ عمل کہ ساتھ اسکے کئے ہیں ہم نے باقی رہیں واسطے ہمارے اور جو کچھ کیا ہم نے بعد آپ کے نجات پائیں ان سے برابر سر بسر پس کہا میں نے ابی عمر کو کہ تحقیق باپ تمہارے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تھے بہتر باپ میرے سے (بخاری)

۵۱۱۳:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجھ کو میرے رب نے ساتھ نو[۹] چیزوں کے ڈرنا اللہ سے پوشیدہ[۳] اور ظاہر میں اور بات راست کہنی[۴] بیچ حالت غصہ اور رضا کے اور میانہ روی[۵] بیچ فقر اور غنا[۶] کے اور یہ کہ ملاتی رکھوں[۷] میں اس سے کہ کاٹے[۸] مجھ سے اور یہ کہ دوں میں اسکو کہ محروم رکھے مجھ کو اور یہ کہ درگزر کروں[۹] میں اس سے کہ ظلم کرے مجھ پر اور یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر اور یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر اور یہ کہ ہو نظر میری عبرت اور حکم کیا رب میرے نے کہ حکم دوں میں ساتھ نیکی کے اور روایت[۱۰] کیا گیا ہے ساتھ معروف کے (رزین)

۵۱۱۴:۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی بندہ مومن کہ نکلے اسکی آنکھوں سے آنسو اگرچہ مانند سر مکھی کے بسبب خوف خدا کے پھر پونچھے آنسو اسکے منہ پر مگر کہ حرام کریگا اللہ اس کو آگ پر (ابن ماجہ)

---

[۱] توقع رکھتے ہیں الخ اس مذکورہ کے ثواب کی زیادہ اور یہ پہلے اسلام اور ہجرت وغیرہ کے، [۲] باپ میرے نے الخ یعنی عمرؓ نے [۳] پوشیدہ اور ظاہر میں الخ یعنی خلوت میں، [۴] بیچ حالت غصہ اور رضا کے الخ یعنی آدمی جب راضی ہوتا ہے کسی سے تو تعریف کرتا ہے اس کی اور عیب ڈھانکتا ہے اس کا اور جب غصہ میں آتا ہے تو برخلاف اس کے کرتا ہے چاہیئے کہ دونوں حال میں یکساں رہے، [۵] میانہ روی الخ یعنی فقر میں جزع فزع نہ کرے اور نہ غنا میں تکبر اور سرکشی اور علو اختیار کرے، [۶] ملاتی رکھوں میں الخ یعنی سلوک کروں، [۷] کہ کاٹے الخ یعنی اگر کوئی بدسلوکی کرے تو میں اس سے سلوک و احسان کروں، [۸] درگذر کروں میں، یعنی باوجود قدرت بدلہ لینے کے [۹] ہو چپ رہنا الخ یعنے جب چپ رہوں تو اللہ کی مصنوعات میں فکر کروں اور جب بات کروں تو اللہ کو یاد کروں اور جب مخلوقات میں نظر کروں تو بوجہ عبرت اور ہوشیاری کے کروں نہ ساتھ جہل و غفلت کے، [۱۰] اور روایت کیا گیا ہے الخ یعنی ایک روایت میں بجائے بالعرف کے بالمعروف آیا ہے اور دونوں کے معنے ایک ہی ہیں یعنے اچھی بات کے اور نہی عن المنکر کو ذکر نہیں کیا کیونکہ امر بالمعروف دونوں

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۱۵:۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۱۶:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۱۷:۔ وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۱۱۸:۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

بیان ہے لوگوں کے تغیر میں

پہلی فصل

۵۱۱۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے آدمی[1] مگر سو اونٹوں کے نہیں قریب ہے کہ پائے تو ان میں سے ایک قابل سواری (بخاری، مسلم)

۵۱۱۶:۔ اور ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ[2] پیروی کرو گے تم طریقوں ان لوگوں کی کہ پہلے تم سے تھے بالشت ساتھ بالشت کے اور ہاتھ ساتھ ہاتھ کے یہاں تک کہ اگر بیٹھے ہوں گے وہ سوراخ گوہ کے بیچ تو پیروی کرو گے تم ان کی عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ وہ یہود اور نصاریٰ ہیں فرمایا اور کون ہیں (بخاری، مسلم)

۵۱۱۷:۔ اور مرداس اسلمیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ چلے جاتے رہیں گے نیک بخت اول پس اول اور باقی رہیں گے نابکار مانند بھوسے جو یا کھجور کے نہیں پرواہ کرے گا ان کی اللہ تعالیٰ (بخاری)

دوسری فصل

۵۱۱۸:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کو شامل ہے اچھی بات کے منع کرنے کو اور یہ خصلت زیادہ ہے دو خصلتوں مذکورہ سے جو جامع ہے تمام بھلائیوں اور طاعات کو بیچ حقوق خلق و حق کے بطریق اجمال کے بعد تفصیل کے ذکر کیے، [1] مگر مانند الخ یعنی جیسے سو اونٹ میں ایک بھی عمدہ تیز رفتار نہیں ویسے ہی سو آدمیوں میں ایک بھی کامل آدمی صحبت کی لائق نہیں ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہیں اور کامل کمیاب، [2] البتہ پیروی الخ یعنی بتحقیق جیسا کہ آپ نے فرمایا

مَشَتْ اُمَّتِی الْمُطَیْطَاءَ وَخَدَمَتْهُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلٰی خِيَارِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۱۱۹:۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۱۲۰:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۱۲۱:۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ نِ الْقُرَظِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰی لِلَّذِیْ

کہ جس وقت چلے گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کریں گے ان کے بیٹے بادشاہوں کی کہ بیٹے فارس اور روم کے ہیں مسلط کرے گا اللہ تعالیٰ امت کے بدوں کو ان کے نیکوں پر (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۱۱۹:۔ اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ قتل کرو گے تم اپنے امام کو اور مارو گے تم ایک دوسرے کو ساتھ اپنی تلواروں کے یہاں تک کہ وارث ہوں گے دنیا تمہاری کے، (ترمذی)

۵۱۲۰:۔ اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ہو بہرہ مندتر ین لوگوں کا دنیا میں کثرت مال کے احمق بیٹا احمق کا (ترمذی اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوت میں)

۵۱۲۱:۔ اور محمد بن کعب قرظیؓ سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ کو اس شخص نے کہ سنا علی بن ابی طالبؓ سے کہ کہا علیؓ نے کہ تحقیق ہم بیٹھے ہوتے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں پس آئے ہم پر مصعب بیٹے عمیرؓ کے اس حال میں کہ نہ تھی انکے بدن پر مگر چادر ان کی پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے چمڑے کے پس جب دیکھا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روئے

ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت میں شرک اور بدعت نہایت رائج ہوگئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بداعتقادی علی العموم ظاہر ہے یہود و نصاریٰ کے تمام پر تقدم ہو گئی بلکہ پیر زادوں اور پیر پرستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کو بھی ہرگز نہ سوجھے، ۳ے نہیں پرواہ کریگا یعنے اس پر نہ اعتبار کریگا ۵۱۹۔ جس وقت الخ یہ حدیث معجزہ ہے آپ کا کہ جیسے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ جب فارس روم فتح ہوا اور وہاں کی غنیمتیں ہاتھ آئیں اور ان کی اولاد کو غلام بنایا اور دولت مندی خوب ہوئی تو مسلط کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمانؓ کے قاتلین کو ان پر اور غالب کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر ۲ے اپنے غلام کو یعنے خلیفہ یا سلطان کو ۳ے وارث ہونگے، یعنی ملک و سلطنت ظالموں کے ہاتھ آویگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں نے اپنے ہی امام حسینؓ کو مار ڈالا اور اپنے درمیان خوب طرح کا بازار گرم کیا اور سلطنت یزید و مروان کے قبضہ میں کر دی، ۵۱۲ے احمق بیٹا احمق کا الخ مطلب یہ ہے کہ ذلیل اور پاجی لوگ حاکم ہونگے جو لوگ شریف النسب اور عالی ہمت ہونگے انکی قدر و منزلت نہ ہوگی اور چور اٹھائی گیرے بہاں بھر کے دغا باز پاجی کمینے سرمیر حکومت ہونگے ایسے ہی زمانہ ہے اکثر شہروں میں یہی حال ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے ۵۵ مسجد میں یعنی مسجد مدینہ میں یا مسجد قبا میں ؎

كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى
وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ
نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۱۲۲ ۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى
النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا۔

۵۱۲۳ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ

بسبب اس امر کے کہ تھے[1] بیچ نعمتوں کے اور بسبب دیکھنے اس حال کے کہ اس میں[2] ہے آج پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ صبح[3] کو نکلے گا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑا[4] کے اور شام کو نکلے گا بیچ ایک جوڑا کے اور رکھا جائے گا آگے اسکے ایک تباقی کھانیکا اور اٹھایا جائے گا دوسرا اور ڈھانکو گے[5] تم اپنے گھروں کو جیسے[6] کہ ڈھانکا جاتا ہے کعبہ پس کہا بعض صحابہؓ نے یا رسول اللہ ہم اس[7] دن بہتر ہونگے اس حال سے کہ آج رکھتے ہیں اس[8] لئے کہ فارغ ہونگے واسطے عبادت کے اور کفایت[9] کئے جائیں گے ہم محنت سے فرمایا آپ نے یوں نہیں ہے بلکہ تم آج کے دن بہتر

۵۱۲۲ ۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اس زمانہ کے لوگوں میں اپنے دین پر مانند[10] مٹھی لینے والا انگاری کے ہے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اسناد سے۔

۵۱۲۳ ۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت امیر تمہارے نیک اور غنی تمہارے سخی اور امور تمہارے آپس کے مشورہ سے[11] ہوں پس

---

[1] کہ تھے، یعنی پہلے دن اس سے، [2] اس میں ہے آج، یعنی فقر و خستہ حالی سیوطی نے جمع الجوامع میں حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دن مصعب بن عمیرؓ حضرت کے پاس آئے اور بکری کا تسمہ کمر پر باندھا ہوا تھا آپ نے فرمایا دیکھو اس شخص کا دل اللہ تعالیٰ نے روشن کر دیا ہے اور میں نے دیکھا اس کے والدین کو کہ اس کو بہت نفیس کھانا کھلاتے تھے اور میں نے اس پر جوڑا کپڑوں کا دیکھا جو دو سو درہم کو خرید کیا تھا پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کو اس حال میں پہنچا دیا کہ دیکھتے ہو، [3] صبح کو، یعنی بسبب نہایت تنعم کے، [4] اور اٹھایا جائے گا دوسرا یعنی جیسے متنعمین کی عادت ہے، [5] اور ڈھانکو گے الخ یعنی تم اپنے گھروں کو دیوارگیریاں لگاؤ گے، [6] جیسے الخ یہ کنایہ ہے تنعم اور ترفہ اور اسراف سے بیچ ہر چیز کے، [7] ہم اس دن، یعنی جس دن یہ حال رکھتے ہوں گے، [8] اس لئے کہ فارغ الخ یعنی کسب معیشت و تردد رزق سے، [9] اور کفایت الخ یعنی لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کریں گے اور ہم فراغت سے بندگی کریں گے، [10] اپنے الخ یعنی اور نگاہ رکھنے امر دین اپنے ساتھ ترک کرنے دنیا اپنی کے، [11] آپس کے مشورہ سے ہوں، یعنی مسلمان ایک رائے پر ہوں اور متفق ہوں آپس میں نہ مختلف ÷

الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَ اُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَاءِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۵۱۲۴ - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۲۵ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ

پشت[1] زمین کی بہتر ہے تمہارے لئے زمین کے پیٹ سے اور جبکہ ہوں امیر تمہارے[2] بد اور دولتمند تمہارے بخیل اور کام تمہارے سپرد ہوں طرف عورتوں کے پس پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لئے پشت زمین سے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے -

۵۱۲۴ - اور ثوبان رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہیں گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلائیں گے بعضے ان کے بعضوں کو واسطے لڑنے تمہارے کے جیسے کہ بلاتے ہیں کھانے والے بعضے ان کے بعضوں کو طرف کاسہ طعام کے پس کہا کہنے والے نے یہ غالب آنا ان کا ہم پر بسبب کمی کے ہوگا اس دن کہا بلکہ تم اس دن بہت ہوگے و لیکن تم مانند جھاگ کے ہوگے کہ اوپر کنارہ نالے کے ہوتی ہیں البتہ نکال ڈالے گا اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں میں سے رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہارے دلوں میں سستی کہا کہنے والے نے یا رسول اللہ اور کیا ہے سبب سستی پڑنے کا ہمارے دلوں میں فرمایا سبب پڑنے سستی کا دل میں محبت دنیا کی اور ناخوش رکھنا موت کا ،

(ابوداؤد، اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

تیسری فصل

۵۱۲۵ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ نہیں[5] پیدا ہوتی خیانت کبھی غنیمت میں بیچ کسی قوم کے

---

[1] پس پشت زمین کی بہتر ہے الخ یعنی زندگی بہتر ہے موت سے اس لئے کہ تم عمل کرو گے جو کہ کتاب و سنت میں ہے اور رحمت الٰہی اس کے لئے کہ دنیا زیادہ عمر اسکی اور اچھے ہوں عمل اسکے، [2] بد الخ فاسق اور ظالم، [3] طرف الخ حالانکہ وہ ناقصات عقل و دین ہیں اور وارد ہوا ہے شاوروہن و خالفوہن اور وہ مرد بھی انہیں کے حکم میں ہیں جن پر حب و جاہ مال کی غالب ہے اس چیز کو کہ اس سے دین میں ضرر ہے اور نہیں جانتے انجام کار کو، [4] البتہ ڈالے گا الخ اس حدیث کے موافق اس زمانہ میں مسلمانوں کا حال پر ملال ہے یہ ساری ذلتیں جو مسلمانوں کو ہوتی رہتی ہیں اسکا سبب تو یہی ہے کہ ان لوگوں نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے اور مراسم ایمان کو طاق نسیاں پر رکھ کر بے شرمی کا جامہ پہن لیا ہے کہ جس کو سنو وہ یہی کہتا ہے کہ مسلمانوں پر ادبار ہے اور کافر کا اقبال کوئی مکم بخت اتنا انصاف نہیں کرتا کہ یہ ادبار و اقبال کس کے سبب سے ہے اور کس طرف سے ہے خود کردہ را چہ درمان تم نے کب یاد رکھا اللہ کو کہ وہ یاد رکھے تم کو، [5] نہیں پیدا ہوتی الخ طبرانی نے اس حدیث کو مرفوعًا بیان کیا ہے ابن عباس سے اس میں یہ بھی ہے کہ جو قوم زکوٰۃ روکتی ہے ان سے بارش رک جاتی ہے ؛

الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

بَابٌ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۲۶۔ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا

مگر کہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں ہیبت دشمن کا اور نہیں پھیلتا زنا کسی قوم میں مگر یہ کہ بہت ہوتی ہے ان میں موت اور نہیں کم کرتی کوئی قوم ماپنا اور تولنا مگر کہ کم کیا جاتا ہے ان سے رزق اور نہیں حکم کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ پھیلتی ہے درمیان انکے خونریزی اور نہیں توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہے ان پر دشمن۔ (مالک)

یہ باب[1] تتمہ ہے پہلے باب کا

پہلی فصل

۵۱۲۶۔ حضرت عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن اپنے خطبہ میں آگاہ ہو تحقیق میرے رب نے حکم کیا مجھ کو یہ کہ سکھاؤں میں تم کو وہ چیز کہ نہیں جانتے تم اس دن میں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو مال کہ دیا میں نے اسکو کسی بندے کو اپنے بندوں میں سے حلال[2] ہے اور میں نے پیدا کیا سب بندوں کو مائل باطل سے طرف حق کے اور تحقیق آئے[3] بندوں کے پاس شیاطین پس پھیرا انکو شیاطین نے انکے دین سے اور حرام کی ان پر وہ چیز کہ حلال کی میں نے واسطے انکے اور حکم کیا شیاطین نے انکو یہ کہ

[1] یہ باب تتمہ ہے الخ یعنے لواحق اور تتمات پہلے باب کے کہا ابن مالک نے باب فی الانذار والتحذیر یعنے یہ باب ہے بیچ ڈرانے اور نصیحت کرنے کے۔ [2] حلال ہے الخ یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کوئی اس کو اپنی طرف سے حرام نہیں کر سکتا جیسے جاہلیت میں اونٹوں کو جو بتوں کی نذر کرتے تھے اپنے اوپر حرام کر دیا ہے۔ [3] آئے الخ یعنی اگر شیطان کسی کو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنی پیدائشی دین پر رہتا اور حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اس کا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کرتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر و نیاز کھانے کو جس عورتیں اچھوتا کہتی ہیں بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہؓ کے کھانے کو مردوں کو نہ دینا ہرگز درست نہیں یہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع میں اس کا کچھ حکم نہیں۔

وَإِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ
إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ وَأَنْزَلْتُ إِلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا
وَيَقْظَانَ وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً
قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا أَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا
نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥١٢٧ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ
وَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ

شریک کریں ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہیں اتاری میں نے ساتھ اس چیز کے دلیل اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے نظر کی[1] زمین والوں کے پس[2] مبغوض رکھا انکو عرب انکے کو اور عجم انکے کو مگر ایک جماعت[3] کو اہل کتاب سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں بھیجا میں نے تجھ کو پیغمبر کر کے مگر اس لئے کہ آزمائش[4] کروں میں تجھ کو اور آزمائش کروں میں ساتھ تیرے[5] اور بھیجی میں نے تجھ پر ایک کتاب کہ نہیں دھوتا اسکو پانی[6] پڑھتا ہے اسکو سوتے اور جاگتے ہیں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو جلا دوں[7] قریش کو پس کہا میں نے اے رب میرے اسوقت کچلیں گے سر میرا پس کردیں گے میرے سر کو مانند روٹی کے فرمایا کہ نکال تو انکو انکے وطن سے جیسے نکالا انہوں نے تجھ کو اور جہاد کر ان پر جہاد کریں گے ہم اسباب جہاد کا اور خرچ کر ہم پہنچائیں گے اسکو تیرے لئے اور بھیج ان پر لشکر بھیجیں گے[8] ہم پانچ مقدار لشکر عظیم کے اور لڑ ہمراہ لے کر ان کو کہ فرمانبرداری کی ہے انہوں نے تیری ساتھ ان کے کہ سرکشی کی ہے تجھ سے۔ (مسلم)

٥١٢٧ - اور ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ کہا اس نے جبکہ اتری آیت ڈرا اپنے کنبے والے نزدیکیوں کو پس چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر[9] پس شروع کیا پکارتا اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی واسطے فرقوں قریش کے یہانتک کہ جمع ہوئے

---

[1] نظر کی الخ یعنے اور پایا ان کو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی میں، [2] پس مبغوض رکھا انکو بسبب بدکرداری اور بد اعتقادی انکی کے قبل بعثت حضرت کے شرک پر اور بسبب کفر انکے کہ قوم موسیٰ کی کافر ہوئی ساتھ عیسیٰ کے اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسیٰ قائل ہوئی تثلیث کی یا عیسیٰ کی ابنیت کی، [3] مگر ایک جماعت کو الخ کہ باقی اور ثابت رہی اوپر دین و ایمان ساتھ موسیٰ اور عیسیٰ کے اور تحریف و تبدیل نہ کیا دین اور کتاب اپنی کو یہانتک کہ ایمان لائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر، [4] آزمائش کروں الخ کیونکر صبر کرتا ہے تو ایذا قوم پر، [5] ساتھ تیرے یعنے تیری قوم کہ آیا ایمان لاتے ہیں یا کفر کرتے ہیں، [6] نہیں دھوتا اس کو پانی، یعنے کاغذ کے لکھے ہوئے کو پانی سے دھوتے تو مٹ جاتا ہے یہ ویسا نہیں ہے بلکہ محفوظ ہے زوال سے قیامت تک دلوں میں محفوظ ہے اور احکام اس کے باقی ہیں، [7] کہ جلاؤں میں، یعنے ہلاک کروں ان کو، [8] بھیجیں گے ہم الخ چنانچہ روز بدر کے پانچ ہزار فرشتے ہمارے مدد لشکر اسلام کے بھیجے اور مشرک اس دن ہزار تھے اور مسلمان تین سو تیرہ، [9] پس شروع کیا الخ ابتدا اسلام میں سب قریش مکہ کو مکہ میں جمع کیا اور یہ حدیث بیان فرمائی یعنے دنیا میں اپنے مال دینے میں مجھ کو اختیار ہے میں آخرت میں مالک اور مختار نہیں بدوں ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت نہ کھولیو۔

قُرَيْشٌ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَقَالَ أَرَأَيْتُكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ نَادَى يَا عَبْدَ مَنَافٍ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ۔

۵۱۲۸ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پس فرمایا کہ خبر دو مجھ کو کہ اگر خبر دوں میں تم کو یہ کہ ایک لشکر اترا ہے بیچ جنگل کے ارادہ کرتا ہے کہ غارت کرے تم پر آیا سچا جانو کے تم مجھ کو کہا انہوں نے ہاں اس لئے کہ نہیں تجربہ کیا ہم نے تم پر مگر سچ کا فرمایا آپ نے پس تحقیق میں خبر دیتا ہوں تم کو پہلے اترنے عذاب کے سے پس کہا ابولہب نے ہلاکت ہو تم تمام ایام میں کیا اسی لئے اکٹھا کیا تھا تو نے ہم کو پس اتری یہ سورہ ہلاک ہوں دونوں ہاتھ ابو لہب کے اور ہوئے وہ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ندا کی آپ نے اور فرمایا اے بیٹو عبد مناف کے نہیں ہے حال میرا اور تمہارا مگر مانند حال ایک شخص کے کہ دیکھا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا کہ نگہبانی کرے اپنی قوم کی پس ڈرا یہ شخص کہ سبقت لے جائیں دشمن طرف اہل اسکے کے شروع کیا چلاتا اور کہتا یا صباحاہ۔

۵۱۲۸ ۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا اس نے کہ جب یہ آیت اتری کہ ڈرا تو اپنے کنبے کو کہ بہت نزدیک ہیں بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوئے پس تعمیم کی آپ نے پکارنے میں اور تخصیص کی پس فرمایا اے اولاد کعب بن لوئی کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اے اولاد مرہ بن کعب کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ دوزخ کی سے اے اولاد عبد شمس کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اے اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اے اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اے اولاد عبد المطلب کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اے فاطمہؓ خلاص کر اپنی جان کو آگ سے اس لئے کہ میں مالک ہوں تمہارے لئے عذاب کے سے کسی چیز کا سوائے اس کے کہ واسطے تمہارے مجھ پر حق قرابت کا ہے کہ تر کرتا ہوں میں اس کو ساتھ اسکی تری کے (مسلم)

لہ پس تعمیم کی الخ یعنی پکارتا ان کو ساتھ نام جد بعید کے انکے کہ سب کو شامل ہو اور ساتھ نام جد قریب کے کہ مخصوص کو ساتھ بعض کے پھر بیان کی لاوی نے کیفیت عموم خصوص کی اور غرض یہ ہے کہ اوپر سے نیچے تک جب یک جدی برادریوں کو علیحدہ علیحدہ نام لے کر حکم الٰہی ستادیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے کسی کو دوزخ نہ بچا سکوں گا باقی رہی گناہ گار مسلمانوں کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہو گی رہا برادری کا حق سو بخوبی ادا ہو گا ۔

وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا
بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ
اللهِ شَيْئًا وَّيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَّيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۱۲۹۔ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتِيْ
هٰذِهٖ أُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ لَيْسَ لَهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَ
الْقَتْلُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ۔

۵۱۳۰۔ وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَّرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَّرَحْمَةً ثُمَّ مُلْكًا عَضُوْضًا

اور یہ حدیث بخاری مسلم کے اہل ہے فرمایا آپ نے اے گروہ قریش کی خریدو اپنی جانو جانوں کو نہیں دفع کر سکتا میں تم سے عذاب خدا کے سے کچھ اے اولاد عبد مناف کی نہیں دور کر سکتا میں تم سے اللہ کے عذاب سے کچھ اے عباس بن عبد المطلب کے نہیں دور کر سکتا میں تم سے اللہ کے عذاب سے کچھ اور اے صفیہ پھوپھی رسول اللہ کی نہیں دور کر سکتا میں تجھ سے اللہ کا عذاب کچھ اور اے فاطمہؓ بیٹی محمدؐ کی[۲] مانگ مجھ سے جو چاہے میرے مال میں سے نہیں[۳] دور کر سکتا میں تجھ سے اللہ کا عذاب کچھ۔

دوسری فصل

۵۱۲۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امت میری یہ امت مرحومہ[۴] ہے نہیں اس پر عذاب آخرت میں عذاب آخرت میں عذاب اس کا دنیا میں فتنے اور زلزلے اور قتل ہے، (ابوداؤد)

۵۱۳۰۔ اور ابو عبیدہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت[۵] اور رحمت کے پھر ہو گا امر دین

---

[۱] خرید و اپنی جانوں کو، یعنی خلاص کر دو انکو آگ دوزخ سے ساتھ ایمان کے، [۲] مانگ الخ یعنی دنیا میں اپنے مال دینے کو مجھ کو اختیار ہے آخرت کا میں مالک اور مختار نہیں بدون ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت پر نہ بھولیو، [۳] نہیں الخ اس حدیث پر بعض نے یہ اعتراض کیا ہے کہ آپ کے پاس اس قدر مال کہاں تھا خاص کر مکہ میں جو فرمایا میرے مال میں سے جو تو چاہے مانگ لے جواب اس کا یہ ہے کہ آپ کو حضرت خدیجہؓ کے مال سے اللہ عزوجل نے غنی کر دیا تھا جیسے فرمایا ووجدک عائلاً فاغنیٰ اور اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کا یہی قول ہے اور علاوہ اس کے مال کا اطلاق تھوڑے بہت دونوں پر ہوتا ہے پس یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ آپ کے پاس مال بالکل نہ تھا اور باوجود اسکے یہ عبارت مال بالفعل پر تقاضا نہیں کرتی شاید یہ امر ہو کہ اگر کچھ میرے پاس ہو گا تو لے لیتا مگر نجات آخروی میرے اختیار میں نہیں ہے، [۴] تہیل اس پر الخ یعنی تحت عذاب بعض نے کہا خاص ہے اس جماعت سے جو کبائر کے مرتکب نہیں ہوتے اور ممکن ہے کہ اس سے خاص صحابہؓ کی جماعت مراد ہو، [۵] ساتھ اس نبوت اور رحمت کے یہ زمانہ آپؐ کی وفات پر موقوف ہوا۔

ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِي الْأَرْضِ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ -

۵۱۳۱ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيٰى الرَّاوِيْ يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ قِيْلَ فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۳۲ :- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا

کا خلافت[1] اور رحمت[2] پھر ہوگا یہ امر بادشاہت گزندہ پھر ہونے والا ہے یہ کار تکبر اور حد سے گزرنا اور فساد بڑھنا ہے زمین میں حلال جانیں گے یہ ریشمی کپڑوں کو اور عورتوں کے شرم گاہوں کو اور شرابوں کو روزی دیئے جائیں گے باوجود ان کاموں کے اور مدد دیئے جائیں گے یہانتک کہ ملاقات کریں گے اللہ تعالیٰ سے، (بیہقی شعب الایمان میں)

۵۱۳۱ :- اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اول اسی چیز کا کہ الٹا جائیگا کہا زید بن یحییٰ راوی نے یعنی اسلام میں جیسا کہ الٹا جاتا ہے یا سن یعنی شراب ہوگی کہا گیا پس کس طرح یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اسکے وہ چیز کہ بیان کی فرمایا آپ نے نام رکھیں گے اس کا اور نام[3] سوا شراب کے پس حلال جانیں گے اس کو، (دارمی)

تیسری فصل

۵۱۳۲ :- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے اس نے حذیفہؓ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہے گا وجود نبوت کا اور نور اس کا درمیان تمہارے جب کہ چاہے اللہ تعالیٰ ہوتا اس کا پھر اٹھا لے گا نبوت کو اللہ تعالیٰ پھر[4] ہوگی خلافت در طریقہ نبوت کے جب تک کہ چاہے گا اللہ تعالیٰ ہوتا اس کا پھر اٹھا لے گا اس کو بھی اللہ تعالیٰ پھر ہوگی حکومت بادشاہت گزندہ پس

[1] خلافت اور رحمت۔ خلافت سے خلفاء راشدین کا زمانہ مراد ہے کہ ساتھ خلافت اور نیابت آپ کے کار دین و دنیا کا انتظام رکھتا تھا تیس برس خلفاء اربعہ کا زمانہ اور چھ ماہ حضرت امام حسن علیہ السلام کا زمانہ، [2] پھر ہوگا یہ امر بادشاہت گزندہ خلفاء کی خلافت عباسیہ کے ختم ہو جانے تک یہی حالت رہی عثمان خان ترک کے ہاتھ پر خلافت عباسیہ ختم ہو گئی یہ شخص ترکستان سے نکل کر تمام اہل روم کی طرف گیا اور اس کو فتح کیا اور اسی سے بنائی ہوئی سلطنت ترکیہ یعنے دولت عثمانیہ کی اور اب جو بادشاہت ہے روم کا اور سلطان عبدالمجید خان وہ بھی ترک ہے اسی عثمان کی اولاد میں سے جبریت اور عتوت اور فساد سے یہی دولت عثمانیہ مراد ہے، [3] اور نام سوائے شراب کے الخ جیسے کوئی شربت مفرح کہے گا کوئی عرق النشاط کوئی شراب الصالحین نام بدل لینے سے کیا ہوتا ہے جو چیز حرام ہے وہ ہر طرح حرام ہے، [4]

فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيْبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبْتُ اِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُذَكِّرُهُ اِيَّاهُ وَقُلْتُ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهٖ وَاَعْجَبَهٗ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

باقی رہے گی وہ جب تک کہ چاہے گا اللہ تعالیٰ کہ ہو پھر اٹھالے گا اس کو بھی اللہ تعالیٰ پھر ہوگی حکومت اور بادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہے گی وہ جب تک کہ چاہے اللہ تعالیٰ کہ ہو پھر اٹھالے گا اس کو بھی اللہ تعالیٰ پھر ہوگی خلافت[1] اور طریقہ نبوت کے پھر چپ رہے آپ کہا حبیب بن سالم نے پس جب کہ اٹھے عمر بن عبدالعزیز لکھی میں نے یہ حدیث درحالیکہ یاد دلاتا تھا میں ان کو یہ حدیث اور کہا میں نے امید رکھتا ہوں میں یہ کہ ہو تم امیرالمومنین پیچھے بادشاہت گزندہ اور غلبہ پس خوش آئی ان کو یہ خبر اور تعجب میں ڈالا ان کو یعنی عمر بن عبدالعزیز کو (احمد) اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ۔

[1] پھر ہوگی الخ ممکن ہے کہ خلافت علی منہاج النبوۃ سے بھی عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ مراد ہو جیسے حبیب نے کہا یا مراد ہو اس سے زمانہ مہدی کا۔

كِتَابُ الْفِتَنِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۳۳:۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۳۴:۔ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ

یہ کتاب ہے بیان فتنوں کے[1]

پہلی فصل

۵۱۳۳:۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوئے ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونا نہیں چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونے والی تھی اس مقام میں قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اسکو یاد رکھا اس شخص نے کہ یاد رکھا اسکو اور بھول گیا اسکو جو شخص کہ بھول گیا اسکو تحقیق جانتا ہے اس قصیہ کو میرے ان یاروں نے اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہے ان سے وہ چیز کہ تحقیق بھول گیا ہوں میں اس چیز کو پس یاد دلاتا ہوں اسکو جیسے کہ یاد دلاتا ہے شخص چہرہ شخص کا جبکہ غائب ہوتا ہے اس سے پھر جبکہ دیکھتا ہے پہچان لیتا ہے اسکو۔ (بخاری مسلم)

۵۱۳۴:۔ اور اسی سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پیش کئے جاویں گے[2] فتنے دلوں پر مانند بوریہ کے تنکے تنکے پس جو دل کہ ملایا گیا ساتھ ان فتنوں کے نشان کیا جاویگا بیچ اسکے نقطہ سیاہ اور جس دل نے انکار کیا ان فتنوں کا

---

[1] یعنی فتنہ کہتے ہیں ہر ایک فساد کو جو مسلمانوں میں واقع ہو خواہ یہ فساد آپس کی لڑائی کا ہو یا گمراہی کا یا مال دولت اولاد کا جو خدا سے غافل کر دے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر جو بڑے بڑے فتنے واقع ہونگے ان کی خبر دے دی تھی اور گمراہی کا فتنہ صحابہؓ کے اخیر عہد میں نکلنا شروع ہوا سب سے پہلے معبد جہنی نکلا جو تقدیر کا منکر تھا پھر عبداللہ بن سبا کا فتنہ جس نے رفض پھیلایا پھر جہم بن صفوان کا فتنہ جس نے صفات اللہ تعالیٰ کی تاویل کی ہمارے زمانہ میں ایک شخص سید احمد خان کشمیری نکلا [illegible] نے لوگوں کو ملحد بنا دیا اور حال میں ایک شخص پنجاب میں نکلا غلام احمد نام جس نے دعویٰ کیا کہ میں حضرت عیسیٰ ہوں اللہ عز وجل ان فتنوں سے بچائے۔ [2] پیش کئے جاویں گے الخ جیسے فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلوں پر ہجوم رہتا ہے سو جس دل میں واہیات کم گیا سو سیاہ ہو گیا اس کو نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی جیسے اندھے پانی میں رہ تن نہیں ٹھہرتا اور جس دل نے ان کا کچھ دھیان نہ کیا اور آپ کو خطرات [illegible] سے بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہے اس کو نیک و بد کی تمیز ہوتی ہے اور گناہ سے بچا رہتا ہے۔

09380

فِتْنَةٌ مَّا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مِرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۳۵:۔ وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُّؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَّيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۳۶:۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ

کیا جاویگا اس میں نقطہ سفید یہاں تک کہ ہوجاویں گے دل دو قسم پر سفید مانند سنگ مرمر کے پس ضرر نہیں کریگا اسطرح کے دل میں کوئی فتنہ جبتک کہ باقی ہے آسمان و زمین اور دوسرا سیاہ راکھ کا سا رنگ یا س الٹے کے نہیں پہچانتے کا یہ دل کا نیک و رنہ برا تے گو برائی کو مگر اس چیز کو پلایا گیا ہے قسم ہوائے نفسانی سے (مسلم)

۵۱۳۵: اور اسی حذیفہؓ سے روایت ہے کہ بیان کیں ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں دیکھیں میں نے ان میں سے ایک میں منتظر ہوں دوسرے کا حدیث کی ہم کو کہ تحقیق امانت اتری ہے لوگوں کے دلوں کی جڑ میں پھر جانا قرآن سے پھر جانا[1] سنت سے اور حدیث کی ہم سے اٹھنے امانت کے سے فرمایا حضرت نے کہ سوئے گا شخص سونا پس لی جاوے گی امانت دل اس کے سے پس ہوجانے گا نشان امانت کا مانند نشان داغ کے پھر سوویگا شخص دوسرا پس لیا جاویگا تو باقی رہے گا نشان اس کا مانند نشان آبلہ کے مانند انگاری کے کہ لنڈھا دے تو اس کو اپنے پاؤں پر پس آبلہ ہوجاوے پس دیکھے تو اس جگہ کو پھولی ہوئی حالانکہ نہیں ہے اس میں کوئی چیز اور صبح کریں گے لوگ اس حالت میں کہ بیع و شرا کریں گے آپس میں اور نہیں قریب کوئی کہ ادا کرے امانت کو پس کہا جاویگا تحقیق بیچ فلانے قبیلہ کے ایک شخص ہے امانتدار اور کہا جاویگا واسطے اس شخص کے کیا خوب عقلمند ہے اور کیا خوشگو ہے اور کیا چالاک ہے اور حالانکہ نہیں ہے

۵۱۳۶۔ اور حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ کہا تھے لوگ پوچھتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے خیر[2] سے اور تھا میں پوچھتا حضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) سے حال شر[3] کا واسطے خوف اس بات کے کہ پہنچ جاوے

---

[1] پھر جانا سنت سے یعنی ظاہر اور باطن سے امانتدار اور دیندار ہوگئے اور خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ امانتداری دمبدم کم ہوتی جاوے گی آخر کو یہ حال ہوجاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ جن کی لوگ تعریف کریں گے ان کی بھی نیت بدل جاوے گی کچھ امانتداری انکے دل میں نہ رہے گی، [2] خیر سے یعنی طاعت سے تاکہ بجا لاویں اس کو یا وسعت رزق سے تاکہ خوش ہوں ساتھ اسکے اور مدد حاصل کریں ساتھ دنیا کے آخرت پر [3] حال شر کا، یعنی گناہ کا یا فتنہ کا مرتکب ہونا ہے وسعت رزق پر ٭

اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا فِیْ جَاھِلِیَّۃٍ وَّشَرٍّ فَجَآءَنَا اللّٰہُ بِھٰذَا الْخَیْرِ فَھَلْ بَعْدَ ھٰذَا الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَھَلْ بَعْدَ ذٰلِکَ الشَّرِّ مِنْ خَیْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِیْہِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُہٗ قَالَ قَوْمٌ یَّسْتَنُّوْنَ بِغَیْرِ سُنَّتِیْ وَیَھْدُوْنَ بِغَیْرِ ھَدْیِیْ تَعْرِفُ مِنْھُمْ وَتُنْکِرُ قُلْتُ فَھَلْ بَعْدَ ذٰلِکَ الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاۃٌ عَلٰی اَبْوَابِ جَھَنَّمَ مَنْ اَجَابَھُمْ اِلَیْھَا قَذَفُوْہُ فِیْھَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صِفْھُمْ لَنَا قَالَ ھُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَیَتَکَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَکَنِیْ ذٰلِکَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَھُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھُمْ جَمَاعَۃٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْکَ الْفِرَقَ کُلَّھَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَۃٍ حَتّٰی یُدْرِکَکَ الْمَوْتُ وَ

مجھ کو کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو پس کیا پیچھے اس خیر کے کچھ شر ہونے والی ہے فرمایا حضرت نے کہ ہاں ہوگی کہا میں نے اور کیا پیچھے اس کے شر خیر ہوگی فرمایا ہاں اور اس میں کدورت ہوگی کہا میں نے اور کیا ہوگی کدورت اس کی فرمایا قوم ہوگی کہ راہ اختیار کریں گے غیر راہ میری کے اور راہ بتلاویں گے لوگوں کو غیر راہ میری کے پہچانے گا تو ان سے اور نہیں پہچانے گا تو کہا میں نے اور کیا ہے بعد اس خیر کے شر اور فرمایا ہاں بلاتے والے ہونگے لوگوں کو اوپر دروازے دوزخ کے جو شخص کہ قبول کریگا بات انکی اس کی طرف کی پس ڈالیں گے وہ اسکو اس میں کہا میں نے یا رسول اللہ بیان کیجئے احوال انکا ہم سے فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سے اور کلام کرینگے ساتھ زبانوں ہماری کے کہا میں نے پس کیا فرماتے ہو مجھ کو اگر پالے مجھ کو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو اور امام انکے کو پس اگر نہ ہو مسلمانوں کے لئے جماعت اور نہ امام فرمایا یکسو ہو تو ان سب فرقوں سے اگرچہ چباوے تو جڑ درخت کی یہاں تک کہ پاوے اور پہنچے تم کو موت حالانکہ ہووے تو اوپر حالت یکسوئی کے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت مسلم کی یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے ہوں گے میرے بعد امام نہیں چلے

؎ کہ بیچ جاوے خیر کو یعنی واسطے خوف اسکے کہ لاحق ہو مجھ کو شر بنفسہ یا سبب اس کا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکماء نے اور بعضے فضلاء نے کہ رعایت پرہیز کی اولی ہے بیچ دفع کرنے بیماری کے استعمال کرنے دوا کے سے اور کہا طیبی نے مراد شر سے فتنہ ہے اور سست ہونا [illegible] اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعات کا اور خیر عکس اس کی ہے، ؎۲ اور بدی کی یہ عطف تفسیری ہے اور اس سے [illegible] مراد ہے اور یا تخصیص بعد تعمیم ہے، ؎۳ اس خیر کو یعنی اسلام کو یعنی آپ کے مبعوث کرنے کے ساتھ، ؎۴ ہاں ہوگی یعنی اس خیر کے بعد شر ہوگا، ؎۵ خیر ہوگی کہ پھر امر دین کا رواج پاوے، ؎۶ ہاں یعنی بعد اسی شر کے خیر ہوگی، ؎۷ بیان کیجئے الخ یعنی تاکہ جب وہ لوگ پیدا ہوں میں ان کو پہچان لوں، ؎۸ وہ یعنے جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے، ؎۹ قوم ہماری یعنی اسلام کا دعویٰ کریں گے، ؎۱۰ ساتھ زبانوں ہماری کے، یعنی قرآن و حدیث کی مگر وہ قرآن و حدیث کی وہ تاویلیں کرینگے جو سلف میں سے کسی نے بیان نہیں کیں جیسے آج کل سید احمد و مرزا غلام احمد اور نور دین ہیں، ؎۱۱ اگر نہ ہو مسلمانوں کے لئے جماعت اور مسلمانوں کے کئی جدا جدا فرقے ہو جاویں اور ہر ایک فرقہ خود مختار اور خود رائے ہو جیسے اس زمانہ میں ہے، ؎۱۲ اور پہنچے تجھ کو موت حالانکہ ہووے تو اوپر حالت یکسوئی کے اس حدیث میں بڑی پیشگوئی فرمائی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کے جو گمراہ فرقے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا عمر بن عبد العزیز کا زمانہ مراد ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ وہ زمانہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا اس میں اگرچہ

اَنْتَ عَلٰی ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ یَکُوْنُ بَعْدِیْ اَئِمَّۃٌ لَا یَھْتَدُوْنَ بِھُدَایَ وَلَا یَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ وَ سَیَقُوْمُ فِیْھِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُھُمْ قُلُوْبُ الشَّیَاطِیْنِ فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَیْفَۃُ قُلْتُ کَیْفَ اَصْنَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ اَدْرَکْتُ ذٰلِکَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِیْعُ الْاَمِیْرَ وَاِنْ ضُرِبَ ظَھْرُکَ وَاُخِذَ مَالُکَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ۔

۵۱۳۷: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَّیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۳۸: وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَھَا تَسْتَشْرِفْہُ فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ

گے میری سیدھی راہ پر اور نہیں پکڑیں گے طریقہ میرا اور اٹھیں گے اس زمانہ میں کتنے اشخاص[1] کہ دل ان کے دل شیطانوں کے سے ہونگے بیچ بدن آدمی کے کہا حذیفہؓ نے کہا میں کیا کروں میں یا رسول اللہ! اگر پاؤں میں اسوقت کو فرمایا سننا تو جو کچھ کہے امیر اور فرمانبرداری کرنا امیر کی اگرچہ مارے جاوے پیٹھ تیری اور لیا جاوے مال تیرا پس سننا اور اطاعت کرنا۔

۵۱۳۷:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ اعمال نیک کے ان فتنوں پر کہ مانند ٹکڑوں اندھیری رات کے ہونگے کہ صبح کریگا شخص مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر کہ بیچے گا دین اپنا بدلے متاع دنیا کے۔ (مسلم)

۵۱۳۸:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ پیدا ہونگے فتنے بیٹھنے والا ان فتنوں میں بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا اس حالت میں بہتر ہے چلنے والے سے اور جانیوالا طرف اس فتنے کے بہتر ہے دوڑنے والے سے جو شخص کہ جھانکے گا طرف اس کی کھینچ لے گا وہ فتنہ اسکو طرف اپنی پس جو شخص کہ پاوے جگہ خلاصی کی یا جگہ پناہ کی

(بقیہ صفحہ سابقہ) بھلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھیں اس کے بعد تری برائی کا زمانہ اب ہے جب کہ نیچریت اور مرزائیت ظلم کھلا پھیل رہی ہے اور جہنم کی طرف بلانے والے وہ لوگ ہیں جو نیچریوں اور مرزائیوں کے پیرو ہیں اس وقت جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان بے دینوں سے علیحدہ رہنا، سلہ کہ دل ان کے الخ یہ زمانہ بھی زمانہ حال ہے اور یہ شیطان صورت میں آدمی کے یہی نیچری اور مرزائی ہیں جنہوں نے لوگوں کو ملحد بنا دیا۔ اور باطنیہ اور قرامطہ کا مذہب از سرنو تازہ کیا، سلہ جلدی کرو الخ اس حدیث میں ان فسادوں کی خبر ہے جو آج زمانہ میں واقع ہو رہے ہیں اور ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکے سو کر لیوے ؂

تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلنَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا
خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهٖ ۔

۵۱۳۹ ۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ
فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ
مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ
بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ
اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ يَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ
النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى
اَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ

پس چاہیے کہ پناہ پکڑے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ ہوگا فتنہ کہ سونیوالا اس فتنہ
میں بہتر ہے جاگنے والے سے اور جاگنے والا اس فتنہ میں بہتر ہے کھڑے سے اور کھڑا ہونے والا اس فتنہ میں بہتر ہے سعی کرتے والے سے
پس جو شخص کہ پاوے جگہ بھاگنے کی یا پناہ کی پس چاہیے کہ پکڑے ساتھ اس کے ۔

۵۱۳۹ ۔ اور ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ نزدیک ہے کہ پیدا ہونگے
فتنے آگاہ ہو پھر پیدا ہونگے فتنے بہت آگاہ ہو پھر پایا جاویگا ان فتنوں میں ایک فتنہ بہت برا بیٹھا اس میں بہتر ہوگا چلنے والے سے اور
چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے طرف اسکے آگاہ ہو پس جس وقت کہ واقع ہو فتنہ پس جو شخص کہ ہوں واسطے اسکے اونٹ پس چاہیے
کہ ملے ساتھ اونٹوں اپنے کے اور جو شخص کہ ہوں واسطے اسکے بکریاں پس چاہیے کہ ملے ساتھ بکریوں اپنی کو اور شخص کہ ہو واسطے اسکے زمین پس
چاہیئے کہ ملے ساتھ زمین اپنی کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھ کو کہ جس شخص کے لئے نہ ہوں اونٹ اور نہ بکریاں اور نہ زمین فرمایا
حضرت نے کہ قصد کرے تلوار اپنی کے پس مارے اوپر تیزی تلوار کے ساتھ پتھر کے پھر چاہیئے کہ جلدی بھاگے اگر ہو سکے بھاگنا اے یا خدایا تحقیق
پہنچائے میں نے حکم تیرے تین بار فرمایا پس عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھ کو اگر جبر کیا جاؤں میں یہانتک کہ لے جاوے
مجھ کو طرف ایک صف کے ان دو صف قتال سے پس مارے مجھ کو ایک شخص اپنی تلوار سے یا آنکلے مجھ کو تیر پس
مار ڈالے مجھ کو فرمایا آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہ پھرے گا وہ قاتل تیرا ساتھ گناہ اپنے کے اور

---

۱ پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرت کی وفات کے بعد ظاہر ہوئے حضرت عثمانؓ
کی شہادت یعنی اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدور نہیں تو تم کوشش کرنیوالا اس میں بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنیوالے سے، ۲ پس مارے الخ یعنی
توڑ ڈالے ہتھیار اپنے تاکہ نہ جاوے طرف لڑائی کے اسی لئے کہ مسلمان جو آپس میں لڑتے ہیں انکی لڑائیوں میں نہیں جانا چاہیے، ۳ جلدی
یعنے تاکہ نہ پہنچے اس کو فتنہ، ۴ مراد سعی سے یہاں معنے مشی یعنے چلنے کے ہیں کہ مقتضی ہوتا ہے طرف سعی کے اور صراح
میں ہے السعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب کا ذکر نا پس یہاں معنے اخیر مراد ہوں گے، ۵ لاحق ہو ساتھ ان کے
اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے ۔

مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۴۰ :- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَّتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۱۴۱ :- وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ ھَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّیْ لَاَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَوَقْعِ الْمَطَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۱۴۲ :- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَۃُ اُمَّتِیْ عَلٰی یَدَیْ غِلْمَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۱۴۳ :- وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیُقْبَضُ الْعِلْمُ

گناہ تیرے کے اور ہو گا دوزخیوں میں سے۔ (مسلم)

۵۱۴۰ :- اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہ کہ ہووے بہتر مال مسلمانوں کا بکریاں کہ ساتھ جاوے لئے چوٹی پہاڑ پر اور جگہ گرنے قطرات بارش کے پر اور بھاگے یہ مسلمان اپنے دین کو ساتھ لے کر فتنوں سے۔ (بخاری)

۵۱۴۱ :- اور اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ کہا چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کے مدینہ کے مکانوں میں سے پس فرمایا کہ کیا دیکھتے ہو تم اس چیز کو کہ دیکھتا ہوں میں عرض کیا صحابہؓ نے یہ کہ نہیں فرمایا پس تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں[۵۳] فتنوں کو کہ پڑتے ہیں درمیان گھروں کے تمہارے مانند پڑنے مینہ کے۔ (بخاری، مسلم)

۵۱۴۲ :- اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھوں[۵۴] کتنے ایک نوجوان کے ہے قریش میں سے۔ (بخاری)

۵۱۴۳ :- اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہو گا آپس میں زمانہ اور اٹھایا جاوے گا علم اور پیدا ہوں گے فتنے اور ڈالا جاوے گا بخل اور بہت ہو گا ہرج عرض

---

[۵۱] اور ہو گا دوزخیوں میں سے الخ حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہوں گے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہو گا اس واسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اس وقت میں گوشہ گیری نکالی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمرؓ اور سعید بن ابی وقاصؓ اور ابو بکرۃ مسلمانوں کے جنگ میں شریک نہ ہوئے بموجب اس حدیث کے، [۵۲] قریب ہے یہ کہ ہووے الخ یعنے فساد کے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہے لوگوں کے ملنے سے ایسے وقت میں ایمان سلامت نہیں رہتا تو بکریاں چرانا بہتر ہے، [۵۳] البتہ دیکھتا ہوں الخ اس حدیث میں یہ بھی ان فسادوں کی خبر ہے جو مدینہ میں حضرتؐ کے بعد ہوئے جیسے حضرت عثمانؓ کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال جس میں بے حرمتی مسجد نبوی کی کی گئی اور ازالہ بکارت ہزارہا عورتوں کا لشکریوں کے ہاتھ سے وقوع میں آیا تھا، [۵۴] کتنے ایک نوجوان کے ہے قریش میں سے جیسے یزید اور مروان کی اکثر اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیثیں معجزے ہیں کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا اس کا مفصل حال تاریخ میں مذکور ہے۔

وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ اَلْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۴۴:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِيَ النَّاسَ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۴۵:۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۴۶:۔ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ اَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

کیا صحابہؓ نے کیا ہے ہرج فرمایا حضرتؐ نے قتل ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۱۴۴:۔ اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی دنیا یہاں تک کہ آویگا آدمیوں پر ایک زمانہ[۲] کہ نہیں جانے گا قاتل کہ کس سبب سے قتل کیا اور نہ جانے گا مقتول کہ کس سبب سے قتل کیا گیا پس کہا گیا کس طرح ہوگا یہ فرمایا ہرج مارنے والا اور مارا گیا بیچ آگ کے ہیں (مسلم)

۵۱۴۵:۔ اور معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے کہ ثواب عبادت کرنے کا بیچ زمانہ فتنہ کے مانند[۳] ثواب ہجرت کرنے کے

۵۱۴۶:۔ اور زبیر بیٹے عدی کے سے روایت ہے کہ کہا آئے ہم انس بن مالکؓ کے پاس شکایت کی ہم نے طرف انکے اس چیز کی کہ پیش آئی تھی ہم کو حجاج بن یوسف سے پس کہا انسؓ نے کہ صبر کرو پس تحقیق نہیں آوے[۴] گا تم پر کوئی زمانہ کہ بعد اسکے آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے یہاں تک کہ ملو تم پروردگار اپنے سے سنی ہے میں نے یہ حدیث تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ (بخاری)

---

[۱] فرمایا حضرتؐ نے قتل، یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی قیامت کی نشانیاں اس حدیث میں ارشاد فرمائیں اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جائیگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہونگے بوجہ عیش عشرت کے، [۲] نہیں جانے گا الخ یعنی ایسا زمانہ بگڑے گا کہ بلا سبب خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگوں کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہے ولائتی اور بدوی آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہیں جانتے گویا بنی انسان کو پتنگے ہیں جو ناحق حلال کر ڈالتے ہیں، [۳] مانند ثواب ہجرت کرنے کے ہے طرف میرے اس واسطے کہ ایسے سخت وقت میں دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہے، [۴] نہیں آویگا تم پر کوئی زمانہ الخ یہ باعتبار اکثر اور اغلب کے ہے ورنہ عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ اور حضرت عیسٰے اور مہدی علیہما السلام کا زمانہ بلا اختلاف بہتر ہیں اور مراد ان زمانوں میں سے زمانہ حجاج سے دجال تک ہے اور زمانہ حضرت عیسٰے اور حضرت مہدی اور عمر بن عبدالعزیزؒ کا اس سے مستثنیٰ ہے اور مقصود صبر و تسلی دینی ہے امت کو اور تعلیم و ترغیب بعض نے زمانہ عیسٰے اور مہدی کا مستثنیٰ ہے شارع کی کلام سے اور زمانوں میں کسی نہ کسی اعتبار سے فی الجملہ بدتری رہی ہے اور سبب اس کا روز بروز دور پڑتے جاتا ہے حضرتؐ کے زمانہ سے یہاں تک کہ صحابہ نے باوجود صفائی باطن کے حضرتؐ کی دفن کے بعد اپنے حال میں تغیر پا لیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۱۴۷ :۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَۃٍ اِلٰی اَنْ یَّنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَّعَہٗ ثَلٰثَ مِائَۃٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاہُ لَنَا بِاسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَاسْمِ قَبِیْلَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۵۱۴۸ :۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی الْاَئِمَّۃَ الْمُضِلِّیْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

۵۱۴۹ :۔ وَعَنْ سَفِیْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْخِلَافَۃُ ثَلٰثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا ثُمَّ یَقُوْلُ سَفِیْنَۃُ اَمْسِکْ خِلَافَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ سَنَتَیْنِ وَخِلَافَۃَ عُمَرَ عَشَرَۃً وَعُثْمَانَ اثْنَتَیْ عَشَرَۃَ وَعَلِیٍّ سِتَّۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ۔

فصل دوسری

۵۱۴۷ :۔ حذیفہؓ سے روایت ہے کہ کہا قسم ہے خدا کی نہیں جانتا میں کہ بھول گئے یار میرے یا اظہار بھولنے کا کرتے ہیں[1] قسم خدا کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنے کے کھینچنے والے کا تمام ہونے دنیا تک (ایسا کھینچنے والا فتنہ کا) کہ پیچھے تعداد تابعدار اسکے کے تین سو[2] کو اور زیادہ کو مگر تحقیق ذکر کیا اسکو واسطے ہمارے ساتھ نام اسکے اور نام باپ اسکے کے اور نام قبیلہ اسکے کے۔ (ابوداؤد)

۵۱۴۸ :۔ اور ثوبانؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کے سرداروں گمراہ کرنے والوں سے اور جب رکھی جاویگی تلوار[3] امت میری میں نہیں اٹھائی جاویگی ان سے قیامت تک۔ (روایت کیا ابوداؤد اور ترمذی نے)

۵۱۴۹ :۔ اور سفینہؓ سے روایت ہے کہ کہا اس نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خلافت تیس برس تک ہوگی پھر ہوجائے گی خلافت بعد تیس برس کے بادشاہت پھر کہتا ہے سفینہؓ کہ حساب[4] کر مدت خلافت ابی بکرؓ کو دو برس اور مدت خلافت عمرؓ کی دس برس اور مدت خلافت عثمانؓ کو بارہ برس اور مدت خلافت علیؓ کو چھ برس۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

[1] یا اظہار بھولنے کا کرتے ہیں، یعنے بھولے نہیں بتکلف اظہار بھولنے کا کرتے ہیں، [2] تین سو الخ ظاہر قید عدد تین سو کی اسی سلئے نکالی کہ اجتماع اسقدر آدمیوں کا باعث ہوتے مفسدہ کا اور لاحق ہوتے ضرر کا اکثر ہوتا ہے اور اگر کم اس سے ہوں تو اعتبار نہیں رکھتے، [3] اور جب رکھی جاوے گی الخ یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جب سے حضرت عثمانؓ مقتول ہوئے جب سے ملتوں کا تار نہ ٹوٹا اور یہی حال رہے گا قیامت قیام تک انا للہ وانا الیہ راجعون، [4] حساب کر الخ یہ حساب تقریبی ہے مبنی ہے اوپر حذف کسور کے ورنہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جیسے کہ جامع الاصول میں مذکور ہے دو برس اور چار ماہ تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دس برس اور چھ ماہ اور حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور حضرت علیؓ کی چار برس نو ماہ اس حساب سے خلفاء اربعہ کی خلافت انتیس ۲۹ برس سات ماہ ہوئی اور پانچ ماہ جو باقی رہے ان میں حضرت امام حسن علیہ السلام وعلی آبائہ اسلام کی امارت تھی۔

۵۱۵۰ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَكُونُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ
كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ
تَكُونُ إِمَارَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ
كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلِ
شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهَرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ
أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهَرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ
يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى
أَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي

۵۱۵۰ - اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہا میں نے یارسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کے شر جیسے کہ تھا پہلے اسلام کے کفر فرمایا ہاں کہا میں نے کہ کیا طریق ہے بچاؤ کا فرمایا[1] تلوار کہا میں نے کیا باقی رہیں گے اہل اسلام بعد لڑنے کے فرمایا ہاں ہوگی امارت[2] اور فساد کے اور ہوگی صلح اوپر کدورت کے کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا کہ پھر پیدا ہوںگے بلانے والے طرف گمراہی کے پس اگر ہو واسطے اللہ کے خلیفہ زمین میں کہ مارے کوڑے تیری پیٹھ پر اور لے لے مال تیرا پس اطاعت[3] کر اس کی اور اگر نہ ہو خلیفہ پس مر تو اس حال میں کہ ملازم کرتے[4] والا ہو جڑ کسی درخت کی کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر نکلے گا دجال بعد اسکے اس کے ساتھ نہ ہوگی پانی کی اور آگ پس جو کوئی پڑے اس کی آگ میں ثابت ہوا اجر اس کا اور اتارا گیا بوجھ اسکے پہلے گناہوں کا اور جو کوئی پڑا اس کی نہر میں ثابت ہوا بوجھ گناہ اسکے کا اور اتارا گیا ثواب اس کا کہا حذیفہؓ نے کہا میں نے پھر کیا ہوگا کہا پھر جنا دیا جاوےگا بچہ گھوڑے کا پس[5] سواری نہیں دیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا صلح ہوگی ساتھ کدورت باطن کے اور اجتماع ہوگا ساتھ ناخوشیوں کے کہا میں نے یارسول اللہ الھدنۃ علی الدخن کے کیا معنے ہیں فرمایا رجوع کریں گے دل نرم قوم کے اوپر اس حال کے کہ تھے دل اس حال پر[6] پہلے کہا میں نے کیا بعد اس خیر کے شر ہوگی فرمایا ہاں بعد اس کے شر ہوگی اور ایک بڑا فتنہ ہے

[1] فرمایا تلوار یعنے اس سے بچاؤ کا طریقہ یہ ہے کہ مارے ان کو ساتھ تلوار کے، [2] امارت اوپر فساد کے یعنی ہوگی حکومت ملی ہوئی ساتھ کچھ بدعتوں اور کرتے منہیات، [3] پس اطاعت کر اس کی یعنی جب تک کہ خدا اور رسول کے خلاف حکم نہ کرے تاکہ فتنہ نہ اٹھے، [4] جڑ کسی درخت کے، یعنے گوشہ پکڑ لوگوں سے ایسی حالت میں اور گزار دو عمر ساتھ صبر و سختی کے جنگلوں میں اور قناعت ساتھ چبانے گھاس اور لکڑی کے، [5] پس سواری نہیں دے گا الخ اس سے مراد عیسےٰ علیہ السلام کا زمانہ ہے کہ ان کے وقت سے قیامت تک گھوڑوں پر سوار ہو کر جہاد نہ کریں گے یا یہ کنایہ ہے دجال کے بعد زمانہ کے قلیل ہونے سے اور مطلب یہ ہے کہ پھر قیامت بہت قریب ہوگی،

[6] حال پہلے پر یعنی نہیں ہوں گے دل ان کے صاف کینہ اور بغض سے جیسے کہ تھے صاف پہلے اس سے بیچ زمانہ سابق اسلام کے یا جیسے کہ تھے پہلے آنے کدورت کے سے ٭

كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ
النَّارِ فَاِنْ مِتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۵۱۵۱ - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ
جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوْعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
قَالَ تَعَفَّفْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى يُبَاعَ
الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ
بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ اَحْجَارَ الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَاْتِیْ مَنْ
اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ

اندھا اور بہرہ[1] اس فتنہ پر ہونگے بلانے والے گویا وہ کھڑے ہیں اوپر دروازے دوزخ کے پس اگر مرے تو اے حذیفہؓ اس حال میں کہ
لازم کرنے والا ہو جڑ درخت کی[2] بہتر ہے تیرے لئے اس سے کہ پیروی کرے تو کسی کی اہل فتنہ میں سے، (ابوداؤد)

۵۱۵۱ - اور ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ کہا تھا میں سوار پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن گدھے پر پس جب آگے بڑھے ہم
مدینہ کے گھروں سے فرمایا آپ نے کیا حال ہو گا تیرا اے ابوذرؓ جب کہ ہو گی مدینہ میں بھوک اٹھے گا تو بچھونے اپنے سے اور نہیں پہنچ سکے گا
اپنی مسجد کو یہاں تک کہ مشقت میں ڈالے گی تجھ کو بھوک کہا ابوذرؓ نے کہ کہا میں نے اللہ ورسول کا دانا تر ہے ساتھ اسکے فرمایا پارسائی
کرلے ابوذرؓ فرمایا کیا حال ہو گا تیرا اے ابوذر جس وقت کہ ہو گی مدینہ میں موت پہنچے گھر قیمت غلام کو یہاں تک کہ بیچی جاوے گی جگہ قبر کی
قیمت غلام کو کہا ابوذرؓ نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اس کا دانا تر ہے فرمایا حضرتؐ نے ضرور صبر کرنا اے ابوذر پھر فرمایا حضرتؐ نے کیا
حال ہو گا تیرا اے ابوذر جس وقت کہ ہو مدینہ میں قتل کہ ڈھانک لے[3] خون احجار زیب کو کہا ابوذر نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اسکا
دانا تر ہے فرمایا آپ نے جا تو اسکے پاس کہ تو اس سے ہے کہا ابوذرؓ نے کہا میں نے اور پہنوں میں ہتھیار اپنے فرمایا آنحضرتؐ نے
شریک ہوا تو قوم کے اس وقت کہا میں نے کہ پس کیا کروں میں یا رسول اللہ! فرمایا اگر ڈرے تو کہ روشن

---

[1] اندھا اور بہرا، یعنی اس فتنہ میں لوگ اندھے اور بہرے ہوں گے جو ناحق دیکھیں گے اور ناحق سنیں گے،
[2] لازم کرنے والا ہو جڑ درخت کی، یعنی جنگل میں جا کر عزلت اور گوشہ نشین کرنا اور مرنے تک ایک درخت کے جڑ
چوسنے پر قناعت کرتا اور ان سب فرقوں سے الگ رہنا ایسے فتنہ کے زمانہ میں جب کہ نہ کوئی مسلمانوں کا امام ہو
نہ جماعت ہو بہتر اور باعث نجات ہے یہ زمانہ اب ہے کہ مسلمانوں میں صدہا فرقے پیدا ہو گئے ہیں ایسے وقت
میں عزلت اور گوشہ گیری مناسب ہے،
[3] خون احجار الزیب کو یہ ایک پتھر یلا مقام ہے مدینہ طیبہ میں، [4] جا تو الخ یعنی اہل مدینہ اور خدا
اور رسول کے ساتھ رہ ؎

اللہِ قَالَ اِنْ خَشِیْتَ اَنْ یَّبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّیْفِ فَاَلْقِ نَاحِیَةَ ثَوْبِكَ عَلٰی وَجْهِكَ یَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَبِاِثْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۱۵۲:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِیْتَ فِیْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَکَانُوْا هٰکَذَا وَشَبَّكَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِیْ قَالَ عَلَیْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْکِرُ وَعَلَیْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِیَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِلْزَمْ بَیْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَیْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْکِرُ وَعَلَیْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ۔

۵۱۵۳:۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْهَا مُؤْمِنًا وَّیُمْسِیْ کَافِرًا وَّ

ہو تجھ پر چمک تلوار کی تو ڈال تو کونا اپنے کپڑے کا منہ اپنے پر تاکہ پھرے قاتل ساتھ گناہ تیرے کے اور ساتھ گناہ اپنے کے۔ (ابوداؤد)

۵۱۵۲:۔ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہوگا تیرا جبکہ چھوڑا جائیگا تو بیچ ناکارہ لوگوں کے رل مل جائیں گے عہد انکے اور امانتیں ان کی اور اختلاف کریں گے آپس میں ہونگے اس طرح برابر داخل کیں آپ نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں کہا عبداللہ نے پس کیا فرماتے ہو مجھ کو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانے تو ہونا اس کا حق اور چھوڑ دے تو اس چیز کو کہ برا جانے تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکھ اپنے تئیں عوام لوگوں سے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ لازم پکڑ اپنے گھر کو اور ہمیشہ رہ اپنے گھر میں اور مضبوط کر اپنے پر اپنی زبان کو اور لے تو اس چیز کو کہ نیک جانتا ہے اور چھوڑ دے اس چیز کو کہ برا جانتا ہے اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنے کو اور چھوڑ دے کام عوام کو (ترمذی)

۵۱۵۳:۔ اور ابوموسیٰ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپ نے فرمایا کہ پہلے آنے قیامت کے فتنے ہونگے مانند ٹکڑوں رات اندھیری کے صبح کرے گا شخص بیچ ان فتنوں کے مومن اور شام کرے گا کافر اور شام کریگا مومن اور

سلہ تو ڈال کونا اپنے کپڑے کا اپنے منہ پر اور قتل ہو جا اس حدیث میں نصیحت ہے اس بات کی کہ جب مسلمانوں کی آپس میں خانہ جنگی ہو تو اس میں حصہ نہ لے اور نہ تلوار اٹھا قتل ہونا قبول کر لو مگر کسی مسلمان پر ہاتھ مت اٹھاؤ، سبحان اللہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایسے وقت میں یہی کر دکھایا کہ قتل ہونا قبول کر لیا لیکن مسلمانوں کی خونریزی پسند نہ فرمائی،

سلہ اور داخل کیں الخ یعنے ایماندار اور بے ایمان کی تمیز نہ رہے گی،

سلہ اور چھوڑ دے الخ جب عوام سے ضرر اور نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ترک کی اجازت ہے اور آیت یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذا اہتدیتم الآیۃ ایسے زمانہ پر بھی محمول ہے ؎

وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي
فَكَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ عَلَى
أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ذُكِرَ إِلَى قَوْلِهِ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي
ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا أَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيهَا أَجْوَافَ
بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ آدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ ۔

۵۱۵۴ :۔ وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ نِ الْبَهْزِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي

صبح کرے گا کافر بیٹھنے والا ان میں بہتر ہوگا کھڑے رہنے سے اور چلنے والا ان میں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے تو توڑ ڈالو ان میں کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالو ان میں چلے اپنی کمانوں کے اور مارو اپنی تلواروں کو پتھروں پر پس آوے کوئی کسی پر مارنے کے لئے تم میں سے تو چاہیئے کہ ہو وہ مانند بہتر دو بیٹوں آدم کے (ابوداؤد) اور ایک روایت ابوداؤد کی میں ذکر کی گئی حدیث تا قول انکے خیر من الساعی سے پھر کہا بعض صحابہؓ نے پس کیا فرماتے ہیں آپ ہم کو فرمایا آپ نے ہو تم ٹاٹ اپنے گھروں کے اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کے توڑ ڈالنا تم فتنوں میں کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالنا ان میں چلے اپنے کمانوں کے اور لازم پکڑنا ان میں گھروں کے اندر کو اور ہو نا تم مانند بیٹے آدم کے[1] اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح غریب ہے ۔

۵۱۵۴ :۔ اور ام مالک بہزیہؓ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ نے فتنہ کا پس نزدیک کیا اس کو[2] کہا میں نے یا رسول اللہ کون ہوگا بہتر لوگوں کا اس فتنہ کے زمانہ میں فرمایا وہ شخص ہے کہ ہو اپنے مواشی میں

---

[1] اور ہو نا تم الخ یعنے ہابیل کے کہ اس نے اپنے بھائی قابیل کو نہیں مارا بلکہ یوں کہا تو مجھے اگر مارے گا تب بھی میں تہیں ماروں گا مراد اس سے مسلمانوں کے آپس میں جو فتنے ہوئے وہ ہیں اور مطلب آپ کا یہ ہے کہ ان فتنوں میں لڑنا اور مسلمانوں کو مارنا گویا فتنے کی تائید کرنا ہے پس گھر میں خاموشی سے بیٹھے رہنا بہتر ہے اور جس قدر کوئی زیادہ حرکت کرے گا اتنا ہی برا ہے اور بعض صحابہ جیسے ابن عمر اور عمران بن حصین وغیرہما کا قول اس حدیث کے موافق یہ ہے کہ فتنہ میں مسلمان پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں اگر وہ مارنے آوے تو صبر کرے اور مار کھالے اس کا دفع کرنا بھی جائز نہیں اور جمہور صحابہؓ اور تابعین کا یہ قول ہے کہ حق کی تائید کرنا بہتر ہے اور خاطیوں اور باغیوں کا مارنا ثواب ہے اور عمار بن یاسرؓ نے معاویہؓ کے لشکر سے کہا ہم تم سے لڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق ، [2] پس نزدیک کیا اس کو الخ یعنی خبر دی کہ وقوع اس کا قریب ہے اور کہا طیبی نے یعنی خوب وصف بیان کیا اس کا اور جو کوئی خوب صفت بیان کرتا ہے کسی کا کسی کے سامنے اور ذکر کرتا ہے صفات و احوال اسکے مبالغہ سے تو قریب کرتا ہے اس کو یعنی اس کے ذہن میں یا خارج میں بھی اس لئے کہ ذہن میں آئی اور متعین ہوئی وجود اس کا خارج میں بھی متخیل ہوتا ہے ؎

حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۱۵۵:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۵۱۵۶:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۵۱۵۷:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ قَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي إِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ

ادا کرتا ہے[1] حق ان کا اور بندگی کرتا ہے اپنے رب کی اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑا سر اپنے گھوڑے کا ڈراتا ہے دشمنان دین کو اور ڈراتے ہیں[2] وہ اس کو (ترمذی)

۵۱۵۵۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ پیدا ہو فتنہ بڑا کہ غالب ہو عرب کو مقتول اس کے آگ میں ہوں گے زبان درازی کرنی اس فتنہ میں سخت تر ہوگی مارنے تلوار کے سے (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۱۵۶۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے، کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندھا جو کوئی دیکھے گا اس کو کھینچ لے گا اس کو طرف اپنے اور دراز کرنی زبان اس فتنہ مانند مارنے[3] تلوار کے ہے (ابوداؤد)

۵۱۵۷۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا آپ نے فتنوں کا پس بہت ذکر کیا فتنوں کا یہاں تک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا کہا کہنے والے نے کہ کیا ہے فتنہ احلاس کہ وہ بھاگنا[4] ہے اور لینا مال واہل کا[5] ہے پھر فتنہ سرا[6] کا فساد اس کا پیدا ہوگا نیچے دونوں قدموں ایک شخص کے سے کہ میرے[7] اہل بیت میں سے ہوگا گمان کرے گا وہ شخص کہ وہ مجھ سے ہے اور نہیں ہوگا سوائے[8] اس کے کہ دوست میرے پرہیزگار ہیں پھر (بعد اس فتنہ کے) جمع ہوں گے لوگ اوپر

---

[1] حق ان کا الخ یعنے ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے [2] دشمنانِ دین کو یعنے کافروں کو مسلمانوں کے فتنہ سے بھاگ کر کفار سے لڑتا ہے اور وہ اس سے لڑتے ہیں پس بچ گیا یہ فتنہ سے اور حاصل کیا ثواب [3] مانند مارنے الخ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ فتنہ میں زبان بند رکھنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ زبان سے ناحق بات نکلے اور مفت گنہگار ہو یا فتنے میں شریک سمجھا جائے یا اس کی بات سے فتنہ کو ترقی ہو [4] وہ بھاگنا ہے الخ یعنے بعض کا بعض سے بسبب آپس کی عداوت اور لڑائی کے [5] لینا مال واہل کا ہے یعنے بغیر استحقاق کے [6] پھر فتنہ سراء کا وجہ تسمیہ سراء کی یہ ہے کہ بسبب اس کے ہونے کا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف وتنعم ہوگا یا یہ کہ واقعہ ہونا خوشحال کرے گا دشمنانِ دین کو پھر بیان کیا اس کو یہ فرما کر دخنہا الحدیث [7] میرے اہلبیت سے ہے یعنے نہ فعل میں بھی جیسے میرے اہلبیت میں سے ہوگا نسب میں [8] اور نہیں ہوگا مجھ سے۔ یعنے میرے اہل سے اس فعل میں کیونکہ اگر وہ عمل میں بھی میرے اہل میں سے ہوتا تو یہ فتنہ برپا نہ کرتا جیسے اللہ عزوجل نے فرمایا لیس من اہلک یا

ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا حَتّٰى يَصِيرَ النَّاسُ إِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطُ إِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطُ نِفَاقٍ لَا إِيْمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۵۱۵۸:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۵۱۵۹:۔ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۵۱۶۰:۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ تُرْفَعْ عَنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ

بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولے کے اوپر پسلی کے[۱] پھر فتنہ دھیما نہیں چھوڑے گا وہ فتنہ کسی کو اس امت میں سے مگر کہ طمانچہ مارے گا اس کو طمانچہ مارنا پس کہا جائے گا یہ فتنہ تمام ہوا مدت زیادہ پیدا کرے گا صبح کرے گا شخص اس میں مومن اور شام کرے گا کافر اور ہمیشہ رہے گا وہ) یہاں تک کہ ہو جائیں گے لوگ طرف دو خیموں کے ایک خیمہ ایمان کا کہ نہیں ہوگا نفاق اس میں (اور دوسرا خیمہ نفاق کہ نہیں ہوگا ایمان اس میں پس جب ہو یہ پس منتظر ہونا ظہور دجال کے اس دن یا اس کے اگلے دن (ابو داؤد)

۵۱۵۸۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وائے ہے واسطے عرب کے شر سے کہ نزدیک پہنچے[۲] نجات پائی اس شخص نے کہ بند رکھا ہاتھ اپنا (ابو داؤد)

۵۱۵۹:۔ اور مقداد بن اسود رض سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نیک البتہ وہ ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیک بخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے اور جو مبتلا کیا گیا فتنہ میں پس صبر کیا پس عمدہ کام کیا اس نے (ابو داؤد)

۵۱۶۰:۔ اور ثوبان رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت رکھی جائے گی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی

پہ معنے کہ وہ میرا دوست نہیں ہے اس کا فرمانا حضرت کا اور میرے دوست تو پرہیزگار ہیں ۱۲۔

[۱] ہوگا مانند کولے کے اوپر پسلی کے الخ یعنے استقامت نہ رکھے گا اور احوال اس کا مستقیم نہ ہوگا کیونکہ کولہ پسلی کی ہڈی مستقیم نہیں ہوتا لکھا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہ فتنہ احلاس سے عبداللہ بن زبیر رض کا قتال مراد ہے اہل شام سے بعد ان کے بھاگنے کے مدینہ سے اور فتنہ سراء تغلب مختار کا ہے اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تھا اہلبیت کی مدد کا محمد بن حنفیہ کے اذن کے ساتھ پھر اجتماع کیا اوپر مروان بے نتظم کے اور شروع ہوئے یہاں سے فتنے بہت اور فتنہ دھیما سے تغلب ترک کا مراد ہے اور لوٹنا ان کا مسلمانوں کے شہروں کو پس جو ملا ان سے وہ منافق ہے انتہی

[۲] نزدیک پہنچے۔ یعنے ظہور اس کا اور مراد سے واقعہ عثمان رض ہے اور مقابلہ علی رض اور معاویہ رض اور یزید کا مقابلہ امام حسین رض کے ساتھ ۱۲

أُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ
ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ
مِنْ أُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۵۱۶۱ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَدُوْرُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ أَوْ سِتٍّ وَّثَلٰثِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَإِنْ يَّهْلِكُوْا
فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَّقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ

جائے گی تلوار و قتل اس سے قیامت تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملیں گے کتنے ایک قبیلہ امت میری میں سے ساتھ مشرکوں کے اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجیں گے کتنے ایک قبیلہ میری امت میں سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہوں گے میری امت میں سے جھوٹے وہ تیس ہوں گے سب گمان کریں گے کہ وہ نبی خدا کے ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں نہیں کوئی نبی میرے پیچھے اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت قدم رہے گی حق پر اور غالب نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص کہ مخالف کرے ان کی یہانتک کہ آئے[1] حکم خدا کا (ابوداؤد، ترمذی)

۵۱۶۱ : اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھرتی رہے گی[2] چکی دین اسلام کی بیچ مدت پینتیس[3] برس کے یا چھتیس برس کے یا سینتیس برس کے پس اگر ہلاک ہوں پس راہ ان کی راہ ان کی سے ہے کہ ہلاک ہوئے اور اگر تمام ہوا واسطے ان کے کاروبار دین ان کے کا تو پورا دین ان کے لیے ستر برس تک کہا میں نے آیا ستر برس اس وقت سے ہیں کہ باقی

---

[1] یہاں تک کہ آوے حکم اللہ تعالیٰ کا الخ اس حدیث میں کھلا معجزہ ہے آپ کا آپ نے فرمایا کہ میری امت آپس میں لڑے گی اور پھر یہ لڑائی قیامت تک موقوف نہ ہوگی ایسا ہی ہوا کہ حضرت عثمان رضؓ کی اخیر خلافت میں مسلمانوں میں آپس میں پھوٹ پڑ گئی آج تک پھوٹ باقی ہے اور آپ نے فرمایا کہ میری امت کے بعض قبیلے بت پرستی کرنے لگیں گے ایسا ہی ہوا کہ بہت سے مسلمان نام کے مسلمان ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں اولیاء کے مزار اور جھنڈے اور علم اور شدی اور چلہ پوجتے ہیں اور ان پر جانور کاٹتے ہیں اور ان کو سجدہ کرتے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ قیامت کے نزدیک تیس دجال جھوٹے پیدا ہوں گے تو اس امت میں کئی شخص نبوت کا دعوی کر چکے ہیں اور اب ہمارے زمانہ میں ایک شخص غلام احمد موضع قادیاں میں نکلا اس نے معاذاللہ عیسیٰ ہونے کا دعوی کیا اور وہ کہتا ہے کہ میرے اوپر ہر زبان میں وحی آتی ہے یہ یقینی دجال ہے انہیں تیس دجالوں میں سے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے اور آپ نے فرمایا ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق پر قائم رہے گا وہ اہل حدیث ہیں ان کا طائفہ برابر قائم ہے یہانتک کہ اخیر طائفہ کا امام مہدی علیہ و علی آبائہ السلام کے ساتھ ہوگا یہ حدیث کھلی دلیل ہے آپ کی نبوت کی سوائے اس کے اور کوئی ایسی صاف پیش گوئی نہیں کر سکتا[2] پھرتی رہے گی الخ علماء نے کہا ہے مراد دوران آسیہ سے حرب و قتال ہے سید نے حاشیہ مشکوٰۃ میں کہا ہے مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ تمام امر اسلام کا طریق استقامت پر اور بعید پر احداثات ظالمین سے اتنی مدت باقی رہے گا اس میں ارشارہ کیا ہے طرف تین فتنوں کے قتل عثمان[5] ۳۵ھ ہجری میں ہجرت خیر الانام سے ہوا اور واقعہ جمل کا ۳۶ھ میں غرضکہ ۳۶ھ ہجری تک امر اسلام کو تمام قوت حاصل رہی مراد اس قوت سے سلوک ہے منہج النبوت یعنے لوگ اسی راہ پر قائم تھے جو حضرت کے وقت میں تھے کسی طرح کا تغیر نفس شعائر اسلام میں نہیں آیا تھا اگرچہ مخالفت باہم سے فتنہ فساد دنیا کا ہوتا تھا اور فتنہ میں اکثر اصحاب رسالت فنا ہو گئے ان کے ہلاک ہونے سے بنیاد غربت اسلام میں ہو چلی انا للہ۔

مِمَّا مَضٰی قَالَ مِمَّا مَضٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۶۲: عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ نِ اللَّیْثِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی غَزْوَۃِ حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَۃٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یُعَلِّقُوْنَ عَلَیْھَا اَسْلِحَتَھُمْ یُقَالُ لَھَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَھُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ھٰذَا کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اجْعَلْ لَنَا اِلٰھًا کَمَا لَھُمْ اٰلِھَۃٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۱۶۳: وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّانِیَۃُ یَعْنِی الْحَرَّۃَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَۃِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

تیسری فصل

رہے گا اس وقت سے کہ گزرا فرمایا تمام ہوگا ابتدا اس وقت سے کہ گزرا (ابو داؤد)

۵۱۶۲: حضرت ابی واقد لیثیؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ نکلے طرف[1] غزوہ حنین کے گزرے ایک درخت پر کہ تھا مشرکین کا لٹکاتے تھے اس پر ہتھیار اپنے کہا جاتا تھا اس درخت کو انواط[2] پس کہا مسلمانوں نے یا رسول اللہ ٹھہرا یئے ہمارے لیے بھی ایک درخت کہ اس پر ہتھیار لٹکائیں ہم جیسا کہ مشرکوں کے لیے ذات انواط ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ یہ کہنا تمہارا ایسا ہے کہ جیسا کہا قوم موسیٰ کی نے اے موسیٰ ٹھہراؤ ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اس کو جیسے کہ کافروں کے لیے ہیں معبود، قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے البتہ چلو گے تم راہیں ان لوگوں کی کہ پہلے تم سے تھے[3] (ترمذی)

۵۱۶۳: اور ابن مسیب رضہ سے روایت ہے کہ کہا واقع ہوا فتنہ پہلا مراد رکھتے ہیں زمانہ مار ڈالنے عثمان بن عفانؓ پس نہ باقی رہا[4] کوئی بدریوں میں سے پھر واقعہ ہوا فتنہ یعنے حرہ[5] کا پس نہ باقی رہا کو حدیبیہ والوں میں سے پھر واقع ہوا[6] فتنہ تیسرا پس نہ گیا فتنہ اس حال میں کہ لوگوں میں قوت اور رفر بھی ہو (بخاری)

---

[1] طرف غزوہ حنین کے یہ ایک غزوہ فتح مکہ کے بعد واقع ہوا اور آپ کے ساتھ بعض نو مسلم تھے جو اسلام کے حکموں سے واقف نہ تھے۔
[2] مسلمانوں نے الخ یعنے مسلمانوں نے جن کا مرتبہ توحید کا کامل نہیں ہوا تھا [3] کہ پہلے تم سے تھے الخ یعنے بنی اسرائیل وغیرہ اس حدیث میں شکایت ہے ان کے احوال کی کہ ایسی باتیں کرتے ہیں جو گمراہی اور حد سے گزر جاتی ہوں جیسے اگلی امتوں سے ہوا [4] پس نہ باقی رہا الخ یعنے بدر والے فتنہ عثمانؓ سے تا فتنہ دیگر مر گئے نہ یہ کہ وہ لوگ ان فتنوں میں مارے گئے سب سے پیچھے منجملہ اہل بدر کے جس کا انتقال ہوا وہ سعد بن ابی وقاص ہیں ان کا انتقال چند سال واقعہ حرہ سے پہلے ہوا تھا اللہ تعالیٰ ان کو ببرکت غزوہ بدر دوبارہ فتنہ میں مبتلا نہیں کیا۔
[5] یعنے حرہ کا الخ مراد یزید بن معاویہ رضہ کا فتنہ ہے جس کا ذکر گزرا۔ [6] پھر واقعہ ہوا تیسرا فتنہ اس سے مراد خروج ابن حمزہ خارجی ہے زمانہ مروان بن حکم میں اور مطلب سعید کا یہ ہے کہ اب اصحاب رضی اللہ عنہم باقی نہیں رہے۔

بَابُ الْمَلَاحِمِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۶۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَكُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِنْ ثَلٰثِیْنَ كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَیَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَكْثُرَ فِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ

بیان ہے بیچ لڑائیوں کے

پہلی فصل

۵۱۶۴: حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑیں گے وہ دو گروہ بڑے ہوگا درمیان ان کے قتال عظیم دعویٰ ہوگا اُن کا[۱] ایک اور نہیں ہونے کی قیامت یہاں تک کہ پیدا ہوں گے جھوٹے دجال قریب تیس کے ہر ایک[۲] ان میں سے دعویٰ کرے گا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے اور نہیں ہونے کی قیامت یہانتک کہ اٹھایا جائے گا علم اور بہت ہوں گے زلزلے اور قریب ہوگا زمانہ[۳] اور پیدا ہوں گے فتنے[۴] اور بہت ہوگا ہرج اور قتل اور یہانتک کہ بہت[۵] ہوں گے درمیان تمہارے مال پس بہت ہوں گے یہاں تک کہ قلق میں ڈالے گا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کرے صدقہ اس کا اور یہانتک کہ پیش کرے گا مال کہے گا وہ شخص کہ پیش کرے گا اس مال کو ان پر نہیں حاجت مجھ کو ساتھ اس کے اور یہانتک کہ فخر کریں گے لوگ بیچ بنانے لمبی عمارتوں کے یہانتک کہ گزریگا مرد کسی قبر پر پس کہے گا اے کاش[۶] کہ ہوتا میں جگہ اس کے اور یہانتک کہ نکلے گا آفتاب مغرب کی طرف سے پس جب نکلے گا آفتاب مغرب سے دیکھیں گے اس کو آدمی ایمان لائیں گے پس یہ وقت ہے کہ نہیں[۷] نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اسکا کہ نہ لایا تھا ایمان پہلے

---

[۱] دعویٰ ہوگا ان کا ایک الخ اس سے علی مرتضےٰ رضہ اور معاویہ رضہ کی لڑائی مراد ہے دونوں کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ [۲] ہر ایک ان میں سے دعویٰ کرے گا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے زمانہ حال میں غلام احمد قادیان میں دجال نکلا ہے جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے [۳] اور قریب ہوگا زمانہ یعنے جلدی گزرے گا بوجہ عیش و عشرت کے یا برکت نہ ہونے کی وجہ سے یا یہ مراد ہے کہ عمریں چھوٹی ہوں گی [۴] اور لڑائیاں مسلمانوں میں۔
[۵] اور یہاں تک کہ بہت ہوں گے درمیان تمہارے مال امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں سب مالدار ہو جائیں گے کوئی محتاج نہ ملے گا جو صدقہ لے گویا فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو دینا ہو سو محتاجوں کو دو [۶] ہوتا میں الخ یعنے قیامت کے قریب ایسے فساد پھیلیں گے کہ لوگ موت کی تمنا کریں گے [۷] نہیں نفع دیں گے الخ یعنے بن دیکھے کا ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ

أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَ
لَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ
وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۶۵:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا
نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ
الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۶۶:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا
وَكِرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ فُطْسَ الْأُنُوفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ
نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوهِ۔

اس دن کے اور نفع دیگا کسب نہ کی تھی پہلے اس روز کے اور البتہ قائم ہوگی قیامت اور اس حال میں کہ کھولا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنے
پس خرید و فروخت نہیں کرچکیں گے اس کو اور نہیں لپیٹیں گے اس کو اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ پھرا ہوگا ایک شخص دودھ اونٹنی اپنی کے
پس نہ پیے گا[۱] اس کو اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ ایک شخص درست کرتا ہوگا حوض اپنا پس نہیں پلا سکے گا اس میں اور البتہ قائم ہوگی
قیامت اس حال میں کہ تحقیق اٹھایا ہوگا آدمی نے لقمہ طرف منہ اپنے کے پس نہ کھا سکے گا اس کو (بخاری، مسلم)

۵۱۶۵: اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑو گے
تم ایک قوم سے[۲] جن کی جوتیاں بال کی ہوں گی اور یہاں تک کہ لڑو گے تم ترکوں سے چھوٹی آنکھوں والے سرخ چہرے
بیٹھے ہوئی ناکیں گویا کہ منہ ان کے[۳] سپریں چمڑوں تہ بتہ کی، (بخاری، مسلم)

۵۱۶۶: اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک لڑو گے
تم خوز اور کرمان سے کہ عجمیوں میں سے ہیں سرخ منہ پشت بیٹھی چھوٹی آنکھیں منہ ان کے مانند سپروں تہ بتہ پاپوشیں ان کی بالدار
(بخاری) اور بخاری کی ایک روایت میں عمرو بن تغلب سے بجائے سرخ منہ کے چکلے منہ۔

۵۱۶۷:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ

۵۱۶۷: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی

---

[۱] پس نہ پیے گا الخ اس حدیث سے آگاہ کر دیا کہ اس سے غافل نہ رہیں اس واسطے کہ قیامت کی کوئی تاریخ مقرر نہیں لوگ اپنے دنیا کے کاموں
میں مشغول ہوں گے کہ اچانک قیامت آجائے گی [۲] جن کی جوتیاں بال کی ہوں گی خوزستان اور کرمان دو شہر ہیں ان سے وہاں کے
رہنے والے مراد ہیں اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد ان سے لڑے اور فتح یاب ہوئے [۳] سپریں ہیں چمڑوں تہ بتہ کی۔ مجان ساتھ زیر میم اور تشدید نون کے جمع مجن کی ہے
کہ میم کی زیر سے ہے معنے سپر کے اور مشابہت دی ان کی موہوں کو ساتھ سپر کے بسبب پھیلے ہوئے ہونے ان کے کے اور ان کے گول
ہونے کو ساتھ چمڑے تہ بتہ کے بہ سبب موٹے ہونے اور کثرت گوشت ان کے کے۔

السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۶۸:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۶۹:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۷۰:۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِيْ فِي الْأَبْيَضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۷۱:۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ

قیامت یہاں تک کہ لڑیں گے مسلمان یہودیوں سے پس ماریں گے یہودیوں کو مسلمان یہاں تک کہ چھپے گا یہودی پیچھے پتھر کے اور درخت کے پس کہے گا پتھر اور درخت اے مسلمان اے بندے اللہ کے یہ ہے یہودی پیچھے میرے پس آ اور قتل کر اسکو درخت غرقد اس لیے کہ وہ درخت یہود کا ہے۔ (مسلم)

۵۱۶۸: اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلے گا ایک شخص[۲] قحطان میں سے ہانکے گا وہ شخص لوگوں کو ساتھ اپنی لاٹھی کے (بخاری، مسلم)

۵۱۶۹: اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں تمام ہوں گے دن اور رات یہاں تک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جائے گا اس کو جہجاہ اور ایک روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی میں سے[۳] کہ کہا جائیگا اس کو جہجاہ (مسلم)

۵۱۷۰: اور جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ کھولیگی ایک جماعت مسلمانوں میں سے گنج آل کسریٰ کا وہ گنج بیچ محل سفید کے ہے (مسلم)

۵۱۷۱: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوا کسریٰ[۴]

---

[۱] پس ماریں گے یہودیوں کو مسلمان الخ قیامت کے لشکر میں اکثر یہودی ہونگے جب عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جائیگا تو مسلمان اسوقت یہودیوں کو چن چن کے قتل کرینگے اور غرقد ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہت ہوتا ہے اور اس درخت کو یہود کے ساتھ ایک نسبت ہے جس کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلعم کے سوا کوئی نہیں جانتا [۲] قحطان میں سے الخ قحطان ایک شخص تھا یمن کی اصل عرب اس کی اولاد میں سو فرمایا کہ قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اسکے ایسے قابو میں ہونگے جیسے بکریاں چرانیوالے کے قابو میں کہ جدھر چاہے ادھر ہانک لیجائے شاید کہ اس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے اگلی حدیث میں آتا ہے [۳] موالی میں سے یعنی غلاموں میں سے [۴] ہلاک ہوا کسریٰ یعنی روم اور ایران کے بادشاہوں کے خاندان میں سلطنت نہ رہیگی اسلام کا عمل وہاں ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروق کی خلافت میں فتح ہوا چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درہم ملے تو

كِسْرٰى فَلَا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَ قَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَسَمّٰى الْحَرْبُ خُدْعَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۷۲۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۷۳۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

پس نہ ہوگا کسریٰ پیچھے اس کے اور قیصر البتہ ہلاک ہوگا پس نہیں ہوگا اور قیصر بعد اس کے اور البتہ بانٹے جائیں گے خزانہ ان کے راہ خدا میں اور نام رکھا آپؐ نے لڑائی کا فریب۔ (بخاری، مسلم)

۵۱۷۲۔ اور نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کرو گے جزیرہ عرب سے پس فتح کریگا اسکو اللہ تعالیٰ پھر جنگ کرو گے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اللہ تعالیٰ پھر جنگ کرو گے روم سے پس فتح کریگا اسکو اللہ تعالیٰ پھر جنگ کرو گے دجال سے پس فتح دیگا اسپر اللہ تعالیٰ (مسلم)

۵۱۷۳۔ اور عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ غزوہ تبوک[1] اس حال میں کہ آنحضرتؐ چمڑہ کے خیمہ میں تھے فرمایا گن تو چھ چیزوں کو پہلے آنے قیامت سے اول مرنا میرا دوسرا فتح ہونا[2] بیت المقدس کا تیسری وبا عام کہ پیدا ہو تم میں مانند بیماری بکریوں کے چوتھی بہت ہونا مال کا یہاں تک کہ دیئے جائیں گے مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض پانچواں پیدا ہونا فتنہ کا کہ نہیں رہے گا کوئی گھر عرب سے مگر داخل ہوگا فتنہ اس گھر میں چھٹی صلح ہوگی درمیان تمہارے اور روم کے پس عہد شکنی کریں گے وہ پس آویں گے تم پر نیچے اسی نشانوں کے نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہوں گے (ترمذی)

اس حساب سے سب خزانہ ایران کا بتالیس کروڑ ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہاں کا خزانہ بھی لشکر اسلام میں تقسیم ہوا اور یہ جو فرمائی لڑائی داؤ گھات کا نام ہے تو اسکے معنے یہ کہ لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہیں فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیئے ۔ کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن ٭ کہ بعد لشکر جرار میسر نشود ٭ لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب درست نہیں [1] پس فتح دیگا اس پر اللہ تعالیٰ جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب فتح ہوا اسکے بعد ایران اسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت میں ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہے کہ آئندہ کی خبر مطابق پڑی [2] دوسرے فتح ہونا بیت المقدس کا امیر عمر فاروق کی خلافت میں بیت المقدس فتح ہوا اور وبا شام میں پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن میں مر گئے حضرت عمر کی خلافت میں اسکو طاعون عمواس کہتے ہیں اور مال کی کثرت حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت میں ہوگی اور عرب میں فساد حضرت عثمانؓ کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیوں سے یعنی نصاریٰ سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہ حدیث بھی معجزہ ہے جیسا حضرت صلعم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور ویسا ہی ہوگا ۔

۵۱۷۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ فَإِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيهِمْ دَمَهٗ فِي حَرْبَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۱۷۴: حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ اتریں گے روم[1] اعماق میں یا دابق میں پس نکلے گا طرف ان کے ایک لشکر مدینہ[2] سے بہترین لوگوں کے زمین سے جس وقت کہ صف باندھیں گے کہیں گے روم خالی کرو جگہ درمیان ہمارے اور درمیان ان لوگوں کے کہ بندی پکڑلائے ہیں ہم سے لڑیں ہم ان سے لڑیں پس کہیں گے مسلمان قسم ہے اللہ کی نہیں خالی کریں[3] گے ہم درمیان تمہارے اور درمیان مسلمان بھائیوں اپنے کے پس لڑیں گے مسلمان روم سے پس شکست کھاویں گے تہائی مسلمان نہیں رجوع کریگا اللہ ساتھ رحمت کے ان پر کبھی اور مارے جائیں گے تہائی ان کی وہ بہترین شہداء کے ہونگے نزدیک خدا تعالیٰ کے اور فتح کریں گے تہائی مسلمان باقی نہیں فتنہ میں ڈالے جائینگے کبھی پھر[4] فتح کرینگے قسطنطنیہ پس اسوقت کہ تقسیم کرتے ہونگے مسلمان غنیمتیں حالانکہ لٹکائی تلواریں اپنی درخت زیتون پر ناگہاں آواز دیگا ان میں شیطان یہ کہ مسیح دجال تحقیق پیچھے تمہارے آیا تمہارے اہل و اولاد میں پس نکلیں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی پس جب آئیں گے مسلمان شام نکلے گا دجال پس اسوقت یہ تیاری کرتے ہونگے لڑائی کی برابر کرتے ہونگے صفیں ناگہاں قائم کی جاویگی نماز پس اتریں گے عیسٰی بن مریم امام ہوں گے مسلمانوں کے پس جب دیکھے گا عیسٰیؑ کو دشمن خدا کا گھلنے لگیگا جیسا گھلتا ہے نمک پانی میں پس اگر چھوڑ دیں عیسٰیؑ اسکو بحال خود البتہ گل جائیگا یہانتک مرجائے وہ لیکن قتل کریگا اسکو خدا تعالیٰ عیسٰیؑ کے ہاتھ پر پس دکھائیں گے عیسٰیؑ سب کو خون دجال کا اپنے نیزے پر (مسلم)

---

[1] اعماق یا دابق میں یہ دو مکان ہیں شام کے ملک میں حلبہ کے پاس [2] ایک لشکر مدینہ سے مراد حضرت امام مہدی ؑ کا لشکر ہے [3] نہیں خالی کریں گے الخ یعنے تم اس فریب سے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہیں ہمیشہ نصاریٰ کی یہی چال رہی کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں پھر جس شخص کے پہلے طرفدار بنتے ہیں جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنا مطیع کر لیتے ہیں [4] پھر فتح کریں گے قسطنطنیہ یعنے استنبول کو قسطنطنیہ بہت مدت سے مسلمانوں کے لیے عمل میں ہے چنانچہ اب روم کا بادشاہ سلطان عبدالمجید خاں وہاں ہی رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ کا اس میں عمل ہو جاویگا پھر امام مہدیؑ کے وقت میں فتح ہوگا۔

۵۱۷۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ السَّاعَۃَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰی لَا یُقْسَمَ مِیْرَاثٌ وَّلَا یُفْرَحَ بِغَنِیْمَۃٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ یَّجْمَعُوْنَ لِاَھْلِ الشَّامِ وَیَجْمَعُ لَھُمْ اَھْلُ الشَّامِ یَعْنِی الرُّوْمَ فَیَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَۃً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَۃً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یَحْجُزَ بَیْنَھُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْئُ ھٰؤُلَآءِ وَھٰؤُلَآءِ کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَّتَفْنَی الشُّرْطَۃُ ثُمَّ یَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَۃً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَۃً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یَحْجُزَ بَیْنَھُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْئُ ھٰؤُلَآءِ وَھٰؤُلَآءِ کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَّتَفْنَی الشُّرْطَۃُ ثُمَّ یَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَۃً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَۃً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یُمْسُوْا فَیَفِیْئُ ھٰؤُلَآءِ وَھٰؤُلَآءِ کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَّتَفْنَی الشُّرْطَۃُ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الرَّابِعِ نَھَدَ اِلَیْھِمْ بَقِیَّۃُ اَھْلِ الْاِسْلَامِ فَیَجْعَلُ اللّٰہُ الدَّبْرَۃَ عَلَیْھِمْ فَیَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَۃً لَمْ یُرَ مِثْلُھَا حَتّٰی اِنَّ الطَّائِرَ لَیَمُرُّ بِجَنَبَاتِھِمْ فَلَا یُخَلِّفُھُمْ حَتّٰی یَخِرَّ مَیِّتًا فَیَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ کَانُوْا مِائَۃً

۵۱۷۵: اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا تحقیق قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ نہ بانٹی جائے گی میراثؔ اور نہیں خوش ہوگا کوئی بسبب غنیمت کے پھر کہا ابن مسعودؓ نے دشمن جمع کریں گے لشکر واسطے مقابلہ اہل شام کے اور جمع کریں گے واسطے قتال ان دشمنوں کے مسلمان بھی لشکر مراد ہے دشمن سے یعنی روم پس چنیں گے مسلمان اپنے لشکر میں سے ایک فوج جو مرنا قبول کرے نہ پھری وہ فوج مگر غالب اور فتح یاب پس لڑیں گے مسلمان و کافر یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پس پھریں گے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کے ہر ایک غیر غالب اور ماری جاوے گی وہ فوج کہ پہلے بھیجی گئی تھی پھر چنیں گے مسلمان ایک لشکر کو واسطے مرنے کے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑیں گے یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پس پھریں گے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کے ہر ایک غالب ہوگا اور فناہ ہو جائیگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پس جب ہوگا دن چوتھا قصد کریں گے طرف جنگ کفار کے باقی اہل اسلام پس کروائے گا اللہ تعالیٰ شکست کفار پر پس لڑیں گے لڑنا کہ نہیں دیکھا گیا ہے مانند اس کے یہانتک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گزرنے کا ان کی جوانب پر پس نہیں پیچھے چھوڑیگا ان کو یہاں تک کہ گر پڑے گا زمین پر مردہ[۵] پھر گنیں گے بیٹے ایک باپ کے کہ تھے سو[۶] پس نہ پاویں گے اس عدد کو کہ

---

[۱] قیامت نہیں قائم ہوگی الخ ایک بار کوفے میں سرخ آندھی آئی کسی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ قیامت آئی تب عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ حدیث سنائی [۲] نہ بانٹی جاوے گی میراث الخ کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچے گا تو اوروں کی کیا خوشی ہوگی [۳] دشمن یعنے فرنگیوں کا لشکر [۴] نہ پھری فوج مگر غالب اور فتح یاب یہ جملہ صفت کاشفہ مبنیہ موضحہ ہے شرطہ کی اور معنے یہ ہیں کہ مسلمان بھیجیں گے اس لشکر کو اس شرط پر بھاگیں نہیں بلکہ ٹھہرے رہیں اور ثابت رہیں یہاں تک کہ مارے جائیں یا غالب آویں شرطہ ساتھ پیش شین اور زبر اور جزم کے اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کے لیے اور مستعد ہو واسطے مرنے کے [۵] گر پڑے گا زمین پر مردہ ان کی بدبو سے یا بسبب درازگی مسافت کے اس طرف سے اس طرف تک [۶] پس نہ پائیں گے الخ یعنے ایک جدی لوگ جو گنتی میں سو ہونگے ان میں سے ایک بچے گا فیصدی ننانوے آدمی مارے جائیں گے اور یہ جو فرمایا کہ ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کسی نے نہیں دیکھی اس میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئی قسم کی ہوگی یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے، گولوں اور گولیوں کی بوچھاڑ ـــ

فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيِّ مِيرَاثٍ يُقْسَمُ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَرَاءَهُمْ هُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشْرَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۷۶: - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحٰقَ فَإِذَا جَاؤُهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ الرَّاوِي لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا

باقی رہا ہو ان سے مگر ایک مرد پس ساتھ کس غنیمت کے خوش کیے جائینگے یا کون سی میراث تقسیم کی جائے گی پس اس وقت میں کہ وہ ہوں گے اسی طرح ناگاہ سنیں گے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کی کہ وہ بزرگ تر ہوگی پہلی لڑائی سے پھر آویگی مسلمان کو آواز کہ یہ دجال پیچھے ان کے آیا ہے ان کی اولاد میں سے پس چھوڑیں گے اس چیز کو کہ بیچ ہاتھوں ان کے کے ہے اور متوجہ ہوں گے طرف دجال کے پس بھیجیں گے دس سوار مطلع ہوں حال دشمن کے سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں نام ان دس سواروں کے اور نام ان کے باپوں کے اور رنگ ان کے گھوڑوں کے وہ بہترین سواروں کے یا فرمایا بہترین سواروں کے یا فرمایا بہترین سواروں میں سے ہونگے پشت زمین پر اس دن (مسلم)

۵۱۷۶: اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سنا ہے تم نے ایک شہر کہ ایک جانب اس کی جنگل میں ہے اور ایک جانب اس کی دریا میں کہا صحابہ نے ہاں یا رسول اللہ سنا ہے ہم نے فرمایا حضرت نے کہ برپا نہیں ہوگی قیامت یہاں تک کہ جنگ کریں گے اس شہر والوں سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحٰق میں سے پس جب آویں گی اولاد اسحٰق اس شہر پر اتریں گے پس جنگ نہیں کریں گے ان سے ساتھ ہتھیاروں کے اور پھینکیں گے طرف انکی تیر کہیں گے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب دو جانبوں اسکی میں سے کہا ثور بن یزید راوی اس حدیث کے نے نہیں گمان کرتا

۱ سنا ہے ہم نے یعنے قسطنطنیہ ہے اس حدیث میں قسطنطنیہ کی فتح کی خبر ہے جو قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت میں ہوگی اور اس حدیث اور آئندہ حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب نصاریٰ پھر شہر قسطنطنیہ کو لے لیں گے ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی مگر اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت ہی ضعیف ہوگئی ہے اور گزشتہ پچاس سال سے تو اس قدر جلد مسلمانوں کا تنزل ہو رہا ہے کہ اگر ایسا ہی رہا تو بہت قریب زمانہ میں یہ پیشگوئی انشاء اللہ تعالیٰ ظہور میں آئے گی جزیرہ عرب کے کئی بندر مثل اور سواکن وغیرہ نصاریٰ نے اپنے قبضہ میں کر لیے ہیں اور ولایت مصر کو سلطان روم کے اختیار سے نکال کر وہاں اپنا اقتدار جما رہے ہیں اب اس وقت میں ان حدیثوں کا حاشیہ لکھ رہا ہوں آرمینیا کا ہنگامہ چھڑا ہوا ہے دیکھئے کیا ظہور میں آتا ہے اللھم انصر الاسلام والمسلمین ودمر علی اعداء الدین اللھم شتت شملھم ومزق جمعھم ودمر دیارھم وخرب بنیانھم آمین۔ اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ بدوں ہتھیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہتھیار بھی چلے گا تو مطلب یہ کہ اول ہتھیار چلے گا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی ۔

الآخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَاهُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ۔

۵۱۷۷: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدَسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۵۱۷۸: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

۵۱۷۹: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ۔

فصل دوسری

میں ابوہریرہ رضی کو کہ کہا وہ جانب کہ دریا میں ہے پھر کہیں گے مسلمان دوسری بار لاالٰہ الااللہ واللہ اکبر پس گر پڑے گی دوسری جانب اس کی پھر کہیں گے مسلمان تیسری بار لاالٰہ الااللہ واللہ اکبر پس راہ کی جائیگی ان کے لیے پس داخل ہوں گے اس میں پس لوٹیں گے پس اس وقت کہ بانٹتے ہونگے لوٹ ناگہاں آویگا انکو آواز کرنیوالا پس کہے گا آواز کرنے والا کہ تحقیق دجال نکلا ہے پس چھوڑ دیں گے ہر چیز کو اور پھریں گے۔ (مسلم)

۵۱۷۷: اور معاذ بن جبل رضی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آبادی بیت المقدس کی سبب خراب مدینہ کے ہوگی اور خراب ہونا یثرب کا سبب پیدا ہونے جنگ عظیم کا ہے اور پیدا ہونا اس جنگ کا سبب فتح ہونے قسطنطنیہ کا ہے اور فتح ہونا اس شہر کا علامت نکلنے دجال کی ہے۔ (ابوداؤد)

۵۱۷۸: اور معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۵۱۷۹: اور عبداللہ بن بسر رضی سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیان اس جنگ بڑے کے اور فتح ہونے شہر مدینہ مذکورہ کے چھ برس ہیں اور نکلے گا دجال ساتویں برس میں (ابوداؤد) اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہے۔

لے اور پھریں گے یعنے دجال کی طرف پلٹیں گے اس روایت میں بنی اسحٰق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنی اسرائیل میں اور معروف بھی ہے کہ بنی اسمٰعیل میں سے یہ لوگ ہونگے اور بعض نے کہا یہ شام کا لشکر ہوگا اور وہ تو حضرت اسحٰق کی اولاد میں سے ہیں۔ (لمعات) ٢ے اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہے اور پہلی حدیث کا اسناد ضعیف ہے اور اس روایت کا اسناد بھی قوی نہیں ہے اس میں بقیہ ہے بعضوں نے کہا احتمال ہے کہ بڑی لڑائی چھ برس تک رہے اور اگلی روایت میں جو میعاد بیان ہے وہ اس کے ختم ہونے سے ہو اور دوسری روایت میں اسکے ابتداء سے میعاد مراد ہو اور راجح یہ ہے کہ دوسری روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور اسکو نکالا ترمذی اور احمد اور حاکم نے اور راجح یہی ہے کہ تینوں واقعات سات برس میں ہوں گے۔

۵۱۸۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ یُوْشِکُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ یُّحَاصَرُوْا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَبْعَدُ مَسَالِحِہِمْ سَلَاحَ وَّسَلَاحُ قَرِیْبٌ مِّنْ خَیْبَرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۵۱۸۱:۔ وَعَنْ ذِیْ مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا تَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَھُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِکُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰی تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ النَّصْرَانِیَّۃِ الصَّلِیْبَ فَیَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِیْبُ فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّہٗ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَۃِ وَزَادَ بَعْضُہُمْ فَیَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی اَسْلِحَتِہِمْ فَیَقْتَتِلُوْنَ فَیُکْرِمُ اللّٰہُ تِلْکَ الْعِصَابَۃَ بِالشَّھَادَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۵۱۸۲:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۵۱۸۰: اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا قریب ہیں مسلمان یہ کہ گھیرے جاویں مدینہ مطہرہ میں یہاں تک کہ ہو گا دور ترین سرحدوں ان کی کا سلاح اور سلاح نام ہے ایک جگہ کا نزدیک خیبر کے (ابوداؤد)

۵۱۸۱: اور ذی مخبر سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نزدیک ہے کہ صلح کرو گے تم[1] (اے مسلمانو) روم سے صلح باامن پس جنگ کرو گے تم اے مسلمانو اور وہ رومی بالاتفاق دشمنوں سے کہ سوائے تمہارے ہیں پس نصرت کیے جاؤ گے تم اور غنیمت پاؤ گے اور سلامت رہو گے پھر پھرو گے یہاں تک کہ اترو گے تم اور اہل روم ایک سبزی کی جگہ کہ ٹیلے ہوں گے اس میں پس بلند کرے گا ایک شخص ایک اہل نصرانیت سے چلیپا پس کہے گا وہ شخص کہ غالب آئے چلیپا پس غصے ہو گا ایک شخص مسلمانوں میں سے پس توڑ ڈالے گا وہ چلیپا کو پس نزدیک اس قصے کے عہد توڑیں گے رومی اور جمع کریں گے لوگوں کو جنگ کے لیے اور زیادہ کیا بعضوں نے اس عبارت کو پس دوڑیں گے مسلمان طرف ہتھیاروں کے اپنے پس لڑیں گے مسلمان ان سے پس بزرگی دے گا اللہ تعالیٰ اس جماعت مسلمانوں کو ساتھ شہادت کے (ابوداؤد)

۵۱۸۲: اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا چھوڑ دو[2] تم

---

[1] نزدیک ہے کہ صلح کرو گے الخ آثار محشر میں ہے کہ اخیر زمانہ میں انگریز یا روس سلطان روم کے شریک ہو کر انگریزوں سے مقابلہ کریں گے اور سلطان روم کو فتح ہو گی پھر جو سلطنت نصاریٰ کی روم کی تائید پر ہو گی وہ بھی مذہبی تکرار کی وجہ سے علیحدہ ہو جائیگی اور کل نصاریٰ ایک ہو کر مسلمانوں پر حملہ کریں گے سلطان روم شہید ہونگے اور شہر قسطنطنیہ نصاریٰ کے قبضہ میں آجائے گا مسلمان متفرق ہو کر پریشان ہونگے کہ اتنے میں امام مہدی ظاہر ہوں گے اور نصاریٰ پر جہاد ہو گا اور امام کی فتح پر فتح ہوتی جائیگی یہانتک کہ قسطنطنیہ پھر نصاریٰ سے لے لیں گے۔

[2] چھوڑو تم حبشیوں کو اور تعرض نہ کرو ان سے جب تک کہ چھوڑیں وہ تم کو اور تعرض نہ کریں وہ تم سے اور کنج سے مراد وہ خزانہ ہے جو کعبہ میں مدفون ہے بعضوں نے کہا اس میں خلوق ہے اور بعضوں نے کچھ اور کہا اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ خراب کریگا کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی میں کا اور یہ دونوں حدیثیں اللہ عزوجل کے قول حرمًا آمنًا کے مخالف نہیں ہیں کیونکہ یہ امر قیامت کے قریب ہو گا جب کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہیگا اور ظاہر یہ ہے کہ کعبہ کو اللہ عزوجل نے امن والا باعتبار غالب احوال کے فرمایا ہے جیسے کہ ابن زبیر اور قرامطہ وغیرہ کا قضیہ اس پر

قَالَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَاِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

۵۱۸۳ :- وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ -

۵۱۸۴ :- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْا بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْاُوْلٰى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَاَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَّيَهْلِكُ بَعْضٌ وَاَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

۵۱۸۵ :- عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ اَهْلُهَا وَيَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ

حبشیوں کو جبتک کہ چھوڑیں وہ تم کو اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں نکالیگا کعبہ کا گنج مگر ایک شخص صاحب دو پنڈلیوں چھوٹی کا حبشی میں سے (ابوداؤد)

۵۱۸۳ : اور ایک شخص سے روایت ہے کہ صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہے کہ چھوڑ دو تم حبشیوں کو جب تک کہ چھوڑیں وہ تم کو اور چھوڑ دو تم ترکوں کو جب تک کہ چھوڑیں وہ تم کو (ابوداؤد، نسائی)

۵۱۸۴ : اور بریدہ اسلمی رضؓ سے روایت ہے اس نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حدیث کے (کہ وہ یہ ہے) لڑیگی تم سے قوم چھوٹی آنکھوں والی[1] یعنے ترک فرمایا حضرتؐ نے ہانکو گے تم ان کو تین بار یہاں تک کہ پہنچاؤ گے تم ان کو بحیرہ عرب میں پس اے پہلے ہانکنے میں نجات پائیں گے جو شخص کہ بھاگے ترکوں میں سے اور اے پر دوسرے ہانکنے میں نجات پائیں گے بعض اور ہلاک ہوں گے بعض اے پر تیسرے ہانکنے میں پس جڑ سے اکھاڑے جائیں گے یا مانند اس کے فرمایا حضرت نے (ابوداؤد)

۵۱۸۵ : اور ابی بکرہ رضؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتریں گے لوگ میری امت میں سے زمین پشت میں کہ نام رکھیں گے اس کا بصرہ نزدیک ایک نہر کے کہ کہا جاوے گا اس کو دجلہ ہو گا اس پر پل[2] بہت ہوں گے اہل بصرہ کے اور ہو گا وہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے اور جس وقت کہ ہو گا امر آخر زمانہ میں آویں گے اس شہر والوں سے لڑنے کے لیے بیٹے قنطورا کے[3] کہ منہ ان کے

دلالت کرتا ہے یا مراد حرم کو امن گردانتے سے یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں کو چاہیئے کہ لوگوں کو امن سے رہنے دیں اور کسی کے جان و مال سے تعرض نہ کریں

[1] یعنے ترک یہ کئی قبیلے اور کئی قومیں ہیں اولاد یافث بن نوحؑ کے جیسے چغتائی کرغیز کاسک قزاق قلمق اور ناؤ طخوبک ازبک سرکش وغیرہ پہلے یہ لوگ کافر اور مشرک تھے انہوں نے اسلام کو وہ صدمہ پہنچایا کہ ایسا صدمہ کسی قوم نے نہیں پہنچایا آخری خلیفہ معتصم باللہ کو انہوں نے ہی شہید کیا اور بغداد دانہ دس نے تباہ و تاراج کیا لاکھوں مسلمانوں کو مار ڈالا اور لاکھوں کتابیں علوم و فنون کی جلا دیں اور آنحضرت صلعم نے اس فتنہ کی پیشگوئی فرمائی آئندہ حدیث میں جو مذکور ہے ابوبکرہ سے اسکو ابوداؤد نے نکالا [2] ہو گا اس پر پل الخ علماء نے کہا ہے مراد حدیث میں بصرہ سے بغداد ہے کیونکہ دجلہ اور پل بغداد میں ہے بعد میں [illegible] بغداد میں حضرت صلعم کے زمانہ میں متفرق گڑھیاں تھیں بصرہ کے ضلع میں [3] بیٹے قنطورا کے یہ نام ہے ترک کے جد اعلیٰ کا ازبک اس کی اولاد میں سے ہیں -

صِغَارُ الْأَعْيُنِ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ
فِي أَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ
ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيُقَاتِلُونَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۵۱۸۶: - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ
إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُونَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا
أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا وَنَخِيلَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ
بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ وَيُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَ
خَنَازِيرَ رَوَاهُ -

۵۱۸۷: - وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى

چپکے ہوں گے اور آنکھیں چھوٹی یہاں تک کہ اتریں گے اس نہر کے کنارے پر پس متفرق ہوں گے اس شہر کے لوگ تین فرقے ایک فرقہ پناہ پکڑے گا[1] بیلوں کے دموں میں اور جنگل میں اور ہلاک ہوگا[2] یہ فرقہ اور ایک فرقہ طلب کرے گا امان[3] ہی منظور ہے واسطے جانوں اپنی کے اور ہلاک ہوں گے اور ایک فرقہ گردانے گا اپنی اولاد عورتوں کو پیچھے پشتوں اپنی کے اور لڑیں گے ترکوں سے اور مارے جائیں گے اکثر ان کے اور وہ ہونگے شہید (ابوداؤد)

۵۱۸۶: اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس تحقیق بنا دیں گے لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر ان شہروں میں سے ہوگا کہ بنا دے گا اس کو بصرہ پس اگر گذرے تو اس پر یا داخل ہو تو اس میں پس دور رکھ تو اپنے تئیں اس کی شور زمین سے اور مواضع سے کہ نام اس کا کلاء ہے اور اس کی کھجوروں سے اور اس کے بازار سے اور اس کے بادشاہ اور امیروں کے دروازے سے اور لازم پکڑ تو اس کے کناروں کو کہ نام اس کا ضواحی[5] ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا ان جگہوں میں دھنس جانا زمین میں اور پتھر برسنے اور زلزلہ سخت اور ہوگی ان جگہوں میں قوم کہ شام کریں گے اور صبح کریں گے کہ کیے جاویں گے بصورت بندر اور سور روایت کی اس کو[7]

۵۱۸۷: اور صالح بن درہم تابعی سے روایت ہے کہتے تھے گئے ہم حج کرنے کو بصرہ سے تاکہ پس ناگہاں ایک شخص ملا پس کہا اس نے واسطے ہمارے کیا

---

[1] بیلوں کے دموں اور جنگل میں یعنے اعراض کریں گے اور مشغول ہوں گے زراعت میں اور تلاش کریں گے بیلوں کو کھیتی کے لیے [2] ہلاک ہوگا یعنی ان کے شر سے بسبب اس حیلہ کے نجات نہیں پاوے گا [3] طلب کرے گا امان الخ شاید اس فرقہ سے مراد خلیفہ مستعصم باللہ اور ان کے ساتھی ہوں انہوں نے امان طلبی کی اپنے لیے اور اہل بغداد کے لیے اور ہلاک ہوئے ان کے ہاتھوں سے اور انہوں نے ان میں سے بھی کسی کو باقی نہ چھوڑا [4] اس کی شور زمین سے یعنی اس کے ان مواضع سے کہ زمین شور رکھتے ہیں [5] نام اس کا ضواحی ہے یہ جمع ہے ضاحیۃ کی یعنی کنارہ زمین کے ظاہر اور کھلی ہوا آفتاب میں اس میں امر ہے گوشہ نشینی کا [6] ان جگہوں میں کہ منع کیا گیا وہاں کے جانے سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسخ اور خسف اس امت میں بھی واقع ہوگا [7] روایت کیا اس کو یعنے مشکوٰۃ کے اصل نسخہ میں بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوتی ہے بسبب نہ پانے مؤلف کے نام راوی کو لیکن جزری نے کہا رواہ ابوداؤد من طریق لم یجزم بہا الراوی بل قال لا اعلم الا عن موسٰی بن انس بن مالک یعنے ابوداؤد نے اس حدیث کو واسطے طریق سے روایت کیا ہے جو طریق یقینی نہیں ہے اسی طرح ایک راوی کی تعیین میں شبہ ہے اور عبارت جو مذکور ہوئی ابہام اور اشتباہ پہ دلالت کرتی ہے اور یہ موسٰی بن انس رضی اللہ عنہ بن مالک انصاری قاضی ہیں بصرہ کے اور تابعین سے ہیں [8] ایک شخص تھا یعنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۸۸: عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيٌّ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ

فصل تیسری

تمہارے شہر کی ایک جانب میں ایک بستی ہے کہا جاتا ہے اس کو ابلہ[1] کہا ہم نے ہاں ہیگی کہا اس نے کون ہے کہ ذمہ لے واسطے میرے تم میں سے یہ کہ نماز پڑھے واسطے میرے[2] مسجد عشار میں دو رکعت یا چار رکعت اور کہے ثواب اس کا واسطے ابو ہریرہؓ کے ہے سنا میں نے دوست جانی اپنے سے کہ ابو قاسم صلعم میں فرماتے کہ تحقیق اللہ عزّ وجل اٹھائے گا مسجد عشار سے دن قیامت کے شہید نہیں اٹھیں گے ساتھ شہیدوں بدر کے غیر ان کے (ابو داؤد) اور ابو داؤد نے کہا کہ یہ مسجد[3] نہر کی جانب ہے اور ذکر کریں گے ہم حدیث ابی درداؤ کہ سر اس کا یہ ہے ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن اور شام کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ۔

۵۱۸۸: شفیق سے روایت ہے کہ نقل کی اس نے حذیفہؓ سے کہا کہ تھے ہم نزدیک عمرؓ کے پس کہا کون تم میں یاد رکھتا ہے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی در باب فتنہ کی پس کہا میں نے کہ یاد رکھتا ہوں[4] جیسے کہ فرمائی حضرت نے کہا عمرؓ نے کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہے کہہ[5] جو کچھ فرمایا کہا حذیفہ نے کہا میں نے سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آزمائش مرد کی اس کے اہل وعیال میں اور اس کے مال میں اور اس کے نفس میں اور اسکے فرزندوں میں اور اسکے ہمسایہ[6] میں جھاڑتے ہیں اس فتنہ کو روزے اور نماز اور صدقہ اور امر معروف

[1] ابلہ یہ ایک بستی ہے مشہور بصرہ کی قریب [2] واسطے میرے یعنے میری نیت سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدنی عبادت کا ثواب بھی دوسرے کو پہنچ جاتا ہے اکثر علماء کا یہی مذہب ہے بخلاف عبادت مالیہ کے کہ وہ بالاتفاق جائز ہے اور عشار ساتھ زبر عین اور تشدید شین کے نام ہے مسجد کا کہ ابلہ میں ہے اس میں واسطے برکت حاصل کرنے کے نماز پڑھتے ہیں [3] نہر کی جانب یعنی فرات کی طرف [4] جیسے کہ فرمائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بعینہ بے زیادتی اور نقصان کے [5] کہ جو کچھ فرمایا اور بیان کر کیفیت اس کی چونکہ حذیفہ نے صحابہ کے درمیان میں حضرت عمر کے سامنے حدیث کی یادداشت کا دعویٰ کیا اس لیے حضرت عمرؓ کو تعجب ہوا اور فرمایا وہ بیان کر کونسی ہے حدیث جس کو تو نہیں بھولا اور تجھ کو بعینہ یاد ہے اور یہ حذیفہ کے ضبط تحسین سے ہے اور یہ کہ میں جانتا ہوں کہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنوں کا حال پوچھنے میں دلیری کیا کرتا تھا مجھے یقین ہے کہ تجھ کو اسکا علم ہے [6] جھاڑتے ہیں الخ یعنی اگر آدمی سے جان ومال جورو لڑکے کے ہمسائے کے حق میں کچھ قصور یا ناانصافی ہو جاویگی تو ان عبادتوں سے معاف ہو جاویگی۔

وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ
مَالَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ قَالَ
قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ
مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً اِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ قَالَ
فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۸۹:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

اور نہی عن المنکر پس کہا عمرؓ نے کہ نہیں مراد رکھتا میں[۱] یہ نہیں مراد رکھتا میں اس فتنہ سے مگر وہ فتنہ کو موج مارتا ہے[۲] مانند موج دریا کے کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے (عمرؓ سے) تمہیں کیا کام ہے اس فتنہ سے اے امیرالمومنین تحقیق درمیان تمہارے اور درمیان اس فتنہ کے ایک دروازہ ہے بند کہا عمرؓ نے پس توڑا جاویگا وہ دروازہ یا کھولا جاوے گا کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے بلکہ توڑا جاویگا کہا عمرؓ نے یہ لائق تر ہے یہ کہ نہ بند کیا جائے[۳] کبھی کہا شفیق نے پس کہا ہم نے واسطے حذیفہ کے کیا تھے عمرؓ جانتے کہ کون سے دروازہ کہا حذیفہ نے ہاں جانتے تھے عمرؓ اس کو جیسا کہ جانتے تھے کہ تحقیق در پے کل کی رات ہے تحقیق میں نے بیان کی ان سے حدیث کہ نہیں اس میں غلطیاں کہا شفیق نے پس ڈرے ہم اس سے کہ پوچھیں حذیفہ سے کہ کون[۴] ہے مراد دروازہ سے پس کہا ہم نے مسروق سے کہ خاطر تھے وہاں پوچھ حذیفہ سے پس پوچھا مسروق نے حذیفہ سے پس کہا حذیفہ نے مراد دروازہ سے عمرؓ ہے (مسلم)

۵۱۸۹: اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فتح قسطنطنیہ کی قریب ہے قیامت کے (ترمذی) اور کہا ہے ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

---

[۱] حضرت عمرؓ نے جب پوچھا کہ کون تم میں سے یاد رکھتا ہے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درباب فتنہ کے اور یہ سوال محتمل تھا دو معنے پر ایک تو یہ کہ مراد فتنہ سے امتحان و آزمائش ہو باعتبار اولاد وغیرہ کے جیسے کہ بیچ قول اللہ تعالیٰ ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع الخ دوسرے یہ مراد ہو اس سے واقعہ ہونا قتال کا اور تھا سوال حضرت عمرؓ کا دوسرے شق سے اور حذیفہ نے اول شق بیان کی پس اس پہ فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ میں یہ مراد نہیں رکھتا اس سوال میں [۲] مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہے یعنے اس کا اثر سب مسلمانوں کو پہنچے گا۔ [۳] کہ نہ بند کیا جاوے کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے [۴] کون الخ مراد ہے دروازہ سے جس کے سبب سے فتنے بند تھے [۵] مراد دروازہ سے عمرؓ ہیں انہی کی ذات روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کے آگے جب سے حضرت عمرؓ شہید ہوئے مسلمانوں پر آفت آگئی حضرت عثمان کے عہد سے دلوں میں کدورت شروع ہوئی آخر آپس میں جنگ چھڑ گئی جو آج تک قائم ہے اور فتنہ سمندر کی موجوں کی طرح امنڈا اور آپس میں لڑائیوں کا بازار گرم ہو گیا۔ اور ہوا جو ہوا سبحان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی صحابی کو نہیں ملا ان کی ذات بابرکات سے مسلمانوں کے رعب تھے کافروں پہ روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی رضی اللہ عنہ ورضا عنہ۔

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۱۹۰: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۹۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۹۲: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلٰى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۱۹۳: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ

بیان میں بیچ بیان علامتوں قیامت کے

اول فصل

۵۱۹۰: انس رضہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق نشانیوں قیامت کی سے یہ ہے کہ اٹھایا جاوے گا علم اور بہت ہوگا جہل اور بہت ہوگا زنا اور بہت ہوگا شراب کا پینا اور کم ہوں گے مرد اور بہت ہوں گی عورتیں یہانتک کہ ہوگا واسطے پچاس پچاس عورتوں کے ایک مرد خبر گیری کرنیوالا ایک روایت میں ہے کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل (بخاری، مسلم)

۵۱۹۱: اور جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق پیدا ہوں گے پہلے آنے قیامت کے جھوٹے[1] پس پرہیز کرو ان کی شر سے (مسلم)

۵۱۹۲: اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا اس وقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے تھے کہ ناگہاں آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جس وقت کہ ضائع کی جاوے گی امانت پس منتظر رہ قیامت کا کہا اعرابی نے کس وقت میں ضائع ہوگی امانت فرمایا جس وقت[2] کہ سونپا جائے کام حکومت کا طرف نااہل کے پس منتظر رہ قیامت کا (بخاری)

۵۱۹۳: اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت ہوگا مال اور بہت ہوگا یہاں تک کہ نکالے گا شخص زکوٰۃ اپنے مال کی پس نہ پاوے گا کسی کو قبول کرے اس کو اس سے

[1] جھوٹے پس پرہیز کرو ان سے مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح اور طلیحہ اور مختار اور غلام احمد قادیانی مراد ہیں جنہوں نے جھوٹی پیغمبری کے دعوے کیے جیسے خدا نے اگلوں کو برباد کیا مرزا کو بھی برباد کرے گا [2] جس وقت کہ سونپا جاوے،

اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْيَهَابَ۔

۵۱۹۴:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَّلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۹۵:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۹۶:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ

اور یہاں تک کہ ہو جائے زمین عرب کی سبزہ اور نہروں والی[1] (مسلم) اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ فرمایا پہنچے گی آبادی اہاب یا یہاب تک۔

۵۱۹۴: اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہوگا اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ تقسیم کریگا[2] اور نہ گنے گا اسکو ایک روایت میں ہے کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کے ایک خلیفہ دے گا مال لپیں بھر بھر کر اور نہ گنے گا اس کو گننا (مسلم)

۵۱۹۵: اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ فرات کھل جاوے گا گنج سونے کے سے پس جو کوئی حاضر ہو وہاں چاہیئے کہ نہ لے اس سے کچھ[3] (بخاری، مسلم)

۵۱۹۶: اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ کھل جائے گی فرات پہاڑ سونے کے سے لڑیں گے لوگ اس پر پس مارے جاویں کے ہر سو میں سے ننانوے[4] اور

---

[1] اور نہروں والی الخ عرب کی زمین اس وقت نہ سبزہ تھا اور نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانہ میں اس میں سبزہ اور نہریں ہوں گی اور اہاب نام ایک موضع کا ہے چند کوس مدینہ سے۔

[2] تقسیم کرے گا اس حدیث میں فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہے شخص موعود سے یا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مراد ہیں کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انہوں نے ہاتھوں سے لپ بھر بھر کر بے شمار بانٹا یا کہ امام مہدی مراد ہوں جریری جو اس حدیث کا ایک راوی ہے اس نے کہا میں نے ابو نضرہ اور ابو العلاء سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز ہے انہوں نے کہا نہیں ۔ یہ امام مہدی ہیں جو امت کے اخیر زمانہ میں پیدا ہوں گے عمر بن عبد العزیز تو اوائل میں تھے۔

[3] پس چاہیئے کہ نہ لے اس سے کچھ اس لئے کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اس وقت میں مسلمانوں کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دنیا لے کر کیا کریں گے۔

[4] اور کہے گا ہر شخص یعنے اپنے دل میں شاید میں بچ جاؤں اور اس سونے کو حاصل کروں معاذ اللہ دنیا ایسی خراب چیز ہے لوگ اس کے پیچھے اپنی جان آبرو عزت گنواتے ہیں پر وہ حاصل نہیں ہوتی عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکارہ کو طلاق دیوے۔

وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۹۷:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۹۸:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۹۹:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۰۰:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ

کہے کا ہر شخص ان میں سے شاید کہ میں ہوں وہ شخص کہ نجات پاؤں (مسلم)

۵۱۹۷: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باہر ڈالے گی زمین ٹکڑے جگر اپنے کے مانند ستونوں کے سونے سے اور روپے سے پس آویگا قاتل پس کہے گا بیچ طلب کرنے اس کے کے قتل کیا میں نے لوگوں کو اور آویگا کاٹنے والا ناتے پس کہیگا واسطے اسی مال کے کاٹا میں نے حق ناتے داروں اپنے کا چور پس کہیگا بیچ مانند اسکے کے کاٹا گیا ہاتھ میرا پھر چھوڑ دینگے اس مال کو کہ زمین سے نکلا ہوگا پس نہیں لینے کی اس سے کچھ (مسلم)

۵۱۹۸: اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی دنیا یہانتک کہ گزرے گا مرد قبر پر پس لوٹیگا اس پر اور کہے گا[1] کاش کہ ہوتا میں جگہ اس قبر والے کی اور نہیں ہوگا وہ لوٹنا بسبب دین کے بلکہ بسبب بلا کے ہوگا (مسلم)

۵۱۹۹: اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلے گی آگ[3] زمین حجاز سے روشن کردے گی گردنیں اونٹوں کی بصرہ میں (بخاری، مسلم)

۵۲۰۰: اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول علامتوں[4] قیامت کی سے

---

[1] پس نہیں لینے کے اس سے کچھ یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہاں جو آدمی مال کو لیوے [2] کاش کہ ہوتا الخ تو ان خرابیوں اور فتنوں میں نہ پڑتا ایسی فساد اور خرابیاں قیامت کے قریب پھیلیں گی یہاں تک کہ آدمی زندگی سے بیزار ہو جائے گا۔ اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیاۃ والممات اللھم انی اعوذ بک من الماثم والمغرم [3] زمین حجاز سے الخ حجاز عرب میں اس زمین کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے اور بصریٰ ایک شہر کا نام ہے تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ چند روز مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں برابر زلزلہ رہا لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف سے زمین پھٹ گئی اس میں سے بلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سینکڑوں کوس تک اس کی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گزرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا [4] اول علامتوں الخ مراد یہ ہے کہ جو علامتیں متصل ہیں قیامت کے ان میں اول یہ ہوگی۔

السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۲۰۱ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونَ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۵۲۰۲ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي وُجُوهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِي ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ

فصل دوسری

آگ ہوگی کہ ہانکے گی لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف (بخاری)

۵۲۰۲ : اور عبداللہ بن حوالہ سے روایت ہے کہ کہا بھیجا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرنے کیلئے تاکہ غنیمت پاویں ہم پیادہ[۱] پس پھرے ہم[۲] پس نہ لائے ہم غنیمت سے کچھ اور پہچانا حضرتؐ نے اثر مشقت[۳] کا بیچ چہروں ہمارے کے پس کھڑے[۴] ہوئے ہم میں پس کہا یا اللہ نہ سونپ کام ان کے طرف میری پس ضعیف ہوؤنگا[۵] میں ان سے اور نہ چھوڑ ان کو طرف نفسوں انکے کے کہ عاجز آویں گے اپنے نفسوں سے مہمات کے سرانجام کرنے سے اور نہ چھوڑ ان کو طرف[۶] لوگوں کے پس مقدم رکھیں گے لوگ اپنی حاجتوں کو انکی حاجتوں پر پھر رکھا حضرتؐ نے دست مبارک اپنا میرے سر پر پھر فرمایا اے بیٹے

۵۲۰۱ : انس رضؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ قریب ہو جائے گا زمانہ پس ہوگا برس مانند مہینے کے اور مہینہ مانند ہفتہ کے اور ہوگا ہفتہ مانند دن کے اور ہوگا دن مانند ساعت کے اور ہوگی[۱] ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اٹھنے آگ کے، (ترمذی)

[۱] اور ہوگی ساعت الخ یعنے بوجہ عیش و عشرت کے زمانہ جلدی گذر یگا اور بعضوں نے کہا کہ لوگ فکروں میں مصروف ہوں گے بوجہ فتنوں کے معلوم نہ ہوگا کہ کتنے دن گذر گئے یا حقیقت میں ہی زمانہ چھوٹا ہو جائیگا [۲] پیادہ پا یعنے نہ ہونے سواریوں کے [۳] اثر مشقت کا یعنے غنیمت کے نہ پانیکا رنج اور مراد اثر سے غم پس اور خجالت حیا ہے [۴] پس کھڑے ہوئے ہم میں یعنے واسطے وعظ سنانے کے جو شامل ہو ہماری تسلی پر اور دعا کرنے کے ہمارے لیے [۵] پس ضعیف ہوگا یعنے ان کی غمخواری اور خبرگیری کا بار میں نہیں اٹھا سکونگا [۶] طرف لوگوں کے یعنے لوگوں کا انکو محتاج نہ کر حاصل تمام کلام کا یہ ہے کہ نہ سونپ امور ان کے میری طرف کہ میں نہیں سرانجام کر سکتا ان کے امور کو اور نہ سونپ ان کو ان کے نفسوں کی طرف کہ عاجز ہوں گے اپنے نفسوں کی خبرگیری سے بسبب کثرت شہوات اور شرور نفسوں اپنے کے اور نہ ان کو لوگوں کی طرف سونپ کر مقدم رکھیں گے اپنے نفسوں کو ان پر پس ضائع کریں گے بلکہ وہ بندے تیرے ہیں کہ ان سے جو کرتے ہیں آقا اپنے غلاموں سے اور اس میں تعلیم اور تنبیہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امت کو کہ کام اپنا اللہ ہی کو سونپے اور کسی پر بھروسہ نہ کریں اور نظر نہ رکھیں اس لیے کہ جو کوئی بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر کفایت کرتا ہے وہ امر دین اور دنیا اس کی کو جیسے کہ فرمایا و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ـ

الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ اِلٰى رَاْسِكَ رَوَاهُ۔

۵۲۰۳ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْئُ دُوَلًا وَّالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَّالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَّتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَّخَسْفًا وَّمَسْخًا وَّقَذْفًا وَّاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۰۴ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ

خلافت کہ تحقیق اتری ہے زمین مقدس میں پس جان کہ تحقیق قریب پہنچنے زلزلے[1] اور بلبلے اور نزدیک پہنچنے امور بڑے[2] اور قیامت اس دن نزدیک تر ہوگی لوگوں سے اس ہاتھ میرے سے طرف سر تیرے کے[3]

۵۲۰۳ : اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ٹھہرائی جائیں گی غنیمتیں[4] دولت اور جب ٹھہرائی جائیگی امانت[5] غنیمت اور ٹھہرائی جائیگی زکوٰۃ تاوان اور جس وقت کہ سیکھا جائیگا علم واسطے غیر دین[6] کے اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی خلاف[7] کریگا اپنی ماں کا اور نزدیک کریگا مرد دوست اپنے کو اور دور رکھیگا اپنے باپ کو[8] اور بلند ہونگی آوازیں مسجدوں میں اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہے ان میں اور ہوگا رئیس انکا بڑا کمینہ ان کا اور تعظیم کیا جائیگا مرد واسطے ڈر برائی اسکی کے اور ظاہر ہونگی گانے والیاں اور ظاہر ہونگے باجے اور پی جاویں گی شرابیں اور لعنت کرینگے پچھلے اس امت کے اگلوں کو پس منتظر رہ[9] وقت ہوا سرخ کے اور زلزلے بڑے کے اور زمین میں دھنس جانیکے اور صورت بدل جانیکے اور پتھر برسنے کے اور نشانیوں ان قریب قیامت کی کہ پے در پے پہنچیں گے مانند لڑی جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جائے ڈورا اس کا پس گرنے لگیں پیہم دانے اسکے (ترمذی)

۵۲۰۴ : اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کرے گی امت میری

---

[1] اور بلبلے بلبلہ ساتھ زیر پیر دو بار کے ہے معنے فکر اور وسوسہ کے [2] امور بڑے یعنی قیامت کی علامتیں [3] اصل نسخہ مشکوٰۃ میں بعد لفظ رواہ کے اس حدیث میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور جوزی نے یہ عبارت لاحق کی ہے رواہ ابو داؤد و اسنادہ حسن و رواہ الحاکم فی صحیحہ یعنی اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے اور اسکو حاکم نے نکالا اپنی صحیح میں [4] غنیمتیں دولت یعنی غنی لوگ غنیمتوں کو جو بحکم شرع تمام غازیوں کا مال ہے اپنے تصرف میں لاوینگے اور فقیروں کو محروم رکھیں گے [5] امانت غنیمت یعنے امانت کو ایک لوٹ کی طرح سمجھیں گے [6] واسطے غیر دین کے بلکہ واسطے حاصل کرنے دنیا اور اجارہ اور عزت کے [7] اپنی بیوی کے یعنے مخالف شریعت کے [8] خلاف کریگا اپنی ماں کا یعنے بے جہت شرع۔ [9] اور دور رکھے گا اپنے باپ کو الخ آجکل یہی حال ہے [10] پس منتظر رہ الخ یہ حدیث معجزہ ہے حضرتؐ کا جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا اس حدیث میں جتنی پیشگوئیاں فرمائیں سب اس زمانہ میں موجود ہوگئیں کسی کا انتظار باقی نہیں ہے سوا ان اعمال کی سزا کے سو اس کے وقوع کا بھی ہم کو کامل یقین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بچائے ان سزاؤں سے آمین۔

اُمَّتِی خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهُ وَجَفَا اَبَاهُ وَقَالَ شُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۰۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَوْ لَا يَبْقٰى مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا۔

۵۲۰۶۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۲۰۷۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پندرہ باتیں اترے گی ان پر بلا اور گنیں آنحضرت ﷺ نے وہ باتیں اور ذکر نہ کی یہ بات کہ سیکھا جائے گا علم واسطے غیر دین کے اور سلوک کریگا دوست اپنے سے اور ظلم کرے گا باپ پر اور پی جائے گی شراب اور پہنے جائیں گے ریشمی کپڑے (ترمذی)

۵۲۰۵: اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فنا ہو گی دنیا یہاں تک کہ مالک ہو گا عرب کا ایک شخص اہل بیت میرے میں سے[۳] موافق ہو گا نام میرے کے ترمذی اور ابوداؤد) اور ایک روایت ابوداؤد کی میں یوں ہے کہ کہا حضرتؐ نے اگر باقی نہ رہیگا دنیا سے مگر ایک روز تو البتہ دراز کرے گا اللہ تعالیٰ اس روز کو یہاں تک کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس میں ایک مرد کو میری نسل[۵] سے یا فرمایا میرے اہلبیت میں سے[۶] موافق ہو گا نام اس کا نام میرے کے اور نام اس کے باپ کا موافق باپ میرے کے پھیر دینگے سارے روئے زمین کو داد اور عدل

۵۲۰۶: اور ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مہدی عترت میری سے ہے اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے (ابوداؤد)

۵۲۰۷: اور ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی میری

---

[۱] وہ باتیں جو مذکور ہوئیں پہلی حدیث میں اور یہ قول مصابیح والے کا ہے اسی لیے کہ ذکر کی ترمذی نے دونوں حدیثیں پے در پے اور شمار کی ہیں ایک کے ان دونوں میں پندرہ چیزیں [۲] ذکر نہ کی یعنی علی نے [۳] کہا الخ یعنی حضرت علیؓ نے بجائے وفی صدقہ کے بر صدیقہ کہا بجائے اقصٰی اباہ کے جفا اباہ کہا اور بجائے شربت الخمور کے شراب الخمر ساتھ لفظ واحد کہا اور بجائے تعلم لغیر الدین ولبس الحریر [۴] موافق نام ہو گا اس کا نام میرے کے یعنی اور ان کی مطابق اسم میرے کے ہو گی کہ محمد مہدی ہیں کہ نام ان کا محمد ہو گا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اور شرافت انکی کے ہے والا اور حدیثوں میں آیا ہے کہ مالک تمام دنیا کے ہونگے خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر تر یہ ہے کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسی لیے کہ سب مطیع ہیں عرب کے پس تقدیر کلام یہ ہے کہ یہانتک کہ مالک ہونگے عرب کے اور ان کے کہ تابع ان کی ہیں اہل اسلام سے پس جو کہ مسلمان ہوا اور عربی ہے [۵] یا فرمایا یہ شک راوی کا ہے اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ اولاد حسنؓ سے ہوں گے یا اولاد حسینؓ سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ باپ کی جانب سے حسنی ہونگے اور ماں کی جانب سے حسینی [۶] موافق ہو گا الخ اس میں رد ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہیں کہ مہدی موعود قائم و منتظر ہے اور وہ محمد بیٹے حسن عسکری کے ہیں۔

وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّيْ أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ
ظُلْمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۵۲۰۸: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيْءُ إِلَيْهِ
الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِيْ أَعْطِنِيْ قَالَ فَيَحْثِيْ لَهُ فِيْ ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۰۹: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ
اِخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيْهِ
نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ
إِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ
أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ

ظلم وستم سے مالک رہے گا زمین کا سات[1] برس (ابوداؤد)
اولاد میں سے ہے روشن پیشانی بلند بینی بھر دیگا زمین کو عدل و داد سے جیسے کہ بھری گئی ہے
مہدی کے پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ اے
۵۲۰۸: اور ابوسعید نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ قصہ مہدی کے کہ فرمایا پس آویگا
مہدی دے مجھ کو دے مجھ کو فرمایا حضرت نے پس لپ[2] بھر بھر کر دے گا مہدی اسکے لیے بیچ کپڑے اسکے کے اس قدر کہ اٹھا سکے وہ اس کو (ترمذی)
۵۲۰۹: اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واقع ہوگا اختلاف نزدیک مرتے[3] خلیفہ کے پس نکلے گا[4] ایک شخص
اہل مدینہ میں سے بھاگنے والا طرف مکہ[5] پس آویں گے لوگ اہل مکہ سے پس نکالیں گے ان کو حالانکہ وہ ناراض ہوں گے امامت سے
پس بیعت کریں گے لوگ ان سے درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے اور بھیجا جائیگا[6] اس کی طرف ایک لشکر شام سے دھنسا دیا جائیگا وہ
لشکر بیدا[7] میں درمیان مکہ اور مدینہ کے پس جب دیکھیں گے لوگ یہ[8] حال آویں گے مہدی کے پاس ابدال شام کے اور جماعتیں اہل
عراق سے بیعت کریں گے وہ مہدی سے پھر ظاہر ہوگا ایک مرد[9] قریش سے ننھیال اس کے

---

[1] سات برس اور ابوسعید کی آیندہ حدیث میں جو آتا ہے سات برس یا آٹھ برس یا نو برس تو یہ شک ہے راوی سے اور احتمال ہے کہ اس روایت
میں جزم ہے سات برس کا اور ام سلمہ کی حدیث آیندہ جس کو ابوداؤد نے نکالا اسکی مؤید ہے اور احتمال ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسعید کی حدیث
آیندہ کو بیان کیا تو تعیین مبہم رکھا اور وقت معین کیا واللہ اعلم [2] دے مجھ کو دے مجھ کو یعنی کچھ اور تکرار تاکید کے لیے ہے۔ لپ بھر کر دیگا یعنی بہت
بیشمار [3] مرنے خلیفہ کے یعنے جو آخر زمانہ میں ہوگا اور مراد خلیفہ حکمی ہے کیونکہ وہ سلطان ہوگا [4] نکلے گا ایک شخص یعنے واسطے مکر وہ
جاننے لینے منصب امارت یا ڈرنے فتنہ کے کہ واقع ہوگا یا مدینہ سے مدینہ مطہرہ مراد ہے طرف مکہ کے اسی لیے کہ وہ جائے امن سے
ہر اس شخص کی کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے اور عبادت گاہ ہے ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہونگے اسی لیے ابوداؤد نے اس حدیث کو مہدی کے باب
میں لایا ہے [5] پس آویں گے یعنے اور ظاہر ہونے امر ان کے کے اور پہچاننے قدر ان کے کے [6] بھیجا جائیگا الخ یعنے بادشاہ جو اس وقت
شام ہوگا ایک لشکر واسطے قتال امام مہدی کے بھیجے گا [7] بیدا میں الخ کہ ایک جگہ ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان [8] یہ حال یعنی سنیں گے
ہلاک ہونے کی خبر سنی ان کی اور شام کے لشکر سے مراد سفیان کا لشکر ہے۔ [9] ایک مرد الخ

كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۲۱۰: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيْبُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَاً يَلْجَاُ اِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ فَيَمْلَاُ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَآءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَآءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا اِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ يَعِيْشُ فِيْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ۔

قبیلہ کلب سے ہونگے پس بھیجیگا مردھی طرف مہدی اور تابعوں انکے کے ایک لشکر اور مدد ڈھونڈیگا ننہیال اپنے سے غالب آوینگے مہدی اس لشکر پر اور یہ مذکور لشکر کلب کا ہے اور کار کرینگے لوگوں میں موافق سنت نبی انکے کے اور ڈالیگا[۱] دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر پس ٹھہرینگے[۲] مہدی سات برس پھر وفات کئے جاوینگے اور نماز

۵۲۱۰: اور ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ کہا اس نے ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا عظیم کا کہ پہنچیگا اس امت کو یہاں تک کہ نہیں پانے کا شخص جگہ پناہ پکڑے طرف اس کے ظلم سے پس بھیجیگا اللہ ایک شخص کو اولاد میری سے اور اہلبیت میری میں سے پس بھر دیگا اللہ بسبب اس کے زمین کو عدل اور دادرسی جیسے کہ بھری گئی ہے زمین جور و ستم سے راضی ہوں گے اس سے رہنے والے آسمان کے اور رہنے والے زمین کے نہ چھوڑیگا آسمان اپنے[۳] مینہ کے قطروں سے کچھ مگر کہ برسائے گا اس کو اور نہ چھوڑے گی زمین اپنی روئیدگی سے کچھ مگر نکالے گی اس کو یہاں تک کہ آرزو کریں گے زندے مردوں کی زندہ[۴] رہیں گے مہدی اس خوشی میں سات برس یا آٹھ برس یا نو برس ع ہ

[۱] ڈالے گا الخ یعنے ثبات و قرار پاوے گا [۲] پس ٹھہریں گے الخ کہا زرکشی نے ان حدیثوں میں جس مہدی کا ذکر ہے یہ وہ مہدی ہیں جو حضرت عیسیٰ کا زمانہ پائیں گے اور ان کے ساتھ نماز پڑھیں گے اور قسطنطنیہ کو پھر نصاریٰ سے چھین لیں گے اور مہدی عرب اور عجم کے مالک ہو جاویں گے اور زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے اور رکن اور مقام کے درمیان ان سے بیعت کی جائے گی اور سفیان سے وہ لڑیں گے اور ہند کے بادشاہ ان کی اطاعت کریں گے کلامہ یہ سب علامات آپ کی احادیث میں اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنھوں اس کو مہدی سمجھ لیا جس میں ان علامتوں میں ایک بھی موجود نہیں جیسے مہدیہ ایک قوم ہے جو سید محمد جونپوری ایک ہندی مرد کو مہدی سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں مہدی آمد و رفت اور اس سے زیادہ عجیب یہ ہے جو مقام قادیاں میں غلام احمد مرزا کہتا ہے کہ میں نبی عیسیٰ بن مریم ہوں اور میں ہی مہدی ہوں [۳] یعنے مینہ بیچ زمانہ مہدی کے بہت برسے گا اور زراعتیں اور حاصل زمین کی کمال پر آویں گے اور عیش اور زندگانی خوشی کی ہوگی۔

[۴] یعنے وجود اور حیات ان کے کے اور کہیں گے کہ کاش وہ زندہ ہوتے ہمارے زمانہ میں تاکہ عیش اور نشاط و کامرانی دیکھتے اور بعضے لفظ احیاء کو ساتھ زیر ہمزہ کے پڑھتے ہیں مصدر بمعنی زندہ کرنے کے یعنے مردے آرزو کریں گے کہ زندہ کرے خدا تعالیٰ ان کو بطریق فرض و تقدیر کے ہے واسطے قصد مبالغہ کے اگر یہ روایت ثابت ہو ورنہ احتمال ہے واللہ اعلم ع ہ بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہے اور لاحق کی گئی ہے یہ عبارت الحاکم نے مستدرکہ وقال صحیح ۔

۵۲۱۱ :۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْمَنْصُوْرُ يُوَطِّنُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۵۲۱۲ :۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۱۳ :۔ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ رَوَاهُ۔

۵۲۱۴ :۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا فَإِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ رَوَاهُ

فصل تیسری

۵۲۱۱ : اور علی رضؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا ایک شخص[1] ماوراء نہر سے کہ کہا جائے گا اس کو حارث حراث اس کے لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہو گا کہ کہا جائے گا اس کو منصور جگہ دیگا یا ٹھکانا دے گا وہ واسطے آل محمدؐ کے جیسا کہ ٹھکانا دیا قریش نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب ہے ہر مسلمان پر تائید کرنی اس کی یا فرمایا لازم ہے قبول کرنا اس کا (ابوداؤد)

۵۲۱۲ : اور ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہیں قائم ہو گی قیامت یہاں تک کہ کلام کریں گے درندے آدمیوں سے یہاں تک کہ کلام کرے گا مرد سے پھندنا کوڑے اس کے کا اور تسمہ پاپوش اس کی کا اور خبر دے گی اس کو ران اس کی اس چیز کی کہ نئی نکالی ہو گی اہل وعیال اس کے نے غائبانہ اس کے (ترمذی)

۵۲۱۳ : ابی قتادہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نشانیاں[2] بعد دو برس کے ہوں گی۔ (ابن ماجہ)

۵۲۱۴ : اور ثوبان رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت دیکھو تم نشانوں سیاہ کو کہ آئے جانب خراسان سے پس حاضر ہو وان میں[3] اس لیے کہ اس میں خلیفہ اللہ کا ہو گا مہدی روایت کیا

---

[1] نشانیاں بعد دوسو برس کے ہونگی یہ حدیث ضعیف ہے ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں لکھا ہے اور شاید آیت سے اس حدیث میں وہ آیت مراد ہے جیسے خلق قرآن کا قول جو امام احمد کے وقت میں نکلا اور اس کی وجہ سے اہل حدیث پر آفت آئی [2] اس لیے کہ اس میں خلیفہ اللہ کا ہو گا یعنے اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی کو نصرت و تائید ہو گی پس یہ حدیث منافی نہ ہو گی اسکی کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور کا ابتدا حرمین شریفین سے ہو گا، اور مؤید ہے اس کی وہ روایت جس کو ابن ماجہ نے نکالا ابن مسعودؓ سے کہ ایک بار ہم آنحضرت صلعم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں بنی ہاشم کے چند جوان آئے ان کو دیکھ کر حضرت کی آنکھیں بھر آئیں اور رنگ بدل گیا میں نے اس کا سبب پوچھا فرمایا ہم اس گھر کے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے آخرت کو اختیار کیا دنیا پر اور میرے اہل بیت قریب ہے کہ میرے بعد بلا اٹھاویں گے اور سختی اور اخراج یہاں تک کہ کچھ لوگ مشرق سے آئیں گے ان کے سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ خزانہ طلب کریں گے

أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۲۱۵:۔ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ۔

۵۲۱۶:۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فُقِدَ الْجَرَادُ فِي سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتُّ مِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَأَرْبَعُ مِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

اس کو احمد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۲۱۵: اور ابی اسحاق سے روایت ہے کہ کہا اس نے کہا علیؓ نے اس حال میں کہ دیکھا طرف بیٹے اپنے امام حسنؓ کی اور کہا کہ تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہے جیسا کہ نام ان کا سید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نزدیک ہے کہ پیدا ہوگا اس کی پشت سے ایک شخص کہ نام رکھا جاویگا ساتھ نام نبی ہمارے کے مشابہ ہوگا حضرتؐ کی سیرت باطنی میں اور نہ مشابہ ہوگا حضرتؐ کی صورت ظاہری میں پھر ذکر کیا علیؓ نے [۱]قصہ بھر دیگا اس مرد کا زمین کو عدل سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور نہیں بیان کیا قصہ۔

۵۲۱۶: اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہا کہ گم کی گئی ٹڈی [۲]ایک برس میں برسوں خلافت امیرالمومنین عمرؓ کے سے اس سال کہ وفات پائی اس عمرؓ نے پس غمگین ہوئے عمرؓ بسبب [۳]اسکے غمگین ہونا سخت بھیجا طرف یمن کے ایک سوار اور ایک سوار طرف عراق کے اور ایک سوار طرف شام کے پوچھتے تھے ٹڈی سے آیا دکھایا گیا ہے کوئی آدمی ٹڈی سے کچھ پس لایا عمرؓ کے پاس وہ سوار کہ آیا جانب یمن سے ایک مٹھی ٹڈیوں کی لے کر پس پھیلا دیا اس مٹھی ٹڈیوں کو آگے عمرؓ کے پس جب دیکھا اسکو عمرؓ نے اللہ اکبر [۴]کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ عزوجل نے پیدا کئے ہیں ہزار گروہ حیوانات سے چھ سو ان میں سے دریا میں چار سو جنگل میں پس تحقیق اول ہلاک ہونا ان ہزار گروہ میں سے ہلاک ہونا ٹڈیوں کا ہے پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیاں پے در پے ہلاک ہوں گے گروہ حیوانات مانند ٹوٹنے ڈوری موتیوں کی لڑی کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں۔

لوگ ان کو نہ دینگے وہ لڑینگے اور مدد دیئے جاوینگے آخر ان کو دیا جاویگا وہ اپنے واسطے حکومت قبول نہ کرینگے اور میرے اہل بیت سے ایک شخص کو یہ خزانہ اور دیدینگے وہ زمین کو بھر دیگا عدل سے جیسے لوگوں نے اسکو بھرا ہوگا ظلم سے آخر حدیث تک [۱]قصہ بھر دینے الخ علامہ طاہر فتنیؒ نے کہا معلوم نہیں کہ یہ کیسے لوگ ہیں کیا مجنون ہیں جو ایک مرد کو جس کی حکومت ایک گاؤں میں بھی نہیں ہوئی مہدی خیال کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کی جو انکے خلاف ہوں تکذیب کرتے ہیں اور ایسے مہدی کو انبیاء سابقینؑ پر فضیلت دیتے ہیں اور جو اس کی مہدیت کا منکر ہو اسکو کافر جانتے ہیں اور انکے یاروں کو ابوبکرؓ اور علیؓ سے افضل بتاتے ہیں خاک پڑے ان کی عقل پر [۲]گم کی گئی الخ یعنی ٹڈی اس دیار میں پیدا نہ ہوئی [۳]بسبب اسکے ناپید ہونے ٹڈی کے [۴]کہ اللہ اکبر کہا یعنے بسبب خوشی کے۔

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۱۷ ۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۵۲۱۸ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہے بیچ بیان نشانیوں کے آگے قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کے

فصل پہلی

۵۲۱۷: حذیفہ بن اسید غفاری رضؓ سے روایت ہے کہ کہا جھانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر اس حال میں کہ ہم ذکر کرتے تھے آپس میں پس فرمایا کیا ذکر کرتے ہو کہا صحابہ نے ذکر کرتے ہیں ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ دیکھو گے تم پہلے اس کے دس نشانیاں پس ذکر فرمایا دھوئیں[1] کا اور نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض[2] کا اور نکلنا آفتاب کا پچھم کی طرف سے[3] اور اترنا عیسیٰ بن مریمؑ کا اور نکلنا یاجوج[4] اور ماجوج کا اور زمین خسفوں کا ایک خسف زمین مشرق میں اور ایک خسف زمین مغرب میں اور ایک خسف زمین عرب میں اور وہ نشانی کہ بعد سب کے واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلے گی جانب یمن سے ہانکے گی وہ لوگوں کو طرف زمین حشر کے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ آگ ہوگی کہ نکلے گی پرے کنارے عدن سے ہانکے گی لوگوں کو طرف زمین حشر[5] کے اور ایک روایت میں بیچ بیان دسویں نشانی کے ذکر ہوا کا آیا ہے کہ ڈالے گی لوگوں کو دریا میں (مسلم)

۵۲۱۸: اور ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جلدی کرو[6] تم ساتھ کاموں نیک کے

---

[1] ذکر فرمایا دھوئیں کا قیامت سے پہلے یہ دھواں عالم میں پھیلے گا مسلمانوں کا زکام جیسی حالت ہو جائیگی اور کافروں کا سر جھلس جائیگا[2] اور دابۃ الارض کا الخ مکے کی زمین سے ایک جانور نکلے گا ساٹھ گز لمبا سر اس کا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکرے کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا، ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے اس کے پاس حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلا دیگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں سورہ نمل کی آیت آخر جنا لہم دابۃ من الارض آلایۃ میں اسکا بیان ہے[3] پچھم کی طرف سے یعنے سورج جدھر ڈوبتا ہے ادھر ہی نکلے گا[4] نکلنا یاجوج اور ماجوج کا وہ دو قومیں ہیں یافث بن نوح علیہ السلام کی جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گی[5] طرف زمین حشر کے یہ شام کی زمین ہے موبادہ آگ بقدرت الٰہی لوگوں کو ہانکنے والی ہوگی ملک شام کی طرف[6] جلدی کرو الخ آثار قیامت سے اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کر لو۔

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَآبَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۱۹ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۲۰ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۲۱ :۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ

چھ چیزوں سے دھواں اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا پچھم کی طرف سے اور کام عامہ کا اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے تم میں سے (مسلم)

۵۲۱۹ : اور عبداللہ بیٹے عمرؓ کے سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تحقیق [1] اول نشانیوں قیامت کے از روئے نکلنے کے نکلنا آفتاب کا ہے پچھم سے اور نکلنا دابۃ الارض کا لوگوں پر وقت چاشت کے اور جونسی ان علامت مذکورہ میں سے پہلے دوسری کی ہوگی پس دوسری واقع ہوگی پیچھے اس کے نزدیک [2] (مسلم)

۵۲۲۰ : ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین نشانیاں [3] ہیں کہ جب ظاہر ہونگی نہیں فائدہ کرے گا کسی شخص کو ایمان اس کا کہ نہ تھا ایمان لایا پہلے سے یا کسب کیا اس شخص نے بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کرنہ کی تھی پہلے اس کے نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا (مسلم)

۵۲۲۱ : اور ابی ذرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہے تو اے ابوذرؓ کہ کہاں جاتا ہے یہ آفتاب کہا میں نے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا کہ یہ آفتاب جاتا ہے یہاں تک کہ سجدہ

---

[1] اول نشانیوں قیامت کی الخ یعنے ان نشانیوں میں جو قانون قدرت کے خلاف ہیں کیونکہ پہلی نشانی مہدی کا ظہور ہے پھر حضرت عیسٰیؑ کا اترنا پھر دجال کا نکلنا پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا اور دابۃ الارض میں اختلاف ہے کہ سورج کے طلوع کے بعد نکلیگا عبداللہ بن عمرو کا یہی خیال تھا اور راویوں نے کہا کہ اس سے نکلے گا بہر حال سماوی نشانیوں میں سورج کا نکلنا پہلی نشانی ہے اور ارضی نشانیوں میں دابۃ الارض کا پہلے نکلنا اور رسید نے کہا کہ اول نشانی قیامت کی دجال کا نکلنا ہے پھر حضرت عیسٰیؑ کا اترنا پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا پھر دابۃ الارض کا پھر سورج کا نکلنا پچھم سے کیونکہ سورج نکلنے پر ایمان کا دروازہ بند ہوجائے گا اور حضرت عیسٰیؑ کے عہد میں بہت سے کافر دین اسلام قبول کریں گے یہاں تک کہ ساری دنیا میں ایک ہی دین ہوجائے گا [2] نزدیک یعنے ان دونوں علامتوں میں بہت کم فاصلہ ہوگا بہ نسبت فاصلہ کے اور نشانیوں میں [3] تین نشانیاں الخ یعنے جب یہ نشانیاں ظاہر ہوئیں تو قیامت نمود ہوئی ایمان بالغیب باقی نہ رہا اس واسطے اس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ کرے گا۔

تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۲۲:۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۲۳:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۲۴:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کرتا ہے نیچے عرش کے[1] پھر اذن مانگتا ہے پس اذن دیا جاتا ہے آفتاب کو اور قریب[2] ہے یہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جائیگا اس سے اور اذن مانگے گا پس نہیں اذن دیا جائے گا اس کو اور کہا جائے گا آفتاب کو پھر جا جہاں سے آیا ہے تو پس نکلے گا آفتاب مغرب کی طرف پس یہ ہے مراد قول اللہ تعالیٰ کے سے کہ فرمایا اور آفتاب رواں ہوتا ہے واسطے قرار گاہ اپنے کے فرمایا حضرت صلعم نے مستقر اس کا نیچے عرش کے ہے (بخاری، م)

۵۲۲۲: اور عمران ابن حصین رض سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے نہیں درمیان پیدائش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا[3] دجال سے (مسلم)

۵۲۲۳: اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں پوشیدہ تم پر تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں کانا اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھ کا گویا کہ آنکھ اس کی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا (بخاری، مسلم)

۵۲۲۴: اور انس رض سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی نبی گزرا مگر کہ تحقیق کہ ڈرایا ہے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے[4] آگاہ ہو کہ دجال کانا ہو گا اور تحقیق پروردگار تمہارا کانا نہیں لکھا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں اس کی کے لفظ کفر کا (بخاری، مسلم)

---

[1] پھر اذن مانگتا ہے یعنے دورہ کرنے کا [2] اور قریب ہے یہ کہ الخ یعنے قیامت کے قریب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہے کہ ایک رات دن چل کر بند ہو جاتی ہے بدون کوکے دوسرے دن نہیں چلتی اسی طرح ہر روز آفتاب بدون حکم الٰہی نہیں طلوع کرتا جب اس حکیم مطلق کا ٹھا نا حساب پورا ہو جائیگا تو اس عالم کی کل بگڑ جائیگا الٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جائیگا اور اسی کا نام قیامت ہے [3] کوئی امر بہت بڑا دجال سے یعنے سب فسادوں سے دجال زیادہ تر ہے عالم میں کوئی بلا اس کے برابر نہیں [4] کانے جھوٹے سے الخ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خطبہ پڑھا اور فرمایا ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر ایسا صاف پتہ نہیں بتلایا کہ جس سے اس کا جھوٹ سب کھل جائے اور میں تم کو بتلاتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا اور خدائی کا دعویٰ کریگا اور حالانکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہیں اگلی حدیث اسکا صاف بیان ہے۔

۵۲۲۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِیٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ یَجِیْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ یَقُوْلُ لَهَا الْجَنَّةُ هِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمْ کَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۲۲۶: وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَیِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ عَلَیْهَا ظَفَرَةٌ غَلِیْظَةٌ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ کَافِرٌ یَقْرَاُهٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ کَاتِبٍ وَّغَیْرِ کَاتِبٍ۔

۵۲۲۷: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی

۵۲۲۵: اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ ہو خبر دوں میں تم کو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہیں خبر دی ساتھ اس کے کسی نبی نے اپنی قوم کو کہ تحقیق دجال کانا ہے اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنے مانند جنت اور دوزخ کے پس[1] جس کو کہے گا یہ جنت ہے، وہ ہوگی آگ اور تحقیق ڈراتا ہوں میں تم کو جیسے ڈرایا ساتھ اس کے نوح نے قوم اپنی کو (بخاری، مسلم)

۵۲۲۶: اور حذیفہ رض سے روایت ہے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلے گا اس حال میں کہ اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی پس جس کو دیکھیں گے لوگ پانی پس وہ آگ ہوگی کہ جلاوے گی اور جس کو دیکھیں گے آگ پس ہوگا وہ پانی ٹھنڈا شیریں خوش ہوگا (بخاری، مسلم) اور زیادہ کیا مسلم نے اس عبارت کو کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکھ کا اس پر ناخنہ ہوگا موٹا لکھا ہوا درمیان دونوں آنکھوں اُس کی کے لفظ کافر کا پڑھے گا اس کو ہر مومن لکھنے والا اور غیر لکھنے والا ہے۔

۵۲۲۷: اور حذیفہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کانا ہوگا[1] بائیں آنکھ کا کثرت سے ہوں گے

---

[1] پس جس کو کہے گا آگ وہ بہشت ہوگی مراد یہ ہے کہ حقیقت میں آگ اس کی باغ ہو جائے گی مومنوں کے لیے اور باغ اس کا آگ ہو جائیگا اس کے تابعداروں کے لیے [2] دیکھے اس کو آگ یعنے پس اختیار کرے تکذیب اس کی اور نہ پرواہ کرے ڈالنے اس کے کی اس چیز میں کہ دیکھے اس کو آگ [3] پانی شیریں ہوگا یعنے حقیقت میں یا بسبب مآل کے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال [4] کانا ہوگا بائیں آنکھ کا یہ حدیث عبداللہ کی گذشتہ حدیث کے جس میں آیا ہے کہ وہ داہنی آنکھ کا کانا ہے مخالف نہیں ہے کیونکہ آدمی کی داہنی آنکھ مقابل کی نسبت بائیں ہوتی ہے اور بائیں داہنی تو اگر اس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اور اگر داہنی کانی ہوگی تو ناظرین کی نسبت وہ بائیں ہوگی تو آپ نے ایک حدیث میں نفس دجال کی نسبت کر خبر دی ہے اور ایک حدیث میں دیکھنے والے کی نسبت کر عبداللہ بن عمر کی گذشتہ حدیث میں مذکور ہے کہ گویا دجال کی آنکھ انگور ہے پھولا ہوا اور حذیفہ کی گذشتہ حدیث میں مذکور ہے کہ اس کی آنکھ مٹی ہوگی جس پر ایک

بِجِفَالُ الشَّعَرِ مَعَہٗ جَنَّۃٌ وَّنَارٌ فَنَارُہٗ جَنَّۃٌ وَّجَنَّتُہٗ نَارٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۲۸ :- وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ دُوْنَکُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْکُمْ فَامْرُءٌ حَجِیْجُ نَفْسِہٖ وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّہٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُہٗ طَافِیَۃٌ کَاَنِّیْ اُشَبِّہُہٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ فَوَاتِحَ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ فَاِنَّہَا جِوَارُکُمْ مِّنْ فِتْنَتِہٖ اِنَّہٗ خَارِجٌ خَلَّۃً بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَّعَاثَ شِمَالًا یَا عِبَادَ اللّٰہِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا لُبْثُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا یَوْمٌ کَسَنَۃٍ وَّیَوْمٌ کَشَہْرٍ وَّیَوْمٌ کَجُمُعَۃٍ وَّسَائِرُ اَیَّامِہٖ کَاَیَّامِکُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذٰلِکَ الْیَوْمُ الَّذِیْ

بال اس کے ساتھ ہوگی بہشت اس کی اور آگ اس کی پس اس کی بہشت ہے اور بہشت اس کی آگ (مسلم)

۵۲۲۸ : اور روایت ہے نواس بن سمعان رضؓ سے کہ کہا اس نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا پس فرمایا اگر نکلے دجال اور میں تم میں موجود ہوں پس میں جھگڑوں گا اس سے سامنے تمہارے اور اگر نکلا اور نہ ہوا میں تم میں پس ہر شخص حجت کرنے والا ذات اپنی کا ہوگا اور اللہ تعالیٰ خلیفہ میرا ہے اوپر ہر مسلمان کے تحقیق دجال جوانؓ کا ہوگا بہت مڑے ہوئے بالوں کا آنکھ اس کی پھولی ہوگی گویا کہ میں تشبیہ دیتا ہوں اس کو ساتھ عبدالعزیٰؓ بیٹے قطن کے پس جو شخص پا دے اس کو تم میں سے پس چاہیئے کہ پڑھے سامنے اس کے آتیں اول سورہ کہف کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پس چاہیئے کہ پڑھے اولؓ کی آتیں سورہ کہف کی تحقیق وہ سبب امان تمہارے کے ہیں فتنہ دجال کے سے تحقیق دجال نکلنے والا ہے ایک راہ سے واقع ہے درمیان شام اور عراق کے پس فساد کرے گا داہیں اور فساد کرے گا بائیں اے بندو اللہ کے پس ثابت رہنا کہا ہم نے یا رسول اللہ اور کتنا ہوگا ٹھہرنا اس کا زمین میں فرمایا چالیسؓ دن ایک دن مقدار برس روز کے ہوگا اور ایک دن مقدار مہینے کے ہوگا اور ایک دن مقدار ہفتہ کے ہوگا اور باقی روز اسکے مانند دنوں تمہارے کے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کے کیا کفایت کریگی ہم کو

موٹا سا چھلکا اور عبادہ بن صامت کی آیندہ حدیث میں جو دوسری فصل میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گی کہ اس کی آنکھ مٹی ہوگی نہ پھولی اور نہ اندر کو گھسی ہوئی اور تطبیق اس میں یہ ہے کہ اس کی ایک آنکھ تو ثابت ہوگی لیکن بے نور اور دوسری انگور کی طرح پھولی ہوئی پس درست یہ ہے کہ کہا جائے اعور عین الیسرے وا عور عین الیمنی کیونکہ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی [1] تحقیق دجال جوان ہوگا تمیم کی روایت میں ہے کہ وہ بوڑھا ہے اور شاید رنج و غم سے تمیم کو بوڑھا معلوم ہوا ہو یا یہ بھی دجال کا کوئی شعبدہ ہو [2] ساتھ عبدالعزیٰ بن قطن کے یا ایک کافر تھا قوم خزاعہ میں جو زمانہ جاہلیت میں تھا [3] اول کی آتیں سورۃ کہف کی الخ سورہ کہف کے سرے کی دس آتیں ہیں دفع شر دجال کی تاثیر ہے [4] فرمایا چالیس دن اور اسماء کی حدیث میں ہے کہ چالیس برس تک رہے گا اور یہ تخالف اس طرح رفع ہوتا ہے کہ نواس کی حدیث میں دونوں کا طول مذکور ہے کہ ایک دن سال کے برابر سال ہوگا تو گویا چالیس دن چالیس سال ہی ہوئے اور اسماء کی حدیث میں دنوں کا قصر مذکور ہے ایک برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور دن جیسے تنکے کا جلنا اور غور کرنے سے دونو کا مضمون واحد ہوجاتا ہے۔

كَتَسَنَةٍ أَيَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهٗ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَأْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَأَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا أَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُّمْتَلِئًا شَابًّا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ

اس میں نماز ایک دن کی فرمایا نہیں بلکہ اندازہ کرنا ۱؎ ادائے نماز کے لئے مقدار ونکے کہا ہمنے یا رسول اللہ کس قدر ہو گا جلد چلنا اسکا زمین میں فرمایا مانند مینہ کے جس وقت کہ آتی ہے پیچھے اسکے باد پس گذریگا ایک قوم پر اور بلاویگا انکو پس ایمان لاوینگے وہ اسپر پس حکم کریگا ۲؎ ابر کو پس برساویگا ابر اور حکم کریگا زمین کو پس اگاویگی پس شام کو آوینگے ان پر مواشی انکے دراز ترین اسکے کہ تھے از روئے کوہانوں کے اور خوب پورے اسکے کہ تھے از روئے تھنوں کے اور خوب کھچے ہوئے از روئے کوکوں کے پھر آویگا دجال ایک قوم کے پاس پس بلاویگا انکو پس رد کرینگے اسپر قول اسکا پس پھرے گا ان سے پس ہونگے قحط زدہ درحالیکہ نہ ہو گا انکے ہاتھ میں کچھ مالوں انکے سے اور گذرے گا دجال ویرانہ پر پس کہے گا ویرانہ کو نکال اپنے خزانوں کو پس پیچھے چلیں گے دجال کے خزانے اسکے ویرانہ کے مانند امیروں شہد کی مکھیوں کے پھر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بھرا ہو گا جوانی میں پس ماریگا اس کو ساتھ تلوار کے پس کاٹے گا اسکو دو ٹکڑے مانند پھینکنے تیر کے نشانے پر پھر بلاویگا دجال اس جوان کو پس زندہ ہو گا وہ اور متوجہ ہو گا طرف دجال کے اور چمکتا ۳؎ ہو گا منہ اسکا ہنستا ہو پس دجال ایسے کاموں میں ہو گا کہ ناگہاں بھیجے گا اللہ تعالیٰ مسیح بیٹے مریم علیہما السلام کو پس اتریں گے وہ نزدیک منارہ سفید کے جانب ۴؎ شرقی دمشق کے درحالیکہ ہونگے عیسیٰ درمیان دو کپڑوں زرد رنگ کے رکھنے والے ہونگے مسیح دونوں ہتھیلیاں اپنی اوپر بازو دو فرشتوں کے جس وقت جھکادیں گے سر اپنا ٹپکے گا

۱؎ بلکہ اندازہ کرنا ادائے نماز کے لئے مقداروں کے یعنی گھنٹوں کے حساب سے اب تو گھڑیاں ایسی رائج ہیں کہ اندازہ کرتے ہیں کوئی وقت ہی نہ ہو گی ۲؎ پس حکم کریگا الخ دجال اور یاجوج ماجوج کو جن کا ذکر آگے آتا ہے خدا تعالیٰ اپنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون اسکے داؤ میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اسکا ہرگز اعتقاد نہ کرے اسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقویٰ پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے کرامات اسکا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اسکو استدراج کہتے ہیں ۳؎ چمکتا ہو گا دوسری روایت میں ہے دجال اس سے کہے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا وہ کہے گا اب تو میرا ایمان زیادہ ہو گیا ہے کہ تو ہی کانا دجال ہے جسکی آنحضرت نے بشارت دی پھر اسکو آرے سے چیر دیگا پھر جلا کر پوچھے گا وہ یہی کہے گا اب تو اور مجھے تصدیق ہو گئی کہ تو اللہ کا دشمن ہے دجال ہے پھر بحکم الٰہی دجال کو اسکے مارنے کی طاقت نہ رہیگی اور دجال جس طرح زور کریگا اسکا زور نہ چلے گا اور مردود کو اللہ تعالیٰ ذلیل اور خوار کریگا اور یہ آیت ابو سعیدؓ سے آگے آتی ہے اسکو مسلم نے نکالا، ۴؎ جانب شرقی دمشق کے، یعنے اُدھر پہاڑ پر جہاں سے آپ غائب ہوئے تھے اور آسمان پر چڑھ گئے تھے اور دوسرا آپ کی صورت بن گیا

مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ

پسینہ انکا اور جب اٹھاویں گے سر اترینگے انکے بالوں سے قطرے مانند دانوں چاندی کے کہ مانند موتیوں کے ہوں پس نہ ہوگا کوئی کافر کہ پاوے بو دم عیسےٰ کی سے مگر کہ مر جاویگا اور دم انکا پہنچے گا جہانتک کہ پہنچے گی نگاہ انکی پس ڈھونڈیں گے عیسیٰ دجال کو یہانتک کہ پا دینگے اسکو دروازہ لد پر قتل کرینگے اسکو پھر آویگی عیسےٰ کے پاس ایک قوم کو بچایا ہوگا انکو اللہ نے دجال کے شر سے پس پونچھیں گے عیسےٰ انکے مونہوں سے گرد غبار اور خبر دینگے انکو درجات انکے کی کہ پاوینگے بہشت میں در حالیکہ عیسےٰ اسی طرح سے ہونگے ناگہاں وحی بھیجے گا اللہ تعالیٰ طرف عیسےٰ کے کہ تحقیق نکالے ہیں نے کتنے ایک بندے اپنے نہیں طاقت کسی کو انسے لڑنے کی پس جمع کر میرے بندوں کو طرف کوہ طور کے اور بھیجے گا اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر زمین بلند سے دوڑینگے پس گذرینگے پہلے انکے اوپر تالاب طبریہ کے پس پی جاویں گے جو کچھ اسمیں ہوگا پانی اور گذرے گی جماعت انکی کہ پیچھے آویگی ان سے پس کہیں گے وہ کہ تحقیق تھا اس میں کبھی پانی پھر چلیں گے یہانتک کہ پہنچیں گے طرف جبل خمر کے اور وہ پہاڑ ہے بیت المقدس میں پس کہیں گے یاجوج ماجوج کہ تحقیق قتل کیا ہم نے ان شخصوں کو کہ زمین میں تھے آؤ پس چاہیے کہ قتل کریں ہم ان شخصوں کو کہ آسمان میں ہیں پس پھینکیں گے تیر اپنے طرف آسمان کے پس پھیریگا اللہ تعالیٰ انپر تیر انکے رنگے خون میں اور روکے جاوینگے

اس کو یہودیوں نے سولی دیا یہ مضمون اگرچہ انجیل کے چار مشہور نسخوں میں نہیں ہے لیکن نصاریٰ نے ان میں تحریف کی ہے اور برنباس کی انجیل میں یہ مضمون اسی طرح موجود ہے جیسے قرآن مجید میں ہے حافظ ابن کثیر نے کہا ہمارے زمانہ میں ایک سفید منارہ پایا گیا سنہ سات سو اکتالیس میں اور یہ آپ کی نبوت کی ایک بڑی نشانی ہے ۲ از جاجہ ۵ دروازہ لد پر لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے ۶ ۵ اوپر تالاب طبریہ کے آخر تک اور ایک تالاب کا پانی خالی کر دینا کچھ قیاس سے بعید نہیں ہے جب لاکھوں ہزاروں آدمی ان کے ساتھ ہوں اس کے سوا قیامت کے قریب کی نشانیاں ایسی ہیں کہ اس میں اکثر باتیں اس زمانہ کی عادت اور رسم کے خلاف ہیں یاجوج ماجوج کی کثرت بھی اسی قبیل سے ہے اور ممکن ہے قیامت کے قریب تک ان کی یہ کثرت ہو جاوے بہرحال اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلعم خوب جانتا ہے اور بہتر طریقہ یہی ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث میں منقول ہوا اس کو مان لیویں اور خاموش رہیں اور شیطان کے وساوس سے استغفار کرتے رہیں اور قیاسی اور اٹکل پچو ڈھکوسلے قرآن و حدیث میں ہرگز نہ کریں ٭

نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ
الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ
فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ
فِى الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَأَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ
فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ وَفِىْ رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ
بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ
مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ
لِلْاَرْضِ اَنْبِتِىْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّىْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ

نبی اللہ کے[1] اور یاران کے یہانتک کہ ہوگا سر بیل کا واسطے ایک انکے کے بہتر سو دیناروں سے واسطے ایک تمہارے کے آج کے دن پس دعا کریں گے نبی اللہ کے عیسیٰ اور یاران کے پس بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پر کیڑے انکی گردنوں میں پس ہو جاویں گے مردہ مانند مرنے ایک جان کے پھر اتریں گے پیغمبر خدا عیسیٰ اور اتریں گے یاران کے طرف زمین کے پس نہیں پاویں گے زمین میں جگہ ایک بالشت مگر کہ بھر دیا ہوگا اسکو چربی اور بدبو ان کی نے پس دعا کریں گے نبی خدا کے عیسیٰ اور یاران کے طرف اللہ کی پس بھیجے گا اللہ جانور پرندکہ گردنیں انکی مانند گردنوں اونٹ بختی کے ہونگی پس[2] اٹھاویں گے وہ جانوران کو اور پھینک دیں گے انکو جہاں چاہا ہے اللہ نے اور ایک روایت میں ہے کہ ڈالیں گے جانور انکو نہبل[3] میں اور جلادیں گے مسلمان انکی کمانوں سے اور انکے تیروں سے اور انکے ترکشوں سے سات برس پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک بڑا مینہ کہ نہیں چھپائے گا کسی چیز کو اس مینہ سے گھر مٹی اور پتھر کا اور نہ گھر صوف کا پس دھو ڈالے گا مینہ زمین کو یہانتک کہ کر دیگا اسکو مانند آئینہ کے صاف پھر کہا جائیگا زمین کو نکال تو میوے اپنے اور پھر لا برکت اپنی پس اس دن کھائے گا ایک گروہ ایک

---

[1] نبی اللہ کے اوران کے یار، یعنی کوہ طور پر [2] مانند اونٹ بختی کے ہونگے یعنی اونٹوں کے برابر پرند آویں گے بختی ایک قسم کا اونٹ ہوتا ہے بہت بڑا [3] نہبل میں الخ یہ ایک موضع ہے بیت المقدس میں بعضوں نے کہا مشرق کی طرف ایک مقام ہے اکثر لوگوں کو اس زمانہ میں یہ شبہہ ہوتا ہے کہ جب یاجوج ماجوج اس کثرت سے ہیں کہ ساری دنیا والوں کو مار ڈالیں گے اور تالاب کے تالاب پانی پی کر خالی کر دینگے تو اب یہ کروڑوں عربوں لوگ کس قلعے پر رہتے ہیں زمین کو تو اس زمانہ میں سیاحوں نے اور جغرافیہ والوں نے خوب چھان ڈالا ہے اور کوئی ایسا بڑا قطعہ ان کی نظر سے باقی نہیں رہا جس میں اس قدر خلقت رہتی ہو البتہ ممکن ہے کہ کوئی چھوٹا سا پہاڑ یا جزیرہ ان کی نظر سے رہ گیا ہو مگر اس میں اتنی مخلوق کہاں سما سکتی ہے اور یہ اعتراض بیشک ضعیف الایمان کے دل میں وسوسے ڈال دیتا ہے لیکن جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کو سمجھے ہوئے ہیں انکے نزدیک یہ بات کچھ بعید نہیں ہے اور جغرافیہ والوں کا تو یہ حال ہے کہ کئی ہزار برس تک انکو امریکہ کے ملک پر اطلاع نہ تھی جو وسعت میں اس براعظم میں قریب قریب ہے یہانتک کہ کولمبس نے پانسو برس ہوئے اس زمین کو پایا اور دریافت کیا اسوقت سے سالہاسال نقشے جو اگلے حکیموں نے قائم کئے تھے بدل گئے اور بجائے ربع مسکون کے نصف مسکون کہنا صحیح ہوا اسی طرح ممکن ہے کہ زمین کے ان قطعات میں قطب شمالی سے قریب ہیں یاجوج اور ماجوج رہتے ہوں اور بوجہ سردی اور تاریکی کے آدمی انکے ملک تک نہ جا سکتے ہوں ❊

يِقْحِفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ
الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَاهُمْ
كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ
مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهٗ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلٰى قَوْلِهٖ سَبْعَ سِنِيْنَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۲۹ :۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ
فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ أَعْمِدُ إِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ أَوَمَا تُؤْمِنُ
بِرَبِّنَا فَيَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ

اتارے اور سایہ پکڑیں گے اسکے چھلکے ہیں اور برکت دی جائیگی دودھ میں یہانتک کہ ایک اونٹنی دودھ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کے آدمیوں میں سے اور ایک گائے دودھ کی البتہ کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیوں میں سے اور ایک بکری دودھ کی البتہ کفایت کرے گی تھوڑی سی جماعت کو آدمیوں میں سے پس ایسے چین وسعت میں ہونگے ناگہاں بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ انکو نیچے بغلوں انکی کے پس قبض کریگی وہ[1] روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان کی اور باقی رہیں گے شریر لوگ مختلط ہونگے زمین میں مانند اختلاط گدھوں[2] کے آپس میں پس ان پر قائم ہوگی قیامت[3] (مسلم) مگر روایت دوسری کہ وہ قول آپ کا ہے تطرحہم بالنہبل الی قولہ سبع سنین، (ترمذی)

۵۱۲۹ :۔ اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا دجال پس متوجہ ہوگا اسکی طرف مسلمانوں میں سے پس ملیں گے سپاہی دجال کے سپاہیوں سے پس کہیں گے وہ مرد مسلمان سے کہ کہاں جانے کا قصد رکھتا ہے تو پس کہے گا[4] قصد رکھتا ہوں میں طرف اس شخص کے کہ نکلا ہے[5] فرمایا آپ نے پس کہیں گے تابع دجال کے آیا ایمان نہیں لاتا تو ہمارے[6] رب پر پس کہے گا وہ نہیں ہے[7] بیچ صفات پروردگار ہمارے کے پوشیدگی پس کہیں گے وہ مار ڈالو اس شخص کو پس کہے گا بعض انکا بعض سے کہ کیا

---

[1] قبض کرے گی وہ الخ اور ہر مسلمان کی قبض ارواح کی طرف مجاز ہے کیونکہ حقیقت میں قابض الارواح ملک الموت ہیں بحکم خدا تعالیٰ اور اپنے محل میں معلوم ہو چکا ہے کہ مومن و مسلم دونوں ایک ہی ہیں جو مومن ہے وہ مسلمان ہے اور جو مسلم ہے وہ مومن ہے مگر علماء نے جو فرق رکھا ہے وہ یہ ہے کہ تصدیق قلبی کے اعتبار سے آدمی کو مومن کہتے ہیں اور باعتبار انقیاد ظاہر کے مسلم اس اعتبار سے ہر مومن مسلمان ہے اور یہاں مقصود تاکید اور تعمیم ہے، [2] مانند اختلاط گدھوں کے آپس میں۔ اور بعضوں نے کہا مراد جماع کرنا مردوں کا ہے عورتوں سے علانیہ بے لحاظی و بے حیائی کے ساتھ لوگوں کے سامنے جیسے کہ گدھوں کی عادت ہے، [3] پس ان پر قائم ہوگی قیامت، یعنے نہ انکے غیر پر اور باب لا تقوم الساعۃ کی پہلی حدیث میں بروایت انس انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا کہ قیامت نہ ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ کا کہنا موقوف نہ ہوگا، [4] پس کہے گا، یعنے وہ مرد، [5] کہ نکلا ہے، یعنے دجال، [6] ہمارے رب پر الخ مراد رکھیں گے رب سے دجال کی بسبب مال و جاہ اسکے کے، [8] پس کہے گا، یعنے وہ مرد مسلمان، [9] نہیں الخ یعنے ہمارے مالک کے رب ہونے کی دلیلیں ظاہر ہیں ۔

رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا اَيُّهَا
النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ
فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَيُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُوْلُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِيْ قَالَ فَيَقُوْلُ
اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ
قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ قُمْ فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُؤْمِنُ
بِيْ فَيَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُ فِيْكَ اِلَّا بَصِيْرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ
بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهٗ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ
نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ فَيَحْسَبُ النَّاسُ
اَنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا

نہیں منع کیا تم کو تمہارے رب نے اس سے کہ مارو کسی کو بے حکم اسکے پس جائیں گے اس شخص کو طرف دجال کے پس جب دیکھے گا دجال کو وہ مومن کہے گا اے لوگو! یہ وہی دجال ہے کہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے پس حکم کریگا دجال اس کے چت لٹانے کا پس لٹا دیا جاویگا وہ پس کہے گا دجال پکڑو اسکو اور سر توڑو اسکا پس فراخ کی جائے گی پیٹھ اس کی اور پیٹ اس کا بسبب مارنے کے فرمایا آپ نے پس کہے گا دجال کیا نہیں ایمان لاتا تو مجھ پر فرمایا آپ نے پس کہے گا مومن تو ہے مسیح جھوٹا فرمایا آپ نے پس حکم کیا جائے گا اسکے دو ٹکڑے کرنے کا پس چیرا جائے گا آری سے سر کی طرف سے یہاں تک کہ دو ٹکڑے کیا جائیگا درمیان دونوں پاؤں کے فرمایا آپ نے پھر چلے گا دجال درمیان دو ٹکڑوں کے پھر کہے گا دجال اسکو اٹھ کھڑا ہو پس اٹھ کھڑا ہوگا پھر کہے گا دجال اسکو کیا ایمان لاتا ہے تو مجھ پر پس کہے گا وہ مومن اے لوگو تحقیق یہ دجال نہیں کر سکے گا ساتھ کسی کے لوگوں میں سے کچھ کہ کیا ساتھ میرے فرمایا آپ نے پس پکڑے گا اس کو دجال تاکہ ذبح کرے اس کو پس تانبا کر دی جائے گی وہ جگہ کہ درمیان اسکی گردن کے ہے اس ہڈی تک کہ درمیان سینہ اور کندھی اسکے ہے پس نہیں راہ پا سکے گا دجال اس کے قتل کی فرمایا پس پکڑے گا دجال دونوں ہاتھ اس شخص کے اور دونوں پاؤں اسکے پس پھینک دے گا اسکو پس گمان کرینگے لوگ کہ پھینکا اس کو مگر طرف آگ کے

لہ پس سیدھا اٹھ کر کھڑا ہوا ہوگا قاضی نے کہا یہ حدیثیں اہل حق کی دلیل ہیں کہ دجال کو بھیجے گا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمانے کا اسی طرح سے کہ وہ اسکو قدرت دیگا بڑے بڑے کاموں کی جیسے مردوں کا جلانا اور مینہ کا برسانا زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اسکے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی مشیئت سے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اسکو عاجز کر دیگا اور کسی کو قتل نہ کر سکے گا اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط رکھے گا یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہا کا اور وہ معاذ اللہ الوہیت کا دعویٰ کریگا حالانکہ اسکا دعویٰ جو کریگا اسکی صورت حال سے غلط ہوگا کس لئے کہ وہ کانا ہوگا اور تمام حدوث کی نشانیاں اس میں موجود ہونگی اور وہ عاجز ہوگا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکھا ہوا کافر کا لفظ مٹانے سے اور اس کی تابع طماع لوگ ہی ہوں گے یا ڈرپوک اور جن لوگوں کو خدا توفیق دیگا وہ کبھی اسکے فریب میں نہ آئیں گے اور یہ شخص جس کو دجال ماریگا پھر جلا دے گا ایسے ہی موافق لوگوں میں سے ہوگا ۔

أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۳۰: - وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۳۱: - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْفَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۳۲: - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ

اور نہیں پھینکا گیا مگر جنت میں پس فرمایا رسول اللہ نے کہ یہ شخص بہت بڑا ہو گا لوگوں میں سے از روئے شہادت کے نزدیک پروردگار عالموں کے (مسلم)

۵۲۳۰: - اور ام شریک سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھاگیں لوگ دجال سے یہاں تک کہ پہنچیں گے پہاڑوں پر کہا ام شریک نے کہا میں نے یا رسول اللہ! پس کہاں ہوں گے عرب[ع] فرمایا آپ نے عرب تھوڑے ہوں گے، روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۳۱: - اور انس سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کریں گے دجال کی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ ان پر سیاہ چادریں ہوں گی[ع] (مسلم)

۵۲۳۲: - اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے گا دجال[ع] حالانکہ حرام ہو گا اس پر داخل ہونا مدینہ کی راہوں میں پس اترے گا بعضی زمین شور کہ قریب مدینہ کے ہے پس نکلے گا طرف اس کی ایک شخص حالانکہ وہ بہترین لوگوں کا ہو گا یا کہا جملہ بہترین لوگوں کا پس کہے گا وہ شخص گواہی دیتا ہوں میں کہ تو وہ دجال ہے کہ خبر دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[ع] یہ شخص بہت بڑا ہو گا الخ یعنے خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہے، [ع] پس کہاں ہوں گے عرب الخ اس دن یعنے کہاں ہوں گے عرب کہ کام ان کا جہاد کرنا ہے راہ خدا میں اور دفع کرنا شر فتنہ کا دین سے، [ع] ان پر سیاہ چادریں ہوں گی الخ طیلستان ایک کپڑا ہے جو عرب میں معروف ہے اور بعض علماء نے اس حدیث سے طیلستان کے پہننے کی کراہت پر استدلال کیا ہے اور حق یہ ہے کہ طیلستان کا سر پر اوڑھنا سنت ہے اگرچہ طیلستان کا اوڑھنا ایک وقت میں کسی قوم کا شعار ہو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس کا پہننا ثابت ہے اور جنہوں نے طیلستان پہننا مکروہ کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم اور صحابہؓ نے بحکم ضرورت اس کو پہنا ہے مگر یہ ان کا جواب درست نہیں ہے اور جمہور کے نزدیک مطلقاً سنناہ کا پہننا جائز ہے اور احادیث اور آثار سے اس کا پہننا ثابت ہوتا ہے اور طیالسہ طاء کی زبر اور لام کی زیر سے جمع ہے طیلسان کی اور اصفہان ساتھ زیر ہمزہ اور راس کی زیر سے اور فاء کی بھی زبر سے ایک شہر کا نام ہے ایران کے شہروں سے، [ع] آوے گا دجال، یعنی ظاہر ہو گا دنیا میں متوجہ ہو گا طرف مدینہ مطہرہ کے۔

هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهٗ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۳۳:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۳۴:۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۲۳۵:۔ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

تے وصف دجال اس کے کی پس کہے گا دجال[۱] خبردو مجھ کو اگر قتل کروں میں اس کو پھر زندہ کروں میں اسکو کیا شک کروگے تم میری شان میں[۲] پس کہیں گے لوگ نہیں شک کریں گے ہم[۳] پس قتل کرے گا دجال اس کو پھر زندہ کرے گا اس کو پس کہے گا وہ شخص قسم ہے اللہ کی نہ تھا میں پہلا اس سے تیرے حق میں تو زیادہ تر وثوق یقین کے اپنے سے جیسا کہ آج ہوں پس چاہے گا دجال کہ قتل کرے اسکو پس نہیں قابو پائے گا اسپر (بخاری و مسلم)

۵۲۳۳:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آئے گا مسیح دجال جانب مشرق سے درحالیکہ قصد اسکا مدینہ مطہرہ میں آنیکا ہوگا یہانتک کہ اترے گا پیچھے کوہ احد[۴] کے پھر پھیر دینگے[۵] فرشتے منہ اسکا طرف ولایت شام کے اور وہاں ہلاک ہوگا (بخاری، مسلم)

۵۲۳۴:۔ اور ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ[۶] کے اس دن سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔ (بخاری)

۵۲۳۵:۔ اور فاطمہؓ بنت قیس سے روایت ہے کہ کہا فاطمہؓ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو کہ پکارتا تھے[۷] آؤ نماز کو درحالیکہ وہ جمع کرنے والی ہے پس نکلی میں طرف مسجد کے پس نماز پڑھی میں نے ساتھ رسول اللہ کے پس جب نماز پڑھ چکے آنحضرت

---

[۱] پس کہے گا دجال، یعنی ان سے جو اس کے گرد ہونگے، [۲] میری شان میں، یعنے میرے خدا ہونے میں، [۳] شک نہیں کرینگے ہم یہ لوگ اہل شقاوت سے ہونگے کہ گرویدہ اور اسکے تابعدار ہونگے، [۴] احد ایک کوہ ہے مدینہ میں سے ہے، [۵] پھر پھیر دیں گے، یعنی بعد واقع قضیہ شخص مذکور کے، [۶] مدینہ کے اس دن سات دروازے ہونگے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دجال کے زمانہ میں مدینہ کا حصار ہوگا یہ حدیث بھی پوری ہوئی مدینہ کا حصار بنایا گیا آپ کی وفات کے صدہا برس بعد اسکے کل چھ دروازے تھے کئی سال سے ساتواں دروازہ بھی تیار ہوگیا ہے اب مدینہ منورہ کے سات دروازے ہیں اور سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ یہ جو لوگوں کی زبان زد ہورہا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زمین پر نہیں اترے اس کی کچھ اصل نہیں ہے کہ طبرانی نے نقل کیا کہ جو ہمیشہ با طہارت مرتا ہے اسکے مرنے پر حضرت جبرئیلؑ حاضر ہوتے ہیں اور ابو نعیم نے روایت کیا کہ حضرتؐ نے فرمایا دجال مدینہ پر سے گزرے گا تو وہ عظیم مخلوق کو دیکھے گا اور پوچھے گا تو کون ہے وہ کہیں گے میں جبرئیل ہوں مجھ کو اللہ عزوجل نے بھیجا ہے تاکہ میں تم کو اسکے رسول کے حرم میں داخل ہونے سے ہٹا دوں، [۷] آؤ نماز کو یہ کلمہ واسطے طلب و ترغیب نماز کے کہا کرتے ہیں تاکہ لوگ آئیں اور جمع ہوں جیسے کسوف اور خسوف کے واسطے آپ کے زمانہ مبارک میں کہتے تھے ❖

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ
كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّىْ
وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا نِ الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا
فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِىْ حَدِيْثًا وَّافَقَ الَّذِىْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِىْ
اَنَّهٗ رَكِبَ فِىْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَّعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَّخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ
شَهْرًا فِى الْبَحْرِ فَرَفَعُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِىْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا
الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ
قَالُوْا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِنْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِى الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ
بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا
حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَّاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَّاَشَدُّهٗ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ

صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے منبر پر اس حالت میں کہ وہ[1] ہنستے تھے پس فرمایا چاہیے کہ لازم پکڑے[2] ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی پھر فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کیوں جمع کیا میں نے تم کو عرض کیا صحابہؓ نے کہ اللہ اور رسول اس کا دانا تر ہے فرمایا تحقیق میں نے قسم اللہ کی نہیں جمع کیا تم کو واسطے خوشی کے اور نہ واسطے ڈر سنانے کے ولیکن جمع کیا ہے تم کو اس لیے کہ تمیم داری تھا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجھ سے ایک خبر کہ موافق پڑی اس چیز کے کہ خبر دیتا تھا میں تم کو ساتھ اس مسیح دجال سے خبر دی مجھ کو تمیم داری نے کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی میں ساتھ تیس شخصوں کے لخم اور جذام[1] سے پس بازی[2] کی ساتھ ان کشتی کے سواروں کے موج نے ایک مہینہ بھر دریا میں پس نزدیک لے گئے کشتی کو طرف ایک جزیرہ کے وقت غروب ہونے آفتاب کے پس بیٹھے بلوار[3] میں پس داخل ہوئے جزیرہ[4] میں پس ملاان سے ایک چارپایہ بالوں والا کہ بہت تھے بال نہیں[5] جانتے تھے لوگ آگا اس کا پیچھا اس کے سے بسبب کثرت بالوں کے کہا انہوں نے وائے ہے تجھ کو کون[6] ہے تو کہا اس نے میں ہوں جاسوس[7] چلو تم طرف اس شخص کے کہ دیر میں ہے اس لیے کہ وہ طرف سننے خبروں تمہاری کے بہت[8] شوق رکھتا ہے کہا تمیم داری نے جب ذکر کیا اس نے ہمارے لیے ایک شخص کا ڈر ہے ہم اس جانور سے کہ ہو شیطان کہا تمیم داری نے پس چلے ہم جلدی یہانتک کہ داخل ہوئے دیر میں پس ناگہاں اس بزرگ تر ہے آدمیوں کا کہ

---

[1] لخم اور جذام سے الخ یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں اور لخم لام کی زبر اور خاء معجمہ کی جزم سے ہے اور جذام جیم کی پیش اور ذال معجمہ سے، [2] پس بازی کی الخ یعنی ہوا مخالف تھی اور شدت امواج سے یعلہ مارا مارا پھرتا رہا، [3] بلوار میں، یعنی ہوڑی میں جو جہاز کے ساتھ رہتے ہیں کنارے پر جانے کے لئے، [4] جزیرہ میں ابن ماجہ کی روایت میں ہے آخر ہوا انکو ایک جزیرہ کی طرف لے گئی جس کو وہ نہیں پہچانتے تھے، [5] نہیں جانتے تھے لوگ آگا اس کا پیچھا اس کے سے یعنی بالوں کے ہجوم سے اس کا آگا پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا، [6] وائے ہے تجھ کو کون ہے تو یعنی ڈر گئے اور ڈر کر یہ کلمہ کہا یہ محاورہ ہے نئی چیز دیکھنے پر ایسا کہتے ہیں انکو معلوم نہ تھا وہ اس بات کا جواب بھی دیگا بلکہ اس کو جانور سمجھتے تھے۔ [7] میں ہوں جاسوس الخ یعنی دجال کا، [8] بہت شوق رکھتا ہے الخ یعنی تم سے خبریں پوچھنے کا اور تم کو خبریں دینے کا۔

إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُوْنِي مَا أَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ أُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوْا إِلَى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ أَخْبِرُوْنِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا تُوْشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُوْنِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُوْنِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّائِهَا قَالَ أَخْبِرُوْنِي عَنْ نَّبِيِّ الْأُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ

دیکھا ہو ہم نے [۱] یعنی بڑا دیو ہے خلقت کے اور خوب مضبوط بندھا ہوا جکڑے ہوئے ہاتھ اسکے طرف اس کی گردن کے درمیان اسکے گھٹنوں کے ٹخنوں تک ساتھ لوہے کے کہا ہم نے وائے تجھ کو کون ہے کہا اسنے تحقیق مدت پائی تم نے [۲] میری خبر پر پس خبر دو مجھ کو کون ہو تم کہا انہوں نے ہم آدمی ہیں عرب سے کہ سوار ہوئے ہم کشتی دریائی میں طوفان میں ڈالا ہم کو دریا نے مہینہ بھر پس داخل ہوئے ہم اس جزیرہ میں پس ملا ہم سے ایک جانور بالوں والا پس کہا اس نے میں ہوں جاسوس جاؤ طرف اسکے کہ دیر میں [۳] ہے پس آئے ہم طرف تیری جلدی پس کہا اس شخص نے خبر دو مجھ کو کھجور کے درختوں بیسان [۴] کی سے آیا میوہ لاتی ہیں کہا ہم نے ہاں کہا اس نے آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کھجور کے نزدیک ہے کہ نہ لاویں کہا اسنے خبر دو مجھ کو بحیرہ طبریہ سے آیا ہے اس میں پانی کہا ہم نے وہ بہت پانی رکھتا ہے کہا تحقیق پانی اسکا نزدیک ہے کہ جاتا رہے کہا اسنے کہ خبر دو مجھ کو چشمہ زغر کے [۵] سے آیا ہے اس چشمہ میں پانی اور آیا کھیتی کرتے اہل اسکے ساتھ پانی چشمہ کے کہا ہم نے ہاں وہ چشمہ بہت پانی رکھتا ہے اور اہل اس کے زراعت کرتے ہیں اس کے پانی سے کہا اس نے خبر دو مجھ کو نبی امیوں [۶] کے سے کیا کیا ہم نے تحقیق وہ نکلے ہیں مکہ سے اور ہجرت کی اس نے طرف یثرب [۷] کے کہا اس نے کیا لڑے ہیں ان سے عرب کہا ہم نے ہاں

[۱] کہ دیکھا ہو ہم نے یعنی اس سے پہلے اتنا بڑا قد آور آدمی نہیں دیکھا، [۲] تحقیق قدرت الخ یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا پہلے اپنی خبر بیان کرو تم کون لوگ ہو، [۳] کہ دیر میں ہے یعنی اس مندر میں، [۴] بیسان کے سے عمان اور بیسان دو گاؤں ہیں شام میں ان کے درمیان کھجور کا باغ ہے، [۵] چشمہ زغر کے سے زغر ایک گاؤں ہے شام میں جہاں زغر حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی جاکر اتری تھیں وہاں پانی کا ایک چشمہ ہے اس کا پانی سوکھ جانا دجال کے نکلنے کی نشانی ہے، [۶] نبی امیوں کے سے الخ یعنی عرب کے سے یہ طعن کے طور پر کہا کہ آپ خاص عرب ہی کے نبی ہیں جیسے کہ گمان کرتے تھے بعض یہود اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ دجال نے کہا اس شخص کا کیا حال ہے جو تم لوگوں میں پیدا ہوا (یعنی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں نے کہا اچھا حال ہے اس نبی نے ایک قوم سے دشمنی کی بوجہ شرک اور بت پرستی کے) لیکن اللہ نے اس کو غالب کر دیا اب عرب کے لوگ ایک مذہب ہو گئے ان کا خدا ایک ہی ہے اور ان کا دین (اسلام) بھی ایک ہی ہے، [۷] طرف یثرب کے یعنی مدینہ کے اور یثرب مدینہ کا پہلا نام ہے ۱۲

قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوْهُ قَالَ أَمَا إِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ أَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَإِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ إِنِّيْ أَنَا الْمَسِيْحُ وَإِنِّيْ يُوْشِكُ أَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيْرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُّ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اِسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَإِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ أَلَا إِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کہا کیا معاملہ کیا انہوں نے عرب سے پس خبر دی ہم نے اسکو کہ وہ پیغمبر غالب آئے ان پر کہ نزدیک ہیں انکی عرب میں سے اور اطاعت کی انہوں نے انکی کہا سنے آگاہ ہو جاؤ تحقیق یہ بہتر ہے[۱] انکے لئے یعنی اطاعت کریں اسکی اور تحقیق میں خبر دیتا ہوں تم کو کہ میں دجال ہوں اور تحقیق میں قریب ہے کہ اذن دیا جائے مجھ کو نکلنے کا پس نکلوں میں پھر سیر کروں زمین میں پس نہ چھوڑوں میں کوئی بستی مگر کہ داخل ہوؤں اس میں چالیس رات میں[۲] سوائے مکہ اور مدینہ کے حرام کئے گئے وہ دونوں مجھ پر جب ارادہ کرونگا میں یہ کہ داخل ہوؤں میں ان دونوں میں سے سامنے آئیگا میرے فرشتہ کہ اسکے ہاتھ میں تلوار ہو گی ننگی روکے گی مجھ کو اس سے اور تحقیق اوپر ہر راہ کے ان ہر ایک سے فرشتے ہیں کہ نگہبانی کرتے ہیں اسکی فرمایا رسول اللہ[۳] نے اس حال میں کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ مراد رکھتے تھے آپ مدینہ آگاہ ہو آیا تھا میں خبر دیتا ہوں تم کو پس کہا لوگوں نے ہاں آگاہ ہو تحقیق دجال بیچ دریا شام کے ہے یا دریا یمن کے ہے نہ بلکہ جانب مشرق سے نکلے گا وہ اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف مشرق کے (مسلم)

---

[۱] یہ بہتر ہے ان کے لئے یعنی اطاعت آپ اور جملہ ان یطیعوہ ذلک کا بیان ہے اور اس میں آپ کی فضیلت اس نے اقرار کیا ازراہ اضطرار کے اور اس لئے کہ اس کو اس وقت کفر کے ظاہر کرنے اور اسلام کے انکار کرنے کی کچھ غرض نہ تھی، [۲] سوائے مکہ اور مدینہ کے ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہاں جانے کی مجھ کو طاقت نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر مجھے خوشی ہوتی ہے طیبہ یہی شہر ہے قسم اس کی جس نے ہاتھ میں میری جان ہے، [۳] تحقیق دجال الخ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا پھر شاید اس وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اسی واسطے تین بار اسی مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اس حدیث کے سوا دوسری حدیث میں صاف ہے کہ دجال مشرق سے آوے گا اور طبرستان شام کے پاس ہے معلوم ہوا کہ دجال بالفعل موجود ہے اور قیدی ہے قیامت کے قریب باذن خدا نکلے گا اور حضرت عیسےٰ کے ہاتھ سے مارا جائے گا یہ تو بڑا دجال ہے قیامت کے قریب نکلے گا اور اس کا فتنہ عالمگیر ہو گا لیکن اس سے پہلے بھی بہت دجال ہوئے ہیں اس امت میں جنہوں نے لوگوں کو کفر کا دیا اور راہ راست سے ڈگمگا دیا ہمارے زمانہ میں قادیاں ضلع گورداسپور میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو اپنے تئیں مسیح موعود اور مہدی موعود بتلاتا ہے اور معجزات کا صاف صاف انکار کرتا ہے اور قرآن مجید کی ایسی تاویل کرتا ہے جو تحریف سے بھی بدتر ہے خدا تعالےٰ اس کی شر سے مسلمانوں کو بچائے اور راہ راست پر قائم رکھے ❊

۵۲۳۶ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فِيْ بَابِ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۲۳۷ :۔ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمِنِ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَاِذَا

۵۲۳۶ :۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا کہ دیکھا میں نے اپنے تئیں آج کی رات نزدیک کعبہ کے پس دیکھا میں نے ایک شخص گندم گون کو مانند بہتر اس چیز کے کہ تو دیکھتا ہے گندم گون مردوں میں سے واسطے انکے بال ہیں نزدیک گندھی کے مانند بہتر اس چیز کے کہ تو دیکھنے والا بالوں مذکورہ سے تحقیق کنگھی کی ہے اس نے انکو پس ان بالوں سے پانی ٹپکتا ہے اس حال میں کہ تکیہ کئے ہوئے ہے اوپر مونڈھوں کے دو شخص طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کا پس پوچھا میں نے یہ کون ہے[۱] کہا انہوں نے یہ ہے مسیح بیٹا مریم[۲] کا فرمایا آپ نے پھر ناگہاں میں گزرا ایک شخص مڑے ہوئے بالوں والے پر کہ بہت مڑے ہیں بال کانا ہے داہنی آنکھ سے گویا کہ آنکھ اسکی انگور ہے پھولا ہوا بہت مشابہ ان لوگوں میں سے کہ دیکھے ہیں میں نے ساتھ ابن قطن کے اسی حال میں کہ رکھے ہوئے ہے دونوں ہاتھ اپنے دو شخصوں کے دونوں مونڈھوں پر طواف کرتا ہے خانہ کعبہ[۱] کا پس پوچھا میں نے کہ کون ہے یہ شخص کہا لوگوں نے یہ مسیح دجال ہے (بخاری مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آپ نے دجال کے حق میں کہ وہ شخص ہے سرخ جسم مڑے ہیں بال اسکے سر کے کانا ہے داہنی آنکھ کا بہت نزدیک لوگوں میں ساتھ اسکے از روئے مشابہت کے ابن قطن ہے اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ نہ قائم ہوگی قیامت حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ باب ملاحم کے اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن عمر کی کہ کھڑا ہوا۔

دوسری فصل

۵۲۳۷ :۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

[۱] طواف کرتا ہے الخ یہ منام ہے آنحضرتؐ کی اور کعبہ سے مراد دونوں مقام میں دین اسلام ہے عیسیٰ علیہ السلام کے طواف سے گرد اسلام کے یہ مراد ہے کہ وہ دین اسلام کی اصلاح کے واسطے اسکے گرد گھوم رہے ہیں اور دجال کے طواف سے گرد اسلام کی یہ غرض ہے کہ وہ دین اسلام کی تخریب کے درپے ہوگا حضرت عیسیٰ کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ انہوں نے گھر نہیں بنایا اکثر جنگل میں پھرا کرتے تھے اور انکے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن میں تمام عالم کو پھر جائیگا عیسیٰ اور دجال قیامت کے قریب آئیں گے حضرت نے ان دونوں مسیحوں کی نشانیاں بتلائیں کہ مسلمان پہچان لیں دھوکہ نہ کھائیں۔

أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا
أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ
رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ
أَنَا الدَّجَّالُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۵۲۳۸ ۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوْا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ
أَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ
بِأَعْوَرَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۵۲۳۹ ۔ وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیچ حدیث تمیم داری[1] کے کہا فاطمہ نے کہا تمیم داری نے پس ناگہاں میں گزرا ایک عورت پر کہ کھینچتی ہے بال اپنے کہا تمیم نے کون ہے تو کہا اس نے
میں ہوں جاسوسی کرنے والی جا طرف اس محل کے کہ دیکھتا ہے تو پس آیا میں اس میں پس ناگہاں ایک شخص ہے کہ کھینچتا ہے بال اپنے بندھا ہوا ہے
زنجیروں میں کودتا ہے درمیان آسمان اور زمین کے پس کہا میں نے کون ہے تو کہا میں دجال ہوں۔ (ابوداؤد)

۵۲۳۸ ۔ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق میں نے بیان کیا تم سے حال
دجال کا یہاں تک کہ ڈرا میں یہ کہ نہ سمجھو تم تحقیق مسیح دجال پست قد[2] ہے پھیلا ہے مڑے ہوئے بال کا کانا مٹا ہوا آنکھ کا نہیں ہے آنکھ اسکی
پھولی ہوئی اور نہ اندر دھنسی ہوئی پس اگر مشتبہ ہو تم پر پس جان لو کہ پروردگار نہیں ہے کانا۔ (ابوداؤد)

۵۲۳۹ ۔ اور ابوعبیدہ بیٹے جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے

---

[1] بیچ حدیث تمیم داری کے الخ کہ ساتھ روایت مسلم کے گزری یعنی بجائے خلقیتم وابتہ اہلب کے ابوداؤد میں فاطمہ بنت عمیس سے یوں مروی ہے،
جاسوسی کرنے والی الخ کہ خبریں پہنچاتی ہوں دجال کو حدیث فاطمہ کی گذشتہ حدیث کے خلاف نہیں جس میں جساسہ پر دابہ کا اطلاق کیا ہے کیونکہ لفظ دابہ
لغوی معنے کے لحاظ سے شامل ہے عورت کو بھی ممکن ہے کہ جساسہ جن ہو کبھی چارپایہ ہو کر نظر آیا اور کبھی عورت ہو کر واللہ اعلم اور مسلم کی روایت گذشتہ میں
جساسہ کے ساتھ بات چیت کرنے والی جماعت مذکور ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بات چیت کرنے والا جساسہ کے ساتھ تمیم ہی تھا تو اس
سے دونوں حدیثوں میں کچھ منافات لازم نہیں آتی کیونکہ ممکن ہے کہ بات چیت کرنیوالی ساری جماعت ہو اور چونکہ تمیم بھی ان میں کے ایک تھے اس
لئے سوال کی نسبت تمیم داری کی طرف کرتا جاتا ہے یا سائل صرف تمیم ہی ہو مگر سوال کی نسبت سب کی طرف کردے کیونکہ جب ایک شخص جماعت
میں سے کچھ کام کرتا ہے اور سب کے صلاح و مشورے سے کام کرتا ہے تو کام سب کام کی طرف منسوب آتا ہے، [2] دجال پست قد ہے الخ
اور تمیم کی حدیث میں گزرا کہ ویسا بڑا آدمی ہم نے کبھی نہیں دیکھا اور دجال کے بارے میں کیونکہ وہ ایک ساحر شخص ہوگا جو جادو کے زور سے
طرح طرح کے ظلم دکھلائے گا تو کیا تعجب ہے کہ کبھی وہ اپنی داہنی آنکھ کا کانا ہونا دکھلاوے کبھی بائیں آنکھ کا کبھی لمبا قد کبھی پست قد کبھی موٹا
کبھی متوسط کبھی آنکھ پھولی ہوئی کبھی برابر لیکن جو خدا نہ ہونے کی نشانیاں اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھ دیں ان کو اپنے سے دور نہ کر سکے گا
جیسے کانا ہونا آنکھ میں پھلی ہونا پیشانی پر کافر لکھا ہونا اور اس حدیث میں اس تقریر کا صاف بیان ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پھر اگر اس کا امر تم پر مشتبہ ہو جائے تو وہ کانا تو ضرور ہی رہے گا۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ
فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا
يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ۔

۵۲۴۰: ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ
يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۴۱: ۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا
يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۵۲۴۲: ۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ

تحقیق شان یہ ہے کہ گزرا کوئی نبی بعد نوح ؑ کے مگر تحقیق شاید کہ نزدیک ہو پائے اسکو کہ ڈرایا ہے اس نبی نے دجال سے اپنی قوم کو اور
تحقیق میں ڈراتا ہوں تم کو اس سے پس بیان کیا آپ نے حال دجال کا واسطے ہمارے فرمایا آپ نے بعض ان لوگوں میں سے دیکھا ہے مجھ کو یا
سنا ہے انہوں نے کلام میرا کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پس کیسے ہونگے دل ہمارے اسدن دکہ پائیں گے ہم اسکو) فرمایا جیسے کہ ہیں دل ہمارے آجکے دن یا
۵۲۴۰ ۔ اور حضرت عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ نقل کی ابوبکر صدیق ؓ سے کہ خبر دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلے
گا ایک زمین سے کہ مشرق میں ہے کہا جاتا ہے اسکو خراسان ساتھ ہونگی اسکے کتنی قومیں گویا چہرے انکے سپر ہیں تہ بتہ پھیلی ہوئی۔ (ترمذی)
۵۲۴۱ ۔ اور حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے خبر نکلنے دجال کی پس چاہیئے کہ
دور رہے اس سے پس قسم ہے اللہ کی تحقیق شخص البتہ آئے گا دجال کے پاس اور گمان رکھتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس متابعت کریگا وہ دجال
کی بسبب ان چیزوں کے بھیجا جائے گا دجال ساتھ ان چیزوں کے کہ موجب اشتباہ کے ہوں گے۔ (ابو داؤد)
۵۲۴۲ ۔ اور اسماء بنت یزید بن سکن سے روایت ہے کہ اسماء نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے گا دجال زمین میں
چالیس برس برس مانند مہینے کے ہوگا اور مہینہ مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند دن کے اور دن مانند جل جانے تنکے

لہ دیکھا ہے مجھ کو الخ احتمال ہے کہ اس سے جو مسلمان مراد ہوں وہ دجال کے وقت تک زندہ رہیں یا خضر مراد ہوں یا یہ مطلب ہو جس نے میرا کلام سنا
خواہ بواسطہ ہی سنا ہو تو تمام وہ مسلمان مراد ہو سکتے ہیں جو آپ کی حدیث سنتے ہیں ۲؎ کہ دور رہے اس سے اس لئے کہ دور رہنا اسکے نزدیک رہنے سے
اچھا ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار یعنے اور جھکو ظالموں کی طرف پھر لگے گی تم کو آگ، ۳؎ پس متابعت کریگا وہ دجال کی یعنے
ایمان لائے گا اسپر ۴؎ چالیس برس اور نواس ؓ کی حدیث میں گزرا کہ وہ چالیس دن تک رہے گا اور دونوں کا تخالف اس طرح رفع ہوتا ہے کہ نواس ؓ کی حدیث
میں دونوں کا طول مذکور کیا ہے کہ ایک دن ایک سال کا ہوگا تو گویا چالیس دن چالیس سال کے ہوئے اور اس حدیث میں دونوں کا قصہ مذکور ہے کہ ایک
برس یک ماہ کا اور یہ ممکن ہے پہلی حدیث میں وہ دن مراد ہوں جن میں وہ دنیا کا دورہ کریگا اور لوگوں کو گمراہ کریگا اور اس حدیث میں اس سے پہلے کے دن مراد ہوں ۔

وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۲۴۳ :۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۲۴۴ :۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ سِنِينَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَالْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ وَإِنَّ مِنْ أَشَدِّ فِتْنَتِهِ أَنَّهُ يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ ضُرُوعًا وَأَعْظَمِهِ أَسْنِمَةً قَالَ وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ أَخُوهُ وَمَاتَ أَبُوهُ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ

آگ کے ہیں، (روایت کی یہ شرح السنہ میں)

۵۲۴۳ :۔ اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متابعت کریں گے دجال کی[1] میری امت میں سے ستر ہزار کہ ان پر ہوں گی سیاہ چادریں (روایت کی بغوی نے شرح السنہ میں)

۵۲۴۴ :۔ اور اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں پس ذکر کیا پس فرمایا کہ تحقیق پہلے نکلنے دجال کے تین برس[2] ہونگے ایک برس ہوگا کہ باز رکھے گا آسمان اس سال تہائی[3] اپنا اور باز رکھے گی زمین[4] تہائی روئیدگی اپنی اور دوسرے سال روکے گا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال نگاہ رکھے گا آسمان تمام مینہ اپنا[5] اور زمین تمام روئیدگی اپنی پس نہیں باقی رہے گا صاحب[6] کھر کا اور نہ صاحب دانت کا وحشی چارپاؤں میں سے مگر کہ ہلاک ہو جائیں گے اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا ہے یہ کہ وہ آئے گا ایک اعرابی[7] کے پاس پس کہے گا اسکو کہ خبر دے مجھ کو کہ اگر جلا دوں میں تیرے لئے اونٹوں کو کیا جانے گا تو کہ میں تیرا رب ہوں پس کہے گا گنوار ہاں پس صورت[8] بنا کر لائے گا دجال واسطے گنوار کے مانند اس کے اونٹوں کے بہت ہی ہوتے اُنکے زردہ تھنوں کے اور بہت بڑے ہوتے اُنکے کوہان کے فرمایا آپؐ نے اور آئے گا دجال ایک شخص کے پاس کہ مر گیا ہوگا بھائی اسکا اور مر گیا ہوگا باپ اس کا پس کہے گا دجال خبر دے مجھ کو اگر زندہ کردوں میں تیرے لئے تیرے ماں باپ کو اور تیرے بھائی کو کیا نہیں جانے گا کہ تحقیق میں رب تیرا ہوں پس کہے گا وہ مقرر پس صورت بنائے گا واسطے اسکے شیاطین کے مانند اسکے باپ کی اور مانند اسکے بھائی کی کہا اسماء نے پھر تشریف لے گئے

---

[1] میری امت سے مراد امت دعوت ہے کیونکہ پہلی ایک حدیث میں گزرا کہ یہ اصفہان کے یہود ہونگے، [2] تین برس ہونگے، یعنی مختلف بیچ جاتے رہے برکت سے، [3] تہائی اپنا، یعنی بہ نسبت معتاد کے، [4] اور باز رکھے گی الخ اگرچہ پانی دی جائے گی غیر مینہ کے، [5] تمام مینہ اپنا، یعنی پس قحط پڑے گا تمام زمین کے لوگوں میں اور خزانے اور دفینے دجال کے ساتھ ہوں گے اور طرح طرح کی نعمتیں روٹیاں اور میوے اور نہریں، [6] کھر کا یعنی گائیں اور بکریاں اور ہرن اور دانتدار کے، [7] ایک اعرابی کے پاس کہ وہ علم نہ رکھتا ہوگا، [8] صورت بنا کر لائے گا یعنی شیطانوں کو۔

نَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَتَمَثَّلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنُ نَحْوَ اَبِيْهِ وَنَحْوَ اَخِيْهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِيْ اِهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَاَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ اَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا حَيٌّ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّيْ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهٗ حَتّٰى نَجُوْعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ اَهْلَ السَّمَآءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ رَوَاهُ -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۴۵ - عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام کے لئے پھر تشریف لائے اور صحابہؓ فکر و غم میں تھے بسبب خبر دیتے آپ کے حال دجال کے کہا اسماء نے پس پکڑیں آپ نے دونوں طرفیںؔ[1] دروازے کی پس فرمایا آپ نے کیا حال ہے تیرا اے اسماء کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق نکال ڈالے آپ نے دل ہمارے بسبب ذکر کرنے دجال کے فرمایا آپ نے اگر نکلے دجال اور میں زندہ ہوں پس میں دفع کرونگا اس کو ورنہ پس تحقیق رب میرا خلیفہ[2] میرا ہے ہر مومن پر پس کہا میں نے یا رسول اللہ! خدا کی قسم تحقیق ہم البتہ گوندھتے ہیں آٹا اپنا پس نہیں پکا چکتے ہم روٹی اس کی یہاں تک کہ بھوک[3] لگ جاتی ہے ہم کو پس کیا حال ہوگا مومنوں کا اس دن[4] فرمایا کفایت کریگی ان کو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہے آسمان والوں کو ببرکت تسبیح و تقدیس کے روایت کی یہ[5]

تیسری فصل

۵۲۴۵ - حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مغیرہ نے نہیں پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] دونوں طرفیں دروازے کے یہ معنی ہیں لحمتی الباب لفظ لحمہ ساتھ زبر لام اور جزم حاء کے تمام مشکوٰۃ اور مصابیح کے نسخوں میں اسی طرح ہے بمعنے جانب کے ذکرہ ابن الملک اور صحاح اور قاموس اور لغت کی اور کتابوں میں اس کے یہ معنے مذکور نہیں ہیں اور طیبی نے کہا کہ صواب بلجفتی الباب ہے ساتھ جیم کی جگہ حاء کے اور ساتھ فاء کے جگہ میم کے بمعنے بازو دروازے کے میں کہتا ہوں جب تمام نسخے لحمتی الباب کے لفظ پر متفق ہیں تو اب توجیہ ضروری ہے اور وہ یہ کہ قاموس میں لحمتہ کے معنے گوشت کے ٹکڑے کے لکھے ہیں پس تجرید کی جائے اور کہا جائے کہ مراد ان دونوں سے دونوں ٹکڑے دروازے کے ہیں یعنے کواڑ کہ مل جاتے ہیں اور جدا ہو جاتے پس یہ توجیہ اولیٰ ہے اور روایت کتاب کو خطا قرار دینے سے، [2] خلیفہ میرا ہے ہر مومن پر یعنے وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا ان کا، [3] کہ بھوک لگ جاتی ہے ہم کو یعنی بسبب دیر لگنے کے روٹی کے پکنے میں قلت صبر سے طبیعت انسان کی بھوک سے بایں حد ہے، [4] اس دن یعنی بیچ وقت قحط اور منحصر ہونے وجود روٹی کے نزدیک دجال کے اور اتباع اس کی کے، [5] وہ چیز کہ کفایت کرتی ہے آسمان والوں کو یعنے تسبیح اور تہلیل کھانے کے قائم مقام ہوگی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر مسلمان کو دجال کے فتنے سے بچائے آنحضرت صلعم ہر نماز میں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے، ع [6] اور بعد لفظ رواہ کے یہاں اصل نسخہ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور پھر کسی نے لاحق کیا ہے احمد اور ابو داؤد الطیالسی ۔

وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ وَاِنَّهٗ قَالَ لِيْ مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهٗ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهْرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۴۶ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَيْنَ اُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

سے حال دجال کا بہت اس قدر کہ میں نے پوچھا ان سے اور تحقیق آپ نے فرمایا مجھ کو نہیں ضرر کرے گا دجال تجھ کو کہا میں نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ تحقیق اس کے ساتھ پہاڑ ہوگا روٹیوں کا اور نہر ہوگی پانی کی فرمایا آپ نے دجال بہت ذلیل[1] ہے اللہ کے نزدیک اس سے۔ (بخاری، مسلم)

۵۲۴۶ :۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلے گا دجال اوپر گدھے سفید کے درمیان دونوں کانوں اس گدھے کے درازی ستر بام کی ہوگی[2] بیہقی کتاب البعث والنشور۔

---

[1] بہت ذلیل ہے اللہ کے نزدیک اس سے کہ پیدا کرے اس کے ہاتھ پر مانند ان امور کے حقیقۃً بلکہ جو باتیں وہ دکھلائے گا وہ نظر بندی کی قسم سے ہوں گی اور خیالات کی طرح فی الواقع ان کا وجود نہ ہوگا اور وہ اس سے مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا۔[2] ستر بام ہوگی، یعنی درازی دونوں ہاتھوں کی ÷ ÷

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۴۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِنْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْہُ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فِیْ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَۃَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ نِ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَرَصَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِرُسُلِہٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ مَاذَا تَرٰی قَالَ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّکَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ قَالَ

بیان ہے بیچ قصہ ابن صیادؑ کے

پہلی فصل

۵۲۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق عمر بن خطابؓ گئے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جماعت کے اصحاب آنحضرت کے سے طرف ابن صیاد کے یہاں تک کہ پایا اسکو کھیلتا ساتھ لڑکوں کے بیچ محل[۱] بنی مغالہ کے اور تحقیق پہنچا تھا ابن صیاد ان دنوں بلوغ کو پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہاں تک کہ مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ اپنا پھر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول خدا ہوں پس دیکھا ابن صیاد نے طرف آپ کے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم پیغمبر امیوں[۳] کے ہو۔ پھر کہا ابن صیاد نے آپ سے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس بھینچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو پھر فرمایا آپ نے کہ ایمان لایا میں اللہ پر اور اس[۵] کے پیغمبروں پر پھر فرمایا آپ نے واسطے ابن صیاد کے کیا دیکھتا ہے تو بولا آتا ہے میرے پاس سچا اور جھوٹا فرمایا رسول اللہ نے کہ مشتبہ کیا گیا تجھ پر

---

[۱] ابن صیاد کے الخ نووی نے کہا ابن صیاد یا صائد اس کا نام صاف ہے علماء نے کہا اس کا قصہ مشکل ہے اور اس کا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں میں ایک دجال تھا علماء نے کہا ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابن صیاد کے باب میں آپ پر وحی نہیں آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہیں ہے آپ کو دجال کی صفتیں وحی سے معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں بعض صفتیں موجود تھیں اس وجہ سے آپ کو گمان تھا یقین نہ تھا کہ شاید دجال ہو، [۲] بیچ محل بنی مغالہ کے کہ نام ایک قوم کا ہے یہود میں سے، [۳] پیغمبر امیوں کے ہو الخ بعض یہود کا یہی اعتقاد تھا کہ وہ حضرتؐ کی رسالت کے منکر نہ تھے لیکن خاص عرب کا نبی جانتے تھے پس یہ کہنا ان کا تناقض تھا کیونکہ نبی سچا ہوتا ہے اور جب حضرت نے دعوت نبوت عام کی تو تخصیص ساتھ عرب کے باطل ہوئی، [۴] پس بھینچا یہ ترجمہ ہے لفظ رصہ کا اور نووی نے کہا ہمارے بلاد کے اکثر نسخوں میں فرفضہ فاء اور ضاد معجمہ سے ہے یعنی چھوڑ دیا اسکو اور ترک کیا سوال و جواب کا، [۵] اور اسکے پیغمبروں پر، اور تو انمیں سے نہیں ہے تو میں تجھ کو جھوٹا سمجھتا ہوں اور آپ نے اسکو قتل نہیں کیا کیونکہ وہ لڑکا تھا اور لڑکوں کے مارنے سے آپ کو روکا گیا اور یہود ان دنوں میں مستامن تھے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَبَأْتُ لَکَ خَبِیْئًا وَخَبَأَ لَہٗ یَوْمَ تَأْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ فَقَالَ ھُوَ الدُّخُ فَقَالَ اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَاْذَنُ لِیْ فِیْہِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنْ ھُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَیْہِ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ ھُوَ فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِہٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ نِ الْاَنْصَارِیُّ یَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِیْ فِیْھَا ابْنُ صَیَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَھُوَ یَخْتِلُ اَنْ یَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَّرَاہُ وَابْنُ صَیَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ فِیْ قَطِیْفَۃٍ لَّہٗ فِیْھَا رَمْرَمَۃٌ فَرَأَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ نِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَیْ صَافُ وَھُوَ اسْمُہٗ ھٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاھٰی ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَکَتْہُ

ام فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دل میں چھپایا میں نے تیرے لئے ایک اسم پوشیدہ حالانکہ چھپائی آپ نے اسکے لئے یہ آیت جس دن لائے گا آسمان دھواں ظاہر پس کہا اس نے وہ پوشیدہ چیز دخ ہے پس فرمایا آپ نے دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا اپنے قدر سے[1] کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ! کیا اذن دیتے ہیں آپ مجھ کو بیچ ابن صیاد کے کہ ماروں گردن اسکی فرمایا رسول اللہ نے اگر ہے[2] ابن صیاد دجال معہود مسلط نہیں کیا جائے گا تو اس پر اور اگر نہیں ہے وہ دجال پس نہیں بھلائی تیرے لئے اسکے قتل میں کہا ابن عمرؓ نے کہ چلے بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری بھی ہمراہ آپؐ کے درحالیکہ قصد کرتے تھے کھجور کے درختوں کا کہ ان میں ابن صیاد تھا پس شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھپتے تھے درخت خرما کی شاخوں میں حالانکہ آپ فریب[3] دیتے تھے ابن صیاد کو یہ کہ سنیں ابن صیاد کی کلام میں سے کچھ پہلے اس سے کہ دیکھے وہ آپ کو اور ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنے بچھونے پر لیٹا ہوا ایک چادر میں اس کے لئے تھی اس میں چادر میں غن غن[4] تھی پس دیکھا ابن صیاد کی ماں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ آپ چھپے تھے شاخوں خرما کی میں پس کہا ابن صیاد کی ماں نے اے صاف اور یہ نام ہے ابن صیاد کا یہ محمد کھڑے[5] ہیں پس ٹھہر گیا ابن صیاد کلام کرنے سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چھوڑ دیتی[6] اس کو ماں اس کی تو ظاہر کرتا ہے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں پس تعریف

---

[1] ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنی قدر سے یعنی شیطان اور جن کاہنوں کو تو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ سارے جملہ میں سے ایک آدھ لفظ بھی وہ الٹ پلٹ کر بتلاتے ہیں جیسے تو نے پوری آیت میں سے صرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا پس تیرا اتنا ہی مقدر ہے برخلاف پیغمبروں کے کہ ان اللہ تعالیٰ صاف اور پوری بات بتلا دیتا ہے، [2] اگر ہے ابن صیاد، یعنی اگر یہی حقیقت میں دجال ہے تو اس کو نہ مار سکے گا اس واسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مقدر ہے اور اگر یہ دجال نہیں ہے تو اس کے دھوکے پر اس کے مارنے میں کیا فائدہ ہے اور آپ نے اس کو قتل نہ کیا حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اس وجہ سے وہ نابالغ تھا پھر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہاں مرا ابوداؤد میں ایک روایت ہے کہ وہ حرّہ کے دن غائب ہو گیا، [3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کھولنا احوال کا اس شخص کا کہ خوف ہو اس کے مفسدہ کا، [4] غن غن تھی جیسے آواز پوشیدہ جو سمجھ میں نہیں آتی تھی، [5] ٹھہر گیا، یعنے چپ ہو گیا، [6] اگر چھوڑ دیتی ہے الخ یعنے اس کو خبر نہ کرتی ٭٭

بَيَّنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٥٢٤٨۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يَعْنِيْ ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ مَاذَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ وَمَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا اَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ

اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ لائق ہے اس کے پھر ذکر کیا حال دجال کا پس فرمایا تحقیق میں ڈراتا ہوں تم کو دجال سے اور نہیں کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اس نے اپنی قوم کو اس سے البتہ تحقیق ڈرایا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ولیکن کہتا ہوں میں تم سے دجال کے مقدمہ میں ایک بات کہ نہیں کہی ہے اسکو کسی نبی نے اپنی سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں ہے کانا، (بخاری مسلم)

٥٢٤٨:۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو سعید نے کہا کہ ملاقات کی اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے یعنی ابن صیاد سے بیچ بعضے راہوں مدینہ کے پس فرمایا ابن صیاد کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتے ہو کہ میں رسول اللہ ہوں پس کہا اس نے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور اسکے فرشتوں کے اور اسکی کتابوں کے اور اسکے رسول کے کیا دیکھتا ہے تو کہا اس نے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول اللہ نے دیکھتا ہے تو تخت ابلیس کا دریا پر فرمایا آپ نے کیا دیکھتا ہے کہا ابن صیاد نے کہ دیکھتا ہوں میں دو سچوں کو اور ایک جھوٹے کو یا

لـه تو ظاہر کرتا ہے الخ یعنی کچھ اس سے وجود میں آتا ہے جس سے اسکے حال کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے، لـه نہیں کوئی نبی یعنی بعد نوح کے، لـه حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو، یعنی جن کا زمانہ بہت پہلے تھا، لـه ہوگا کانا، معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے ابن شہاب نے کہا مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا ان سے رسول خدا کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ نے لوگوں کو دجال سے ڈرایا اور یہ بھی فرمایا کہ اسکی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا جس کو پڑھ لے گا جو اسکے کاموں کو برا جانے گا یا اس کو ہر ایک مومن پڑھ لے گا اور آپ نے فرمایا تم یہ جان رکھو کہ تم سے کوئی اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک مر نہ لیگا، لـه دیکھتا ہے تو تخت ابلیس کا دریا پر الخ جیسے کہ اول کتاب میں باب الوسوسہ میں گزرا کہ رکھتا ہے ابلیس تخت اپنا پانی پر بھیجتا ہے فوجیں کہ لوگوں کو فتنے میں ڈالو، لـه دو سچوں کو، یعنے جو لاتے ہیں خبریں سچی، لـه یا دو جھوٹوں کو ایک سچے کو، یہ شک راوی کا ہے کہ اس طرح کہا یا اس طرح اور احتمال ہے کہ شک ابن صیاد سے ہو اور کہتا ہو کہ وہ دیکھتا ہوں یا یہ اور اسکو بہت دخل ہے بیچ خلط اور احتمال امر اسکے کے کہ جزم نہیں رکھتا تھا اور حال اسکا بوجہ انتظام و استقامت کے نہ تھا یا یہ غرض ہو کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سچا اور ایک جھوٹا میرے پاس آتا ہے اور کبھی دو جھوٹے اور ایک سچا ۔ ۔ ۔

فَدَعُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۴۹ :- وَعَنْهُ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۵۰ :- وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۵۱ :- وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِيْ مَا لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَأَنَا أُرِيْدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلط کیا گیا ہے[۱] کام اس پر پس چھوڑ دو اس کو، (مسلم)

۵۲۴۹ :- اور ابو سعید سے روایت ہے کہ تحقیق ابن صیاد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بہشت کی مٹی کا پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی سفید میدہ خشک کے، (مسلم)

۵۲۵۰ :- اور نافع رض سے روایت ہے کہ کہا ملاقات کی ابن عمر رض نے ابن صیاد سے بیچ بعض راہوں مدینہ کے پس کہی ابن عمر رض نے واسطے ابن صیاد کے ایک بات کہ غصہ میں لائی اسکو پس پھول گیا ابن صیاد یہاں تک کہ بھر دیا کوچہ کو پس گئے ابن عمر حضرت حفصہ رض کے پاس اور تحقیق پہنچی تھی یہ خبر انکو پس کہا حفصہ رض نے ابن عمر کو کہ رحم کرے تجھ کو اللہ تعالیٰ کیا چاہا تو نے ابن صیاد سے کیا نہ جانا تو نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں نکلے گا دجال مگر بسبب ایک غصہ کے کہ کرے گا[۲] اس کو، (مسلم)

۵۲۵۱ :- اور ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ ساتھ ہوا میں ابن صیاد کے مکے تک پس کہا ابن صیاد نے مجھ کو کہ کیا پائی میں نے لوگوں سے ایذا گمان کرتے ہیں لوگ کہ میں دجال ہوں کیا نہیں سنا تو نے[۳] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق نہیں پیدا کی جائے گی دجال کی اولاد اور تحقیق پیدا کی گئی ہے میرے لئے اولاد آیا نہیں فرمایا آپ نے دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا نہیں فرمایا ہے آپ نے کہ نہیں داخل ہوگا دجال مدینہ میں اور نہ مکہ میں اور تحقیق آیا ہوں مدینہ سے اور میں ارادہ رکھتا ہوں مکہ کا پھر کہا ابن صیاد نے مجھ کو بیچ آخر کلام اپنی کے آگاہ قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں دجال کی پیدائش کا وقت اور مکان اس کا کہاں ہے وہ

۱ؔ خلط کیا گیا ہے الخ اسی کو شک ہے اپنے باب میں کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا، ۲ؔ کرے گا اس کو تو شاید ابن صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے اس لئے کہ دجال مظہر قہر الٰہی ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ دجال اور شخص ہے اور تمیم صحابی نے اس کو بچشم خود دیکھا اور اس کا قصہ آنحضرت سے کہا جیسے فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں گزرا، ۳ؔ کیا نہیں سنا تو نے، یعنی اے ابو سعید۔

هُوَ أُمُّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٢٥٢ :۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقِيتُهُ قَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٢٥٣ :۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٥٢٥٤ :۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ

اور جانتا ہوں میں اس کے ماں باپ کو کہا ابو سعید نے پس مشتبہ کیا[1] ابن صیاد نے امر مجھ پر کہا ابو سعید نے کہا میں نے ابن صیاد کو ہلاکی ہو تیرے لئے باقی دنوں میں کہا ابو سعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو آیا خوش لگتا ہے تجھ کو وہ شخص ہووے تو کہا ابو سعید نے پس کہا ابن صیاد نے اگر پیش کیا جاتا مجھ پر تو ناخوش

٥٢٥٢ :۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا ملا میں ابن صیاد سے اس حالت میں کہ پھولی ہوئی تھی آنکھ اسکی پس کہا میں نے کب سے حال ہوا تیری آنکھ کا جو دیکھتا ہوں کہا نہیں جانتا میں نہیں جانتا تو حالانکہ تیرے سر میں ہے کہا اگر چاہے خدا تعالیٰ پیدا کرے اس کو تیرے عصا میں کہا ابن عمرؓ نے پس آواز کی ابن صیاد نے مانند سخت آواز گدھے کے کہ سنی ہے میں نے۔ (مسلم)

٥٢٥٣ :۔ اور حضرت محمد بن منکدر تابعی سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کھاتا تھا[2] خدا کی کہ کہا ابن صیاد دجال ہے کہا میں نے کہ قسم کھاتے ہو تم اللہ کی کہا جابرؓ نے کہ سنا ہے عمرؓ سے کہ قسم کھاتے تھے اس پر کہ ابن صیاد دجال ہے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس انکار نہ کیا اس کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

٥٢٥٤ :۔ حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ تھے ابن عمرؓ کہتے اللہ کی قسم نہیں شک کرتا میں یہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہے

---

[1] پس مشتبہ کیا ابن صیاد نے امر مجھ پر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیونکہ اس کو معلوم ہو، نوویؒ نے کہا ابن صیاد کی یہ دلیلیں کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا اور میں جانتا ہے مسلمان ہے کچھ کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کی اس وقت کی آپ نے بتلائیں جب وہ فساد کرنے کے لئے دنیا میں نکلے گا نہ پیشتر کے،

[2] قسم کھاتا تھا جابرؓ اور عمرؓ اور عبد اللہ جو ابن صیاد کے دجال ہونے پر قسم کھا لیتے تو صرف غلبہ ظن پر ورنہ حضرت کو ابن صیاد کے بارے میں اشتباہ تھا اس لئے عمرؓ سے فرمایا جب اس نے ابن صیاد کے مارنے کا ارادہ کیا اگر یہی حقیقت میں دجال ہے تو اس کو نہ مار سکے گا اور اگر یہ دجال نہیں تو اس کے مارنے میں کیا فائدہ جیسے گزرا تو معلوم ہوا حضرت بالیقین اس کو دجال خیال نہ فرماتے تھے ورنہ ایسا نہ فرماتے ❖ ❖ ❖

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ۔

۵۲۵۵:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۵۲۵۶:۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ أَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُولَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ أَبُوهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُودٍ فِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبَوَيْهِ فَإِذَا نَعْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ

ہے (ابوداؤد اور بیہقی نے بیچ کتاب بعث و نشور کے)۔

۵۲۵۵:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ گم کیا ہم نے ابن صیاد کو دن[1] حرہ کے (ابوداؤد)

۵۲۵۶:۔ اور ابوبکرہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہریں گے ماں باپ دجال کے تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جائے گا واسطے ان کے کوئی فرزند پھر پیدا کیا جاویگا واسطے ان کے ایک لڑکا کانا بڑے دانتوں[2] والا اور کمتر[3] ازروئے منفعت کے سوویں گی دونوں آنکھیں اس کی اور نہ سوئے گا دل اس کا پھر بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال ماں باپ اسکے کا پس فرمایا باپ اسکا لمبا ہوگا سبک گوشت گویا کہ ناک[4] اسکی چونچ مرغ کی ہے اور ماں اسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لمبی دونوں ہاتھوں کی پس کہا ابوبکرہؓ نے پس سنا ہم نے ایک لڑکے کو بیچ یہودیوں کے مدینہ میں پس گیا میں اور زبیر بن عوام یہاں تک کہ گئے ہم اسکے ماں باپ کے پاس پس ناگہاں وصف رسول خدا کا کہ بیان کیا تھا اسکے ماں باپ کے حق میں موجود ہے پس کہا ہم نے اسکے ماں باپ سے کہ آیا ہے تمہارے لئے کوئی فرزند پس کہا انہوں نے ٹھہرے تھے ہم تیس برس تک نہیں پیدا کیا گیا ہمارے لئے کوئی فرزند پھر پیدا کیا گیا ہمارے لئے ایک لڑکا کانا بڑے دانتوں والا اور کم باعتبار منفعت کے سوتی ہیں آنکھیں اسکی اور

---

[1] دن حرہ کے الخ حرہ کا ذکر کئی بار گزرا کہا شیخ عبدالحق نے اگر اس عبارت سے اس کا ظاہر مراد ہے اور وہ یہ کہ ابن صیاد اس واقعہ میں غائب ہوا ایسا کہ کسی نے نہ جانا کہ کہاں گیا تو یہ روایت اس روایت کے متعلق ہوگی جس میں آیا ہے کہ وہ مدینہ میں مرا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور اگر مفہوم اسکا عام ہے اور شامل موت کو بھی ہے تو کچھ منافات نہیں ہے، [2] بڑے دانتوں والا یعنی کچلیوں والا اور بعضوں نے کہا کہ مراد اضرس سے یہ ہے کہ دانتوں سمیت پیدا ہوگا، [3] اور کمتر ازروئے منفعت کے یعنی نہیں ہوگا کوئی لڑکا کمتر اس سے منفعت میں، [4] اور نہیں سوئیگا اسکا دل یعنی منقطع ہونگے افکار فاسدہ اس سے وقت سونے کے بسبب کثرت وسواس و پے در پے آنے افکار فاسدہ کے کہ القا کریگا اس کو شیطان جیسے کہ نہیں سوتا تھا دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب کثرت افکار صالحہ کے اور بسبب پے در پے آنے الہامات کے، [5] باپ اس کا لمبا ہوگا غرض یہ ہے کہ دجال میں یہ اوصاف ضرور ہونگے اور یہ غرض نہیں کہ جہاں یہ اوصاف ہونگے وہ دجال ہی ہو کیونکہ دنیا میں بہت ایسے اہل بیت ہونگے جہاں یہ سب صفتیں موجود ہونگی، [6] ناک اس کی چونچ مرغ کی ہے یعنی ناک اس کی لمبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کے۔

فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْتُمَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

٥٢٥٧ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ وُلِدَتْ غُلَامًا مَمْسُوحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ فَأَشْفَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيفَةٍ يُهَمْهِمُ فَآذَنَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رض فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهُ إِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَإِنْ لَا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا أَنَّهُ هُوَ الدَّجَّالُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ۔

نہیں سوتا دل اسکا کہا ابوبکرہ نے پس نکلے ہم ان دونوں کے پاس پس ناگہاں وہ لڑکا پڑا تھا دھوپ میں بیچ چادر کے واسطے اسکے تھی آواز پست پس کھولا اپنا سر پس کہا کیا تم نے کہا ہم نے کہ کیا سنا تو نے جو کچھ کہ کہا ہم نے کہا ہاں سوتی ہیں آنکھیں میری اور نہیں سوتا دل میرا ۔ (ترمذی)

۵۲۵۷ : ۔ اور جابرؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود میں سے جنی مدینہ میں ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی تھی آنکھ اسکی نکلی تھیں کچلیاں اسکی پس ڈرے[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کہ ہووہ دجال پس پایا اس کو نیچے چادر کے لیٹا ہوا اس حال میں کہ کرتا تھا کلام چپکے چپکے[2] پس آگاہ کیا اس کو اس کی ماں نے پس کہا اے عبداللہ یہ ابوالقاسم[3] کھڑے ہیں پس نکلا وہ چادر سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا ماں سے اسکو خدا تعالیٰ اگر چھوڑ دیتی اسکو تو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال[4] اپنا پس ذکر کیا مثل معنی حدیث ابن عمرؓ کے پس کہا عمر بن خطابؓ نے کہ اجازت دیجئے مجھ کو یا رسول اللہ پس قتل کروں میں اس کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہے ابن صیاد دجال معہود تو نہیں ہے تو یار اس کا[5] اور نہیں ہے یار اس کا مگر عیسیٰ بیٹا مریمؑ کا اور اگر نہیں ہے وہ دجال تو نہیں پہنچتا تجھ کو کہ مارے ایک مرد کو[6] اہل ذمہ سے پس ہمیشہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ڈرتے اس سے کہ ابن صیاد دجال ہو ۔ (بغوی شرح السنۃ)

---

[1] پس ڈرے انہ پس آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دیکھنے کے لئے تاکہ اس کا حال تحقیق کریں ، [2] کلام چپکے چپکے کہ سمجھ میں نہ آوے ، [3] یہ ابوالقاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں خبردار ہو اور مستعد ہو ان سے کلام کرنے کے لئے ، [4] وہ ظاہر کرتا ہے حال اپنا یعنی اگر اس کو ایسا ہی رہنے دیتے اور ہم اس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر ہے اس حدیث میں بھی صاف طور پر مذکور ہے کہ آپ اس کو بالجزم دجال خیال نہ کرتے تھے بلکہ اس کے دجال ہونے سے ڈرتے تھے ، [5] نہیں ہے تو یار اس کا یعنے نہیں ہے تو قتل کرنے والا اس کا کوئی اس کو نہیں مارے گا عیسےٰ بن مریمؑ کے سوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابن صیاد کا نام عبداللہ تھا اور ابن عمرؓ کی متفق علیہ حدیث گذشتہ سے اس کا نام صاف معلوم ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ ان دونوں میں سے ایک اس کا نام ہو اور دوسری کا اطلاق اس کی ۔۔۔ ابن صیاد پر وصف کے طور پر کیا ہو ۔

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٢٥٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٥٢٥٩ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ

باب ہے بیچ اترنے عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

پہلی فصل

۵۲۵۸:- ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ بقبضے جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق اتریں گے آسمان سے تم میں بیٹے مریم کے در حالے کہ حاکم عادل ہونگے پس توڑیں گے صلیب کو اور قتل کرینگے سور کو اور رکھ دینگے[1] جزیہ اور بہت مال ہوگا یہاں تک کہ نہیں قبول کریگا اس کو کوئی یہاں تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا میں ہے پھر کہتے تھے ابو ہریرہؓ پس اگر شک و تردد رکھتے ہو اس چیز میں تو پڑھو اگر چاہو یہ آیت کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے کہ ایمان[2] لائے گا عیسٰے پر پہلے مرنے ان کے سے پڑھو ساری آیت ۔ (بخاری، مسلم)

۵۲۵۹:- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی البتہ اتریں گے عیسٰے بیٹے مریم[3] کے اس حال میں کہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے سولی کو اور قتل کرینگے سور کو اور رکھ دینگے جزیہ اہل ذمہ سے اور چھوڑی جاویں گی اونٹنیاں جوان پس نہیں کی جاویگی سواری ان پر اور البتہ جاتا رہے گا لوگوں میں کینہ اور بغض اور حسد اور البتہ بلاویں گے عیسٰے لوگوں کو طرف قبول کرنے مال کے پس نہیں قبول کریگا اسکو کوئی

[1] اور رکھ دینگے جزیہ یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے انکو اسلام کا اور نہیں قبول کیا جاویگا ان سے سوائے دین حق کے مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور مٹانا احکام اور آثار اسکے کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کے ہے اور بعضوں نے کہا کہ رکھا جاویگا ان سے جزیہ اس لئے کہ نہیں پایا جاویگا کوئی محتاج کہ قبول کرے جزیہ ان سے بسبب کثرت مال کے اور کمی اہل حرص کے ۔ [2] مگر کہ ایمان لائے گا عیسٰے پر الخ اس میں صراحت ہے ابو ہریرہؓ کا مذہب یہی ہے کہ ضمیر عیسٰے کی طرف پھرتی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت مفسرین کا اور ابو ہریرہؓ نے حضرت عیسٰے کا اب تک زندہ ہونا اسی آیت سے نکالا ہے ⁂

فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

۵۲۶۰ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۶۱ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِي فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ

(مسلم) اور بیچ ایک روایت بخاری کے اور مسلم کے آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کیا ہوگا حال تمہارا کہ جس وقت اتریں گے ابن مریم تمہارے درمیان اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا۔[سلہ]

۵۲۶۰ - اور جابر سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے گی ایک جماعت میری امت میں سے کہ لڑے گی حق پر در حالیکہ غالب ہونگے قیامت تک فرمایا حضرت نے پس اتریں گے عیسٰی بیٹے مریمؑ کے پس کہے گا امیر امت کا آؤ نماز پڑھاؤ ہم کو پس کہیں گے عیسٰی اس امیر سے کہ نہیں امامت کرتا ہیں تحقیق بعض تم میں سے بعضوں پر امیر اور امام ہیں بسبب بزرگی رکھنے خدا تعالیٰ کے اس امت کو (مسلم) اور یہ باب مصابیح میں خالی ہے دوسری فصل سے کہ حسان سے ہے۔

فصل تیسری

۵۲۶۱ : عبداللہ بیٹے عمرو سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتریں گے عیسٰی بیٹے مریمؑ کے طرف زمین کے پس نکاح کریں گے اور پیدا کی جاوے گی اولاد ان کے لئے اور ٹھہریں گے زمین میں پینتالیس سال پھر مریں گے عیسٰی پس دفن کئے جاویں گے نزدیک میرے بیچ مقبرہ میرے کے پس اٹھوں گا میں اور عیسٰی ابن مریم ایک مقبرہ میں درمیان ابی بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہ کے (ابن جوزی کتاب الوفا میں)

سلہ اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت حضرت عیسٰی آسمان سے نزول فرمائیں گے اور نصرانی دین کو مٹادیں گے اور محمدی دین پر عمل کریں گے اور ہر چند ابھی نصاریٰ سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسٰی اپنے وقت میں نصاریٰ سے جزیہ نہ قبول کریں گے تو ان کو قتل کریں گے اور لوگوں کے دلوں سے کپٹ اور دشمنی اور جلن جاتی رہے گی اس وجہ سے کہ حاجت نہ ہوگی اور مال کثرت سے ہر ایک کے پاس ہوگا، سلہ اس امت کو کہ اتنے بڑے پیغمبر روح اللہ مسلمانوں کے امام کی امامت قبول فرمائیں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے سبحان اللہ حضرت عیسٰی ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں ❖ ❖ ❖

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۶۲ :۔ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِىْ قَصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِىْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۶۳ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ يَاْتِىْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِىَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۶۴ :۔ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِىْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ اَلْيَوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۶۵ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ يَاْتُوْنَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیان ہے بیچ بیان نزدیک ہونے قیامت کے اور بیچ بیان اسکے کہ جو شخص مرا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اسکی

فصل پہلی

۵۲۶۲ :۔ شعبہ سے روایت ہے کہ نقل کی قتادہؓ سے قتادہ نے انسؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا میں اور قیامت مانند ان دونوں انگلیوں[1] کے کہا شعبہ نے سنا میں نے قتادہؓ سے کہ کہتے تھے[2] اپنی وعظ میں مانند زیادتی ایک کی ان دونوں میں سے دوسرے پر پس نہیں جانتا میں کہ قتادہ نے نقل کیا انسؓ سے یا آپ خود کہا اس کو قتادہ، (بخاری مسلم)

۵۲۶۳ :۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پہلے اپنی رحلت سے مہینہ بھر کے پوچھتے ہو تم مجھ سے وقت قائم ہونے قیامت کے سے اور نہیں ہے علم اس کا مگر نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی کہ نہیں روئے زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا کہ گزرے اس پر سو برس اور زندہ ہو اس دن، (مسلم)

۵۲۶۴ :۔ ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ روایت کی نبی صلعم سے کہ فرمایا نہیں آویں گے[3] سو برس اس حال میں کہ زمین پر کوئی شخص زندہ ہو اس دن، (مسلم)

۵۲۶۵ :۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا تھے کتنے اشخاص اعراب میں سے کہ آتے تھے پیغمبر خدا کے پاس پوچھتے تھے آنحضرتؐ سے وقت قیامت

---

[1] مانند ان دو انگلیوں کے اور یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہیں قیامت تک حضرت کا دین قائم رہے گا تو حضرتؐ میں اور قیامت میں کوئی حائل نہ ٹھہرا اور مطلب یہ ہے کہ جس قدر بیچ کی انگلی بڑھی ہوئی ہے شہادت کی انگلی سے مبعوث ہونا میرا بڑھا ہوا قیامت سے بھی مانند اسکے ہے کہ میں آگے قیامت سے آیا ہوں اور قیامت پیچھے سے چلی آتی ہے، [2] یعنی بیچ بیان مراد کے مشابہت دینی بلغتہ آنحضرتؐ کی سے ساتھ قیام قیامت کے اور دونوں انگلیوں کو، [3] نہیں آویں گے یعنی سو برس سے زیادہ اسوقت میں کسی کی عمر نہ ہوگی

وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۲۶۶: عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۶۷: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ تَعْجِزَ أُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيْلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۶۸: عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مِثْلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ أَوَّلِهٖ إِلٰى آخِرِهٖ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِيْ آخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ أَنْ يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

کا پس تھے آنحضرت کہ دیکھتے تھے طرف چھوٹے کی ان میں سے پس فرماتے اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پائے گا اس کو بڑھاپا یہاں تک کہ قائم

دوسری فصل

۵۲۶۶: مستورد بن شداد سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ بھیجا گیا میں بیچ ابتدا قیامت کے پس بڑھا میں قیامت پر جیسے کہ بڑھی یہ انگلی پر اور اشارہ کیا طرف دو انگلیوں بیچ کے کہ شہادت کی ہے اور بیچ کی ہے (ترمذی)

۵۲۶۷: اور سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ البتہ میں امید رکھتا ہوں کہ نہ عاجز ہو امت میری نزدیک پروردگار اپنے کے اس سے کہ تاخیر کرے انکو آدھے دن کہا گیا واسطے سعد بن ابی وقاص کے اور کتنا آدھا دن ہے۔

تیسری فصل

۵۲۶۸: حضرت انس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہؐ نے حال اسؐ دنیا کا مانند حال ایک کپڑے کے ہے کہ پھاڑا گیا اول اس کے سے آخر اس کے تک پس رہا لٹکا ہوا ساتھ ایک دھاگے آخر اس کے میں پس نزدیک ہے وہ دھاگا کہ توڑا جائے (بیہقی شعب الایمان)

مطلب حدیث کا یہ کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بے فائدہ ہے اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ جانتے تھے کہ میرے بعد بعض جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعویٰ کریں گے جیسے کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعویٰ کرتا تھا سو ان دونوں حدیثوں سے اسکا دعویٰ غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرتؐ کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر مر چکے ؀ اگر جیتا رہا یہ لڑکا، بڈھا نہ ہوتے پائیگا تم سب مر جاؤ گے تو تمہارے حق میں گویا قیامت آگئی، مثل مشہور ہے اگر اپنی جان نہیں تو گویا سارا جہان نہیں ان لوگوں نے حقیقی قیامت کا سوال کیا اور آپ نے تمہاری قیامت کا جواب دیا اسواسطے کہ اگر فرماتے کہ میں قیامت کا وقت نہیں جانتا تو جنگلی جاہل بد اعتقاد ہو جاتے کہ کیسا پیغمبر ہے کہ قیامت کو نہیں جانتا ہے، ؀ آدھا دن پانسو برس کا ہے یعنی قربت و مکانت امت کی حق تعالیٰ کے نزدیک ایسی ہے کہ ایک دن یا آدھے دن کی مہلت دے، ؀ رہیگی کتنی مدت چنانچہ مصداق اس حدیث کا مشہور ہو چکا کہ ستر پانسو برس تک امت اسلام کو وہ قوت اور ظہور حاصل تھا کہ اس کا نظیر معلوم نہیں ہوتا پھر جب سے کہ دولت اسلام بغداد سے ہاتھ تتاری کے جاتی رہی تب سے اگرچہ نام اسلام کا باقی رہا لیکن نہایت غریبی کے ساتھ یہاں تک کہ ایک ہزار سال کے ختم ہوتے ساتھ جمہوری سبھی عزت اور دولت بھی زائل ہو گئی اور اقطار ارض سے حکومت اسلام کی جو کہ طوائف الملوک ہیں نام باقی رہ گئے تھے وہ بھی فنا پذیر ہوتے گئے فانا للّٰہ وانا الیہ راجعون، ؀ حال اس دنیا کا یعنی قیامت کے قریب پہنچتے ہیں اور قریب ہے ماننا قیامت میں، ؀ کہ توڑا جائے، یعنی دنیا تمام اور فانی ہو، ۞ ۞ ۞

قیامت ہماری (بخاری) (مسلم) … سعد ابی وقاص … (ابوداؤد)

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۶۹ :۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۷۰ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۷۱ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۷۲ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ

بیان ہے بیچ اس کے کہ برپا نہیں ہوگی قیامت مگر بدلوگوں پر

پہلی فصل

۵۲۶۹ :۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برپا نہیں ہوگی قیامت یہاں تک کہ نہ کہا جائے[۱] زمین میں اللہ اللہ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت اس پر کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ۔ (مسلم)

۵۲۷۰ :۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کے۔ (مسلم)

۵۲۷۱ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ہلیں گی سرین[۲] عورتوں بنی دوس کی گرد ذی الخلصہ کے اور ذوالخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہے کہ وہ پوجتے تھے اس کو زمانہ جاہلیت میں۔ (بخاری، مسلم)

۵۲۷۲ :۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں جاتی رہتی کی رات اور دن

سلہ مگر بدلوگوں پر یعنی نیک سب مرجائیں گے اور بد باقی رہیں گے پس قائم ہوگی قیامت معلوم ہوا کہ جب وجود نیکوں کا دنیا میں موجود ہے قیامت قائم نہیں ہوتی جیسے کام پر گرز لاکہ آخر عہد عیسیٰ میں ایک ہوا خوشبودار ہوا چلے گی کہ مسلمان سب مرجائیں گے اور بدکار باقی رہ جائیں گے کہ آپس میں گدھوں کی طرح اختلاط کریں گے پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔ سلہ نہ کہا جائے زمین میں اللہ اللہ یعنی قیامت اسوقت آئے گی جب سب کافر ہوجائیں گے یا یہ مطلب کہ قیامت جب آئے گی جب کوئی اتنا بھی نہ کہے کا گناہ گار بدکار سے ایسے خدا سے ڈر معلوم ہوا کہ جہاں کا باقی رہنا بسبب برکت علماء عاملین اور ذاکرین اور صالحین کے ہے جب انکو جہاں سے اٹھالیا جائیگا جہاں نہیں رہے گا۔ سلہ سرین عورتوں بنی دوس کی الخ دوس ایک قوم کا نام ہے جن میں ابوہریرہ بھی اسی قوم سے ہیں ذوالخلصہ اس قوم کے بت کا نام تھا اسکو کافر کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بت کو توڑ ڈالا اسکو آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہوجائے گی اس بت کو پھر بنا بنائیں گے اور ان کی عورتیں اس کے گرد طواف کریں گی ❊ ❊ ❊ ❊

اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ حَتّٰی یُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اِنَّ ذٰلِکَ تَامًّا قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتُوَفّٰی کُلُّ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَّا خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ عَلٰی دِیْنِ اٰبَآئِھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۷۳: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَھْرًا اَوْ عَامًا فَیَبْعَثُ اللّٰہُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ کَاَنَّہٗ عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَیَطْلُبُہٗ فَیُھْلِکُہٗ ثُمَّ یَمْکُثُ فِی النَّاسِ سَبْعَ سِنِیْنَ لَیْسَ بَیْنَ اثْنَیْنِ عَدَاوَۃٌ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ رِیْحًا بَارِدَۃً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا یَبْقٰی عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ اَوْ اِیْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْہُ حَتّٰی لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ دَخَلَ فِیْ کَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْہُ عَلَیْہِ حَتّٰی تَقْبِضَہٗ قَالَ فَیَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ فِیْ خِفَّۃِ الطَّیْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا یَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا

یہاں تک کہ پوجے جائیں لات اور عزیٰ پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تھی میں البتہ گمان کرتی جس وقت بھیجی اللہ نے یہ آیت کہ وہ خدا کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور دین درست کے تا غالب کرے اسکو سب دینوں پر اگرچہ ناخوش رکھیں اسکو مشرک کہ بات یہ حق تمام ہونے والی ہے فرمایا حضرتؐ نے تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا تمام ہو تا دین کا ایک مدت تک کہ چاہا ہے خدا تعالیٰ نے پھر بھیجے گا خدا تعالیٰ ایک ہوا خوشبودار پس مارا جائیگا ہر وہ شخص کہ اسکے دل میں ہو مقدار دانہ رائی کے ایمان سے پس باقی رہیگا وہ شخص کہ نہیں ہے کچھ نیکی اسمیں پس پھر جائینگے طرف دین[1]

۵۲۷۳: اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا دجال پس رہے گا چالیس[2] نہیں جانتا ہوں میں چالیس سے چالیس دن مراد ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس برس پس بھیجے گا اللہ عیسیٰ بن مریمؑ کو گویا کہ وہ عروہ[3] بن مسعودؓ ہیں پس ڈھونڈیں گے دجال کو پس ماریں گے اسکو پھر ٹھہریں گے عیسیٰ لوگوں میں سات برس اس حال میں کہ نہ ہوگی درمیان دو شخصوں کے دشمنی پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک ہوا ٹھنڈی شام کی طرف[4] سے پس نہیں باقی رہے گا روئے زمین پر کوئی کہ اس کے دل میں مقدار ذرہ کے بھلائی سے ہے یا ایمان سے مگر کہ نکال لے گی وہ ہوا روح اسکی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے کیا ہوگا اندر پہاڑ کے تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اس پہاڑ میں اس شخص پر یہاں تک کہ قبض کریگی روح اسکی کہا پس باقی رہیں گے بدتر ین لوگ[5] بیچ سبکی پرندوں اور درندگی درندوں کے نہ جانیں گے وہ نیک بات کو

[1] پس پھر جائیں گے طرف دین باپوں اپنے کے الخ باب کی حدیثیں سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے کہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا قیامت کے دن تک تو وہ اسکے مخالف نہیں کیونکہ مراد اس سے یہ ہے کہ وہ گروہ قائم رہیگا یہاں تک کہ یہ ہوا اسکو تمام کر دیگی پھر قیامت قائم ہوگی [2] نہیں جانتا میں الخ یہ عبداللہ بن عمر کا قول ہے، [3] وہ عروہ بن مسعود ہیں یعنی صورت میں، [4] شام کی طرف سے دوسری حدیث میں ہے کہ وہ ہوا یمن کی طرف سے چلے گی اسکا جواب یہ ہے کہ اسوقت دو ہوائیں چلیں گی ایک یمن کی طرف سے [5] بیچ سبکی پرندوں کے اور درندگی درندوں کے کی طرح یعنی چڑیوں کی طرح جلد باز اور بیوقوف ہونگے اور درندوں کی طرح بداخلاق کہا ملا علی قاری اور شیخ نے فسق اور فساد اور قتل نے شہوات نفسانیہ میں ایسے سبک اور تیز رو ہونگے جیسے پرندے اور ظلم اور خونریزی میں ایسے گراں جیسے درندے اسمیں اشارہ ہے اس طرف کہ وہ علم و حلم سے خالی ہونگے اور ان پر سستی رازی

وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَّرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَاَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَّلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَّذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ -

---

نہ انکار کریں گے نامشروع سے پس صورت پکڑ کے آئے گا واسطے انکے شیطان پس کہے گا کیا نہیں شرم کرتے تم پس کہیں گے کیا حکم کرتا ہے تو ہم کو پس حکم کریگا ان کو بت پوجنے کا اور حال یہ کہ وہ اس حالت پر ہیں بکثرت ہوگا رزق ان کا اچھی ہوگی معیشت ان کی پھر پھونکا جائے گا صور میں پس نہیں سنے گا آواز صور کی کوئی مگر کہ جھکائے گا گردن ایک طرف کو اور بلند کرے گا[۱] دوسری طرف کو فرمایا حضرت نے پس اول جو سنے گا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا ہوگا حوض اپنے اونٹوں کا پس مر جائے گا وہ شخص اور مر جائیں گے لوگ پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ مینہ کو گویا کہ وہ شبنم ہے پس اگیں گے بسبب اس کے بدن لوگوں کے پھر پھونکا جائے گا صور میں دوبارہ پس ناگہاں وہ لوگ اٹھ کھڑے ہونگے دیکھتے پھر کہا جائے گا لوگوں کو اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنے کے اور کہا جائے گا فرشتوں کو ٹھہرا رکھو ان لوگوں کو اس لئے کہ ان سے پوچھے جائیں گے پس کہا جائے گا کہ نکالو ان لوگوں میں سے لشکر آتش دوزخ کا پس کہا جائے گا کہ کتنوں میں سے کتنے پس کہا جائے گا نکالو دوزخ کے لئے ہزار شخص میں سے نوسو ننانوے[۲] فرمایا پس یہ وقت وہ دن ہے کہ کردے گا بچوں کو بڈھا اور یہ وہی دن ہے جب پنڈلی[۳] کھلے گی (مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی کہ ابتدا اس کی لا تنقطع الہجرۃ ہے بیچ باب التوبہ کے۔

---

[۱] بلند کرے گا دوسری طرف کو الخ یعنی اس کی دہشت سے لوگوں کے دل پھٹ جائیں گے اور جسمی قوت نہ رہے گی اور اثر اس کا گردن میں پیدا ہوگا جیسا کہ دہشت ہوا کرتا ہے کہ سر ایک طرف کو جھک جاتا ہے۔ [۲] ہزار شخص میں سے نوسو ننانوے یعنی ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا، [۳] جب پنڈلی کھلے گی، حشر کے دن ہر امت جس کو پوجتے تھے اس کے ساتھ جائے گی مسلمان کھڑے رہ جائیں گے پروردگار آئے گا جس صورت میں نہ پہچانیں گے فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں میرے ساتھ آؤ کہیں گے نعوذ باللہ ہمارا رب آئے گا تو ہم پہچان لیں گے فرمائے گا کچھ اس کا نشان جانتے ہو پھر ظاہر ہوگا ان کی پہچان کی موافق اور پنڈلی کھولے گا تو وہ سجدہ کریں گے اور ہم سلف کا مذہب ساق کی نسبت باب الحشر میں حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث پر بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ ٭ ٭ ٭

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٢٧٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ۔

٥٢٧٥: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٥٢٧٦: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیان ہے پیچ پھونکنے صور کے

پہلی فصل

٥٢٧٤: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان[1] دو نفخوں کے چالیس ہیں پوچھا لوگوں نے اے ابوہریرہؓ چالیس دن کہا ابوہریرہؓ نے نہیں جانتا[2] میں کہا لوگوں نے چالیس مہینے کہا نہیں جانتا میں کہا لوگوں نے چالیس برس کہا نہیں جانتا میں پھر اتاریگا اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی پس اگیں گے جیسے کہ اگتا ہے سبزہ فرمایا اور نہیں ہے آدمی سے کوئی چیز کہ پرانی نہ ہو مگر ایک ہڈی اور نام اسکا عجب[3] الذنب ہے اور اس ہڈی سے ترکیب دیئے جائیں گے تمام اعضا مخلوقات کے دن قیامت کے (بخاری ومسلم) اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کھاتی ہے مٹی مگر ایک ریڑھ کی ہڈی کو نہیں کھاتی کہ اس سے پیدا کیا گیا ہے اول خلقت میں اور اسمیں ترکیب دیا جائے گا۔

٥٢٧٥: اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مٹھی میں لے گا اللہ تعالیٰ زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹے گا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں بادشاہ زمین کے۔ (بخاری ومسلم)

٥٢٧٦: اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لپیٹے گا اللہ تعالیٰ آسمانوں کو

---

[1] درمیان دونوں نفخوں کے الخ یعنی قیامت میں دو بار صور پھونکا جائیگا اول بار سب مخلوق مرجائے گی دوسری بار میں جی اٹھے گی۔ [2] نہیں جانتا میں الخ یعنی تعین مجھ کو معلوم نہیں یعنی آنحضرتؐ سے یونہی سنا ہے جیسا کہ تم سے کہا۔ [3] عجب الذنب ہے الخ عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم نکلتی ہے آدمی کے بدن میں اسکو ڈھڈی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ہڈی نہیں گلتی آدمی کی پیدائش پیٹ میں اول وہاں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اس ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہاں متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہو جائے گا یہ جو فرمایا کہ ہڈی نہیں گلتی یا تو سب کی نہ گلتی ہوگی یا اسکی باریک

وَسَلَّمَ يَطْوِى اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِى الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِىْ رِوَايَةٍ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۷۷۵۲ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

دن قیامت کے پھر لے گا ان کو اپنے دائیں ہاتھ میں پھر فرمائے گا کہ میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں تکبر کرنے والے پھر لپیٹے گا زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں اور ایک روایت میں آیا ہے لے گا زمینوں کو اپنے دوسرے ہاتھ میں پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں تکبر کرنے والے۔ (مسلم)

۷۷۵۲ :۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ایک عالم یہودیوں میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس کہا اے محمد تحقیق اللہ تعالیٰ نگاہ رکھے گا آسمانوں کو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور خاک[۲] نمناک کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر پھر ہلائے گا انگلیوں کو اور فرمائے گا میں ہوں بادشاہ میں ہوں خدا پس ہنسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ازراہ تعجب کرنے کے اس چیز سے کہ کہا اس عالم یہودیوں کے نے واسطے[۳] سچا کرنے اسکے کے پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت اور نہ قدر[۴] جانی اللہ تعالیٰ کی مشرکوں نے حق قدر جاننے اسکے کے اور ساری زمین اسکے قبضہ میں ہوگی

---

[۱] اپنے دائیں ہاتھ میں الخ مسلم کی دوسری حدیث میں ہے وہ مٹھی بند کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں اور اسکو کھولتے موندنے لگے اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں جو ید مذکور ہے اس سے ہاتھ ہی مراد ہے لا غیر اور باطل ہوئی تاویل قدرت کی اس لئے کہ آنحضرتؐ نے مٹھی باندھ کر اصحاب کو دکھادی اور انکو اس سے کچھ استعجاب جو نہ ہو تو انکا بھی عقیدہ یہی تھا اور معلوم ہوا جیسے ذات باری موصوف ہے ہاتھوں سے ویسے اسکے مبارک ہاتھ موصوف ہیں قبض وبسط واخذ سے کہ وارد ہوئی ہے اسکے ساتھ کتاب وسنت اور اسی طرح موصوف ہے اصابع سے چنانچہ حدیث آیندہ میں اس کا صاف بیان ہے۔ [۲] خاک نمناک کو الخ یعنی پانی کے نیچے کی کو۔ [۳] واسطے سچا کرنے اسکے کے یعنی آنحضرتؐ کا تعجب کرنا یہودی کی تکذیب سے نہ تھا بلکہ بسبب اسکے تصدیق اور راست کو جاننے اسکے کے۔ [۴] اور نہ قدر جانی الخ یعنی نہ پہچانا اسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیئے اور نہ تعظیم کی اس کی جیسے کہ تعظیم کرنی چاہیئے اور نہ پوجا اس کو جیسا کہ پوجنا چاہیئے اس حدیث سے پروردگار جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے جیسے ہاتھوں کا ثبوت قرآن وحدیث سے موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی احادیث میں یہ ہے کہ ان کے ظاہری معنے پر ایمان لائیں اور کیفیت کو خدا کے سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں بعض متکلمین نے کہا ہے کہ حضرتؐ کی ہنسی اس عالم کے رد کے لئے تھی کیونکہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے کس لئے کہ عبداللہ بن مسعودؓ بڑے فقیہ اور سمجھدار صحابیؓ تھے انھوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپ نے اس عالم کی تصدیق کی اور جو آپ کو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے وما قدروا اخیر تک اس لئے کہ جیسے اصبع سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا ہے پس صاف ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کی اور جو چاہا (باقی بر صفحہ آیندہ)

(باقی بر صفحہ آیندہ)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۷۸:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۷۹:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۲۸۰:۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۸۱:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوئے ہونگے اسکے دائیں ہاتھ میں پاک ہے اللہ تعالٰی اور بزرگ ہے وہ اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرک اس کو۔ (بخاری، مسلم)

۵۲۷۸:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا پوچھا میں نے رسول اللہ سے مضمون اس آیت کے سے اس دن کہ تبدیل کی جائے گی زمین سوا اس زمین کے اور آسمان پس کہاں ہوں گے لوگ اس دن فرمایا حضرت نے لوگ اس دن پل صراط پر ہوں گے۔ (مسلم)

۵۲۷۹:۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند لپیٹے جائیں گے دن قیامت کے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۵۲۸۰:۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکر چین سے رہوں میں حالانکہ اسرافیل تحقیق منہ میں لیا ہے اس نے صور کو اور جھکائے ہوئے ہے کان اپنا اور جھکا رہا ہے پیشانی اپنی منتظر ہے کہ کب حکم کیا جائے صور پھونکنے کا پس کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا فرماتے ہیں آپؐ ہم کو فرمایا کہو کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا ہے کارساز وہ۔ (ترمذی)

۵۲۸۱:۔ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہ کہہ دیا صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کے اسماء و صفات توقیفی ہیں یعنی جو صفت و اسم اللہ تعالٰی کے لئے قرآن و حدیث میں ثابت ہیں وہ کہنا چاہیئے اور نہ ثابت ہو وہ نہ کہنا چاہیئے۔ سورج اور چاند لپیٹے جائیں گے الخ جب قیامت ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا اور روشنی کی کچھ حاجت نہ رہی اور دوسری وجہ یہ ہے تاکہ ان کے پوجنے والے شرمندہ ہوں ان کا زوال اور نقصان دیکھ کر۔

الصُّوْرِ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۸۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ الصُّوْرِ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ۔

۵۲۸۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ يَمِيْنِهٖ جِبْرِيْلُ وَعَنْ يَسَارِهٖ مِيْكَائِيْلُ۔

۵۲۸۴: وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ اٰيَةُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ۔

کہ پھونکا جائے گا اس میں، (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

تیسری فصل

۵۲۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابن عباسؓ نے بیچ تفسیر قول اللہ کے فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور[۵۲] سے صور ہے کہا اور مراد راجفہ[۵۳] سے نفخہ پہلا ہے اور مراد رادفہ[۵۴] سے نفخہ دوسرا ہے یہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں روایت کی۔

۵۲۸۳: اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پھونکنے[۵۵] والے کا اور فرمایا کہ دائیں طرف اس کے جبرئیل ہوں گے اور بائیں طرف اس کے میکائیل۔

۵۲۸۴: اور ابی رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے یا رسول اللہ کیونکر زندہ کریگا اللہ تعالیٰ خلق[۵۶] کو اور کیا ہے نشانی[۵۷] اس کی بیچ خلق اس کی کے فرمایا حضرتؐ نے کیا نہیں گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کے وقت قحط[۵۸] کے پھر گذرتا ہے تو اس جنگل پر اس حال میں کہ لہلہاتا ہے سبزہ کہا میں نے ہاں فرمایا حضرتؐ نے پس یہ نشانی قدرت الٰہی کی ہے اس کی مخلوق میں اسی طرح زندہ کرے گا اللہ تعالیٰ موتیٰ کو۔ (رزین)

---

[۵۱] کہ پھونکا جائے گا، یعنی اسرافیل پھونکیں گے دو بار اور کہا بعضوں نے کہ صور کا سر گول ہے مانند عرض آسمانوں اور زمینوں کے، [۵۲] کہ مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ جب پھونکا جائے گا صور میں پس وہ دن سخت ہے کافروں پر، [۵۳] اور مراد راجفہ سے، یعنی آیت یوم ترجف الراجفہ میں کہ زمین و پہاڑ اس سے ہل جائیں گے اور حرکت میں آئیں گے مشتق رجف سے بمعنے ہلنے اور لرزے میں پڑنے کے، [۵۴] اور مراد رادفہ سے، یعنی تتبعہا الرادفہ میں نفخہ دوسرا ہے کہ پہلے نفخے کے پیچھے پیچھے آئے گا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کے پیچھے پہنچنے کے، [۵۵] صور پھونکنے والے کا، یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کا اور یہ جو فرمایا کہ اس کے دائیں اور بائیں حضرت جبرئیل اور میکائیل ہوں گے یعنے صور پھونکنے کے وقت، [۵۶] خلق کو، یعنے بعد ہونے پوسیدہ اور خاک ہونے کے، [۵۷] اور کیا ہے نشانی اس کی کہ اس سے اس پر دلیل پکڑیں، [۵۸] وقت قحط کے کہ کچھ سبزہ وہاں نہیں ہوتا۔ ٭ ٭ ٭

بَابُ الْحَشْرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۸۵۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،
۵۲۸۶۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَّتَكَفَّاُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّاُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي
السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا
اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ
نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ بَالَامٌ وَّالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ

باب ہے حشر کے بیان میں

پہلی فصل

۵۲۸۵۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمع کئے جائیں گے لوگ
روز قیامت کے زمین سفید بوجہ سرخی مائل ہوگی مانند روٹی میدہ کی نہیں ہوگا اس میں نشان واسطے کسی کے، (بخاری، مسلم)
۵۲۸۶۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوگی زمین دن قیامت
کے ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اس کو جبار تعالیٰ اپنے ہاتھ میں جیسے کہ الٹ پلٹ کرتا ہے ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر میں درحالیکہ وہ
روٹی مہمانی ہوگی بہشتیوں کی پھر آیا ایک شخص قوم یہود سے اور کہا کہ برکت بھیجے خدائے مہربان آپ پر اے ابوالقاسم کیا خبر دوں
میں تم کو ساتھ مہمانی بہشتیوں کے روز قیامت کے فرمایا حضرتؐ نے ہاں خبر دے کہا یہودی نے ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ
فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھا نبی صلعم نے طرف ہماری پھر ہنسے آنحضرتؐ یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں حضرتؐ کی پھر کہا
یہودی نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ نان اہل جنت کے وہ بالام اور نون کہا انہوں نے اور کیا ہے یہ بیل اور مچھلی کھائیں گے

لہ نہیں ہوگا اس میں نشان واسطے کسی کے یعنی کوئی عمارت جیسے محل یا مینار وغیرہ نہ رہے گی، سلہ ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی۔ اس حدیث
سے یہ بھی جیسی کی جان نکلتی ہے اور زمین کا طعام ہو جانا کچھ خلاف عقل نہیں ہے بلکہ عادت کے بھی خلاف نہیں ہے اس وجہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی سے
عجیب و غریب مزیدار میوے نکلتے ہیں پھر اگر تمام زمین کو تر میدہ کر ڈالے تو کیا بعید ہے اور یہ جماعت جو اس روٹی کو کھائیں گے وہ
جماعت ہے کہ بے حساب جنت میں جائیں گے اور احسان کے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوں گے اور احتمال ہے کہ مراد مبالغہ اور کثرت
ہونا علاوہ مخصوص اور زائدہ کے ایک ٹکڑا جدا ہے ملا ہوا جگر سے اور وہ خوش تر اور گوارا تر ہوتا ہے۔

يَأْكُلُ مِنْ ذَا بِكَ يَكَبِدِ هِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۵۲۸۶ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۵۲۸۷ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَنْ يَّزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

ان کے گوشت کے ٹکڑے سے کہ جگر پر بڑھ رہا ہے ستر ہزار آدمی۔ (بخاری، مسلم)

۵۲۸۶ - اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع کئے جائیں گے[۱] لوگ تین قسموں کے ایک فرقہ رغبت کرنے والا[۲] اور دوسرا فرقہ ڈرنے والا[۳] حالانکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگے اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہوں گے ایک اونٹ پر اور جمع کرے[۴] گی باقی لوگوں کو وہ لوگ قیلولہ کریں گے آگ جہاں رات گزاریں گے اور صبح کرے گی آگ ساتھ ان کے جہاں صبح کریں گے وہ اور شام کرے گی ساتھ انکے آگ جہاں شام کریں گے۔ (بخاری، مسلم)

۵۲۸۷ - اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق تم جمع کئے جاؤ گے ننگے پاؤں[۵] ننگے بدن بے ختنہ پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہم نے انکو اول پیدائش میں ویسا ہی پھر پیدا کر نکالیں گے ہم وعدہ لازم ہے ہم پر بلا شبہ ہم کرنے والے ہیں اور فرمایا اور اول ان شخصوں کے کہ پہنائے جائیں گے کپڑے روز قیامت کے ابراہیم ہیں اور تحقیق کتنے ایک آدمی میرے صحابیوں میں سے پکڑے جائیں گے بائیں ہاتھ کی طرف پس کہوں گا میں یہ اصحاب میرے ہیں یہ اصحاب میرے ہیں پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ تحقیق یہ ہمیشہ رہے پھرنے والے اپنی ایڑیوں پر اس وقت کہ جدا ہوا تو ان سے پس کہوں گا میں جیسا کہ کہا بندہ صالح[۶] نے اور تھا میں ان پر گواہ جب تک کہ تھا میں درمیان ان کے اس کلمہ تک کہ آخر آیت ہے العزیز الحکیم۔ (بخاری، مسلم)

---

[۱] جمع کئے جائیں گے لوگ یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہوگا اور یہ سب نشانیوں کے بعد اخیر نشانی ہے، [۲] رغبت کرنے والا یعنی ثواب کا امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے، [۳] دوسرا ڈرنے والا یعنی مسلمان تقصیروار، [۴] اور جمع کرے گی باقی لوگوں کو آگ یہ تیسری قسم کے لوگ ہیں قیامت سے پہلے تمام ملکوں کے زندہ لوگوں کو شام کے ملک میں آگ ہانک لائے گی نیک مسلمان سوار ہوں گے اور کافر پیادہ، اور قیامت کا حشر قبروں سے ہوگا، [۵] ننگے پاؤں یعنی دنیا کے سامان میں شب و روز مشغول رہتے ہو، سواری اور پوشاک پر مرتے ہو، قیامت میں یہ کچھ بھی نہ رہے گا کپڑا تک بدن پر نہ ہوگا جیسے ننگے مادر زاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبروں سے اٹھیں گے، [۶] جیسا کہ کہا بندہ صالح نے، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے۔

۵۲۸۸ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۵۲۸۹ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۵۲۹۰ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي فَيَقُولُ لَهُ أَبُوهُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى

۵۲۸۸ :- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جمع کیے جائیں گے لوگ دن قیامت کے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ کہا میں نے یا رسول اللہ! کیا مرد اور عورت سب دیکھے گا بعض انکا طرف بعض کے پس فرمایا حضرتؐ نے اے عائشہ کام اس میں سخت تر ہے[1] اس سے کہ نگاہ کریں بعضے بعضوں کو، (بخاری، مسلم)

۵۲۸۹ :- اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا اے نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جائیگا[2] کافر اپنے منہ پر دن قیامت کے فرمایا حضرتؐ نے کیا نہیں ہے یہ کہ جس نے چلایا اسکو دونوں پاؤں پر دنیا میں قادر ہے[3] سکے چلانے پر منہ کے بل دن قیامت

۵۲۹۰ :- اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ کہا ملاقات کریں گے ابراہیمؑ اپنے باپ آزر سے دن قیامت کے اس حال میں کہ آزر کے چہرہ پر سیاہی ہوگی[4] اور غبار ہوگا پس کہیں گے اس کو ابراہیمؑ کیا نہیں کہا تھا میں نے تجھ کو کہ نافرمانی نہ کر میری[5] پس کہے گا ابراہیمؑ سے باپ ان کا پس آج کے دن[6] نافرمانی نہ کروں گا تمہاری پس کہیں گے ابراہیمؑ اے پروردگار میرے تحقیق تو نے وعدہ کیا تھا مجھ سے کہ نہ رسوا کریگا مجھ کو اس دن کہ اٹھائے جائیں گے لوگ پس کونسی رسوائی سخت تر ہوگی میرے باپ کی رسوائی سے کہ بہت دور ہے اللہ کی رحمت پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق میں نے حرام کی ہے بہشت کافروں پر[7] پھر کہا جائیگا

---

[1] کام اس دن میں سخت تر ہے، یعنی سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہونگے حواس کہاں ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسی کو دیکھے، [2] کیونکر حشر کیا جائیگا دوسری روایت میں ہے کہ اس شخص نے کہا قرآن میں خدا فرماتا ہے کہ قیامت میں کافر منہ کے بل چلیں گے یہ کس طرح ہوگا اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس نے پاؤں کو چلنے کی طاقت دی وہ منہ میں بھی دے سکتا ہے یعنی خدا کے سامنے مشکل چیزیں آسان ہیں، [3] [4] آزر کے چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم و فکر کے، [5] نافرمانی نہ کر میری، یعنی اس چیز میں کہ خبر دوں میں تجھ کو حق تعالیٰ کی طرف سے، [6] پس آج کے دن نافرمانی نہ کرونگا تمہاری، یعنی شفاعت کرو میری [7] میں نے حرام کی بہشت کافروں پر، یعنی یہ ممکن نہیں کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت میں جائے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آئے گا سبحان اللہ جس باپ کا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ میں پڑے ،، ❖ ❖ ❖

الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِإِبْرَاهِيْمَ انْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ،

۵۲۹۱ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۵۲۹۲ - وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا وَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ،

ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہے تیرے پاؤں کے نیچے پس پکڑے جائیں گے ابراہیم اپنے پاؤں کے نیچے پس ناگہاں آلہ ہوگا گفتار آلودہ مٹی
دگوبر میں پس پکڑے جائیں گے پاؤں اس کے اور ڈالا جائے گا آگ دوزخ میں' (بخاری)

۵۲۹۱ :۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پسینہ گرائیں گے لوگ دن قیامت کے یہاں تک کہ
جائے گا پسینہ ان کا زمین میں ستر گز اور لگام کرے گا عرق ان کا یہاں تک کہ پہنچے گا ان کے کانوں تک ' (بخاری ،مسلم)

۵۲۹۲ :۔ اور مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے نزدیک کیا جائیگا آفتاب
دن قیامت کے خلق سے یہاں تک کہ ہوگا آفتاب ان سے مقدار ایک کوس[1] کے پس ہوں گے لوگ مقدار اپنے عملوں کے پسینہ میں پس بعضے
ان میں سے وہ ہوں گے کہ ہوگا پسینہ ٹخنوں[2] تک اور بعض ان میں سے وہ ہوں گے کہ ہوگا عرق ان کے گھٹنوں تک اور بعض ان میں
سے وہ ہوں گے کہ ہوگا عرق ان کی کمر تک اور بعض ان میں سے وہ ہوں گے کہ لگام کرے گا ان کو عرق لگام کرنا اور اشارہ کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اپنے دہانہ مبارک کی طرف سے ' (مسلم)

---

[1] مقدار ایک کوس کے، بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اسکے اتنی حرارت ہے پھر اگر میل پر
ہو تو اسکے شعاع سے جس میں صدہا من کے پتھر اڑتے ہیں ایک دم میں سب جل کر خاک ہو جائیں گے انکا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے
اجسام اور طرح ہونگے تو جائز ہے کہ ان میں اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد وہ آفتاب کے اس قدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اس پر نہیں ٹھہر
سکتے باوجود اسکے عطارد پر جو اللہ کی مخلوق ہے وہ وہاں با فراغت رہتی ہے[2] ہوگا پسینہ ٹخنوں تک الخ اور یہ لوگ وہ ہونگے کہ عمل
ا نکے بہت اور عجب تریں اور اسی قیاس پر اوروں کو سمجھنا چاہیئے کہ جس کے جتنے اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگے اتنا ہی پسینہ زیادہ ہوگا،[3]
عرق لگام کرنا یعنی دہانے تک پہنچے گا بلکہ اندر دہانے کے آجائیگا اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب عرق مانند پانی کے ہوگا تو یہ کیونکر ہوگا کہ ایک کے تو
دہانے تک پہنچے اور دوسرے کے گھٹنے تک یا کمر تک اور ٹخنے تک تو جواب یہ ہے کہ آخرت کے امور کا پورا پورا انکشاف نہیں ہو سکتا اور اللہ نعم
ہر ایک انسان کے عرق کو تھام رکھے گا تو نہیں دیکھتا کہ ہر قبر میں دو شخصوں کو دفن کیا جاتا ہے مگر ان میں سے ایک تو عذاب میں گرفتار رہتا ہے
اور دوسرا چین میں بلکہ ایک مکان میں مختلف قسم کے لوگ موجود ہوتے ہیں ایک تندرست اور دوسرا بیمار، قالہ ابن الملک ، ۔

۵۲۹۳ - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَۃٍ وَّتِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ فَعِنْدَہٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا ذٰلِکَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْکُمْ رَجُلًا وَّمِنْ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّعْرَۃِ السَّوْدَآءِ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْیَضَ اَوْ کَشَعْرَۃٍ بَیْضَآءَ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۲۹۴ - وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِہٖ

۵۲۹۳: - اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا فرمائیگا اللہ تعالیٰ اے آدم پس کہیں گے آدم حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں تیری خدمت میں اور سب بھلائیاں تیرے دونوں ہاتھوں میں ہیں فرمائے گا اللہ تعالیٰ نکال کو لشکر آگ کو کہیں گے آدم اور کیا ہے مقدار دوزخ کے لشکر کی فرمائیگا اللہ تعالیٰ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے پس نزدیک اس حکم کے بوڑھا ہو جائے گا خورد سال اور ڈالے گی ہر حاملہ حمل اپنا اور دیکھے گا تو اس حال میں لوگوں کو مست اور نہیں ہوں گے وہ مست ولیکن عذاب خدا تعالیٰ کا سخت ہے کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! اور کونسا ہم میں سے وہ ایک ہوگا فرمایا خوش ہو پس تحقیق تم میں سے ہوگا ایک شخص اور یاجوج ماجوج میں سے ہزار[1] پھر فرمایا آنحضرتؐ نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے امیدوار ہوں میں کہ ہو تم اے امت چوتھائی اہل جنت کے پس اللہ اکبر کہا ہم نے پھر فرمایا حضرتؐ نے امیدوار ہوں میں کہ ہو تم تہائی اہل جنت کے پس اللہ اکبر کہا ہم نے پس فرمایا کہ امیدوار ہوں یہ کہ ہو تم آدھے[2] اہل جنت کے پس تکبیر کہی ہم نے فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں تم درمیان لوگوں کے قلت میں مگر مانند بال[3] سیاہ کے بیچ پوست بیل سفید کے یا مانند بال سفید کے بیچ پوست بیل سیاہ کے۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۹۴: - اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کھولے گا رب ہمارا پنڈلی[4] اپنی

---

[1] یاجوج ماجوج میں سے ہزار یعنی دوزخ کے بھرنے کے لئے یاجوج ماجوج کیا کم ہیں جو تم گھبراتے ہو۔ [2] آدھے اہل جنت کے، معلوم ہوا کہ آدھے بہشت میں یہ امت مرحومہ ہوگی اور آدھی میں اور پیغمبروں کی امتیں ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بدولت ہے اللھم صل وسلم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگر کے ٹکڑے کرتا ہے اور پچھلا الفاظ یہ بجواتا ہے ایمان کے دو پہلو ہیں خوف اور رجا نہ نرا خوف ہی بہتر ہے کہ رحمت سے ناامید کر ڈالے نہ بے دغدغہ امید ہی رکھنا چاہیئے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے۔ [3] مانند بال سیاہ کے، یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتوں کے نہایت کم ہے دوزخ کے لئے یاجوج ماجوج اور اگلی امتوں کے کافر کچھ کم نہیں۔ [4] پنڈلی اپنی، سلف کا مذہب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو چیزیں اپنے لئے ثابت کی ہیں وہ سب حق ہیں اور محمول ہیں اپنے ظاہری معانی پر لیکن جیسے خدا کی کنہ اور حقیقت کسی بشر کو معلوم نہیں ویسے ہی ان چیزوں کی حقیقت معلوم نہیں پس ان پر ایمان لانا چاہیئے اور ان کی کیفیت خداوند کریم کے سپرد کرنا چاہیئے اور تشبیہ سے بچنا چاہیئے یعنی یوں نہ خیال کرے کہ معاذ اللہ خدا کا ہاتھ یا منہ یا آنکھ ہماری طرح ہیں بلکہ جیسے اس کی ذات بے مثل و بے نظیر ہے ویسے ہی اس کی صفات بھی یہی عقیدہ ہے سلف رحمہم اللہ کا۔

فَيَسْجُدُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۲۹۵ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوا فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

الفصل الثانی

۵۲۹۶ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ وَأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهٖ أَخْبَارُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ -

۵۲۹۷ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوا

پس سجدہ کریگا اس کو ہر مومن مرد اور مومنہ عورت اور نہیں سجدہ کرے گا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا دنیا میں واسطے دکھانے اور سنانے لوگوں کے پس ارادہ کرے گا کہ سجدہ کرے پس ہو جائے گی پیٹھ اس کی ایک ہڈی بغیر جوڑ کے ۔ (بخاری ،مسلم)

۵۲۹۵ ۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ آئے گا ایک شخص بڑا فربہ دن قیامت کے نہیں برابر[1] پر پشہ کے ہوگا نزدیک اللہ کے اور فرمایا حضرت نے پڑھو تم اس آیت کو پس قائم نہیں کریں گے ہم کافروں کے لئے دن قیامت کے کچھ قدر و اعتبار ۔ (بخاری ،مسلم)

دوسری فصل

۵۲۹۶ ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس دن بیان کرے گی زمین اپنی خبریں فرمایا آپ نے کیا جانتے ہو کہ کیا[2] ہیں خبریں زمین کی کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اس کو خوب جانتے ہیں فرمایا پس خبریں زمین کی یہ ہیں کہ گواہی دے گی اوپر[3] بندہ اور لونڈی کے ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے اس کی پشت پر اس طرح سے کہ کہے گی کیا مجھ پر ایسا[4] اور ایسا فلانے دن فرمایا پس[5] یہ خبریں اس کی ہیں (احمد، ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ۔

۵۲۹۷ ۔ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص مرتا ہے مگر کہ پشیمان[6] ہوتا ہے کہا صحابہؓ نے کیا ہے سبب اس کی ندامت کا یا رسولؐ اللہ! فرمایا اگر ہے نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہے یہ کہ زیادہ

---

[1] نہیں برابر پر پشہ کے ہوگا، معلوم ہوا کہ دنیا میں بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں ، [2] کیا ہیں خبریں زمین کی کہ بیان کرے گی ان کو ، [3] اوپر بندہ اور لونڈی الخ یعنے مرد و زن کے ، [4] کیا مجھ پر ایسا اور ایسا یعنی اطاعت کی یا معصیت کی ، [5] یہ الخ یعنی شہادتیں یا مذکورات ، [6] مگر کہ پشیمان ہوتا ہے ، یعنی پس غنیمت جانو حیات کو پہلے موت کے اور سبقت کرو بھلائیوں پر پہلے فوت ہونے کے ۔

وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۲۹۸ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَّصِنْفًا رُكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ،

۵۲۹۹ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُ رَاْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ،

۵۳۰۰ - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی نیکی اور اگر ہے بدکار تو پشیمان ہوتا ہے یہ کہ نہ باز رکھا اپنے نفس کو برائی سے، (ترمذی)

۵۲۹۸ :- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکٹھے کئے جائیں گے لوگ روز قیامت کے تین قسم پر ایک قسم پیادہ چلیں گے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کے بل چلیں گے کہا گیا یا رسول اللہ! اور کس طرح سے چلیں گے منہ کے بل فرمایا تحقیق جس[1] ذات نے چلایا ان کو پاؤں کے بل وہ قادر ہے اوپر ان کے چلانے کے موہوں کے بل آگاہ ہو تحقیق وہ بچیں گے ساتھ اپنے موہوں کے ہر بلندی اور کانٹے[2] سے، (ترمذی)

۵۲۹۹ :- اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف دن قیامت کے گویا کہ وہ دیکھتا ساتھ آنکھ کے پس چاہیئے[3] کہ پڑھے سورۂ اذا الشمس کورت اور سورۂ اذا السماء انفطرت اور سورہ اذا السماء انشقت (احمد، ترمذی)

تیسری فصل

۵۳۰۰ :- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق سچے اور سچے کیے گئے صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ان کو

---

[1] تحقیق جس ذات نے چلایا، یعنی جس نے پاؤں میں چلنے کی طاقت دی وہ منہ میں بھی دے سکتا ہے یعنی خدا کے آگے سب مشکلیں آسان ہیں اور اس حدیث کے جو آخر میں فرمایا کانٹے سے یعنی اور مانند اس کے کیسے قسم موذیات سے یعنی منہ ان کے بجائے ہاتھ اور پاؤں کے ہو جائیں گے جیسے کہ ہاتھ اور پاؤں سے موذیات راہ سے اور بلندی اور پستی اس کی سے بچتے ہیں ویسے ہی اپنے موہوں سے کریں گے اور منہ ان کے پاؤں کا کام دیں گے بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا میں سجدہ نہ کیا اور گردن اطاعت اور فرمانبرداری کی نہ رکھی اللہ تعالیٰ نے ان کو خراب اور سرنگوں کیا، [3] پس چاہیئے کہ الخ اس لئے کہ ان سورتوں میں احوال قیامت کا مفصل مذکور ہے پڑھنے والا اگر حضور دل سے ان کو پڑھے تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کر دیتی ہیں کہ گویا آنکھ سے دیکھتا ہے،

حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِينَ طَاعِمِينَ كَاسِينَ وَفَوْجًا يَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللَّهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقَى حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ،

کہ تحقیق لوگ اٹھائے[1] جائیں گے تین قسم پر ایک قسم سوار کھانے والے پہننے والے اور ایک قسم کھینچیں گے ان کو فرشتے زمین پر منہ کے بل اور جمع کریں گے ان کو طرف آگ دوزخ کے اور ایک قسم پیادہ چلیں گے اور دوڑیں گے اور ڈالے گا اللہ تعالیٰ آفت سواریوں پر پس نہیں باقی رہے گی سواری یہاں تک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اس کے لئے باغ دے گا اس کو بدلے میں اونٹ کے اور باوجود اس کے قدرت نہیں پاتے کا اس پر (نسائی)

www.Kitabosunnat.com

[1] اٹھائے جانے سے مراد یہ وہی حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا پر ہوگا اور سب سے آخری نشانی ہے اور سیاق حدیث اور اس کا لانا اس باب میں تو دلالت کرتا ہے کہ اس سے حشر قیامت مراد ہو مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ان الرجل یکون لہ حدیقۃ صریح دلالت کرتا ہے کہ حشر قیامت کا نہیں ہے اور اسی طرح قول آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا طاعمین کاسین ظاہر ہے اس میں طیبی رح نے بھی کہا کہ یہ حشر نہیں ہے بلکہ وہ حشر ہے جو قیامت کی علامت ہے جیسے باب کے فصل کی تیسری حدیث میں گزرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں استطرادا ہے انتہی۔

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱-۵۳۰۱ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَّنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲-۵۳۰ : وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ يَّحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳-۵۳۰ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

بیان ہے حساب اور قصاص اور میزان کا

پہلی فصل

۱-۵۳ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی کہ حساب کیا جائے دن قیامت کے مگر کہ ہلاک ہوگا کہا میں نے کیا نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس قریب ہے کہ حساب کیا جائیگا وہ شخص حساب آسان پس فرمایا آپؐ نے نہیں ہے یہ مگر تھا بیان کرتا[1] ولیکن جو کوئی کہ کدوکاش کیا جائے[2] حساب میں ہلاک ہو جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

۲-۵۳ : اور عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے نہیں تم میں سے کوئی مگر کہ کلام کرے گا اس سے رب اسکا اس طرح کہ نہ ہوگا[3] درمیان اسکے اور درمیان پروردگار اسکے ترجمان اور نہ پردہ کہ چھپائے بندہ کو پس دیکھے گا بندہ داہنے طرف اپنے پس نہ دیکھے گا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی ہے اپنے عمل سے اور دیکھے گا بائیں طرف اپنے پس نہیں دیکھے گا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی ہے اور دیکھے گا آگے اپنے پس نہ دیکھے گا مگر آگ سامنے منہ اپنے کے پس بچو آگ سے

۳-۵۳ : اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نزدیک کرے گا

---

[1] مگر تھا بیان کرتا الخ یعنی یہ تو نیکوں کو صرف انکے اعمال نامے دکھلائے جائیں گے ان سے کچھ پوچھا نہ جائیگا، [2] کدوکاش کیا جائے الخ یعنی یوں کہا جائے مثلاً تا کام کیوں کیا تھا اور قلاں تا کیوں نہ کیا تو وہ مقرر عذاب میں پڑا بندہ کا بال بال گنہگار ہے کیا طاقت ہے کہ جواب دہی کر سکے اور حساب کے رو سے نجات پانا بہت مشکل ہے ہر سانس اللہ تعالےٰ کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے پس اتنی عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہے کہ ایک دم خدا کی یاد سے غافل نہ رہے اے مالک ہم حساب کے لائق کہاں ہیں ہمارا آلودہ دفتر برائیوں سے سیاہ ہو رہا ہے سوائے تیرے فضل اور کرم کے ٹھکانا کہاں ہوگا، [3] نہ ہوگا الخ یعنی بے پردہ بلا واسطہ خدا سے کلام کریگا اور داہنے ہاتھ نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہک رہی ہوگی پھر آنحضرتؐ نے اس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنے خدا کی راہ میں صدقہ دینا اگرچہ تھوڑا ہی ہو معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہے۔

اللّٰہَ یُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ وَیَسْتُرُہٗ فَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ حَتّٰی قَرَّرَہٗ بِذُنُوْبِہٖ وَرَاٰی فِیْ نَفْسِہٖ اَنَّہٗ قَدْ ھَلَکَ قَالَ سَتَرْتُھَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَغْفِرُ لَھَا لَکَ الْیَوْمَ فَیُعْطٰی کِتَابَ حَسَنَاتِہٖ وَاَمَّا الْکُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَیُنَادٰی بِھِمْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۳۰۴: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ دَفَعَ اللّٰہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَّھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ ھٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

۵۳۰۵: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَاءُ بِنُوْحٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَا رَبِّ فَتُسْاَلُ اُمَّتُہٗ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِیْرٍ فَیُقَالُ مَنْ شُھُوْدُکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

مومن کو پیس[1] رکھے گا اس پر کنارہ اپنا اور ڈھانکے گا اسکو پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ مومن کو کیا پہچانتا ہے تو فلانا گناہ پس کہے گا مومن ہاں اے پروردگار میرے یہاں تک کہ اقرار کرائے گا اس سے ساتھ اسکے گناہوں کے[2] اور گمان کریگا مومن اپنے دل میں کہ ہلاک ہوا فرمائیگا اللہ تعالیٰ ڈھانکا میں نے ان گناہوں کو تجھ پر دنیا میں اور میں بخشوں گا انکو تیرے لئے آج کے دن پس دیا جائیگا مومن نامہ اپنی نیکیوں کا اور اے پر کافر اور منافق پس پکارا جائیگا ان کو اوپر خلائق کے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹ باندھا اپنے رب پر خبردار ہو لعنت ہے خدا کی ظالموں پر۔ (بخاری مسلم)

۵۳۰۴:۔ اور ابو موسیٰ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان[3] کے یہودی کو یا نصرانی کو پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ یہ کنایہ سبب خلاصی تیری کا ہے آگ دوزخ سے۔ (مسلم)

۵۳۰۵:۔ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے لائے جائیں گے حضرت نوحؑ دن قیامت کے پس کہا جائیگا انکو کیا[4] پہنچائے تم نے امت کو پس کہیں گے ہاں پہنچا دیئے تھے میں نے اے رب میرے پھر پوچھی جائیگی امت[5] انکی کہ کیا پہنچائے تم کو پس کہے گی نہیں آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا پس کہا جائیگا نوحؑ کو کہ کون[6] ہیں گواہ تیرے پس کہیں گے نوحؑ گواہ میرے محمدؐ ہیں اور امت انکی پس فرمایا رسول اللہ

---

[1] پس رکھے گا اس پر کنارہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کنف بھی اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جیسے اور صفتیں اور اس پر بھی بلا کیف ایمان لانا چاہیئے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ متکلم ہے اور اسکی کلام میں حروف و صوات ہیں اور مخاطب اسکے کلام پاک کو بلا تکلف سمجھ سکتا ہے اور بغیر حروف و صوات کے ممکن نہیں، [2] پہچانتا ہوں ان گناہوں کو، [3] ہر مسلمان کے، یعنی مرد ہو یا عورت اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ ہر مکلف کے لئے خواہ مومن ایک جگہ ہے بہشت میں اور دوزخ میں پس جو کوئی با ایمان گیا مکان اس کا کہ دوزخ میں تھا بدل کیا جائیگا ساتھ مکان اسکے کے کہ بہشت میں تھا اور جو کوئی مر با ایمان رہگیا حال برعکس اسکے ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنوں کے ہیں بیچ انکی جگہوں کے کہ دوزخ میں ہیں پس گویا یہ کافر مومنوں کے سبب خلاصی کے ہونگے آگ سے، [4] کیا پہنچائی یہ منافی نہیں ہے قول اللہ تعالیٰ کے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اس لئے کہ اجابت اور چیز ہے اور تبلیغ اور چیز ہے، [5] امت ان کی یعنی امت دعوت، [6] کون ہیں گواہ تیرے الخ یعنی تبلیغ رسالت پر طلب کرے گا اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے گواہ تبلیغ پر حالانکہ وہ خوب جانتا ہے واسطے قائل کرنے امت کے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۳۰۶ ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُّخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَّبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۰۷ ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے پس لایا جائیگا تمکو پس گواہی دو گے تم کہ نوح نے تحقیق پہنچا دیئے تھے احکام الٰہی امت کو پھر پڑھی رسول اللہ نے یہ آیت اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت افضل تاکہ ہو تم گواہی دینے والے[1] لوگوں پر اور ہوگا پیغمبر خدا صلعم تم پر گواہ۔ (بخاری)

۵۳۰۶ ۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہنسے آپ پھر فرمایا کہ جانتے ہو تم کس چیز سے ہنستا ہوں میں کہا انس رضؓ نے کہا ہم نے اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا ہنستا ہوں میں بسبب منہ در منہ کلام کرنے بندے کے اپنے رب سے کہے گا بندہ اے پروردگار میرے کیا نہ پناہ دی تو نے مجھ کو ظلم سے[2] فرمایا آپؐ نے فرمائیگا اللہ تعالیٰ ہاں فرمایا آپ نے پس کہے گا بندہ روا نہیں[3] رکھتا میں اپنے نفس پر اور کچھ سوائے اسکے کہ گواہ ہو مجھ میں سے فرمایا آپ نے پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ کفایت کرتا ہے نفس تیرا آج کے دن تجھ پر اور کراماً کاتبین کفایت کرتے ہیں فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندوں کے ہیں گواہ فرمایا آپؐ نے پس مہر کی جائے گی بندہ کے دہانہ پر پھر فرمایا جائیگا واسطے اعضا بندہ کے کہ بولو فرمایا پس بتلائیں گے جوڑ اسکے کام اسکے پھر چھوڑا جائیگا درمیان بندہ کے اور درمیان کلام اسکی کے فرمایا آپ نے پس کہے گا بندہ دوری ہو تم کو خیر سے پس تمہارے طرف سے جھگڑا تھا میں۔ (مسلم)

۵۳۰۷ ۔ اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ کہا عرض کیا صحابہ رضؓ نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے رب کو دن قیامت کے فرمایا

[1] تاکہ ہو تم گواہی دینے والے الخ اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت سب امتوں پر خوب ثابت ہوئی اس واسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہیں ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہے، [2] کیا نہ پناہ دی تو نے مجھ کو ظلم سے الخ یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا، [3] روا نہیں رکھتا الخ یعنی مجھ پر اس وقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات سے ہی کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہوا ور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا اعتماد نہیں اور یہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ اس پر بھی قادر ہے کہ وہ اس کی ذات ہے اس پر گواہ پیدا کرے کہ اس کی مجال انکار اور گنجائش دم مارنے کی نہ رہے، [4] پس تمہاری طرف سے الخ یعنی ہی بچاتا دوزخ سے مجھ کو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر کے دوزخ میں گرتے ہو اور جواب اعضاء کا حذف ہے دلالت کرتا ہے اس پر قول اللہ تعالیٰ کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون ۔

قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ
فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ
فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ
أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ
بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ
يَلْقَى الثَّانِيَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ
بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ
هَهُنَا إِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ
عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَ
ذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللَّهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ

کیا خلاف کرتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے دوپہر میں کہ نہ چھپا ابر میں کہا صحابہؓ نے کہ نہیں فرمایا پس کیا نزاع کرتے ہو تم بیچ دیکھنے چاند کے چودھویں رات میں کہ نہ چھپا ہو ابر میں کہا نہیں فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ بقا ذات میری کا اس کے ہاتھ میں ہے نزاع نہیں کرو گے تم بیچ دیکھنے پروردگار اپنے کے مگر جیسے نزاع کرتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب یا چاند کے فرمایا آپ نے پس ملے گا جب اللہ تعالیٰ ایک بندہ سے پس کہے گا اللہ اس بندہ کو اے فلانے کیا نہ بزرگی دی تھی میں نے تجھ کو اور کیا نہ دی تھی میں نے تجھ کو بیوی اور کیا نہیں تابعدار کئے میں تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ اور کیا نہیں چھوڑا میں نے تجھ کو رئیس قوم کا ہوئے تو اور لئے تو چوتھائی بٹائی نہیں کہے گا بندہ ہاں فرمایا آپؐ نے پس فرمائے گا پروردگار آیا پس میں گمان کرتا تھا کہ ملاقات کریگا تو مجھ سے پس کہیگا بندہ کہ نہیں پس فرمائیگا اللہ کہ تحقیق میں بھول بھولا تو مجھ کو ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ دوسرے بندہ سے پس ذکر کیا حضرتؐ نے مانند اسکی پھر ملے گا اللہ تیسرے بندہ سے پس کہے گا اس سے مانند اسکے جائیگا تجھ کو جیسے کہ کہا بندہ اول سے پس کہے گا وہ اے رب میرے ایمان لایا میں تجھ پر اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبروں پر اور نماز پڑھی میں نے اور روزہ رکھا میں نے اور تصدیق کیا میں نے اور تعریف کریگا بھلائی کی جس قدر ہو سکے گی پھر فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ یہاں ٹھہر پھر کہا جائیگا اس بندہ کو کہ ابھی پیدا کرتے ہیں ہم گواہ تجھ پر اور سوچے گا وہ بندہ اپنے دل میں کہ کون شخص گواہی دیگا مجھ پر پس مہر کی جائیگی اسکے منہ پر اور کہا جائیگا اس کی ران کو کہ بول پس بولے گی ران اسکی اور گوشت اس کا اور ہڈی اس کی ساتھ اس کے عملوں کے اور یہ تاکہ بندہ ازالہ عذر کرے اپنے نفس سے اور یہ منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہے

لہ مگر جیسے الخ یہ تشبیہ ہے سورج اور چاند کے دیکھنے کی خدا کے دیکھنے کے ساتھ کیونکہ سورج اور چاند کے خدا کے ساتھ کیونکہ سورج اور چاند ایک مخلوق ہیں خدا کی اور مخلوق کسی بات میں خالق کی مثل نہیں ہو سکتا اللہ عزوجل نے فرمایا اسکے جوڑ کی کوئی چیز نہیں اور مقصود یہ ہے کہ خدا کے دیدار میں کسی طرح کا ہجوم معلوم نہ ہوگا، ۲؎ بیچ خطاب حق کے اس بندے سے اور جواب بندے کے اس سے، ۳؎ اور یہ وہ بندہ ہے الخ اس حدیث سے تفصیل تمام رویت الٰہی قیامت میں ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا مگر حق لوگوں کی قسمت میں نعمت دیدار نہیں وہ اس کے انکار کرتے ہیں اور من حیث النظر بھی یہ امر ثابت ہے کہ رویت موجود کی صحیح ہے مذہب اہل علم اور جمہور امت کا اثبات رویت الٰہی ہے آخرت میں اور خوارج اور معتزلہ اور بعض مرجیہ نے انکار کیا اور کہا ہے کہ رویت مستلزم ہے عرض کی حدوث

حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٥٢٠٨ : عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

٥٣٠٩ : وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَلَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ

خفا ہوا اللہ تعالیٰ اس پر (مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہؓ کی کہ سرا اس کا یہ ہے یدخل من امتی باب التوکل میں (ابن عباسؓ)

دوسری فصل

۵۲۰۸:۔ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ وعدہ کیا مجھ سے پروردگار میرے نے کہ داخل کرے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار نہیں مناقشہ ان کے لئے محاسبہ میں اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار اور تین[لپ] لپیں میرے رب کی لپوں میں سے۔ (احمد)

۵۳-۹:۔ اور حسنؒ سے روایت ہے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کئے جائیں گے قیامت کے تین بار پس لے پروردگار میں توجھگڑا کرنا[۲] اور عذر کرنا ہوگا اور لے پر تیسری بار جو پیش ہونگے پس نزدیک اس کے اڑیں گے نامے اعمال کے ہاتھوں[۳] میں پس بعض ان میں سے لینے والے ہونگے اپنے دائیں[۴] ہاتھ میں اور بعض ان میں سے لینے والے ہونگے اپنے بائیں[۵] ہاتھوں میں (احمد، ترمذی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح نہیں اس جہت سے کہ حسن بصری نہیں سنی[۶] ہے انہوں نے حدیث ابوہریرہؓ سے اور تحقیق روایت

اور حلول فی المکان کو اور یہ تمسک ان کا فاسد ہے اس لئے کہ اولہ قائم ہیں اس پر کہ وہ تعالیٰ موجود ہے اور جب تعلق علم کا معلوم سے مستلزم حدوث معلوم نہیں تو تعلق رویت کا کیوں حدوث مرئی کا مستلزم ہوگا، فتح الباری مختصراً، [۱] اور تین لپیں الخ پروردگار کی لپ کے مقدار وہی جانتا ہے یا اللہ مجھ کو بھی ان میں سے کر دیجیو اپنے فضل و کرم سے آمین ثم آمین، [۲] جھگڑا کرنا الخ کوئی کہے گا ہمارے پاس پیغمبر نہیں آئے کوئی کہے گا ہم کو ان کی حقیقت معلوم نہیں ہوئی کوئی گناہوں کے اقرار کی معذرت کرے گا کہا علی قاری نے پہلی بار میں تو دفع کریں گے اپنے نفسوں سے ملامت اور کہیں گے ہم کو پیغمبروں نے تیرے حکم نہیں پہنچائے اور دوسری بار میں اقرار کریں گے مثلاً ہر ایک کہے گا کہ میں نے سہو اور خطا کی راہ سے یہ کام کیا یا جہالت سے یا امید تھی تیرے معاف کر دینے کی اور مانند اس کے، [۳] ہاتھوں الخ یعنی بسبب تمام ہونے معاملہ حساب کے سب مکلفین کے ہاتھوں میں اعمال نامے مل جائیں گے، [۴] دائیں ہاتھوں میں وہ اہل سعادت ہوں گے، [۵] بائیں ہاتھوں میں، وہ اہل شقاوت ہوں گے پس اس وقت تمام ہو جائے گا۔ قصہ اور ممتاز ہو جائیں گے اہل ضلالت اہل ہدایت سے" ❊ ❊ ❊

بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى .
۵۳۱۰ :- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً
وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي
الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً
وَاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ
اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ
الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -
۵۳۱۱ :- وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا ہے اس حدیث کو بعض محدثین نے انہوں نے نقل کی ابوموسیٰ اشعری سے ،

۵۳۱۰ :- اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نکالے گا ایک شخص کو میری امت میں سے روبرو مخلوق کے دن قیامت کے پس کھولے گا اس پر ننانوے طومار ہر طومار مانند درازی بصر کے ہوگی پھر فرمائے گا اللہ اس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہے تو اس [2] سے کچھ ظلم کیا ہے تجھ پر میرے لکھنے والوں نے پس کہیگا وہ شخص نہیں اے میرے پروردگار پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ کیا تیرے لئے کچھ عذر ہے کہے گا نہ اے پروردگار میرے کچھ عذر نہیں ہے پس فرمائے گا اللہ ہاں تیرے لئے ہمارے [3] پاس ایک نیکی ہے اور تحقیق نہیں ظلم ہے تجھ پر آج کے دن پھر نکالی جائیگی ایک چھٹی کہ لکھا ہوگا اس [5] میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ پھر فرمائے گا اللہ حاضر ہو [6] وزن عمل اپنے پر پس کہے گا اے رب میرے کیا مناسب ہے اس ایک چھٹی کو ساتھ ان سب طوماروں کے پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو نہیں ظلم کیا جائیگا فرمایا آپ نے پس رکھے جائیں گے اور چھٹی دوسرے پلڑے میں پس ہلکے ہونگے وہ طومار اور بھاری آویگی وہ چھٹی پس نہیں بھاری [7] آئیگی ساتھ نام خدا تعالیٰ کے کوئی چیز، (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۳۱۱ :- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت عائشہ رضی نے یاد کیا [8] آگ دوزخ کو پس روئیں [9] پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] نہیں سنی الخ یعنی حدیث کی اسناد منقطع ہے متصل نہیں ہے مگر کہا شیخ جزری نے اپنی تصحیح المصابیح میں کہ بخاری نے اپنی صحیح میں تین حدیثیں حسن بصری رحمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے نقل کیں ہیں، [2] کہ ان طوماروں میں ہے، [3] ہمارے پاس ایک چیز ہے کہ قائم مقام تیرے عذر کے ہے تحقیق تیرے لئے ہمارے پاس ایک نیکی ہے یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹائے گی ان تمام گناہوں کو کہ تیرے پاس ہیں، [4] نہیں ہے ظلم تجھ پر یعنی ساتھ ناقص کرنے ثواب تیرے اور نہ زیادہ کرنے عذاب کے تجھ پر، [5] کہا ہوگا الخ احتمال ہے کہ یہ کلمہ وہ ہوگا جو اول سب سے کہا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اور زیادہ کا جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہے، [6] وزن عمل اپنے پر، یا وقت وزن اپنے کے یا آلہ وزن اپنے پر کہ میزان ہے یعنی جس وقت یہ چھٹی ساتھ ننانوے طومار گناہوں کے تولی جائے تو بھی حاضر ہو کہ ظاہر ہو تجھ پر انتفاء ظلم، [7] پس نہیں بھاری الخ یہ حدیث مشہور ہے حدیث بطاقہ کے ساتھ اور اس میں بڑی امید ہے عصات مومنین کے لئے بشرطیکہ ان کا خاتمہ ایمان پر ہو یا اللہ مضبوط رکھ ہم کو ایمان پر، [8] یاد کیا الخ یعنی اپنے دل میں، [9] پس روئیں، یعنے اس کے ڈر سے ، ٭ ٭ ٭

مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ فِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۱۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَمْلُوكِينَ يُكَذِّبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي وَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ

نے کیا سبب ہے رونے تیرے کا کہا عائشہؓ نے کہ یاد کیا میں نے آگ دوزخ کو پس روئی میں پس آیا یاد رکھو تم اپنے اہل و عیال کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لے پر تین جگہ پس نہیں یاد کریگا کوئی کسی کو ایک تو نزدیک میزان کے یہاں تک کہ جانتے کہ ہلکی ہوئی ترازو اس کی یا بھاری ہوئی دوسرے وقت دینے عملناموں کے جس وقت کہ کہا جائے گا آؤ پڑھو عملنامہ میرا یہاں تک جانتے کہ کہاں پڑا عملنامہ اسکا آیا اسکے دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے اور تیسرے نزدیک پل صراط کے جس وقت کہ رکھا جائیگا اوپر پیٹھ دوزخ کے، (ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۳۱۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص پس بیٹھا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ! تحقیق میرے لئے بردے ہیں جھوٹ بولتے ہیں مجھ سے اور خیانت کرتے ہیں میرے مال میں اور نافرمانی کرتے ہیں میری اور برا کہتا ہوں میں انکو اور مارتا ہوں میں انکو پس کیا حال ہوگا میرا بسبب انکے قیامت کو پس فرمایا رسول اللہ نے جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جاویگا اس چیز کا کہ خیانت کی ہے تیری اور نافرمانی کی ہے اور جھوٹ بولے ہیں وہ غلام تجھ سے اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا انکو بقدر گناہوں انکے نہ تجھ کو اس میں ثواب ہوگا اور نہ تجھ پر اس میں عذاب اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو کم گناہوں انکے سے ہوگا زائد واسطے تیرے اور اگر ہوگی سزا تیری انکو زیادہ ان کے گناہوں سے بدلہ لیا جاوے گا واسطے ان کے تجھ سے زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور شروع کیا

۱؎ پس روئی میں الخ یعنی اس کے عذاب کے ڈر سے، ۲؎ جس وقت الخ یعنے ازراہ خوشی کے کہے گا وہ شخص کہ جس کے داہنے ہاتھ میں اعمالنامہ ملے گا، ۳؎ پیٹھ کے پیچھے سے الخ یعنے دایاں ہاتھ گلے میں طوق کیا جائے گا اور بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے سے کیا جائے گا اور دلایا جائے گا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے، ۴؎ اور مارتا ہوں میں ان کو یعنی ازراہ تادیب کے، ۵؎ پس اگر الخ یعنی اگر عرفاً اور عادتاً سزا دینا تیرا برابر گناہوں انکے کے ہوگا، ۶؎ نہ تجھ کو اس میں الخ بلکہ کرنا اس کا مباح تھا کہ نہیں ہے تجھ پر گناہ،، ÷

وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِي فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ
خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا
خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلُّهُمْ اَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۱۳:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ
اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ
فَيُتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۵۳۱۴:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ

چلاتا اور روتا پس فرمایا[۱] اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں پڑھتا ہے تو قول اللہ تعالیٰ کا کہ فرماتا ہے اور رکھیں گے ہم ترازو میں انصاف کے دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاوے گا کوئی کچھ[۲] اور اگرچہ ہو گا عمل مقدار دانہ رائی کے حاضر کریں گے ہم اسکو اور کفایت ہیں[۳] ہم حساب کرنے والے ہیں پس کہا اس شخص نے یا رسول اللہ نہیں پاتا میں واسطے اپنے اور واسطے غلاموں اپنے کے کوئی چیز بہتر[۴] جدائی ان کی سے گواہ کرتا ہوں میں آپ کو کہ یہ سب آزاد ہیں، (ترمذی)

۵۳۱۳:۔ اور انہی حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے بیچ بعض نماز اپنی کے یا الٰہی[۵] حساب کر تو میرے عملوں کا حساب آسان عرض کیا میں نے یا نبی اللہ کیا چیز ہے حساب آسان فرمایا حساب یہ ہے کہ دیکھے گا اللہ اسکے عمل نامہ کو پس درگزر کریگا اللہ اس سے تحقیق یہ شان کہ جس شخص سے کدوکش کی گئی حساب میں اس دن اے عائشہؓ پس تحقیق ہلاک ہو گا (احمد)

۵۳۱۴:۔ اور ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ابو سعیدؓ آئے رسول اللہ کے پاس اور کہا خبر دیجئے مجھ کو کہ کون شخص طاقت رکھے گا کھڑے[۶] ہونے کی دن قیامت کے ایسا دن کہ فرمایا ہے اللہ نے اسکے حق میں اس دن کہ کھڑے ہونگے لوگ روبرو پروردگار عالموں کے

---

[۱] پس فرمایا الخ یعنی واسطے تائید اور اثبات اس چیز کے کہ فرمایا، [۲] نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچھ یعنی نہیں چھوڑا جاوے گا حق اس کا کچھ،
[۳] اور کفایت ہیں الخ یعنی اس نے مکر نہیں ہے زیادتی کسی کو ہمارے علم و عدل پر اور مطلب یہ ہے کہ اگر رائی کے برابر بھی کسی کا عمل تھوڑا ہو گا تو وہ بھی ہم تولیں گے اور غرض مبالغہ ہے ظلم کے نہ کرنے میں، [۴] کوئی چیز بہتر الخ یعنی الگ ہو جاؤں میں ان سے اس لئے کہ محافظت نفقات میں محاسبہ و مطالبہ نہایت دشوار ہے۔
[۵] یہ تو اس واسطے تعلیم امت اور ہوشیار کرنے ان کے کے ہے خواب غفلت سے اور یا از راہ خوف الٰہی کے،
[۶] مانند نماز فرض کے یعنے مقدار ادائے فرض کے کہ نہایت اس کی چار رکعتیں ہیں یا بقدر وقت اس کے کے،
[۷] کیا ہے درازی اس دن کی، یعنے کیا ہو گا حال لوگوں کا بیچ درازی اس دن کے کیا کھڑے رہ سکیں گے اس میں باوجود درازگی اس کی کے، ❁ ❁ ❁

النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔

۵۳۱۵:۔ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

۵۳۱۶:۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ لِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

پس فرمایا ہلکا کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یہاں تک کہ ہوگا وہ دن اس پر مانند نماز[۱] فرض کے[عہ]،،

۵۳۱۵ ۔ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کہ ہوگی مقدار اس کی پچاس ہزار برس کے کیا ہے درازی[۲] اس کی پس فرمایا حضرتؐ نے قسم ہے خدا کی تحقیق وہ دن سبک کیا جائے گا مسلمان کامل پر یہاں تک کہ ہوگا سبک تر مسلمان پر نماز فرض سے کہ پڑھتا ہے اس کو دنیا میں روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں ۔

۵۳۱۶ ۔ اور اسماء بیٹی یزید رضی اللہ عنہ کی سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل سے نقل کی کہ فرمایا جمع کئے جائیں گے لوگ ایک میدان فراخ میں دن قیامت کے پس پکارے گا ایک پکارنے والا پس کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ کہ جدا ہوتے[۳][عہ] ہیں پہلوان کے خواب گاہوں سے پس اٹھیں گے اہل محشر سے اسی طرح کے لوگ حالانکہ وہ تھوڑے سے ہوں گے پس داخل ہونگے بہشت میں بے[۴] اس کے کہ حساب لیا جائے گا ان سے پھر حکم کیا جائے گا باقی لوگوں کے لئے حساب لینے کا روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں)

---

[۱] مانند نماز فرض کے، یعنی مقدار ادائے فرض کے کہ نہایت اس کی چار رکعتیں ہیں یا بقدر دو رکعت کے ۔

[۲] کیا ہے درازی اس دن کی، یعنی کیا ہوگا حال لوگوں کا بیچ درازی اس دن کے کیا کھڑے رہ سکیں گے اس میں باوجود درازی اسکی کے،

[۳] جدا ہوتے ہیں، یعنی تہجد پڑھتے ہیں۔

[۴] بے اس کے کہ حساب لیا جائے، اس لئے کہ صبر کیا تھا مشقت اطاعت پر اور ترک کی تھی لذت راحت کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے صبر والوں کو بلا حساب ضرور ملے گی۔

[عہ] ۵ آیا کہ ابن عمرؓ نے پڑھی یہ سورت پس جب آپہنچے اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین روئے اور نہ پڑھ سکے ما بعد اس کا۔

[عہ] ۵ یعنی تہجد پڑھتے ہیں اور بعضوں نے کہا صلوٰۃ الاوابین پڑھنے والے مراد ہیں اور احتمال ہے کہ مراد ان سے وہ ہیں کہ نماز عشا اور صبح پڑھتے ہیں،، اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین یا رب العالمین،

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۱۷ - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۵۳۱۸ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَّزَوَايَاهُ سَوَآءٌ مَاءُهٗ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهٗ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۳۱۹ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

باب ہے حوض اور شفاعت کے بیان میں

پہلی فصل

۵۳۱۷ ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت کہ میں گزرا بہشت میں ناگہاں میں ایک نہر پر پہنچا کہ دونوں طرف اس کے گنبد ہیں موتی کھوکھلی کے کہا میں نے کیا ہے یہ نہر اے جبرئیل کہا یہ حوض کوثر ہے کہ دیا ہے تم کو پروردگار تمہارے نے پس ناگہاں دیکھتا ہوں میں کہ مٹی اس کی مشک نہایت خوشبودار ہے۔ (بخاری)

۵۳۱۸ ۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حوض میرا مقدار سفر ایک مہینہ کے ہے اور کونے اس کے برابر پانی اس کا دودھ سے سفید اور بو اس کی مشک سے زیادہ خوشبودار اور آبخورے اس کے مانند ستاروں آسمان کے جو شخص کہ پیئے گا اس میں سے پس نہ پیاسا ہوگا کبھی (بخاری، مسلم)

۵۳۱۹ ۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حوض میرا بہت زیادہ ہے

لہ حوض اور شفاعت کے بیان میں، لغت میں حوض کہتے ہیں پانی کے جمع ہونے اور اسکے بہنے کو اور حیض جو عورتوں کو آتا ہے اسی سے مشتق ہے اور یہاں وہ حوض مراد ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قیامت کے دن ہوگا اس کی صفتیں حدیثوں میں مذکور ہیں قرطبی نے کہا کہ آنحضرت کے لئے دو حوض ہونگے ایک تو موقف میں ہوگا اور کوثر زبان عربی میں کہتے ہیں خیر کثیر کو اور صحیح یہ ہے کہ حوض پہلے میزان کے ہوگا پس لوگ اپنی قبروں سے پیاسے نکلیں گے اور میزان کے پہلے حوض ہوگا موقف میں کہ امت انکی اس پر وارد ہوگی اور پیغمبر آپس میں اپنی امتوں کی کثرت سے مباحات کریں گے فرمایا حضرت نے میں امید کرتا ہوں کہ میرے حوض پر لوگ زیادہ وارد ہونگے، الی آخرما قال العلی القاری والشیخ، ؎۲ گزرا بہشت میں، یعنی شب معراج کو، ؎۳ موتی کھوکھلی کے، یعنی ہر موتی گنبد ہے خالی اندر سے رہنے کے لئے، ؎۴ مانند ستاروں آسمان کے، یعنی بے شمار ؎۵ نہ پیاسا ہوگا کبھی، یعنی ہر چند پیاس تو ایک بار کے پینے میں جاتی رہے گی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اسکو ہمیشہ پیا کرینگے، ؎۶ تحقیق حوض میرا، یعنی دوری دونوں طرفوں حوض میرے کے،

حَوْضِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ مِنْ عَدَنٍ لَھُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَ
لَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّیْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْہُ کَمَا یَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ
حَوْضِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَعْرِفُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَکُمْ سِیْمَا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ
تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ
تُرٰی فِیْہِ اَبَارِیْقُ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِہٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی
مِنَ الْعَسَلِ یَغُتُّ فِیْہِ مِیْزَابَانِ یَمُدَّانِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ اَحَدُھُمَا مِنْ ذَھَبٍ وَّالْاٰخَرُ مِنْ وَّرِقٍ
۵۳۲۰ : عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ
فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ مَنْ مَّرَّ عَلَیَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ یَظْمَأْ اَبَدًا لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُھُمْ
وَیَعْرِفُوْنَنِیْ ثُمَّ یُحَالُ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّھُمْ مِنِّیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا

دوری ایلہ کی سے عدن سے تحقیق پانی اس حوض کا زیادہ تر سفید ہے برف سے اور بہت شیریں شہد سے کہ ملا ہو ساتھ دودھ کے اور البتہ
باسن اسکے بہت زیادہ ہیں گنتی تاروں کی سے اور تحقیق البتہ روکوں گا لوگوں کو اس سے جیسا کہ روکتا ہے شخص لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض
سے کہا بعض صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا پہچانیں گے آپ ہم کو فرمایا کہ ہاں پہچانونگا تم کو تمہارے لئے ایک علامت ہوگی کہ نہیں ہوگی کسی کے لئے
امتوں میں سے آؤ گے مجھ پر اس حالت میں کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھ پاؤں بسبب نور اثرِ وضو کے (مسلم) اور مسلم ایک روایت میں انسؓ سے یوں ہے
کہ فرمایا حضرتؐ نے دیکھے جائینگے اس حوض میں آبخورے چاندی اور سونے کے مانند گنتی آسمان کے ستاروں کی اور مسلم کی ایک روایت میں ثوبانؓ سے یوں آیا
ہے کہ کہا پوچھے گئے حضرتؐ اس حوض کے پانی سے پس فرمایا پانی اسکا زیادہ تر سفید ہے دودھ سے اور شیریں تر ہے شہد سے اور سے گزرتے
ہیں اس میں دو پرنالے مدد کرتے ہیں اس کی جنت سے ایک پرنالہ ان میں سے سونے کا اور ایک چاندی کا ہے۔

۵۳۲۰۔ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں میر سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر
پر جو شخص گزرے گا مجھ پر پانی پئے گا اور جو کوئی پئے گا اسکا پانی پیاسا نہیں ہوگا کبھی البتہ آئیں گی مجھ پر کتنی قومیں کہ پہچانوں گا میں انکو اور وہ
پہچانیں گے وہ مجھ کو پھر حائل کیا جائے گا درمیان میرے اور درمیان ان کے پس کہوں گا میں کہ تحقیق یہ مجھ سے ہیں پس کہا جائے گا

سلہ البتہ روکوں گا لوگوں کو، یعنی کفار اور منافقوں اور مرتدوں کو حوض کوثر سے ہٹا دونگا، اور یہ جو فرمایا کہ اسکے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے
جیسا عدن اور ایلہ میں تو مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہے تحدید مراد نہیں ہے اور یہ حدیث کے مخالف نہیں ہے، جس میں عدن اور عمان کو
بیان کیا ہے اور نہ اسکے جس میں صنعا اور مدینہ منورہ کو کہا ہے اور نہ اسکے جس میں جربا اور اذرح کے مابین کے تمثیل دی ہے کیونکہ ہر کسی کو اسکی سمجھ کے مطابق
بتایا ہے اور ایلہ زیر ہمزہ اور جزم یا سے نام ایک شہر کا ہے کنارہ دریا پر آخر شہروں شام کے سے متصل دریائے یمن کے اور عدن آخر شہروں یمن کے سے ہے متصل
دریائے ہند کے، سلہ تحقیق یہ مجھ سے ہیں، اس حدیث میں وہ لوگ مراد ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو حضرت
ابوبکر صدیقؓ نے قتل کیا یا وہ لوگ جنہوں نے دین میں نئی باتیں نکالیں اور بدعتیں عالم میں پھیلائیں یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ میری
امت کے اعمال مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے دن کیونکہ یہ پیشی جملاً ہوتی ہے کچھ نام بنام نہیں ہوتی اور اگر نام بنام (باقی صفحہ آئندہ)

بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۳۲۱ :- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهَمُّوا بِذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ اٰدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ اٰدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلٰئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ أَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ

کہ تحقیق تم نہیں جانتے کہ کیا پیدا کیا انہوں نے پیچھے تمہارے پس کہوں گا میں دوری ہو دوری ہو جیو ان لوگوں کے لئے کہ تغیر کیا دین کو پیچھے وفات میری کے (مسلم)

۵۳۲۱ :- اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے جائینگے مسلمان دن قیامت کے یہاں تک کہ فکر میں ڈالیں گے بسبب روکنے کے پس کہیں گے مسلمان کاش کہ طلب کرتے ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہمارے کے پس راحت دیتا ہم کو اس غم و محنت سے پس آئینگے مسلمان حضرت آدمؑ کے پاس پس کہیں گے کہ تم آدمؑ ہو باپ ہو سارے لوگوں کے پیدا کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اور رکھا تم کو اپنے بہشت میں اور سجدہ کروایا؎۱ واسطے تمہارے اپنے فرشتوں سے اور سکھائے تم کو نام ہر چیز کے شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنے کے تا راحت بخشے ہم کو اس تکلیف سے پس کہیں گے آدم کہ نہیں میں اس لائق اور یاد کرینگے وہ گناہ اپنا کہ پہنچے بیچ کھانے درخت؎۲ کو حالانکہ تحقیق منع کئے گئے تھے اس سے ولیکن جاؤ تم نوحؑ کے پاس کہ اول نبی ہیں؎۳ کہ بھیجا انکو اللہ تعالیٰ نے اوپر کافروں روئے زمین کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) بھی ہو تو آپ قیامت میں انکے نام سے واقف نہ ہونگے جب یہ کہا جائیگا کہ ان لوگوں نے تیرے بعد کام نکال لئے تھے دین میں آپ کو اسوقت معلوم ہو جائیگا کہ یہ فلانے لوگ ہیں اور آپ بھی انکو فرمائیں گے دور ہو' دور ہو' مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرتؐ کے بعد دین اسلام سے پھر گئے جنکو ابوبکر صدیقؓ نے تہ تیغ کیا اگر اصحاب سے ان حدیثوں میں جن میں اصحابیؓ لفظ وارد ہے، صحابہؓ ہوں اور جو اصحابؓ کا لفظ ساری امت کو شامل ہو تو پھر کوئی اشکال نہیں اور باب کی روایت میں تو اصحابؓ کا لفظ ہی نہیں ہے،، ؎ یعنی اس لئے کہ مرتد ہو گئے اور گناہ نہیں منع کرتے، مومن کو حوض پر آنے سے اور اسکے پانی پینے سے، ؎۱ اور سجدہ کروایا یعنی تحیت کا سجدہ نہ عبادت کا کیونکہ اگلے زمانہ میں سجدہ کرنا تحیت تھی جیسے حضرت یوسفؑ کو سجدہ کیا آپ کے والدین اور گیارہ بھائیوں نے ہماری شریعت میں اللہ تعالیٰ نے وہ رواج موقوف کر دیا اسوقت پہلے رواج پر چلنا ویسا ہے کہ کوئی بہن سے نکاح کرے کہ آدمؑ کے وقت میں ہوا ہے، ؎۲ کھانے درخت کو، نوویؒ نے کہا علماء نے اختلاف کیا کہ پیغمبروں سے گناہ صادر ہوتے ہیں یا نہیں پھر طول دیا اس اختلاف کے بیان میں اور قاضی عیاضؒ نے کہا کہ نبوت کے بعد ان سے کفر مرتد نہیں ہو سکتا لیکن نبوت سے پہلے تو اس میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ نبوت سے پیشتر بھی معصوم ہیں اور نبوت کے بعد کبائر سے بالاتفاق معصوم ہیں اور ایسے صغائر تو جو صغائر ایسے ہیں جن سے خست اور کمینہ پن نکلتا ہے اس سے بھی بالاتفاق معصوم ہیں اور باقی صغیرہ گناہوں میں اختلاف ہے اکثر فقہا اور محدثین اور متکلمین سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ اس قسم کے صغائر ان سے ہو سکتے ہیں اور دلیل انکی قرآن کی آیتیں اور حدیثیں ہیں اور محققین کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ وہ پاک ہیں صغائر سے بھی اور یہ آیتیں اور حدیثیں تاویل کی گئی ہیں یا محمول ہیں سہو پر مختصرا من النووی، ؎۳ اول نبی الخ یہ اعتراض نہ ہوگا کہ آدم اور شیث اور ادریس یہ تینوں پیغمبر تھے نوحؑ سے پہلے اس لئے کہ آدم کو اپنی اولاد کی تعلیم کا حکم ہوا تھا اور وہ کافر نہ تھے اور شیث خلیفہ تھے حضرت آدم اور ادریس کے کہ وہ (باقی برصفحہ آئندہ)

الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ
فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ
التَّوْرٰتَهَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ
الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ
فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ
وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ
سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ فَيَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُّعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ.

پس آئیں گے حضرت نوح کے پاس پس کہیں گے وہ نہیں ہوں میں اس لائق اور یاد کرینگے نوح گناہ اپنا کہ پہنچے اس کو وہ یہ سوال[1] کیا اپنے رب سے نادانستہ ولیکن جاؤ تم ابراہیم دوست خدائے مہربان کے پاس فرمایا حضرت نے پس آئیں گے لوگ ابراہیم کے پاس پس کہیں گے وہ بلا شبہ میں نہیں اس لائق اور یاد کرینگے تین جھوٹ کہ کہا تھا[2] انکو ولیکن جاؤ تم حضرت موسٰی کے پاس کہ ایک بندہ ہے کہ دی انکو اللہ تعالیٰ نے توریت اور کلام کیا ان سے اور نزدیک کیا انکو بھید کہنے کو فرمایا حضرت نے پس آئیں گے وہ موسٰی کے پاس پس کہیں گے وہ میں نہیں اس مرتبہ کا اور یاد کرینگے وہ گناہ اپنا کہ پہنچے تھے اسکو وہ یہ کہ قبطی کو مار ڈالا ولیکن جاؤ تم حضرت عیسٰی کے پاس کہ بندہ خدا کا ہے اور رسول اسکا اور روح اسکا اور کلمہ اسکا فرمایا پس آئیں گے حضرت عیسٰی کے پاس پس کہیں گے وہ نہیں اس مرتبہ کا میں ولیکن جاؤ تم حضرت محمد صلعم کے پاس کہ ایک بندہ ہے کہ بخش دیئے ہیں خدا تعالیٰ نے انکے اگلے پچھلے گناہ فرمایا حضرت نے پس آئیں گے لوگ میرے پاس پس طلب کرونگا میں اذن در آنے کا اپنے پروردگار کے پاس بیچ گھر اسکے کے پس اذن دیا جائیگا مجھ کو در آنے کا اللہ تعالیٰ کے پاس پس جب دیکھوں گا میں اللہ کو گروں میں سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑ دیگا مجھ کو اللہ سجدے میں جس مدت تک چاہے گا یہ کہ چھوڑے مجھ کو پھر فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ سر اٹھائیے محمد اور کہہ قبول کی جائے گی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کی جائیگی شفاعت تیری اور مانگ تو دیا جائیگا فرمایا حضرت نے پس اٹھاؤں گا سر اپنا تعریف کرونگا میں اپنے رب کی ساتھ تعریف و حمد کے کہ سکھائیگا[3] مجھ کو اللہ تعالیٰ وہ تعریف پھر شفاعت[4] کروں گا میں پس حد کی جائے گی واسطے میرے ایک حد معین پس نکلوں گا میں پس نکالوں گا میں ایک جماعت کو آگ و دوزخ سے اور داخل کرونگا انکو بہشت میں پھر آؤں گا میں دوبارہ پس اذن چاہونگا میں در آنے کا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اسکے کے پس اذن دیا جائے گا مجھ کو داخل ہونے کا پاس رب کے پس جب دیکھوں گا میں اپنے رب کو گرونگا میں سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑ دیگا مجھ کو جس قدر چاہے گا

(بقیہ صفحہ سابقہ) الیاس ہیں جو پیغمبر تھے بنی اسرائیل کے لیکن کافروں کے لئے بھیجا جانا تو یہ امر سب سے پہلے نوحؑ کے لئے ہوا، نووی ۞ [1] سوال ان کا یعنی اپنے بیٹے کی نجات کے لئے، [2] کہ کہا تھا یعنی دنیا میں، [3] سکھلائے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ تعریف، یعنی اسی وقت اور اب نہیں جانتا ہوں میں اور اسی سبب سے اس جگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ سفارش قبول کرنے والے کی حمد و ثنا کرے تاکہ اس کے قرب و رضا سے مشرف ہو کر قبولیت کے ساتھ مستفید ہو، [4] پھر شفاعت کرونگا، کہا قاضی نے کہ انسؓ اور ابوہریرہؓ کی حدیثوں میں آیا ہے کہ سجدہ اور حمد اور اذن شفاعت کے بعد حضرتؐ امتی امتی کہنا شروع کرینگے، [5] پس حد کی جائے گی یعنی تعین فرمائیگا اللہ تعالیٰ میرے لئے گنہگاروں کی ایک جماعت مخصوص کہ انکی شفاعت کرو، مثلاً فرمائیگا کہ زانیوں کے حق میں میں نے آپ کی سفارش منظور کی پھر فرمائیگا شراب خواروں کے حق میں تمہاری سفارش منظور کی، اسی قیاس پر سمجھ لینا چاہیئے، ۞

حَدًّا فَاُخْرِجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّىْ فِىْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِىْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِىْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِىْ فَاُثْنِىْ عَلٰى رَبِّىْ بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِىْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّىْ فِىْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِىْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِىْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِىْ فَاُثْنِىْ عَلٰى رَبِّىْ بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِىْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِى النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَىْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِىْ وُعِدَهٗ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

چھوڑنا مجھ کو پھر فرمائے گا اللہ اٹھا تو اے محمدؐ سر اپنا اور کہہ سنا جائے گا اور شفاعت کر قبول کی جائے گی شفاعت تیری اور مانگ تو دیا جائیگا فرمایا حضرتؐ نے پس اٹھاؤں گا سر اپنا پس تعریف کروں گا میں رب اپنے کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھائے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ وہ پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کی جائے گی واسطے میرے ایک حد پس نکلوں گا میں اور نکالوں گا میں لوگوں کو دوزخ سے اور داخل کروں گا میں انکو بہشت میں پھر آؤں گا میں تیسری بار پس اذن مانگوں گا میں در آنے کا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اسکے کے پس اذن دیا جائیگا مجھ کو در آنے کا پاس رب کے پس دیکھوں گا میں اس کو کرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجھ کو جس قدر چاہیے گا اللہ تعالیٰ چھوڑنا مجھے کو پھر فرمائیگا اللہ تعالیٰ اٹھا تو اے محمد سر اپنا اور کہہ سنی جائیگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کی جائیگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جائیگا فرمایا حضرتؐ نے پس اٹھاؤں گا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں اپنے رب کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھائے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ وہ پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کی جائے گی واسطے میرے ایک حد پس نکلوں گا میں پس نکالوں گا میں انکو آگ سے اور داخل کرونگا میں انکو بہشت میں یہانتک کہ نہ باقی رہے گا دوزخ میں مگر وہ شخص کہ روکا ہے اسکو قرآن نے یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہے اس پر ہمیشہ رہنا دوزخ میں پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت نزدیک ہے یہ کہ اٹھائے گا تجھ کو رب تیرا مقام محمود میں کہا انسؓ نے اور یہ ہے مقام محمود کہ وعدہ کیا ہے خدا تعالیٰ نے اسکا پیغمبر تمہارے سے (بخاری، مسلم)

سلہ مگر وہ شخص الخ یعنی جس کی مغفرت کا قرآن میں حکم نہیں یعنی مشرکین اور کافر۔ یہ معلوم ہوا کہ حشر میں سب پیغمبر جو ایلدیں گے وہ اپنی اپنی بھول چوک یاد کر کے شرمائیں گے آخر کو ہمارے حضرت شفیع خلائق ہونگے اور ہم گنہگاروں کی اس قہر کے مقام سے بچائیں گے اس وقت فضیلت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی، اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبریٰ کہتے ہیں ہمارے حضرتؐ کو خاص ہے دوسرے پیغمبر کو اس میں کچھ دخل نہیں پہلے حضرتؐ سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلقت کو پیغمبروں کی زبان سے ثابت ہو جائے کہ سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی کو رتبہ نہیں ہر چند انبیاء اور اولیاء کی بھی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزئی ہے شفاعت کلی نہیں اول اس میدان میں سوائے آنحضرت صلعم کے کوئی قدم نہ رکھ سکے گا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قرابتوں ہی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرد ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہوں گے،

سلہ اس ماہرو کا سب سے نرالا ہی طور ہے:: دلبر سبھی ہیں پر میرا دلبر کچھ اور ہے ، (صلی اللہ علیہ وسلم)

٥٣١٨ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَإِنَّهٗ كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَإِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُوْنِيْ فَأَقُوْلُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْاٰنَ فَأَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ

۵۳۲۲: اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہوگا دن[1] قیامت کا آمد و رفت کرینگے لوگ آپس میں آملینگے آدم کے پاس کہیں گے کہ شفاعت کر[2] طرف پروردگار اپنے کے پس کہیں گے آدم کہ نہیں ہوں میں لائق اس کے ولیکن لازم ہے تم پر کہ جاؤ ابراہیمؑ کے پاس اس لئے کہ وہ دوست خدا کے ہیں پس آئیں گے ابراہیم کے پاس پس کہیں گے وہ یہ کہ نہیں ہوں میں لائق اس کے ولیکن لازم ہے تم پر جانا موسٰےؑ کے پاس اس لئے کہ وہ کلام کرنے[3] والے ہیں اللہ تعالیٰ سے پس آئیں گے لوگ موسیٰؑ کے پاس پس کہیں گے وہ نہیں میں اہل اس کا ولیکن لازم ہے تم پر جانا عیسٰےؑ کے پاس اس لئے کہ وہ ہیں روح[4] اللہ اور کلمہ اس کا پس آئیں گے حضرت عیسٰےؑ کے پاس پس کہیں گے وہ نہیں اہل اس کا ولیکن لازم ہے تم پر جانا محمدؐ کے پاس پس آئیں گے وہ میرے پاس پس کہوں گا میں کہ میں ہوں اہل اس کا پس اذن مانگوں گا میں دربار اپنے رب کے پاس پس اذن دیا جائے گا مجھ کو اور میرے دل میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ طرح طرح کی حمدیں کہ حمد کرونگا میں اسکو ساتھ ان حمدوں کے کہ نہیں حاضر مجھ کو اب پس حمد کرونگا میں اسکی ساتھ ان حمدوں کے اور گروں گا میں واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جائیگا اے محمدؐ اٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کی جائیگی عرض تیری اور مانگ دیا جائیگا تو اور شفاعت کر قبول کی جائے گی پس کہوں گا میں اے رب میرے بخش امت میری کو پس کہا جائیگا جاؤ اور

[1] جب ہوگا دن قیامت کا تو اور اضطراب میں ہونگے لوگ بعض انکے بعض کی طرف یعنی کھلبلی پڑے گی، [2] شفاعت کر طرف پروردگار اپنے کے، یعنی تاکہ حکم کرے حساب کا، [3] کلام کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ سے، یعنی بے واسطہ، [4] روح اللہ اور کلمہ اس کا، یعنی اللہ تعالیٰ کی کلام سے پیدا ہوئے اور بلفظ کن موجود ہوئے، [5] میں ہوں اہل اس کا، یعنی یہ میرا ہی کام ہے کسی سے نہیں ہوگا، [6] مقدار جو کے ایمان سے الخ نووی رح نے کہا اس سے سلف اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ایمان گھٹتا ہے اور بڑھتا ہے انتہیٰ ان حدیثوں سے یہ بھی نکلا کہ شفاعت کا اختیار آپ کو قیامت کے دن حاصل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کا وعدہ آپ سے کر چکا ہے جو ضرور پورا ہوگا اب یہ سمجھنا کہ شفاعت کا اذن آپ کو حاصل ہو چکا ہے صریح جہل ہے اور صحیح حدیثوں کی مخالفت ہے اور مخالفت ہے قرآن مجید کی قرآن مجید میں خود موجود ہے کہ وہاں کسی کی شفاعت کارگر نہ ہوگی مگر جس کو خدا اذن دے گا اب یہ شفاعت بھی انہی لوگوں کے حق میں ہوگی جن کا نجات دینا خدا تعالیٰ کو منظور ہوگا اللہ عزوجل نے فرمایا یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمٰن ورضی لہ قولا ۔ ✽ ✽ ✽

رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ اِنْطَلِقْ
فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ
الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَ
اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى
مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهُ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ
وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَ
جَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۳۲۳ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ

پس جاؤ نگا پس کروں گا[1] میں پھر آؤں گا میں اور تعریف کرونگا میں اللہ تعالیٰ کی ساتھ ان تعریفوں کے کہ الہام کریگا پھر منہ کے بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جائیگا اے محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ قبول ہو جائے گی پس کہونگا میں اے پروردگار میرے بخش امت میری کو پس کہا جائیگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ اسکے دل میں مقدار ذرہ کے یا رائی کے ایمان کے ہے پس جاؤ نگا میں اور نکالوں گا میں پھر آؤنگا میں اور حمد کرونگا میں اللہ کی ساتھ انہیں حمدوں کے پھر گرونگا میں واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جائیگا اے محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ سنا جائیگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جائیگا تو اور شفاعت کر قبول کی جائیگی شفاعت تیری پس کہونگا میں اے رب میرے بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جائیگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے دل میں ادنیٰ ادنیٰ ادنیٰ[2] مقدار دانہ رائی کے ایمان سے پس نکالو نگا میں آگ سے پھر جاؤ نگا میں پس نکالو نگا میں پھر آؤ نگا میں چوتھی بار پس تعریف کرونگا میں اللہ کی ساتھ انہی تعریفوں کے پھر و نگا میں واسطے اسکے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جائیگا اے محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ سنی جائیگی عرض تیری اور مانگ دیا جائیگا اور شفاعت کر قبول کی جائیگی شفاعت تیری پس کہونگا میں اے رب میرے حکم دے مجھ کو واسطے شفاعت اسکی کے کہ کہا ہے[3] لا الہ الا اللہ فرمائے اللہ نہیں ہے یہ تیرے لئے ولیکن قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور بڑائی کی اور بزرگی کی البتہ نکالو نگا میں اس سے اس شخص کو کہ کہا ہے[4] لا الہ الا اللہ (بخاری مسلم)

۵۳۲۳ ۔۔۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہرہ مند لوگوں میں ساتھ شفاعت[5] میری کے

---

[1] پس کروں گا میں الخ یعنی ایسے سب لوگوں کو نکال لوں گا جن کے دل میں جو یا گیہوں کے برابر ایمان ہو گا، [2] ادنیٰ ادنیٰ ادنیٰ مقدار دانہ رائی کے الخ اس میں کمال مبالغہ اور نہایت فضل و کرم ہے، [3] کہ کہا ہے لا الہ الا اللہ یعنی کوئی نیکی زیادہ اس سے نہ رکھتا ہو گا لیکن یہ شرط ہے کہ خلوص دل سے کہا ہو اور اسی پر خاتمہ ہوا ہو کہا طیبی نے اس سے معلوم ہوتا ہے مقدار جو اور رائی وغیرہ ہے اس ایمان کے کہ تعبیر کیا ہے اس کو تصدیق کر بلکہ اس سے ثمرات ایمان مراد ہیں اور یہاں مطلق تصدیق مراد ہے تا اختلاف نہ رہے گا اس حدیث میں اور ابو ہریرہؓ کی حدیث آئندہ میں جس میں حضرتؐ نے فرمایا میری شفاعت کے ساتھ وہ مسعود ہونگے جنہوں نے اخلاص دل سے لا الہ الا اللہ کہا کیونکہ حدیث آئندہ میں بھی یہی مراد ہے کہ میری سفارش کے وہ لائق ہیں جو ایمان کے ساتھ کچھ عمل بھی رکھتے ہیں لیکن نفس کی شامت سے گناہ بھی کرتے رہے اور یہاں صرف تصدیق مراد ہے، [4] اس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ یعنی توحید پر یقین رکھا اس حدیث میں بڑی امید ہے موحدین عصاۃ کے لئے بشرطیکہ انکا خاتمہ توحید و رسالت پر ہو، [5] بہرہ مند لوگوں میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ یا حضرتؐ بڑا سعادتمند آپ کی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فصل ثانی میں انس کی حدیث سے آئے گا کہ حضرتؐ نے فرمایا شفاعت میری ان لوگوں کے لئے ہو گی جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے امت میری سے اور

(باقی بر صفحہ آئندہ)

بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِہٖ اَوْ نَفْسِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔
۵۳۲۴۔ وَعَنْہُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ
تُعْجِبُہٗ فَنَہَسَ مِنْہَا نَہْسَۃً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْکَرْبِ مَا لَا یُطِیْقُوْنَ فَیَقُوْلُ النَّاسُ
اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَّشْفَعُ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَکَرَ حَدِیْثَ الشَّفَاعَۃِ وَقَالَ فَاَنْطَلِقُ
فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِّرَبِّیْ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنْ مَّحَامِدِہٖ وَحُسْنِ الثَّنَآءِ عَلَیْہِ
شَیْئًا لَّمْ یَفْتَحْہُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ قَبْلِیْ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ
مِنْ اُمَّتِکَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَیْہِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ وَہُمْ شُرَکَآءُ النَّاسِ

دن قیامت کے وہ شخص ہوگا کہ کہا ہے لا الہ الا اللہ خالص نہ دل اپنے سے یا فرمایا بجائے من قبلہ کی من نفسہ (بخاری)
۵۳۲۴۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرتؐ کے گوشت دست کا اور گوشت دستؐ کا کہ پسند آتا تھا آنحضرتؐ کو پس کھایا اس میں سے نوچ نوچ کر پھر فرمایا کہ میں ہوں سردار آدمیوں کا دن قیامت کے وہ دن کہ کھڑے ہونگے لوگ واسطے پروردگار عالمین کے اور وہ دن کہ نزدیک ہوگا آفتاب پس پہنچے گی لوگوں کو غم اور فکر شدید اس قدر کہ نہیں طاقت رکھیں گے پس کہیں گے لوگ آپس میں کیا نہیں دیکھتے ہو تم اس شخص کو کہ سفارش کرے تمہاری رب تمہارے کے پس آئیں گے حضرت آدمؑ کے پاس اور ذکر کی تمام حدیث شفاعت کی اور کہا حضرتؐ نے پس جاؤں گا میں اور آؤں گا میں نیچے عرش کے پس گروں گا میں زمین پر سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے پھر الہام کریگا اللہ تعالےٰ مجھ کو اپنی تعریفوں اور نیک ثنا سے ذات اپنی پر وہ کچھ کہ نہیں کھولی کسی پر پہلے میرے پھر فرمائے گا اللہ تعالےٰ اے محمدؐ اٹھا تو سر اپنا اور مانگ دیا جائے گا اور شفاعت کر قبول کی جائے گی شفاعت تیری پس اٹھاؤں گا میں سر اپنا اور کہوں گا میں بخش امت میری کو اے رب بخش امت میری کو اے رب پس کہا جائے گا اے محمدؐ داخل کر اپنی امت میں سے ان لوگوں کو کہ نہیں ہے حساب ان لوگوں پر دروازے جانب دست راست سے بہشت کے دروازوں میں سے اور وہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ابوہریرہؓ کی دوسری حدیث میں کہ ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے اپنی امت کے باب میں تو ہر نبی نے اپنی دعا جلدی کرکے دنیا ہی میں پوری کر لی اور میں نے اپنی دعا کو پوشیدہ رکھ چھوڑا اپنی امت کی شفاعت کے لئے تو میری شفاعت ہر شخص کے لئے ہوگی میری امت کی جو مرا اس حال میں کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو (یعنی توحید پر وہ کہ مرا ہو) ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر شرک میں مبتلا رہ کر مرا تو حضرتؐ کی شفاعت سے محروم رہے گا ؎

ف۱ کیونکہ وہ بے ریشہ ہوتا ہے اور جلدی گل جاتا ہے اور اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے / ف۲ میں ہوں سردار آدمیوں کا الخ یعنے سب کا انبیاء وغیرہ سے باین حیثیت کہ سب محتاج ہوں گے میری شفاعت کے دن قیامت کے بسبب توقیر و عزت میری کے دن قیامت کے نزدیک اللہ تعالےٰ کے ؎ ؎ ؎

فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۲۵: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۲۶: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرِيْلَ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

شریک ہوں گے لوگوں کے سوائے اس دروازہ کے اور دروازوں میں[1] پھر فرمایا حضرت نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری کے ہاتھ میں ہے تحقیق مسافت درمیان دونوں کواڑوں دروازے کے دروازوں جنت کے سے مانند مسافت کے ہے کہ درمیان مکہ اور ہجر[2] کے ہے۔ (بخاری، مسلم)

۵۳۲۵: اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیچ حدیث شفاعت کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بھیجی جائے گی امانت[3] اور ناتہ پس کھڑے ہوں گے دونوں طرف پل صراط کے داہنے اور بائیں۔ (مسلم)

۵۳۲۶: اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اللہ تعالیٰ کا قول بیچ بیان عرض ابراہیم کے کہ کہا اے پروردگار میرے ان بتوں نے گمراہ کیا بہت آدمیوں کو پس جس نے کہ پیروی کی میری پس وہ مجھ سے ہے اور پڑھا حضرت نے قول عیسیٰ کا اگر عذاب کرے تو ان کو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہیں پس اٹھائے آپ نے دونوں ہاتھ اپنے اور کہا خداوندا بخش میری امت کو رحم کر میری امت پر اور روئے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے جبرئیل جا تو طرف محمد کے حالانکہ پروردگار تیرا دانا تر ہے پس تو محمد سے کہہ کہ کس چیز نے رولایا اسکو پس آئے حضرت کے پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سے پس خبر دی جبرئیل کو رسول اللہ نے ساتھ اس چیز کے کہ کہا پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے جبرئیل کے کہ جا تو طرف محمد کے پس کہہ کہ تحقیق ہم راضی کر دیں گے تجھ کو بیچ امت تیری کے اور غمگین نہ کریں گے تجھ کو[4]۔ (مسلم)

---

[1] اور ہر دروازوں میں یعنی اور دروازوں سے بھی جا سکتے ہیں پر یہ دروازہ انکے لئے مخصوص ہے، [2] کہ درمیان مکہ اور ہجر کے ہے، ہجر ایک شہر ہے بحرین میں دوسری حدیث میں ہے یا جیسے مکہ اور بصرہ میں شہر مکہ سے ایک ماہ کی راہ پر ہے تو جنت کا پھاٹک اس قدر بڑا ہے کہ چوکھٹ کا ایک کونہ دوسرے کونے سے اتنا مسافت رکھتا ہے اللہ اکبر جلشانہ اس سے قیاس کر لینا چاہیے کہ جنت اللہ سے کتنی بڑی ہے، [3] امانت یعنی خلوص اور سچائی، صداقت اور راست بازی یا دیانت اور ہر کام کاج میں اور ناتہ یعنی رشتہ داروں سے جو محتاج ہوں سلوک کرنا ان کی خبر لینا یہ دونوں بڑے کام ہیں جن کا خیال مومن کو ہمیشہ رکھنا چاہیئے، [4] اور غمگین نہ کریں گے تجھ کو، یہ حدیث بڑی امید ہے امت کے لوگوں کے لئے اور اس باب میں بیان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال رحمدلی اور علو درجہ کا اور حضرت جبرئیل کے بھیجنے میں یہ حکمت تھی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمدلی کھل جائے (باقی برصفحہ آئندہ)

۵۳۲۷ :- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الشَّمْسِ بِالظَّھِیْرَۃِ صَحْوًا لَیْسَ مَعَھَا سَحَابٌ وَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَیْسَ فِیْھَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اَحَدِھِمَا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِیَتَّبِعْ کُلُّ اُمَّۃٍ مَّا کَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی اَحَدٌ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللّٰہِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ اِلَّا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ اَتَاھُمْ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ یَتَّبِعُ کُلُّ اُمَّۃٍ مَّا کَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا یَارَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِی الدُّنْیَا اَفْقَرَ مَا کُنَّا

۵۳۲۷ :- اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق کتنے ایک آدمیوں نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم رب اپنے کو دن قیامت کے! فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں دیکھو گے[1] کیا ضرر پہنچاتے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے وقت دوپہر کھلی ہوئی کے کہ نہ ہو اس میں ابر اور کیا ضرر پہنچاتے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے چاند چودھویں رات کھلی ہوئی کے کہ نہ ہو اس میں ابر کہا لوگوں نے یا رسول اللہ! نہیں فرمایا نہ ضرر پہنچائے جاؤ گے تم بیچ دیکھنے اللہ کے دن قیامت کے مگر جیسا ضرر پہنچائے جاتے ہو بیچ دیکھنے ایک کے ان دونوں میں سے جس وقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکارے گا ایک پکارنے والا چاہیئے کہ پیچھے جاوے ہر گروہ اس چیز کے کہ تھا عبادت کرتا اسکی پس نہیں باقی رہے گا وہ کوئی کہ تھا عبادت کرتا سوا اللہ کے بتوں کو اور تھانوں کو مگر کہ گریں گے دوزخ میں یہانتک کہ باقی نہ رہیں گے مگر وہ کہ بندگی کرتے تھے اللہ کی نیکوں میں سے اور بدوں میں سے آویگا[2] انکے پروردگار عالموں کا فرمائے گا اللہ ان کو کس کے منتظر ہو ہر جماعت پیچھے چلی جاتی ہے اسی چیز کے کہ عبادت کرتے تھے اس کو عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہمارے جدائی کی ہم نے دنیا میں اس حالت میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور معلوم ہو جاوے کہ آپ کا درجہ بہت عالی ہے اور خدا تعالیٰ آپ کی رضا مندی چاہتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ اہل بدعت پر آپ کبھی خوش نہ ہونگے اور انکا نام سنتے ہی فرمائینگے سحقا سحقا لمن غیر بعدی یعنی دور کرو دور کرو جس نے میرے بعد دین کو بدل دیا۔

[1] ہاں دیکھو گے اہ دیدار الٰہی کا مسئلہ باب رویۃ اللہ تعالیٰ میں انشاء اللہ آئیگا اس حدیث میں تشبیہ ہے سورج کے دیکھنے کی خدا تعالیٰ کے ساتھ نہ تشبیہ سورج کی خدا تعالیٰ کے ساتھ کیونکہ سورج ایک مخلوق ہے خدا کا اور مخلوق کسی صورت میں خالق کی مثل نہیں ہو سکتا، فرمایا اللہ تعالیٰ نے لیس کمثلہ شی وھو السمیع البصیر اور مقصود یہ ہے کسی طرح ہجوم نہ ہوگا نہ دیکھنے والے ایک پر ایک گر کے صدمہ پہنچا دیں گے بلکہ ہر ایک اپنی جگہ پر کمال فراغت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا جیسے دنیا میں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی، [2] آوے گا الخ دوسری روایت میں ہے اللہ تعالیٰ انکے پاس ایسی صورت میں آویگا جس کو وہ نہ پہچانیں گے الخ اس حدیث میں خدا کے لئے کئی باتیں کہیں ہیں ایک تو صورت دوسری آنا تیسری ہنسنا چوتھی بات کرنا سلف کا اس قسم کی آیتوں اور حدیثوں میں یہ مذہب ہے اور یہی حق ہے کہ ان میں زیادہ گفت گو نہ کرنا چاہیئے بلکہ ان پر ایمان لانا چاہیئے ان سے ظاہر معنی قبول کرنے چاہیئے اور جس طرح یہ آیتیں اور حدیثیں آئی ہیں اسی طرح ان کو چلاتا چاہیئے اور ایسا اعتقاد رکھنا چاہیئے جو خدا کی بزرگی اور جلال کے لائق ہے اور یہ سمجھنا چاہیئے کہ خدا کے مثل کوئی شئے نہیں ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت متکلمین کا بھی جو محققین ہیں، اور اس میں سلامتی ہے ہر ایک آفت سے اور اسی پر چلتے رہے تمام امت کے سلف اور امام، ٭ ٭ ٭

إليهم ولم نصاحبهم وفي رواية أبي هريرة فيقولون هذا مكاننا حتى يأتينا ربنا فإذا جاء
ربنا عرفناه وفي رواية أبي سعيد فيقول هل بينكم وبينه آية تعرفونه فيقولون نعم
فيكشف عن ساق فلا يبقى من كان يسجد لله من تلقاء نفسه إلا أذن الله له بالسجود
ولا يبقى من كان يسجد اتقاء ورياء إلا جعل الله ظهره طبقة واحدة كلما أراد أن يسجد
خر على قفاه ثم يضرب الجسر على جهنم وتحل الشفاعة ويقولون اللهم سلم سلم فيمر
المؤمنون كطرف العين وكالبرق وكالريح وكالطير وكأجاويد الخيل والركاب فناج مسلم
ومخدوش مرسل ومكدوس في نار جهنم حتى إذا خلص المؤمنون من النار فوالذي
نفسي بيده ما من أحد منكم بأشد مناشدة في الحق قد تبين لكم من المؤمنين لله

کہ بہت محتاج[1] تھے طرف ان کی اور نہ صحبت رکھی ہم نے ساتھ ان کے اور بیچ روایت ابوہریرہ کے یوں آیا ہے کہ پس کہیں گے یہ ہے جگہ ہماری یہانتک کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا پس جب آویگا رب ہمارا پہچانیں گے ہم اسکو اور بیچ روایت ابوسعید خدری کے یوں آیا ہے پس فرماویگا اللہ کہ کیا ہے درمیان تمہارے اور درمیان پروردگار کے نشانی کہ پہچانو تم اسکو پس کہیں گے وہ پنڈلی سے پس باقی نہ رہے گا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا خدا کی جانب نفس اپنے سے مگر یہ کہ اذن دیگا اللہ تعالیٰ اسکو سجدے کا اور نہ باقی رہے گا وہ شخص کہ سجدہ کرتا[3] تھا بچاؤ سے اور دکھانے کے لئے مگر کہ کر دیگا پشت اسکی ایک تختہ جب چاہے گا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت پھر رکھا جاویگا[4] پل صراط دوزخ پر اور واقع ہوگی شفاعت اور کہیں گے یا اللہ سلامتی سے گزار انکو سلامتی سے گزار انکو پس گزرینگے بعضے مومنین مانند جھپکنے آنکھ کے اور بعضے مانند برق اور ہوا اور بعضے مانند پرندوں کے اور بعضے مانند گھوڑوں تیز رو کے اور بعضے مانند اونٹوں کے پس بعضے مسلمان نجات پانے والے ہونگے[5] اور بعضے وہ ہونگے کہ زخمی کئے جاوینگے اور خلاص کئے جاوینگے اور بعضے صدمہ اٹھا کر گر جاوینگے آگ میں یہانتک کہ جب خلاص ہونگے مومن آگ سے پس قسم اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہیں ہے کوئی تم میں سے سخت تر از روئے جھگڑنے بیچ حق کے کہ تحقیق ثابت ہو تمہارے لئے مسلمانوں سے بیچ طلب جھگڑنے کے خدا تعالیٰ سے دور قیامت کے

[1] اس حالت میں کہ بہت محتاج تھے الخ یعنی دنیا میں جب ہم کو اپنی معاش کے لئے ان لوگوں سے ملنے اور دوستی کرنے کی ضرورت تھی اسوقت تو ہم ملے نہیں نہ انکا ساتھ دیا بلکہ فقر و فاقہ قبول کیا اور انکی مخالفت کرتے رہے اور انکا رد کرتے رہے پھر آج جب ہم ان کو انکی کچھ حاجت نہیں ہے ہم انکے ساتھ کیونکر جائیں مہاجرین اور انصار کا یہی حال ہوا انھوں نے عزیز داری اور قرابت کا بھی خیال نہ کیا اور مشرکوں سے علیحدہ ہو گئے اور مصیبت گوارا کی اور یہی حال رہا ان سچے موحدوں کا ہر زمانہ میں جنھوں نے مشرکوں کے ہاتھ سے تکلیفیں اٹھائیں راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے، [2] پھر کھولا جاویگا پنڈلی سے الخ یہاں امام نووی نے کشف ساق کی تاویل میں بہت کے قول بیان کئے مگر اصل یہ ہے کہ خداوند کریم نے جو صفات اپنے لئے ثابت کئے ہیں جیسے وجہ ید اور عین اور ساق یہ سب حق ہیں اور محمول ہیں اپنے معانی پر لیکن جیسے خدا کی کنہ اور حقیقت کسی بشر کو معلوم نہیں ویسے ہی ایسے صفات کی حقیقت اور ماہیت بھی معلوم نہیں پس ان پر ایمان لانا چاہیے اور ان کی کیفیت کو خداوند کریم کے سپرد کرنا چاہیے، [3] بچاؤ سے، یعنی تلوار کے ڈر سے اور دل میں اسکے ایمان نہ تھا، [4] رکھا جاویگا پل صراط الخ اہل حق نے اسکو ثابت کیا ہے اور سلف نے اس پر اجماع کیا ہے اور وہ ایک پل ہوگا دوزخ کی پشت پر سب لوگوں کو گزرنا ہوگا، تو مومن اپنے درجے کے موافق اس پر سے گزریں گے اور کافر اس پر سے گر کر جہنم میں چلے جاویں گے اللہ تعالیٰ ہم کو بچا دے جہنم میں گرنے سے، [5] نجات پانے والے ہوں گے، یعنی ان کو کسی قسم کا صدمہ نہیں پہنچے گا۔

يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ
فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ
يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ
فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا
فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ
يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا فَيَقُولُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ
الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ
يَعْمَلُوا الْخَيْرَ قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهْرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيٰوةِ
فَيَخْرُجُونَ كَمَا يَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُولُ

اپنے بھائیوں کے لئے کہ آگ دوزخ میں ہیں کہیں گے مومن اے رب ہمارے تھے یہ روزہ رکھتے ساتھ ہمارے اور نماز پڑھتے اور حج کرتے پس کہا جاویگا انکو نکالو ان شخصوں کو کہ پہچانتے تھے تم پس حرام کی جائیں گی صورتیں انکی آگ پر پس نکالیں گے بہت سی خلق کو اس سے پھر کہیں گے اے پروردگار ہمارے باقی نہیں رہا آگ میں کوئی شخص ان لوگوں میں سے کہ حکم کیا تو نے ہم کو نکال لینے کا پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ پھر جاؤ پس جو شخص کہ پاؤ تم اسکے دل میں مقدار دینار کے بھلائی سے پس نکالو اس کو پس نکالیں گے وہ بہت سی خلق پھر فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ پھر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم اسکے دل میں مقدار ذرہ کے خیر سے پس نکالو اسکو پس نکالیں گے وہ خلق بہت کو پھر کہیں گے وہ مومن اے پروردگار ہمارے نہ چھوڑا ہم نے آگ میں نیکی کو پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ شفاعت کی فرشتوں نے اور شفاعت کی نبیوں نے اور شفاعت کی مومنوں نے اور نہ باقی رہا مگر ۱؎ ارحم الراحمین پس لیوے ۲؎ گا اللہ تعالیٰ ایک مٹھی ۳؎ دوزخ والوں سے پس نکالے گا اللہ تعالیٰ دوزخ سے ایک جماعت کو کہ نہیں کوئی بھلائی کبھی ۴؎ تحقیق ہو گئے تھے دوزخ میں مانند کوئلوں کے پس ڈالے گا انکو اللہ تعالیٰ بیچ نہر کے ہو گے جنت کے دروازوں پر کہا جاویگا اسکو نہر الحیات پس نکالیں گے تر و تازہ جیسے کہ نکلتا ہے ۵؎ دانہ گھاس کا بیچ کوڑے کرکٹ کے پس نکالیں گے مانند موتی کے انکی گردنوں میں مہریں ہونگی پس کہیں گے اہل بہشت یہ جماعت آزاد کی ہوئی خدا کے جہریان کی ہیں کہ داخل کیا ہے ان کو بہشت میں بے سابقہ عمل کے کہ کیا

۱؎ کوئی تم میں سے الخ یعنی کوئی تم سے اپنے حق کے لئے اتنا جھگڑنے والا نہیں ہے جس قدر مسلمان بار بار عرض کریں گے خدا تعالیٰ سے دن قیامت کے اپنے بھائیوں کے چھڑانے کے لئے۔ ۲؎ اور باقی رہا مگر ارحم الراحمین قربان اس کی فراخ رحمت کے۔ ۳؎ پس لیوے گا اللہ تعالیٰ الخ اس سے اللہ تعالیٰ کا قبضہ بے کیف و بے مثال ثابت ہوا اور ہم کئی بار لکھ چکے ہیں کہ اس قسم کی آیتوں میں گفتگو نہ کرنا چاہیے اور انکی اصل حقیقت کو اللہ کی طرف سونپنا چاہیے اور اس مٹھی کی تعداد کوئی نہیں جانتا سوائے خداوند کریم کے۔ ۴؎ نہیں کی کوئی بھلائی صرف خدا کی توحید پر یقین رکھتے تھے انکا استفارش کرنیوالا کوئی فرشتہ یا پیغمبر یا مومن نہ ہوگا آخر اللہ تعالیٰ خود اپنے مبارک ہاتھ سے نکالے گا۔ ۵؎ جیسے کہ نکلتا ہے الخ پانی جہاں کوڑا کیچڑ مٹی بہا کر لاتا ہے وہاں دانہ خوب اگتا ہے اور بہت جلد سرسبز ہو جاتا ہے اسی طرح وہ جہنمی بھی آب حیات میں ڈالتے ہی تازے ہو جاویں گے اور جلن جھلسی کے نشان بالکل جاتے رہیں گے۔ ٭ ٭ ٭

أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۲۸ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتَحَشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهَرِ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۲۹ :۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ

ہووہ اور بے واسطہ نیکی کے کہ آگے بھیجا ہو اس کو پس کہا جاوے گا ان آزادوں کو کہ تمہارے لئے ہے وہ چیز کہ دیکھی تم نے اور مانند اس کے ساتھ اس کے، (بخاری، مسلم)

۵۳۲۸ :۔ ابی سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرمادے گا اللہ تعالیٰ جو شخص کہ ہو اس کے دل میں برابر دانہ رائی کے ایمان سے پس نکالو اس کے پس نکالے جاوینگے اس حال میں کہ تحقیق جل گئے ہونگے مانند کوئلے کے پس ڈالے جاویں گے نہر حیا میں پس اُگیں گے جیسے کہ اُگتا ہے دانہ گھاس کا بیچ کوڑی رو کے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ تحقیق دانہ گھاس کا نکلتا ہے زرد، لپٹا ہوا، (بخاری، مسلم)

۵۳۲۹ :۔ اور ابی ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ تحقیق لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے پروردگار کو دن قیامت کے پس ذکر کئے ابوہریرہ رضؓ نے معنی حدیث ابی سعید خدری کے سوائے ذکر کھولنے پنڈلی کے اور کہا آنحضرتؐ نے کھڑا کیا جاویگا[1] صراط درمیان دوزخ کے پس ہونگا میں اول ان شخصوں کا کہ گذریں گے رسولوں میں سے ساتھ امت اپنی کے اور کلام نہیں کرتے کا اس دن کوئی سوائے[2] رسولوں کے اور کلام پیغمبروں کا اس دن یہ ہوگا یا الٰہی سالم رکھ اور دوزخ میں آنکڑے ہوں گے مانند کانٹے کے سعدان[3] کے نہیں جانتا مقدار اس کی بڑائی کی مگر اللہ تبارک و تعالےٰ جلدی سے اچک لے گی لوگوں کو بسبب برے

---

[1] کھڑا کیا جاوے گا پل درمیان دوزخ کے، یعنی دوزخ کی پشت پر رکھا جائے گا جس کو لوگ پل صراط کہتے ہیں اور اہل حق نے اسکو ثابت کیا ہے اور سلف نے اس پر اجماع کیا ہے جیسے ہم نے بیان کیا ابوسعید کی حدیث گزشتہ میں،

[2] اور کلام نہیں کرتے کا الخ یعنی پل سے گزرتے وقت بوجہ خوف و کے لیکن قیامت کے دن اور وقتوں میں تو باتیں کرینگے اور ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور ایک دوسرے کو ملامت کریں گے اور مرید اپنے مرشدوں سے لڑیں گے۔

[3] مانند کانٹے سعدان کے الخ سعدان ایک جھاڑ ہے کانٹے دار، (مرقم) ٭ ٭ ٭

عِظَمَهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ
يَنْجُو حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ
يُخْرِجَهُ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ
فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ
النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ
الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ
مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا

عملوں انکے لہ کے پس بعض ان میں سے وہ ہونگے کہ ہلاک کے جاوینگے بسبب عمل اپنے کے اور بعض ان میں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاوینگے
پھر نجات پاوینگے یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالیٰ حکم کرنے درمیان اپنے بندوں کے اور چاہیگا کہ نکالے آگ سے جس کسی کو چاہیگا کہ نکالے اسکو ان لوگوں
سے کہ گواہی دیتے ہیں یہ کہ نہیں کوئی معبود بحق سوائے خدا کے فرماویگا فرشتوں کو کہ نکالیں اسکو کہ پوجتا ہے خدا کو پس نکالیں گے فرشتے انکو اور
پہچانیں گے انکو ساتھ نشانوں سجدوں کے اور حرام کیا اللہ نے آگ دوزخ پر یہ کہ کھاوے نشان سجدوں کا پس تمام ابن آدم کو کھاوے آگ مگر نشان ۳
سجدوں کو پس نکالے جاوینگے آگ دوزخ سے اس حال میں کہ سیاہ ہوگئے ہونگے پس ڈالا جاویگا ان پر آب حیات کا پس اگیں گے وہ جیسے کہ اگتا ہے دانہ
گھاس کا بیج کوڑے ۵ رو کے اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کے اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیوں میں سے بہشت کے داخل ہونے میں
متوجہ ہوگا منہ اپنا طرف دوزخ کے پس عرض کریگا اے پروردگار میرے پھیر منہ میرے کو آگ دوزخ سے اور تحقیق ہلاک کیا مجھ کو دوزخ کی بو نے اور جلا

لہ پس بعضے ان میں سے وہ ہونگے کہ ہلاک الخ حدیث باب میں یوں ہے فمنہم من یوبق یعنی اسکا ترجمہ یہی ہے جو بیان ہوا اور بعض نسخوں میں یوں ہے فمنہم
المومن بقی بعلمہ یعنی بعض ان میں سے مومن ہونگے جو بچ جاوینگے اپنے عمل کے سبب سے اور بعض نسخوں میں یہ ہے الموثق، یعنی بعملہ یعنی بعض ان میں
کا جکڑا جاویگا اپنے عمل کی وجہ سے اور بعض نسخوں میں یوں ہے فمنہم المومن بقی بعملہ یعنی بعضے ان میں مومن ہونگے جو باقی رہ جاوینگے وہ ڈھکیلے
سے اپنے عمل کی وجہ سے نووی رحمۃ اللہ نے کہا ہمارے شہر میں اکثر نسخوں میں ایسا ہی ہے، ۲ہ اور بعضے ان میں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاوینگے الخ حدیث باب میں ومنہم
من یخردل اس کا ترجمہ یہی ہے جو بیان ہوا، اور بعض نسخوں میں ہے ومنہم المجازی یعنی بعض ان میں سے بدلہ دیئے جائیں گے اپنے عمل کا اور بعض نسخوں میں
مخردل ہے یعنی بعض ان کے قریب ہلاکت کے ہو جاویں گے، ۳ہ مگر نشان سجدوں کو الخ نووی رحمۃ اللہ نے کہا ظاہر حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ
جہنم کی آگ سات اعضاء کو نہ جلاوے گی جن کو زمین پر لگا کر آدمی سجدہ کرتا ہے یعنی منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں
پاؤں ایسا ہی کہا ہے بعض علماء نے اور قاضی عیاض نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا کہ سجدے کی نشانی سے صرف پیشانی مراد
ہے لیکن اول قول مختار ہے اور ابو سعید کی روایت گذشتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منہ کے سوا بالکل جل جاویں گے تو مطلب یہ ہے
کہ یہ کچھ خاص لوگ ہوں گے ان کے سوا اور سب کے اعضاء سجدے کے سالم رہیں گے بنظر عموم اس حدیث کے اور ابو سعید کی حدیث خاص
ہے ان لوگوں سے، ۴ہ بیج کوڑے رو کے الخ جہاں پر پانی کوڑا کچھ مٹی بہا لاتا ہے وہاں دانہ خوب اگتا ہے اور جلد سرسبز اور شاداب
ہو جاتا ہے اسی طرح وہ جہنمی بھی آب حیات ڈالتے ہی تازہ ہو جاویں گے اور ان سے جلن کے نشان بالکل جاتے رہیں گے،
۵ہ اور محمد بھیجے ہوئے اس کے ہیں، ؂

وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ لَا وَ
عِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا
أَقْبَلَ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ
قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ
أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُوْنُ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ
أُعْطِيْتَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ
مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ
النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ
أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ
حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى

دیا مجھ کو شعلوں اس کے نے پس فرماویگا اللہ کہ توقع ہے تجھ سے کہ اگر کروں میں یہ، مانگے تو سوائے اس کے اور کچھ عرض کریگا وہ شخص کہ نہیں چاہوں گا میں کچھ قسم تیری عزت کی پس دیگا اللہ تعالیٰ کو جو کچھ کہ چاہے گا اللہ تعالیٰ عہد و پیمان پس پھیریگا اللہ تعالیٰ اس کا آگ دوزخ سے پس جب کہ پھیریگا اللہ تعالیٰ منہ اس کا طرف بہشت کے دیکھے گا خوبی اور تازگی اسکی چپ رہے گا اسوقت تک کہ چاہے گا اللہ تعالیٰ چپ رہنا اسکا پھر عرض کریگا اے رب میرے آگے لے چل مجھ کو طرف دروازہ بہشت کے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا نہیں دیئے تو نے عہد و پیمان اس پر کہ نہ مانگے تو غیر اس چیز کے کہ مانگی تو نے پس کہے گا اے رب میرے نہ ہوں میں بدترین مخلوق تیری کا پس فرماویگا اللہ تعالیٰ توقع ہے کہ اگر دیا جاوے تو اس کو، تو سوال کرے تو اور کچھ، پس کہے گا وہ شخص نہ قسم تیری عزت کی نہیں مانگنے کا میں تجھ سے سوائے اس کے پس دیوے گا بندہ اپنے پروردگار کو اس بارہ میں کہ جو کچھ چاہے گا اللہ تعالیٰ عہد و میثاق پس آگے لے جاویگا خدا اسکو طرف دروازہ بہشت کے پس جب کہ پہنچے گا اس کے دروازے پر پس دیکھے گا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو چیز کہ اس میں ہے رونق اور خوشی سے پس چپ رہے گا جس قدر چاہے گا اللہ تعالیٰ چپ رہنا پس عرض کریگا اے رب میرے داخل کر مجھ کو بہشت میں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ بلا کی ہو تجھ کو اے ابن آدم کہ کیا عجیب بے وفا ہے تو اپنے عہدوں میں کیا نہیں دیئے تو نے عہد و پیمان پر کہ نہ مانگے تو غیر اس چیز کے کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا اے رب میرے نہ گردان مجھ کو بدترین خلق اپنی کا پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہانتک کہ ہنس[1] دیگا اللہ تعالیٰ اس سے پس جب ہنسے گا اللہ تعالیٰ اذن دیگا بہشت میں جانے کا پھر فرمائیگا خدا تعالیٰ کہ چاہ جو کچھ چاہے تو پس آرزو کریگا وہ

---

[1] تیرے لئے ہے یہ اور دس برابر اس کے سبحان اللہ کیا کرم اور رحمت ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں پر اور جو وہ کرم نہ کرے تو اور کون کرے وہی مالک ہے وہی خالق ہے وہی رازق ہے، [2] اور رستانڈالے گی، اس کے آگ ایک بارا اس طرح کہ پہنچے گی گرمی آگ کی اسکو پس ظاہر ہوگی اثر اسکا اس میں اور متغیر ہوگا رنگ اس کے چہرے کا، [3] نہیں دی کسی کو انگلوں پچھلوں میں سے یہ سبب نہایت خوشی کے قسم کھاوے گا کیونکہ دوزخ سے نکلنے کو بڑی نعمت سمجھے گا، [4] بلند کیا جاوے گا یعنی اس کو دکھلائی دیوے گا، [5] اس لئے الخ یعنی انسان بے صبر ہے وہ جب تکلیف میں مبتلا ہوا اور عیش کی بات دیکھے تو بے اختیار اس کی خواہش کرتا ہے، ⁂ ⁂ ⁂

إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتّٰى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۳۰۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا جَاوَزَ الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللّٰهُ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي أَنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولٰى فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ

یہاں تک کہ جب منقطع ہوگی آرزو اس کی فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ آرزو کر تو ایسی اور ایسی پیش آئیگا پروردگار اسکا اس حالت میں کہ یاد دلائیگا اسکو یہاں تک کہ جب ہوچکیں گی آرزوئیں اس کی اللہ تعالیٰ تیرے لئے ہے اور مانند اس کے ساتھ اس کے اور ابوسعید کی روایت میں ہے کہ فرمائے گا اللہ تعالیٰ تیرے لئے ہے یہ[1] اور دس برابر اس کے۔ (بخاری ومسلم)

۵۳۳۰۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر ان شخصوں کا کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک شخص ہوگا پس وہ چلے گا ایک بار اور منہ کے بل گریگا ایک بار اور نشان ڈالیگی[2] اس کے آگ ایک بار پس جب گزر جائیگا وہ شخص آگ سے التفات کریگا طرف آگ کی اور کہے گا بزرگ ہے وہ خدا کہ نجات دی مجھ کو تجھ سے قسم خدا کی تحقیق دی مجھ کو خدا تعالیٰ نے وہ چیز کہ نہیں دی[3] کسی کو اگلے پچھلوں میں سے پس بلند کیا جائیگا[4] اس کے لئے ایک درخت پس کہے گا وہ شخص اے رب میرے نزدیک کر مجھ کو اس درخت سے تا منتفع ہوؤں اس درخت کے سایہ میں اور پیوؤں میں پانی اسکے سے پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے شاید کہ میں اگر دوں تجھ کو یہ آرزو تیری مانگے تو مجھ سے اور کچھ پس کہے گا وہ شخص نہ اے پروردگار اس کا معذور رکھے گا اس[5] لئے کہ وہ دیکھے گا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہونے کا اسکو اس پر پس نزدیک کریگا اللہ اسکو اس درخت سے پس بیٹھے گا وہ شخص اس درخت کے سایہ میں اور پئے گا اسکے پانی سے پھر بلند کیا جائیگا اسکے لئے ایک درخت کہ وہ بہتر ہوگا[6] پہلے درخت سے پس کہے گا اے پروردگار میرے نزدیک کر مجھ کو اس درخت کے تا پیوں میں اسکے پانی سے اور بیٹھوں

---

[1] تیرے لئے ہے یہ اور دس برابر اسکے سبحان اللہ کیا کرم اور رحمت ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں پر اور جو وہ کرم نہ کرے تو اور کون کرے وہی مالک ہے وہی خالق ہے وہی رازق ہے۔ [2] اور نشان ڈالے گی اسکے آگ ایک بار اس طرح کہ پہنچے گی گرمی آگ کی اسکو پس ظاہر ہوگا اثر اسکا اس میں اور متغیر ہوگا رنگ اسکے چہرے کا۔ [3] نہیں دی کسی کو اگلوں پچھلوں میں سے بسبب نہایت خوشی کے قسم کھائیگا کیونکہ دوزخ سے نکلنے کو بڑی نعمت سمجھے گا۔ [4] بلند کیا جائیگا یعنی اسکو دکھائی دیگا۔ [5] اس لئے الخ یعنی انسان بے صبر ہے وہ جب تکلیف میں مبتلا ہو اور عیش کی بات دیکھے تو بے اختیار اس کی خواہش کرتا ہے۔

[6] وہ بہتر ہوگا الخ یعنی اس لئے کہ چاہیے گا اس کے لئے ترقی ادنیٰ سے طرف اعلیٰ کے۔ ٭ ٭ ٭

هٰذِهِ الشَّجَرَةَ لِاَشْرَبَ مِنْ مَآئِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ
تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا
يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَ
يَشْرَبُ مِنْ مَآئِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ فَيَقُولُ
يَا رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَآئِهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ تَسْاَلَنِيْ
غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهِ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ
مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ
اَيُرْضِيْكَ اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ اَيْ رَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ
فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْاَلُوْنِيْ مِمَّ اَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا
ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ

میں اسکے سایہ میں سوال نہیں کرتے کا میں تجھ سے غیر اس درخت کے پس کہے گا اللہ تعالے اے بیٹے آدم کے کیا عہد نہ کیا تھا تو نے مجھ سے یہ کہ سوال نہ کریگا تو مجھ سے غیر اس درخت کے پس فرمائیگا اللہ شاید کہ اگر میں نزدیک کروں تجھ کو اس سے سوال کرے تو مجھ سے غیر اسکے پس عہد کریگا وہ اللہ سے یہ کہ نہ سوال کریگا غیر اسکے اور رب اسکا معذور رکھے گا اسکو اس لئے کہ وہ دیکھے گا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اسکو اس پر پس نزدیک کریگا اللہ تعالیٰ[۱] اسکو اس سے پس بیٹھے گا اسکے سایہ میں اور پیئے گا اسکے پانی سے پھر بلند کیا جائیگا اسکے لئے ایک درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کے کہ وہ اچھا ہوگا پہلے دونوں درختوں سے تاکہ بیٹھوں میں اسکے سایہ میں اور پیوں میں اسکے پانی سے نہیں مانگنے کا میں تجھ سے غیر اسکے پس فرمادیگا اللہ تعالے ابن آدم کیا نہ عہد کیا تھا تو نے مجھ سے یہ کہ نہ مانگے گا مجھ سے غیر اسکے کہے گا وہ ہاں اے رب میرے نہیں سوال کرونگا تجھ سے اسکے اور رب اسکا معذور رکھے گا اسکو اس لئے کہ وہ دیکھے گا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اسکو اس پر پس نزدیک کریگا اللہ[۱] اسکو اس سے پس جب نزدیک کریگا اس کو اس درخت سے سنے گا آوازیں بہشتیوں کی پس کہے گا اے رب میرے داخل کر مجھ کو بہشت میں پس فرمائے گا اللہ اے بیٹے آدم کے کون سی چیز پیچھا چھڑائے میرا[۲] تجھ سے کیا راضی کرتا ہے تجھ کو یہ کہ دوں میں تجھ کو دنیا کے برابر اور مانند اسکے ساتھ اس کے کہے گا وہ بندہ اے پروردگار میرے کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو رب العالمین ہے پس ہنسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پس کہا کیا نہیں پوچھتے ہو تم مجھ سے کہ کس سبب سے ہنسا میں پس پوچھا لوگوں نے کس سبب سے ہنسے تم پس کہا ابن مسعودؓ نے کہ اسی طرح ہنسے رسول اللہ پس کہا صحابہؓ نے کہ کیوں ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا ہنسا میں بسبب[۳] ہنسنے

[۱] پس نزدیک کریگا الخ حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکھائیں گے بہتر پہلے سے اور وہ طلب کریگا قرب اسکا اور وہ عہد کریگا کہ میں اور طلب نہیں کروں گا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور حب اللہ تعالیٰ اسکی بے صبری دیکھے گا تو اسکو معذور رکھے گا، [۲] کون سی چیز پیچھا چھڑائے میرا تجھ سے یعنی تیری خواہش کب موقوف ہوگی اور یہ بار بار سوال کرنا کب بند ہوگا، [۳] بسبب ہنسنے الخ یعنی اسکی نادانی پر اور بار بار کہ ضحک یعنی ہنسنا بھی اللہ عز وجل کی ایک صفت ہے جیسے خدا کا سمع اور بصر اور کلام کرنا جیسے خدا کا سننا اور دیکھنا اور بات کرنے کی طرح نہیں اور وہ پاک ہے اپنی ذات اور صفات میں مخلوق کی مشابہت سے ویسے ہی اسکا ہنسنا یہی اعتقاد ہے صحابہ اور تابعین اور سلف آئمہ اور علماء کا جیسے کئی بار گزرا،، ٭ ٭ ٭

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ
وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَدِيْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ
فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا
حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهٗ
فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا
لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُعْطِيْتُ ۔

۵۳۳۱ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا
سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ
فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

پروردگار عالموں کے اس وقت کہ کہا اس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو پروردگار عالمین ہے پس فرمائیگا اللہ کہ تحقیق میں نہیں ٹھٹھا کرتا ہوں تجھ سے ولیکن میں اس چیز پر کہ چاہتا ہوں قادر ہوں (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ابوسعید خدریؓ سے مانند اسکے ہے مگر تحقیق ابوسعید نے نہیں ذکر کی یہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہے اس روایت میں یاد دلائیگا اللہ اس بندے کو کہ مانگ ایسا یہانتک کہ جب تمام ہونگی آرزوئیں فرمائیگا اللہ تعالیٰ جو کچھ کہ آرزو کی تو نے وہ تیرے لئے ہے اور دس برابر اسکے فرمایا آپ نے پھر داخل ہوگا وہ اپنے گھر میں پس آئینگی اور اس کے پاس دو بیبیاں اس کی حور عین سے پس کہیں گے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ پیدا کیا تجھ کو واسطے ہمارے اور پیدا کیا ہم کو واسطے تیرے فرمایا آپ نے کہیگا وہ بندہ کہ نہیں دیا گیا کوئی مانند اس کے کہ دیا گیا میں۔

۵۳۳۱ :- اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی البتہ پہنچے گی مسلمانوں کے گروہوں کو اثر آگ دوزخ سے بسبب گناہوں کے کہ کئے تھے انہوں نے وہ گناہ واسطے عذاب کے پھر داخل کرے گا ان کو اللہ بہشت میں بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کے پس کہا جائیگا ان لوگوں کو جہنمی۔ (بخاری)

لے میں نہیں ٹھٹھا کرتا ہوں تجھ سے کیونکہ یہ میرے لائق نہیں وہ تو بندوں کے لائق ہے۔ ۲ے میں اس چیز پر کہ چاہتا ہوں قادر ہوں پھر دو دنیا یا دس دنیا کے برابر دنیا کونسا کام ہے جس پر تو نے تعجب کیا اور اس کو ناممکن سمجھا وہ خدائے کریم ایسا قادر مطلق ہے کہ لاکھوں کروڑوں دنیا اس دنیا کے مثل ایک دم میں بنا سکتا ہے بلکہ اب ہزاروں لاکھوں دنیا ہماری زمین کے برابر اور اس سے لاکھوں حصے بڑے اس کی سلطنت میں موجود ہیں یہ حدیث اگرچہ جنتیوں کے حال میں وارد ہے اور دنیا میں اس حدیث پر غور کرنے سے بڑے بڑے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ طمع اور حرص اور بے صبری کی کوئی انتہا نہیں اگر خزانہ قارون بھی انسان کو مل جائے یا ہفت کشور کی سلطنت بھی پا جائے تب بھی اس سے زیادہ کی حرص رہے گی اس لئے انسان کو لازم ہے کہ اپنے دل سے طمع اور حرص کی جڑ کاٹ دے اور جس قدر خدا اسے دے بہت خیال کرے اس میں خوش اور خرم رہے ورنہ مفت زندگی اور ساری عمر رنج اور تکلیف میں گرفتار رہے گا۔ سے کہ بہشت میں ہے۔

۵۳۳۲ - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ -

۵۳۳۳ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

---

۵۳۳۲ - اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جائیگی ایک قوم آگ سے بسبب آپ کی شفاعت کے پس داخل ہوگی بہشت میں اور نام رکھے جائیں گے جہنمی روایت کیا اسکو بخاری نے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ باہر نکالی جائے گی ایک جماعت میری امت میں سے آگ دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے نام[1] رکھا جائے گا ان کا جہنمی ۔

۵۳۳۳ - اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں البتہ جانتا ہوں آخر دوزخیوں کا از روئے نکلنے اس کے سے اور آخر بہشتیوں کا از روئے داخل ہونے کے بہشت میں ایک شخص ہوگا کہ نکلے گا دوزخ سے گھٹنیوں چل کر پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ جا اور داخل ہو بہشت میں پس آئیگا اسکے خیال میں کہ جنت بھری ہوئی ہے پس کہے گا وہ شخص اے پروردگار میرے پایا میں نے بہشت کو بھرا ہوا لوگوں سے پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ جا داخل ہو بہشت میں پس تیرے لئے ہے مانند مسافت دنیا کے اور دہ چند اسکے پس کہے گا وہ شخص کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے یا کہے گا کیا ہنستا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو بادشاہ[2] ہے پس تحقیق دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے اس بات سے یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آپ کی اور کہا جاتا تاکہ یہ شخص[3] ادنےٰ بہشتیوں کا ہوگا جنت میں ۔ (بخاری ، مسلم)

---

[1] نام رکھا جائیگا الخ نوادر الاصول میں روایت ہے کہ یہ لوگ جناب الٰہی میں عرض کریں گے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہم کو دوزخ سے نکالا ویسی ہی یہ لقب بھی دور کردے تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا وہ ان کے ہاتھوں سے اس لقب کو مٹا ڈالے گا اور باب کی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیں گے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پائیں گے ۔ [2] یہ شخص الخ یعنی سب ادنےٰ بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ اس جہاں کا دس گنا اس کا مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے والوں کے مکان خدا جانے کتنے بڑے اور کیسے ہوں گے اور یہ فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں ترجمہ یہ ہے نواجذ کا حدیث میں نواجذ کا لفظ ہے اور نواجذ ان دانتوں کو کہتے ہیں جو سب کے آخر میں نکلتے ہیں جن کو عوام عقل کے دانت کہتے ہیں اور یہ دانت اسی وقت کہتے ہیں جب آدمی زور سے ہنسے اور کھر یہ اور ضحک دوسری روایت بھی وارد ہے اور وہ عیب نہیں ہے یہ نقص بھی ضحک خدا کی صفت ہوتے ہیں کوئی ممانع نہیں ہے اور وہ مثل اور صفات الٰہی کے متشابہ نہیں مخلوق کی صفات سے ۔

[3] ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ، * * *

۵۳۳۴ :- وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا وَّاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْھَا رَجُلٌ یُّؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْکِرَ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ کِبَارِ ذُنُوْبِہٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرَاھَا ھٰھُنَا وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۳۵ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَۃٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِھِمْ اِلَی النَّارِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ لَقَدْ کُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا قَالَ فَیُنْجِیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۳۶ :- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۵۳۳۴ :- اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق البتہ جانتا ہوں آخر بہشتیوں کا داخل ہونے میں بہشت کے اور آخر دوزخیوں کا نکلنے میں اس سے ایک شخص ہے کہ لایا جائیگا اسکو دن قیامت کے پس کہا جائیگا[1] ظاہر کرو اس پر چھوٹے گناہ اسکے اور اٹھا رکھو اور چھپا رکھو اس سے بڑے گناہ پس ظاہر کئے جائیں گے اس پر چھوٹے گناہ اس کے پھر کہا جائیگا کہ کیا تو نے[2] اس دن اور اس دن کام ایسا اور ایسا[3] اور کیا تو نے اس دن اور اس دن کام ایسا[4] اور ایسا پس کہے گا کہ ہاں نہیں انکار کر سکے گا حالانکہ وہ خوف میں ہوگا بڑے گناہوں[5] سے مبادا کہ عرض کئے جائے گا اس کو کہ تیرے لئے[6] ہے جگہ ہر بدی کے نیکی پس کہے گا وہ شخص کہ اے پروردگار میرے تحقیق کیں میں نے بہت سی چیزیں[7] کہ نہیں دیکھتا میں ان کو یہاں[8] (ابوذرؓ کہتے ہیں) اور تحقیق دیکھا میں نے رسول اللہ کو کہ ہنسے یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آپکی

۵۳۳۵ :- اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکالے جائیں گے آگ سے چار آدمی پس لائے جائینگے روبرو خدا کے پھر حکم کیا جائیگا انکے پھر بھیجے کا طرف دوزخ کے پس پھر کر دیکھے گا ایک ان میں سے[9] پس کہے گا اے پروردگار میرے تحقیق امید رکھتا تھا میں کہ جب نکالے گا تو مجھ کو اس سے پھر نہیں بھیجے گا تو اس میں فرمایا حضرتؐ نے پس نجات دیگا اس کو اللہ اس سے (مسلم)

۵۳۳۶ :- اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلاص کئے جائینگے مسلمان آگ دوزخ

---

[1] کہا جائیگا الخ یعنی فرشتوں کو، [2] اس دن اور اس دن یعنی فلانے وقت، [3] کام ایسا اور ایسا، یعنی برے اعمال میں سے، [4] ایسا اور ایسا الخ یعنی ترک اطاعت میں سے، [5] وہ خوف میں ہوگا بڑے گناہوں الخ یعنی اس لئے کہ اس پر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا، [6] تیرے لئے الخ یہ تبدیل ہوگی اس کے لئے از راہ فضل و کرم کے رب الارباب کی طرف سے، [7] بہت سی چیزیں یعنی گناہ کبیرے، [8] یہاں یعنی نامہ اعمال میں [9] پس کہے گا الخ یہ نکالنا اور پھر بھیجنا اور نجات دینا واسطے اظہار امتحان اور منت رکھنے ان کے پر ہے اور بیان کیا حال ایک کا اور چھوڑ دیا بیان باقیوں کا اس باعث کہ اسی قیاس پر ان کا بھی معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ بھی نجات پائیں گے، ٭ ٭ ٭ ٭

يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ
مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُوْلِ
الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَأَحَدُهُمْ أَهْدٰى بِمَنْزِلَتِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلَتِهٖ كَانَ
لَهٗ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۳۳۷:۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ
أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ
مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۳۳۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ
يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا

سے پس روکے جائیں گے اوپر پل صراط کے کہ درمیان بہشت اور دوزخ کے ہے پس بدلا لیا جائیگا واسطے بعض انکے کے بعض سے حقوق کا کہ تھے درمیان کے دنیا میں[1] یہانتک کہ جب پاک اور صاف کئے جائیں گے اذن دیا جائیگا ان کو بہشت کے داخل ہونیکا پس قسم ہے اس ذات کی جان محمد کی اسکے ہاتھ میں ہے کہ البتہ ایک انکا خوب پہچاننے والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت میں ہوگا اس مکان سے کہ اسکا دنیا میں تھا۔ (بخاری)

۵۳۳۷:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا کوئی بہشت میں مگر کہ دکھائی جائے گی اسکی جگہ اس کی آگ سے اگر بدی کرتا تا زیادہ کرے شکر اور نہیں داخل ہوگا دوزخ میں کوئی مگر کہ دکھائی جائے گی اسکو جگہ اسکی بہشت سے اگر نیکی کرتا تا ہو اس پر حسرت۔ (بخاری)

۵۳۳۸:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جائیں گے بہشتی بہشت میں اور جائینگے دوزخی دوزخ میں لائی جائے گی موت یہانتک کہ رکھی جائے گی درمیان بہشت اور دوزخ کے پھر ذبح کی جائے گی پھر پکاریگا پکارنے والا اے بہشتیو[3] نہیں ہے بعد اسکے موت اور اے دوزخیو نہیں ہے بعد اس کے موت پس زیادہ کریں گے بہشتی خوشی کو طرف خوشی

---

[1] یہانتک الخ اس حدیث میں وہ ایماندار مراد ہیں جو دوزخ پر ہو کر نکلے مگر دوزخ میں نہ پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان میں روکے گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلموں کا بدلہ پائیں گے اور حقدار راضی ہونگے تب بہشت میں داخل ہونگے، [2] نہیں داخل ہوگا الخ یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلاویں گے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کرے گا کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے کرم سے مجھ کو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلائیں گے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام میں رہتا تو اسکو افسوس پر افسوس ہوگا، [3] نہیں ہے بعد اس کے موت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیوں اور دوزخیوں کو کبھی فنا نہیں جو جہاں رہا سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گناہ گاروں کے دوزخ سے نکلنے کے ہوگی تاکہ بہشتی بے کھٹکے چین میں رہیں اور دوزخی آس توڑیں الٰہی تیرے غضب سے پناہ۔

إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۳۳۹: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ إِلَى عُمَانَ الْبَلْقَاءِ مَاءُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شُرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُءُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۔

۵۳۴۰: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانُ مِائَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔

اپنی کے اور زیادہ کریں گے دوزخی غم کو طرف غم اپنے کے (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۵۳۳۹: ثوبان رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ مسافت حوض میرے کی مقدار[۱] مسافت عدن سے ہے عمان بلقا تک کے پانی اسکا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور شیریں زیادہ شہد سے اور آبخورے اسکے بقدر گنتی ستاروں آسمان کے جو کوئی پیئے گا اس میں سے ایک بار پیاسا نہیں ہوگا بعد اسکے کبھی پہلے لوگ کہ آئیں گے اس پر پانی پینے کے لیے فقراء مہاجرین ہونگے ایسے کہ پراگندہ بال سر کے اور میلے ہیں کپڑے ایسے ہیں کہ نہیں نکاح کر سکتے عورتوں نعمت والیوں سے اور نہیں کھولے جاتے[۲] انکے لیے دروازے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۳۴۰: اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اترے ہم ایک منزل میں پس فرمایا آپؐ نے نہیں[۳] ہو تم ایک جزو لاکھ جزو میں سے بہ نسبت ان لوگوں کے کہ آئیں گے میرے پاس حوض پر کہا گیا زید کو کہ کتنے تھے اس دن کہا زید بن ارقم نے کہ تھے ہم سات سو یا آٹھ سو (ابوداؤد)

[illegible]

---

[۱] مقدار مسافت کے عدن سے عمان بلقا تک لخ عدن بفتح عین اور دال کی زبر سے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہروں میں سے قریب دریا ہند کے اور عمان ساتھ پیش عین مہملہ تشدید میم کے اور بلقا زبر با در سکون لام اور قاف ممدودہ سے شہر ہے شام میں اور عمان موضع ہے اس میں اور معنی یہ ہیں کہ مقدار وسعت میرے حوض کی اتنی ہے جتنی ان شہروں کے درمیان مسافت ہے اور حوض کی مقدار میں جو مختلف حدیثیں آئی ہیں کسی میں مابین ایلہ اور صنعا مذکور ہے اور کسی میں دو مہینے کی مسافت مذکور ہے وغیرہ وغیرہ تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول و عرض کے ہے نہ تعیین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہے حدیث ہر مقام میں موافق سمجھ سامع کے، [۲] اور نہیں کھولے جاتے دروازے الخ عمر بن عبدالعزیز نے یہ حدیث سنکر روئے یہانتک کہ انکی داڑھی تر ہو گئی پھر کہا میں نے تو عمدہ عورتوں سے نکاح کیا اور میرے لیے دروازے بھی کھلے اب میں یہ ضرور کرونگا کہ جو کپڑا پہنوں اسکو نہ دھوؤں گا یہانتک کہ وہ میلا ہو جاوے اور اپنے سر میں تیل نہ ڈالوں گا یہانتک وہ پریشان ہو جاوے اس کو ابن ماجہ نے نکالا تاکہ میں بھی حوض کوثر سے پینے کا مستحق ہو جاؤں سبحان اللہ اگلے لوگ حدیث کے کیسے عاشق تھے کہ سنتے ہی ان پر عمل کرنیکا قصد کیا حالانکہ خلیفہ اور بادشاہ وقت تھے اس سے عمر بن عبدالعزیز کی بڑی فضیلت اور قدر ظاہر معلوم ہوئی تمام سلاطین بنی امیہ میں ایک یہی عادل اور حق پرست تھے، [۳] نہیں ہو تم الخ اس سے تحدید مراد نہیں ہے کثرت مراد ہے" ٭

۵۳۳۷ ۔ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَاِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْنَ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۳۳۸ ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ اُطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۳۳۹ ۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ

۵۳۳۷ ۔ اور سمرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر نبی کے حوض ہے اور تحقیق انبیاء البتہ فخر کریں گے آپس میں کہ کون سا ان میں سے بہت زیادہ ہے از روئے امت کے کہ وارد ہونگے حوض پر اور تحقیق میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ ہوگا میں اکثران کا از روئے آنے والوں کے حوض پر (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے،

۵۳۳۸ ۔ اور انس سے روایت ہے کہ درخواست کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ شفاعت کریں میری دن قیامت کے پس فرمایا آپ نے کہ میں کرنے والا ہوں شفاعت کہا میں نے کہ یا رسول اللہ پس کہاں ڈھونڈوں میں آپ کو فرمایا کہ ڈھونڈنا مجھ کو اول زمانے ڈھونڈنے تیرے میں پل صراط پر کہا میں نے پس اگر نہ پاؤں میں آپ کو پل صراط پر فرمایا پس اگر نہ پائے تو ڈھونڈنا مجھ کو نزدیک میزان کے کہا میں نے پس اگر نہ پاؤں میں آپ کو نزدیک میزان کے فرمایا پس ڈھونڈنا مجھ کو نزدیک حوض کے پس تحقیق میں نہیں چھوڑونگا ان تینوں جگہوں کو (ترمذی) اور ترمذی

۵۳۳۹ ۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا نبی سے کہ کیا ہے مقام محمود فرمایا آپؐ نے یہ وہ دن ہے کہ نزول فرمائیگا اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر آواز کرے گی جیسے آواز کرتا ہے زین نیا چمڑے کا تنگی اپنی سے اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان

لہ واسطے ہر نبی کے ایک حوض ہے یعنی ہوے گی امت اس کی اسکے حوض سے، لہ شفاعت کریں یعنی شفاعت خاص نہ شفاعت عامہ، لہ نہیں چھوڑنے کا الخ یعنی کبھی بیان اور کبھی وہاں اس حدیث اور حضرت عائشہ کی حدیث میں جو باب الحسنات کی دوسری فصل میں گزری کہ میں تین جگہوں میں کسی کو یاد نہیں کرینگا مطابقت یہ ہے کہ حدیث حضرت عائشہ محمول ہے غائبین پر کہ نہیں یاد کرینگے آپ کسی کو غائبین میں ان جگہوں میں اور حدیث محمول ہے ان پر جو حاضر ہونگے حضرت کی امت میں سے پس آپ شفاعت کرینگے، لہ کر پہنچوں گا میں اس میں مقام محمود میں اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے نزول کا بیان ہے اور مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یقین ہے جمیع صفات الٰہی میں نفی کی کیفیت اور تشبیہ و تمثیل کی ضرورت ہے ثبوت اصل صفات کا ضرور ہے اور یہی منطوق ہے کتاب و سنت کا اور اسی پر اجماع کیا ہے قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر نے اور انکار اس خوف سے کہ اس میں تشبیہ لازم آتی ہے محض خیال باطل اور عقیدہ فاسد ہے اور کمال سوء ظن ہے کتاب و سنت سے اور بدگمانی ہے شارع علیہ السلام اور صحابہؓ و تابعین و اکابر محدثین کے ساتھ اور الزام لگانا ہے اس کی معرفت اور بیان پر،

الْحَدَائِدُ مِنْ تَضَائِقِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا
فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى اكْسُوا خَلِيلِي فَيُؤْتَى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ
مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسٰى عَلَى أَثَرِهِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۳۴۴ :۔ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۵۳۴۵ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ
مِنْ أُمَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ۔

۵۳۴۶ :۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي
آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ

آسمان اور زمین کے اور لایا جائے گا تم کو ننگے پاؤں اور ننگے بدن بے ختنہ پس ہوگا اول ان شخصوں کا کہ لباس پہنائے جائیں گے ابراہیم
فرمائے گا اللہ تعالیٰ پہناؤ میرے دوست کو پس لائی جاویں گی دو چادریں نرم کتان سفید کی بہشت کی چادروں میں سے پھر پہنایا جاؤں گا میں
پیچھے ابراہیم کے پھر کھڑا ہوں گا میں داہنی طرف اللہ کے کھڑا ہونا کہ رشک لے جائیں گے مجھ پر اگلے اور پچھلے (دارمی)

۵۳۴۴ :۔ اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علامت مومنین کی دن قیامت کے پلصراط
پر (یہ کلمہ ہوگا) اے رب میرے سلامت رکھ (ترمذی) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۴۵ :۔ اور انس سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہے[۲] گناہ کبیرہ کرنے والوں کے لئے میری امت

۵۳۴۶ :۔ اور عوف بن مالک سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا میرے پاس آنے والا نزدیک پروردگار میرے
سے پس اختیار کیا مجھ کو اس میں کہ داخل ہو آدھی امت میری بہشت میں اور درمیان شفاعت[۳] کے پس اختیار کی میں نے شفاعت کو

سے (ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے جابر سے)

---

[۱] فرمائے گا اللہ تعالیٰ الخ یعنی فرشتوں کو، [۲] گناہ کبیرہ کرنے والوں کے لئے الخ کیونکہ صغائر تو وضو اور نماز سے روزانہ معاف ہو جاتے ہیں اور یہ شفاعت
مغفرت ذنوب کے لئے ہوگی بلکہ ترقی درجات کے لئے تمام صلحا اور اولیا کے لئے بھی ہوگی، [۳] پس اختیار کی میں نے شفاعت الخ سبحان اللہ کیا
شفقت تھی آپ کی اپنی امت پر اگر غور کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی شفاعت چھ طرح ہوگی، اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جبکہ
لوگ قبروں سے اٹھیں گے حساب کے پہلے میدان میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائیں گے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اسوقت آنحضرت صلعم
بخشوائیں گے اور حساب و کتاب کرواکے اس مصیبت سے نجات دلائیں گے اس کا نام شفاعت کبریٰ ہے یہ شفاعت حضرت صلعم کو مخصوص ہے دوسرے
کا اس میں دخل نہیں، دوسری شفاعت اس وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کئے جائیں گے اور حضرت ان کی شفاعت کرکے راہ سے
پھروا دیں گے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہنچ کر نجات پا دیں گے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ میں پڑ چکے ہیں نکالے
جائیں گے جن کے بدن سوائے سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچویں شفاعت سے بہشتی لوگوں کے اور زیادہ درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت
سے ان کافروں کو جنہوں نے حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب میں تخفیف ہوگی واللہ اعلم۔ ✣ ✣ ✣

وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

۵۳۴۳ ۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۵۳۴۴ ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِيْ اَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ اَرْبَعَمِائَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ اَنْ يُّدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ يُّدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ۔

اور شفاعت ثابت ہے اس کے لئے کہ مرے اس حال میں کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو، (ابن ماجہ)

۵۳۴۷ ۔ اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق میری امت سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعت کی اور بعض ان میں وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی اور بعضًا ان میں سے وہ ہوگا کہ شفاعت کرے گا عصبتہ[1] کی اور بعضًا ان میں سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہاں تک کہ داخل ہوگی تمام امت بہشت میں، (ترمذی)

۵۳۴۸ ۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا عزوجل نے وعدہ کیا مجھ سے یہ کہ داخل کریگا بہشت میں میری امت میں سے چار لاکھ بلاحساب[2] پس کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زیادہ کیجیے ہم کو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے اور اس طرح[3] پس لپ بنائیں دونوں ہاتھوں سے اور جمع کیا دونوں ہاتھوں اپنوں کو پھر کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زیادہ کر دہم کو یہ یا رسول اللہ فرمایا اس طرح[4] پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ چھوڑ دو[5] ہم کو اے ابوبکر پس کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہیں ضرر تم پر اے عمر کہ داخل کرے ہم سب کو بہشت میں پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق اللہ عزوجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی بہشت میں ایک لپ کے[6] ساتھ کر سکتا ہے پس فرمایا نبی صلعم نے کہ سچ[7] (رواہ فی شرح السنہ)

---

[1] عصبتہ کا اطلاق دس سے چالیس تک آتا ہے، [2] بلاحساب الخ یعنے بے حساب وکتاب و بے سابقہ عذاب، [3] پس لپ بنائیں الخ یعنی واسطے بیان بکثرت کے، [4] اس طرح یعنے وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونوں ہاتھوں سے، [5] چھوڑ دو ہم کو اے ابوبکر یعنی تاکہ عمل کریں اور بخوف عذاب عبادت میں زیادہ کوشش کریں، [6] ایک لپ کے ساتھ الخ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے لئے کف ثابت کیا ہے اور صفات الٰہی پر کبھی بار کلام گذاری، [7] سچ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے الخ علماء نے لکھا ہے کہ ابوبکر کا سوال احتیاج اور خاکساری اور نیازمندی کی قبیل سے تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول رضا بالقضاء و تسلیم بالقدر کی قبیل سے اور حضرت نے جو پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق جواب دیا اور دوبارہ عمر رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی تو یہ اس لئے کہ عمل اور توحید میں بشارت کو بڑا دخل ہے اور عمر کا کلام بھی بشارت کے قبیل سے ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تو دونوں کا مال ایک ہی ہوگا، ٭ ٭ ٭ ٭

۵۳۴۹ : وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ أَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِيْ أَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءًا فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۔

۵۳۵۰ : وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى أَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَإِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِيْ أَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا أَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَاؤُكَ

۵۳۴۹ : اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صف باندھ کر کھڑے ہونگے دوزخی پس گذریگا ان پر ایک شخص بہشتیوں میں سے پس کہے گا ایک شخص دوزخیوں میں سے اس بہشتی کو اے فلانے[۱] کہ نہیں پہچانتا ہے تو مجھ کو میں وہ ہوں کہ پلایا تھا میں نے تجھ کو ایک بار پانی اور کہے بعض[۲] انکا میں وہ شخص ہوں کہ دیا تھا میں نے تجھ کو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اس دوزخی کی پس داخل کریگا اسکو بہشت میں (ابن ماجہ)

۵۳۵۰ : اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص ان شخصوں میں سے داخل ہونگے آگ میں نہایت سخت ہوگا چلانا[۳] انکا پس فرماویگا[۴] پروردگار نعم نکالو انکو پس فرماویگا اللہ نعم ان سے کہ کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمہارا کہیں گے کہ کیا ہم نے یہ تاکہ رحم کرے[۵] تو ہم پر فرماویگا اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہارے لئے یہ ہے کہ جاؤ پس ڈالو[۶] اپنے تئیں اس جگہ کہ تھے آگ میں پس ڈالے گا ایک انکا اپنے تئیں آگ میں پس کریگا آگ کو اللہ تعالیٰ اس پر ٹھنڈا اور سلامت اور کھڑا رہے گا دوسرا پس نہیں ڈالیگا[۷] اپنے تئیں پس کہے گا اسکو پروردگار کہ کس چیز نے منع کیا تجھ کو ڈالنے تیرے سے اپنے تئیں آگ میں جیسے کہ ڈالا یار تیرے نے پس کہے گا وہ شخص اے رب میرے تحقیق میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجھ کو آگ میں نکالنے کے مجھ کو اس سے پس فرمادے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ تیرے لئے ہے جو کچھ کہ امید[۸] رکھی تو نے پس

[۱] اے فلانے، یعنی نام لے گا اسکا، [۲] بعض انکا، یعنی دوزخیوں کا کہا مظہر نے اس حدیث میں آپ نے رغبت دی ہے کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے پر احسان کرنا چاہیے خصوصاً نیک بختوں سے، [۳] چلانا، یعنی جزع فزع انکی، [۴] فرماویگا، یعنی دوزخ کے فرشتوں سے، [۵] تاکہ رحم کرے تو ہم پر یعنی اس لئے کہ تو دوست رکھتا ہے اسکو التجا کرے تجھ سے، [۶] ڈالو اپنے تئیں، اگر کوئی کہے کہ کیونکر آگ میں پڑنے کو محل کیا رحمت پر جواب یہ کہ یہ قبیلہ محل کرنے کے سبب سے ہے مسلیب پر اور تحقیق اس کی یہ ہے کہ چونکہ قصور کیا تھا انہوں نے دنیا میں امر الٰہی کی فرمانبرداری کرنے میں حکم کئے جائیں گے وہاں اس کا کہ فرمانبرداری کریں اس میں کہ اپنے تئیں آگ میں ڈالیں واسطے آگاہ کرنے اس کے کہ رحمت الٰہی مترتب رہے اس کی فرمانبرداری پر، [۷] پس کرے گا الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی مبتلا اور محنت اور مصیبت میں راضی رہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی بلا کو اس پر آسان کر دیتا ہے، [۸] نہیں ڈالے گا، یعنی بسبب امیدوار لطف و رحمت باری تعالیٰ کے، [۹] امید رکھی تو نے الخ اسمیں دلیل ہے اس پر کہ امید بندہ کی مولٰے سے مقبول اور موثر ہے بیچ کرم اور عطار الٰہی کے، ٭ ٭ ٭

فَيُدْخِلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۵۳۵۱ :- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ أَهْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۵۲ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ أَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۳۵۳ :- وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ

داخل کئے جائیں گے وہ دونوں شخص اکٹھے بہشت میں بسبب رحمت خدا تعالےٰ کے، (ترمذی)

۵۳۵۱ :- اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہونگے لوگ آگ[۵۱] پر پھر پھرینگے[۵۲] اس سے بسبب اعمال اپنے کے پس افضل ان کے گذریں گے مانند چمکنے بجلی کے پھر مانند چلنے ہوا کے پھر مانند دوڑنے گھوڑے کے پھر مانند سوار کے اپنے اونٹ پر پھر مانند دوڑنے مرد کے پھر مانند چلنے اسکے کے پاپیادہ، (ترمذی اور دارمی)

فصل تیسری

۵۳۵۲ :- ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق آگے[۵۳] تمہارے حوض ہے میرا مسافت درمیان دونوں طرفوں اسکے کے مانند مسافت کے درمیان جربا اور اذرح کے ہے کہا بعض راویوں نے کہ جربا اور اذرح دو بستیاں ہیں شام میں کہ درمیان ان دونوں کے مسافت تین دن کی ہے[۵۴] اور ایک روایت میں یہ زیادتی بھی آئی ہے کہ رکھے ہونگے اسکے کناروں میں آبخورے مانند ستاروں آسمان کے جو کوئی آویگا اس پر اور پیوے گا پانی اس میں سے پیاسا نہیں ہوتے کا بعد اس پینے کے کبھی، (بخاری و مسلم)

۵۳۵۳ :- اور حذیفہؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول اللہؐ نے اکٹھا کریگا[۵۵] اللہ تع برکت والا اور بلند قدر لوگوں کو پس کھڑے ہونگے مسلمان یہانتک کہ قریب کی جاویگی[۵۶] واسطے ان کے بہشت پس آوینگے[۵۷] مومن آدم کے پاس پس کہیں گے اے باپ ہمارے

---

[۵۱] آگ پر یعنی پر بسبب عبور کرنے کے پلصراط پر کہ دوزخ پر رکھا ہے، [۵۲] پھر پھریں گے، یعنے پار ہو جاویں گے اس سے، [۵۳] آگے تمہارے یعنی قیامت میں اور جربا اور اذرح دو گاؤں ہیں شام میں، [۵۴] مسافت تین دن الخ کہا صاحب قاموس نے جربا گاؤں ہیں اذرح کے برابر اور غلطی کی ہے جس نے کہ کہا ہے ان دونوں کے درمیان تین دن کی مسافت ہے یہ غلطی کسی راوی سے ہوئی کہ اس سے زیادتی کر گئی جس کو دارقطنی کے بیان کیا ہے اسی طرح ما بین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ وجربا واذرح، [۵۵] اکٹھا کریگا یعنے محشر میں، [۵۶] قریب کی جاویگی الخ جیسے کہ اللہ عز وجل نے فرمایا وازلفت الجنۃ علمت نفس ما احضرت، [۵۷] آویں گے مومن یعنے خاص ایماندار ہر امت کے،

فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ لَسْتُ
بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ
ذٰلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيمًا
فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوحِهِ فَيَقُولُ عِيسَى
لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُومَانِ
جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَأَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ
الْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَأَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ
فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ
قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا

کھولو ہمارے لئے بہشت کو پس کہیں گے آدمؑ کہ نہیں نکالا تم کو بہشت سے مگر تمہارے باپ کی خطا نے نہیں ہوں میں لائق اس کار کے جاؤ تم[۱] طرف میرے بیٹے ابراہیمؑ کے کہ خلیل اللہ ہے فرمایا حضرتؐ نے پس کہیں گے ابراہیمؑ کہ نہیں ہیں لائق اس کام کے نہیں تھا میں خلیل مگر پرے سے[۲] اس کے قصد کرو طرف موسےٰؑ کے کہ کلام کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا پس آویں گے حضرت موسیٰؑ کے پاس پس کہیں گے وہ کہ نہیں لائق میں اس کے جاؤ طرف عیسےٰؑ کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اس کے ہیں پس کہیں گے عیسےٰؑ کہ نہیں ہیں اس کار کے پس آویں گے وہ محمد صلعم کے پاس پس کھڑے ہوں گے محمدؐ اور اذن چاہیں گے پس اذن دیا جاویگا آپ کو اور بھیجی جاویگی امانت[۳] اور ناتا پس کھڑی ہوگی امانت اور ناتا دونوں طرف پلصراط کے دائیں اور بائیں پس گذریں گے جماعت[۴] کا افضل ہے تم میں سے مانند بجلی کے کہا ابوہریرہؓ نے کہ کہا میں نے آنحضرتؐ سے کہ فدا ہو جیو تم پر ماں باپ میرے کیونکہ ہو گا مانند گذرنے بجلی کے فرمایا کہ کیا نہیں دیکھتے تم طرف بجلی کے کہ کیونکر گذر جاتی ہے اور پھر آتی ہے آنکھ جھپکنے میں پھر مانند گذرنے ہوا کے پھر مانند گذرنے پرندوں کے اور دوڑنے مردوں کے پیادوں کے جاری کرینگے انکو اعمال انکے اور پیغمبر تمہارے کھڑے ہونگے پلصراط پر کہتے ہونگے اے میرے رب سالم رکھ سالم رکھ یہانتک کہ عاجز ہونگے عمل بندوں کے یہانتک کہ آویگا

[۱] طرف بیٹے میرے ابراہیمؑ کے الخ یعنی وہ افضل رسولوں خدا کے سے ہے اور جد خاتم الانبیاء ہے اس سے حال اپنا عرض کرو، [۲] مگر پرے اسکے پرے اس کے یعنی مجھے اللہ جل جلالہ کی اتنی نزدیکی نہیں ہوئی کہ کوئی آڑ نہ رہے بلکہ دو حجاب تھے نہ میں نے اس سے بات کی بلا واسطہ نہ میں نے اسکو دیکھا کہا صاحب تحریر نے کہ یہ کلام حضرت ابراہیمؑ سے انکساری اور تواضع کے طور پر وارد ہوگا میں اس بلند مقام کے لائق کہاں اور جو بزرگیاں مجھ کو ملی ہیں جبرائیلؑ کے واسطے سے ملی ہیں مگر موسیٰؑ کے انکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلا واسطہ کلام کیا ہے انکے پاس جاؤ، [۳] نہیں ہیں لائق اس کار کے، یعنی پس سوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہمارے نبی پر اس حدیث سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ بڑے بڑے کاموں میں پہلے موسےٰ اور بزرگ لوگوں کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور ہمارے پیغمبرؐ جو اس کام سے انکار کریں گے وہ اسوجہ سے کہ آپ جانتے ہونگے کہ یہ میرا ہی کام ہے اور یہ خدا نے میرے ہی لئے رکھی ہے، [۴] امانت اور ناتا یہ دونوں بڑے کام ہیں جن کا خیال مومن کو ہمیشہ رکھنا چاہیے امانت یعنی خلوص اور سچائی صداقت اور راستبازی بات چیت ہر کام کاج میں اور ناتا یعنی رشتہ داروں سے جو محتاج ہوں سلوک کرنا اس کی خبر لینا، [۵] گذریں گے الخ ظاہر یہ ہے کہ مراد ان سے انبیاء ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان سے مراد اولیاء امت ہوں، [۶] یہانتک کہ عاجز ہوں گے الخ عمدہ اعمال والے نکل جاویں گے جن کے نیک عمل کم ہیں ان کو پار ہونا دشوار ہوگا، ؎

يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۵۴ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِيرُ قَالَ إِنَّهُ الضَّغَابِيسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۵۵ :۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلَاثَةٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

ایک شخص پس نہ چل سکے گا پل صراط سے مگر گھسٹتا ہوا سرین کے بل فرمایا حضرتؐ نے اور دونوں طرف صراط کے آنکڑے ہونگے لٹکائے گئے حکم کئے گئے پکڑیں گے اس شخص کو کہ حکم کئے گئے ساتھ اسکے پس بعضے انکے زخمی ہو کر نجات پاوینگے اور بعضے ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈالے جائیں گے قسم ہے اس ذات کی کہ جان ابوہریرہؓ کی اسکے ہاتھ میں کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ[1] ہے۔ (مسلم)

۵۳۵۴ :۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گی آگ دوزخ سے ایک قوم بسبب شفاعت کے گویا کہ وہ تعاریر ہیں کہا ہم نے کہ کیا ہے تعاریر فرمایا وہ[2] ڈرے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۵۳۵۵ :۔ اور عثمانؓ بن عفانؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت کرینگے دن قیامت کے تین طرح کے لوگ انبیاء پھر علماء[3] پھر شہداء (روایت کی یہ ابن ماجہ نے)

---

[1] البتہ ستر برس کی راہ ہے یعنی اگر کوئی چیز اس میں گرے تو ستر برس تک تہ کو پہنچے معاذ اللہ، [2] وہ ڈرے، یعنی چھوٹے ککڑی کے کیونکہ وہ جلد بڑھتا ہے یعنی اگرچہ یہ جل کر کوئلہ ہو جاوینگے پر جب نکال کر نہر الحیوٰۃ میں ڈالے جاویں گے تو بہت جلد سرسبز ہو جاویں گے، [3] یعنی دین کے عالم با عمل جو پیغمبرؐ کے نائب ہیں،

❊ ❊ ❊

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۵۶ :۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

۵۳۵۷ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

۵۳۵۸ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَیْنَهُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُهَا عَلٰی رَاْسِهَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

باب ہے بیچ بیان حال جنت اور لوگوں اسکے کے

فصل پہلی

۵۳۵۶ :۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تیار کی ہیں سنے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ گذری ماہیت اسکی کسی آدمی کے دل پر پس پڑھو اگر چاہو تم اس آیت کو پس نہیں جانتا کوئی نفس اس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی واسطے سب بیداریوں کے جو ٹھنڈک ہے آنکھوں کی، (بخاری، مسلم)

۵۳۵۷ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے کہ جگہ ایک کوڑے کی بہشت میں بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے (بخاری، مسلم)

۵۳۵۸ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے اول روز میں جانا راہ خدا میں یا آخر روز میں جانا اسمیں بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے اور اگر ایک عورت بہشتیوں کی عورتوں میں سے جہان کی طرف زمین کے تو البتہ روشن کردے اس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے اور البتہ بھر دے وہ عورت اس چیز کو کہ درمیان ان دونوں کے ہے خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اسکے سر کی بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے، (بخاری)

---

۱ نہ کسی آنکھ نے دیکھا یعنی اسکی ذات کو، ۲ اور نہ کسی کان نے سنا یعنی انکی صفات کو، ۳ اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق اسکی، ۴ جگہ ایک کوڑے کی بہشت میں، یعنی تھوڑی سی جگہ اور ذکر کوڑے کا بسبب عادت کے ہے کہ سوار جب ایک جگہ اترنے کا ارادہ کرتا ہے تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہے تاکہ علامت ہو اس پر کہ اور کوئی وہاں نہ اترے ۵ اول روز میں جانا الخ تخصیص ان دونوں وقتوں کی بطریق عادت کے ہے اور مراد مطلق وقت و ساعت ہے اگرچہ اول و آخر وقت میں نہ ہو اور راہ خدا جہاد ہے اور ہجرت اور حج اور طالب علم یہاں تک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کے نفقہ عیال کے لئے بھی راہ خدا ہے، ۶ بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اسلئے کہ بہتر ہیں کہ دنیا و مافیہا فانی ہے اور یہ چیزیں سدا رہنے والی ہیں ۷ اور یا ضمیریں پھرتی ہیں آسمان و زمین کی طرف یا جنت اور زمین کی طرف اور یہ ظاہر تر ہے واسطے ذکر ہوتے انکے کے

۵۳۵۹:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۳۶۰:۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَیْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَّا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْکِبْرِیَاءِ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ جَنَّةِ عَدْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۳۶۱:۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَّا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِّنْهَا تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا یَکُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ

۵۳۵۹:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ایک درخت[1] ہے کہ چلتا سوار نیچے سایہ اسکے کے سو برس تک اور قطع نہ کرے اسکی مسافت کو اور البتہ جگہ مقدار کمان ایک تمہارے کے بہشت میں بہتر ہے اس چیز سے کہ نکلا اس پر آفتاب یا غروب ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

۵۳۶۰:۔ اور ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن کے لئے بہشت میں البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سے چوڑائی اسکی اور ایک روایت میں ہے کہ لنبائی اسکی ساٹھ کوس کی اور ہر کونے میں اس خیمہ کے اہل خانہ ہونگے جو نہ دیکھیں گے[2] دوسرے کونے والوں کو پھرا کریگا ان سب[3] گھر والوں پر مسلمان اور دو بہشتیں[4] ہیں چاندی کے ہیں باسن اسکے اور جو کچھ کہ ان میں ہے اور دو بہشت ہیں کہ سونے کے ہیں باسن اسکے اور جو کچھ کہ ان میں ہے اور نہیں مانع درمیان بہشتوں کے اور درمیان نظر کرنے انکے کے طرف پروردگار اپنے کے مگر چادر بزرگی کی اوپر چہرہ مبارک پروردگار کے جنت عدن میں (بخاری، مسلم)

۵۳۶۱:۔ اور عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت میں سو درجے[5] ہیں درمیان ہر دو درجوں کے اتنا فرق ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے اور فردوس سب جنتوں سے بلند تر ہے اور دوسرے درجہ کے اسی سے رواں کی جاتی ہیں چار دوں نہریں بہشت کی اور اوپر فردوس[6] کے عرش ہے مانگو تم اللہ تعالیٰ سے

[1] ایک درخت ہے الخ مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہیٰ ہے بیر مٹکے کے برابر اور پتے کان کے برابر ہیں اور بعضے اسکو طوبیٰ کہتے ہیں، [2] نہ دیکھیں گے الخ یعنی کشادگی کے سبب سے، [3] اور دو بہشتیں ہیں الخ اس حدیث میں ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور ومن دونھما جنتان کا بیان ہے، [4] سو درجے ہیں اور بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا عدد درج الجنۃ عدد آیات قرآن فمن دخل الجنۃ من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ تو ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ ان سو درجوں سے وہ درجے مراد ہیں جن کی وصف حدیث میں مذکور ہے اور احتمال ہے کہ باقی کے درجے انکے تحت ہوں کم یا زیادہ واللہ اعلم، [5] اور اوپر فردوس کے عرش ہے یعنی اللہ جل شانہ کا [6] اور کہا ایک شارح نے اور ہمراہ اسکے ابن الملک نے بھی کہ اہل سے مراد بیویاں ہیں کہ جن سے جماع کریگا اور پھرنا کنایہ ہے جماع سے، ٭ ٭

الْفِرْدَوْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ۔

۵۳۶۲ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَأْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْا فِي وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ إِلَى أَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَأَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۶۳ :۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرَى مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا

سلہ تو مانگو اس سے فردوس (ترمذی) کہا مولف نے کہ نہیں پائی میں نے یہ حدیث صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی میں۔

۵۳۶۲ :۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ایک بازار ہے جمع ہونگے اس میں بہشتی ہر جمعہ میں پس چلے گی ہوا شمال کی پس ڈالے گی وہ ہوا ان کے مونہوں میں اور کپڑوں میں پس زیادہ ہوں گے وہ حسن وجمال میں پس پھر یں گے اس حال میں کہ زیادہ ہو گئی ہوں گی خوبصورتی اور جمال میں پس کہیں گے ان سے گھر والے انکے کہ قسم ہے خدا کی تحقیق زیادہ کیا تم نے بعد جدا ہونے کے ہم سے حسن وجمال کو پس کہیں گے بہشتی گھر والوں سے اور تم نے بھی قسم اللہ تعالیٰ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کو۔ (مسلم)

۵۳۶۳ :۔ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگے بہشت میں بصورت چودھویں رات کے چاندکی ہوں گے پھر وہ لوگ کہ قریب ہوں گے اس جماعت کے داخل ہونگے مانند نہایت روشن تارے کے بیچ آسمان کے روشنی میں دل بہشتیوں کے اوپر دل ایک شخص کے ہونگے نہیں ہوگا کچھ اختلاف ان میں اور نہ دشمنی رکھی آپس میں ہر شخص کے لئے بہشتیوں میں سے دو دو بیبیاں ہونگی حور عین سے دیکھا جاتا ہے گودا حوروں کی پنڈلیوں کی ہڈی اور گوشت کے نیچے سے بسبب نہایت حسن کے ساتھ پاکی کے یاد کریں گے بہشتی اللہ تعالیٰ کو صبح و شام نہ بیمار ہونگے بہشتی نہ پیشاب کریں گے اور نہ پاخانہ پھریں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ رینٹھ سنکیں گے باسن ان کے سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھیاں ان کی سونے کی اور ابندھن ان کی انگیٹھیوں کا اگر

سلہ تو مانگو تم اس سے فردوس یا اللہ ہم کو فردوس عنایت کر، سلہ ہوا شمال کی یعنی الخ، سلہ پس ڈالے گی ہوا یعنی وہاں کے گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیوں کا حسن ہمیشہ بڑھا کرے گا، سلہ نہیں ہوگا کچھ اختلاف ان میں الخ یعنی ان میں اختلاف عادات و اخلاق میں نہ ہوگا، سلہ دیکھا جاتا ہے الخ یعنی ان کی پنڈلیاں مثل بلور کے شفاف ہیں کہ ان کے اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہے پھر جب پنڈلیوں کا یہ حال ہے تو ان کے بدن کا حسن اسی پر قیاس کرنا چاہیئے۔

يَمْتَخِطُونَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۶۴:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۶۵:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۶۶:۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہوگا اور عراق ان کا مشک ہوگا سب[1] اور سیرت ایک مرد کے ہوں گے اور پر شکل باپ اپنے کے کہ آدم ہیں ساٹھ گز کے جانب آسمان میں، (بخاری، مسلم)

۵۳۶۴:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشتی کھاویں گے بہشت میں اور پیویں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ پیشاب کریں گے اور نہ پاخانہ پھریں گے اور نہ ناک سنکیں گے عرض کیا صحابہؓ نے تو حال فضلہ طعام کا کیا ہے فرمایا ڈکار[2] اور پسینہ مثل نراوت کستوری کے الہام کئے جاویں گے بہشتی تسبیح اور تحمید جیسے کہ باہر نکلتا ہے تم سے دم، (مسلم)

۵۳۶۵:۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص داخل ہوگا بہشت میں چین میں رہے گا اور نہ فکرمند ہوگا اور نہ پرانے ہوں گے کپڑے اس کے اور نہ تمام ہوگی جوانی اس کی[3]، (مسلم)

۵۳۶۶:۔ اور ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکارے گا[4] پکارنے والا تمہارے لئے ہے کہ تندرست رہو تم پس نہ بیمار ہو تم کبھی اور تمہارے لئے ہے کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبھی اور تمہارے لئے ہے کہ جوان رہو تم پس نہ بوڑھے ہو تم کبھی اور تمہارے لئے ہے کہ چین میں رہو اور محنت نہ دیکھو کبھی، (مسلم)

---

[1] سب اور پر سیرت ایک مرد کے ہونگے یعنی سب کے اخلاق یکساں ہونگے، [2] فرمایا ڈکار اور پسینہ مثل نراوت کستوری کے، یعنی بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہو کر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اس طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا، اللهم انی اسئلک الجنة الفردوس، [3] نہ تمام زندگی الخ یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھا نہ ہوگا، [4] پکارے گا الخ یعنی فرشتہ بہشت میں یہ پکارے گا بہشتیوں کو سنائے گا کہ مطمئن ہو جائیں، ❊ ❊ ❊

۵۳۶۳: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَتَرَاءُوْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِھِمْ کَمَا تَتَرَاءُوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَبْلُغُھَا غَیْرُھُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۳۶۴: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُھُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۶۵: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَالَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ

۵۳۶۳- اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہشتی دیکھیں گے بالاخانے والوں کو اپنے اوپر جیساکہ دیکھتے ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا[1] بیچ کنارے آسمان کے جانب مشرق یا مغرب میں اتنا فرق ان میں زیادتی مراتب کے سبب سے ہوگا[2] عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! یہ منازل پیغمبروں کی ہوں گی[3] کہ نہیں پہنچیں گے ان کو غیر پیغمبروں کے فرمایا ہاں قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پہنچیں گے اس کو وہ مرد کہ ایمان لائے ہیں ساتھ

۵۳۶۴- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوں گے جنت میں کتنی قومیں کہ دل ان کے مانند[4] دل پرندوں کے ہیں- (مسلم)

۵۳۶۵- اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرمائے گا بہشتیوں کو اور پکارے گا اے بہشتیو پس کہیں گے حاضر ہیں ہم اے رب ہمارے اور موجود ہیں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ آیا راضی ہوئے تم پس کہیں گے اور کیا ہے ہم کو کہ راضی ہو دیں ہم اے رب ہمارے حالانکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نے ہم کو وہ چیز کہ نہیں عنایت فرمائی کسی کو مخلوقات اپنی سے پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ نہ اوّل میں تم کو بہتر چیز سے

---

[1] باقی رہا ہوا الخ یہ معنی ہیں لفظ غابر کے اور غابر غین معجمہ اور باء موحدہ سے ماخوذ ہے غبور سے جو بمعنی بقاء کے ہے اور مراد اس سے باقی رہا ہوا افق میں بعد پھیلنے روشنی فجر کے کہ اس وقت چمکتا ہے ستارہ روشن اور بعض روایتوں میں غایر یا تحتانیہ سے بھی آیا ہے جو ماخوذ ہے غور بمعنی نشیبت کے مگر اس روایت میں تصحیف ہے اور پہلی روایت مشہور ہے۔ [2] زیادتی مراتب کے سبب سے ہوگا کہ بعض کا مرتبہ بلند اور بعض کا مرتبہ پست ہوگا بوجہ تفاوت درجات کے۔ [3] یہ منازل پیغمبروں کی ہوں گی الخ یعنی ایسے عمدہ مکان تو پیغمبروں ہی کے ہوں گے۔ [4] مانند دل پرندوں کے ہیں۔ مراد خوفناک نرم دل لوگ ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں جیسے چڑیاں آدمیوں سے ڈرتی رہتی ہیں کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارہ سے بھاگ جاتی ہیں۔

عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۶۶:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى وَيَتَمَنَّى فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۶۷:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۶۸:۔ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۳۶۹:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ

ہمارے کونسی چیز بہتر ہے اس پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ عنایت کرونگا میں تم پر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہوؤں گا[1] تم پر بعد اسکے کبھی (بخاری، مسلم)

۵۳۶۶۔ اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ادنیٰ مرتبہ[2] ایک تمہارے کا بہشت سے اس مقدار ہے کہ فرمائے گا اس کو اللہ تعالیٰ کہ آرزو کر پس آرزو کرے گا پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کو کہ آرزو کی تو نے پس کہیگا ہاں پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کو کہ پس تحقیق تیرے لیے ہے جو کچھ کہ آرزو کی تو نے اور مانند اس کی ساتھ اس کے (مسلم)

۵۳۶۷۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہروں سے ہیں[3]۔ (مسلم)

۵۳۶۸۔ اور عتبہ بن غزوان سے روایت ہے کہ ذکر کیا گیا روبرو ہمارے اگر پتھر ڈالا جائے دوزخ کے کنارہ پر سے پس گرتا چلا جائے اس میں ستر برس نہ پہنچے اس کی تہ میں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی البتہ بھرے جاویں گے دوزخ اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا۔ ہمارے لیے کہ درمیان دو بازوؤں دروازوں جنت کے سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہے اور البتہ آئے گا اس پر ایک دن کہ وہ بھری

دوسری فصل

۵۳۶۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ! کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے

[1] پس نہ خفا ہوں گا الخ سبحان اللہ مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہے کہ اس پر جنت کی تمام نعمتیں قربان ہیں۔ [2] تحقیق ادنیٰ مرتبہ الخ جب ادنیٰ بہشتی کا یہ مرتبہ ہے کہ جتنا مانگے گا اس سے دگنا یا دس گنا پائیگا تو بڑے بڑے مرتبے والوں کو خدا ہی جانے کہ کیا کچھ ملیگا۔ [3] بہشت کی نہروں سے ہیں اور اس حدیث کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہاں اسلام پھیل جائیگا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں جائیگا دوسرے یہ کہ درحقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت والجماعت کا یہی مذہب ہے اور

اَلْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّۃُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَۃٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَۃٌ مِّنْ فِضَّۃٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا يَبْلٰی ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰی شَبَابُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۳۷۰:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۷۱:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَۃُ عَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۵۳۷۲:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ لَوْ اَنَّ الْعٰلَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

غرض کیا ہم نے آپ سے کہ بہشت کس چیز سے ہے[1] عمارت اس کی فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اس کا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریاں اسکی موتی اور یاقوت کی اور خاک اس کی مثل[2] زعفران کے جو کوئی کہ داخل ہوگا اسمیں چین میں رہے گا اور مشقت نہیں دیکھے گا اور ہمیشہ جیویگا اور کبھی نہ مریگا اور پرانے ہونگے کپڑے اس کے اور نہ فنا ہوگی جوانی اس کی (احمد، ترمذی، دارمی)

۵۳۷۰۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے جنت میں کوئی درخت مگر کہ تنہ[3] اسکا سونے کا ہے (ترمذی)

۵۳۷۱۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت میں[4] سو درجے ہیں درمیان ہر دو درجوں کے فرق سو برس کا ہے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے)

۵۳۷۲۔ اور ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت میں سو درجے ہیں ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہوں ایک درجے میں ان درجوں میں سے تو البتہ کفایت کرے انکو (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

یہی معنی صحیح ہے اور معراج کی حدیث طویل میں بروایت انسؓ انشاء اللہ تعالی آئیگا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلے ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے سیحان اور جیحان سیحون کے سوا ہیں یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں ارمن کی بلاد میں ہیں اور نیل ایک دریا ہے ملک افریقہ میں جس کا طول تین ہزار میل تک ہے اور فرات وہ عراق عرب میں واقع ہے اس کا پانی نہایت شیریں اور ہاضم ہے۔ [1] بہشت کس چیز سے ہے عمارت اس کی الخ یعنی پتھر کی ہے یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی [2] مثل زعفران کے زرد خوشبودار۔ [3] مگر کہ تنہ اس کا سونے کا ہے اور ٹہنیاں اس کی مختلف ہیں کسی کی سونے کی اور کسی کی چاندی کی۔ [4] تحقیق بہشت الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشت میں سو درجے ہیں اور درمیان ہر دو درجوں کے سو سال کی مسافت ہے اور عبادہؓ کی حدیث جو بروایت ترمذی فصل اول میں گذری معلوم ہوتا ہے کہ درمیان ہر دو درجوں کے اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان تو ان میں بھی کوئی تعارض نہیں ہے۔ کیونکہ بہشت کے درجے قرآن کی آیتوں کے عدد کے مطابق ہیں جیسے ہم نے عبادہ کی حدیث کے حاشیہ پر اسکو بیان کیا تو اسکا یہ مطلب ہے کہ بہشت کے مراتب میں سے سو تو اس صفت کے درجے ہیں جو عبادہؓ کی حدیث میں گذرے اور سوا اس صفت کے جنکا اس حدیث میں ذکر ہے۔ اب تعارض نہیں رہا۔

۵۳۷۳:۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۳۷۴:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۷۵:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۷۶:۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

۵۳۷۳۔ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وفرش مرفوعۃ فرمایا بلندی ان بچھونوں کی[1] جیسے کہ مسافت ہے درمیان آسمان و زمین کے پانسو برس کی (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۷۴۔ اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق[2] اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت میں دن قیامت کے روشنی ان کے چہروں کی ہوگی مانند روشنی چودھویں رات کے چاند کی اور جماعت دوسری[3] مانند بہترین ستارہ چمکتے کے آسمان میں واسطے ہر شخص کے ان میں سے دو بی بیاں ہوں گی[4] ہر بی بی پر ستر جوڑے ہوں گے دیکھا جائیگا گودہ پنڈلی ان کی کا ستر جوڑوں کے ستر جوڑوں کے اوپر سے (ترمذی)

۵۳۷۵۔ اور انسؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ دیا جائیگا مومن بہشت میں قوت اپنی اور اتنی جماع کی[5] عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کی اتنی عورتوں سے فرمایا کہ دیا جائیگا[6] قوت سو مردوں کی (ترمذی)

۵۳۷۶۔ اور سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر اسقدر کہ اٹھائے ناخن ان چیزوں میں سے کہ بہشت میں ہیں[7] ظاہر ہو تو البتہ زینت دار ہو جائے بسبب اس کے وہ چیز کہ درمیان اطراف آسمان و زمین کے ہے اور اگر تحقیق ایک شخص

---

[1] بلندی ان بچھونوں کی الخ یعنی جنت کے درجوں کے بچھونے ایسے بلند ہونگے جیسے ابوسعیدؓ کی حدیث میں ابھی گذارہ ان للجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض۔ [2] اول جماعت یعنی انبیاء علیہم السلام کی۔ [3] اور جماعت دوسری کہ وہ اولیاء اور صلحاء ہیں۔ [4] دو بی بیاں ہونگی اور حدیث میں آیا ہے کہ ادنیٰ اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اسکی بہتر بیبیاں اور ہزار خادم ہونگے اور وجہ مطابقت یہ ہے کہ دو بیبیاں تو ایسی ہونگی کہ گودا ان کی پنڈلیوں کا ستر لباس کے اندر سے معلوم ہوگا اور باقی انکے علاوہ یا یہ کہ دو بیبیاں ہوں دنیا کی عورتوں میں سے اور ستر حوروں میں سے کہ سب ملکر بہتر ہوں [5] قوت اتنی اور اتنی جماع کی یہ کنایہ ہے عورتوں سے مثلاً سو سے۔ [6] دیا جاویگا الخ یعنی پس کیوں نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی [7] ظاہر ہو لیتے دنیا میں

وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۳۷۷:- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۳۷۸:- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُّرْدًا مُّكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۷۹:- وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهُ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۳۸۰:- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ

بہشتیوں میں سے جہاں کے پس ظاہر ہوں کڑے اس کے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اس کی سورج کی روشنی کو۔ جیسے کہ مٹا دیتا ہے سورج ستاروں کی روشنی کو (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے

۵۳۷۷:- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہوں گے بن بال کے امرد آنکھیں انکی ہوں گی[1] سرمگیں نہ فنا ہو گی جوانی ان کی اور نہ پرانے ہوں گے کپڑے ان کے (ترمذی، دارمی)

۵۳۷۸:- اور معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہوں گے بہشتی بہشت میں اس حال میں کہ صاف ہو گا بدن بالوں سے بے ریش سرمگیں آنکھیں تیس برس کے[2] (ترمذی)

۵۳۷۹:- اور حضرت اسماء بنت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ ذکر کیا گیا ان کے لیے سدرۃ المنتہیٰ کا[3] فرمایا آپ نے چلے گا سوار بیچ سایہ شاخوں اس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑے گا اس کے سایہ میں سو سوار شک کیا ہے راوی حدیث نے اس درخت پر ٹڈے ہیں سونے کے گویا کہ میوے اس کے مانند مشکوں کے ہیں (ترمذی) کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۸۰:- اور انسؓ سے روایت ہے کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہے کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہے کہ دی مجھ کو خدا تعالیٰ

---

[1] ہوں گی سرمگیں یہ ترجمہ ہے کحلی کا کحل وہ مرد ہے کہ جس کی پلکوں کی جڑیں سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھیں معلوم ہوں گویا سرمہ لگایا ہے ۱۲ [2] تیس برس یا تینتیس برس کے اس لیے کہ کمال جوانی کا یہی وقت ہے ۱۲ [3] سدرۃ المنتہیٰ الخ یہ درخت ہے بیری کا یہ درخت سات آسمان سے اوپر ہے اور حد سے نیچے اور اوپر میں نیچے کے لوگ اوپر نہیں پہنچتے اور اوپر والے نیچے نہیں اترتے ایک روایت میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان پر ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ ساتویں آسمان پر ہے اور دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ جڑ اس کی چھٹے آسمان پر ہے اور شاخیں ساتویں پر اور قاضی عیاض نے تو کہا اس کے تخم زمین میں ہیں اگر یہ ثابت ہو جاوے تو کوئی اشکال نہیں رہتا ۱۲ [4] وہ نہر یعنی نہر الٰہی کی کہ دونوں طرف اس کے دو حوض ہیں، ایک تو جنت میں ہے اور دوسرا موقف میں

قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللّٰهُ يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ إِنَّ هٰذِهِ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۸۱ :- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنِ اللّٰهُ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ إِلَّا فَعَلْتَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۸۲ :- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُو سَوْرَةَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ أَبُو سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَرْوِي الْمَنَاكِيرَ

نے وہ نہر ش یعنی بہشت میں شہ نہایت سفید ہے پانی اس کا دودھ سے اور نہایت شیریں ہے شہد سے اس کے کناروں میں پرندے جانور ہیں دراز گردن کہ گردنیں ان کی مانند گردنوں اونٹوں کی کہا عمرؓ نے تحقیق وہ پرندے متنعم ہوں گے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھانے والے انکے متنعم تر ہونگے ان سے (ترمذی)

۵۳۸۱ :- اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! کیا بہشت میں گھوڑے بھی ہوں گے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے داخل کیا تجھ کو بہشت میں پس نہ چاہے گا تو کہ سوار کیا جائے بہشت میں یاقوت سرخ کے گھوڑے پر کہ اڑا دے وہ گھوڑا تجھ کو بہشت میں سلہ جہاں چاہے تو مگر کہ کرے گا تو سلہ اور رسول کیا آنحضرت سے ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ! آیا بہشت میں اونٹ بھی ہوں گے کہا بریدہؓ نے جواب دیا آپؐ نے اس شخص کو کہ جواب دیا اس کے یار کو پس فرمایا اگر داخل کریگا تجھ کو اللہ تعالیٰ بہشت میں تو ہو گا سلہ تیرے لیے بہشت میں جو کچھ کہ چاہے دل تیرا اور لذت پائے آنکھ تیری (ترمذی)

۵۳۸۲ :- اور ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ! تحقیق میں دوست رکھتا ہوں گھوڑوں کو کیا بہشت میں گھوڑے ہوں گے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت میں دیا جائے گا تجھ کو گھوڑا یاقوت کا اس کے دو بازو ہوں گے پھر سوار کیا جائیگا تو اس پر پھر اڑلے جائے گا تجھ کو جہاں چاہے گا تو (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہیں اسناد اس کی قوی اور ابو سورہ کہ راوی اس حدیث کا ہے ضعیف ہے سلہ حدیث میں در اسنا

ش یعنی بہشت میں اور کہا کہنے والے نے یعنی بہشت میں اس لیے کہ اکثر اس کا بہشت میں جا کر وہ نہر ختم ہوتی ہے ۱۲ سلہ اڑا دے وہ گھوڑا تجھ کو بہشت میں الخ یعنی جہاں تو جانا چاہے تجھ کو جلدی لے جاوے ۱۲ سلہ مگر کہ کرے گا تو یعنی مقصود اپنا پائے گا تو حاصل یہ کہ بہشت میں جو کوئی جو کچھ چاہے گا پائے گا

۵۳۸۴:- وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يَخْلُدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ-

۵۳۸۳:- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ-

۵۳۸۵:- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ

۵۳۸۳:- اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[1] نے کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہوں گے اسی صفوں اس امت سے ہوں گے اور چالیس اور امتوں سے (ترمذی، دارمی) اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں ۔

۵۳۸۴:- اور سالم تابعیؓ سے کہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ[2] سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بہشت کا کرامت میری اس دروازہ سے داخل ہوگی بہشت میں چوڑان اس کی مقدار مسافت میر اس سوار کے ہے کہ خوب جانتا ہے ڈرانا گھوڑے کا تین برس[3] پھر تحقیق بہشتی البتہ تنگ کیے جائیں گے دروازے پر یہاں تک قریب ہے کندھے ان کے ٹل جائیں گے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے حال اس حدیث سے پس نہ پہچانا اسکو اور کہا بخاری نے کہ یخلد[4] بن ابی بکر روایت کرتا ہے منکر ۔

۵۳۸۵:- اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق بہشت میں ایک بازار ہے نہیں

---

۱۲ سے تو ہو گا نیز سے لیے بہشت میں الخ اس حدیث میں ولکم مافیہا ماتدعون کا بیان ہے ۱۲ سے ضعیف ہے الخ یعنی ضعیف کی نسبت کی جاتی ہے اس کی طرف بسبب کسی سبب ضعف کے ۱۲ سے حدیث میں. یعنی علم حدیث میں یا اسناد حدیث میں [1] کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہوں گے الخ شفاعت کے باب میں گذرا مر فرما کہ تم نصف اہل جنت ہو گے اور یہاں فرمایا دو چند جواب یہ ہے حضرتؐ کو امید یہ تھی کہ میری امت نصف اہل جنت ہوں گے بعد ازاں زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کے اس سے کہ امید رکھتے تھے اور یہ زیادتی فضل وکرم اس کا ہے بیچ حق حبیب اپنے کے اور امت اسکی کے اور اللہ کا فضل بڑا ہے کہا طیبیؒ نے احتمال ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اسی صفوں کے آدمیوں کی تعداد اور انبیاء کی امتوں کی چالیس صفوں کی تعداد کے برابر ہو کر کہا شیخ عبدالحق نے مگر یہ احتمال بعید ہے ۱۲ [2] اپنے باپ سے یعنی عبداللہ بن عمرؓ سے ۱۲ [3] تین برس. بعض نے کہا تین رات مگر تین برس کہنا ظاہر تر ہے اس لیے کیا اس میں مبالغہ نکلتا ہے اور مراد اس سے کثرت ہے تحدید مراد نہیں ہے ورنہ یہ حدیث اس حدیث کے مخالف پڑے گی جس میں مذکور ہوا کہ مابین دونوں بازوؤں کے دروازوں جنت سے مسیرت چالیس برس کی ہے اور ممکن ہے یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرتؐ کے ساتھ قلیل کے پھر اعلام کئے گئے ساتھ کثیر کے یا حل کیا جائے اوپر اختلاف دروازوں کے بسبب اختلاف داخل ہونے والوں کے اور میں یہ کہتا ہوں جب خالد بن ابی بکرؓ اس حدیث کا راوی ضعیف ہے اور ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا اور امام بخاری نے بھی اس حدیث کو نہ پہچانا تو حدیث ضعیف گذشتہ حدیث کا جو صحیح حدیث ہے کیونکر مقابلہ کریگی ۱۲ [4] یخلد بن ابی بکر یعنی جو راوی ہے اس حدیث کا اور لفظ یخلد سہو ہے کاتب سے ورنہ اصل میں خالد بن ابی بکر ہے ۱۲

لَسُوْقًا مَا فِیْهَا شِرًی وَّلَا بَیْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَی الرَّجُلُ صُوْرَةً
دَخَلَ فِیْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۳۸۶ :۔ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ لَقِیَ اَبَا هُرَیْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ
یَّجْمَعَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ فِیْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِیْدٌ اَفِیْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِیْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ یُؤْذَنُ
لَهُمْ فِیْ مِقْدَارِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَیَّامِ الدُّنْیَا فَیَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَیُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ وَ
یَتَبَدّٰی لَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ فَیُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ
لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ یَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَیَجْلِسُ
اَدْنَاهُمْ وَمَا فِیْهِمْ دَنِیٌّ عَلٰی كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا یَرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِیِّ بِاَفْضَلَ
مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰی رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ
فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّكُمْ وَ

اس میں خرید و فروخت مگر صورتیں مرد اور عورتوں کی پس جب چاہے گا مرد[1] داخل ہو گا
اس میں۔ (ترمذی)

۵۳۸۶ :۔ اور سعید بن مسیب رضؓ سے روایت ہے یہ کہ انہوں نے ملاقات کی ابو ہریرہؓ سے پس کہا ابو ہریرہؓ نے دعا کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کرے درمیان میرے اور درمیان تیرے بازار بہشت میں پس کہا سعید نے کہ کیا بہشت میں بازار ہے کہا ابو ہریرہؓ نے کہ ہاں خبر دی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہشتی جس وقت کہ داخل ہوں گے بہشت میں اتریں گے اس میں[2] بقدر زیادتی اپنے عملوں کے پھر اذن دیا جائے گا بیچ مقدار[3] آنے روز جمعہ دنیا کے سے پس زیارت کریں گے اپنے رب کی اور ظاہر کرے گا اللہ تعالیٰ ان کے لیے عرش اپنا اور ظاہر ہو گا اللہ بہشتیوں کے لیے بیچ ایک بڑے باغ کے باغوں بہشت کے سے پس رکھے جائیں گے ان کے لیے منبر نور کے کہ ان پر بیٹھیں گے اور منبر موتیوں کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے اور بیٹھے گا کمترین ان کا[4] اور نہیں ہے ان میں کوئی کمینہ[5] اوپر ٹیلوں مشک و کافور کے گمان نہیں[6] جائیں گے یہ قوم کہ کوئی اور منبر پر بیٹھنے والے افضل ہیں ان سے از روئے نشست گاہ کے کہا ابو ہریرہؓ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ! کیا دیکھیں گے ہم اپنے پروردگار کو اس دن فرمایا کہ ہاں کیا شک و شبہ رکھتے ہو بیچ آفتاب کے اور بیچ دیکھنے چاند کے چودھویں رات میں کہا ہم نے نہیں شک کرتے ہم فرمایا اس طرح شک نہیں کرو گے تم اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اور نہیں باقی رہیگا اس مجلس میں کوئی شخص

---

[1] داخل ہو گا اس میں۔ یعنے متصف ہو گا ساتھ اس صورت کے ۱۲ [2] بقدر زیادتی اپنی کے۔ یعنے ہر ایک کا مقام اس کے درجہ کے لائق ہو گا ۱۲ [3] بیچ مقدار آنے روز جمعہ کے دنیا سے کیونکہ جنت میں دنیا کی طرح دن اور رات نہ ہوں گے بعضوں نے کہا جنت میں یہی جمعہ کا دن ہو گا ۱۲ [4] اور نہیں ہے ان میں کوئی کمینہ بلکہ دنیا کی نظر سے کم درجہ والا بھی یہاں کی ہفت اقلیم کے بادشاہ سے زیادہ ہو گا ۱۲ [6] گمان نہیں لے جانے کے الخ یعنے کم درجہ کا جنتی یہ خیال نہ کریگا کہ اعلیٰ درجہ کا مقام ہمارے مقام سے افضل ہے بلکہ ہر جنتی اپنا مقام سب سے بہتر خیال کریگا کیونکہ وہاں رنج اور ملال کسی طرح کا نہ ہو گا ۱۲

لَا يَبْقَى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ إِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْأٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِي ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ آخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ

مگر کلام کریگا اس سے اللہ بے واسطہ اور اٹھائے کا پردہ یہاں تک کہ فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کو بعض عہد شکنیاں اس کی فلاں بن فلاں کے آیا یاد رکھا ہے تو اس دن کو کہ کہا[۱] تھا تو نے ایسا اور ایسا پس یاد دلائیگا اللہ تعالیٰ اس کو بعض عہد شکنیاں[۲] اس کی کہ کیں تھیں دنیا میں پس کہیگا وہ شخص اے رب میرے کیا نہ بخشے[۳] تو نے میرے لیے دو گناہ پس فرمایا گا اللہ کہ ہاں[۴] پس بسبب فراخی بخشش میری کے پہنچا تو مرتبہ اپنے کو جو یہ ہے پس اس وقت میں کہ بہشتی اس حال میں ہوں گے ڈھانکے گا ان کو ایک ابر ان کے اوپر سے پس برسا دیگا وہ ابر ان پر خوشبوئی کہ پایا ہو گا مانند بو اس کی کہ کسی چیز کو کبھی اور فرماوے گا پروردگار ہمارا کھڑے ہو طرف اس چیز کے کہ تیار کی ہے میں نے تمہارے لیے قسم بزرگی سے پس لو جو چاہو تم پس آویں گے ہم اس بازار میں کہ گھرا ہو گا اس کو فرشتوں نے اس میں اس چیز کو کہ نہیں دیکھا ہے آنکھوں نے مانند اس کے اور نہ سنا ہے کانوں نے مانند اس کے اور نہ گذرا ہے خطرہ دلوں پر مانند اس کے پس اٹھائے جاویں گے ہمارے لیے اس بازار میں وہ چیزیں کہ رغبت کریں گے حال آنکہ بیچی جاویں گی اس بازار میں اور اس بازار میں ملاقات کرینگے بہشتی آپس میں ایک دوسرے سے فرمایا حضرت نے پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اس شخص سے کہ وہ کمتر[۵] ہوگا اس سے اور نہیں ہوگا بہشتیوں[۶] میں دنی پس خوش لگے گی

[۱] کہا تھا تو نے ایسا اور ایسا یعنے اس چیز سے کہ نہیں جائز شرع شریف میں پس گویا کہ توقف کرے گا وہ شخص اس میں اور تامل کریگا ان گناہوں میں کہ کئے ہوں گے ۱۲ [۲] یعنے عہد شکنیاں اس کے ان سے مراد گناہ ہے جن کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ کے عہد کا توڑنا لازم آتا ہے ۱۲ [۳] کیا نہ بخشے۔ یعنے داخل کیا تو نے مجھ کو جنت میں کیا نہیں بخشے تو نے میرے لیے وہ گناہ ہیں کہ صادر ہوئے مجھ سے ۱۲ [۴] ہاں یعنے بخش دیئے تیرے گناہ ۱۲ [۵] وہ کمتر ہوگا اس سے یعنے مرتبہ میں ۱۲ [۶] اور نہیں ہوگا بہشتیوں میں دنی الخ یعنے سب اپنی اپنی جگہ رفیع و عالی ہونگے اگرچہ بہ نسبت بعضوں کے کم ہوں ۱۲ [۷] پس خوش لگے گی الخ اس عبارت میں دو احتمال ہیں یا در روع یعنے ڈرانے اور خوش کرنے کے ہیں وجہ اول پر یہ معنے ہوں گے اور ڈرا دیگی اس شخص بلند مرتبہ کو یعنے مکروہ معلوم ہوگی اس کو وہ چیز کہ دیکھے گا اس پر اس سے قسم لباس سے اور وجہ دوسری پر معنے یہ ہوں گے کہ خوش کریگی اس شخص کو وہ چیز کہ دیکھے گا اپنے پر قسم لباس اعلیٰ سے ۱۲ [۸] کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنے جی میں کرتا تھا یا اس سے ۱۲ [۹] اسی شخص پر کہ کم رتبہ تھا الخ یا اس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا اس کے لباس سے جس کو کہ وہ معنے جو ترجمہ میں مذکور ہیں، مقام کے زیادہ مناسب اور موافق ہیں۔ اس لیے کہ حضرت نے فرمایا اس سے آگے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں کسی کو رنج نہ ہوگا ۱۲ [۱۰] اور یہ یعنے ظہور لباس بہتر کا ۱۲

لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَّنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

٥٣٨٧ :- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَّتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلَاثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِّنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِذَا اشْتَهٰى

اس شخص پر کہ کم رتبہ تھا اس سے بہتر لباس اور یہ اس سبب سے ہے کہ نہیں لائق ہے کسی کو کہ غمگیں ہو دے بہشت میں پھر پھر جاویں گے ہم طرف مکان اپنے کے پس ملاقات کریں گی ہم سے بیویاں ہماری[1] پس کہیں گی ہم کو کہ خوش آئے تم اور اپنے گھروں میں آئے کہ تحقیق آیا تو اس حال میں کہ تجھ پر جمال بہتر ہے اس جمال سے کہ جدا ہوا تھا تو ہم سے پس کہیں گے ہم اپنی بیویاں سے کہ تحقیق ہم نے ہمنشینی[2] کی آج اپنے پروردگار سے اور پہنچتا ہے[3] ہم کو کہ پھریں ہم مانند اس چیز کے کہ پھرے ہم سے (ترمذی ابن ماجہ) اور کہا

۵۳۸۷ :- اور ابو سعید سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادنیٰ بہشتیوں کا مرتبہ میں وہ شخص ہوگا کہ اس کے لئے اسی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر[4] بیویاں اور کھڑا کیا جاویگا[5] اس کے لیے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سے مسافت[6] اس خیمہ کی اس ایسی ہو گی جیسے کہ مسافت ہے جابیہ[7] کی صنعا تک اور ساتھ[8] اسی اسناد کے فرمایا حضرت نے جو لوگ کہ مریں دنیا میں بہشتیوں میں سے چھوٹے یا بڑے ہو جاویں گے بہشت میں تیس برس کے عمر کے زیادہ نہ ہوں گے اس عمر سے کبھی اور اسی طرح[9] دوزخی اور اسی اسناد سے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق بہشتیوں کے سروں پر تاج ہوں گے ایسے کہ ادنےٰ موتی ان تاجوں کا البتہ روشن کر دے اس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہیں اور اسی اسناد سے فرمایا کہ مسلمان جب چاہے گا اولاد بہشت میں ہو گا حمل اس کا اور پیدا ہونا اس کا اور سنہ اس کا ایک ساعت میں جیسا کہ چاہے گا اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے بیچ بیان اس حدیث کے کہ جب چاہے

---

[1] بیویاں ہماری یعنے دنیا کی اور حوریں ۱۲ [2] ہم نشینی کی آج اپنے پروردگار جبار سے کہ اچھا کرنے والا جانوں کا اور درست کرنے والا شکستگیوں کا ہے ۱۲ [3] اور پہنچتا ہے یعنے اس لیے کہ جو کوئی بیٹھے ایسی ذات کے ساتھ کہ تمام حسن و جمال اسی نے بخشا کیونکر حسن و جمال نہ بڑھے ۱۲ [4] اور بہتر بیویاں یعنے دو دنیا اور ستر حوریں سے ۱۲ [5] اور کھڑا کیا جاوے گا الخ یعنے اس کے لیے موتی اور زبرجد کا خیمہ بنایا جاویگا یا زبرجد اور موتیوں سے مرصع ہوگا اور آراستہ ۱۲ [6] مسافت اس خیمہ کی یعنے طول و عرض ہیں ۱۲ [7] جابیہ الخ ایک شہر ہے شام میں اور صنعا مشہور شہر ہے یمن میں ۱۲ [8] اور ساتھ اسی اسناد کے یعنے جس کی حدیث مذکور روایت ہوئی ۱۲ [9] اور اسی طرح دوزخی یعنے دوزخیوں کی عمر بھی تیس برس رہے گی اور شاید اس قدر عمر ابرار اور کفار کی اس لیے مقرر ہوئی کہ نا چین اور عذاب کامل دار القرار اور دار البوار میں پاویں ۱۲

الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدُ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْأَخِيرَةَ۔

۵۳۸۸:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۸۹:۔ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۹۰:۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِينَ مَسْنَدًا قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِيهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰى

کا مومن بہشت میں فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت میں ولیکن چاہنے کا نہیں (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ابن ماجہ نے روایت کیا فقرہ چوتھا فقرات حدیث سے اور دارمی[۱] نے اخیر کا۔

۵۳۸۸:۔ اور علی رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں البتہ جلسہ ہوگا واسطے حورعین کے بلند کریں گے آوازیں کہ نہیں سنی مخلوقات نے مانند ان آوازوں کے کہیں گے ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے پس ہلاک نہیں ہونے کے اور ہم ہیں چین کرنے والے پس نہیں دیکھنے کے شدت اور ہم ہیں راضی پس نہیں ناخوش ہونے کے خوشی ہو اس کی کے لیے کہ ہے ہمارے لیے اور ہیں ہم اس کے لیے (ترمذی)

۵۳۸۹:۔ اور حکیم بن معاویہ رضؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ہے دریا پانی کا[۲] اور دریا شہد کا اور دریا دودھ اور دریا شراب کا پھر چلیں گے اور نکلیں گے ان دریاؤں میں سے نہریں پیچھے (ترمذی اور دارمی) معاویہ رضؓ سے

فصل تیسری

۵۳۹۰:۔ ابی سعید رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق مرد بہشت میں البتہ تکیہ کرے گا بہشت میں ستر تکیوں پر پہلے[۳] اس سے کہ پھر آویگی اس مرد کے پاس ایک عورت پس مارے گی وہ عورت اوپر

---

[۱] اور دارمی نے اخیر کا یعنی راوی نے اسحاق کا قول نقل کیا اور ابو رزین سے مرفوعاً مروی ہے کہ اہل جنت کی اولاد نہ ہوگی (مصباح) ۱۲ [۲] اس آیت میں سورۂ محمد میں فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفّٰی کا بیان ہے کہا علی قاری نے ظاہر یہ ہے کہ اس حدیث میں اصول مراد ہیں پھر ان میں سے پھٹیں گے اور جاری ہوں گی نہریں طرف چھوٹی برابر کے اور نیچے محلول اخیار کے اور بعضوں نے کہا مراد دریاؤں سے وہی نہریں ہیں کہ نام رکھا گیا ان کا نہر بسبب جاری ہونے ان کے ۱۲ [۳] پیچھے یعنی بہشتیوں کے بہشت میں آنے کے پیچھے ۱۲ [۴] پہلے اس

مَنْكِبَيْهِ فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي خَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمِرْآةِ وَإِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيءُ مَا بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ أَنَا مِنَ الْمَزِيدِ وَإِنَّهُ
لَيَكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهُ حَتَّى يَرَى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ وَإِنَّ عَلَيْهَا
مِنَ التِّيجَانِ إِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

۵۳۹۱ :۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَدَّثُ
وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ
أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ
وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ كَأَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ
شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ الزَّرْعِ وَأَمَّا
نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ الزَّرْعِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

کندھے اس مرد کے پس دیکھے گا وہ مرد منہ اپنا اس عورت کے رخسارہ اس کا روشن تر آئینہ سے ہوگا اور تحقیق ادنے موتی کہ اس عورت پر ہوگا روشن کر دے مابین مشرق و مغرب کو پس اسلام کریگی وہ عورت اس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اس کے سلام کا اور پوچھے گا اس عورت سے کہ تو کون ہے پس کہے گی وہ کہ میں[1] جملہ زیادتی سے ہوں اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ ہوں گے اس عورت پر ستر کپڑے[2] پس بیٹھے گی[3] ان کپڑوں میں نظر اس مرد کی یہاں تک کہ دیکھے گا وہ مرد اس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اس لباس کے پیچھے سے اور تحقیق اس عورت کے سر پر تاج ہوں گے کہ ادنیٰ موتی ان تاجوں میں سے البتہ روشن کر دے مابین مشرق و مغرب کو اجالا۔

۵۳۹۱ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث فرماتے تھے اس حال میں کہ نزدیک نزدیک ان کے تھا ایک شخص گنواروں میں سے کہ ایک شخص بہشتیوں میں سے[4] پروانگی مانگے گا اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے میں پس فرما دے گا اسکو اللہ تعالیٰ کہ کیا نہیں[5] ہے تو بیچ اس چیز کے کہ چاہے تو کہیگا وہ شخص کہ ہاں[6] ولیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں پس اذن ہو دیگا اسکو کھیتی کرنے کا پس تخم ڈالیگا وہ بوئے گا پس جلدی[7] سے ملاپ مارنے میں ہو جائے گی روئیدگی اس کی اور برابر ہو کر پہنچنا اسکا اور کٹنا اس کا پس وہ ہو دیگی کتنے ہی پہاڑوں کے برابر پس فرما دے گا اللہ تعالیٰ کو (جو کچھ آرزو کرتا تھا تو) اے فرزند آدم لے کے پس تحقیق نہیں سیر کرتی تجھ کو کوئی چیز پس کہا اس گنوار نے قسم ہے خدا تعالیٰ کی نہ پاؤ گے تم اس شخص کو مگر قریشی یا انصاری اس لیے کہ وہ ہیں کھیتی کرنے والے اسے پر ہم نہیں ہیں کھیتی والے پس ہم نے آنحضرت صلعم نے (اعرابی کی اس بات سے) (بخاری)

---

[1] میں جملہ زیادتی سے ہوں اس میں آیت لہم یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ کے معنی کا بیان ہے اور مزید اور زیادت کے دیدار الٰہی کے ساتھ بھی تفسیر ہوئی ہے زیادت کو اس لیے فرمایا کہ حسنیٰ تو جنت ہے جسکا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جزا اعمال میں مکلفین کے لیے اور زیادہ مذکور فضل پر ہے ۱۲ [2] ستر کپڑے یعنے رنگ برنگے کے ۱۲ [3] پس بیٹھے گی ان کپڑوں میں نظر اس مرد کی یعنے اس عورت کے بدن کی لطافت اتنی لباسوں کے اندر سے نظر آوے گی ۱۲ [4] پروانگی مانگے گا یعنی درخواست کریگا اللہ تعالیٰ سے کہ مجھ کو حکم ہوتا ہے بہشت میں کھیتی کردں ۱۲ [5] کیا نہیں الخ یعنے جو چیز کہ جس جنس کی چاہے تو موجود ہے پھر زراعت کیوں کرتا ہے ۱۲ [6] ہاں یعنے سب کچھ ۱۲ [7] پس جلدی سے پلک مارتے ہیں ہو جائے گی روئیدگی الخ یعنے ہنوز پلک نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہو گئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہے گا سو پا دیگا ۱۲

۵۳۹۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۹۳: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۹۲: اور جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا سوویں گے بہشتی فرمایا کہ سونا بھائی موت کا ہے اور مرنے کے[1] نہیں بہشتی (بیہقی) شعب الایمان۔

باب ہے بیچ بیان دیدار اللہ تعالیٰ کے

فصل پہلی

۵۳۹۳: جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ دیکھو گے اپنے پروردگار کو آشکارا آنکھ سے اور ایک روایت میں ہے کہا تھا ہم بیٹھے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا آنحضرتؐ نے طرف چاند چودھویں رات کے پس فرمایا تحقیق تم دیکھو گے اپنے پروردگار کو جیسے کہ دیکھتے ہو[2] اس چاند کو نہیں ایذا دیئے جاؤ گے تم بیچ دیکھنے اسکے کے پس اگر طاقت رکھو تم یہ کہ نہ مغلوب کیے جاؤ گے تم اوپر نماز کے کہ پہلے نکلنے آفتاب کے اور اوپر نماز کے پہلے غروب ہونے آفتاب کے ہے پس کرو تم اس کو پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیت اور نماز پڑھو در حالیکہ حمد کرنے والا ہو اپنے رب کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے غروب آفتاب کے (بخاری، مسلم)

---

[1] اور بہشتی مرنے کے نہیں پس سوتے کے بھی نہیں ۱۲ [2] جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو الخ یہ تشبیہ ہے دیکھنے کی ساتھ دیکھنے کے خدا کے دیکھنے کے ساتھ نہ تشبیہ سورج کی خدا کے ساتھ کیونکہ سورج ایک مخلوق ہے اور مخلوق کسی بات میں خالق کے مثل نہیں ہو سکتی مقصود یہ ہے کہ خدا کے دیدار میں کسی طرح کا حجاب نہ ہو گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کا دیدار قیامت میں ایمان داروں کو نصیب ہو گا اور یہی مذہب ہے اہلسنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہیں یہ دولت ان کے نصیب ہی میں نہیں لکھا ہی کیا چاہیں کہا امام نوویؒ نے تمام اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے محال نہیں ہے اور انہوں نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ آخرت میں مومنین اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور کافر اس نعمت سے محروم رہیں گے اور معتزلہ و خارج اور بعض مرجیہ نے یہ گمان کیا ہے کہ خدا کو اسکی مخلوق میں سے کوئی نہ دیکھے گا بلکہ خدا تعالیٰ کا دیکھنا محال ہے عقلاً اور یہ ایک خطا صریح ہے اور جہل قبیح ہے کتاب و سنت اور اجماع صحابہؓ و سلف امت سے یہ امر ثابت ہے کہ آخرت میں مومنوں کو خدا کا دیدار ہو گا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے میں بہت دخل ہے۔

۵۳۹۴:۔ وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُونَ إِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۳۹۵:۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلٰى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۹۶:۔ وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكُلُّنَا يَرٰى رَبَّهُ

۵۳۹۴:۔ اور صہیبؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ داخل ہوں گے بہشتی بہشت میں فرماویگا اللہ تعالیٰ چاہتے ہو تم کچھ زیادہ دوں میں تم کو ۱؎ پس کہیں گے کیا روشن نہیں کیا تو نے منہ ہمارا کیا نہیں داخل کیا تو نے ہم کو بہشت میں اور کیا نجات دی تو نے ہم کو آگ دوزخ سے فرمایا حضرتؐ نے پس اٹھایا جاویگا پردہ پس دیکھیں گے طرف چہرہ مبارک اللہ تعالیٰ کے پس نہ دیئے گئے بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک ان کے نظر کرنے طرف پروردگار کے پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت ان لوگوں کیلئے کہ نیکی کی ہے ثواب نیک ہے ۲؎ اور زیادہ اس پر (مسلم)

فصل دوسری

۵۳۹۵:۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ادنیٰ بہشتیوں کا از روئے مرتبہ کے البتہ وہ شخص ہے کہ دیکھے گا طرف اپنے باغوں کے اور اپنی عورتوں کے اور اپنی نعمتوں کے اور اپنے خدمتگاروں کے اور اپنے تختوں کے بقدر مسافت ہزار برس کے اور گرامی تر ان کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے وہ شخص ہوگا طرف منہ مبارک اسکے کے صبح اور شام پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت کتنے منہ اسدن تروتازہ اور خوش وخرم ہونگے طرف اپنے کے دیکھنے والے (احمد، ترمذی)

۵۳۹۶:۔ اور ابی رزین عقیلیؓ سے روایت ہے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہؐ آیا ہر ایک ہم سے دیکھے گا اپنے پروردگار ۳؎ کو تنہا۔

۱؎ زیادہ دوں تم کو یعنے تمہاری عطاؤں سے ۱۲ ۲؎ کیا روشن الخ یعنے اس سے زیادہ کیا ہوگا ۱۲ ۳؎ اور زیادہ اس پر یعنے روایت الٰہی اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ بہشت میں ایمان داروں کو دیدار الٰہی یوں دیے جاوں نصیب ہوگی اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اس کو لگانہ کھڑے گی ۱۲ ۴؎ دیکھے گا طرف منہ مبارک الخ کتاب و سنت اور اجماع صحابہ اور سلف امت سے ثابت ہے کہ آخرت میں مومنوں کو خدا کا دیدار حاصل ہوگا اور روایت کی حدیث کو قریب بیس صحابہؓ نے رسول اللہؐ سے روایت ہے اور قرآن مجید کی آیتیں اس باب میں مشہور ہیں اور بدعتیوں نے جو ان پر اعتراض کیے ہیں وہ بھی اہلسنت کی کتابوں میں ان کے جواب معیت مذکور ہیں اور ہم ان کو ان کے بیان کرنے کی یہاں ضرورت معلوم نہیں ہوتی اور دنیا میں اللہ عزوجل کا دیکھنا ممکن ہے پر جمہور سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ یہ دنیا میں واقع نہ ہوگا اور امام ابوالقاسم قشیری نے ابوبکر بن فورک سے نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں امام ابوالحسن اشعری کے دو قول ہیں ایک تو دنیا میں خدا کا دیدار واقع ہو اور دوسرے یہ کہ اس کا وقوع نہیں ہوا ۱۲ ۵؎ تنہا یعنے بے مزاحمت غیر کے ۱۲۔

مُخْلِيًا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ قَالَ يَا اَبَا رَزِيْنٍ اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهٖ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۹۷:۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۹۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ۔

۵۳۹۹:۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ

دن قیامت کے فرمایا ہاں پوچھا ابورزین نے کہا کہ کیا ہے علامت اس کی بیچ مخلوقات کے اس کی کے فرمایا اے ابارزین کیا نہیں ہر ایک تم میں سے دیکھتا ہے چاند کو چودھویں رات میں تنہا کہا ابورزین نے کہ ہاں فرمایا حضرتؐ نے پس سوا اس کے نہیں کہ چاند ایک[1] مخلوق ہے مخلوقات خدا سے اور اللہ تعالیٰ کامل تر ہے[2] اور بزرگ (ابوداؤد)

فصل تیسری

۵۳۹۷:۔ ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا دیکھا ہے آپؐ نے اپنے رب کو فرمایا کہ خدا تعالیٰ نور ہے کیوں کر دیکھوں[3] اس کو (مسلم)

۵۳۹۸:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے جھوٹ نہ کہا محمدؐ کے دل نے اس چیز میں کہ دیکھا اس نے اور تحقیق دیکھا حضرتؐ نے پروردگار کو ایک بار اور کہا ابن عباس نے کہ دیکھا حضرتؐ نے اپنے رب کو اسی دل سے دو بار (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ ابن عباس نے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے دیکھا محمدؐ نے[4] اپنے رب کو کہا عکرمہ نے کہ کہا میں نے ابن عباسؓ سے کیا نہیں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں پاتیں اس کو بینائیاں اور وہ پاتا ہے بینائیوں کو کہا ابن عباس نے وای ہے تجھ کو یہ اس وقت ہے کہ ظاہر ہو ساتھ نور اپنے کے کہ وہ نور خاص ذات اس کی کا ہے اور تحقیق آنحضرتؐ نے اپنے رب کو دو بارہ۔

۵۳۹۹:۔ اور شعبی سے روایت ہے کہ کہا ملاقات کی ابن عباسؓ نے کعب احبار سے عرفات میں روز عرفہ کے پس پوچھا ابن عباسؓ نے کعب سے ایک چیز سے پس تکبیر کہی کعب نے یہاں تک کہ[5]

---

[1] چاند ایک مخلوق ہے یعنی اور دیکھتا ہے اس کو ہر ایک ۱۲ [2] اور اللہ تعالیٰ کامل تر ہے الخ یعنی پس وہ بطریق اولیٰ دکھائی دے گا ۱۲ [3] نور ہے کیونکر دیکھوں میں اس کو یعنی اس کی ذات پاک پر نور جلال کے پردے ہیں دنیا میں آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہاں نووی نے کہا یعنی حجاب اس کا نور ہے اور معنے یہ ہیں کہ نور کی وجہ سے میں اس کو دیکھ نہ سکا کیونکہ جب نور بہت ہوتا ہے تو آنکھ چکا چوند ہو جاتی ہے اور کچھ دکھلائی نہیں دیتا ۱۲ [4] دیکھا حضرت نے اپنے پروردگار کو الخ ابن عباس کا یہ قول ہے کہ آیات نجم میں مراد دیدار الٰہی ہے اور اکثر علماء نے یوں کہا کہ حضرتؐ نے جبریلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا دو بار اور ایک روایت میں صراحتاً یہ امر ثابت ہے مسروق سے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے سب سے پہلے اس آیت کو حضرتؐ سے پوچھا آپ نے فرمایا مراد اس سے جبرائیل ہیں تو اب اس سے پھرنے کے لیے کوئی دلیل چاہیئے ۱۲ [5] یہاں تک کہ جواب دیا اس کو پہاڑوں نے یعنی ایسی بلند تکبیر کی کہ پہاڑوں سے آواز نکلی جیسے گنبد میں بولنے سے ویسے ہی آواز آتی ہے ۱۲

حَتّٰی جَاوَبَتْہُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ کَعْبٌ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَسَمَ رُؤْیَتَہٗ
وَکَلَامَہٗ بَیْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰی فَکَلَّمَ مُوْسٰی مَرَّتَیْنِ وَرَاٰہُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَیْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ
فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَکَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَہٗ
شَعْرِیْ قُلْتُ رُوَیْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی فَقَالَتْ اَیْنَ تَذْهَبُ بِكَ
اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِیْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّہٗ اَوْ کَتَمَ شَیْئًا مِّمَّا اُمِرَ بِہٖ اَوْ یَعْلَمُ الْخَمْسَ
الَّتِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَۃَ وَلٰکِنَّہٗ
رَاٰی جِبْرَئِیْلَ وَلَمْ یَرَہٗ فِیْ صُوْرَتِہٖ اِلَّا مَرَّتَیْنِ مَرَّۃً عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَهٰی وَمَرَّۃً فِیْ اَجْیَادٍ
لَہٗ سِتُّ مِائَۃِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی الشَّیْخَانِ مَعَ زِیَادَۃٍ وَّاخْتِلَافٍ
وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ فَاَیْنَ قَوْلُہٗ ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ
اَدْنٰی قَالَتْ ذَالِكَ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَاْتِیْہِ فِیْ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ وَاِنَّہٗ اَتَاہُ هٰذِہٖ

اسکو پہاڑوں نے پس کہا ابن عباس نے کہ ہم اولاد ہاشمؓ ہیں پس کہا کعب نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے تقسیم کی روایت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمدؐ اور موسیٰؑ کے پس کلام کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے دوبارہ اور دیکھا اس کو محمدؐ نے دو بار کہا مسروق نے پس داخل ہوا میں حضرت عائشہؓ کے پاس کہا میں نے عائشہؓ سے کہ آیا دیکھا محمدؐ نے رب اپنے کو پس کہا عائشہؓ نے مسروقؒ سے کہ تحقیق کلام کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے کہ کھڑے ہو گئے بسبب اس کے بال میرے بدن کے کہا میں نے ٹھہر و پھر پڑھی میں نے یہ آیت تحقیق دیکھیں محمدؐ نے نشانیاں اپنے رب کی بڑی پس کہا عائشہؓ نے کہاں لے جاتی ہیں تجھ کو آیتیں سوا اس کے نہیں کہ وہ نشانی بڑی جبرائیل ہے جو کوئی خبر دے تجھ کو کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو یا خبر دے کہ آنحضرت نے چھپایا کچھ اس چیز سے کہ حکم کئے گئے ساتھ اس کے یا خبر دے جانتے ہیں حضرتؐ پانچ چیزیں کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں تحقیق اللہ تعالیٰ نزدیک اس کے ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے مینہ کا پس تحقیق بڑا بہتان کیا لیکن مراد یہ ہے کہ حضرتؐ نے دیکھا جبرائیل کو نہیں دیکھا جبرائیل کو ان کی صورت اصلیہ میں مگر دو بار ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے اور ایک بار اجیاد میں درحالیکہ ان کے لیے چھ سو بازو تھے تحقیق روک لیا تھا کنارہ آسمان کو روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری نے اور مسلم نے ساتھ زیادتی اور اختلاف کے اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے یوں آیا ہے فرمایا مسروق نے کہ کہا میں نے عائشہؓ سے پس اگر نہ دیکھا محمدؐ نے اپنے رب کو تو کہاں ہے قول حق سبحانہ کا پھر نزدیک ہوا پس اتر آیا پھر رہ گیا فرق وہ کمان کا یا اس سے بھی نزدیک کہا عائشہؓ نے کہ یہ جبرئیلؑ ہیں کہ تھے آتے حضرت

حضرتؐ دیکھا انہ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ پھر نزدیک ہوا جبرائیلؑ اور قریب آگیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رہ گیا فاصلہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی نزدیک اور مطلب عبداللہ بن مسعودؓ کے قول کا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل کو ان کی اصلی صورت پر دو بار دیکھا اور نہ شکلوں سے تو آپ ان کو اکثر دیکھا کرتے تھے عبداللہ بن مسعودؓ بھی جو اس حدیث کے راوی ہیں بڑے عالم ہیں امت کے ان کا قول بھی جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے قول کے موافق ہے اس میں کہ مراد ان آیتوں میں سے حضرتؐ کا حضرت جبرئیلؑ کو دیکھنا ہے اور ایسا ہی کہا ابوہریرہؓ نے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا اس کو امام مسلم نے کتاب الایمان میں کے اس باب میں جس میں بیان کیا کہ نزلۃً اخرٰی سے کیا مراد ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اللہ کو دیکھا یا نہیں واحدی نے کہا اکثر علماء کا اس آیت میں یہی قول ہے کہ جبرائیل کو انکی اصلی صورت پر دو بار دیکھا ۱۲

الْمَرَّةَ فِي صُوْرَتِهِ الَّتِي هِيَ صُوْرَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ

۵۴۰۰۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى وَفِي قَوْلِهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِي قَوْلِهِ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ وَلِلْبُخَارِيِّ فِي قَوْلِهِ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِيْلَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ اِلٰى ثَوَابِهِ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِكٌ اَلنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَى الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ

کے پاس بیچ صورت مرد کے اور تحقیق جبرائیل ؑ آئے حضرت کے پاس اس بار میں بیچ صورت اپنی کے کہ وہ صورت اصلی ان کی ہے پس روک دیا کنارہ آسمان کو۔

۵۴۰۰۔ اور ابن مسعود ؓ سے روایت ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے پس رہ گیا مقدار دو کمان کے یا کمتر اس سے اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے نہیں جھوٹ پایا دل نے وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ دیکھیں حضرت ؐ نے نشانیاں پروردگار اپنے کی بڑی کہا ابن مسعود ؓ نے بیچ تفسیر ان سب آیتوں کے دیکھا آنحضرت ؐ نے جبرئیل کو درحالیکہ واسطے ان کے چھ سو بازو تھے (بخاری و مسلم) اور بیچ روایت ترمذی کے یوں آیا ہے کہ کہا ابن مسعود ؓ نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے نہیں جھوٹ پایا دل نے اس چیز کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو بیچ ایک جوڑے کے کپڑوں سبز سے درحالیکہ تحقیق بھر دیا تھا اس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی ہیں بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ تحقیق دیکھیں آنحضرت ؐ نے آیتیں رب اپنے کی بڑی کہا ابن مسعود ؓ نے کہ دیکھا حضرت نے سبز کپڑوں والے کو کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو اور پوچھے گئے امام مالک بن انس ؓ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے سے کتنے منہ ہونگے روز آخرت کے طرف رب اپنے کے دیکھنے والے پس کہا گیا ایک قوم کہتے ہیں کہ مراد آیت مذکورہ میں دیکھنا طرف ثواب پروردگار کے ہے پس کہا امام مالک نے جھوٹے ہیں[۱] وہ پس کہاں ہیں وہ اس آیت سے تحقیق کفارہ دیکھنے پروردگار کے سے اس روز منع کیے جاوینگے کہا امام مالک ؓ نے کہ لوگ دیکھیں گے طرف اللہ تعالیٰ کے روز قیامت کے اپنی آنکھوں سے اور کہا مالک نے اگر نہ دیکھتے مسلمان اپنے پروردگار کو روز قیامت کے تو نہ عار دلاتا اللہ کافروں کو ساتھ ہونے ان کے کے محجوب دیدار حق سے۔

[illegible]

(۱) جھوٹے ہیں وہ الخ یہ لوگ واقعی جھوٹے ہیں اور حضرت نے خود اس آیت کو روایت الٰہی کے استدلال کے مقام میں پڑھا ابن عمر ؓ کی حدیث میں جو فصل ثانی میں گذری جہاں آپ نے فرمایا افضل ان میں کا وہ شخص ہے کہ نظر کرتا ہے اپنے پروردگار کے منہ کی طرف ہر دن میں دوبار پھر پڑھی آپ نے یہی آیت ۱۲ ستلہ پس اٹھادیں گے الخ اس حدیث سے کئی طرح سے اللہ تعالیٰ کی فوقیت ثابت ہوئی اور علو اس کا اول یہ کہ نور ان کے اوپر سے چمکے گا یعنی جنت والوں کے دوسرے یہ کہ وہ اپنے سر اٹھا کر اس نور کو دیکھیں گے تیسرے یہ کہ پروردگار ان پر اشراف کرے گا اور اشراف اوپر سے نیچے دیکھنے کو کہتے ہیں چوتھے یہ کہ علی اور فوق دونوں لفظوں سے علو اور فوقیت نکلتی ہے اور ثابت ہوا اس حدیث سے کلام اس اللہ تعالیٰ شانہ کا بحرف و صوت اور سماع اس کے حرف و صوت کا جنتیوں کے لیے اور ثابت ہوئی روایت اس اللہ تعالیٰ کی چشم سر اور یہی مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا ۱۲

رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۴۰۱۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ فَرَفَعُوا رُءُوسَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقَى نُورُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں۔

۵۴۰۱۔ اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتوں میں مشغول ہوں گے ناگہاں نکلے گا ان کے لیے ایک نور پس اٹھاویں گے[۱] سر اپنا پس ناگہاں دیکھیں گے کہ رب نے تحقیق تجلی کی ہے ان پر اوپر ان کے سے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ سلام ہے تم پر اے بہشتیو کہا جابر رضؓ نے اور یہ قول اللہ تعا کا ہے سلام کہنا پروردگار مہربان کی طرف سے فرمایا حضرت ؐ نے پس دیکھیگا اللہ تعالیٰ طرف ان کی اور دیکھیں گے وہ طرف اللہ کی پس نہ التفات کرینگے طرف کسی چیز کی نعمتوں بہشت میں سے جب تک کہ دیکھیں گے طرف اللہ تعالیٰ کی یہاں تک پوشیدہ ہوگا اللہ تعالیٰ انکی نظروں سے اور باقی رہے گا آثار نورانیت کا (ابن ماجہ)

---

[۱] پس اٹھاوینگے الخ اس حدیث سے کسی طرح سے اللہ تعالیٰ کی فوقیت ثابت ہوئی اور علو اس کا اول یہ کہ نور ان کے اوپر سے چمکے گا یعنی جنت والوں کے دوسرے یہ کہ وہ اپنے سر اٹھاکر اس نور کو دیکھیں گے تیسرے یہ کہ پروردگار ان پر اشراف اوپر سے نیچے دیکھنے کو کہتے ہیں چوتھے یہ کہ علی اور فوق دونوں لفظوں سے علو اور فوقیت نکلتی ہے اور ثابت ہوا اس حدیث سے کلام اس تعالیٰ شانہ کا بحرف و صوت اور سماع اس کے حرف و صوت کا جنتیوں کے لیے اور ثابت ہوئی رویت اس تعالیٰ کی بہ چشم سر اور یہی مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے ۱۲

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۴۰۲ :۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِیْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ۔

۵۴۰۳ :۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۰۴ :۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِیْ مِنْهُ دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِیْ

باب ہے بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کے

فصل پہلی

۵۴۰۲ :۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی ایک ٹکڑا[1] ہے ستر ٹکڑوں آگ دوزخ کی میں سے کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق یہ آگ دنیا کی کفایت کرنے والی فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان لوگوں پر انہتر جزو ہر ایک ان میں سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہے (بخاری و مسلم) اور لفظ بخاری کے ہیں اور روایت صحیح مسلم میں یوں ہے کہ آگ تمہاری کہ جلاتے ہیں ابن آدم اور بیچ روایت مسلم کے لفظ علیہا اور کلہا ہے بجائے علیہن اور کلہن کے ۔

۵۴۰۳ :۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائی جاوے گی دوزخ اس دن[2] اس کے لیے ستر ہزار باگیں ہوں گی کہ ساتھ ہر ایک باگ کے ستر ہزار فرشتے ہوں گے[3] کھینچیں گے اس کو (مسلم)

۵۴۰۴ :۔ اور نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سبک ترین دوزخیوں کا عذاب میں ہو گا وہ شخص کہ ہوں

---

[1] ایک ٹکڑا ہے یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کم ہے پھر جب اس آگ کی گرمی نہایت کم ہے پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہیں تو دوزخ کی آگ کا کیا حال ہو گا خدا کی پناہ ۱۲ [2] یعنی قیامت کو ۱۲ [3] ساتھ ہر ایک باگ کے ستر ہزار فرشتے ہوں گے اس حساب سے سب عدد کے کھینچنے والے نوے کروڑ چار ارب ہوئے کار خانہ جات کے فرشتوں کا شمار بشر کے شمار کے باہر ہے وما یعلم جنود ربک الا ہو ۱۲ [4] دو پاپوشیں یعنی نیچے قدم کے ۱۲ [5] اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کے ۱۲ [6] دونوں سے یعنی دونوں جوتوں سے کہ وہ دونوں پاپوشیں ہیں اور دونوں تسمے اس حدیث میں سب سے کم درجے والا عذاب میں سے ابو طالب مراد ہے جیسے اگلی حدیث میں اس کی صراحت ہے سبحان اللہ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر کسقدر اللہ تعالیٰ کو منظور ہے کہ آپ کی وجہ سے کافروں کا عذاب بھی ہلکا ہو جاتا ہے ابو طالب حضرت صلعم کے حقیقی چچا تھے ان کا احسان آپؐ پر بہت تھا۔ لیکن جہنم سے نجات نہیں ہوئی کیونکہ کلمہ توحید کو قبول نہ کیا تھا ۱۲ ۔

الرَّجُلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٥٤٠٥:- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

٥٤٠٦:- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صِبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صِبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٤٠٧:- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ

گمان کریگا وہ شخص کہ کوسخت تر ہو اس سے عذاب میں حالانکہ تحقیق وہ شخص سبک ترین دوزخیوں کا ہوگا عذاب میں (بخاری ومسلم)

٥٤٠٥:- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سبک ترین دوزخیوں[1] کا عذاب میں ابوطالب ہے اور وہ دو پاپوشیں پہنے گا جوش مارے گا ان سے دماغ اس کا (بخاری)

٥٤٠٦:- اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا جاوے گا بڑا نعمت والا اہل دنیا کا دوزخیوں میں سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاوے گا دوزخ میں ایک غوطہ پھر کہا جاوے گا اے فرزند آدم کے کیا دیکھی تونے بھلائی کبھی کیا گذری تجھ پر نعمت کبھی پس کہے گا کہ نہیں[2] قسم خدا کی اے پروردگار میرے اور لایا جاوے گا سخت ترین آدمیوں کا از روئے محنت کے دنیا میں بہشتیوں میں سے پس ایک غوطہ دیا جاوے گا بہشت میں پس کہا جاویگا اسکے لیے اے فرزند آدمؑ کے آیا دیکھی تونے محنت کبھی اور آیا گذری تجھ پر سختی کبھی پس کہے گا وہ قسم خدا کی اے پروردگار میرے نہیں گذری مجھ پر سختی کبھی اور نہ دیکھی میں نے سختی کبھی۔

٥٤٠٧:- اور انہی سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرماوے گا اللہ تعالیٰ واسطے سہل ترین دوزخیوں کے عذاب میں دن قیامت کے کہ اگر ہو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین میں ہے اشیاء دنیا سے آیا ہوتا تو کہ بدلہ دیتا ساتھ اس کے کہا ہاں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ چاہا تھا میں نے تجھ سے ایک چیز آسان تر اس سے حالانکہ تو پشت آدم میں تھا

---

[1] سبک ترین دوزخیوں کا اس لیے ابوطالب نے کلمہ نہ پڑھا اس واسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت سلوک کرتے تھے۔ اس واسطے سب دوزخیوں سے ان پر عذاب ہلکا ہے معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہے کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہے تو سخت عذاب کو خیال رکھنا چاہیے کہ کیسا ہوگا ١٢ [2] نہیں قسم خدا کی اے پروردگار میرے الخ یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کے آرام بالکل بھول جاوینگے اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین وآرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ پڑے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گذری ہو ١٢۔

اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۴۰۸: ۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۵۴۰۹: ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۴۱۰: ۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ

یہ کہ شریک نہ کر تو ساتھ میرے کسی چیز کو پس نہ مانا تو نے [1] مگر شرک کرنا تو نے ساتھ میرے ۔ (بخاری، مسلم)

۵۴۰۸: ۔ اور سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض [2] دوزخیوں میں سے ہوں گے کہ پکڑے گی ان کو آگ دونوں ٹخنوں تک اور بعض ان میں وہ ہوں گے کہ پکڑے گی ان کو آگ دونوں زانوں تک اور بعض ان میں سے وہ ہوں گے کہ پکڑے گی ان کو آگ کمر تک اور بعض ان میں سے وہ ہوں گے کہ پکڑے گی انکو آگ گردن تک (مسلم)

۵۴۰۹: ۔ اور ابی ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان دو مونڈھوں کافر کے دوزخ میں مسافت تین دن کی ہوگی واسطے تیز رو کے اور ایک روایت میں ہے کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہوں گے [3] اور موٹاپا اس کی جلد کا مقدار مسافت سیر تین کے ہوگا (مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہ ؓ کی کہ اول اس کے یہ ہے اشتکت النار الی ربھا بیچ باب تعجیل الصلوٰۃ ۔

فصل دوسری

۵۴۱۰: ۔ ابی ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہاں تک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہاں تک کہ سفید ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس آگ

---

[1] پس نہ مانا تو نے الخ یعنی دنیا میں تجھ کو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نہ کرنے کی فرمائش تھی تجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو تیار ہے معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ اس کے بخشے جانے کی ہرگز توقع نہیں ہے اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مر جاوے تو وہ ابدالآباد جہنم میں رہے گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد افترٰی اثما عظیما یعنی اللہ نہیں بخشتا ہے یہ کہ اس کا شریک پکڑے اور بخشتا ہے یہ کہ اس کا شریک پکڑے اور بخشتا ہے اس سے نیچے جس کو چاہے اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا اس نے بڑا طوفان باندھا ۱۲ [2] بعض دوزخیوں الخ اس حدیث میں بیان ہے تفاوت عذابوں کا ضعیف اور شدت میں ۱۲ [3] دانت کافر کی مانند کوہ احد کے ہوں گے الخ یہ اسواسطے ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتیں ممکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان پر قدرت ہے اور مخبر صادق نے ان کی خبر دی ہے ایمان لانا اس پر واجب ہے ۱۲

سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۵۴۱۱ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۵۴۱۲ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۵۴۱۳ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاُهُ النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

۵۴۱۴ :- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِيْ بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۵۴۱۵ :- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ اَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ

یہاں تک کہ سیاہ ہوئی پھر آگ دوزخ کی سیاہ[1] اور اور تاریک ہے (ترمذی)

۵۴۱۱ :- اور ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت کافر کے روز قیامت کے مثل احد کے ہوں گے اور ران اس کی مانند بیضاء[2] کے اور جگہ بیٹھنے اس کے کی دوزخ میں مقدار تین دن کے[3] مثل ربذہ کے (ترمذی)

۵۴۱۲ :- اور ان ہی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق موٹاپا جلد کافر کا بیالیس ہاتھ ہوگا اور تحقیق دانت اس کی مانند کوہ احد کے ہوں گے اور تحقیق جگہ بیٹھنے اس کے کی دوزخ میں مقدار اس مسافت کے ہے کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے (ترمذی)

۵۴۱۳ :- اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق البتہ کافر کھینچے گا زبان اپنی تین کوس اور چھ کوس روندیں گے اس کو لوگ (احمد، اور ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۴۱۴ :- اور ابی سعید رضؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صعود[4] ایک پہاڑ ہے آگ سے چڑھایا جاویگا اس پر کافر ستر برس اور گرایا جاوے گا اس سے ایسے ہی ہمیشہ[5] (ترمذی)

۵۴۱۵ :- اور ابی سعید رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا حضرت نے بیچ معنی[6] مہل کے فرمایا مانند تل چھٹ زیت کے پس جب

---

[1] سیاہ تاریک ہے العیاذ باللہ یہ تاریکی اور یہ گرمی اور یہ سختی عذاب کی اللہ تعالیٰ بچاوے ہم کو اپنے فضل سے ۱۲ [2] مانند بیضاء کے یہ ایک پہاڑ ہے ۱۲ [3] مانند ربذہ کے یہ ایک گاؤں ہے مدینہ سے تین دن کی راہ پر تو غرض یہ ہے اس کے بیٹھنے کی جگہ اس قدر ہوگی اور حدیث آئندہ میں فرمایا ہے کہ اس کی مجلس کا مکان اتنا بڑا ہوگا جسقدر مکہ اور مدینہ کا درمیان تو یہ معارض نہیں ہے اس کے اس لیے کہ اہل نار کے احوال متفاوت ہونگے اپنے اپنے عملوں کے موافق اور اسی پر قیاس کرنا چاہیے عذاب کے دیگر اختلاف ۱۲ [4] صعود الخ یعنی جس کا ذکر آیت سارہقہ صعودًا میں ہے شاہ عبدالقادر نے موضح القرآن میں اس آیت کی تفسیر میں اسی حدیث کو بیان فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ دوزخ میں ایک پہاڑ ہے سیدھا کافروں کو اس پر ہمیشہ چڑھاویں گے یہ بھی ایک عذاب ہے ۱۲ [5] ہمیشہ یعنی ہمیشہ اس کو یہی عذاب ہوتا رہے گا اوتارا اور چڑھایا ۱۲ -

فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۱۶:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۱۷:۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَآءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۱۸:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نزدیک کیا جاویگا مہل طرف دوزخی کے تو گر پڑے گا پوست منہ اس کے کا اس میں (ترمذی)

۵۴۱۶:۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے اس نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق[۳] پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیوں کے سروں پر پس بیٹھے گا پانی گرم یہاں کہ پہنچے گا پیٹ اس کے تک پس کاٹ ڈالیگا چیز کو کہ اس پیٹ میں ہے یہاں تک کہ نکل جاویگا اسکے دونوں قدموں سے اور یہ ہے صہر پھر اسی طرح کیا جاویگا کہ تھا (ترمذی)

۵۴۱۷:۔ اور ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ[۴] تفسیر قول اللہ تعالی کے پلایا جاویگا[۵] دوزخی زرد آب[۶] گھونٹ گھونٹ بھریگا[۷] نزدیک لایا جاویگا طرف منہ اسکے کے پس ناخوش جانیگا اسکو پس جب نزدیک کیا جاویگا اس کے دہانے سے بھون ڈالے گا اسکے منہ کو اور گر پڑے گا پوست سر اسکے کا پس جس وقت کہ پیویگا اسکو ٹکڑے ٹکڑے کردیگا اس کی انتوں کو یہاں تک کہ نکل جاویگا اسکی دبر سے فرماتا ہے اللہ تعالی اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا انکی انتوں کو اور فرماتا ہے اللہ تعالی اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس کی زیادہ دریئے جاوینگے ساتھ پانی کے مانند تیل کے تلچھٹ کے ہوگا بھون ڈالیگا

۵۴۱۸:۔ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے اس نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا واسطے اعلام دوزخ

---

[۱] بیچ معنی مہل کے الخ اس حدیث میں سورۂ دخان کی آیت ان شجرة الزقوم طعام الاثیم کالمهل یغلی فی البطون کا بیان ہے اور معنی آیت کا یہ ہے مقرر درخت سینڈ کا کھانا ہے گنہگار کا جیسے تیل کے تلچھٹ کھولتا ہے پیٹوں میں جیسے کھولتا ہے پانی مفسرین نے مہل کی تفسیر میں اور بھی بہت قول بیان کیے ہیں بعض نے کہا وہ گندھک کی تلچھٹ ہے بعض نے کہا مہل وہ پگھلا ہوا تانبا ہے بعض نے کہا مہل ہر وہ چیز ہے جو آگ میں پگھل جائے جیسی سونا اور چاندی اور ہر وہ چیز جو زہر لگنا قبول کرے وہ پیتل ہو یا لوہا یا قلعی اور بعض نے کہا اصل وہ دوزخیوں کا زرد آب ہے اور ممکن ہے کہ مہل کا اطلاق ان سب معنی پر ہوتا ہے مگر آیت کی تفسیر سے اس حدیث میں وہی قول لائق رجوع ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے ۱۲ [۳] البتہ ڈالا جاویگا الخ اس حدیث میں سورۂ حج کی آیت یصب من فوق رءوسهم الحمیم یصهر به ما فی بطونهم والجلود کا بیان ہے ۱۲ [۴] یہ آیت سورۂ ابراہیم کے تیسرے رکوع میں ہے ۱۲ [۵] یہ آیت سورہ مومنون کے چھٹے رکوع میں ہے اور پوری آیت میں یوں ہے یکاد یسیغه ویأتیه الموت من کل مکان وما هو بمیت ومن ورائه عذاب غلیظ یعنی اور پلادیں گے ہر جبار عنید کو پانی پیپ کا گھونٹ گھونٹ پیویگا اس کو اور گلے سے نہ اتار سکے گا اور چلے آویں گے اس پر اسباب موت کے ہر جگہ سے اور وہ نہ مریگا اور اسکے پیچھے ہے مار گاڑھی ۱۲ [۶] زرد آب یعنی دوزخیوں کا زرد آب ہوگا وہ خود اس کو پیوینگے ۱۲ [۷] گھونٹ گھونٹ

قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَۃُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۴۱۹:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۴۲۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ مَنْ يَّكُوْنُ طَعَامَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۵۴۲۱:۔ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهٖ وَيَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۴۲۲:۔ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ

کے چار دیواریں ہوں گی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا (ترمذی)

۵۴۱۹:۔ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک ڈول[1] زرد آب سے ڈالا جاوے دنیا میں تو البتہ سڑ جاویں اہل دنیا، (ترمذی)

۵۴۲۰:۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت کہ ڈرو خدا سے حق ڈرنے اس کے کا[2] اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام میں[3] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ کے سے ٹپکے بیچ گھر دنیا کے تو البتہ تباہ کر دے دنیا والوں پر ان کے اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا اس کا کہ ہو سہنڈ خوراک اس کی (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے،

۵۴۲۱:۔ اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہم فیہا کالحون کی تفسیر میں فرمایا حضرت نے بھون دیگی کافر کے منہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا ہونٹ اوپر کا اس کا یہاں تک کہ پہنچے گا سر اسکے تک اور لٹک آویگا ہونٹ نیچے کا اس کا یہاں تک کہ پہنچے گا اس کی ناف تک (ترمذی)

۵۴۲۲:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آنحضرتؐ نے اے لوگو رو پس اگر نہ رو سکو[4]

---

[1] ایک ڈول زرد آب سے یعنی جو دوزخیوں سے بہے گا ۱۲ [2] حق ڈرانے اس کے کا یعنی جیسا کہ لائق ہے یعنی واجبات بجا لاؤ اور پرہیز کرو منہیات سے اور ابن مسعودؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسیٰ یعنی حق تقوی اللہ عزوجل کا یہ ہے کہ اسکی فرمانبرداری کی جاوے اور کفر نہ کیا جاوے اور اس کو یاد کیا جاوے نہ بھلایا جاوے اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ آیت فاتقوا اللہ ما استطعتم کے ساتھ ۱۲ [3] اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام میں یعنی مسلمان رہو مرتے دم تک ۱۲ [4] نہ رو سکو الخ اس لیے کہ نہیں ہے یہ امر اختیاری ۱۲

تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكُوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحُ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُرْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۴۲۳:۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا فِيْهِمْ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا

تو تکلف کرکے رونے میں پس تحقیق رو دیں گے دوزخی دوزخ میں یہاں تک کہ بہیں گے آنسوان کے رخساروں پر گویا وہ آنسو نالیاں ہوں گی یہاں تک کہ ہو چکیں گی آنسو پس بہیں گے خون پس زخمی ہو جاویں گی آنکھیں پس اگر کشتیاں جاری کی جاویں ان کے آنسو میں البتہ جاری ہوں (شرح السنۃ)

۵۴۲۳:۔ اور ابی درداء سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاوے گی دوزخیوں پر بھوک پس برابر ہوگی بھوک اس عذاب کے جس میں وہ مبتلا ہونگے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع[2] سے نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر فریاد کرینگے کھانے کیلئے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر[3] کے پس یاد آویگا ان کو کہ وہ تحقیق اتارتے تھے کھانے حلق میں اٹکے ہوئے دنیا میں ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کریں گے واسطے پینے کے پس اٹھایا جاویگا طرف ان کی گرم پانی ساتھ زنبوروں کے پس جب نزدیک ہو نگے پاس گرم پانی کے انکے مونہوں سے بھون ڈالیگے ان کے مونہوں کو پس داخل ہونگے انکے پیٹوں میں ٹکڑے ٹکڑے ڈالیگے اس چیز کو کہ ان کے پیٹوں میں ہوں گی پس کہیگے دوزخی بلاؤ دوزخ کے دار وغوں کو پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کہ آیا نہیں آتے تھے تمہارے پاس رسول ساتھ معجزوں کے کہینگے دوزخی کہ ہاں کہیں گے نگہبان دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم اور نہیں ہوگی دعا کافروں کی بیچ زیاں کاری[4] کے فرمایا حضرت نے پس کہینگے دوزخی آپس میں پکارو مالک[5] کو پس کہینگے دوزخی اے مالک

---

[1] تکلف کرو الخ یعنی ان احوال کا تصور کرکے جو رونا لا دیں اور رقت بخشیں ۱۲ [2] پس برابر ہوگی الخ یعنی الم بھوک کا مانند تمام عذابوں ان کے کے ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بھوک کی آگ دوزخ کی آگ کے برابر ہے ۱۲ [3] ضریع سے یہ تمام ایک گھانس خار دار کا ہے حجاز میں ہوتی ہے نہیں پاس آتا اس کے کوئی جانور بسبب خبث بل کے کے اور اگر کھا بھی جاتا ہے تو مر جاتا ہے مراد یہاں کانٹے ہیں آگ ایلوے سے زیادہ تلخ ہوں گی اور مردار سے زیادہ بدبودار اور لوگ سے زیادہ گرم اور یہ آیۃ تعبیر ہے اللہ عز وجل کے قول لیس لہم طعام الامن ضریع لایسمن ولا یغنی من جوع کی یعنی نہ ہوگا ان کے پاس کھانا مگر جھاڑ کانٹے نہ موٹا کرے نہ کام آوے بھوک میں ۱۲ [4] ساتھ کھانے گلوگیر کے یعنی جو کہ گلے میں جا کر اڑ جاوے نہ نیچے اتر سکے گا اور نہ باہر نکل سکے کا یہ تعبیر ہے اللہ عز وجل کے قول ان لدینا انکالا و جحیما و طعاما ذا غصۃ و عذابا الیما کی یعنی البتہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور آگ کا ڈھیر اور کھانا گلے میں اٹکتا اور دکھ کی مار ۱۲ [5] دعا کرو تم جو کچھ چاہو ہم نہیں سفارش کریں گے کافروں کی ۱۲ -

رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَإِجَابَةِ مَالِكٍ
إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ
عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ
اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي
الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هَذَا الْحَدِيثَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۲۴ - وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى لَوْ كَانَ فِي مَقَامِي هَذَا
سَمِعَهُ أَهْلُ السُّوقِ وَحَتَّى سَقَطَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۲۵ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حکم کرے ہمارے مرنے کا رب تیرا فرمایا حضرتؐ نے پس جواب دیگا انکو مالک تم ہمیشہ اسی میں رہو گے کہا اعمش نے خبر دیا گیا ہوں یہ کہ درمیان پکارنے انکے مالک کو اور جواب دینے مالک کے ان کو ہزار برس[۱] ہونگے فرمایا حضرتؐ نے پس کہینگے دوزخی کہ پکارو اپنے پروردگار کو اس لیے کہ نہیں ہے کوئی بہتر تمہارے لیے پروردگار تمہارے سے پس کہیں گے اے پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہم پر بدبختی ہماری اور تھے ہم قوم گمراہ اے پروردگار ہمارے نکال ہم کو آگ سے پس اگر پھر پھریں[۲] ہم تو ہم ظلم کرنے والے ہوں فرمایا حضرتؐ پس جواب دیگا رب انکو دور رہو دوزخ میں اور کلام نہ کرو مجھ سے فرمایا حضرتؐ نے پس نزدیک اسکے ناامید ہونگے ہر بھلائی سے اور نزدیک اس کے شروع کریں گے نالہ و فریاد میں اور حسرت کھانے میں اور آہ و اویلا کرنے میں کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے اور لوگ رفع نہیں کرتے ہیں[۳] اس حدیث کو (ترمذی)

۵۴۲۴ - اور نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ڈرایا میں نے تم کو آگ دوزخ سے ڈرایا میں تم کو آگ دوزخ سے مکرر کہتے رہے اس کو یہاں تک کہ اگر ہوتے حضرتؐ میری اس جگہ میں تو سنتے[۴] آواز ان کی بازار والے اور یہاں تک[۵] کہ گر پڑی کملی کہ تھی حضرتؐ کے کندھوں پر حضرتؐ کے پاؤں کے پاس (ترمذی)

۵۴۲۵ - اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[۱] ہزار برس ہوں گے یعنی اسی مدت تک یہ انتظار جواب کے عذاب پاتے رہیں گے ۱۲ [۲] اگر پھر پھریں ہم یعنی طرف کفر کے ۱۲ [۳] اور لوگ رفع نہیں کرتے اس حدیث کو یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ ابو الدرداء کا قول ہے ولیکن یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ اس میں اخبار ہے دوزخیوں کی گفتگو سے اور ایسی بات کوئی صحابی اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتا ۱۲ [۴] بازار والے یعنی بسبب نہایت بلند کرتے آواز کے ۱۲ [۵] گر پڑی کملی یعنی خطاء دار بسبب ملنے کے جذبہ الٰہی سے ۱۲

وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَۃً مِّثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَّاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۵۴۲۶ :۔ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُّقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۴۲۷ :۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اَنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ

نے اگر سہ ٹکڑا شیشے کا مانند اس کے اور اشارہ کیا طرف کھوپری سر کے چھوڑا جاوے آسمان کی طرف زمین کی مسافت سیر پانسو برس کے ہے سہ البتہ پہنچے وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کے اور اگر وہ چھوڑا جائے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس رات دن پہلے اس کے کہ پہنچے زنجیر کی جڑ کو سہ یا فرمایا پہنچے اس کی تہا کو (ترمذی)

۵۴۲۶ :۔ اور ابوبریدہؓ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دوزخ میں البتہ ایک نالہ ہے کہ کہا جاتا ہے اس ہبہبؔ رہے گا اس میں ہر متکبر (دارمی)

تیسری فصل

۵۴۲۷ :۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلعم سے فرمایا کہ بڑے بدن ہو جائیں گے دوزخیوں کے دوزخ میں یہاں کہ تحقیق درمیان لو کان ایک ان کے کے اسکے کندھے تک مسافت سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق مٹاپا اسکی جلد کا ستر گز ہوگا اور تحقیق دانت

سہ اگر ٹکڑا الخ اس حدیث میں سورۂ حاقہ کی آیت ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا کی تفسیر کا بیان ہے یعنی اگر شیشہ گول مقدار کھوپری کے کہ وزنی اور گول ہے اور گول اور یہ دونوں صفتیں سبب سرعت حرکت اور نہایت جلد گرنی کے ہیں اور یہ زنجیر کافر کی مقعد میں ڈالی جائے گی اور نتھنے نہی سے نکال جاوے گی اور اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب زنجیر ستر گز کا ہوگا تو اس قدر مسافت کیونکر ہوگی اور جواب یہ ہے کہ اس جہان کے گز کو اس جہان کے گز پر قیاس کرنا چاہئے کہا حسن بصری رح نے اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کونسا گز ہوگا۔ اللہ اکبر خیال کیا چاہیے کیا کچھ درازی ہوگی اس کی۔ عیاذاً باللہ منہ ۱۲ سہ البتہ پہنچے الخ یعنی تھوڑی سی مدت میں پہنچ جائے ۱۲ سہ زنجیر کی جڑ کو۔ یعنی اس کے انتہا کو یا فرمایا پہنچے اس کی تہا کو یہ شک راوی کا ہے کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سے زنجیر دوزخیوں کے باندھ لینے کی ہے کہ جو مذکور ہے کلام اللہ کی اس آیت میں خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ اور معنی آیت کے یہ ہے اس کو پکڑو پھر طوق ڈالو پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو پیٹھا دو پھر ایک زنجیر ہے جس کا ماپ ستر گز ہے اس کو جکڑ دو ۱۲ سہ ہبہب یعنے تیز و شتاب کے ہے یہ نام اس کا اس لیے ہوا کہ گنہگاروں کو اس میں عذاب جلد ہوگا اور اس میں آگ کے شعلے تیز اٹھتے ہیں اور ہبہب ساتھ پیش یا دوسری کے ہے بغیر تنوین کے نسخہ جزری اور اکثر نسخوں میں اور شاید اس کا عدم انصراف اس وجہ سے ہو کہ اس میں لغت کا اعتبار کیا ہو علمیت کے ساتھ اور سید کے نسخہ میں ہر دو بار کے سکون سے ہے مگر اس کی کوئی وجہ ظاہر نہیں ہوتی اسکے سوا کہ کہا جائے لفظ ہب کا تکرار امر ہے ہب سے اور گویا وہ وادی جس کا نام یہ ہے یا جو اس میں داخل ہوگا وہ زبان حال یا زبان قال سے کہے گا ہب ہب خطاب عام کے طور پر اور حقیقت حال اللہ عزوجل کو معلوم ہے نہایہ میں لکھا ہے ہبہب

ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَہٗ مِثْلُ اُحُدٍ۔

۵۴۲۸ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی النَّارِ حَیَّاتٍ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰھُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَھَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا وَّاِنَّ فِی النَّارِ عِقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْکَفَۃِ تَلْسَعُ اِحْدٰھُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَھَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاھُمَا اَحْمَدُ۔

۵۴۲۹ :۔ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُکَوَّرَانِ فِی النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُھُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَکَتَ الْحَسَنُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

۵۴۳۰ :۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِیٌّ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنِ الشَّقِیُّ قَالَ مَنْ لَّمْ یَعْمَلْ لِلّٰہِ بِطَاعَۃٍ وَّلَمْ یَتْرُکْ لَہٗ بِمَعْصِیَۃٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

اسکے مانند احد پہاڑ کے ہوں گے ۔

۵۴۲۸ :۔ اور عبداللہ بن حارث بن جزء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دوزخ میں سانپ ہیں مانند بختی اونٹوں کے کاٹے گا ایک سانپ ان میں سے ایک بار کاٹنا پس پائیگا دوزخی درد اور اثر اس کے زہر کا چالیس برس تحقیق دوزخ میں بچھو ہیں مانند خچروں پالان بندھوں کے کاٹے گا ایک ان کا کاٹنا پس پائے گا الم اور اثر زہر اس کے کا چالیس برس روایت کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے ۔

۵۴۲۹ :۔ اور حسن بصری سے روایت ہے کہ حدیث کی ہم سے ابوہریرہؓ نے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑے ہونگے لپیٹے گئے آگ کے دوزخ میں روز قیامت کے پس کہا حسن بصریؒ نے اور کیا ہے گناہ آفتاب وچاند کا پس کہا ابوہریرہؓ نے کہ خبر دیتا ہوں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس چپ ہو رہے حسن بصری (بیہقی) روایت کی یہ بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں ۔

۵۴۳۰ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا دوزخ میں مگر بدبخت کہا گیا یا رسول اللہ! اور کون ہے بدبخت فرمایا جو شخص کہ نہ کرے خدا کی رضامندی کے لیے طاعت اور نہ چھوڑے خدا کے لیے گناہ (ابن ماجہ)

یعنے سیر ہوے اور جب سراب کی چمک آنکھ سے گذر جائے تو کہتے ہیں ہبہب السراب کہا تو پشتی نے وہ نالہ ہبہب کے ساتھ اس لیے نامزد ہوا ہے کہ اس میں متکبرین کو جلد ڈالا جائیگا، یا آگ اس میں بہت جھنجلا دے گی واللہ اعلم ۱۲۔ ؎ بڑے دن ہو جائے گے الخ ؎ مانند بختی اونٹوں کے کہ بہت بڑے ہوتے ہیں ۲ ؎ لپیٹے گئے آگ دوزخ میں الخ بظاہر ان دونوں کے دوزخ میں ڈالنے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ کافران کو پوجتے تھے کافروں کے جلانے کے لیے ان کو دوزخ میں ڈالا جائے گا یا اس لیے کہ دوزخیوں کو ان کی گرمی سے زیادہ عذاب ہو کیونکہ دیلمی نے مسند فردوس میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آفتاب اور چاند کے منہ عرش کی طرف ہیں اور پشت دنیا کی طرف اس سے معلوم ہوا کہ اگر منہ ان کے دنیا کی طرف ہوتے تو دنیا والوں میں سے کوئی ان کی حرارت کا متحمل نہ ہوتا اور طیبی نے حدیث کا مطلب اس طرح بیان کیا کہ تو اے حسن نقل جلی کے مقابل قیاس کرتا ہے اور دوزخ میں داخل ہونے کے سبب عمل کو سمجھتا ہے حالانکہ اللہ عزوجل جو چاہتا ہے کرتا ہے ۱۲ -

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۴۳۱ ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

بیان [1] ہے جنت اور دوزخ کے پیدا کرنے کا

پہلی فصل

۵۴۳۱ ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑیں آپس میں جنت اور دوزخ پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی میں واسطے متکبروں اور گردن کشوں کے اور کہا بہشت نے پس کیا ہوا مجھ کو کہ نہیں داخل ہوں گے مجھ میں مگر ضعیف لوگوں میں سے اور لوگوں کی نظروں سے گرے ہوئے اور بھولے فریب کھا جانے والے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بہشت کو نہیں ہے تو مگر [2] رحمت میری رحم کرتا ہوں ساتھ تیرے جس کو کہ چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور فرمایا دوزخ کو نہیں ہے تو مگر عذاب میرا عذاب کرتا ہوں ساتھ تیرے جس کو کہ چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور ہر ایک کے لئے تم میں سے بھری اسکی ہے پس لیکن دوزخ پس نہیں بھرے گی یہاں تک کہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس میں پاؤں اپنا کہے گی دوزخ بس بس بس اسوقت بھر جائے گی دوزخ اور جمع کئے جائیں گے بعض اجزا اس کے طرف بعض کے پس ظلم نہیں کریگا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے کسی کو اور لیکن بہشت [3] پس تحقیق اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا اس کے لئے ایک خلق جدید۔ (بخاری، مسلم)

---

[1] یعنی بیان پیدا کرنے الخ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہیں اور اس دم موجود ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت والجماعت کا۔ [2] نہیں ہے تو مگر رحمت میری الخ دوزخ اور بہشت میں افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے نافرمانوں کو وہی سزا دیگا اور بہشت نے آپ کو افضل کہا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعداروں کو وہی ثواب و جزا دیگا حق تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونوں برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہے، اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین وقنا من الاثم وعذابہ لنا رد عذاب القبر وعذاب جہنم وارزقنا حلالاً فیہ وادخلنا فی الجنۃ الفردوس آمین ثم آمین، پس نہیں بھرے گی الخ یعنی باوجودیکہ لاکھوں اس میں پڑے ہیں اسکی بھوک نہ مٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کریگی جیسے حدیث آئندہ میں یہ صاف مذکور ہے جب خدا قدم اسمیں رکھے گا تب اسکا پیٹ بھریگا خدا جانے وہ قدم کیا اور کیسا ہے یہاں قدم میں عقل دوڑانا مناسب نہیں جیسا کہ روایت میں آیا ہے ویسا ہی ماننا چاہیئے اور رجل سے جماعت کا مراد لینا ابطال ہے حدیث کا اور روایت بندہ قدم تائید کرتی ہے رجل کے معنی ظاہری کو واللہ اعلم [3] اور لیکن بہشت، اس سے معلوم ہوا کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں جائیں گے اور یہی حکم ہے مجانین اور اطفال کا وہ بھی بے اعمال جنت میں جائیں گے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ۔

۵۴۳۲۔ وعن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال جہنم یلقی فیہا وتقول ہل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیہا قدمہ فینزوی بعضہا الی بعض فتقول قط قط بعزتک وکرمک ولا یزال فی الجنۃ فضل حتی ینشئ اللہ لہا خلقا فیسکنہم فضل الجنۃ متفق علیہ وذکر حدیث انس حفت الجنۃ بالمکارہ فی کتاب الرقاق۔

الفصل الثانی

۵۴۳۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبرئیل اذہب فانظر الیہا فذہب فنظر الیہا والی ما اعد اللہ لاہلہا فیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا احد الا دخلہا ثم حفہا بالمکارہ ثم قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یدخلہا احد قال فلما خلق اللہ النار قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا احد فیدخلہا فحفہا بالشہوات ثم قال یا جبرائیل

۵۴۳۲۔ اور انسؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ کہ ڈالے جائینگے اسمیں لوگ اور کہے گی آیا ہے کچھ زیادتی یہانتک کہ رکھے گا رب عزت والا اسمیں قدم اپنا سمٹیا دینگے بعضے اجزاء دوزخ کے طرف بعض کے پس کہے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیرے کرم کی اور ہمیشہ رہے گی بہشت میں وسعت یہانتک کہ پیدا کریگا اللہ تعالیٰ بہشت کے لئے ایک خلق کو پس بسا دیگا اس خلق کو بیچ وسعت بہشت کے (بخاری مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث انسؓ کی کہ اس کے اول میں یہ لکھے ہیں حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق میں۔

دوسری فصل

۵۴۳۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ جب پیدا کیا اللہ نے بہشت کو کہا جبرئیل کو کہ جا اور دیکھ طرف بہشت کے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کے اس چیز کے کہ تیار کی ہے اللہ نے بہشتیوں کے لیے بہشت میں پھر آئے جبرئیل اور عرض کی کہ اے رب ہمیں قسم تیری عزت کی نہیں سنے گا صفتیں بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اسمیں پھر گھیرا اسکو ساتھ مکروہات طبیعت کے[1] پھر فرمایا اللہ نے اے جبرئیل جا پس دیکھ طرف بہشت کے فرمایا گئے جبرئیل اور نگاہ کی طرف اسکی پھر آئے جبرئیلؑ اور کہا اے رب میرے قسم ہے عزت تیری کی البتہ تحقیق ڈرا ہیں کہ نہ داخل ہو بہشت میں کوئی فرمایا آپؐ نے پس جب کہ پیدا کیا اللہ نے اللہ دوزخ کو فرمایا اے جبرئیلؑ جا اور دیکھ طرف اسکے فرمایا آپؐ نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبرئیل اور عرض کی اے پروردگار میرے قسم ہے تیری عزت کی نہیں سنے گا وصف دوزخ کا کوئی پھر داخل ہو جائے اسمیں پس گھیرا اسکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ شہوات نفس کے پھر فرمایا اے جبرئیلؑ جا اور دیکھ طرف دوزخ کے فرمایا آپؐ نے پس گئے جبرئیلؑ اور نظر کی

---

[1] مگر داخل ہوگا یعنی مکارہ اور شہوات دونوں حجاب ہیں جنت اور دوزخ کے پھر جو کوئی ان حجاب کو اٹھائے گا وہ ان میں جائے گا نفس کو ناگوار باتیں جیسے یا مشقت عبادات کے صبر ان کے مشقتوں پر غصہ روکنا عفو، حلم، صدقہ، جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشیں جیسے شراب خوری زنا، اجنبی عورت کو گھورنا، غیبت، جھوٹ، کھیل کود وغیرہ، اور جو خواہشیں مباح ہیں وہ ان میں داخل نہیں اگرچہ کثرت ان کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام میں لے جائیں یا دل کو سخت کر دیں یا عبادات سے غافل کر دیں۔

اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۴۳۴: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَقَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِیْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

طرف دوزخ کے پس عرض کی کہ اے میرے رب قسم ہے تیری عزت کی تحقیق ڈرا یا میں اس سے کہ باقی نہ رہے گا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ میں[1]، (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

۵۴۳۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہم کو ایک دن پھر چڑھے منبر پر پس اشارہ کیا اپنے دست مبارک سے قبلہ مسجد کی طرف پس فرمایا کہ تحقیق دکھائی گئی مجھ کو اب اسی وقت کہ پڑھی میں نے تم کو نماز بہشت اور دوزخ صورت بنے ہوئے بیچ جانب آگے اس دیوار کے پس نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز مانند آج کی نیکی، بدی میں[2]، (بخاری)

---

[1] کہ داخل ہوگا دوزخ میں الخ یعنی یہ شہوت اور معاصی اتنی کثیر ہیں کہ کوئی اہل نفس و طبیعت میں سے باقی نہیں رہتے کا کہ میل اس کی طرف نہ کرے اور بسبب اس کے دوزخ میں نہ آوے اور یہ حدیث تفسیر ہے حدیث صحیح کی جو اوپر گذری کتاب الرقاق میں حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات آخر تک، [2] مانند آج کے نیکی اور بدی میں، یعنی بہشت کو خوب تر دیکھنے کی چیزوں سے پایا میں نے اور دوزخ کو بدتر سب دیکھنے کی چیزوں سے،، واللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین،، ❊ ❊ ❊

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۴۳۵: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۴۳۶: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا

بیان ابتدا پیدائش کے اور ذکر پیغمبروں علیہم الصلوٰۃ والسلام کے

پہلی فصل

۵۴۳۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھا میں نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آئی آپ کے پاس ایک قوم بنی تمیم سے پس فرمایا آپ نے کہ قبول کرو بشارت اے بنی تمیم کہا انہوں نے کہ بشارت آپ نے ہم کو[1] پس کچھ دیجیے ہم کو پھر آئے لوگ اہل یمن سے پس فرمایا آپ نے کہ قبول کرو تم بشارت کو اے اہل یمن جب کہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نے کہا اہل یمن نے کہ قبول کی ہم نے بشارت آئے ہم آپ کے پاس تاکہ دانشمند ہوویں ہم دین میں[2] اور پوچھیں ہم آپ سے ابتدا اس امر سے کہ کیا چیز تھی پہلے فرمایا آپ نے کہ تھا اللہ تعالیٰ اور نہ تھی پہلے اس کے کوئی چیز[3] اور تھا عرش اللہ تعالیٰ کا پانی پر پھر پیدا کیے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور لکھا اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں ہر چیز کو پھر آیا میرے پاس ایک شخص اور کہا اے عمران ڈھونڈھ اپنی اونٹنی کو کہ چلی گئی ہے پس گیا میں اس کے ڈھونڈنے کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہوں میں کہ اونٹنی چلی جاتی اور میں نہ اٹھتا[4]۔ (بخاری)

۵۴۳۶: اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کھڑے ہوئے درمیان ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونا پس خبر دی

---

[1] بشارت دی آپ نے ہم کو، [2] یعنی دین کے سمجھنے کی، [3] اور نہ تھی پہلے اس کے کوئی چیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نہ تھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اس کے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ میں جو کہ اس عالم میں کرنا منظور تھا سو لکھا، اس کے بعد آسمان و زمین کو بنایا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہیں آسمان اور زمین قدیم ہیں سو غلط بات ہے، آدمی کی عقل ناقص اس کو نہیں سمجھ سکتی بس معصوم کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے، [4] اور میں نہ اٹھتا الخ عمران اونٹنی باندھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے ناگہاں اونٹنی بھاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر دی کہ اونٹنی بھاگ گئی جا پکڑ پس وہ اٹھے بنا بر ضرورت کے اور پشیمان ہوئے کہ میں کیوں اٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں جو فائدے اور حقائق اور علوم تھے ان سے محروم ہوا۔

عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۴۳۷:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۳۸:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۳۹:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۴۰:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ

ہم کو ابتدا پیدائش سے[1] یہاں تک کہ داخل ہوئے بہشت میں بہشتی اور دوزخ میں دوزخی یاد رکھتا ہے اس کو وہ شخص کہ یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ (بخاری)

۵۴۳۷:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھی ایک کتاب[2] پہلے اسکے کہ پیدا کرے پیدائش تحقیق مہربانی میری سبقت لے گئی ہے میرے غصہ پر پس وہ کتاب نزدیک اسکے ہے اوپر عرش کے۔ (بخاری، مسلم)

۵۴۳۸:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیدا کئے گئے فرشتے نور سے اور پیدا کیا گیا جان[3] شعلہ آگ دھوئیں ملے ہوئے سے اور پیدا کئے گئے آدمؑ اس چیز سے کہ بیان[4] کی گئی تمہارے لئے۔ (مسلم)

۵۴۳۹:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو بہشت میں چھوڑا ان کو جب تک چاہا اللہ تعالیٰ نے چھوڑنا ان کا پس شروع کیا ابلیس نے پھرتا گرد پتلے ان کے دیکھتا تھا کہ کیا ہے پس جب دیکھا اس کو خالی اندر سے پہچانا کہ یہ پیدا کیا گیا ہے پیدائش غیر مضبوط[5]۔ (مسلم)

۵۴۴۰:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ختنہ کیا ابراہیم علیہ السلام نبی نے اس

---

[1] تاکہ داخل ہوئے، یعنے مبدا اور معاد کا احوال بیان کیا۔ [2] لکھی ایک کتاب الخ اس حدیث سے ثابت ہوا لکھنا اللہ تعالیٰ کا اپنے ہاتھ مبارک سے کیونکہ دوسری روایت میں اس کی صراحت ہے اور رحمت اور غضب دونوں صفتیں ہیں اس کی صفات ذاتیہ سے کہ اس کے اوپر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تاویل نہیں کرتے۔ [3] جان جنوں کا باپ جیسے حضرت آدم علیہ السلام آدمیوں کا باپ ہے۔ [4] بیان کی گئی، یعنے مٹی سے۔ [5] پیدائش غیر مضبوط الخ یعنے بھوک میں بے قرار ہو جایا کرے گا اپنے اختیار میں نہ رہے گا۔ ٭

إِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٤٤٥ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ إِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ إِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَّعَهُ امْرَأَةٌ مِّنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهٗ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ أُخْتِيْ فَأَتٰى سَارَةَ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَّعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيْهِ أَنَّكِ أُخْتِيْ فَإِنَّكِ أُخْتِيْ فِي الْإِسْلَامِ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا

حال میں کہ وہ اسی برس کے تھے قدوم میں[1]۔ (بخاری مسلم)

۱۴۴۵:- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ نہیں بولے ابراہیمؑ مگر تین جھوٹ دو جھوٹ ان میں سے تو ذات خدا میں ایک قول انکا یہ کہ تحقیق میں بیمار ہوں[2] اور دوسرا قول انکا یہ ہے بلکہ کیا یہ بڑے انکے اور آپ نے اسوقت کہ ابراہیمؑ اور سارہ جاتے تھے ناگہاں آئے اوپر ظالم حاکم کے ظالموں میں سے پس کہا گیا اس ظالم کو کہ اس جگہ ایک مرد ہے کہ اسکے ساتھ ایک عورت ہے نہایت خوبصورت پس بھیجا اس نے کسی کو طرف ابراہیمؑ کے پس پوچھا اس نے ابراہیم سے سارہ کے حال سے کہ کون ہیں یہ عورت کہا ابراہیم نے میری بہن ہے پس آئے ابراہیم سارہ کے پاس پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانے گا کہ تو میری ہے تو غالب آئیگا مجھ پر تیرے لینے میں پس اگر پوچھے تجھ سے تو خبر دینا اسکو کہ تو میری بہن ہے[3] اس لئے کہ تو میری بہن ہے اسلام میں اسلیئے کہ نہیں بستے زمین پر کوئی مسلمان سوائے میرے اور تیرے پس بھیجا اس ظالم نے کسی کو طرف سارہ کے پس لائی گئیں سارہ اسکے پاس کھڑے

[1] قدوم میں، یہ ایک مکان ہے شام کے ملک میں اور یہ جو مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم نے اپنا ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہے قدوم سے مراد بسولا نہیں ہے بلکہ مکان مراد ہے ختنہ کی سنت وہاں انہیں سے جاری ہوئی توریت کی کتاب تخلیق میں سترہویں فصل کے اندر مرقوم ہے کہ خدا نے ابراہیم سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنے ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہ نشان ہے میرے عہد کا تمہارے بدنوں میں عہد دائمی ابدی جو ختنہ نہ کریگا وہ قوم. ابراہیم سے جدا ہو گیا اس نے خدا کا عہد توڑا انتہیٰ فقط الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہیں اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہیں اور منسوخ ہونے کے قائل نہیں [2] تحقیق میں بیمار ہوں حضرت ابراہیمؑ کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو انکی عید کا دن جب آیا تو انہوں نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لے جاویں حضرت ابراہیم نے تاروں کو دیکھ کر فرمایا کہ میں بیمار ہوں یعنی بموجب اعتقاد تمہارے کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہے کہ میں بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب انکی قوم عید میں شہر سے باہر گئی تو بتخانے میں جا کر سب بتوں کو توڑا اور ہتھوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جب قوم نے پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا تو حضرت ابراہیم نے کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر ہتھوڑا رکھے ہے تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وہ لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیم نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے ابراہیمؑ نے اسکی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب ابراہیم ملک عراق سے ہجرت کر کے شام کے ملک میں گئے وہاں کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اس کے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اسکو نہ مارتا حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی کو جو نہایت خوبصورت تھیں فرمایا کہ اگر بادشاہ تجھ کو بلائے اور تجھ کو پوچھے تو یوں کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہے یعنی دینی بھائی ہے تو تینوں باتیں حقیقت میں سچ ہیں اور ظاہر میں جھوٹ اور ان تینوں باتوں کا اس حدیث میں بیان ہے واللہ اعلم [3] تو میری بہن ہے الخ اسلام میں یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا ۔ ☆ ☆ ☆

فَاُتِیَ بِهَا قَامَ اِبْرَاهِیْمُ یُصَلِّیْ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَیْهِ ذَهَبَ یَتَنَاوَلُهَا بِیَدِهٖ فَاُخِذَ وَیُرْوٰی فَغُطَّ حَتّٰی رَكَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ ادْعِی اللّٰهَ لِیْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِیَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِی اللّٰهَ لِیْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِیْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَیْتَنِیْ بِشَیْطٰنٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فَاَوْمَا بِیَدِهٖ مَهْیَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَیْدَ الْكَافِرِ فِیْ نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ یَا بَنِیْ مَاءِ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۴۴۲ : وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی وَیَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ یُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۴۴۳ : وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰی كَانَ رَجُلًا حَیِیًّا

ہوئے ابراہیم تا نماز پڑھیں[1] جبکہ آئیں سارہ اس ظالم کے پاس تو چاہا اس نے کہ ہاتھ ڈالے ان پر پس پکڑا گیا وہ ظالم اور روایت کیا گیا ہے فقط یہاں تک کہ پاؤں مارنے لگا زمین پر پس کہا اس ظالم نے دعا کر خدا سے میرے لئے اور ضرر نہیں پہنچاؤں گا میں تجھ کو پس دعا کی سارہ نے خدا تعالیٰ سے پس چھوڑا گیا وہ ظالم پھر ارادہ دست اندازی کا کیا اس ظالم نے سارہ سے دوسری بار پس پکڑا گیا مانند پکڑے پہلے کے بلکہ سخت تر اس سے پس کہا کہ دعا کر اللہ سے میرے لئے اور نہیں ضرر پہنچاؤں گا تجھ کو پس دعا کی سارہ نے اللہ سے پس چھوڑا گیا پس بلایا اس ظالم کسی کو اپنے دربانوں میں سے اور کہا کہ تحقیق تو نہیں لایا ہے میرے پاس انسان کو لایا تو میرے پاس شیطان کو پس خدمت کو دی سارہ کے ہاجرہ پس آئیں سارہ ابراہیم کے پاس اس حال میں کہ ابراہیم کھڑے نماز پڑھتے تھے پس اشارہ کیا ابراہیم نے اپنے ہاتھ سے کہ کیا ہے حال تیرا کہا سارہ نے کہ رد کیا اللہ نے مکر اس کافر کا بیچ سینہ اسکے اور خدمت کو دی ہاجرہ کہا[2]

۵۴۴۲ : اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق تر ہیں[3] ساتھ شک کرنے کے ابراہیم سے جس وقت کہ کہا ابراہیمؑ نے اے رب میرے دکھا مجھ کو کہ کیونکر زندہ کرتا ہے تو مردوں کو اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ لوطؑ پر تحقیق تھے[4] لوط پناہ پکڑتے طرف رکن سخت کے اور اگر ٹھہرتا میں قید خانہ میں اس مدت تک کہ ٹھہرے یوسفؑ تو البتہ قبول کرتا میں کہنا بلانے والے کا۔ (بخاری مسلم)

۵۴۴۳ : اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق موسیٰ تھے مرد بہت شرمناک بہت ڈھانکنے والے

[1] کھڑے ہوئے ابراہیم تاکہ نماز پڑھیں یعنی اللہ سے دعا کرنے لگے اس شر سے بچنے کے لئے، [2] اے بیٹو آسمان کے پانی کے، عرب کے لوگوں کو بسبب صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں اور بعض نے کہا اس وجہ سے ان کو بارش کی اولاد فرمایا کہ ان کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے، [3] ہم لائق تر ہیں یعنی اگر کوئی کہے حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے میں شک تھا سو اسطے دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبیؐ نے کبھی ایسی درخواست نہیں کی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ شبہ دفع کیا کہ مجھ کو تو مردہ زندہ ہونے میں کچھ تردد اور شک نہیں تو ابراہیم کو بطریق اولیٰ نہ تھی اور اگر ان کو شک ہوتا تو ہم کو بھی البتہ ہوتا، [4] تھے لوطؑ الخ جب کافروں نے حضرت لوطؑ کے مہمانوں کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط علیہ السلام نہایت گھبرائے اور یہ تمنا کی کاش مجھ کو دفع کفار کا زور ہوتا پناہ کے واسطے کوئی مکان محفوظ ملتا حضرت صلعم نے اس قصہ کی طرف اشارہ کیا، [5] اور اگر ٹھہرتا الخ اس میں حضرت یوسفؑ کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نہ نکلے'' ٭ ٭ ٭

سِتِّيْرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالَ مَا تَسَتَّرَ هٰذَا
التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ فَخَلَا يَوْمًا وَّحْدَهٗ
لِيَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ اِثْرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ
ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَقَالُوْا وَاللّٰهِ
مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ وَّاَخَذَ ثَوْبَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلَاثًا
اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۴ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ
عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ
عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى عَنْ بَرَكَتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۴۵ :۔ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ
اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ

بدن کے نہیں دیکھا جاتا تھا انکے بدن سے کچھ بسبب شرم رکھنے کے پس ایذا دی ان لوگوں نے کہ ارادہ کیا انکے ایذا دینے کا بنی اسرائیل میں سے پس کہا بعض
موذیوں نے نہیں بدن ڈھانکتے موسیٰ اس طرح کہ ڈھانکنا اگر بسبب عیب کے کہ انکے جلد میں ہے یا تو کوڑھ ہے یا پیٹے پھولے ہوئے ہیں اور تحقیق اللہ نے چاہا کہ کرے
موسیٰ کو عیب سے پاک الگ ہوئے موسیٰ لوگوں سے ایک روز تنہا نہانے کے لیے پس رکھے کپڑے اپنے ایک پتھر پر پس بھاگا پتھر اور لے گیا کپڑے موسیٰ کے پس دوڑے
موسیٰ اس پتھر کے پیچھے کہتے ہوئے کپڑے میرے اے پتھر دے کپڑے میرے اے پتھر یہاں تک کہ پہنچے موسیٰ طرف ایک جماعت کے بنی اسرائیل میں سے پس دیکھا
اس جماعت نے موسیٰؑ کو ننگا بہترین پیدائش خدا کے اور کہا انہوں نے قسم ہے اللہ کی نہیں ہے موسیٰ میں کچھ نقصان اور لیا موسیٰ نے کپڑا اپنا اور شروع کیا موسیٰ
نے پتھر کو مارنا پس قسم ہے خدا کی کہ پیدا ہوئے پتھر میں نشان بسبب تاثیر مارنے موسیٰ کے اس کو تین نشان[1] یا چار یا پانچ۔ (بخاری، مسلم)

۵۴۴ :۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ ایوب نہاتے تھے ننگے پس گریں ایوب پر
ٹڈیاں سونے کی پس شروع کیا ایوب نے سمیٹنا ان کا اپنے کپڑے میں پس پکارا ایوبؑ کو اسکے پروردگار نے اے ایوب کیا نہیں بے پروا کیا میں
نے تجھ کو اس چیز سے کہ دیکھتا ہے تو کہا ایوبؑ نے کہ ہاں قسم تیری عزت کی ولیکن نہیں ہے[2] بے پروائی مجھ کو برکت تیری سے۔ (بخاری)

۵۴۵ :۔ اسی ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا بد کہا ؤ کیا ایک شخص نے مسلمانوں میں سے اور ایک شخص نے یہود میں سے پس کہا مسلمان نے
قسم اس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمدؐ کو سارے جہان کے لوگوں پر پس کہا یہودی نے قسم اس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰ کو جہان کے لوگوں پر پس اٹھایا

سلہ تین نشان یا چار یا پانچ الخ اس حدیث سے حضرت موسیٰؑ کے دو معجزے نکلے پتھر کا بھاگنا دوسرے نشان کا پڑنا پتھر پر اور ثابت ہوا کہ ننگے غسل کرنا تنہائی
میں درست ہے اور معلوم ہوا کہ پیغمبر عیب و نقص سے پاک ہوتے ہیں اور اس سے بزرگی نکلی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تہمت سے
پاک کیا، سلہ ولیکن نہیں ہے بے پروائی مجھ کو برکت تیری سے یعنے اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہیں ہے بلکہ تیری عطا سمجھ کر لیتا
ہوں کہ غلام مالک کے عطا کی ہوئی چیز سے کسی حالت میں بے پروا نہیں ہو سکتا کہ اس کو سرفہ مالک کی مہربانی پر ہے مال پر نہیں اس
حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہے جب وہاں کوئی نہ ہو۔

الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُّفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ كَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ أَوْ كَانَ فِيمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا أَدْرِيْ أَحُوسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّورِ أَوْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُّونُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْأَنْبِيَآءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ الْأَنْبِيَآءِ۔

۵۴۴۶۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُولَ إِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّونُسَ بْنِ مَتّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

مسلمان نے ہاتھ اپنا نزدیک اس کلمہ یہودی کے اور طمانچہ مارا یہودی کے منہ پر پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آنحضرت کو ساتھ اس چیز کے کہ تھا امر اسکے سے اور امر مسلمان کے سے پس بلایا نبی صلعم نے مسلمان کو اور پوچھا اس سے اس بات سے پس خبر دی مسلمان نے حضرت موسیٰ کو پس فرمایا نبی صلعم نے کہ نہ بزرگی دو مجھ کو موسیٰ پر اس لئے کہ تحقیق لوگ بیہوش ہو کر گر پڑیں گے دن قیامت کے پس بیہوش ہو کر گر پڑونگا میں بھی ساتھ انکے پھر ہونگا میں اول ان شخصوں کا کہ ہوش میں آوینگے پس ناگہاں دیکھوں گا میں کہ موسیٰ پکڑے کھڑے ہیں ایک جانب عرش کے پس نہیں جانتا میں کہ آیا تھا موسیٰ درمیان ان لوگوں کے کہ بیہوش پڑے تھے پس ہشیار ہوئے پہلے مجھ سے یا تھے موسیٰ ان لوگوں میں یا ہر نکال لیا ہے انکو خدا نے اور ایک روایت میں ہے کہ پس نہیں جانتا میں کہ آیا حساب کیا گیا یہ صعقہ بنسبت موسیٰ کے ساتھ صعقہ روز طور کے یا افاقت پائی پہلے میرے اور نہیں کہتا میں کہ کوئی افضل ہے یونس بن متی سے اور ابو سعیدؓ کی روایت میں ہے کہ کہا نہ بزرگی دو تم درمیان نبیوں کے (بخاری مسلم) اور بیچ روایت ابو ہریرہؓ کے ہے کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کے،

۵۴۴۶ ۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چاہیئے کسی بندہ کو کہ کہے میں بہتر ہوں یونس بن متی سے (بخاری مسلم) اور ایک روایت میں بخاری کی یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے جو کوئی کہے میں بہتر ہوں یونس بن متی سے پس تحقیق وہ جھوٹا ہے،

لہ نہ بزرگی دو الخ یعنی ہر چند سب پیغمبروں سے میں افضل ہوں لیکن ہر بات میں نہیں چنانچہ قیامت میں پہلے اٹھوں گا میں اور موسیٰ علیہ السلام کو ہوشیار پاؤں گا نہیں معلوم کہ موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوشیار ہو گئے یا انکے طور کی بیہوشی یہاں مجرا ہو گئی، سلہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیوں کے یعنی اصل پیغمبری میں سب برابر ہیں یہ نہ جانو کہ کوئی کمتر ہے کوئی بہتر اسواسطے سب پیغمبروں پر ایمان لانا فرض ہے باقی جس قدر جس کی تفصیل سے ثابت ہے اس کے بیان اور اعتقاد میں مضائقہ نہیں، سلہ پس تحقیق وہ جھوٹا ہے حالانکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ کا عتاب ہوا تھا اس پر بھی پیغمبری کی وہ شان ہے کہ اس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی اگرچہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل ہیں لیکن حضرت نے تفضیل سے روک دیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرتے کرتے اور پیغمبروں کی شان میں بے ادبی نہ کر بیٹھیں، ❊ ❊ ❊

٥٤٤٧ :- وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔

٥٤٤٨ :- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)۔

٥٤٤٩ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوْسَى ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِيْ إِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ

٥٤٤٧ :- اور ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ لڑکا کہ مار ڈالا اسکو خضرؑ نے وہ پیدائشی کافر تھا[1] اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا تو البتہ ڈالتا اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر میں۔ (بخاری مسلم)

٥٤٤٨ :- اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سوا اس کے نام نہیں رکھا گیا خضرؑ[2] کا اس واسطے کہ بیٹھے تھے زمین خشک سفید پر پس ناگہاں وہ لہلہانے لگی پیچھے اس کے سے سبز ہو کر۔ (بخاری)

٥٤٤٩ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا فرشتہ موت کا پاس موسیٰؑ کے ابن عمران کے پس کہا فرشتہ نے موسیٰ کو کہ قبول کر حکم رب اپنے کا فرمایا حضرت نے کہ پس طمانچہ مارا[3] موسیٰؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ فرمایا حضرتؐ نے پس پھر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالیٰ کے اور کہا بھیجا تو نے مجھ کو طرف بندے اپنے کے کہ نہیں چاہتا مرنا اور تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرتؐ نے پس پھیر دی اللہ نے طرف اسکی آنکھ اسکی اور فرمایا کہ پھر جا تو میرے بندے کے پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی چاہتا ہے تو پس اگر چاہتا ہے زندگانی تو پس رکھ ہاتھ اپنا بیل کی پیٹھ

[1] وہ پیدائشی کافر تھا، یعنی جو حضرت خضر علیہ السلام نے لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نہ تھا، [2] خضر علیہ السلام کا نام بلیا بن ملکان ہے وہب بن منبہ نے کہا ان کا نام و نسبت یہ ہے بلیا بن ملکان بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام اور ان کا باپ بادشاہوں میں سے تھا اور اس حدیث میں خضر کے ساتھ ان کے ملقب ہونے کی وجہ سے مذکور ہے، [3] پس طمانچہ مارا الخ اس حدیث میں بے دین لوگ طعن کرتے ہیں کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہیں ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی کے آیا تھا موسیٰؑ نے کیوں مارا اطاعت کیوں نہ کی تو معلوم ہوا کہ دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر تھا تو آدمی کے خواص اس پر ظاہر ہوا چاہیں تو اس صورت میں آنکھ کا پھوٹنا کچھ تعجب نہیں، اور دوسرا یہ کہ یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لئے ایسا کیا ہو دوسرے یہ کہ موسیٰؑ کو بیماری میں دھوکا ہوا اور اس کو موت کا فرشتہ نہ سمجھے کوئی اجنبی شخص سمجھے اور ایک طمانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی نہ یہ کہ آنکھ پھوڑنے کا انہوں نے قصد کیا اور جب وہ دوسری بار آئے تو حضرت موسیٰؑ کو معلوم ہو گیا کہ یہ ملک الموت ہیں، وہ مرنے پر اور اپنے مالک کے ملنے پر راضی ہو گئے۔

يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَدْنِنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۵۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرَائِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۵۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ

اس چیز کو کہ ڈھانکے ہاتھ تیرا بالوں سے پس تحقیق تو زندہ رہے گا شمار ان کے اتنے ہی برس کہا موسیٰ نے پھر بعد اس زندگانی کے کیا ہے کہا فرشتے نے پھر مریگا تو کہا موسیٰ علیہ السلام نے پس اختیار کی میں نے موت ابھی اے پروردگار میرے نزدیک کر مجھ کو زمین پاک کی گئی کے مقدار ایک سنگ انداز کے فرمایا رسول اللہ نے قسم اللہ کی اگر میں ہوتا نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ میں دکھا دیتا تم کو قبر موسیٰ کی ایک جانب راہ کی میں نزدیک[1] تو وہ ریت سرخ کے۔ (بخاری مسلم)

۵۴۵۰۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روبرو لائے گئے میرے انبیاؑ تو ناگہاں موسیٰ تھے ملے پتلے ہیں گویا کہ وہ مردوں شنوء کے سے ہیں اور دیکھا میں نے عیسیٰؑ بن مریمؑ کو پس ناگہاں قریب تر ہیں ان شخصوں کا کہ دیکھے میں نے مشابہت میں ساتھ اس کے۔ عروہ بن مسعودؓ ہے اور دیکھا میں نے ابراہیمؑ کو پس ناگہاں نزدیک تر ہیں ان شخصوں کا کہ دیکھے میں نے مشابہت میں ساتھ اسکے یار تمہارا ہے یعنی خود حضرتؐ اور دیکھا میں نے جبرئیل کو پس ناگہاں نزدیک تر ہیں ان شخصوں کا کہ دیکھے میں نے مشابہت ساتھ اسکے دحیہ بن خلیفہ ہے۔ (مسلم)

۵۴۵۱۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ دیکھا میں نے شب معراج میں موسیٰؑ کو ایک مرد گندم گوں دراز قد گھونگر یلے بال گویا کہ موسیٰ مردوں شنوء کے سے تھے اور دیکھا میں نے عیسیٰ کو ایک مرد متوسط پیدائش مائل بسرخی و سفیدی سیدھے بال سر کے اور دیکھا میں نے مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکھا بیچ ان علامتوں کے کہ دکھلائیں وہ علامتیں

---

[1] نزدیک تو وہ ریت سرخ، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے خصوصاً صالحین کے مدفن میں اور حضرتؑ موسیٰ نے بیت المقدس میں دفن ہونے کی آرزو نہ کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں [2] روبرو لائے گئے میرے انبیا یہ یا تو مسجد کا ذکر ہے شب معراج میں یا آسمان کا انبیاء سے شب معراج میں ملے جیسے کہ آئندہ حدیث میں یہ مذکور ہے اور معنے یہ ہیں کہ ارواح انبیا کی روبرو لائی گئیں بشکل ان صورتوں کے کہ تھیں دنیا میں اور دحیہ دال کی زبر کے ساتھ اور کبھی دال کی زیر کے ساتھ پڑھتے ہیں یہ صحابی مشہور ہے جسکے ہاتھ حضرت صلعم نے اپنا نامہ ہرقل کی طرف لکھا تھا یہ نہایت خوبصورت مرد تھے اور جبرئیل اکثر انہی کی صورت میں آیا کرتے تھے اور اس مقام میں بھی آپ نے جبرئیل کو انہیں کی صورت پر دیکھا۔

اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۵۲ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى فَنَعَتَهُ فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ كَاَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى رَبْعَةً اَحْمَرَ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ فَاُتِيْتُ بِاِنَائَيْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَّالْاٰخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۵۳ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ نے پیغمبر کو پس نہ ہو تو شک میں اس کے ملنے[1] سے، (بخاری، مسلم)

۵۴۵۲ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں ملاقات کی میں نے موسیٰؑ سے پھر بیان کی صفت موسیٰؑ کی پس ناگہاں دیکھا میں نے موسیٰ ایک مرد[2] ہیں درمیانے سیدھے بالوں والے گویا کہ موسیٰ مردوں شنوءہ کے سے تھے اور ملا میں عیسیٰؑ سے میانہ قد سرخ رنگ گویا کہ نکلے ہیں دیماس سے یعنی حمام سے اور دیکھا میں نے ابراہیمؑ کو اس حال میں کہ میں بہت مشابہ ہوں انکی اولاد میں سے ساتھ انکے فرمایا حضرتؐ نے پس دیئے گئے مجھ کو دو پیالے ایک میں دودھ کا اور دوسرے میں شراب تھی پس کہا مجھ کو لے تو ان دونوں میں سے جس کو چاہے پس لیا میں نے دودھ اور پیا میں نے اسکو پس کہا گیا کہ راہ دکھایا گیا تو[3] دین اسلام کی آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری (بخاری، مسلم)

۵۴۵۳ :۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا سفر کیا ہم نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس گزرے ہم

---

[1] اس کے ملنے سے، یعنی موسیٰؑ کے معراج میں ملنے سے یہ استنباط ہے آیۃ کریمہ فلا تکن فی مریۃ من لقائہ سے جس کی تفسیر قتادہ نے بھی کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ بیشک ملے ہیں اور یہی اختیار کیا ہے ایک جماعت نے جیسے مجاہد اور کلبی اور سدی وغیرہ نے تو آیت کے معنے انکے مذہب پر یہ ہونگے کہ شک مت کر تو اپنی ملاقات میں موسیٰ علیہ السلام سے اور جمہور علماء کے نزدیک آیۃ کے معنی یہ ہیں کہ مت شک کر موسیٰ کو کتاب ملنے سے اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور مقاتل اور زجاج کا یہ آیت سورۃ الم تنزیل سجدہ پارہ اکیس میں ہے اور شروع اس آیت کا ہے ولقد آتینا موسی الکتاب آخر تک [2] ایک مرد ہیں مضطرب یعنی گوشت اور جابرؓ کی روایت میں گزرا کہ وہ ایک مرد ہیں ضرب یعنی پر گوشت نووی نے کہا ان دونوں حدیثوں میں تعارض نہیں ہے کیونکہ ضرب کے معنے لغت میں ہلکے گوشت کے بھی آئے ہیں اور عیسےٰ کی نسبت اس روایت میں آیا ہے کہ انکا رنگ سرخ تھا اور ابن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ وہ گندم گوں تھے تو احتمال ہے کہ احمر کے لفظ سے حضرتؐ کی مراد آدم ہو اور صرف گندمی نہ ہو بلکہ گندمی اور سرخ کے بیچ میں ہو اور یہ جو فرمایا جیسے حمام سے ابھی نکلا تو مطلب یہ ہے کہ انکا رنگ روپ ایسا تھا جیسے ابھی کسی چیز کو اندر سے نکالیں جس پر دھوپ نہ پڑی ہو اور گرد و غبار نہ لگی ہو اور یہ جو فرمایا تمہاری امت گمراہ ہو جاتی ہے یعنے ساری امت جیسے یہود اور نصاریٰ سب کے سب گمراہ ہو گئے اور مسلمانوں میں اگرچہ بہت گمراہ فرقے ہیں اور لاکھوں کروڑوں ان میں نصاریٰ کی طرح توحید پر قائم نہیں شرک میں گرفتار ہیں پر ایک فرقہ انکا توحید اور سنت میں نہایت مضبوط ہے جو اہلحدیث کے نام سے مشہور ہے [3] راہ دکھایا گیا الخ مطلب یہ ہے کہ تم نے اسلام کی علامت اور اس پر استقامت کو اختیار کیا اور دودھ اسلام علامت اسوجہ سے ہوا کہ وہ پاکیزہ خوشگوار نیک انجام ہے اور شراب تو سب ناپاکیوں کی جڑ ہے حال مال دونوں میں پراشانیاں پیدا کرنے والا ہے"

بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَيُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ فَقَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَيْئًا وَاضِعًا اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا هَرْشٰى اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَآءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۵۴:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۴۵۵:۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ اِمْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ

ایک جنگل میں پس پوچھا حضرتؐ نے کہ کونسا جنگل ہے یہ پس عرض کیا صحابہؓ نے یہ کہ وادی الازرق ہے فرمایا حضرتؐ نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں طرف موسیٰؑ کے پس ذکر کیا حضرتؐ نے رنگ انکے سے اور بالوں انکے سے کچھ رکھی ہوئی ہیں دو انگلیاں اپنی بیچ دو کانوں اپنے کے واسطے موسیٰ کے فریاد ہے طرف خدا کے لبیک کہتے میں گزرنے والے ہیں موسیٰ اس جنگل میں کہا انہوں نے پھر چلے یہاں تک کہ آئے ہم ثنیہ پر پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کون سے پہاڑ ہے یہ عرض کیا صحابہؓ نے یہ ہرشی ہے یا لفت پس فرمایا حضرتؐ نے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف یونسؑ کے سوار ہیں سرخ اونٹنی پر اس پر جبہ ہے پشمینہ مہار ان کی اونٹنی کی پوست خرما کی ہے گزرنے والے ہیں اسی وادی میں لبیک کہتے ہوئے۔ (مسلم)

۵۴۵۴:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آسان کیا گیا داؤدؑ پر پڑھنا زبور کا پس تھے داؤدؑ حکم کرتے زین کسنے اپنے جانوروں پر پس زین کسے جاتے پس پڑھ لیتے زبور کو پہلے اسکے زین کسے جاتے جانوروں انکے کی اور نہیں کھاتے تھے داؤدؑ مگر کسب ہاتھوں اپنے کے سے (بخاری)

۵۴۵۵:۔ اور انہی سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تھیں دو عورتیں کہ انکے ساتھ دو بیٹے انکے تھے آیا بھیڑیا پس لے گیا ایک کے بیٹے کو پس کہا ساتھ والی اس کی نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر بیٹے تیرے کو اور کہا دوسری نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر بیٹے تیرے کو پس قضیہ لے گئیں دونوں داؤدؑ کے پاس پس حکم کیا داؤدؑ نے واسطے اس عورت کے کہ بڑی تھی پس نکلیں وہ دونوں عورتیں حضرت سلیمان بن داؤدؑ پر

سلہ گزرنے والے ہیں اسی وادی میں لبیک کہتے ہوئے یہ حضرتؐ نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینہ کی راہ میں فرمایا حضرتؐ نے یہ حال خواب میں دکھایا انکے روحوں کو واقعی دیکھا اگر کوئی کہے کہ یہ پیغمبر تو مر گئے اور آخرت میں گئے اب لبیک کیسی کہتے ہیں اور حج کیسی کرتے ہیں تو اسکا جواب یہ ہے پیغمبر شہیدوں کی مثل ہیں، بلکہ ان سے بھی افضل ہیں اور شہید زندہ ہیں اپنے رب کے پاس تو کیا بعید ہے کہ وہ حج کریں یا نماز پڑھیں دوسرے یہ کہ سوا معراج کے کسی اور رات کا یہ خواب ہے جیسے ابن عمرؓ کی روایت میں ہے میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کعبے کا طواف کرتے ہوئے اور بیان کیا قصہ عیسیٰ کا پایا کہ رسول خدا کو ان پیغمبروں کی زندگی کا حال دکھلایا گیا بطور تمثیل کے کہ انکا حج کیسا تھا اور لبیک کیونکر تھی اس لئے کہ خود آپ نے دوسری حدیث میں فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں موسیٰ کو اور گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں یونس کو نقل کیا اسکو مسلم نے۔ سلہ پہلے اسکے الخ ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤدؑ کا معجزہ تھا۔

فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ اَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۵۶:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً وَّفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّاَيْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۵۷:۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۵۸:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَّاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَّلَيْسَ بَيْنَنَا

ہو کر پس خبر دی سلیمانؑ کو قضیہ کی پس کہا سلیمان نے لاؤ میرے پاس چھری دو ٹکڑے کروں اس لڑکے کو درمیان تمہارے پس کہا چھوٹی نے کہ دو ٹکڑے نہ کرو لڑکے کو رحمت کرے تم کو اللہ یہ بیٹا اسکا ہے پس حکم کیا سلیمانؑ نے ساتھ اس بیٹے کے واسطے چھوٹی کے، (بخاری مسلم)

۵۴۵۶:۔ اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے کہ کہا سلیمانؑ نے کہ البتہ صحبت کرونگا میں آج کی رات نوے بیویوں سے اور ایک روایت میں ہے سو بیویوں سے ہر ایک تمیں سے جنے گی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا میں کہا اس سے فرشتہ نے کہ انشاء اللہ کہو پس نہ کہا سلیمانؑ نے انشاء اللہ پس پھرے سلیمان سب عورتوں کے پاس پس نہ حاملہ ہوئی ان عورتوں میں سے کوئی عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدھا مرد قسم ہے اس ذات کی کہ بقائے ذات محمدؐ کا اسکے ہاتھ میں ہے اگر کہتے سلیمانؑ انشاء اللہ تو جہاد کرتے وہ راہ خدا میں سوار ہو کر سب، (بخاری مسلم)

۵۴۵۷:۔ اور اسی سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے ذکریا بڑھئی، (مسلم)

۵۴۵۸:۔ اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نزدیک تر لوگوں کا ہوں ساتھ عیسٰی بن مریمؑ کے دنیا اور عقبےٰ میں انبیاء بھائی ہیں سوتیلے اور مائیں ان کی مختلف ہیں، اور دین پیغمبروں کا ایک ہے اور نہیں ہے درمیان

سلہ تو جہاد کرتے راہ خدا میں سوار ہو کر لوگوں نے جہاد میں سستی کی تب حضرت سلیمانؑ نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد میں غیروں کی حاجت نہ رہے مگر انشاء اللہ تعالٰی کہنا بھول گئے مراد پوری نہ ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ تعالٰی ضرور کہہ لیوے اس واسطے کہ بدوں خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہیں ہو سکتا پیغمبر ہو یا حکیم ہو یا بادشاہ، سلہ تھے ذکریا بڑھئی، معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھاوے اور سوال کی ذلت سے بچے، سلہ میں نزدیک تر ہوں الخ یہود عیسٰی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت ان کی حقیقت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسٰیؑ نے یوحنا کی انجیل میں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت میں کہا ہے کہ میرے بعد فارقلیط آوے گا میری حقیقت کا گواہ ہوگا، سلہ اور دین پیغمبروں کا ایک ہے یعنی توحید اور عبادت اور شریعتیں مختلف ہیں گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سب کا ایک اور مائیں کئی'' ☆

نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

۵۳۵۹ :۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَطْعَنُ الشَّیْطَانُ فِیْ جَنْبَیْہِ بِاِصْبَعَیْہِ حِیْنَ یُوْلَدُ غَیْرَ عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ ذَھَبَ یَطْعَنُ فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

۵۳۶۰ :۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَآئِشَۃَ رض عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَآئِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ وَحَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ اَلْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ فِیْ بَابِ الْمُفَاخَرَۃِ وَالْعَصَبِیَّۃِ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۶۱ :۔ وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَہٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَآءٍ مَا تَحْتَہٗ ھَوَآءٌ وَمَا فَوْقَہٗ ھَوَآءٌ وَخَلَقَ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَآءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

ہمارے کوئی پیغمبر (بخاری، مسلم)

۵۳۵۹ :۔ اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر فرزند آدم کو چوکتا ہے شیطان اسکے دونوں پہلوؤں میں ساتھ دونوں انگلیوں اپنی کے جس وقت کہ پیدا کیا جاتا ہے سوائے عیسٰی[1] ابن مریم کے ارادہ کیا تھا شیطان نے چوکنے کا پس چوکا پردے میں (بخاری، مسلم)

۵۳۶۰ :۔ اور ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل ہوئے مردوں میں سے بہت اور نہیں کامل ہوئیں عورتوں میں سے مگر مریم[2] بیٹی عمران کی اور آسیہ بیوی فرعون کی اور فضیلت عائشہ رضی کی اوپر عورتوں کے مانند فضیلت ثرید کے ہے باقی طعاموں پر (بخاری، مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اس میں یا خیر البریہ ہے اور حدیث ابوہریرہ کی کہ اس میں ای الناس اکرم ہے اور حدیث ابن عمر کی کہ اس میں الکریم ابن الکریم ہے بیچ باب مفاخرت اور عصبیت ہے ،

دوسری فصل

۵۳۶۱ :۔ ابی رزین سے روایت ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کہاں تھا پروردگار ہمارا پہلے اسکے کہ پیدا کرے اپنی خلق کو فرمایا حضرت نے کہ تھا عماء[3] میں نہ تھی نیچے

---

[1] سوائے عیسیٰ بن مریم کے الخ حضرت عیسیٰ کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہیں لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور انکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا ان پر دخل نہ ہو چنانچہ قرآن شریف میں وہ دعا مذکور ہے ، [2] مگر مریم الخ یعنی اگلی امت میں یہی دو عورتیں باکمال ہوئیں اسواسطے کہ امت محمدی میں حضرت خدیجہ اور حضرت فاطمہ اور حضرت عائشہ کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہے ، [3] تھا عماء میں الخ علماء کہتے ہیں بادل کو کہ رقیق ہو یا کثیف ہو تر ہو یا خشک ہو اور یہ جو فرمایا نہ تھی نیچے اسکے ہوا الخ یعنے کوئی چیز اسکے ساتھ نہ تھی جیسے دوسری روایت میں آیا ہے کان اللہ ولم یکن معہ شیئ اور استدلال کیا ہے اس حدیث سے حدوث عالم پر کہ وہ ایک وقت میں موجود نہ تھا پھر با یجاد خالق کن فیکون کہتم عدم سے ساحت وجود پر آیا پھر پیدا کیا عرش کو پانی پر اور اس سے باطل ہوا مذہب ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ عرش اللہ کے ساتھ اور قائل ہیں قدم عرش کے اور یہی قول ہے فلاسفہ کا کہ وہ کہتے ہیں صانع جیسا کہ تھا کا عرش ہے، نعوذ باللہ من ہذا ، ت

وَقَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْعَمَاءُ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ۔

۵۴۶۲ :۔ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهِ قَالُوا السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ وَثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَوَرِكِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

۵۴۶۳ :۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسکے ہوا اور نہ تھا اوپر اسکے ہوا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر (ترمذی) اور کہا یزید بن ہارون نے عماء سے مراد یہ ہے اسکے ساتھ کوئی چیز نہ تھی ۔

۵۴۶۲ :۔ اور عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ کہا وہ تھے بیٹھے بیچ بطحا مکہ کے ساتھ ایک جماعت کے حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ان میں پس گزرا ایک ابر پس نگاہ کی اسکی جماعت نے طرف اس ابر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نام رکھتے ہو تم اسکا کہا انہوں نے سحاب ہے فرمایا حضرتؐ نے اور مزن بھی کہتے ہیں فرمایا حضرتؐ نے اور عنان بھی کہا انہوں نے اور عنان بھی کہتے ہیں فرمایا حضرتؐ نے آیا جانتے ہو تم کہ کس قدر ہے دوری اس مسافت کی کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے کہا انہوں نے کہ نہیں جانتے ہم فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق دوری اس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے یا تو اکہتر[1] یا بہتر[2] یا تہتر[3] برس کی اور آسمان کہ اوپر اسکے ہے اسی قدر یہانتک کہ گنے ساتوں آسمان بعد ازاں ساتوں آسمان پر ایک دریائے عظیم ہے کہ مسافت درمیان اعلاہ اسکے کے اور اسفل اسکے کے مانند اس مسافت کے ہے کہ درمیان ایک آسمان دوسرے آسمان کے ہے پھر اس دریا کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں بصورت پہاڑ کے بکرے، مسافت درمیان انکے کھروں کے اور مقدار اس مسافت سے ہے کہ درمیان ایک آسمان کے اور دوسرے آسمان کے ہے پھر ان کی پشتوں پر ہے عرش مسافت درمیان اسفل عرش ہے و اعلاہ اسکے کے اس مقدار ہے کہ درمیان ایک آسمان کے دوسرے تک ہے پھر اللہ تعالیٰ ہے اوپر اس کے ہے (ترمذی، ابوداؤد)

۵۴۶۳ :۔ اور جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت میں ڈالی گئیں جانیں اور

---

[1] یا تو اکہتر (۷۱) یا بہتر (۷۲) یا تہتر (۷۳) برس یہ شک راوی کا ہے اور یہ غلطی ہے کسی راوی کی کیونکہ یہی حدیث بروایت ابوہریرہؓ، ثالث میں انشاء اللہ تعالیٰ آویگی اس میں پانسو سال کی مسافت بیان کی ہے اس حدیث میں بڑا اہتمام کیا جناب رسالتمآب نے اللہ تعالیٰ کے علو ذات بیان میں اور بادل کو کل ناموں سے یاد کیا کہ یہ مضمون مخاطبین کے خوب ذہن نشین ہو جاوے اور پہلے بیان کیا علو اسکی مخلوقات کا آسمانوں اور فرشتوں سے تاکہ سمجھ آجاوے کہ خالق زیادہ مستحق علو اور رفعت اور بلندی کا ہے اور رد کر دیا بابت تاویل کا کہ نہیں ہو سکتی تاویل اسکی یہ کہ مراد علو الٰہی سے صرف علو معنوی ہے بلکہ تصریح دی کہ مراد علو سے علو حقیقی ہے جس سے تعبیر کی جاتی ہے بلفظ فوق جو صرف علی اور حقیقتاً وہ ذات مقدس جانب علو میں ہے اور اسی پر مفطور ہوئے ہیں طبائع بنی آدم کے،، ج

أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللّٰهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلٰى سَمَاوَاتِهِ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهِ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۵۴۶۴:۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ أَنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۵۴۶۵:۔ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھوکے ہوئے اہل و عیال اور نقصان کئے گئے مال اور ہلاک ہوئے چارپائے پس طلب مانگو اللہ تعالیٰ سے واسطے ہمارے پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتے ہیں تمہاری اللہ پر اور طلب شفاعت کرتے ہیں ساتھ خدا کے تجھ سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک ہے ذات اللہ کی پس ہمیشہ تسبیح کرتے رہے حضرت یہاں تک کہ پہچانا گیا اثر غضب کا چہروں صحابیوں حضرتؐ کے میں پھر فرمایا ولے ہے تجھ کو تحقیق طلب شفاعت نہیں کی جاتی ہے ساتھ خدا کے کسی پر اللہ کی شان بہت بڑی ہے اس سے ولے تجھ کو آیا جانتا ہے تو کہ کیا چیز ہے اللہ تحقیق عرش اسکا محیط ہے اسکے آسمانوں پر اس طرح اور بتلایا اپنی انگلیوں سے کہ قبہ کی طرح اور تحقیق وہ آواز کرتا ہے آواز کرتے پالان اونٹ کے بسبب سوار کے۔ (ابوداؤد)

۵۴۶۴:۔ اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ اذن دیا گیا مجھ کو یہ کہ بیان کروں میں عظمت ایک فرشتہ کی اللہ کے فرشتوں میں سے کہ جو اٹھانیوالے عرش کے ہیں یہ کہ درمیان اور اسکے کانوں کے کندھوں تک مسافت سات سو برس کی (ابوداؤد)

۵۴۶۵:۔ اور زرارہ بن اوفیٰؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جبرئیل سے کہ دیکھا کیا ہے تو نے اپنے پروردگار کو

سلہ صحابیوں الخ یعنی سب کے چہروں میں کراہت اور ناراضگی پائی گئی اس وجہ سے کہ اس گنوار نے اللہ تعالیٰ کی نسبت جو سارے جہاں اور زمین و آسمان کا مالک ہے سفارش کرنے کا لفظ کہا حالانکہ سفارش کرنے والا بہ نسبت اس شخص کے جس کو سفارش کرے کم ہوتا ہے، سلہ آواز کرتا ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگوں میں ایک ختم مشہور ہے کہ اس میں یوں پڑھتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبدالقادر کچھ دو تم اللہ کے واسطے یہ لفظ کہنا چاہیئے غرض کہ ایسا لفظ منہ سے نہ بولے کہ جس سے کچھ شرک کی بو نکلے یا بے ادبی کی بو آوے کہ اس کی بہت بڑی شان ہے اور وہ بے پرواہ بادشاہ ہے ایک مکتہ میں پکڑ لینا اور ایک نکتہ میں نواز دینا اسی کا کام ہے اور یہ جو فرمایا کہ عرش چرچراتا ہے ساتھ اس کے تو اسکے یہ معنے ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کے خوف اور عظمت سے چرچراتا ہے کہا ابوداؤد نے ابن بشار نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ اللہ جل جلالہ اپنے عرش کے اوپر ہے پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ فوق الفوق ہے اور فوق مطلق ہے اس سے فوق کوئی چیز نہیں ہے، ❊ ❊ ❊

قَالَ لِجِبْرِيْلَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَقَضَ جِبْرِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَقَضَ جِبْرِيْلُ۔

۵۲۶۶:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ إِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ إِلَّا احْتَرَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ۔

۵۲۶۷:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهٗ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا أَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهٗ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ

پس نہایت کانپے[1] جبرئیل اور کہا اے محمدؐ بلا شبہ درمیان میرے اور درمیان خدا کے ستر پردے ہیں نور کے اگر نزدیک ہو جاؤں میں بعض ان پردوں سے تو البتہ جل جاؤں میں اسی طرح ہے مصابیح میں اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں انس سے لیکن ابو نعیم نے ذکر کی یہ عبارت فانتقض جبرئیل۔

۵۲۶۶:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اسرافیل کو اول مدت پیدائش اپنی سے صف باندھے ہیں دونوں پاؤں اپنے کی نہیں اٹھاتے ہیں[2] اسرافیل نگاہ اپنی درمیان اسرافیل اور پروردگار تبارک و تعالیٰ کے ستر پردے ہیں نور کے نہیں ہے ان میں سے کوئی نور کہ قریب ہوں اسے اسرافیل مگر کہ جل جائیں (ترمذی) اور صحیح کہا اس کو۔

۵۲۶۷:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اور ان کی اولاد کو کہا ملائکہ نے کہ اے پروردگار پیدا کیا تو نے انکو کہ کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں پس کر دے واسطے انکے دنیا اور ہمارے لئے آخرت فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں کر دوں گا میں اس شخص کو کہ پیدا کیا میں نے اسکو اپنے دونوں ہاتھوں[3] سے اور پھونکی میں نے اس میں روح اپنی

---

[1] کانپے یعنے عظمت اس سوال کے سے اور مقصود اس حال سے اور اس میں دلیل ہے اس پر حقیقت رویت اللہ تعالیٰ کے دار البقاء میں اس لئے کہ اگر ہوتی محال تو نہ سوال کرتے آنحضرتؐ جبرئیل ؑ سے، [2] نہیں اٹھاتے یہ عبارت ہے مستعد اور منتظر ہونے انکے سے واسطے حکم پہنچے پھونکنے صور کے، [3] اپنے دونوں ہاتھوں سے الخ اس میں اثبات ہے یدین کا اللہ تعالیٰ کے لئے اور معلوم ہوا کہ وہ دونوں صفتیں ہیں ذات کی صفتوں میں ذات کی صفتوں میں سے اہل سنت کا مسلک یہی ہے کہ اثبات کیا جائے اس اللہ تعالیٰ کے لئے جمیع صفات کاملہ کا جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں بلا تشبیہ و تمثیل و بلا تکیف و تعطیل اور نہ کہا جائے کہ وہ کیونکر ہیں اور کیسے ہیں تصریح کی اس کی اکابر محدثین اور ائمہ دین نے اور باب کی ان حدیثوں میں رد ہے فرقہ جہمیہ کا جو ایک گمراہ فرقہ ہے بہتر گمراہ فرقوں میں سے اور منسوب ہے جہم بن صفوان کی طرف یہ فرقہ ضالہ منکر ہے اللہ جل جلالہ کی صفات کا جن کا ثبوت آیات و احادیث سے نکلتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ جل جلالہ تعالیٰ ہے ان صفات سے اہل حدیث اور ائمہ اہلسنت والجماعت نے سلفًا اور خلفًا انکا خوب رد کیا ہے اور صفات اللہ کو متعدد احادیث اور آیات سے ثابت کیا ہے حدیث کی اکثر کتابوں میں اس فرقہ کا رد موجود ہے اور اسکے واسطے ایک علیحدہ باب مقرر کرتے ہیں جس میں صرف صفات کی حدیثیں بیان کرتے ہیں۔

مِنْ رُدِّيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهٗ كُنْ فَكَانَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٤٦٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلٰٓئِكَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

٥٤٦٩: وَعَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ خَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَآءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَآبَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٤٧٠: وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهٗ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا

مانند اس شخص کے کہ کہا میں نے اس کے لئے ہو پس ہو گیا روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں۔

تیسری فصل

٥٤٦٨ - ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن بزرگ ترہے[1] اللہ کے نزدیک بعض فرشتوں سے (ابن ماجہ)

٥٤٦٩ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے مٹی دن ہفتہ کے اور پیدا کئے اس میں پہاڑ دن اتوار کے اور پیدا کئے درخت دن پیر کے اور پیدا کیں چیزیں بری دن منگل کے اور پیدا کی روشنی دن بدھ کے اور پھیلائے زمین میں جانور دن جمعرات کو اور پیدا کیا آدم[2] کو عصر کی نماز کے بعد روز جمعہ بیچ آخر پیدائش اور آخر ساعت[3] ان کے درمیان عصر کے۔

٥٤٧٠ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اس وقت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور یاران کے ناگہاں آیا ان پر ایک ابر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو کیا ہے یہ کہا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا آپؐ نے یہ عنان[4] ہے یہ ابر روایا[5] زمین کے ہیں

---

[1] مومن بزرگ تر الخ یعنی عوام مومنین کا درجہ عوام ملائکہ سے زیاد ہ ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ مومنین باوصف اس کے کہ غضب اور شہوت میں گرفتار ہیں لیکن اپنے مالک کے خوف سے گناہ سے باز رہتے ہیں اور فرشتے تو گناہوں کے مادے ہی سے پاک ہیں، [2] پیدا کیا آدم علیہ السلام کو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اس واسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر ہو لیتے ہیں پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہے اور جمعہ کی پچھلی ساعت جس میں حضرت آدم پیدا ہوئے خدا تعالیٰ کو ایسی محبوب ہے کہ اس وقت جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے، [3] کہا الخ یعنے موافق اپنی عادت کے، [4] عنان ہے یعنے ابر ہے، [5] یہ ابر روایا الخ روایہ اس کو کہتے ہیں کہ اس سے پانی کھینچتے ہیں تشبیہ دی ابروں کو ساتھ اس کے بسبب اس کے جیسے اونٹ پانی کھینچ کر زمین میں دیتا ہے ایسے ہی ابر پانی برساتا ہے زمین پر" ❖ ❖ ❖

يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ
مَّحْفُوْظٌ وَّمَوْجٌ مَّكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا
بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ
هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا

ہانکتا ہے[۱] انکو اللہ تم طرف ایک قوم کے کہ شکر نہیں کرتے خدا کا اور نہ پکارتے ہیں اسکو پھر فرمایا آپؐ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے اوپر تمہارے عرض کیا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اس کا دانا تر ہے فرمایا آپؐ نے پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہارے ہے رقیع[۲] ہے چھت ہے محفوظ اور موج ہے روکی ہوئی[۳] پھر فرمایا آپؐ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کس قدر مسافت ہے درمیان تمہارے اور درمیان آسمان کے عرض کیا صحابہؓ نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے اور فرمایا درمیان تمہارے اور درمیان آسمان کے پانسو برس کی راہ ہے پھر فرمایا آیا تم جانتے ہو کہ کیا ہے اوپر آسمان کے عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا دو آسمان ہیں کہ دوری اور مسافت درمیان ان دونوں آسمانوں کے بھی پانسو برس کی راہ ہے پھر فرمایا اسی طرح[۴] یہاں تک کہ گنے سات آسمان[۵] فاصلہ درمیان ہر دو آسمانوں کے اتنا ہے کہ جیسا[۶] درمیان آسمان و زمین کے پھر فرمایا آپؐ نے کہ آیا تم جانتے ہو کہ کیا ہے اوپر اسکے کہا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا کہ تحقیق اوپر انکے عرش ہے اور درمیان عرش کے اور درمیان آسمان کے فاصلہ ایسا ہے کہ درمیان دو آسمانوں کے پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز ہے نیچے تمہارے عرض کیا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا جو کچھ کہ نیچے تمہارے زمین[۷] ہے پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہے نیچے زمین کے کہا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا کہ نیچے اس کے اور ایک زمین ہے درمیان ان دونوں زمینوں کے مسافت پانسو برس کی ہے یہاں تک کہ گنیں

---

۱ ہانکتا ہے الخ اس میں شکایت کی آپ نے اس قوم کی ناشکری کی کہ اس نعمت پر شکر نہیں کرتے اور اسکا کرم عمیم ہے کہ پھر رزق دیتا ہے انکو اور عافیت دیتا ہے انکو، ۲ رقیع ہے الخ یہ نام ہے آسمان دنیا کا اور بعضوں نے کہا ہر آسمان کا، ۳ روکے ہوئے الخ یعنی منع کئے گئے گرنے سے، ۴ اسی طرح، یعنے دوبارہ اور کہا کہ دو آسمان ہیں، ۵ سات آسمان الخ یعنی اوپر تلے سات آسمانوں کے اوپر عرش ہے اور اسی باب کے فصل ثانی کی دوسری حدیث میں بروایت عباسؓ بن عبدالمطلب گذر چکا ہے کہ پھر عرش کے فوق اللہ عزوجل ہے اور یہی عقیدہ ہے ملائکہ کا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یخافون ربھم من فوقھم اور یہی عقیدہ ہے جمیع انبیاء کا کہ تصریح کی اسکے ساتھ خاتم النبیین نے اور واقع ہوا ہے بیان علو ذات الٰہی کا کتاب و سنت میں اٹھارہ طور سے چنانچہ ایسا ہی فرمایا امیر المحدثین افضل المفسرین تاج المحققین علامہ شیخ ابن القیم تلمیذ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اعلام الموقعین عن رب العالمین میں پھر بیان کیا اٹھارہ طریقوں کو پھر کہا یہ انواع اور اقسام ہیں اور اگر دلائل بسط سے لکھے جاویں تو قریب ہزار دلیل کے ہو جائیں، ۶ جیسا الخ یعنی پانسو برس کا، ۷ زمین ہے یعنی اوپر کی اس حدیث سے ان لوگوں کی غلطی نکلی جو کہتے ہیں کہ زمین کے ساتوں طبقے ایک دوسرے کے متصل ہیں اور دلیل لاتے ہیں اس پر کہ قرآن مجید میں ارض کو مفرد ذکر کیا ہے اور جواب یہ ہے کہ مفرد لانا زمین کا اس ارادہ سے ہے کہ نیچے لوگوں کے یہی زمین ہے اور زمینوں سے ان کو کچھ فائدہ نہیں بخلاف آسمانوں کے سب فیوض و آثار پہنچتے ہیں"

مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ أَرَضِينَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى
اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَةَ تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ
أَرَادَ لَهَبَطَ عَلَى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ
وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِهِ،

۵۴۷۱ :- وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُولُ آدَمَ سِتِّينَ ذِرَاعًا
فِي سَبْعِ أَذْرُعٍ عَرْضًا۔

۵۴۷۲ :- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلَ قَالَ

آپ نے سات زمینیں درمیانی ہر دو زمینوں کے ان میں بھی فاصلہ پانچ سو برس کا ہے پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اسکے ہاتھ میں ہے اگر چھوڑ دو تم رسی طرف زمین کے نیچے سب کے ہے تو البتہ جا پڑے وہ رسی خدا پر پھر پڑھی آپ نے یہ آیت کہ وہی اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے (احمد، ترمذی) اور کہا ترمذی نے کہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت مذکور کو دلالت کرتا ہے اس پر کہ مراد رسی کی جا پڑنے سے اللہ پر جا پڑنا اسکا ہے اللہ کے علم اور قدرت اور تصرف و غلبہ پر اور علم اللہ کا اور قدرت اسکی اور غلبہ اور تصرف اسکا ہر جگہ ہے اور خدا تعالیٰ عرش پر ہے جیسے کہ وصف بیان کیا اللہ نے اپنا اپنی کتاب میں۔

۵۴۷۱ :- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھا طول قد آدمؑ کا ساٹھ ہاتھ اور عرض ان کے قد کا سات ہاتھ۔

۵۴۷۲ :- اور ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہا میں نے یا رسول اللہ کونسا انبیاء میں تھا پہلے فرمایا آدم علیہ السلام

لہ جا پڑے وہ رسی خدا پر، یعنے اسکے علم پر جیسے کہ تصریح کی ترمذی نے اپنی جامع میں اور وہ مذکور ہے اس حدیث کے آخر میں اس لئے اللہ تعالےٰ بذات مقدس خود اپنے عرش عظیم پر ہے، سلہ وہی اول ہے، یعنی اس سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے آخر ہے یعنی اسکے پیچھے کوئی چیز نہیں ظاہر ہے یعنی جس کے اوپر کوئی نہیں باطن ہے یعنی ہر چیز سے نزدیک ہے علم اسکا، سلہ اور خدا عرش پر ہے الخ یعنے اعتقاد صحیح اور مذہب قوی اور مشرب روی اور مسلک سنی اور سخن مقبول اور نہج عدول اور طریق مستقیم اور سبیل قدیم ہے اور یہی منطوق ہے کتاب و سنت کا اور اسی امر پر اجماع کیا ہے قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر نے اور انکار صفات اس خیال سے کہ اس میں تشبیہ لازم آتی ہے محض خیال باطل اور عقیدہ فاسد ہے اور گمان سوء ظن ہے کتاب و سنت سے اور بد گمانی ہے شارع علیہ السلام سے اور صحابہ اور تابعین اور اکابر محدثین کے ساتھ اور الزام لگانا ہے انکی معرفت و دریافت پر منکر اصل صفات کا مطلقاً کافر ہے اور مثبت انکا بالتشبیہ مشبہ ہے اور مردود انکا جیسے تاویل کرنا ید کو قدرت سے یا نعمت وغیرہ سے اور استواء علی العرش کی استیلاء وغیرہ سے مخالف ہے قرون ثلاثہ کے اور صحیح مذہب سلف کا اثبات اصل صفات کا ہے بغیر تاویل اور تشبیہ و تمثیل و تکییف و تحریف و تعبیر اور تبدیل کے آمنا باللہ وبما ارادہ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وہذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ہذا المقام والصلوٰۃ علی نبیہ والسلام والحمد للہ رب العالمین۔

اٰدَمُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَنَبِیٌّ کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیٌّ مُکَلَّمٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ
قَالَ ثَلَاثُ مِائَۃٍ وَبِضْعَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْذَرٍّ فَقُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمْ وَفَاءُ عِدَّۃِ الْاَنْبِیَاءِ قَالَ مِائَۃُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا اَلرُّسُلُ
مِنْ ذٰلِکَ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّخَمْسَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا۔

۵۴۷۳:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْخَبَرُ
کَالْمُعَایَنَۃِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخْبَرَ مُوْسٰی بِمَا صَنَعَ قَوْمُہٗ فِی الْعِجْلِ فَلَمْ یُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَایَنَ
مَا صَنَعُوْا اَلْقَی الْاَلْوَاحَ فَانْکَسَرَتْ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اَحْمَدُ۔

کہا میں نے یا رسول اللہ نبی تھے آدم فرمایا ہاں آدم نبی تھے کلام کئے گئے کہا میں نے یا رسول اللہ انبیاء میں سے کتنے رسول ہیں
فرمایا رسول تین سو اور کچھ اوپر دس ہیں جماعت بہت سے اور ایک روایت میں ابی امامہ تابعی سے آیا ہے کہ کہا ابوذرؓ نے کہا میں
نے یا رسول اللہ! کتنا ہے شمار انبیاء کا فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول ہیں ان میں سے[1] تین سو پندرہ بہت بڑی جماعت،

۵۴۷۳:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں[2] خبر کسی چیز کی مانند دیکھنے اس چیز کے آنکھ سے تحقیق اللہ تعالیٰ
نے خبر دی موسیٰ کو اس چیز کی انکی قوم نے بیچ مقدمہ گوسالہ کے پس نہ ڈالیں موسیٰؑ نے تختیاں پھر جب کہ موسیٰ نے آنکھ سے دیکھا جو کچھ کہ کیا تھا
ڈال دیں تختیاں پس ٹوٹ گئیں تختیاں نقل کیں یہ تینوں حدیثیں احمد نے،

---

[1] رسول ہیں ان میں سے الخ جس کو اللہ سے وحی آئی وہ نبی ہیں ان میں سے جو خاص ہیں امت رکھتے ہیں یا کتاب وہ رسول ہیں،
(موضح القرآن)، [2] نہیں خبر الخ ـــ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ اسی کا مضمون ہے،، ٭

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۴۷۴ :- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۴۷۵ :- وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ۔

۵۴۷۶ :- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ

بیان ہے بیچ فضیلتوں سردار رسولوں کے رحمتیں نازل ہوں اللہ کی ان پر اور سلام

پہلی فصل

۵۴۷۴ :- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا میں[1] بہترین طبقوں سے بنی آدم کے قرن سے قرن کے بعد یہاں تک کہ ہوا میں ایسے قرن میں کہ ہوں میں اس سے ۔ (بخاری)

۵۴۷۵ :- اور واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیشک اللہ نے چن[2] لیا کنانہ کو اولاد اسمٰعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجھ کو بنی ہاشم سے (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہے کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیمؑ سے اسمٰعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمٰعیل سے بنی کنانہ کو۔

۵۴۷۶ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں سردار ہوں[3] گا اولاد آدم کا دن قیامت کے

---

[1] پیدا کیا گیا میں الخ یعنے حضرت علیہ السلام کے زمانہ سے آپ کے زمانہ تک آنحضرتؐ کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہیں کہ سب مسلمان تھے، [2] چن لیا کنانہ کو الخ یعنی کنانہ کی اولاد حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے شرافت میں افضل ہے پھر ان میں سے قریش افضل ہیں اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہیں اور بنی ہاشم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں تو آپ گویا سارے عرب کے عطر ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت میں سارے عالم سے افضل ہیں اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سوائے فاطمہ کے اور کسی سے باقی نہ رہے، [3] میں سردار ہوں گا الخ ہرچند آپ دنیا و آخرت میں بنی آدم کے سردار ہیں و لیکن دنیا میں کافروں کو اس کا اقرار نہیں اور قیامت میں جب کہ تمام خلق مصیبت میں گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت نہ کر سکیں گے اس وقت ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم کافر پر آنحضرتؐ کی سرداری ظاہر ہو جائے گی ۔

وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۷۷:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۷۸:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۷۹:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَّا صَدَّقَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۸۰:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهٗ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُّ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَ

اور اول ہوں ان شخصوں میں سے کہ پھٹے ان سے قبر اور اول شفاعت کرنے والا اور اول شفاعت قبول کیا گیا، (مسلم)

۵۴۷۷:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں زیادہ ہوں گا پیغمبروں میں از روئے تابعوں کے دن قیامت کے اور میں ہی پہلے کھڑکاؤں گا دروازہ جنت کا، (مسلم)

۵۴۷۸:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا میں جنت کے دروازہ پر قیامت کے دن پھر کھلواؤنگا میں پس کہے گا نگہبان بہشت کا کون ہے تو میں کہونگا میں کہ محمد ہوں میں پس کہیگا وہ بسبب تیرے حکم کیا گیا ہوں میں کہ نہ کھولوں میں دروازہ کسی کیلئے پہلے تیرے (مسلم)

۵۴۷۹:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اول شفاعت کرنیوالا ہوں جنت میں نہیں تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیوں میں سے جس قدر میں تصدیق کیا گیا ہوں اور تحقیق نبیوں میں سے ایک نبی ہے کہ اسکی تصدیق نہیں کی اسکی امت میں سے مگر ایک مرد نے (مسلم)

۵۴۸۰:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میرے اور مثل انبیاء کے جیسے ایک محل ہے کہ اچھی بنائی گئی دیوار اسکے گرد کی چھوڑ دی گئی اس محل سے ایک اینٹ کی جگہ پھر گرد پھرنے لگے اسکے دیکھنے والے درحالیکہ تعجب کرتے تھے اس دیوار کی خوبی سے مگر اس اینٹ کی جگہ سو میں ہوا کہ بند کی میں نے اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم ہو گئی ساتھ میرے اور ختم کئے گئے رسول ساتھ میرے اور ایک روایت میں ہے

ف۱ میں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تابعین کی کثرت متبوع کی فضیلت کا موجب ہے، ف۲ نہیں تصدیق الخ یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہے اتنی کسی پیغمبر کی نہیں اسی واسطے اول میں ہی سفارش کرونگا بہشت میں سفارش ترقی درجات کی ہوگی ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ آپ تمام مخلوق سے افضل ہیں کیونکہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید وہ حدیث اس سے پہلے کی ہے بعد اس کے آپ کو معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہیں اور دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے تیسرے یہ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اس طرح ہر ایک کی بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی توہین کرے چوتھے یہ کہ ایسی تفصیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو پانچویں کہ یہ نفس نبوت میں کوئی تفصیل نہیں ہے بلکہ اور خصائص کی وجہ سے ہے، ٭

خُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

٥٤٨١ :۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

٥٤٨٢ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَھُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَآمَّۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

٥٤٨٣ :۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَ

پس میں ہوں مثال اس اینٹ کی اور میں ہوں ختم کرنے والا نبیوں کا (بخاری، مسلم)

٥٤٨١ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پیغمبروں میں کوئی نبی مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات میں سے اس قدر کہ مثل اس قدر کے ایمان لاسکے اس پر آدمی اور جو میں دیا گیا ہوں وحی ہے کہ وحی کی اللہ تعالیٰ نے میری طرف پس امید رکھتا ہوں میں کہ ہوں میں زیادہ پیغمبروں میں از روئے تابعوں کے قیامت کے دن۔ (بخاری، مسلم)

٥٤٨٢ :۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا میں پانچ خصلتیں کہ نہیں دیا گیا کوئی نبی مجھ سے پہلے فتح دیا گیا میں دشمنوں کے دل میں دہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت اور کی گئی میرے لئے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی پس جو شخص ہو میری امت میں سے اور وقت آجائے نماز کا پس پڑھ لے اسی جگہ نماز اور حلال کی گئی میرے لئے لوٹ اور نہیں حلال کی گئی کسی کے لئے مجھ سے پہلے اور دیا گیا میں شفاعت عظمیٰ اور تھا نبی بھیجا جاتا اپنی ہی قوم کی طرف خاص اور میں بھیجا گیا طرف تمام لوگوں کے۔ (بخاری، مسلم)

٥٤٨٣ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت دیا گیا میں نبیوں پر ساتھ چھ خصلتوں کے دیا گیا میں کلمے جامع

ل۵ میں ہوں ختم کرنیوالا نبیوں کا، یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر نا تمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اس میں اشارہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا اور حضرت عیسٰے علیہ السلام جو قیامت کے قریب آئیں گے تو اپنا دین نہ جاری کریں گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے تابع ہوں گے تو جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور خلیفہ ہو گئے ہیں وہ بھی ہوں گے، ل۵۲ نہیں پیغمبروں میں الخ یعنے ہر ایک پیغمبر کو خدا تعالیٰ نے معجزے دیئے کہ جس قدر سے ان کی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جائے اور لوگ ان پر ایمان لائیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام سب معجزوں سے نرالا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور پیغمبروں کے معجزے باقی نہیں رہے اور جب قیامت باقی رہا تو ہر دم حضرتؐ کے معجزے کی دلیل قائم رہی تو ہر زمانے میں تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جائیں گے اس واسطے آپ نے فرمایا کہ سب پیغمبروں کی امت سے محمدی لوگ زیادہ ہوں گے، ل۵۳ دیا گیا میں الخ الکلم اس کو کہتے ہیں جس میں تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہوں جوامع الکلم سے مراد قرآن اور حدیث ہیں جن کے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہیں جتنا غور کیجئے اتنے مطالب کھلتے ہیں۔ ❊ ❊ ❊

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۸۴:۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۴۸۵: وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا يُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ

اور فتح دیا گیا میں دشمنوں کے دل میں سلہ رعب ڈالنے کے ساتھ اور حلال کی گئیں میرے لئے غنیمتیں اور کی گئی میرے لئے زمین مسجد اور پاک کرنے والی اور بھیجا گیا میں ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میرے ساتھ نبوت۔ (مسلم)

۵۴۸۴:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھیجا گیا میں ساتھ جامع کلموں کے اور فتح دیا گیا میں ساتھ خوف کے اور ایک وقت خواب میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں کہ دیا گیا میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں سلہ پس رکھی گئیں میرے ہاتھ میں (بخاری، مسلم)

۵۴۸۵:۔ اور ثوبانؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلہ بیشک اللہ تعالیٰ نے سمیٹی میرے لئے زمین پس دیکھا میں نے اسکے مشرقوں اور مغربوں کو اور بیشک میری امت قریب ہے کہ پہنچے اسکی بادشاہی اس مسافت کو کہ اکٹھی کی گئی میرے لئے زمین سے اور دیئے گئے میرے لئے دو خزانہ سلہ سرخ اور سفید اور بیشک میں نے مانگا رب سے اپنی امت کے لئے کہ نہ ہلاک کرے امت کو سلہ ساتھ قحط عام کے اور یہ کہ نہ مسلط کرے ان پر دشمن سوائے مسلمانوں کے پس لے لے جگہ انکے جمع ہونے کی اور بیشک میرے رب نے فرمایا اے محمدؐ تحقیق جب حکم کروں میں کسی امر کا پس بلاشبہ وہ نہیں پھرتا اور میں نے دیا تجھ کو تیری امت کے لئے یہ کہ نہ ہلاک کرونگا میں انکو ساتھ قحط عام کے اور یہ کہ نہ مسلط کرونگا میں ان پر کوئی دشمن سوائے

سلہ رعب ڈالنے کے ساتھ الخ رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا یہود و نصاریٰ کو سوائے عبادت خانہ کے اور جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اس امت کو درست ہوا اور قیامت میں اول آنحضرتؐ کے سوا کوئی پیغمبر شفاعت نہ کر سکے گا اور صفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسی کو حاصل نہیں ہوا بجز آپ کے اس میں چھ چیزوں کو فرمایا اور اس سے پہلے حدیث میں پانچ چیز اسکا سبب یہ ہے کہ اول آپ کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی، سلہ پس رکھی گئیں الخ مراد یہ ہے کہ سہل کیا اللہ نے آپؐ اور آپکی امت کے لئے فتح ہونا شہروں کا، سلہ بیشک اللہ تعالیٰ نے الخ مدینے میں جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہوئی آپکو بڑا رنج ہوا تب خدا تک سلام پہنچنا مقدر تھا دکھلا دی تب آپ نے یہ حدیث فرمائی یہ آپکا معجزہ عظیم الشان ہے کہ فتوح اسلام کی آئندہ خبر دی سو اسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی اور آپ نے فرمایا مجھے زرد اور سفید خزانے دیئے گئے سو ایسا ہوا کہ روم اور ایران دونوں مسلمانوں نے فتح کئے اور آپ نے فرمایا کہ میری امت سب کے سبب مخالفین کے حملہ سے ہلاک نہ ہوگی ایسا ہی ہوا کہ کسی زمانہ میں بھی سارے مسلمان مخالفین سے مغلوب نہیں ہوئے اور اب تک بلاد روم اور ایران اور افغانستان اور نواحی عرب اور مصر اور سوڈان میں مسلمانی حکومتیں خود مختار باقی ہیں گویا ہندوستان کے مسلمان نصاریٰ کی رعیت ہو گئی، سلہ سرخ اور سفید سونے اور چاندی کے، سلہ نہ ہلاک الخ یعنے ایسا قحط نہ ہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دے، ؎

سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۴۸۶۔ وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۴۸۷۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا

مسلمانوں کے بس مباح کرے وہ جگہ ان کے بود و باش کی اگرچہ جمع ہو ویں ان پر وہ لوگ کہ زمین کے تمام طرفوں میں ہیں یہاں تک کہ ہو ویں تیری امت میں سے بعضے کہ ہلاک کریں بعضوں کو اور قیدی کریں بعضے بعضوں کو۔[۱] (مسلم)

۵۴۸۶:۔ اور سعدؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گزرے بنی معاویہ کی مسجد پر پس آ گئے مسجد میں اور پڑھیں اس میں دو رکعتیں اور ہم نے بھی پڑھیں حضرتؐ کے ساتھ اور دعا مانگی حضرتؐ نے اپنے رب سے دعا دراز پھر فارغ ہوئے پس فرمایا کہ مانگیں میں نے اپنے رب سے تین چیزیں سو عنایت کیں اس نے مجھ کو دو اور نہ دی مجھ کو ایک مانگا میں نے اپنے رب سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط عام کے سو دی مجھ کو یہ کہ مانگا میں نے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ ڈوبنے کے سو یہ بھی عنایت ہوئی اور مانگا میں یہ کہ نہ گردانے آپس میں انکو لڑائی سو یہ نہ دی مجھ کو۔[۲] (مسلم)

۵۴۸۷:۔ اور عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کہ ملا میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا میں نے مجھ کو خبر دو یعنی صفتوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ جو توراۃ میں مذکور ہیں کہا عبداللہ نے ہاں خدا کی قسم بیشک وصف کئے گئے ہیں آنحضرتؐ توراۃ میں ساتھ بعضی صفتوں اپنی کے جو مذکور ہیں قرآن میں اے نبی تحقیق بھیجا ہم نے تجھ کو شاہد امت کے احوال پر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور پناہ

[۱] اور قیدی کریں بعضے بعضوں کو، یعنی قضا و قدر میں یہ ٹھن چکا ہے کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہے گی نہ ایسا قحط پڑے گا جس میں سب کے سب مر جاویں نہ ایسے کافران پر غالب ہو سکیں گے کہ بالکل انکو نیست و نابود کر ڈالیں ہر چند چنگیز خانی اور ہلاکو کے وقت میں لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قتل ہوئے لیکن نیست و نابود نہیں ہو گئے ہاں البتہ یہ ہے کہ اس امت میں آپس کا اختلاف اور شر و فساد و غارتگری اور قتل موقوف نہ ہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابوں میں یہ حال ظاہر ہے، [۲] سو یہ نہ دی مجھ کو قحط اور غرق امت محمدی میں ایسا نہ ہوا اور نہ ہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی امتیں ہلاک ہو گئیں لیکن جنگ اور قتال مقدر میں ہی ہمیشہ رہا ہے اور رہے گا، [۳] عبداللہ بن عمرو الخ یہ عبداللہ بن عمرو تھے اہل علم کہ عالم تھے اگلی کتابوں کے، اور پڑھی تھیں وہ کتابیں اور لکھتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں اور یہ بھی کثیر الاحادیث ہیں جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ٭ ٭ ٭

لِلْأُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی
الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ
الْعَوْجَآءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیَفْتَحَ بِہَآ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ وَکَذَا الدَّارِمِیُّ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَہٗ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِیْ بَابِ الْجُمُعَۃِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۴۸۸: عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلٰوۃً فَاَطَالَہَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّیْتَ صَلٰوۃً لَمْ تَکُنْ تُصَلِّیْہَا قَالَ اَجَلْ اِنَّہَا صَلٰوۃُ رَغْبَۃٍ
وَّرَہْبَۃٍ وَّاِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ فِیْہَا ثَلَاثًا فَاَعْطَانِی اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا
یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِہِمْ فَاَعْطَانِیْہَا وَ
سَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُذِیْقَ بَعْضَہُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِیْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ۔

واسطے امیوں[1] کے تو بندہ خاص ہے میرا اور رسول ہے میرا میں نے تیرا نام رکھا متوکل[2] نہیں بدخو اور نہ سخت گو اور نہ غل مچانیوالا بازاروں میں اور
نہیں دور کرتا بدی کو بدی کے ساتھ و لیکن درگذر کرتا ہے اور ڈھانپتا ہے اور نہ قبض کریگا اللہ روح اسکی یہانتک کہ سیدھا کرے بسبب اُن
کے قوم گمراہ کو ساتھ اس طرح کے کہ کہیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہانتک کہ کھولے اللہ بسبب اس کلمہ طیبہ کے آنکھیں اندھی اور کان بہرے اور دل
کہ پردہ میں ہیں (بخاری) اور اسی طرح نقل کیا اسکو دارمی نے عطا بن یسار سے اس نے عبداللہ بن سلام سے مانند اس حدیث کے اور ذکر
کی گئی حدیث ابوہریرہؓ کی آنحضرت کے فضائل میں کہ اس کے اول لفظ نحن الآخرون ہے بیچ باب جمعہ کے۔

فصل دوسری

۵۴۸۸: خباب بن ارتؓ سے روایت ہے کہ کہا نماز پڑھائی[3] ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پس دراز کیا اسکو کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ
پڑھی آپ نے نماز ایسی دراز کہ نہیں پڑھتے تھے آپ ایسی نماز فرمایا ہاں اسواسطے کہ یہ نماز[4] امید اور ڈر کی تھی اور تحقیق میں نے اللہ سے مانگیں اس میں تین حاجتیں
سو عنایت فرمائیں مجھ کو دو اور نہ دی مجھ کو ایک مانگا میں نے اس سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط کے پس دی مجھے یہ اور چاہا میں نے اس سے یہ کہ غالب نہ
کرے اُن پر دشمن کو سوائے اُنکے پس یہ بھی دی مجھ کو اور چاہا میں نے یہ کہ نہ چکھاوے اُنکے بعضوں کو بعضوں کا عذاب پس نہ دی مجھ کو یہ (ترمذی، نسائی)

---

[1] اور پناہ واسطے امیوں کے امیوں سے مراد عرب ہیں جو لکھنا پڑھنا اکثر نہیں جانتے تھے اور تخصیص عرب کی اس لئے ہے کہ حضرت انہی میں سے ہیں اور انہیں
میں مبعوث ہوئے انکی محافظت کے لئے اہل عجم کے غلبہ سے، [2] کہ سب کاروبار تو نے مجھے سونپے اور اصلاً اپنے زور و طاقت پر بھروسہ نہ کیا، [3]
بازاروں میں الخ تخصیص بازاروں کی بسبب عرف عادت کے ہے کہ وہاں شور و غوغا بہت ہوتا ہے، [4] نماز پڑھائی ہم کو الخ یعنے امامت کی
ہماری، [5] یہ نماز الخ یعنے اس میں دعا کرتا تھا میں اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونے کا رکھتا تھا اس لئے نماز دراز پڑھی میں
نے اور خشوع اور خضوع بہت کیا میں نے باقی اس حدیث کا فائدہ ثوبان اور سعد رضی اللہ عنہما کی گذشتہ حدیثوں میں گذرا ہے کہ روایت
کی بخاری نے عطاء بن یسار سے اس نے روایت کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

۵۴۸۹ :- وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَجَارَكُمْ مِنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا یَدْعُوَ عَلَیْكُمْ نَبِیُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِیْعًا وَّاَنْ لَّا
یَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰی اَهْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلَالَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ۔
۵۴۹۰ :- وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَنْ یَّجْمَعَ اللّٰہُ عَلٰی هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَیْفَیْنِ سَیْفًا مِّنْهَا وَسَیْفًا مِّنْ عَدُوِّهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ۔
۵۴۹۱ :- وَعَنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّهٗ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ
سَمِعَ شَیْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ ثُمَّ
جَعَلَهُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَآئِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ قَبِیْلَةً

۵۴۸۹:- اور ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ عزوجل نے بچایا تم کو تین چیزوں سے ایک یہ کہ نہ بد دعا کرے تم پر نبی تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم دوسرے یہ کہ نہ غالب ہوویں اہل باطل اہل حق پر تیسرے یہ کہ تم سارے نہ جمع ہوگے گمراہی پر[1] (ابوداؤد)
۵۴۹۰:- اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ کرے گا[2] اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں ایک تلوار اس امت سے اور دوسری تلوار ان کے دشمنوں سے (ابوداؤد)
۵۴۹۱:- اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس گویا کہ عباس نے سنا تھا کافروں کا کچھ طعن[3] پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر فرمایا کون ہوں میں جانتے ہو تم پس کہا صحابہ نے آپ رسول خدا کے ہیں فرمایا حضرت نے میں محمد[4] ہوں بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی خلقت[5] پس کیا مجھے بہترین[6] خلقت میں پھر کیا آدمیوں کو دو فرقے[7] پس کیا مجھ کو بہترین فرقہ[8] میں پھر کیا ان کو قبیلے قبیلے پس کیا مجھ کو بہترین قبیلہ

[1] تم سارے نہ جمع ہوگے گمراہی پر، یعنے کچھ لوگ ہمیشہ اس بات پر رہیں گے یہ نہ ہوگا کہ سارا جہان گمراہ ہو جاوے، دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت ساری کی ساری گمراہ نہ ہوگی کچھ لوگ ہمیشہ اس میں ہدایت پر رہیں گے، تو جب تم اختلاف دیکھو میری امت میں تو سواد اعظم یعنے بڑی جماعت کی پیروی کرو یہ حدیث بڑی دلیل ہے اہل سنت اور جماعت کی کیونکہ ہر زمانہ میں ان کی جماعت زیادہ ہی رہی ہے روافض اور خوارج اور جہمیہ اور منکرین صفات سے اہل سنت کا باہمی اختلاف ہے جیسے اہل حدیث اور مقلدین مذاہب اربعہ وغیرہ یہ ضرر نہیں کرتا کیونکہ یہ سب ایک جماعت ہے اور ان کا اختلاف مثل عدم اختلاف کے ہے کیونکہ اصول سب کی ایک ہیں، [2] جمع نہ کرے گا الخ کہا طیبی رحمہ اللہ نے ظاہر یہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالیٰ نے کہ نہ اکٹھا کرے اس امت پر دو لڑائیاں ایک ساتھ کہ آپس میں بھی لڑیں اور کافروں سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہ ہو، [3] کچھ طعن، یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت، [4] میں محمد ہوں، یعنے میں اس وقت نسب کی شرافت پوچھتا ہوں کہ آیا شریف نسب ہوں یا وضیع، [5] خلقت، یعنے جن اور انسان، [6] بہترین خلقت میں، یعنے جو انسان ہیں، [7] دو فرقے، یعنے عرب اور عجم، [8] بہترین فرقہ میں، یعنے عرب میں،

٭ ٭ ٭ ٭

ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَّخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۹۲:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۹۳:۔ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهٖ سَاُخْبِرُكُمْ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

۵۴۹۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ

پس کیا مجھ کو انکے بہترین[۱] قبیلہ میں پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجھ کو انکے بہترین[۲] گھرانوں میں سو بہترین آدمی ہوں ذات کے حسب میں اور بہترین گھرانہ ہوں گھرانے اور نسب میں (ترمذی)

۵۴۹۲:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کہ عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کب ثابت ہوئی آپکے لیے نبوت فرمایا اس حال[۳] میں کہ آدمؑ درمیان روح اور بدن کے تھا (ترمذی)

۵۴۹۳:۔ اور عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق میں اللہ کے نزدیک لکھا ہوا ہوں ختم کرنے والا نبیوں کا اس حال میں کہ تحقیق آدمؑ البتہ پڑے ہوئے تھے اپنی مٹی گوندھی ہوئی میں اور اب خبر دوں میں تم کو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا ابراہیم کی[۴] ہے اور خوشخبری دینا عیسےٰ[۵] کا ہے اور خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا انہوں نے جب جنا مجھ کو تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے لئے ایک نور کہ روشن ہوئے انکے لئے اس نور سے محل شام کے (بغوی شرح السنۃ میں) اور امام احمدؒ نے اسکو روایت کیا ابی امامہ سے قول انکے ساخبرکم سے آخر تک۔

۵۴۹۴:۔ اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین اولاد آدمؑ کا میں ہوں گا قیامت کے دن اور یہ کچھ فخر نہیں[۶] اور میرے ہاتھ میں ہوگا نیزہ حمد کا اور نہیں فخر سے کہتا ہوں اور نہیں کوئی پیغمبر قیامت کے دن کیا آدمؑ اور کیا سوا ان کے مگر

---

[۱] بہترین قبیلہ میں یعنی قریش میں، [۲] بہترین گھرانوں میں یعنی گھرانہ ہاشم میں، [۳] اس حال میں کہ آدمؑ الخ یعنے ان کے بدن میں تاہنوز روح نہیں پڑھی تھی کہ میرا نبی ہونا فرشتوں میں شہرت پا گیا اور یہی معنے ہے حدیث آیندہ کا، [۴] دعا حضرت ابراہیمؑ کی الخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا سورۂ بقر کے پندرہ رکوع میں مذکور ہے، [۵] خوشخبری دینا الخ چنانچہ عیسےٰ نے یوحنا کی انجیل میں ہمارے حضرتؐ کی بشارت میں کہا ہے کہ میرے بعد فارقلیط آویگا میری حقیقت کا گواہ ہوگا اور اسی کی طرف اللہ تعالےٰ نے سورۂ صف کی آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں اشارہ کیا ہے، [۶] اور یہ فخر نہیں کہ جو آپ دنیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں مگر دنیا میں کافر اور منافق آپ کی سرداری کے منکر ہیں آخرت میں کوئی منکر ہوگا اور سرداری آپکی بخوبی کھل جاویگی اور یہ کلمہ آپ نے فخر کی راہ سے نہیں فرمایا جیسے خود فرمایا کہ نہیں کہتا ہوں یہ ازراہ فخر کرنے اور اترانے کے بلکہ حکم الٰہی سے آپ نے اپنی سیادت بیان کی کیونکہ اللہ نے فرمایا واما بنعمۃ ربک فحدث یعنی اور جو احسان ہے تیرے رب کا سو بیان کر دوسری امت کی تعلیم اور اعتقاد کے لئے اس حدیث سے یعنی مثل باب کے اور حدیثوں سے یہ نکلا کہ ہمارے آنحضرتؐ تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور توفیق ایسی حدیثوں میں جن سے ہمارے حضرتؐ کی تمام مخلوقات پر تفضیل نکلتی ہے اور حدیث گذشتہ لا تفضلوا بین انبیاء اللہ وکما قال میں باب کے فصل اول میں گذری شائق ملاحظہ کرے، ٭ ٭ ٭

لِوَآئِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۴۹۵: وَعَنْ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنْہُمْ سَمِعَہُمْ یَتَذَاکَرُوْنَ قَالَ بَعْضُہُمْ اِنَّ اللّٰہَ اتَّخَذَ اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مُوْسٰی کَلَّمَہٗ تَکْلِیْمًا وَّقَالَ اٰخَرُ فَعِیْسٰی کَلِمَۃُ اللّٰہِ وَرُوْحُہٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ فَخَرَجَ عَلَیْہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ کَلَامَکُمْ وَعَجَبَکُمْ اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَھُوَ کَذٰلِکَ وَمُوْسٰی نَجِیُّ اللّٰہِ وَھُوَ کَذٰلِکَ وَعِیْسٰی رُوْحُہٗ وَکَلِمَتُہٗ وَھُوَ کَذٰلِکَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ وَھُوَ کَذٰلِکَ اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَآءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّحَرِّکُ حَلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْہَا وَمَعِیَ فُقَرَآءُ

میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں اول ہوں ان کا کہ پھٹے ان سے زمین اور نہیں فخر اس پر، ترمذی)

۵۴۹۵: اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ بیٹھے تھے لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے پس نکلے آنحضرتؐ گھر سے یہاں تک کہ جب نزدیک ہوئے ان سے سنا ان کو کہ آپس میں ذکر کرتے ہیں کہا انکے بعضوں نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پکڑا ابراہیمؑ کو دوست اور کہا دوسروں نے موسیٰؑ سے خدا تعالیٰ نے باتیں کیں بولا اور وں نے کہا پس عیسیٰ کلمہ ہیں خدا کے روح ہیں خدا کے[1] اور کہا انہوں نے آدمؑ کو برگزیدہ کیا خدا تعالیٰ نے پس یکایک آ گئے ان پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا میں نے تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا تحقیق ابراہیمؑ دوست اللہ کے ہیں اور ہیں وہ ایسے ہی اور موسیٰؑ ہمراز خدا کے ہیں اور وہ بھی ہیں ایسے ہی اور عیسیٰ خدا کے کلمہ ہیں اور روح اسکے اور وہ بھی ایسے ہی ہیں اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ پر حق خبردار ہو اور میں حبیب خدا کا ہوں اور نہیں فخر سے کہتا ہوں اور میں اٹھانیوالا ہوں گا حمد کا قیامت کے دن آدم اور آدم کے سوا جو ہیں سب اس علم کے نیچے ہوں گے اور نہیں فخر اور میں ہونگا اول انکا جو حلقے ہلا دینگے دروازہ بہشت کے پس کھولدیگا خدا تعالیٰ میرے لئے دروازہ بہشت کا پھر مجھ کو داخل کریگا اسمیں[2] ساتھ میرے ساتھ فقیر مسلمان ہونگے اور نہیں فخر میں ہوں زیادہ بزرگ تر ہیں۔

---

[1] روح ہیں خدا کے کہ خدا نے جبرئیل کو جو روح امین ہیں مریم کے پاس بھیجا اور انہوں نے پھونک ماری اور اس سے عیسیٰ پیدا ہوئے اور بھی انکی روحانیت کے آثار اتنے ظاہر ہوئے کہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور یہ جو فرمایا کہ کلمہ ہیں خدا کے تو اس کے یہ معنے کہ کن کہنے سے پیدا ہوگئے بلا اسباب مقررہ، [2] اور میرے ساتھ فقیر مسلمان ہوں گے الخ اللہ اللہ خاطرداری ان غریب مسکینوں کی جس کو بیا جائے وہی سماگن مال دولت سے کیا ہوتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں جو فقیر ہیں وہ مالداروں سے آدھا دن پہلے جنت میں جاویں گے اور آدھا دن پانچ سو برس کا ہوگا اور جعفر بن ابی طالب جو علی مرتضیٰ کے بھائی تھے اور فقیروں سے محبت کرتے تھے اور ان کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے ان سے باتیں کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی کنیت رکھی تھی ابوالمساکین یعنے مسکینوں کے باپ اس لئے کہ اکثر مسکینوں کی صحبت میں رہتے اور ابوسعید خدری نے کہا مسکینوں سے محبت رکھو اس لئے کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اپنی دعا میں یا اللہ مجھ کو زندہ رکھ مسکین اور ۔۔۔ اور میرا حشر کر مسکینوں میں، [3] اور ظاہر یہ ہے کہ مراد اگلوں پچھلوں سے انبیاء ہوں، ؎

الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

۵۴۹۶:ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ وَمُوسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۴۹۷:ـ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ الدَّارِمِيُّ۔

۵۴۹۸:ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

اور نہیں فخر، (ترمذی، دارمی)

۵۴۹۶:ـ اور عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پچھلے ہیں ظہور میں اور ہم سابق ہیں قیامت کے دن اور میں کہنے والا ہوں ایک بات بغیر فخر کے وہ یہ ہے کہ ابراہیم دوست خدا کے ہیں اور موسٰی برگزیدہ ہیں خدا کے اور میں حبیب ہوں خدا کا اور میرے ساتھ ہوگا جھنڈا احمد کا قیامت کے دن اور تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہے مجھ سے امت کے حق میں اور پناہ میں رکھے گا ان کو تین چیزوں سے کہ ہلاک نہ کر ڈالے گا انکو ساتھ قحط کے اور نہ جڑ اکھیڑ ڈالے گا ان کو دشمن اور نہ اکٹھا کریگا ان کو گمراہی پر[1]، (دارمی)

۵۴۹۷:ـ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کھینچنے والا رسولوں کا ہوں اور نہیں کہتا میں یہ فخر سے اور میں ختم کرنیوالا نبیوں کا ہوں اور نہ کچھ فخر سے کہتا ہوں پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سے کہتا ہوں میں، (دارمی)

۵۴۹۸:ـ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اول لوگوں سے نکلنے والا ہونگا قبر سے جب اٹھائے جائینگے قبروں سے اور میں پیشوا ہونگا انکا جب وہ آوینگے[2] اور میں انکا خطبہ پڑھنے والا ہونگا جس وقت چپ رہینگے وہ اور میں ہی انکی سفارش کرونگا جب روکے جاوینگے[3] اور میں خوشخبری دینے والا ہوں انکو جب نا امید ہوویں بزرگی اور کنجیاں بہشت کی اس دن میرے ہاتھ میں ہونگی اور جھنڈا احمد کا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں بڑا بزرگ ہوں اولاد آدم کے پروردگار کے نزدیک اس دن گرد پھریں گے میرے میرے ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈے ہیں پوشیدہ یا موتی ہیں بکھرے ہوئے، (ترمذی، دارمی) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] اور نہ اکٹھا کریگا انکو گمراہی پر یعنے سب متفق ہونگے ایسے پر کہ موجب گمراہی کا ہو باقی فائدہ حدیث کا کئی بار گزرا، [2] میں الخ یعنی میں آگے چلوں گا انکے اور وہ میرے پیچھے آویں گے بہشت کو یا حشر کے میدان میں، [3] جب آویں وہ، یعنی بارگاہ خداوند تعالیٰ میں جب ناامید ہوں یعنی جب کہ وہ شفاعت طلب کریں نبیاؑ سے اور وہ شفاعت پر جرأت نہ کریں

۵۴۹۹:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُكْسٰى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْهُ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسٰى۔

۵۵۰۰:۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۵۰۱:۔ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ:

۵۵۰۲:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۴۹۹:۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پس پہنایا جاؤنگا میں[1] جوڑا بہشت کے حلوں سے پس کھڑا ہوں گا عرش کے داہنے طرف نہیں کوئی خلائق میں کہ کھڑا ہوئے اس مقام میں میرے سوا ترمذی اور جامع الاصول کی روایت میں ابو ہریرہؓ سے یہ عبارت زیادہ ہے کہ میں پہلا ان شخصوں کا ہوں کہ پھٹے ان سے زمین پس پہنایا جاؤں گا میں حلہ،

۵۵۰۰:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرتؐ نے مانگو اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے وسیلہ فرمایا بہت بلند درجہ ہے جنت میں نہ پاویگا اسکو مگر ایک[2] مرد امید رکھتا ہوں کہ ہوں میں وہ مرد۔ (ترمذی)

۵۵۰۱:۔ اور ابی بن کعبؓ سے روایت ہے اس نے روایت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب ہوگا قیامت کا دن ہونگا میں پیشوا سب نبیوں کا اور خطیب[3] ان کا اور صاحب شفاعت ان کا[4] بغیر فخر کے کہتا ہوں میں۔ (ترمذی)

۵۵۰۲:۔ اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر نبی کے لئے ایک دوست ہے

---

[1] پس پہنایا جاؤنگا میں حلہ الخ یاب کی حدیثوں سے نکلا کہ آپ افضل ہیں کیونکہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے کہ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو اسکا جواب یہ ہے کہ شاید یہ حدیث اسکے پہلے کی ہو بعد اسکے آپ کو معلوم ہوگیا کہ آپ سب سے افضل ہیں دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے تیسرے یہ کہ اس طرح پر ایک کی بزرگی بیان نہ کرے کہ دوسرے نبی کی توہین نکلے چوتھے یہ کہ اس تفصیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو پانچویں یہ کہ نفس نبوت میں کوئی تفصیل نہیں ہے بلکہ اور خصائص کی وجہ سے ہے، [2] یعنے عذر کرنے سے اور اور متحیر ہونگے اور کلام نہ کرسکیں گے اس وقت میں انکی طرف سے عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سے پس میں ہی اسوقت کلام کرسکوں گا اس مقام میں نہ اور کوئی حتی کہ بڑے بڑے انبیاء پس ثنا کروں اللہ تعالیٰ کی ایسی ثناء کہ اس کی ہے اور نہیں اذن دیا جاویگا کسی کو اس وقت کلام کرنے کا سوائے میرے پس حضرتؐ مخصوص ہیں اس قول حق سبحانہ تعالیٰ سے ہذا یوم لا ینطقون ولا یوذن لہم فیعتذرون یا یہ محمول ہے اول امر پر یا خاص ہے کفار کے حق میں، [2] امید رکھتا ہوں الخ یہ تو واضح آنحضرتؐ سے اور یا پاس ادب ہے درگاہ خداوندی کا ورنہ متعین ہے کہ وہ مرد حضرتؐ ہی ہیں اور وسیلہ سے وہ مقام مراد ہے جو دعا اذان میں مذکور ہے یہ دعا مانگوانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے اظہار احتیاجگی کے ہے خدا تعالیٰ کے طرف اور از راہ انکسار نفس کے، [3] اور خطیب انکا یعنی جب وہ چپ ہونگے تو میں انکی طرف سے کلام کرونگا، [4] بغیر فخر کے بلکہ حکم الٰہی سے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واما بنعمۃ ربک فحدث، ❊ ❊ ❊

وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّيَ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۰۳:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۵۰۴:۔ وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُوْنَهُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةٌ لِّلشَّمْسِ

نبیوں میں سے اور تحقیق میرے دوست باپ میرے پروردگار کے پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیت کہ تحقیق نزدیک تریں لوگوں کے ساتھ ابراہیم کے البتہ وہ ہیں کہ جنہوں نے متابعت کی ابراہیم کی اور یہ نبی اور وہ لوگ کہ ایمان لائے[1] اور خدا تعالیٰ دوست ہے مسلمانوں کا۔ (ترمذی)

۵۵۰۳:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک خدا تعالیٰ نے بھیجا مجھ کو واسطے تمام کرتے اچھی خوبیوں کے اور پورا کرنے کے اچھے کاموں کے (بغوی شرح السنہ میں)

۵۵۰۴:۔ اور کعب احبار سے روایت کرتے ہیں توراۃ سے کہا لکھا ہوا پاتا ہوں میں محمد بھیجا ہوا خدا کا بندا میرا ہے برگزیدہ نہیں سخت خو اور ترش رو اور نہ چلانیوالا بازاروں میں اور بدلہ نہیں لیتا ساتھ برائی کے برائی کا لیکن معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اسکی پیدائش مکہ میں ہے اور جگہ اسکی ہجرت مدینہ ہے اور بادشاہی اسکی شام میں ہے[2] اور امت اسکی بہت حمد کرنے والا ہے شکر کرینگے وہ خدا کا شادی اور غمی میں شکر کریں گے وہ خدا کا ہر منزل میں اور خدا کی بڑائی کرینگے ہر بلندی پر نگہبانی کرنے والے ہوں گے[3] سورج کی ادا کریں گے نماز جب وقت آوے

---

[1] اور یہ نبی الخ یعنی ابراہیم کے دین سے پچھلی امتوں میں اس نبی کی امت کو زیادہ مناسبت ہے قاضی عیاض نے کہا خلت کے ہیں معنی خاص کر لینا اور چن لینا اور صاف کر لینا اور بعضوں نے کہا کہ خلت کے معنے قطع کرنا اور ابراہیم کو خلیل کہا اس لئے کہ انہوں نے قطع کیا اپنی حاجتوں کو سب مخلوقات سے اور چھوڑ دیا انکو اپنے رب پر بعضوں نے کہا خلت کے معنی بھید اور صاف دوستی جو باعث ہوتی ہے اسرار اور رموز کے تخلل کے یعنی بھید دل کے اندر آنے کی اور بعضوں نے کہا کہ خلت کے معنے محبت سے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا ابن انباری نے کہا خلیل کہتے ہیں دوست کو جس کی دوستی اور محبت پوری ہو اور محبت کو جسکی محبت میں کوئی نقص اور خلل نہ ہو واحدی نے کہا یہی قول مختار ہے کیونکہ اللہ خلیل ہے ابراہیم کا اور حضرت ابراہیم خلیل ہیں اللہ عزوجل کے اور جس صورت میں خلت کے معنے قطع حاجت کے ہونگے تو اللہ کو ابراہیم کا خلیل کہہ سکتے (نووی) [2] اور بادشاہی اسکی شام میں ہے الخ بادشاہی سے مراد ہے دین اور نبوت ظہور اس کا شام کی ولایت میں اکثر اور جہاد اس ملک میں زیادہ ہے ورنہ بادشاہی آنحضرت کی سارے جہاں میں ہے یا یہ مراد ہے کہ بادشاہی انکی بعد تمام ہونے مدت انکے اور ایام خلافت انکی کے شام میں ہوگی جیسا کہ معاویہ کے لئے اور بعد انکے بنی امیہ کے لئے ہوئی۔ [3] نگہبانی کرنے والے ہونگے سورج کی، یعنے اس کے طلوع و غروب و زوال کا دھیان رکھیں گے نماز و عبادت کے وقتوں کے لئے اور روایت کیا ہے حاکم نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ تحقیق اچھے خدا کے بندوں میں وہ ہیں کہ جو خیال رکھتے ہیں سورج اور چاند اور ستاروں اور سایوں کا خدا تعالیٰ کی یاد کے لئے۔

☆ ☆ ☆

يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ اِذَا جَاءَ وَقْتُهَا يَأْتَزِرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّؤُوْنَ عَلٰى اَطْرَافِهِمْ مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ

۵۵۰۵ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرٰةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۰۶ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ

اسکا آزار باندھیں اپنے کمروں[1] پر اور وضو کریں اپنی طرفوں[2] پر آواز کرنے والا ان کا آواز کرے[3] آسمان وزمین کے درمیان صف انکی لڑائی میں اور صف ان کی نماز میں برابر ہے[4] ان کی ہے رات کو پست آواز جیسے کہ شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور نقل کی دارمی نے ساتھ تھوڑی سے تغیر کے۔

۵۵۰۵ - اور عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہا کہ لکھی ہوئی ہیں توراۃ میں صفتیں آنحضرتؐ کی اور یہ بھی لکھا ہے کہ عیسےٰ بیٹے مریمؑ کے دفن کئے جائیں گے ابوداؤد[5] نے کہا اور تحقیق باقی رہی ہے حجرہ شریف[6] میں ایک قبر کی جگہ۔ (ترمذی)

فصل تیسری

۵۵۰۶ - ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو انبیاء پر اور اہل آسمان[7] پر کہا لوگوں نے اے ابوالعباس کس چیز کے ساتھ فضیلت دی حق تعالیٰ نے حضرت کو آسمان والوں پر کہا ابن عباس نے بیشک[8] اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرشتوں کو یہ کلام اور جو کوئی کہے فرشتوں میں سے تحقیق میں معبود ہوں خدا کے سوا پس اس کو اس کے بدلے میں دیں گے ہم جہنم

---

[1] اپنے کمروں پر مراد یہ ہے آدھی پنڈلیوں تک، [2] طرفوں پر یعنے ہاتھ پاؤں منہ پر یعنی پورا وضو کریں، [3] انکی الخ یعنی برابر کھڑے ہوتے ہیں کافروں سے لڑنے کو اور نماز میں بھی برابر جماعت کرتے ہیں شیطان اور نفس کے مارنے کو، [4] آسمان و زمین کے درمیان یعنے اونچے مکانوں پر اذان کہیں گے، [5] کہا ابوداؤد نے یہ حدیث کا ایک راوی ہے، [6] حجرہ شریف میں کہ جہاں حضرتؐ مدفون ہیں تو گویا حکمت جگہ کی باقی رہنے میں باوجود قصد کرتے بعضے صحابہؓ کے دفن کا وہاں اور نہ میسر آنا یہ تھی، [7] اہل آسمان پر یعنے فرشتوں پر، [8] بیشک الخ یعنے حق تعالےٰ نے فرشتوں کے لئے تو اس قدر سخت خطاب فرمایا اور مقرر کیا ان پر سخت عذاب اور حضرت کی نسبت فرمایا جو اگلی آیت میں مذکور ہے اور یہ بات اللہ عزوجل نے کسی بندہ کو نہیں فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے اس میں تذکرہ کر دینا ہے نصاریٰ اس آیت سے "لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر" ہمارے پیغمبرؐ پر اعتراض کرتے ہیں کہ جب وہ گنہگار تھے تو اوروں کو گناہوں سے کیونکر پاک کریں انکا جواب یہ ہے کہ اگلی کتب سماوی سے اور پیغمبروں کا ذنوب میں پڑنا نکلتا ہے پھر جواب انکی طرف سے دیا جاوے گا وہی جواب ہمارے پیغمبر کی طرف سے ہوسکتا ہے دوسرے یہ کہ گناہ اور تقصیر عام بندوں کے ہیں اور خاص بندوں کے اور دنیا میں بھی یہ مسئلہ مسلم ہے کہ عام لوگوں سے بہت سی ان باتوں کی شکایت ہوتی نہیں ہوتی جو خاص بندوں کے لئے بڑی تقصیریں سمجھی جاتی ہیں اسی طرح پیغمبروں اور مقربوں کے گناہ ایسے ہیں جو ہمارے حق میں گناہ ہی نہیں لیکن تقرب کیوجہ سے وہ گناہ سمجھے (باقی برصفحہ آئندہ)

(باقی برصفحہ آئندہ)

كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ
فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ
قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ
يَّشَاءُ الْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ
فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۔

۵۵۰۷ :۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ عَلِمْتَ
اَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِيْ مَلَكَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ
فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاَرْضِ وَكَانَ الْاٰخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ
اَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ
بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ

اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم ظالموں کو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ تعالیٰ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے کہا لوگوں نے اور کیونکر ہے بزرگی ان کی انبیاء پر کہا ابن عباس نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی پیغمبر مگر اس کی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ بیان کرے ان کے لئے احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہے خدا جس کو چاہتا ہے تا کہ تمام آیت اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کے لئے اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر تمام لوگوں کے لئے پس رسول کیا خداوند تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو جنوں اور آدمیوں کی طرف ۔

۵۵۰۷ :۔ اور ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیونکر جانا آپ نے کہ تم نبی ہو یہاں تک کہ یقین کیا تم نے پس فرمایا حضرت نے اے ابا ذر آئے میرے پاس دو فرشتے اس حال میں کہ میں بطحاء مکہ کی ایک جانب میں تھا پس اترا ایک ان فرشتوں سے زمین کی طرف اور تھا دوسرا آسمان و زمین کے درمیان پس کہا ایک نے ان دونوں میں سے اپنے یار کو کیا وہ یہی[۵۲] ہے کہا اسکے یار نے ہاں وہی ہے کہا اس نے اپنے یار سے کہ پس تول اسکو ایک مرد کے ساتھ[۵۳] پس لایا میں اس مرد کے ساتھ سو غالب آیا میں اس پر پھر کہا تول اسکو دس مرد کے ساتھ پس تولا گیا میں ان کے ساتھ پس غالب آیا میں ان پر پھر کہا تول اس کو سو مرد کے ساتھ پس تولا گیا میں ان کے ساتھ سو ان پر بھی غالب رہا پھر کہا تول اس کو ہزار کے ساتھ پس تولا گیا میں ان کے ساتھ بھی سو ان پر غالب ہوا میں گویا کہ میں دیکھتا ہوں ان

(بقیہ صفحہ سابقہ) جانتے ہیں اور چونکہ انبیاء بشر ہیں اور محال ہے کہ بشر لوازم بشریت سے پاک ہو اس لئے نخواہ مخواہ کوئی نہ کوئی غفلت کسی وقت میں اس سے ہو جاتی ہے پھر اگر مالک اپنے سے کسی بندے کی ایسی تقصیروں کو بھی یک قلم معاف کر دیوے تو یہ اس کی کمال محبت ہے اس بندے کے ساتھ ۔

[۵۱] کہا ابن عباسؓ نے الخ یعنی بیچ بیان بزرگی ان کی کے انبیاء پر [۵۲] وہ یہی ہے یعنی یہی پیغمبر ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میرا ایک پیغمبر ہے اس کے پاس جاؤ ، [۵۳] ایک مرد کے ساتھ ، یعنی اس کی امت میں سے ۔

بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ۔

۵۵۰۸ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَأُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجھ پر گرے پڑتے ہیں[1] ہلکے ہونے ترازو کے سے فرمایا حضرتؐ نے پس کہا ایک نے ان دونوں میں سے اپنے یار سے کہ اگر تو اس کو تولے اس کی ساری امت کے ساتھ تو بیشک غالب آوے یہ ساری امت پر، (دارمی)

۵۵۰۸۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض کی گئی مجھ پر قربانی[2] اور نہیں تم پر فرض کی گئی اور حکم کیا گیا میں نماز چاشت کا اور تم امر نہیں کئے گئے اس کا، (دارقطنی)

---

[1] مجھ پر گرے پڑتے ہیں ترازو کے ہلکا ہونے سے، یعنے جس پلڑے میں وہ تھے وہ بسبب ہلکا ہونے کے ایسا اونچا ہو گیا کہ وہ لوگ ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا مجھ پر گرے کہ گرے، [2] اور تم پر فرض نہیں کی گئی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے، فرض نہیں ہے اسی طرح چاشت کی نماز اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجھ پر بہر صورت واجب ہے اگرچہ میں غنی نہ ہوں، اور چاشت کی نماز بھی مجھ پر واجب ہے امت پر واجب نہیں ہے مگر اس حدیث کی صحت ضعف کا حال بخوبی معلوم نہیں ہے، ✣ ✣ ✣

بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۹ : عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ لِيْ أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۰ : وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهٗ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَّأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۱ : وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ

باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں اور صفتوں کا بیان

فصل پہلی

۵۰۹ :- جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے کہ تحقیق میرے لئے نام ہیں[1] میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں مٹا دے گا اللہ تعالیٰ میرے ساتھ کفر اور میں حاشر ہوں کہ اٹھائے جائیں گے لوگ میرے[2] قدم پر اور میں عاقب وہ ہے کہ نہ ہووے پیچھے اس کے کوئی نبی، (بخاری مسلم)

۵۱۰ :- اور ابی موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے ہمارے لئے اپنی ذات شریف کے اتنے نام پس فرماتے میں ہوں محمد اور احمد اور مقفی[3] اور حاشر اور نبی توبہ کا[4] اور نبی رحمت کا[5]، (مسلم)

۵۱۱ :- اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تعجب نہیں کرتے تم کہ کیونکر بازرکھا خدا تعالیٰ نے مجھ سے مشرکین قریش کا برا کہنا اور ان کا لعنت کرنا وہ برا کہتے ہیں مذمم[6] کو

[1] تحقیق میرے لئے نام ہیں الخ امام نووی کہتے کہ ان ناموں کے سوا آپ کے اور نام بھی ہیں اور ابن عربی نے احوذی شرح ترمذی میں بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں، [2] اٹھائے جائیں گے لوگ میرے قدم پر یعنے میری نبوت پر کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، [4] نبی توبہ کا، یعنی ایسا پیغمبر کہ اس کے ہاتھ پر بے شمار لوگوں نے توبہ کی اور اس کی امت کی توبہ مقبول ہے، [5] اور نبی رحمت کا ایسا نبی جس کی شرع کی احکام میں کچھ سختی اور تنگی نہیں سراسر رحمت ہے، [6] برا کہتے ہیں مذموم کو اور میں محمدؐ ہوں محمد کے معنے سراہا اور مذمم کے معنے ذلیل قریش عداوت کے سبب سے حضرتؐ کو محمدؐ نہ کہتے مذمم کہتے سو حضرتؐ نے اصحابؓ کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا تعالیٰ نے مجھ کو ان کی بدگوئی سے بچایا کہ وہ تو مذمم کو بد کہتے ہیں تو مجھ کو کیا میرا نام تو حقیقت میں محمد ہے، ÷

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۵۱۲ :۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ وَکَانَ إِذَا ادَّھَنَ لَمْ یَتَبَیَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُہٗ تَبَیَّنَ وَ
کَانَ کَثِیْرُ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْھُہٗ مِثْلُ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ کَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
وَکَانَ مُسْتَدِیْرًا وَّرَأَیْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ کَتِفِہٖ مِثْلَ بَیْضَۃِ الْحَمَامَۃِ یُشْبِہُ جَسَدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۱۳ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَأَکَلْتُ مَعَہٗ خُبْزًا وَّلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِیْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَنَظَرْتُ إِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ
کَتِفَیْہِ عِنْدَ نَاغِضِ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیْلَانٌ کَأَمْثَالِ الثَّآلِیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۱۴ :۔ وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ أُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثِیَابٍ فِیْھَا خَمِیْصَۃٌ سَوْدَاءُ صَغِیْرَۃٌ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِیَ بِھَا تُحْمَلُ
فَأَخَذَ الْخَمِیْصَۃَ بِیَدِہٖ فَأَلْبَسَھَا قَالَ أَبْلِیْ وَأَخْلِقِیْ ثُمَّ أَبْلِیْ وَأَخْلِقِیْ وَکَانَ فِیْھَا عَلَمٌ أَخْضَرُ

اور لعنت کرنے والے ہیں نہ تم اور نہ بیں محکم ہوں، (بخاری)

۵۵۱۲ :۔ اور جابرؓ بن سمرہؓ سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئے تھے کچھ بال سفید حضرتؐ کے سر اور ڈاڑھی کے اگلی جانب میں اور جب تیل لگاتے تھے[1] تو ظاہر نہ ہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتے تھے سر مبارک کے بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی اور تھے آنحضرتؐ بہت بالوں والے ڈاڑھی کے پس کہا ایک مرد نے تھا آنحضرتؐ کا چہرہ مبارک سفیدی مانند تلوار[2] کے کہا جابرؓ نے نہ تھا بلکہ آنحضرتؐ کا چہرہ مبارک مانند سورج اور چاند کے اور تھا چہرہ مبارک آپ کا گول[3] اور دیکھا میں نے مہر نبوت کو شانہ کے پاس مانند بیضہ کبوتر کے مشابہ رنگ تھا رنگ اس مہر کا جسم کے۔

۵۵۱۳ :۔ اور عبداللہ بن سرجس سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کھائی میں نے ان کے ساتھ روٹی اور گوشت یا کہا ثرید پھر گیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پس دیکھا میں نے مہر نبوت کی طرف آنحضرتؐ کے دونوں شانوں کے درمیان میں ان کے بائیں شانہ کی نرم ہڈی کے پاس مانند مٹھی کے[4] اس پر تل تھے مانند مسوں کے، (مسلم)

۵۵۱۴ :۔ اور ام خالد بیٹی خالد بن سعیدؓ کی سے کہا اس نے کہ لائے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کہ ان میں ایک کملی تھی کالی چھوٹی سی پس فرمایا حضرتؐ نے کہ لاؤ ام خالد کو پس اٹھا لائے گئے ام خالد پس لیا آنحضرتؐ نے کملی کو اپنے ہاتھ میں پس پہنایا اس کو فرمایا آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) نے پرانا کر پھر پرانا کر (پرانا / پرانا) اور تھے اس کملی میں نشان سبز یا زرد پس

---

[1] اور جب تیل لگاتے الخ چونکہ بال سفید آپ کے کم تھے ظاہر نہ ہوتے تھے اور پراگندگی اور ژولیدگی میں بال جدا جدا ہوتے ہیں پس معلوم ہونے لگتے ہیں سفید سیاہ میں سے، [2] مانند تلوار کے یعنی لمبا، [3] گول یعنی مائل طرف گولائی کے اور چہرہ مبارک آپ کا بشکل دائرہ نہ تھا اس لئے کہ اور حدیثوں میں ولم یکن بالمکلثم آیا ہے یعنے حضرتؐ کا چہرہ مبارک بہت گول نہ تھا اور نہ بہت دراز بلکہ معتدل تھا، [4] مانند مٹھی کے یعنے ہیئات میں جیسے اوپر کی حدیث میں گزرا کہ مہر نبوت کبوتر کے انڈے کی طرح تھی ،،

اَوْ اَصْفَرُ فَقَالَ یَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا اِسَنَاهٗ وَهِیَ بِالْحَبْشِیَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتِمِ
النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِیْ اَبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۵۱۵:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ
الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ
بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَ
تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰی رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِیْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِیْ
رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ
اَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَفِیْ
رِوَايَةٍ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَ

فرمایا آنحضرتؐ نے اے ام خالد یہ کپڑا خوب ہے اور یہ کلمہ لغت حبش میں بمعنی حسنہ ہے کہا ام خالد نے پس گئی میں کہ کھیلتی تھی مہر نبوت سے[۲] پس منع کیا مجھ کو میرے باپ نے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے چھوڑ دے[۳] اس کو۔ (بخاری)

اور انس سے روایت ہے کہا کہ نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت[۴] لمبے اور نہ بہت ٹھنگنے اور نہ تھے آنحضرتؐ نہایت سفید[۵] اور نہ تھے نہایت گندم گوں[۶] اور نہ تھے آنحضرتؐ کے بال بہت[۷] بل کھائے ہوئے اور نہ نرم[۸] نیچے لٹکے ہوئے اور اٹھایا اللہ نے حضرتؐ کو سرے پر چالیس برس کے پھر اقامت کی حضرتؐ نے مکہ میں دس برس اور مدینہ میں دس برس اور فوت کیا اللہ تعالیٰ نے حضرتؐ کو ساٹھ برس تمام ہونے[۹] پر اور حالانکہ نہ تھے حضرتؐ کے سر مبارک اور ڈاڑھی میں بیس بال سپید اور ایک روایت میں ہے درحالیکہ وصف کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھے حضرت میانہ قد قوم میں کہ نہ تھے دراز اور نہ ٹھنگنے روشن رنگ اور کہا انس رضؓ نے کہ تھے بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آدھے کانوں تک[۱۰] اور ایک روایت میں ہے کانوں اور شانوں کے درمیان میں تھے متفق علیہ اور بخاری کی ایک روایت ہے کہ انسؓ

[۱] اے ام خالد یہ کپڑا ہے خوب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکوں کو چیز دے کر اس کی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہوں مستحب ہے، [۲] کھیلتی تھی مہر نبوت سے، یعنی جیسے عادت چھوٹے لڑکوں کی ہوتی ہے، [۳] چھوڑ دے اس کو، یعنی منع نہ کر اس حدیث سے حضرتؐ کا کمال حسن خلق ثابت ہوا، [۴] بہت لمبے اور نہ بہت ٹھنگنے یعنی معتدل قد تھے، [۵] نہایت سفید یعنی مانند چونے کی قلعی کے، [۶] نہایت گندم گوں جو سیاہی کی طرف مائل ہوتا ہے بلکہ سرخ سفید گندم تھے، [۷] بہت بل کھائے ہوئے یعنی جیسے کہ حبشیوں کے بال ہوتے ہیں، [۸] اور نرم نیچے لٹکے ہوئے یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونوں کے تھے، [۹] ساٹھ برس تمام ہونے پر نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا اور مکہ میں نبوت کے تیرہ سال تک رہے اور بعضوں نے کہا آپؐ کی عمر ۶۵ سال کی تھی اور بعضوں نے کہا کہ آپ ۶۰ برس کے بعد نبی ہوئے لیکن یہ دونوں قول غلط ہیں آپ عام الفیل میں پیدا ہوئے پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں اور انتقال بھی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں، [۱۰] آدھے کانوں تک اور ایک روایت میں ہے کہ دونوں کانوں کی لو تک اور ایک روایت میں ہے کندھوں کے پاس تک اور اختلاف روایتوں کا بسبب اختلاف احوال کے ہے کبھی جو کنگھی کرتے اور تیل لگاتے تو دراز معلوم ہوتے نہیں تو چھوٹے اور مجمع البحار میں کہا ہے کہ جب غفلت ہوتی تھی بالوں کے کترنے سے تو دراز ہو جاتے تھے اور جب کترتے تھے تو چھوٹے ہو جاتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرتؐ کترتے تھے کیونکہ آپ کا سر منڈانا حج اور عمرہ کے سوا ثابت نہیں ہوا، ؞ ؞ ؞

الْقَدَمَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ۔

۵۵۱۶:۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ۔

۵۵۱۷:۔ وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

سے کہ تھے آنحضرتؐ بڑے سر کے اور موٹے قدموں کے نہیں[۱] دیکھا میں نے کسی کو ان کے بعد اور نہ انکے پہلے ان کی مانند اور تھے آنحضرتؐ فراخ ہتھیلیوں کے اور ایک روایت میں بخاری کی میں آیا ہے کہ کہا انس رضؓ نے تھے حضرتؐ کے دونوں قدم اور ہتھیلیاں موٹی[۲]۔

۵۵۱۶:۔ اور براءؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد کے تھے کشادہ تھی مسافت درمیان دونوں مونڈھوں کے واسطے حضرتؐ کے بال تھے کہ پہنچتے انکے کانوں کی لو کو دیکھا میں نے حضرتؐ کو سرخ[۳] جوڑے میں نہیں دیکھا میں نے کوئی چیز کبھی بہتر حضرتؐ سے (بخاری مسلم) اور ایک روایت میں ہے مسلم کی کہ کہا براءؓ نے نہیں دیکھا میں نے کوئی بالوں والا بہتر سرخ جوڑے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکے بال قریب پہنچتے تھے ان کے مونڈھوں کے فراخی تھی درمیان دونوں مونڈھوں کے نہ تھے حضرتؐ لمبے اور نہ پست قد۔

۵۵۱۷:۔ اور سماک بن حرب سے روایت ہے اس نے جابرؓ بن سمرہ سے روایت کی کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[۵] کشادہ دہن آنکھوں میں لال ڈورے چھوٹے ہوئے کم گوشت ایڑیاں کہا گیا واسطے سماک کے کیا ہے منع ضلیع الفم کے کہا انہوں نے بڑے منہ والے کہا گیا کیا ہیں معنی اشکل العین کے کہا سماک نے دراز[۶] شکاف آنکھ کے کہا گیا سماک سے کہ کیا معنی ہیں منہوش العقبین کے جواب دیا کم گوشت ایڑی کے (مسلم)

---

[۱] موٹے قد کے یعنے پائے مبارک پر گوشت تھے کہ علامت ہے شجاعت اور ثابت قدمی کی اطاعت میں اور بڑا سر ہونا عرب کے نزدیک ممدوح ہے کیونکہ دلالت کرتا ہے اس کی سرداری اور عظیم الشان اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا، [۲] موٹی یعنی پر گوشت مردوں کے لئے یہ ممدوح ہے کیونکہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتوں کے واسطے مذموم اور موٹا ہونا اور اعضا شریف کا مراد ہے خلقت میں نہ تختی جلد کی کیونکہ جلد مبارک حریر سے زیادہ نرم تھی، [۳] تھے الخ یعنی آپکا سینہ مبارک چوڑا تھا، [۴] سرخ جوڑے ہیں جس میں زرد اور سرخ لکیریں تھیں، [۵] کشادہ دہن الخ اہل عرب کے نزدیک دہن ممدوح ہے مردوں کے لئے اور تنگ دہنی کو مردوں کے لئے برا جانتے ہیں اور بعضے مراد رکھتے ہیں کشادہ دہنی سے فصاحت و بلاغت، [۶] دراز شکاف آنکھ کے یہ معنی کئے ہیں سماک نے اشکل العین کے کہا ہے علماء نے کہ یہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنوں میں خطا ہے اور ٹھیک وہی ہے جو کہا گیا کہ آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی ہے چنانچہ علماء لغت نے اسی پر اتفاق کیا ہے،

۵۵۱۸:- وعن ابی الطفیل رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابیض ملیحا مقصدا رواہ مسلم۔

۵۵۱۹:- وعن ثابت قال سئل انس رضی اللہ عنہ عن خضاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لم یبلغ ما یخضب لو شئت ان اعد شمطاتہ فی لحیتہ وفی روایۃ لو شئت ان اعد شمطات کن فی رأسہ فعلت متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انما کان البیاض فی عنفقتہ وفی الصدغین وفی الرأس نبذ۔

۵۵۲۰:- وعن انس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازھر اللون کان عرقہ اللؤلؤ اذا مشی تکفأ وما مسست دیباجۃ ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ۔

۵۵۲۱:- وعن ام سلیم رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یأتیہا

۵۵۱۸:- اور ابی طفیل سے روایت ہے کہا اس نے کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تھے سفید[1] نمکین[2] میانہ[3] (مسلم)

۵۵۱۹:- اور ثابتؓ سے روایت ہے کہ کہا پوچھے گئے انسؓ خضاب کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس کہا انسؓ نے کہ تحقیق حضرتؐ نہ پہنچے تھے اس عمر کو کہ خضاب لگاویں اگر چاہتا میں کہ گنوں سفید بال حضرتؐ کے کہ داڑھی شریف میں تھے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر چاہتا میں کہ گنوں سفید بال کہ تھے آنحضرتؐ کے سر مبارک میں تو کر سکتا تھا میں متفق علیہ اور ایک روایت میں مسلم کی یہ ہے کہ کہا انسؓ نے نہ تھی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرتؐ کے اور کن پٹیوں انکے کے اور سر مبارک میں کچھ۔

۵۵۲۰:- اور انسؓ سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفید روشن رنگ[4] کے گویا کہ قطرہ انکے پسینے کے موتی تھے جب چلتے تھے حضرتؐ تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے[5] چلتے اور نہیں چھوا میں نے کسی دیبا کو اور نہ کسی ریشم کو کہ نرم زیادہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے اور نہ سونگھا میں نے کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی خوشبو سے۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۲۱:- اور ام سلیمؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے ام سلیم کے ہاں[6] اور قیلولہ کرتے انکے پاس پس بچھاتیں

---

[1] سفید نمکین الخ خالص سفید نہ تھے، [2] میانہ یعنے قد اور جسم میں اور سب صفتوں میں، [3] نہ پہنچے تھے الخ یعنی آنحضرت کے سفید بال تھوڑے سے تھے معلوم نہ ہوتے تھے بادی النظر میں جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ بڑھاپا خالص نہ تھا بلکہ ہنوز سرخ تھا جیسے کہ ابتدائی بڑھاپے میں ہوتا ہے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کان شیبہ احمر الخ [4] روشن رنگ یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے، [5] جھکتے ہوئے چلتے یا ادھر ادھر جھکتے جاتے جیسے کشتی جھکتی جاتی ہے ازہری نے کہا یہ معنے غلط ہیں کیونکہ یہ مغروروں کی صفت ہے، قاضی عیاضؒ نے کہا مغرور کی صفت جب ہے کہ بناوٹ کرے جو خلقی ہو تو مذموم نہیں، [6] ام سلیمؓ کے ہاں، ام سلیم حضرتؐ کی محرم تھی دودھ کے سبب یا نسب کے سبب اور محرم کے پاس جانا اور سونا درست ہے اور ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کا پسینہ عطر کی طرح خوشبودار تھا اور یہ ام سلیمؓ انسؓ کی والدہ تھیں جو حضرتؐ کے خادم تھے اور عاقلہ اور فاضلہ تھیں عورتوں میں سے۔

فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نَطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا؟ قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرْجُوا بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ أَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۲۲ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْأُولٰى ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ سَمُّوا بِاسْمِي فِي بَابِ الْأَسَامِي وَحَدِيثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ نَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِي بَابِ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ.

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۵۲۳ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ ضَخْمُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً

ام سلیم ایک چھوٹا چمڑے کا بس اس پر حضرت سوتے اور حضرت کو پسینہ بہت آتا تھا[1] پس اکٹھا کرتیں ام سلیم پسینہ آپ کا اور ملا دیتیں اسکو عطر میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ام سلیم یہ کیا ہے کہا ام سلیم نے کہ پسینہ تمہارا ہے ملاتی ہیں ہم اسکو اپنی خوشبوؤں میں اور پسینہ تمہارا خوشبو ترین خوشبوؤں سے ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہا ام سلیم نے اے یارسول اللہ امید رکھتے ہیں ہم اسکی برکت کی اپنے چھوٹوں کے لئے[2] فرمایا حضرت نے خوب کیا تو نے روایت کیا بخاری مسلم نے۔

۵۵۲۲ - اور جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی پھر نکلے مسجد سے اور گئے اپنے گھر کے لوگوں کی طرف اور میں بھی انکے ساتھ نکلا پس آگے آئے آنحضرت کے لڑکے پس شروع کیا حضرت نے اپنا ہاتھ پھیرنا دونوں رخساروں ایک ایک کے پر اور لیکن میں پس چھوا میرے رخساروں کو[3] بھی پس پائی میں نے حضرت کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبوئی[4] گویا آنحضرت نے نکالا تھا ہاتھ عطار کے ڈبہ سے روایت کی یہ مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث جابرؓ کی کہ سرا اسکا یہ ہے سموا باسمی بیچ باب اسامی کے اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سرا اسکا یہ ہے نظر کی میں نے طرف مہر نبوت کی بیچ باب احکام المیاہ میں...

فصل دوسری

۵۵۲۳ - علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ لمبے[5] اور نہ ٹھنگنے بڑے سر اور کنگھی ڈاڑھی کی پر گوشت تھیں ہتھیلیاں ہاتھوں کی اور پائے مبارک کی رنگ آپ کا سفید سرخ ملا ہوا تھا موٹے تھے جوڑ ہڈیوں کے سینہ سے ناف تک بالوں

[1] اور حضرت کو پسینہ بہت آتا تھا اس لئے کہ تھے کثیر الحیاء، [2] امید رکھتے ہیں ہم اسکی برکت کی اپنے چھوٹوں کے لئے یعنی انکے بدن اور سر پر ملتے ہیں تو اسکی برکت کے سبب بچیں بلاؤں سے، [3] میرے رخساروں کو بھی لفظ خدی بیان دال کے زبر سے اور یا کی جزم سے ہے بلفظ مفرد اور بعضے نسخوں میں بیان بھی بلفظ تغلیب ہے دال کی زبر اور یا کی تشدید سے یعنی چھوا میرے دونوں رخساروں کو اور ملا علی نے عکس اسکے لکھا ہے کہ اکثر نسخہ میں بصیغہ تثنیہ ہے اور ایک روایت میں مفرد بارادہ جنس کے، [4] اور خوشبوئی الخ اس حدیث میں بیان ہے حضرت کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذاتہ تھی اگرچہ خوشبو نہ لگاتے تھے اور باوجود اکثر اوقات خوشبو بھی لگاتے تھے تا بہت خوشبو دار ہوں واسطے ملاقات ملائکہ کے اور لینے وحی کے اور ہمنشینی مسلمانوں کے، [5] نہ لمبے اور نہ ٹھنگنے یعنی بلکہ میانہ قد تھے

ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ طَوِيلُ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ
أَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔
۵۵۲۴:- وَعَنْهُ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ
الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ
كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ
أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ
وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ
خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَّأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَّأَلْيَنُهُمْ

کی ایک لکیر لمبی تھی جب چلتے تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے گویا اترتے ہیں بلندی سے نہیں دیکھا میں نے پہلے وفات حضرتؐ کے اور پیچھے وفات ان کی کے مانند انکی کے رحمت خاص بھیجے اللہ ان پر اور سلام روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے،

۵۵۲۴:- اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ تھے جس وقت وصف بیان کرتے نبی صلعم کا فرماتے نہ تھے آنحضرتؐ بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھے بہت مڑے ہوئے بالوں کے اور نہ سیدھے بالوں کے تھے بال کچھ مڑے ہوئے اور نہ تھے نحیف اور نہ بہت گول چہرہ اور تھی روئے مبارک میں کچھ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھیں دراز پلکیں موٹے سرے ہڈیوں کے اور نہ تھے بال تمام بدن پر صاحب مسربہ[2] پر گوشت ہاتھوں کے اور قدموں کے جب راہ چلتے اٹھاتے پاؤں کو ساتھ قوت کے گویا اترتے ہیں پستی میں اور جب متوجہ ہوتے بالکل متوجہ ہوتے[3] آنحضرتؐ کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنے والے نبیوں کے تھے بڑے سخی تھے لوگوں میں از روئے سینہ[4] کے اور بہت سچے تھے لوگوں میں از روئے زبان کے اور بہت نرم تھے لوگوں میں از روئے طبیعت[5] کے اور بزرگ تھے لوگوں میں از روئے قبیلہ کے جو کوئی دیکھتا انکو

۱؎ گویا اترتے ہیں بلندی سے یعنے نشیب میں، ۲؎ صاحب مسربہ یعنی سینہ سے ناف تک ایک بالوں کی لکیر تھی، بظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سوا مسربہ کے بال نہ تھے لیکن اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوا مسربہ کے بعض جگہ بال تھے، مانند سینہ اور بازوؤں اور پنڈلیوں اور پہنچوں کے پس اجرد اس حدیث میں مقابل اشعر کے ہے اور اشعر وہ ہے جس کے تمام بدن پر بال ہوں اور اجرد وہ ہے جس کے تمام بدن پر بال نہ ہوں، ۳؎ اور بالکل متوجہ ہوتے یعنی نظر چرا کر نہ دیکھتے تھے متکبروں کی طرح اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کھڑے کھڑے گردن نہ پھیرتے تھے دائیں بائیں جب دیکھتے کسی چیز کی طرف جیسے کہ ہلکے لوگ کرتے ہیں ولیکن منہ کرتے ادھر باطمینان یا پیٹھ پھیرتے باطمینان، ۴؎ از روئے سینہ کے یعنے سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل جان اور رغبت سے تھی نہ ستانے اور دکھانے کو اور ملا علی نے اس کے یہ معنے لکھے ہیں کہ اجود یا جودت سے ہے جیم کی زبر سے بمعنی فراخی کے یعنی دل کے دلیر تھے پس نہیں ملول ہوتے امت کی ایذا سے اور جفا اعراب سے اور یا اجود جود سے ہے جیم کے پیش سے معنے دینے کے ضد بخل کے یعنے بخل نہیں کرتے تھے کسی چیز میں نہ مال کے دینے میں اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کے بتلانے میں پس معنے یہ ہونگے کہ سخی تر لوگوں کے تھے از روئے دل کے،، (عبدالحق و ملی قاری)

عَرِيْكَةً وَّاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَقَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۲۵ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهٗ قَدْ سَلَكَهٗ مِنْ طِيْبِ عَرْقِهٖ اَوْقَالَ مِنْ رِّيْحِ عَرْقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۲۶ :- وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِيْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَاَيْتَهٗ رَاَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۵۲۷ :- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۵۲۸ :- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

یکایک ڈرتا تھا اور جو کوئی صحبت رکھتا تھا[1] پہچان کر دوست رکھتا ان کو کہتا ہے وصف بیان کرنے والا آپ کا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلے موت ان کی کے اور نہ بعد ان کے مانند ان کی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (ترمذی)

۵۵۲۵ اور جابرؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتے کسی راہ میں پس پیچھے آیا ہو حضرت کے کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرتؐ تحقیق تشریف لے گئے ہیں اس راہ سے بسبب خوشبو کی آنحضرتؐ کے یا کہا جابرؓ نے بجائے من طیب عرقہ کے من ریح عرقہ[2] (ترمذی)

۵۵۲۶ :- اور ابی عبیدہ بیٹے محمد بن عمار بن یاسرؓ کے سے روایت ہے کہ کہا میں نے واسطے ربیع بیٹی معوذ بن عفراءؓ کے کہ بیان کر تو ہمارے لئے صفت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو آنحضرتؐ کو تو دیکھتا تو[3] آفتاب کو نکلا ہوا۔ (دارمی)

۵۵۲۷ :- اور جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلعم کو چاندنی رات میں پس ہوا میں کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرتؐ کے اور کبھی دیکھتا طرف چاند کے اور حضرتؐ پر تھا جوڑا سرخ[4] پس ناگہاں آپ بہت خوبصورت تھے نزدیک میرے چاند سے۔ (ترمذی، دارمی)

۵۵۲۸ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہے ان کے

---

[1] صحبت رکھتا تھا پہچان الخ یعنی جو شخص پہلے پہل حضرت کو دیکھتا تو بسبب وقار کے آپ سے ڈر جاتا اور جب صحبت سے مشرف ہوتا اور واقف ہو جاتا آپکے حسن اخلاق سے تو آپکا پیارا بن جاتا، رب صل وسلم علیہ، [2] من ریح عرقہ یعنی آپکے پسینے کی خوشبو سے یہ راوی کو شک ہے اور معنی واحد ہیں [3] تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکھتے تھے کہ گویا آفتاب ہے نکلا ہوا، [4] سرخ الخ جس میں سرخ اور زرد لکیریں تھیں مطلق سرخ رنگ کے پہننے میں بہت اختلاف ہے: بعضوں نے سرخ رنگ مردوں کے لئے مطلقاً جائز رکھا ہے کسم کا رنگا ہو یا کسی اور چیز کا اور یہی قول ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین و امام شافعی کا اور بعضوں نے مطلقاً جائز رکھا ہے اور صحیح مذہب محققین اہل حدیث کا یہ ہے کہ کسم کا رنگا مردوں کے لئے نا جائز ہے اور کسی چیز کا سرخ رنگ درست ہے بیہقی نے کہا کسم کے رنگ کی حرمت مردوں کے لئے صحیح حدیثوں سے ثابت ہے، اور اگر شافعی کو یہ حدیثیں پہنچتیں تو ان ہی کے موافق ہم کو عمل کرنے کا حکم دیتے اور انہوں نے وصیت کی ہے صحیح حدیث پر عمل کرنے کی بعضوں نے کہا خالص سرخ منع ہے مگر ہلکا سرخ یعنی گلابی جائز ہے اور انہوں نے کہا آپ نے جو سرخ جوڑا پہننا منقول ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دھاریدار سرخ تھا اور۔۔۔۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۲۹:۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۳۰:۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ ثَنَايَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۵۳۱:۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۳۲:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چہرہ مبارک میں اور نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی آپؐ کے لیے تحقیق ہم البتہ کوشش میں ڈالتے تھے اپنے نفسوں کو اور تحقیق آپؐ نہ تھے پرواہ کرنے والے[۱]۔ (ترمذی)

۵۵۲۹:۔ اور جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی اور آنحضرتؐ ہنستے نہ تھے مگر بطریق مسکرانے کے اور تھا میں جس وقت دیکھتا طرف آپؐ کے کہتا میں اپنے دل میں کہ آنکھوں میں سرمہ ڈالے ہوئے ہیں حالانکہ نہ تھے سرمہ ڈالے ہوئے[۳]۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۵۳۰:۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ[۴] آگے کے دو دانتوں کے جب کلام کرتے آپؐ دیکھا جاتا کچھ مانند نور کے کہ نکلتا ہے ان کے آگے کے دانتوں سے۔ (دارمی)

۵۵۳۱:۔ اور کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیے جاتے روشن ہوتا چہرہ مبارک آپؐ کا یہاں تک کہ گویا چہرہ مبارک آپؐ کا ٹکڑا ہے چاند کا اور تھے[۵] ہم پہچانتے اس کو۔ (بخاری، مسلم)

۵۵۳۲:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک لڑکا خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے نبی صلی اللہ علیہ

---

[۱] نہ تھے پرواہ کرنے والے یعنی بے تکلف بطور خود چلتے اور سب سے آگے جاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ آپؐ کے معجزات سے تھا اور لوگ دوڑتے اور مشقت کھینچتے اور آپ کے ساتھ نہ پہنچتے اور وہ باساق اور بے تعب سے آگے چلتے، [۲] ہنستے نہ تھے یعنی اکثر اوقات، [۳] حالانکہ نہ تھے سرمہ ڈالے ہوئے بلکہ بجہت خلقت کے سرمگیں آنکھیں تھیں، [۴] کشادہ الخ یعنی آگے کے دو دانتوں میں کچھ فرق تھا ثنایا دانتوں کا نام ہے دو دانت آگے کے اوپر کے اور نیچے کے جو ہیں انکو ثنیان اور ثنایا کہتے ہیں بلفظ تثنیہ اور دو دو دانت کہ انکی دونوں طرفوں میں ہیں انکو رباعیات لکی کہ ہم سے کہتے ہیں اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہے کہ یہ فرق آپ کے سامنے کے چاروں دانتوں میں تھا اور کے ثنایا میں بھی اور نیچے کے ثنایا میں بھی نہ صرف اوپر کے دانتوں میں، [۵] اور تھے ہم الخ کہ آنحضرتؐ جس وقت خوش ہیں بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک آپؐ کے سے حاصل اس جملہ کا یہ ہے کہ یہ پہچاننا خاص میرے ہی ساتھ نہ تھا بلکہ ہم سب پہچانتے تھے، ﷺ

فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَاُ التَّوْرَاةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اُنْشِدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۵۳۲۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

وسلم اسکی عیادت کو پس پایا آپؐ نے اس کے باپ کو نزدیک سر اسکے کے کہ پڑھتا تھا توراتؔ[1] پس فرمایا اسکے باپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے یہودی قسم دیتا ہوں تجھ کو اس خدا کی کہ اتاری تورات موسیٰ پر آیا پاتا ہے تو تورات میں نعت اور صفت میری اور نکلنا میرا[2] کہا اس یہودی نے کہ نہیں کہا اس لڑکے نے مقرر ہے قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ بلاشبہ ہم پاتے ہیں آپؐ کے لئے تورات میں نعت آپؐ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا آپؐ کا اور بلاشبہ میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو کہ اٹھاؤ اسکے باپ کو اسکے سر کے پاس اور والی ہو تم اپنے بھائی کے[3] روایت کی یہ بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں)

۵۵۳۲۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ بلاشبہ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں ہوں میں مگر رحمت بھیجی گئی (دارمی) اور بیہقی نے شعب الایمان میں،

---

[1] پڑھتا تھا تورات الخ یعنے تورات میں سے کچھ پڑھتا تھا جیسے ہمارے ہاں حالت نزع میں سورۃ یٰسین پڑھی جاتی ہے، [2] اور نکلنا میرا یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سے مدینہ کو یا مخرج بمعنے بعث کے ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اس کا اور نعت اور صفت کے معنے ایک ہی ہیں گویا کہ مراد نعت سے صفات ذاتی باطنی ہیں اور صفت سے صفات ظاہری، [3] والی ہو تم بھائی اپنے کے، اس کے تجہیز و تکفین کا تم سرانجام کرو کیونکہ یہ تمہارا بھائی مسلمان ہے، [4] نہیں ہوں میں مگر رحمت، عالمین کے لئے کہ بھیجا ہے اس کو اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے بطریق تحفہ کے پس جس نے قبول کیا تحفہ اس کا مطلب کامیاب ہوا اور جس نے نہ قبول کیا ناامید اور لوٹے پانے والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اسی آیت کے وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین اور اس میں تعظیم و تکریم اس امت کی بھی ہے اس لئے کہ تحفہ تکریم ہی کے لئے بھیجا جاتا ہے،

بَابُ فِي أَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۳۴ :- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ أُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۵۳۵ :- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِيْ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۵۵۳۶ :- وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَّرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بیان ہے بیچ اخلاق اور عادات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں

پہلی فصل

۵۵۳۴ :- حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ خدمت کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس پس نہیں کہا آپؐ نے مجھ کو اُف اور نہ فرمایا آپؐ نے کہ کیوں یہ کام تو نے اور نہ فرمایا کہ کیوں نہ کیا تو نے یہ کام (بخاری و مسلم)

۵۵۳۵ :- اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگوں کے خلق میں پس بھیجا مجھ کو آپؐ نے ایک روز کسی کام کیلئے پس کہا میں نے قسم خدا کی [1] نہیں جاؤنگا میں اور تھا میرے دل میں کہ جاؤنگا میں اس کام کیلئے کہ فرمایا تھا مجھ کو ساتھ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نکلا میں یہاں تک کہ گذرا میں لڑکوں پر اور وہ کھیل رہے تھے بازار میں پس ناگہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پکڑی گدی میری پیچھے میرے سے کہا انس رضؓ نے پس دیکھا میں نے طرف آپ کے اس حال میں کہ وہ ہنستے تھے پس فرمایا آپؐ نے اے انیس [2] چلا تو اس جگہ کہ حکم کیا تھا میں نے تجھ کو کہا میں نے ہاں میں جاتا ہوں اب یارسول اللہ (مسلم)

۵۵۳۶ :- اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ تھا میں چلتا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپؐ پر چادر تھی نجران کی کہ موٹا تھا کنارہ اس کا تھا پس [3] پایا آپ کو ایک گنوار نے پس کھینچا آپ کو ساتھ آپ کی چادر کے کھینچنا سخت اور پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کے یہاں تک

---

[1] قسم خدا کی نہیں جاؤنگا الخ یعنی لڑکپن کے قاعدے پر انہوں نے ظاہر میں انکار کیا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے التفات ان کے قول پر نہ کیا ۱۲ [2] اے انیس یہ تصغیر ہے انس رضؓ کی پیار سے آپ نے فرمایا ۱۲ [3] پس پایا، یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کمال علم اور تحمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جفائی لوگوں پر اور یہ اعرابی اجڈ تھا اور درشت خو تھا یہ اس سے تھا کہ تہذیب اخلاق نہیں رکھتا تھا۔ اور ادب نہیں سیکھا تھا اس نے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے حاکم اور والی کو کہ رعایا آزردہ و توف کی ایذا پر صبر اور تحمل کریں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کے لیے مال دینا بہتر ہے ۱۲ -

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْلِي مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۳۷:۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِي عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۳۸:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۳۹:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ

کر دیکھا میں نے طرف کنارہ گردن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق نشان ڈال دیا آپ کی گردن کے کنارے میں چادر کے کنارے نے بسبب شدت کھینچنے اعرابی کے چادر کو پھر کہا اعرابی نے کہ اے محمدؐ حکم کر دمیرے لیے تاکہ دیں مجھ کو کچھ مال خدا میں سے کہ تمہارے پاس ہے پس دیکھا اس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ہنسے پھر حکم کیا واسطے اس کے دینے کا (بخاری، مسلم)

۵۵۳۷:۔ اور انسؓ سے روایت ہے یہ کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوبصورت لوگوں میں اور سخی ترین لوگوں کے اور سب سے زیادہ بہادر اور تحقیق ڈرے[1] مدینہ والے ایک رات پس چلے لوگ آواز کی طرف پس سامنے آئے[2] لوگوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی آپ نے لوگوں سے طرف آواز کے حالانکہ آپ فرماتے تھے نہ خوف کرو نہ خوف کرو اور آپ سوار تھے اوپر گھوڑے ابو طلحہؓ کے کہ ننگے پیٹھ تھا نہ تھا اس پر زین اور لٹکی تھی آپ کی گردن میں تلوار پس فرمایا آپ نے البتہ تحقیق پایا میں نے[3] اس گھوڑے کو مانند دریا کے (بخاری، مسلم)

۵۵۳۸:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نہیں سوال کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کبھی پس کہا ہو نہیں (بخاری، مسلم)

۵۵۳۹:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریاں[4] درمیان دو پہاڑوں کے

---

[1] تحقیق ڈرے یعنی کسی دشمن سے ۱۲ [2] پس سامنے آئے یعنی آپ لوٹتے ہوئے لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینی کو تشریف لے گئے تھے ۱۲ [3] پایا میں نے الخ یہ آپ کی سواری کی برکت تھی کہ بہت سٹھا گھوڑا دریا کی طرح تیز ہو گیا ۱۲ [4] بکریاں الخ یعنی اتنی بکریاں تھیں جو دو پہاڑوں کے درمیان جگہ ہوتی ہے وہ بھر گئی تھی اس حدیث سے یہ نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانوں کو تالیف قلوب کے لیے دینے میں اختلاف نہیں ہے لیکن زکوۃ کا مال ان کو دینے میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ زکوۃ اور بیت المال میں سے دینا درست نہیں نہ اور مالوں میں سے کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے عزت دی اسلام کو کافروں کے ملانے کی ضرورت نہیں رہی اور بعضوں نے سوا زکوۃ کے اور مالوں میں سے ان کو دینا درست رکھا ہے (نووی)

الْجَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوا فَوَاللهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۴۰:۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۵۴۱:۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يَأْتُونَ بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرُبَّمَا جَاؤُوهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۴۲:۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمَةٌ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۵۴۳:۔ وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً

پس دی آپؐ نے اس کو وہ سب بکریاں پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ خدا کی قسم بلاشبہ محمدؐ البتہ دیتے ہیں بڑا ہے دینا کہ نہیں ڈرتے فقر سے (مسلم)

۵۵۴۰:۔ اور جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے اس وقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پھرنے[1] آپ کے غزوہ حنین سے پس چمٹے اعرابی مانگتے تھے آپؐ سے یہاں تک کہ تنگ کیا اعراب نے آپؐ کو طرف درخت کیکر کے پاس اچک لی کیکر نے چادر مبارک آپ کی پس ٹھہر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ دو[2] مجھ کو چادر میری اگر ہوتے میرے پاس بقدر گنتی خاردار درختوں کے اونٹ البتہ تقسیم کر دیتا میں ان کو درمیان تمہارے پھر نہ پاتے تم مجھ کو بخیل یا اور نہ جھوٹا اور نہ ڈرنے والا (بخاری)

۵۵۴۱:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی لاتے خادم مدینہ والوں کے اپنے گھر ڈال دیتے آپؐ ہاتھ اپنا باسنوں میں پس اکثر آتے آپؐ کے پاس وقت صبح سرد کے پاس ڈال دیتے حضرتؐ[3] اپنا ہاتھ ان میں (مسلم)

۵۵۴۲:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھی ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے پکڑتی دست مبارک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پس لے جاتی آپؐ کو جہاں چاہتی (بخاری)

۵۵۴۳:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک عورت کہ تھا اس کی عقل میں کچھ نقص[4] کہا اس نے یا رسول اللہ تحقیق مجھ سے ایک کام ہے پس فرمایا

---

[1] وقت پھرنے الخ یعنی جو فتح مکہ کے بعد واقع ہوا تھا اس غزوہ میں غنیمت کا مال بہت ہاتھ لگا اور بخشا بکریوں کا اس شخص کو کہ پہلی حدیث میں گذرا اسی جگہ تھا ۱۲ [2] دو مجھ کو چادر میری الخ اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوا کہ ہوائے نفسانی کے سے ممکن نہیں ۱۲ [3] پس ڈال دیتے تھے حضرتؐ۔ اس میں کمال شفقت و مہربانی ہے امت پر اور اشارہ ہے اس طرف کہ اگر اپنے ضرر میں دوسرے مسلمان کا فائدہ ہو تو گوارہ کرے ۱۲ [4] تھا اس کی عقل میں کچھ دیوانی تھی ۱۲۔

فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانٍ انْظُرِي أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ حَتَّى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۴۴:۔ وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۵۴۵:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۴۶:۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۴۷:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ وَإِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۵۴۸:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ

اے ماں فلاں کی دیکھ جونسا کوچہ چاہے تو یہاں تک کہ سرانجام کروں میں تیرے لئے کام تیرا پس تنہا ہوئے آپ ساتھ اس کے بعض راہوں میں یہاں تک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سے، (مسلم)

۵۵۴۴:۔ اور انسؓ سے روایت ہے اسی سے کہا کہ نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنے والے اور نہ تھے بد کہنے والے فرماتے تھے آپ وقت غصہ کرنے کے کیا ہوا ہے اس کو خاک آلودہ ہو پیشانی اس کی، (بخاری)

۵۵۴۵:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ علیہ بددعا کیجئے مشرکوں پر فرمایا کہ میں نہیں بھیجا گیا ہوں لعنت کرنے والا اور بھیجا

۵۵۴۶:۔ اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سخت تر حیا میں باکرہ عورت سے کہ اپنے پردہ میں ہو پس جب دیکھتے آپ کسی کو کہ ناخوش رکھتے اس کو پہچان لیتے ہم اس کو آپ کے چہرہ سے، (بخاری مسلم)

۵۵۴۷:۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بہت ہنستے ہوئے یہاں تک کہ دیکھوں میں ان سے کوّا ان کا اور نہ تھے آپ مگر مسکراتے، (بخاری)

۵۵۴۸:۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سلہ اے ماں فلاں کی الخ سبحان اللہ آپ کمال اخلاق سے اسکی بھی خاطر شکنی نہ کرتے اور اسکا کام کر دیتے اور یہ تنہا کچھ خلوت نہ تھی اجنبی عورت کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اسکی بات سن لی اور جواب دے دیا کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس رکھے، سلہ واسطے رحمت کے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذات تمام جہانوں کے واسطے رحمت ہے مسلمانوں کے نزدیک دین و دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے درست ہوئے اور کافروں کو ہرچند آخرت میں عذاب ہے لیکن دنیا میں ایسا عذاب نہیں کہ تمام مٹ جائیں اگلی امتوں پر عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا سلہ پہچان لیتے ہم اسکو، یہ قلب کی صفائی پر دلالت کرتا ہے جس کا دل اور زبان مطابق ہو وہی آدمی ہے ظاہر کچھ باطن کچھ اسلام کا شیوا نہیں نفاق ہے اللہ تعالیٰ بچائے، سلہ مگر مسکراتے یعنی بے آواز ہنستے یہ غالب پر محمول ہے کیونکہ بعض مقاموں میں آپ کا ایسا ہنسنا ثابت ہے جسمیں آپکی ڈاڑھیں کھل گئیں، ÷

كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۴۹:۔ وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۵۵۰:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۵۱:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

نہ تھے پے در پے باتیں کرتے مانند پے در پے کلام کرتے تمہارے تھے کلام کرتے آپ جدا جدا اگر گنتا اسکو گننے والا البتہ گن لیتا اس کو' (بخاری، مسلم)

۵۵۴۹:۔ اور اسود سے روایت ہے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہ کیا کیا کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کہا عائشہؓ نے تھی شان کہ ہوتے تھے آپ بیچ خدمت اہل خانہ اپنے کے مراد رکھتی تھی عائشہ خدمت[۲] اہل خانہ کی پس جب آتا وقت نماز کا نکلتے آپ طرف نماز کے (بخاری)

۵۵۵۰:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نہیں اختیار دیئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کاموں کے کبھی مگر اختیار کرتے آسان تریں ان کا جب تک کہ نہ ہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتے آپ دور تریں لوگوں کے اس کام سے اور نہیں بدلا لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے حظ نفس اپنے کے کسی چیز میں مگر یہ کہ کی جائے وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے کرنا اس کا پس سزا دیتے[۳] واسطے اللہ کے بسبب حرمت کے' (بخاری، مسلم)

۵۵۵۱:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نہیں مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز[۴] کو کبھی اپنے ہاتھ سے اور نہ عورت کو اور نہ خادم[۵] کو مگر یہ کہ جہاد کرتے تھے راہ خدا[۶] میں اور نہیں پہنچا حضرتؐ کو کسی کی طرف سے ضرر کبھی پس بدلہ لیتے اس سے مگر یہ کہ کی جاتی کوئی چیز حرام اللہ کی پس بدلہ لیتے واسطے خدا کے' (مسلم)

---

[۱] نہ تھے پے در پے باتیں کرتے' یعنی اس طور پر کہ مل مل جائیں سننے والے پر بلکہ واضح واضح اور جدا جدا باتیں کرتے جیسے خود بیان کیا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے' [۲] خدمت اہل خانہ کی' یعنی مانند دودھ دوہتے اور جوتی گانٹھتے اور پیوند لگاتے کپڑے کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر والوں کے کام کاج درست کر دینا سنت انبیاء اور خصلت صالحین ہے' [۳] پس سزا دیتے' یعنے شرعی حدوں میں سزا دیتے جیسے چوری میں ہاتھ کاٹتے زنا میں کوڑے لگاتے یا سنگسار کرتے' [۴] کسی چیز کو' یعنے آدمی کو اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے سواری کے جانور کو مارا ہے' [۵] اور نہ خادم کو' خادم کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر آتا ہے' [۶] راہ خدا میں' اور داخل ہیں اس میں حدود اور تعزیریں وغیرہ ذلک بھی'' ❊

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۵۵۲: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ خَدَمْتُہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا لَامَنِیْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ اُتِیَ فِیْہِ عَلٰی یَدَیَّ فَاِنْ لَامَنِیْ لَائِمٌ مِّنْ اَھْلِہٖ قَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ کَانَ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَعَ تَغْیِیْرٍ۔

۵۵۵۳: وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۵۵۴: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَۃَ وَیُجِیْبُ دَعْوَۃَ الْمَمْلُوْکِ وَیَرْکَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ عَلٰی حِمَارٍ خِطَامُہٗ لِیْفٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۵۵۵۵: وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْصِفُ نَعْلَہٗ وَیَخِیْطُ ثَوْبَہٗ وَیَعْمَلُ فِیْ بَیْتِہٖ کَمَا یَعْمَلُ اَحَدُکُمْ فِیْ بَیْتِہٖ وَقَالَتْ کَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ

دوسری فصل

۵۵۵۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خدمت میں حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ میں آٹھ برس کا تھا خدمت کی میں نے آپؐ کی دس برس پس نہ ملامت کی مجھ کو کبھی کسی چیز پر کہ ضائع ہوئی میرے ہاتھ سے پس اگر ملامت کرتا مجھ کو کوئی ملامت کرنے والا آپ کے گھر والوں سے تو فرماتے آپ چھوڑ دو اس کو اس لئے کہ شان یہ ہے کہ اگر مقدر[1] ہوتی ہے کوئی چیز واقع ہوتی ہے لفظ مذکور مصابیح کے ہیں (بیہقی) نقل کی شعب الایمان میں ساتھ تھوڑے سے تغیر کے)

۵۵۵۳: اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہ تھے[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو بطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف اور نہ چلانے والے[3] بازاروں میں اور نہ بدلہ لیتے ساتھ برائی کے، برائی کا ولیکن معاف کرتے[4] اور درگزر کرتے[5] (ترمذی)

۵۵۵۴: اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خبر دیتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ تھے عیادت کرتے بیمار کی اور ساتھ جاتے جنازہ کے قبول کرتے دعوت مملوک کی اور سوار ہوتے خر پر البتہ تحقیق دیکھا میں نے آپکو دن غزوہ خیبر کے سوار[6] خر پر کہ باگ اسکی پوست خرما کی تھی۔

(ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

۵۵۵۵: اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ گانٹھ لیتے پاپوش اپنی اور سی لیتے کپڑا اپنا اور کام کرتے اپنے گھر میں جیسے کام کرتا ہے ایک تمہارا اپنے

---

[1] اگر مقدر ہوتی ہے یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الٰہی سے ہے اگرچہ اسکے ہاتھ سے ہوا اور حدیث میں آیا ہے اگر ظروف ٹوٹ جائیں لونڈیوں کے ہاتھ سے تو مارو نہیں کہ ہر چیز کے لئے اجل اور مدت بقا ہے۔ [2] نہ تھے یعنی فحش آنحضرتؐ سے سرزد بھی نہ ہوتا تھا نہ بالطبع نہ بتکلف۔ [3] اور نہ تھے چلانے والے بازاروں میں جیسے کہ بازاری اور عام لوگوں کی عادت ہے۔ [4] معاف کرتے یعنی باطن میں۔ [5] درگزر کرتے یعنی ظاہری برائی کرنے والے سے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے فاعف عنہم واصفح ان اللہ یحب المحسنین۔ [6] سوار خر پر یہ سب امور آپکی تواضع پر دلالت کرتے ہیں اس زمانہ کے مغرور اور متکبر دنیادار گدھے پر سوار ہونا معیوب جانتے ہیں اور غلام کو کیا غریب آدمی کی نہ دعوت میں جاتے ہیں نہ اسکی عیادت کرتے ہیں اسکے

يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلِبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۵۶:۔ وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۵۷:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

گھر میں اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ تھے آپ ایک آدمی آدمیوں میں سے جوئیں دیکھتے تھے اپنے کپڑے میں اور دودھ نکالتے بکری اپنی اور خدمت کرتے اپنی ذات شریف کی (ترمذی)

۵۵۵۶:۔ اور خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ آئی ایک جماعت زید بن ثابت کے پاس پس کہا انہوں نے زید کو کہ روایت کر ہم سے حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا زید نے کہ تھا میں ہمسایہ آپ کا پس تھے آپ جب اترتی ان پر وحی تو بھیجتے کسی کو طرف میرے پس لکھتا میں آپ کے لئے پس تھے جب ذکر کرتے ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ دنیا کا ساتھ ہمارے اور جب ذکر کرتے ہم آخرت کا ذکر کرتے اس کا ساتھ ہمارے اور جب ذکر کرتے ہم طعام کا ذکر کرتے ساتھ ہمارے پس یہ سب احوال بیان کرتا ہوں میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ (ترمذی)

۵۵۵۷:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ مصافحہ کرتے کسی مرد سے تو نہ کھینچتے ہاتھ اپنا اس کے ہاتھ سے یہاں تک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کھینچتا تھا ہاتھ اپنا آپ کے ہاتھ سے اور نہ پھیرتے آپ روئے مبارک اپنا اس شخص کے منہ سے یہاں تک کہ وہ مرد پھیرتا منہ اپنا آنحضرت کے منہ سے اور نہیں دیکھے گئے آپ کے آگے بڑھانے والے اپنے زانوں کو آگے ہم نشین اپنے کے (ترمذی)

۱؎ اور خدمت کرتے الخ یعنی اپنے کام خود بخود انجام فرما لیتے دوسروں کو حکم فرماتے، ۲؎ روایت کر ہم سے حدیثیں الخ مراد ان کی یہ تھی کہ ایسی حدیثیں جو دلالت کرتی ہیں آپ کے حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کے، ۳؎ پس لکھتا میں آپ کے لئے الخ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ مجھ کو نہایت قرب تھا آپ سے ظاہر و باطن میں اور مجھے زیادہ حال معلوم ہے آپ کا بہ نسبت اوروں کے، ۴؎ ذکر کرتے الخ مراد بیان کرنا ہے حسن معاشرت کا ساتھ خلق کے لیکن دنیا کی باتوں سے وہ باتیں مراد نہیں ہیں جو مکروہ اور مذموم ہیں اور حاشا کہ محرم مکروہ باتوں کا ذکر کریں یا مذکور ہوں وہ آپ کی مجلس میں، ۵؎ وہی کھینچتا، یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رہنے دیتے نکالتے نہ تھے جب تک وہ نہ چھوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال صبر و تواضع پر، ۶؎ یعنے مجلس میں برابر لوگوں کے بیٹھتے زانو آگے بڑھا کر نہ بیٹھتے یا زانوؤں سے پاؤں مراد ہیں اور یہ تہذیب اور انسانیت ہے کہ آدمی دوسرے آدمی کی طرف پاؤں نہ پھیلائے لیکن نصاریٰ اس خصلت سے عاری ہیں اور جاہل لوگ دوں کی طرح دوسروں کی طرف پاؤں کر کے بیٹھتے ہیں اب یہ بھی تہذیب میں داخل ہے کہ بیٹھنے میں کسی کی طرف پیٹھ نہ کرے البتہ اگر حلقہ ہو یا صفیں ہوں تو مضائقہ نہیں، ؂

۵۵۵۸ :- وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۵۹ :- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۵۶۰ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيْلٌ وَتَرْسِيْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۵۶۱ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنِهٖ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۶۲ :- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۶۳ :- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ اَنْ يَّرْفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۶۴ :- عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ

۵۵۵۸ :- اور انس سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ باقی رکھتے کچھ کل کے لئے۔ (ترمذی)

۵۵۵۹ :- اور جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں)

۵۵۶۰ :- اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھی بیچ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترتیلؒ اور ترسیلؒ (ابوداؤد)

۵۵۶۱ :- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کریں پے در پےؒ مانند پے در پے بات کرنے تمہارے کے ولیکن تھے آپؐ کلام کرتے ایسا کلام کہ جدا ہوتے کلمے ایک دوسرے سے یاد رکھتا اسکو کوئی بیٹھنے والا پاس آپ کے (ترمذی)

۵۵۶۲ :- اور حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہتؒ ہو مسکرانے میں رسول اللہ سے (ترمذی)

۵۵۶۳ :- اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس وقت بیٹھتے بات کرتے کو بہتؒ کرتے اٹھانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے (ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۵۶۴ :- حضرت عمرو بن سعیدؒ سے روایت ہے کہ نقل کی انسؓ سے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ ہو بہت مہربان اپنے اہل عیال پر رسولؐ اللہ سے تھے

لہ نہ باقی، یعنی آپ اپنی ذات کے واسطے کچھ ذخیرہ نہ فرمانے والا ثابت ہوا ہے کہ اہل وعیال کے لئے ایک سال کا خرچ رکھ لیتے اور وہ بھی سال پورا ہونے سے پہلے صرف ہو جاتا اور نیک کاموں میں اسی وجہ سے جب آپ نے وفات پائی تو آپکی زرہ تیس صاع جو کے بدلے گروی تھی اور کبھی تین دن تک آپ نے پیٹ بھر کر نہیں کھایا، لہ ترتیل، یعنی واضح اور جدا جدا حرف، سہ ترسیل یعنی آہستہ آہستہ، لہ مانند پے در پے، جیسے تمہاری عادت ہے، ۵ بہت ہو یعنی آنحضرتؐ کے برابر کوئی مسکرانا نہ تھا، لہ بہت کرتے، یعنی وحی کے انتظار کے لئے آپ جب آسمان کی طرف سر اٹھاتے، ÷ ÷ ÷

بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُهٗ مُسْتَرْضِعًا فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهٗ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهٗ قَيْنًا فَيَاْخُذُهٗ فَيُقَبِّلُهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٥٧٥ :۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهٗ فُلَانٌ حَبْرٌ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيْرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ يَا يَهُوْدِيُّ مَا عِنْدِيْ مَا اُعْطِيْكَ قَالَ فَاِنِّيْ لَا اُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذًا اَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُوْنَهٗ

ابراہیم[۱] بیٹے آپ کے دودھ پینے والے بیچ بلندیوں[۲] مدینہ کے پس تھے آپ کہ جاتے[۳] وہاں اور ہم ہمراہ آپ کے ہوتے تھے پس داخل ہوتے آپ کے گھر[۴] میں حالانکہ دھواں گھوٹا ہوا تھا اور ابراہیم کا لوہار[۵] پس لیتے ابراہیم کو پس بوسہ لیتے انکا پھر پھرے اپنے گھر کو کہا عمرو[۶] نے پس جس وقت کہ وفات کئے گئے ابراہیم فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہے اور تحقیق وہ مرا چھاتی[۷] میں بچے اور بلاشبہ اس کے لئے دو دایہ ہیں کہ پورا کرتی ہیں مدت دودھ پلانے اس کے کی بہشت میں۔ (مسلم)

٥٥٧٥ :۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تھا اسکو فلانا[۸] عالم[۹] تھا اس یہودی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنی ایک دینار میں قرض پس تقاضا اس نے آنحضرتؐ سے دین کا پس فرمایا آپ نے اسکو اے یہودی نہیں نزدیک میرے وہ چیز کہ دوں تجھ کو اس یہودی نے کہا پس میں جدا نہیں ہونے کا تم سے اے محمدؐ تاکہ تم دو[۱۰] پس فرمایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اب[۱۱] بیٹھ جاتا ہوں میں ساتھ تیرے پس بیٹھے آپ ساتھ اسکے پس نماز پڑھی[۱۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور صبح کی اور تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈراتے اس یہودی کو اور ڈرا دیتے اس کو یعنے نکال دیتے کا پس

۱ تھے ابراہیم، حضرت ابراہیم آٹھویں سال ہجری میں آپ کے حرم سے جن کا نام ماریہ قبطیہؓ تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہو کر فوت ہو گئے شاید کوئی شبہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا محروم سے کیسا ہوا تو اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میرا بیٹا ہے اور خدا کے نزدیک اس کا ایسا رتبہ ہے کہ بہشت میں اس کو دائیاں دودھ پلاتی ہیں اور انکی وفات پر آپؐ کو رنج ہوا اور رونا آیا اور فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہیں کہتے سوا اسکے جو اللہ تعالے کو پسند ہے قسم خدا کی اے ابراہیم ہم تیرے سبب سے رنج میں ہیں، ۲ بیچ بلندیوں، یعنی ان گاؤں میں کہ جانب بلند مدینہ کے تھے کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ بھی ادھر ہی تھیں، ۳ جاتے وہاں، یعنی اپنے بیٹے کے دیکھنے کے لئے اور ان کی خبر لینے کے لئے، ۴ گھر میں، یعنے دودھ پلانے والی کے، ۵ دایہ ابراہیم کا لوہار، اس کا نام ابو سیف تھا اور اس کی بی بی کا نام ام سیف تھا، ۶ کہا عمرو نے، یعنی انس کے شاگرد نے، ۷ مرا چھاتی میں یعنی مدت شیر خوارگی میں، ۸ فلانا، یہ کنایہ ہے اس کے نام سے، ۹ عالم یعنی علماء یہود سے، ۱۰ تاکہ تم دو مجھ کو، یعنی قرض میرا، ۱۱ اب بیٹھ جاتا ہوں ساتھ تیرے، اس حدیث سے کمال حلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوا کہ سوا نبی کے کسی بشر سے ممکن نہیں، ۱۲ پس نماز پڑھی الخ اس سے معلوم ہوا کہ تمام شب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ بیٹھے رہے، ❊

وَيَتَوَعَّدُونَهُ فَفَطِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِي يَصْنَعُونَ بِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
اللّٰهِ يَهُودِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِي رَبِّي أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهِدًا
وَغَيْرَهُ فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَشَطْرَ
مَالِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِي فَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لِأَنْظُرَ إِلَى نَعْتِكَ فِي التَّوْرٰةِ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا
سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ
اللّٰهِ وَهٰذَا مَالِي فَاحْكُمْ فِيهِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَثِيرَ الْمَالِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۵۶۶- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معلوم کیا[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو کہ کرتے تھے صحابہ ساتھ اس کے پس عرض کیا یا رسول اللہ یہودی روکے آپ کو پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہے مجھ کو پروردگار میرے نے اس سے کہ ظلم کروں[2] میں ذمی عہد والے پر اور غیر اس کے پر جب کہ دن نکلا کہا یہودی نے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں کہ تم رسول خدا کے ہو اور آدھا مال میرا تصدق ہے راہ خدا[3] میں خبردار ہو نہیں کیا میں نے ساتھ تمہارے جو کچھ[4] کہ کیا میں نے مگر تاکہ دیکھوں میں طرف صفت تمہاری کے کہ توراۃ[5] میں ہے کہ محمد بیٹا عبداللہ کا پیدائش اس کی مکہ میں ہے اور جگہ ہجرت کی مدینہ ہے اور ملک[6] اس کا شام میں ہے بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانے والا بازاروں میں اور نہ وضع اختیار کرنے والا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہ تم رسول اللہ کے ہو اور یہ مال میرا ہے پس حکم کرو اس میں ساتھ اس چیز کے کہ دکھائے تم کو خدا تعالیٰ[7] اور تھا یہودی بہت مالدار (بیہقی) دلائل النبوۃ میں۔

۵۵۶۶- اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتے ذکر اور کم کرتے دنیا کی

---

[1] پس معلوم کیا آنحضرت صلعم نے، یعنی ڈرانا اور ڈر کا دینا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سے دیکھا ان کی طرف اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہ قادر نہیں ہوں گے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین ادا کرنے پر یا یہودی راضی نہ ہوتا ہوگا ان کے ادا کرنے سے بسبب بعض دین کے، [2] ظلم کروں الخ یعنی کسی پر ظلم نہ کروں یہ تعمیم بعد تخصیص ہے یعنی بغیر دین ادا کئے جو اس سے جدا ہو جاؤں تو یہ ظلم ہے اور وجہ تقدیم معاہدہ کی یہ ہے کہ یہ مقام مقتضی اسی کا تھا اس لئے کہ مخاصمہ اس کا اقوا ہے روز قیامت کے اس لئے کہ نہیں ممکن ہوگا راضی کرنا اس کا ساتھ لینے نیکیوں مسلمانوں کے اس کے لئے یا دیتے برائی کے اس کے لئے یا رکھنے برائی کے اس کے لئے مسلمانوں پر جیسے کہ حقوق واجب میں ہیں، [3] راہ خدا میں، یعنی واسطے شکرانہ نعمت اسلام کے اور طلب مزید انعام کے، [4] جو کچھ، یعنی سختی اور درشتی قول و فعل میں، [5] توراۃ میں ہے، یعنی میں نے اس لئے یہ کارروائی کی ہے تو کہ معلوم کر لوں آپ میں وہ صفتیں جو توراۃ میں آخر الزمان نبی صلعم کے لئے لکھیں ہیں، [6] ملک ان کا، یعنی رعب اور دہشت ان کی یا ملک سے ملک ہی مراد ہے یا عتبار مآل کے، [7] دکھائے تم کو، یعنی جو مصرف لائق اس کا دیکھو اور اس پر رائے تمہاری قرار پکڑے وہاں کرو ظاہر یہ ہے کہ تمام مال مراد ہو پہلے آدھا مال خدا کی راہ میں دیا اور جب نور ایمان نے دل میں قرار پکڑا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم کی محبت نے زیادہ غلبہ کیا تو سارا مال صرف کر دیا، ☆ ☆ ☆ ☆

يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ -

۵۵۶۷ :- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۵۵۶۸ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ وَاِنَّ حُجْزَتَهُ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا اَوْ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهُ فَاَشَارَ جِبْرِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ

بات اور دراز کرتے نماز اور کوتاہ پڑھتے خطبہ اور نہ عار کرتے آپ چلنے کے ساتھ بیوہ کے اور مسکین کے پس کر دیتے ان میں سے ہر ایک کا کام ۔ (نسائی، دارمی)

۵۵۶۷ :- اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ابوجہل نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہم نہیں دروغ گو جانتے تم کو ولیکن جھٹلاتے ہیں اس چیز کو کہ لایا ہے تو اسکو پس اتاری اللہ نے ان میں یہ آیت پس تحقیق وہ نہیں جھٹلاتے ہیں تجھ کو ولیکن یہ ظالم خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ۔ (ترمذی)

۵۵۶۸ :- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے عائشہ اگر چاہوں میں تو البتہ ساتھ چلیں میرے پہاڑ سونے کے آیا میرے پاس ایک فرشتہ اور تحقیق کمر اس کی تھی برابر کعبہ کے پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہے کہ اگر چاہے تو ہو پیغمبر بندہ اور اگر چاہے تو پیغمبر بادشاہ پس دیکھا میں نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف میرے کہ پست کر دو نفس اپنا اور بیچ روایت ابن عباسؓ کے ہے کہ پس التفات کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیلؑ کے مانند مشورہ چاہنے والے کے ان سے پس اشارہ کیا جبرئیل نے اپنے ہاتھ سے یہ کہ پست کرو تم اپنے نفس پس کہا میں نے کہ

سلہ نہیں دروغ گو جانتے تجھ کو اور یہ تمہارا ہم پر عیاں ہے اور تم مشہور ہو ساتھ صدق و امانت کے وہ خبیث اتنا نہیں سمجھتے تھے کہ جب آپؐ لوگوں کے معاملات میں سچے ہیں تو دین کے کام میں کیونکر جھوٹ بولتے ہونگے، سلہ اگر چاہوں میں یعنی درخواست کروں پروردگار سے مال و منال کی، سلہ پیغمبر بندہ، یعنی موصوف ساتھ صفت بندگی اور فقر کے، سلہ پیغمبر بادشاہ، یعنی اللہ تعالیٰ نے اختیار کر دیا دو باتوں سے جس کو چاہو، سلہ پست کر دو نفس اپنا، یعنی بندہ رہو اور فقیر بادشاہ اور غنی نہ ہو، سلہ اپنے ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف، سلہ پست کرو تم اپنے تئیں، یعنی اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہے تواضع اور بلند قدری کے، سلہ اور دراز کرتے نماز، یعنی خصوصاً جمعہ کی نماز بقرینہ و یقصر الخطبۃ کے نزدیک اللہ کے اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور رعنا کو کہ باعث ہے سرکشی اور بھول جانے کی خدا کو اور موجب تکبر ناشکری کے کہ وہ باعث ہے گر پڑنے کی اللہ کے نظر کرنے سے اور یہ باعتبار غالب احوال کے ہے اور اس لئے اختیار کیا مرتبہ فقر (باقی بر صفحہ آئندہ)

فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَأْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُولُ اٰكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۶۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشَرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۷۰۔ وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشَرَةَ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَّثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَ

ہونگا میں نبی بندہ کہا عائشہؓ نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد اس کے کھانا نہ کھاتے تکیہؐ لگا کر اور فرماتے کہ کھاتا ہوں میں جیسے کہ کھاتا ہے غلام اور بیٹھتا ہوں میں جیسے کہ بیٹھتا ہے غلام (روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں)

بیان ہے بیچ بعثت حضرت کے اور ابتدا وحی کے

پہلی فصل

۵۵۶۹۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کئے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونے چالیس برس کی عمر سے پس ٹھہرے مکہ میں تیراں برس اس حال میں کہ وحی بھیجی جاتی تھی طرف انکے پھر حکم کئے گئے ساتھ ہجرت کے پس ہجرت کی اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی آپؐ نے اس حال میں کہ وہ ترسیٹھ برسؐ کے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۵۵۷۰۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میںؐ پندرہ برس سنتے تھے آواز دیکھتے تھے روشنیؐ سات برس اور نہیں دیکھتے تھے کچھ اور آٹھ برس میں وحی بھیجی جاتی تھی طرف آپؐ کے اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی اس حال

(بقیہ صفحہ سابقہ) کا اکثر انبیاء اور اولیاء اور علماء اور صلحا نے ملد نہ کھاتے تکیہ لگا کر، کھانا تکبر اور نخوت کی نشانی ہے اسوجہ سے آپؐ نے اس سے پرہیز کیا اور بعضوں نے کہا اہل عجم کی نشانی ہے جو تکلف میں پھنسے ہوئے ہیں اور آپ عرب میں پیدا ہوئے تھے بے تکلفی کو پسند کرتے تھے اور جب تکیہ لگا کر کھانا خلافؐ سنت ہوا کو کرسی پر بھی بیٹھ کر کھانا مکروہ ہوگا دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ اس میں نصاریٰ کی مشابہت ہے، دوسرے یہ کہ کرسی پر آدمی تکیہ لگا کر اکثر بیٹھتا ہے،

؎ وہ ترسیٹھ برس کے تھے، نوویؒ نے کہا صحیح یہی ہے کہ آپ نے ترسیٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا انتہی اور آئندہ روایت میں ابن عباسؓ نے ہجرت اور بعثت کے دو سالوں کو بھی شمار کر کے پینسٹھ برس فرمایا تو وہ اسکے مخالف نہیں ہے اور انسؓ نے کسر کو حذف کر دیا اور ساٹھ برس بیان کیا تو وہ بھی اس روایت کے مخالف نہیں اور انسؓ کی حدیث باب کی ثالث حدیث ہے، ؎ مکہ میں، یعنی بعد نبوت کے حقیقت میں آپ بعثت کے بعد تیرہ سال ہی مکہ میں رہتے لیکن ابن عباسؓ نے بعثت و ہجرت کے دونوں کسیریں یعنی پورے دو سال شمار کر لیا اور پندرہ سال بیان فرمائے، ؎ سنتے تھے، یعنی فرشتوں کی آواز ؎ روشنی فرشتوں کی یا اللہ تعالیٰ کی آیات کی۔

تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱ ۵۵۷:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲ ۵۵۷:۔ وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ ثَلَاثٌ وَّسِتِّيْنَ اَكْثَرُ۔

۳ ۵۵۷:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ

ہیں کہ وہ پینسٹھ برس کے تھے، (بخاری، مسلم)

۱ ۵۵۷:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وفات دی آپ کو اللہ تعالٰی نے اور تمام ہوتے ساٹھ برس کے، (بخاری، مسلم)

۲ ۵۵۷:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہا وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے اور وفات پائی ابوبکرؓ نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے اور وفات پائی عمرؓ نے اور وہ بھی تریسٹھ برس کے تھے (مسلم) کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہ روایات تریسٹھ برس حضرت عمرؓ کی عمر میں اکثر ہیں،

۳ ۵۵۷:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا پہلی چیز کہ شروع کئے گئے ساتھ اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی سے دیکھنا خواب سچ کا تھا سوتے میں پس تھے حضرت کہ نہیں دیکھتے کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اس کی مانند سفیدی صبح کے پھر دوست کی گئی طرف آپ کی خلوت اور تھے آنحضرتؐ کہ خلوت میں رہتے بیچ غار حرا کے پس عبادت کرتے اس غار میں اور تحنث یعنی عبادت کرتے کئی راتوں کو گنتی میں (عبادت کرتے اس غار میں) پہلے اسکے کہ مائل اور مشتاق ہوں اپنے اہل کی طرف اور توشہ لیجاتے واسطے اسکے پھر پھرتے طرف خدیجہؓ کے اور توشہ لے جاتے واسطے مانند مدت ان راتوں کے یہاں تک، کہ آیا آپ پر حق اس حال میں کہ وہ غار حرا میں تھے پس آیا آپ کے پاس فرشتہ پس کہا پڑھ: پس کہا آپ نے نہیں جانتا میں پڑھنا فرمایا آپ نے پکڑا اس فرشتہ نے مجھ کو اور دبوچا مجھ کو یہاں تک کہ پہنچا وہ مجھ سے

لہ عائشہؓ سے روایت ہے، یہ حدیث صحابہؓ کے مراسیل میں سے ہے کیونکہ حضرت عائشہ کی عمر اتنی نہ تھی کہ انہوں نے خود یہ قصہ دیکھا ہو بلکہ ضرور خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی سے سنا ہوگا اور مرسل صحابی کی باتفاق علما حجت ہے اور نہیں خلاف کیا اس میں کسی نے سوا ابو اسحٰق اسفرائنی کے، ۲ طرف آپ کی خلوت، یہ وہ امر ہے جو مدار ہے انسانی ترقیات کا اور وظیفہ ہے ہر ایک نبی اور ولی اور صالح اور حکیم اور فیلسوف کا کوئی شخص دنیا میں اعلیٰ درجہ کا نہیں گزرا جس نے خلوت کو اختیار نہیں کیا تنہائی میں فکر خوب ہوتا ہے اور موقع ملتا ہے ہر ایک مطلب کی طرف بخوبی متوجہ ہونے کا پھر جب یہ قوت ہو جاتی ہے تو تنہائی کی ضرورت نہیں رہتی لوگوں میں بھی بیٹھ کر ایک مطلب کی طرف اپنے دل کو پوری طرح لگا سکتا ہے، ۳ پہنچا وہ مجھ سے، یعنی خوب ہی زور سے دبوچا اور ظاہر تو یہ ہے کہ آنحضرت صلعم تنگ گئے ہونگے کیونکہ فرشتوں کو خداوند تعالٰی نے بہت طاقت دی ہے اور وہ تھکتے نہیں اور مقصود اس دبوچنے سے یہ تھا کہ نور ملکی آپ کے تمام جسم میں سرایت کرے اور آپ کا دل خوب متوجہ ہو،

مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ
مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى
بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ
عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي
فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى
نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللهِ لَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ
الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ
انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ابْنِ عَمِّ خَدِيجَةَ فَقَالَتْ لَهُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ
مِنِ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجھ کو اور کہا کہ پڑھ پس کہا میں نے کہ نہیں پڑھ سکتا میں پھر پکڑا مجھ کو اور دبوچا مجھ کو دوسری بار یہاں تک کہ پہنچے
مجھ سے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجھ کو اور کہا پڑھ پس میں نے کہا کہ نہیں ہوں پڑھنے والا پس پکڑا مجھ کو اور دبوچا مجھ کو تیسری بار یہاں تک کہ پہنچے مجھ سے مشقت
کو پھر چھوڑ دیا مجھ کو اور کہا پڑھ[1] ساتھ نام پروردگار اپنے کے کہ جس نے پیدا کیا، پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پڑھ اور پروردگار تیرا بزرگ تر
سب سے ہے وہ پروردگار کہ تعلیم کئے بواسطہ قلم کے سکھائی انسان کو وہ چیز کہ نہ جانتا تھا پس پھرے ساتھ ان آیتوں کے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم طرف مکہ کے اس حال میں کہ کانپتا[2] تھا دل اس کا پس آئے آپ خدیجہؓ کے پاس اور فرمایا کہ اڑھاؤ مجھ کو کپڑا پس اڑھایا آپؐ کو کپڑا یہاں تک کہ
جاتا رہا ان سے ڈر پس فرمایا خدیجہؓ کو اس حال میں کہ پہنچائی ان کو خبر اس ماجرے کی البتہ تحقیق ڈرتا ہوں[3] میں اپنی جان پر کہا خدیجہؓ نے یہ نہ
گمان کرو تم قسم ہے اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ تم کو کبھی اس لئے کہ تحقیق تم البتہ سلوک کرتے ہو ناتے داروں سے اور سچ بولتے ہو اور اٹھاتے ہو[4]
تم بوجھ کو اور کما دیتے ہو محتاج کو اور مہمانی کرتے ہو مہمانی کی اور مدد کرتے ہو خلق کی اوپر[5] حادثوں حق کے پھر لے گئی آنحضرتؐ کو حضرت
خدیجہؓ طرف ورقہ[6] بن نوفل کے کہ چچا کے بیٹے خدیجہؓ کے تھے پس کہا خدیجہؓ نے اے میرے چچا کے بیٹے سن اپنے بھتیجے سے پس کہا واسطے آپکے
ورقہ نے اے بھتیجے میرے کیا دیکھتا ہے پس خبر دی ورقہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی کہ دیکھی تھی پس کہا آپکو ورقہ

---

[1] اور کہا پڑھ، اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب سے پہلے جو سورت قرآن مجید کی اتری وہ یہی سورت خلق ہے اور اتفاق ہے اس پر جمہور سلف اور خلف کا اور جنہوں نے کہا کہ سب سے پہلے سورہ مدثر اتری ہے انکی یہ غرض نہیں ہے کہ نبوت کے بعد سب سے پہلے سورت اتری ہے بلکہ انکا مقصد یہ ہے کہ زمانہ فترت کے بعد سب سے پہلے سورۂ مدثر اتری ہے اور صحیح امر یہ ہے اس فائدہ کو یاد رکھنا چاہیئے، [2] کانپتا تھا، یعنی ڈر اور خوف سے چونکہ یہ وحی کا پہلا مرتبہ تھا اور آپ کو عادت نہ تھی اس لئے ہیبت دامن گیر ہو گئی، [3] ڈرتا ہوں میں، قاضی عیاضؒ نے کہا یہ فرمانا آپ کا اس وجہ سے نہ تھا کہ آپؐ کو شک تھا اللہ تعالے کے پیغام میں بلکہ ڈرے آپ کہ شاید اتنا بوجھ اٹھا نہ سکے اور جان نکل جائے، [4] اٹھاتے ہو یعنی عیال اور اطفال اور یتیم اور مسکین کے ساتھ سلوک کرتے ہو انکا بھار اٹھاتے ہو، [5] اوپر حادثوں، جیسے کوئی قرضدار ہو گیا یا مفلس ہو گیا اور کوئی تباہی آئی، [6] ورقہ، جاہلیت کے زمانے میں نصرانی ہو گئے تھے اور نصاریٰ کے دین سے خوب واقف تھے اور انجیل کو خوب سمجھتے تھے تو کبھی اسکو عبرانی میں لکھتے اور کبھی عربی میں" ❊ ❊ ❊

وسلم خبر ما رأى فقال ورقة هذا الناموس الذي أنزل الله على موسى يا ليتني كنت
فيها جذعا يا ليتني أكون حيا إذ يخرجك قومك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
أو مخرجي هم قال نعم لم يأت رجل قط بمثل ما جئت به إلا عودي وإن يدركني يومك
أنصرك نصرا مؤزرا ثم لم ينشب ورقة أن توفي وفتر الوحي متفق عليه وزاد البخاري
حتى حزن النبي صلى الله عليه وسلم فيما بلغنا حزنا غدا منه مرارا كي يتردى من رؤوس
شواهق الجبل فكلما أوفى بذروة جبل لكي يلقي نفسه منه تبدى له جبريل فقال يا محمد
إنك رسول الله حقا فيسكن لذلك جأشه وتقر نفسه ۔

۵۵۷۴ :۔ وعن جابر رضي الله عنه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدث
عن فترة الوحي قال فبينا أنا أمشي سمعت صوتا من السماء فرفعت بصري فإذا الملك
الذي جاءني بحراء قاعدا على كرسي بين السماء والأرض فجئثت منه رعبا حتى هويت

یہ ناموس ہے کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر ساتھ وحی کے اے کاش کہ میں ہوتا وقت نبوت تمہارے کے جوان کاش کہ ہوتا میں زندہ
اس وقت کہ نکالے گی تجھ کو قوم تیری پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نکالیں گے مجھ کو وہ کہا ورقہ نے ہاں کہ نہیں لایا کوئی شخص کبھی مانند
اس کے کہ لایا تو مگر کہ دشمن رکھا گیا ہے وہ اور اگر پائے مجھ کو دن تمہارا تو مدد کروں گا میں تمہاری مدد خوب قوی پھر نہ دیر کی ورقہ نے کہ مر گئے
اور منقطع ہوئی وحی (بخاری مسلم) اور زیادہ کیا بخاری نے مسلم کی روایت پر یہاں تک کہ غمگین ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ اسکے کہ پہنچی ہم کو
حدیثوں سے کہ دلالت کرتی ہیں غم پر ایسا غمگین ہوتا کہ گئے صبح کو بسبب غم کے کئی بار تاکہ گر پڑیں اونچے پہاڑ کی چوٹیوں سے پس جبکہ پہنچتے اوپر
پہاڑوں کے تاکہ ڈال دیں اپنے تئیں پہاڑ سے ظاہر ہوتے انکے لئے جبریل اور کہتے اے محمد بلاشبہ تو رسول اللہ کا ہے حق پس مطمئن ہوتا
بسبب اس کہنے کے آپ کے دل کا اضطراب اور تسکین پاتا نفس ان کا ،

۵۵۷۴ ۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیان فرماتے تھے منقطع ہونے وحی کے
کہ ایک بار چلتا تھا سنی میں نے ایک آواز آسمان سے پس اٹھائی میں نے نظر اپنی پس ناگہاں فرشتہ کہ آیا تھا میرے پاس پہاڑ حرا میں
بیٹھا ہے ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کے پس ڈر گیا میں اس سے ڈر سے جاتا یہاں تک کہ گرا میں طرف زمین کے پس آیا میں اپنے
گھر والوں کے پاس اور کہا میں نے کپڑا اڑھاؤ مجھ کو کپڑا اڑھاؤ مجھ کو پس کپڑا اڑھایا انہوں نے مجھ کو پھر اتاری ۵ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

۱ یہ ناموس ہے، ناموس سے مراد جبرئیل ہیں اور اصل معنی ناموس کے بھلی بات چھپانے والا اور جبرئیل کو ناموس اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راز کو
رسولوں تک پہنچاتے ہیں، ۲ کہ لایا تو یعنی شریعت اور دین، ۳ پھر نہ دیر کی ورقہ نے کہ مر گئے افسوس کہ ورقہ کی زندگی نے وفا نہ کی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکوں نے مکہ سے نکال دیا جیسا ورقہ نے کہا تھا، ۴ یہ کلام کسی راوی کا ہے راویوں اس حدیث کے سے درمیان میں واقع ہوا
ہے فعل کے اور اس کے مصدر منصوب سے یعنی مطلق کے کہ حزناً ہے، ۵ پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے، سب سے پہلے آپ پر سورۃ علق اتری بعد
اس کے قریب تین برس کے وحی نہ آئی پھر یہ آیتیں اتریں سورۃ مدثر کی جیسے ہم نے حدیث گذشتہ کے حاشیہ میں لکھا ہے اور اس حدیث میں اس
کا صاف بیان ہے اب سے حضرت نے کافروں سے مقابلہ اور گفتگو شروع کی، ٭

إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ
فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۷۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۷۶: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِي رِوَايَةٍ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ

اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ اور ڈرا خلق کو اور اپنے پروردگار ہی کو بڑا جان اور اپنے کپڑوں کو پاک کر نجاست سے اور پلیدی کو پس ترک کر پھر وحی پے در پے آنے لگی۔ (بخاری مسلم)

۵۵۷۵:۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بیٹے ہشام کے تھے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہے آپ کو وحی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی آتی ہے میرے پاس وحی مانند آواز گھنٹال کے اور یہ سخت ترین وحی کے ہوتی ہے[1] مجھ پر پس موقوف ہوتی ہے مجھ سے اس حال میں کہ تحقیق میں یاد رکھتا ہوں اسے اس چیز کو کہ کہا فرشتہ نے اور کبھی صورت پکڑتا ہے میرے لئے فرشتہ ایک مرد کی پس کلام کرتا ہے مجھ سے فرشتہ پس یاد رکھتا ہوں[2] میں اس چیز کو کہ کہا عائشہؓ نے اور البتہ دیکھا میں نے آپ کو کہ اترتی تھی ان پر وحی بیچ دن نہایت سردی کے پس منقطع ہوتی وحی آپ سے اس حال میں کہ تحقیق پیشانی انکی بہاتی تھی پسینہ۔ (بخاری مسلم)

۵۵۷۶:۔ اور عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس وقت کہ اتاری جاتی ان پر وحی غمگین[3] کئے جاتے بسبب شدت اترنے اس کے سے اور متغیر ہو جاتا چہرہ آپؐ کا اور ایک روایت میں ہے کہ جھکاتے سر اپنا اور جھکاتے آپ کے

---

[1] سخت ترین وحی کی ہوتی ہے مجھ پر یعنی مقصود کے سمجھنے میں اس لئے کہ سمجھنا مطلب کا گھنٹے کے جھنکار کے سے آواز سے دشوار ہے بہ نسبت عادی باتوں کے،

[2] پس یاد رکھتا ہوں میں اس چیز کو کہ کہا علماء نے کہ واسطے استفادہ اور استفاضہ کے درمیان کلام کرنے اور سننے والے کے مناسبت شرط ہے اور یہاں مناسبت دو طریق پر تھی کبھی ملکیت اور روحانیت جبرئیلؑ کے آنحضرت صلعم پر غالب آتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غالب آتی تھی اور آنحضرتؐ کو بشریت سے غائب کرتے تھے یہ قسم اول ہے یعنی جو کہ طور وحی کا اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آپ کی جبرئیل پر غالب آتی تھی اور جبرئیل متصف ساتھ صفت بشریت کے ہوتے تھے اور یہ قسم دوسری ہے اور یہ اس تقدیر پر ہے کہ صلصلہ وحی کی قسم ہو جیسے حدیث کی ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ صلصلہ جبرئیل کی آواز تھی، [3] غمگین کئے جاتے، اس سبب سے ہوتا تھا کہ وحی میں شدت اور دعید بھی ہوتا ہے پس بلحاظ امت کے آپ کو غم ہوتا تھا کہ مبادا میری امت ان وعیدات کی مستحق نہ ہو یا یہ معنی ہیں کہ آپ ہوتے تھے بسبب نہایت اہتمام یاد رکھنے وحی کے مانند اس شخص کے کہ گھیرے اس کو غم اور اس لئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ، [4] کہ جب اترتی وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر))

☆ ☆ ☆

فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۵۷۷:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ
خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ
لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَّخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ
مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُوْ لَهَبٍ وَّقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هٰذَا
الْجَبَلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ
مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ أَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا
لَّكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۷۸:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بار بھی سر اپنے پس جبکہ منقطع ہوتی وحی آپ سے اٹھاتے سر اپنا، (مسلم)

۵۵۷۷:۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے جبکہ اتری یہ آیت اور ڈرا تو (خدا کے عذاب سے) اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک[1] ہیں نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ چڑھے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارنے لگے[2] اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی پکارنے تھے قریش کے بطنوں کو یہانتک کہ جمع ہوئے[3] سب پس ہوا مرد جب نہ طاقت رکھتا تھا کہ آپ باہر نکلے بھیج دیتا تھا کسی کو اپنی طرف سے تاکہ دیکھے کہ کیا[4] ہے یہ پس آیا ابولہب اور قریش پس فرمایا آپ نے کہ خبر دو مجھ کو کہ اگر خبر دوں میں تم کو کہ سوار نکلے ہیں پس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت میں ہے کہ سوار نکلے ہیں جنگل میں اور چاہتے ہیں وہ یہ کہ یکایک آن پڑیں تم پر ہلاک کرنے کیلئے کیا تم سچا جانو گے مجھ کو کہا انہوں نے ہاں[5] نہیں تجربہ کیا ہم نے تم پر مگر سچ کا فرمایا آپ نے پس بلا شبہ میں ڈرانیوالا ہوں تم کو آگے عذاب سخت[6] کے کہا ابولہب نے ہلاکی ہو تجھ کو کیا اس لئے جمع کیا تھا تو نے ہم کو پس اتری سورۂ تبت یدا ابی لہب وتب[7] (بخاری، مسلم)

۵۵۷۸:۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے

---

[1] نزدیک ہیں، یعنی قریش کو جب یہ آیت اتری وانذر عشیرتک الاقربین یعنی عذاب الٰہی سے ڈرا دے اپنے قریب برادری والوں کو تو آنحضرت نے ابتدا اسلام میں سب قریش کو مکہ میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اور اپنے اوپر سے نیچے تک سب یک جدی اور برادروں کا علیحدہ علیحدہ نام لے کر حکم الٰہی سنا دیا دوسری حدیث میں کہ آپ نے فرمایا میں مالک نہیں تمہارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمہاری برادری کا حق ہے تو میں برادری کا حق ادا کرونگا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے میں کسی کو دوزخ سے نہیں بچا سکوں گا باقی رہے گنہگار مسلمانوں کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی رہا برادری کا حق سو مجھ پر ادا ہوگا، [2] یہانتک کہ جمع ہوئے، یعنی سب قبیلے اور بطون، [3] نہ طاقت رکھتا تھا کہ باہر نکلے یعنی بسبب کسی عذر کے، [4] کیا ہے، یعنی یہ پکارنا اور کس کے لئے ہے اور کیا غرض ہے، [5] ہاں، یعنی سچا جانیں گے، [6] آگے عذاب سخت کے، یعنی ڈراتا ہوں کہ عذاب سخت تم کو پیش آتا ہے دنیا میں یا عقبیٰ میں، [7] ہلاکی ہو تجھ کو، اس خبیث نے اس وقت آنحضرت کی طرف پتھر بھی پھینکا اور بولا سب لوگوں کو ناحق پکارتا ہے، [8] سورۂ تبت، اس آیت کے معنی یہ ہیں ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ، [9] یعنی قریش کے قبیلوں کو نام بنام ۔۔۔

وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ
فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ
فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا
وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَ
الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللهِ
فَوَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ

نزدیک خانہ کعبہ کے اور ایک جماعت قریش کی تھی اپنی مجلسوں[1] میں ناگہاں کہا ایک[2] کہنے والے نے کونسا تم میں سے جائے طرف اونٹ کے کہ ذبح کیا گیا ہے فلاں کی اولاد میں پس قصد کرے طرف نجاست اسکی کے اور خون اسکے کے اور بچہ دان اسکے کے پھر رہتے دے اسکو یہاں تک کہ جس وقت سجدہ کریں آپؐ رکھ دے اس کو درمیان دو شانوں آپ کے پس اٹھا بدبخت تر ان[3] کا پس جبکہ سجدہ کیا آپ نے رکھ دیا اس چیز مذکور کو درمیان دونوں شانوں آپؐ کے اور ٹھہرے رہے نبی صلعم سجدہ کی حالت میں پس ہنسے وہ مشرک یہانتک کہ جھک گئے بعض انکے بعض پر مارے ہنسی کے پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہرہؓ کے پس آئیں حضرت فاطمہؓ دوڑتی ہوئی اور ٹھہرے رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہانتک کہ ڈال دیا فاطمہؓ نے اسکو آپؐ پر سے اور متوجہ ہوئیں[4] فاطمہؓ ان پر برا کہتی ہوئی پس جب پڑھ چکے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الٰہی[5] سخت پکڑ قریش کو تین بار یہ دعا کی اور تھی عادت آپؐ کی کہ جب دعا کرتے دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے تو سوال کرتے تین بار یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام[6] کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ بن ولید کو کہا عبداللہ نے پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکھا میں نے انکو ہلاک ہوئے دن بدر کے پھر ڈالے گئے کنوئیں میں کہ کنواں بدر کا تھا پھر فرمایا رسول اللہؐ نے لاحق کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ

۵۷۹: اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ کہ تحقیق کہا عائشہؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا گزرا ہے آپ صلعم پر

---

[1] اپنی مجلسوں میں یعنی گرد کعبہ کے، [2] کہا، ابوجہل نے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ اس شیطان نے کہا الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنی تم اس ریاکار کو نہیں دیکھتے یہ اس ملعون مردود نے آپ کے حق میں بات کہی، [3] گیا یعنی عبداللہ بن مسعود اور خبر کی انکو اس ماجرہ کی حضرت فاطمہؓ ان دنوں میں بہت چھوٹی تھیں کیونکہ وہ پیدا ہوئیں اور آنحضرتؐ کی عمر اکتالیس سال کی تھی، [4] متوجہ ہوئیں، اس سے معلوم ہوئی عالی ہمتی اور دلیری حضرت فاطمہ کی کہ باوجود صغر سن کے منہ در منہ انکو برا کہا اور انکو مجال مقابلہ کی ان سے نہ ہوئی، [5] کہا یا الٰہی، اول آنحضرتؐ نے مجمل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیوں کا مفصل نام لیا چنانچہ چھ سب جنگ بدر میں مارے گئے اور کنوئیں میں ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف آنحضرتؐ کے ہاتھ سے زخمی ہو کر مکہ میں جا کر مر گیا، [6] عمرو بن ہشام کو، یہ نام ہے ابوجہل مردود کا یہ ساتواں نامراد اور بدبخت مشرکین کے سرپرست تھے اور ان میں سے زیادہ ایذا دینے والے آپؐ کو آپؐ نے ان کی ایذا پر بہت صبر و تحمل کیا۔

أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۸۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ

کون دن کہ سخت زیادہ ہوا احد کے دن سے پس فرمایا آپ نے البتہ تحقیق پائی میں نے تیری قوم سے اور تھی وہ چیز کہ دیکھی میں نے ان سے دن عقبہ[1] کے اس وقت کہ پیش کیا میں نے اپنے نفس کو اوپر بیٹے عبد یالیل بیٹے کلال کے پس نہ جواب[2] دیا مجھ کو طرف اس چیز کے کہ چاہا میں نے پس چلا میں اس حال میں کہ میں غمگین تھا اوپر جہت اپنے کے پس ہوشیار نہ ہوا میں مگر قرن ثعالب[3] میں پس اٹھایا میں نے سر اپنا پس ناگہاں ہوں میں نیچے ایک ابر کے کہ تحقیق سایہ کئے ہوئے مجھ کو پس دیکھا میں نے پھر ناگہاں اس ابر میں جبرئیل تھے پس پکارا مجھ کو جبرئیل نے اور کہا تحقیق اللہ نے سنا کہنا قوم تیری کا اور سنا اس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نے اور البتہ تحقیق بھیجا ہے طرف تمہارے پہاڑوں کے فرشتے کو تا کہ حکم کرو تم اسکو ساتھ اس چیز کے کہ چاہو اپنی قوم کے حق میں فرمایا آپ نے پس پکارا مجھ کو پہاڑوں کے فرشتہ نے اور سلام کیا مجھ پر پھر کہا اس نے اے محمد! بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے تحقیق سنا قول تمہاری قوم کا اور میں فرشتہ پہاڑوں کا ہوں اور تحقیق بھیجا ہے مجھ کو تمہارے رب نے تمہارے پاس تا کہ حکم کرو تم مجھ کو ساتھ حکم اپنے کے اگر چاہو تو میں بند کر دوں اوپر ان کے دونوں پہاڑوں کو کہ اخشبین ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ امیدوار ہوں میں یہ کہ نکالے اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ان لوگوں کو کہ عبادت کریں خدا کی تنہا نہ شرک کریں ساتھ اس کے کسی چیز کو۔ (بخاری ومسلم)

۵۵۸۰: اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت مبارک اور زخم پہنچایا گیا

---

[1] دن عقبہ کے، یعنی جب انصاریوں نے مجھ سے بیعت کی پہاڑ کی گھاٹی میں، [2] پس نہ جواب دیا، یعنی اسلام قبول نہ کیا جبکہ ابو طالب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا تو ظاہر میں آنحضرتؐ کا عجز اور نیا قریش نے آپکی تکلیف رسانی پر زیادہ کمر باندھی تو آپ طائف میں تشریف لے گئے جو مکہ سے دو منزل ہے وہاں کے رئیسوں کو اسلام کی دعوت دی ان کمبختوں نے کچھ آپ کی بات نہ سنی بلکہ لڑکوں کو سکھا دیا انہوں نے بہت بے ادبی کی آپ کو گالیاں دیں اور پتھروں سے آپ کی ایڑیاں زخمی کر ڈالیں پھر آپؐ غمگین وہاں سے پھرے جب قرن الثعالب میں پہنچے وہاں ٹھہرے اور یوں دعائے الٰہی میں اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگوں کے نزدیک بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہوں تب حضرت جبرئیل اور پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوئے لیکن آپؐ نے ان کافروں کی ہلاکی نہ چاہی سبحان اللہ کیا بے قیاس آپ صلعم میں صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نہ چھوڑا، [3] ثعالب نام ایک جگہ کا ہے کہ وہاں میقات اہل نجد کی ہے اور اس کو قرن منازل بھی کہتے ہیں، [4] یعنی عذاب اور ہلاکت اور برباد دینا انکا درمیان پہاڑوں کے ۱۲

يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَاْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۸۱:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۸۲:۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ

آپ کے سر مبارک میں پس شروع کیا آپ نے کہ پونچھتے تھے خون اپنے سے اور فرماتے تھے کیونکر چھٹکارا پائے گی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنے نبی کا سر اور توڑے دانت اس کے، (مسلم)

۵۵۸۱:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ہوا غضب اللہ تعالیٰ کا اس قوم پر کہ کیا ساتھ پیغمبر اپنے کے اشارہ کرتے تھے[1] طرف اپنے دانتوں کے ہوا غضب اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر کہ قتل کرے اس کو رسول خدا کا راہ خدا میں (بخاری مسلم) اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے،

تیسری فصل

۵۵۸۲:۔ حضرت یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے پہلے کیا چیز نازل ہوئی ہے قرآن میں سے کہا یا ایہا المدثر کہا یحییٰ نے کہ کہا میں نے کہتے ہیں اقرا باسم ربک کہا ابوسلمہؓ نے کہ پوچھا میں نے جابرؓ سے احوال اس کا اور کہا میں نے ان سے مانند اس چیز کے کہ کہا تو نے مجھ سے پس کہا واسطے میرے جابرؓ نے[2] کہ نہیں حدیث بیان کرتا میں تم سے مگر مثل اس کے کہ حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ نے فرمایا آپ نے کہ خلوت کیا میں نے حرا میں مہینے پھر جب پوری کر چکا میں خلوت اپنی اترا میں

---

[1] اشارہ کرتے تھے، جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہوا اور چہرہ شریف پر کھرونچا لگا اور سر پر زخم آیا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خون دھوتے تھے تب آنحضرتؐ نے یہ دونوں حدیثیں فرمائیں اسی لڑائی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابیہ بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکہ میں جا کر اسی زخم کے صدمہ سے مر گیا، [2] پھر کہا واسطے میرے جابرؓ نے، باب کی چھٹی حدیث میں گزر چکا کہ جابرؓ نے مدثر کے نزول کی اولیت کو اضافی قرار دیا کیونکہ اس میں صریح مذکور ہے کہ آپؐ نے وحی کے موقوف ہو جانے کا ذکر کیا اور کہا کہ فترت کے بعد مدثر اتری اور اس کو نقل کیا حضرت سے اور حری یا حرا بکسر حائے حطی ایک پہاڑ ہے مکے سے تین میل پر جو شخص مکہ سے منیٰ کو جائے تو یہ پہاڑ بائیں ہاتھ پڑتا ہے اب وہاں ایک قبہ بنا ہوا ہے اور اس پہاڑ کو جبل نور کہتے ہیں،

فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

بائیں اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھ اور
پہاڑ سے پس پکارا گیا میں پس دیکھا میں داہنے اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھ اور دیکھا میں نے
دیکھا میں نے پیچھے اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھ پس اٹھایا میں نے سر اپنا پس دیکھا میں نے کچھ پس آیا میں خدیجہؓ کے پاس اور کہا میں
نے کپڑا اڑھاؤ مجھ کو پس کپڑا اڑھایا مجھ کو اور ڈالا مجھ پر ٹھنڈا پانی پھر اتری یہ سورۃ اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا
اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے کو پاک کر اور ناپاکی کو چھوڑ اور یہ پہلے اس سے کہ فرض کی جائے نماز (بخاری، مسلم)

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ — بیان ہے نبوتؐ کی علامتوں میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — پہلی فصل

۵۵۸۳ ـ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ جِبْرِیْلُ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَہٗ فَصَرَعَہٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً فَقَالَ ھٰذَا حَظُّ الشَّیْطٰنِ مِنْکَ ثُمَّ غَسَلَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِّنْ ذَھَبٍ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَہٗ وَاَعَادَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّہٖ یَعْنِیْ ظِئْرَہٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْہُ وَھُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَکُنْتُ اَرٰی اَثَرَ الْمِخْیَطِ فِیْ صَدْرِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

۵۵۸۴ ـ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّۃَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُہُ الْاٰنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

۵۵۸۵ ـ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بیان ہے نبوتؐ کی علامتوں میں

پہلی فصل

۵۵۸۳ ـ حضرت انسؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبرئیل اس حال میں کہ آپؐ کھیلتے تھے ساتھ لڑکوں کے پس پکڑا آپ کو جبرئیل نے اور چت لٹایا آپؐ کو پھر چیرا آپؐ کے دل کی جانب سے اور نکالا ان کے دل میں سے علقہ پس کہا جبرئیل نے کہ یہ حصہ شیطان کا تھا تجھ سے پھر دھویا آپؐ کے دل کو سونے کے لگن میں[۲] زمزم کے پانی سے پھر ملا دیا جبرئیلؑ نے اس جگہ کو اور رکھ دیا دل کو اس کی جگہ میں اور آئے لڑکے دوڑتے ہوئے آنحضرتؐ کی ماں کے پاس مراد رکھتا ہے دایہ آنحضرتؐ کی پس کہا ان لڑکوں نے کہ تحقیق محمدؐ قتل کئے گئے پس آئے لوگ آپؐ کے پاس پس دیکھا آپ کو اس حال میں کہ رنگ متغیر[۳] ہے کہا انسؓ نے کہ پس دیکھا تھا میں نشان سوئی کے سینے[۴] کا آپ کے سینہ۔

۵۵۸۴ ـ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں البتہ پہچانتا ہوں[۵] اس پتھر کو کہ مکہ میں تھا کہ سلام کرتا مجھ پر پہلے اس کے کہ نبی کیا جاؤں میں تحقیق البتہ پہچانتا ہوں اس کو اب (مسلم)

۵۵۸۵ ـ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق مکہ کے کافروں نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

---

[۱] نبوت کی علامتوں میں / علامات سے یہاں وہ علامات مراد ہیں جو آنحضرتؐ کے پیغمبر ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور جو آنحضرتؐ کی صفات پہلے سماوی کتابوں میں مذکور ہیں وہ بھی اسی قسم کی ہیں اور مؤلف علیہ الرحمۃ نے جو باب عقد کئے ہیں ایک علامات نبوت کا اور دوسرا معجزات کا تو اسکی وجہ معلوم نہیں ہوئی حالانکہ دونوں بابوں میں خوارق مذکور ہیں تو اسکے لئے کوئی عمدہ وجہ ظاہر نہیں ہوتی، [۲] سونے کے لگن میں، اس سے یہ نہیں نکلتا کہ سونے کے برتن کا استعمال درست ہے کیونکہ یہ فرشتوں کا فعل تھا اور ممکن ہے کہ انکی شریعت ہماری شریعت کے مغائر ہو دوسرے یہ کہ اسوقت تک سونے کا استعمال حرام نہیں ہوا تھا، [۳] رنگ متغیر ہے یعنی ڈر اور خوف سے لیکن صحیح و سالم ہیں، [۴] نشان سوئی کے سینے کا، جو آنحضرتؐ کی جبرئیل نے سلائی کی تھی، [۵] البتہ پہچانتا ہوں میں، علی مرتضیٰ سے

اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَآءَ بَيْنَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۵۵۸۶- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

Kitabosunnat.Com

۵۵۸۷- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَاَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ مَالَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَّارٍ وَّهَوْلًا وَّاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ

دکھاویں ان کو معجزہ پس دکھلایا انکو چاند دو ٹکڑے یہاں تک کہ دیکھا انہوں نے پہاڑ حرا کو درمیان ان دو ٹکڑوں کے ، (بخاری ، مسلم)

۵۵۸۶- ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا شق[1] ہوا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے اور ایک ٹکڑا نیچے پہاڑ کے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کافروں کو کہ گواہی دو ، (بخاری ، مسلم)

۵۵۸۷- اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ کہا ابوجہل نے کیا خاک آلودہ[2] کرتا ہے محمدؐ اپنے منہ کو درمیان تمہارے پس کہا گیا ہاں پھر کہا ابوجہل نے قسم ہے لات اور عزیٰ کی اگر دیکھوں گا میں اس کو کہ کرتا[3] ہے یہ تو البتہ روندوں گا میں اس کی گردن پس آیا ابوجہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے قصد کیا اس نے کہ پاؤں رکھوں میں آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہاں اپنی قوم کے پاس جاتے آپ کی طرف سے مگر اس حال میں کہ ہٹنے لگا اپنی ایڑیوں پر اور بچاتا تھا ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں کے پس کہا گیا اسکو کہ کیا ہے واسطے تیرے پس کہا ابوجہل نے تحقیق درمیان میرے اور درمیان آنحضرتؐ کے ایک خندق ہے آگ کی اور خوف ہے اور بازو ہیں فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابوجہل مجھ سے

---

[1] شق ہوا چاند، یعنی جاہل بے دین اور نصاریٰ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نہ رہتا اس واسطے کہ آسمانی حال سب کے پیش نظر ہو جاتا ہے اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہیں کہ اس رات کو سب لوگ چاند دیکھتے رہے اور کسی نے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہ تھا اس لئے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکساں نہیں بعضے ملک میں طلوع قبل ہوتا ہے اور بعضے ملک میں گھڑی کے بعد اس لئے کہ سطح زمین کی برابر نہیں بلکہ گول صورت ہے سب زمین میں ایک وقت میں طلوع غروب کیونکر ہو سکے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض وقت میں بعضے ملک میں ابر اور پہاڑ حائل ہو جاتا ہے انہیں وجہوں سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہیں کسی ملک میں کلی اور کسی ملک میں مطلق نہیں پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر ان پر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہیں حالانکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزیں ہیں اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک ان کے وقت ٹھہرے ہوئے ہیں بخلاف شق القمر کے کہ اسکا وقت کوئی قاعدہ سے معین نہ تھا جس کے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے غرض شق ہمارے حضرتؐ کا معجزہ عظیم الشان ہے بہ قرآن اور حدیث اور ان لوگوں کی روایت سے جو اسوقت حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے تواتر ثابت ہے مولانا رفیع الدین دہلوی نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین میں عجیب رسالہ لکھا ہے جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اسکو تلاش کر کے دیکھے، [2] خاک آلودہ یعنی سجدہ کرتا ہے، [3] یہ یعنی اس حالت میں، ؎

مُسْلِمٌ۔

٥٥٨٨۔ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ اَبِیْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاہُ رَجُلٌ فَشَکَا اِلَیْہِ الْفَاقَۃَ ثُمَّ اَتَاہُ الْاٰخَرُ فَشَکَا اِلَیْہِ قَطْعَ السَّبِیْلِ فَقَالَ یَا عَدِیُّ هَلْ رَاَیْتَ الْحِیْرَۃَ فَاِنْ طَالَتْ بِکَ حَیَاۃٌ فَلَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَۃَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَۃِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْکَعْبَۃِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَیَاۃٌ لَتُفْتَحَنَّ کُنُوْزُ کِسْرٰی وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَیَاۃٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْءَ کَفِّہٖ مِنْ ذَھَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ یَطْلُبُ مَنْ یَّقْبَلُہٗ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَّقْبَلُہٗ مِنْہُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰہَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ یَلْقَاہُ وَلَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ یُّتَرْجِمُ لَہٗ فَلَیَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْکَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغَکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِکَ مَالًا وَّاُفْضِلْ عَلَیْکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَھَنَّمَ وَیَنْظُرُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَھَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ قَالَ عَدِیٌّ فَرَاَیْتُ الظَّعِیْنَۃَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَۃِ حَتّٰی تَطُوْفَ

تو البتہ اچک[1] لے جاتے اس کو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کر کے، (مسلم)

۵۵۸۸۔ اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اسوقت کہ میں تھا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں آیا انکے پاس ایک آدمی پس شکایت کی اس نے طرف آپؐ کے فاقہ کی پھر آیا آپؐ کے پاس ایک دوسرا شخص پس شکایت کی طرف آپ کے راہزنی کی پس فرمایا آپ نے اے عدیؓ کیا دیکھا تو نے حیرہ پس اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی پس البتہ دیکھے گا تو عورت شتر سوار کہ کوچ کریگی حیرہ[2] سے تاکہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور حالانکہ نہ ڈرے گی کسی سے سوائے اللہ کے اور اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی البتہ کھولے جائیں گے خزانے کسریٰ بن ہرمز[3] کے اگر دراز ہوئے ساتھ تیرے زندگی تو البتہ دیکھے گا تو اس شخص کو کہ نکالے گا مٹھی بھر سونے یا چاندی سے ڈھونڈے گا اس شخص کو کہ قبول کرے اسکو پس نہ پائے گا کسی کو کہ اس سے اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے ایک تمہارا اس دن کہ ملاقات کریگا اس سے اس حال میں کہ نہیں ہوئے گا درمیان کوئی شخص مترجم کہ بیان کرے اس کے لئے پس البتہ فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ کیا نہیں بھیجا میں نے طرف تیرے رسولؐ تاکہ پہنچادے تجھ کو احکام دین کے پس کہے گا ہاں پس فرمائیگا اسکے اور درمیان اللہ کے اللہ تعالیٰ کیا نہیں دیا میں نے تجھ کو مال اور کیا نہیں احسان کیا میں نے تجھ پر پس کہے گا بندہ ہاں پس دیکھے گا وہ شخص دائیں طرف اپنی پس نہیں دیکھے گا مگر دوزخ اور دیکھے گا بائیں طرف اپنی پس نہیں دیکھے گا مگر دوزخ بچو آگ دوزخ سے اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو پس جو شخص کہ نہ پائے ٹکڑا کھجور کا پس بچے ساتھ کلام خوب کے کہا عدیؓ نے پس دیکھی میں نے عورت شتر سوار کہ کوچ کرتی ہے حیرہ سے تاکہ طواف کرے خانہ کعبہ کا نہیں ڈرتی مگر خدا سے اور تھا میں درمیان

[1] اچک لے جاتے یہ حدیث معجزہ ہے ہمارے حضرتؐ کا، [2] حیرہ سے، حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اس کا نام حیرہ النعمان مشہور ہے مکے اور اس میں کئی مہینوں کی راہ ہے اور حیرہ ساتھ زیر حا مہملہ کے اور [3] ہرمز ہا کے ہے بعض نے کہا یہ ایک محلہ مشہور ہے نیشاپور کا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہاں شہر مذکور ہے اور یہ بات اس شخص کے جواب میں فرمائی ہے جس نے شکوہ کیا رہزنی کا اور جس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی اس کے جواب میں اگلی بات فرمائی کہ تو دیکھے گا آدمی کو مٹھی بھر سونے یا چاندی کی لے کر نکلے گا مگر کسی کو نہ پائے گا جو اس کو قبول کرے پھر فرمایا کہ یہ دنیا کی فراخی اور وسعت آخرت میں باعث تنگی اور موجب ندامت کے ہو جائے گی مگر جس کو اللہ تعالیٰ نے مصارف خیر میں خرچ کرنے کی توفیق دی، ⁂ ⁂ ⁂

بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيمَنْ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ
لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۵۵۸۹ - وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْنَا أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ
فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ
فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوضَعُ فَوْقَ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ
بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ
اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى
غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۵۹۰ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ

ان لوگوں سے کہ کھولے خزانہ کسریٰ بیٹے ہرمز کے اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتھ تمہارے زندگانی تو البتہ دیکھو گے اس چیز کو کہ کہا ہے نبی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالے گا بھری مٹھی سونے یا چاندی سے (بخاری)

۵۵۸۹ - اور خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شکوہ کیا ہم نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ وہ سر کے نیچے کملی رکھے ہوئے تھے کعبہ کے سایہ میں اور تحقیق پائی سختی ہم نے مشرکوں سے تکلیف پس کہا ہم نے آیا نہیں دعا کرتے آپ اللہ سے پس اٹھ بیٹھے آپ اس حال میں کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپ کا[۲] اور فرمایا تھا شخص اگلے لوگوں میں کہ کھودا جاتا تھا اس کے لئے گڑھا زمین میں پھر رکھا جاتا تھا وہ شخص اس گڑھے میں پھر لایا جاتا تھا آرا اور رکھا جاتا تھا اوپر سر اس کے کے اور چیرا جاتا تھا وہ دو ٹکڑے پس نہیں باز رکھتا تھا اس کو وہ عذاب شدید اس کے دین سے اور کنگھی کیا جاتا تھا ایک شخص ساتھ کنگھیوں لوہے کے نیچے گوشت کے ہڈیوں اور پٹھوں پر نہیں باز رکھتا تھا اس کو عذاب اس کے دین سے قسم ہے اللہ کی البتہ پورا ہوگا یہ دین یہاں تک کہ چلے گا سوار صنعاء سے حضر موت تک نہیں ڈرنے کا وہ سوار کسی سے مگر خدا سے یا بھیڑیے سے اپنی بکریوں پر ولیکن تم جلدی کرتے ہو[۳] (بخاری)

۵۵۹۰ - اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لانے پاس

[۱] اور البتہ اگر یعنی جو تم لوگوں میں جیتا رہے گا وہ تیسری بات یہ بھی دیکھے گا کہ کوئی محتاج نہ رہے جو صدقہ قبول کرے بعض کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہیں حضرت امام مہدی کے وقت میں ہوگی یہ حدیث ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آئندہ کی خبر دی پھر اسی طرح واقع ہوا، [۲] سرخ تھا چہرہ مبارک آپ کا، یعنی ہماری بے صبری سے غضب آیا، [۳] جلدی کرتے ہو، یعنی کیوں بے صبری اور جلدی کرتے ہو تم سے اگلے دینداروں پر تو ایسی مصیبتیں گزریں کہ ان کے گوشت نوچے گئے اور چیر ڈالے گئے تم پر تو ایسی سختی نہیں ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے وعدے کے موافق کریگا ملک میں ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا سوار بے خوف چلا جائے گا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیئے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت میں پورا ہوا یہ حدیث معجزہ ہے آپ صلعم کا، [۴] ہرمز بیٹا نوشیرواں کا تھا، ٭ ٭ ٭

عَلٰی اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَّ كَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رض فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَآبَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ،

۵۵۹۱ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ ، وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِيْ

ام حرام بنت ملحان کے اور تھیں ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی پس آئے آپ ام حرام کے پاس ایک دن پس کھانا کھلایا ام حرام نے آپ کو پھر بیٹھی ام حرام جوئیں دیکھنے آپ کے سر مبارک سے پس سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر جاگے اس حال میں کہ وہ ہنستے تھے کہا ام حرام نے کہ پس کہا میں نے کس چیز نے ہنسایا آپ کو یا رسول اللہ! فرمایا کہ ایک جماعت لوگوں کی میری امت میں سے روبرو کئے گئے میرے اس حال میں کہ جہاد کرتے ہیں راہ خدا میں سوار ہوتے ہیں پشت دریا پر مانند بادشاہوں کے تختوں پر یا فرمایا مثل بادشاہوں کے تختوں پر پس کہا میں نے یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ تعالے سے یہ کہ کرے مجھ کو اس جماعت میں سے پس دعا کی آپ نے ام حرام کے لئے پھر رکھا آپ نے سر اپنا اور سو گئے پھر بیدار ہوئے آپ اس حال میں کہ ہنستے تھے پس کہا میں نے یا رسول اللہ! کس چیز نے ہنسایا آپ کو فرمایا آپ نے کتنے ایک آدمی میری امت میں سے روبرو کئے گئے میرے جہاد کرنیوالے راہ خدا میں جیسا کہ فرمایا پہلی بار میں پس کہا میں نے یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ تعالے سے یہ کہ کرے مجھ کو ان میں سے فرمایا تو پہلوں میں سے ہے پس سوار ہوئیں[۱] ام حرام دریا میں معاویہؓ کے زمانہ میں پس گر گئیں ام حرام اپنے جانور سے جس وقت نکلیں دریا سے پس فوت ہو گئیں ، (بخاری مسلم)

۵۵۹۱ - اور ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ کہ ضماد آیا[۲] مکہ میں اور تھا وہ ازد شنوءت سے اور تھا ضماد کہ منتر پڑھتا

[۱] تشریف لائے ام حرام کے پاس ، کیونکہ وہ آپ کے محرم تھیں ، یعنی رضاعی خالہ یا آپؐ کے والد یا دادا کے خالہ اور یہ خالہ تھیں انس کی بہن انکی والدہ ام سلیم کی کہا نووی رحؒ نے علماء کا اتفاق ہے کہ ام حرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محرم تھیں مگر کیفیت محرمیت میں اختلاف ہے کہا مؤلف نے اسلام لائیں ام حرام اور بیعت کی اور فوت ہوئیں حالت جہاد میں اپنے خاوند کے ساتھ زمین روم میں حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ، [۲] پس سوار ہوئیں ، جزیرہ قبرس فتح کرنیکے لئے جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالہ کر دیا نووی رحؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جوں کا مارنا جائز ہے اسی طرح محرم کا سر چھونا اسکے ساتھ خلوت کرنا اسکے پاس سونا اس حدیث میں کئی پیش گوئیاں مذکور ہیں امت کی ترقی کی پیشنگوئی اور یہ کہ وہ دریا میں جہاد کرینگے اور یہ کہ ام حرام جب تک زندہ رہیں گی اور انکے ساتھ شہید ہونگی اور یہ جہاد معاویہؓ کی سرداری میں ہوا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ، [۳] ضماد آیا الخ ضماد ضاد معجمہ کی زیر اور پیش سے اور تخفیف میم سے ہے اور دال آخر میں اور بعضوں نے میم بھی آخر میں روایت کی ہے یعنی ضمام کہا ہے نبوت سے پہلے آنحضرتؐ اسکے آشنا تھے اور یہ شخص [illegible] اسلام [illegible]

مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدِي قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ بَلَغْنَا نَاعُوسَ الْبَحْرِ وَذُكِرَ حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرَى وَالْآخَرُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

تھا اس آسیب[1] سے پس سنا ضماد نے مکہ کے بیوقوفوں سے کہ کہتے ہیں محمدؐ دیوانہ ہوا ہے پس کہا ضماد نے اگر دیکھوں میں اس شخص کو تو علاج کروں شاید کہ خدا تعالیٰ تندرستی دیوے انکو سبب میرے کہا ابن عباسؓ نے پس ملاقات کی ضماد نے محمدؐ تحقیق میں منتر پڑھتا ہوں واسطے دفع آسیب کے پس آیا ہے تم کو رغبت پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب تعریفیں واسطے اللہ کے ہیں تعریف کرتے ہیں ہم اس کی اور مدد چاہتے ہیں ہم اس سے جس کو کہ راہ دکھلائے اللہ پس نہیں ہے کوئی گمراہ کرنیوالا آنحضرتؐ سے پس کہا گیا اسکو اور جس کو کہ گمراہ کرے خدا تعالیٰ پس نہیں راہ دکھانیوالا اسکو اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک اسکا کوئی اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمدؐ بندہ ہے اسکا اور رسول اسکا اے[2] پیچھے حمد اور درود کے پس کہا ضماد نے آپ کو پھر فرمائیے میرے آگے یہ کلمے اپنے پس پھر پڑھا ان کلموں کو اسکے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار پس کہا ضماد نے کہ البتہ تحقیق سنا ہے میں نے قول کاہنوں کا اور قول ساحروں کا اور قول شاعروں کا پس نہیں سنا میں نے مانند تمہارے کلموں کے جو یہ ہیں اور تحقیق پہنچے ہیں یہ کلمے بیچوں[3] بیچ دریا کے دو تم ہاتھ اپنا تا بیعت کروں میں تم سے اسلام پر کہا ابن عباسؓ نے پس بیعت کی ضماد نے آنحضرتؐ سے (مسلم) اور بیچ بعض نسخوں مصابیح کے واقع ہوا ہے بلغنا ناعوس البحر اور ذکر کی گئیں دونوں حدیثیں ابوہریرہؓ اور جابر بن سمرہؓ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کے یہلک کسریٰ ہے اور بیچ اول حدیث دوسری کے لتفتحن عصابۃ ہے بیچ باب الملاحم کے اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے۔

---

[1] اس آسیب سے، یعنی آسیب جن کے دفع کے لئے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتے ہیں اس اعتبار سے کہ مانند ہوا کے نظر نہیں آتا۔ [2] اے پیچھے حمد اور درود کے، لفظ ما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد تشہد ذنیں کے خطبوں میں مذکور ہوتا ہے جیسے کتاب الجمعہ میں گذرا یہاں بجا ہا تھا آپ نے کہ لفظ ما بعد ضماد کو وعظ و نصیحت کریں مگر اسی قدر پر اکتفا کیا اور جواب اس کا صراحۃً رکھا اور یہ کلمات پڑھے تاکہ جانیں عقلمند کہ یہ شخص بڑا عقلمند اور توہم جنون اور آسیب کا نہیں رکھتا اور جو اس کو مجنون کہتے ہیں وہ بے وقوف ہیں، [3] بیچوں بیچ دریا کے، یعنی اس کلام کی فصاحت کے سمندر کی طرح تھا نہیں ملتی سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۹۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْئَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالُوْا نَعَمْ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ

تیسری فصل

۵۵۹۲: حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ کو ابوسفیان بیٹے حرب کے نے کہ پہنچی ہے اسکی طرف سے میری طرف سے یعنی کہا ابوسفیان نے کہ سفر کیا میں نے اس مدت میںؔ کہ تھی درمیان میرے اور درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابوسفیان نے پس اسوقت تاگہانی میں تھا شام میں آیا خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طرف ہرقلؔ کے کہا ابوسفیان نے اور تھا دحیہ کلبیؓ کہ لائے تھے اس خط کو پس پہنچایا دحیہ نے وہ خط طرف امیر بصریٰ کے پس پہنچا دیا اس خط کو امیر بصریٰ نے طرف ہرقل کے پس کہا ہرقل نے کہ کیا ہے اس جگہ کوئی قوم اس شخص کی سے کہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں نبی ہوں کہا لوگوں نے ہاں پس بلایا گیا میں ساتھ ایک جماعت کے قریش سے پس داخل ہوئے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹھلائے گئے ہم آگے ہرقل کے پس کہا ہرقل نے کونسا تم میں سے بہت نزدیک ہے نسب میں اس شخص سے کہ دعویٰ کرتا ہے تحقیق وہ نبی ہے کہا ابوسفیان نے کہ میں ہوں نزدیک تر اس کے پس بٹھایا انہوں نے مجھ کو آگے ہرقل کے اور بٹھایا میرے ساتھ والوں کو میری پیٹھ کے پیچھے پھر بلایا ہرقل نے اپنے مترجم کو پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہہ ابوسفیان کے یاروں کو کہ میں پوچھتا ہوں ابوسفیان سے احوال اس شخص کا کہ کہتا ہے میں پیغمبر ہوں پس اگر جھوٹ کہے مجھ سے تو جھٹلا دو اس کو کہا ابوسفیان نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہ ہوتا ڈر اس بات کا

ملہ اس مدت میں یعنی صلح حدیبیہ کی مدت میں جو ۶ھ سنہ طرف ہرقل کے ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اس پر آنحضرتؐ کی نبوت کی حقیقت ثابت ہو گئی تھی جیسی اس حدیث سے انشاءاللہ تم معلوم ہو گا لیکن اپنی قوم کے خوف اور ریاست کی محبت سے مسلمان نہ ہو سکا ہندوستان میں جو نصاریٰ کہتے ہیں کہ عیسٰی کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہیں سو غلط کہتے ہیں اسواسطے کہ خود انجیل میں یہ خبر موجود ہے کہ عیسٰی کے بعد فارقلیط (یعنی ہمارے حضرت) آئیں گے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت کے وقت کے نصرانی بادشاہوں نے عیسٰی کے نبی ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل کی گفتگو سے خدا چاہے تو معلوم ہو جائیگا اور مقوقس کی کلام سے بھی ثابت ہوتا ہے اسنے آپکے خط کا یوں جواب لکھا کہ تمہارا دین کیا خوب دین ہے تم توحید الٰہی کی طرف دعوت کرنے ہو اور بت پرستی چھڑانے ہو بلا شک ایک پیغمبر عیسٰیؑ کے بعد ہونے والا ہے، انتہیٰ اور حبش کا بادشاہ تو کھل کر مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے آنحضرتؐ سے یہ نہیں کہا کہ عیسٰی کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہیں تم کیوں پیغمبری کا دعوے کرتے ہو تو ثابت ہوا کہ عیسٰی کے بعد پیغمبر کا انکار کرنا سراسر ناحق پوچی اور نرا انصافی ہے، ملہ اپنے مترجم کو، اور مترجم اور ترجمان وہ جو زبان دوسرے ملک کے لوگوں کی بادشاہوں کو سمجھاتا ہے۔

فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ. قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ

کہ قتل کیا جائیگا مجھ پر[1] تو البتہ جھوٹ بولتا میں پھر کہا ہرقل نے اپنے مترجم سے کہ پوچھ ابوسفیان سے کہ کیسا ہے حسب آنحضرتؐ کا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے کہ کہا میں نے کہ وہ ہم میں صاحب حسب[2] ہیں کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہے اس شخص کے باپوں میں سے کوئی بادشاہ کہا میں نے نہیں کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے تھے اسکو تم ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہتا ہے اب کہا ابوسفیانؓ نے کہا میں نے نہیں کہا ہرقل نے کون اتباع کرتے ہیں انکا اشراف[3] لوگوں کے یا ضعیف انکے کہا ابوسفیان نے کہ کہا میں نے بلکہ ضعیف لوگوں کے ایمان لاتے ہیں کہ ہرقل نے کہ آیا زیادہ ہوتے جاتے ہیں لوگ یا کم کہا ابوسفیان نے کہ کم نہیں ہوتے بلکہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہے کوئی ان میں سے اسکے دین سے بعد داخل ہونیکے اس میں سبب ناخوش رکھنے کے اسکے دین کو کہا ابوسفیانؓ نے کہا میں نے نہیں کہا ہرقل نے کیا تم لڑتے ہو اس سے کہا میں نے ہاں کہا ہرقل نے کس طرح[4] ہے لڑائی تمہاری اس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا میں نے ہوتی ہے جنگ درمیان ہمارے اور درمیان انکے مانند[5] ڈولوں کے پاتا ہے وہ ہم سے[6] اور پاتے ہیں ہم اس سے کہا ہرقل نے پس کیا وہ توڑتا ہے عہد کہا میں نے نہیں اور ہم اس مدت میں نہیں جانتے کہ کرنیوالے ہیں وہ[7] اسمیں کہا ابوسفیانؓ نے قسم خدا کی ممکن نہ ہوئی[8] مجھ کو کوئی بات کہ داخل کروں میں درمیان اپنی باتوں کے کچھ سوائے اس بات کے کہا ہرقل نے

[1] مجھ پر جھوٹ، یعنی حاضرین میرا جھوٹ میری قوم کے آگے بیان کرینگے اس کا ڈر تھا اگر یہ نہ ہوتا تو جھوٹ بولتا میں ہرقل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باب میں کیونکہ مجھے آپ سے عداوت تھی کہا علی قاری نے ظاہر یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جھوٹ بیان کرینگے اور میری ذلت ہوگی قوم میں جھوٹ بولنا، [2] صاحب حسب ہیں الحسب اس چیز کو کہتے ہیں کہ شمار کرے اسکو آدمی اور فخر کرے ساتھ اسکے قسم شرف و فضل اپنے کی سے اور باپوں اپنے کے سے اور یہ شامل ہے نسب کو بھی اور مراد یہاں بنی ہاشم ہیں کہ قریش میں سب سے افضل تھے اور بخاری میں آیا ہے کیف نسبہ فیکم، [3] اشراف لوگوں کے، مراد اشراف سے یہاں اہل نخوت و تکبر ہیں ورنہ کون شریف زیادہ ہے اولاد ہاشم سے مانند عباسؓ اور حمزہؓ کے اور اور اکابر قریش کے مانند ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور صحابہؓ قریش ہیں کہ پہلے سوال کرنے ہرقل کے سے ایمان لائے تھے، [4] کس طرح ہے لڑائی تمہاری یعنی کون غالب رہتا ہے، [5] مانند ڈولوں کے، یعنی ہماری اور ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح ہے کبھی ادھر کبھی ادھر جیسے کوئیں سے ڈول پانی کھینچتے ہیں کبھی کسی کے ہاتھ میں آتا ہے کبھی کسی کے ہاتھ میں یعنی کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی ان کی فتح ہوتی ہے، [6] ہم سے، یعنی ہم ان کا نقصان کرتے ہیں، [7] وہ، یعنی وہ عہد شکنی کریں، [8] ممکن نہ ہوتی، یعنی عداوت کی راہ سے اتنا بڑھا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت ٹھہری ہے شاید اس میں وہ دغا کریں۔

قَالَ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ

پس کیا کہی ہے یہ بات کسی نے پہلے[1] اسکے کہا میں نے نہیں پھر کہا ہرقل نے واسطے اپنے مترجم کے کہ کہو ابو سفیان سے کہ تحقیق میں نے پوچھا اس سے حسب اس کا تم میں پس جواب دیا تو نے یہ تم میں صاحب حسب کا ہے اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی رہی بعثت انکی بیچ اشراف قوم انکی کے اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا تھا اسکے باپوں میں کوئی بادشاہ پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس کہا میں نے اگر ہوتا اسکے باپوں میں سے کوئی بادشاہ تو کہتا میں کہ یہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہے ملک اپنے باپوں کا اور پوچھا میں نے تجھ سے حال اسکے تابعداروں کا کہ آیا ضعیف لوگ ہیں یا اشراف پس کہا تو نے بلکہ ضعیف لوگ ہیں اور یہی لوگ ہوتے ہیں تابعدار پیغمبروں کے اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا تم متہم کرتے تھے انکو ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس جانا میں نے یہ کہ نہیں[2] ہے کہ چھوڑے جھوٹ بولنے کو لوگوں پر پھر شروع کرے کہ جھوٹ بولے اللہ تعالیٰ پر اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا پھر جاتا ہے کوئی ان میں سے اسکے دین سے بعد داخل ہونے کے دین میں بسبب ناراض ہونے کے اسکے دین سے پس کہا تو نے نہیں اور ایسا ہی ہے حال ایمان کا نہیں نکلتا جس وقت کہ مل جائے لذت اسکی دلوں میں اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا زیادہ ہوتے ہیں تابعدار اسکے یا کم پس جواب دیا تو نے کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور اسی طرح ہے دین ایمان کہ زیادہ ہوتا ہے یہاں تک کہ کامل ہو اور پوچھا میں تجھ سے کہ کیا لڑتے ہو تم ان سے پس جواب دیا تو نے کہ تم لڑتے ہو ان سے پس ہوتی ہے لڑائی درمیان تمہارے اور درمیان انکے مانند ڈولوں کے پہنچتا ہے کم سے اور پہنچتے

[1] کسی نے پہلے اس کے، یعنی ان کی قوم میں سے، [2] نہیں ہے، یعنی جب وہ لوگوں پر طوفان نہیں باندھتے تو اللہ جل جلالہ پر کیوں طوفان جھوٹا دعوے کرے، نووی نے کہا اس کتاب سے بہت باتیں نکلتی ہیں ایک تو کافروں کو اسلام کی طرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ واجب ہے اگر ان کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور جب پہنچ گئی تو وہ مستحب ہے دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے اس لئے کہ دحیہ ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہے تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الٰہی سے بھی ذکر الٰہی مراد ہے چوتھے یہ کہ خط میں پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب علیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی ہے اور القاب میں افراط تفریط نہ کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اس کی تعریف میں نہیں کیا ۔ ⁂ ⁂ ⁂

تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَ
سَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ
قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ
وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ
وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ ....
لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ
اِلَى الْكُفَّارِ۔

ہوتم ان سے اور ایسے ہی رسول آزمائے جاتے ہیں پھر ہوتی ہے جماعت پیغمبروں کے لئے فتح آخر کار ہیں اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہے وہ شخص پس جواب دیا تو نے کہ وہ عہد شکن نہیں اور ایسے ہی پیغمبر ہوتے ہیں کہ عہد شکنی نہیں کرتے اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا کہا ہے یہ قول کسی نے پہلے اس سے پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس کہا میں نے کہ اگر ہوتا کہتا یہ بات کوئی پہلے اس کے تو کہتا میں کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہے ساتھ قول کے کہ کہا گیا پہلے اس کے کہا ابوسفیان نے پھر پوچھا ہرقل نے مجھ سے کہ ساتھ کسی چیز کے حکم کرتا ہے وہ شخص تم کو کہا میں نے کہ حکم کرتا ہے ہم کو ساتھ نماز، زکوٰۃ اور سلوک کرنے کے ناتے داروں سے اور بچنے حرام سے کہا ہرقل نے اگر سچ ہے وہ چیز کہ کہتا ہے تو بلاشبہ وہ نبی ہے اور تحقیق تھا میں جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہے اور نہیں[1] تھا میں گمان کرتا اس کو تم میں سے اور اگر تحقیق میں جانتا یہ کہ پہنچ سکوں گا طرف ان کی تو البتہ[2] دوست رکھتا دیکھنا ان کا اور اگر ہوتا میں پاس ان کے تو البتہ دھوتا میں دونوں پاؤں ان کے اور البتہ پہنچے گا غلبہ اور حکومت اس کی اس زمین میں کہ نیچے میرے پاؤں کے ہے پھر منگایا خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پڑھا اس کو (بخاری مسلم) اور تحقیق گذری یہ ساری حدیث باب الکتاب الی الکفار میں۔

---

[1] اور نہیں تھا میں گمان کرتا، بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل میں پیدا ہوں جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل میں ہو چکے یا شام کے ملک میں پیدا ہوں یا اور کسی دولتمندی علم قوم میں اس زمانہ میں عرب کی قوم نہ مال دار تھی نہ ذی علم اور دوسری قوم میں عرب کے لوگوں کو سوا لوٹنے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے کے اور شغل نہ تھا مگر اللہ عزوجل نے اپنی قدرت کو دکھلانا چاہا اور ایسی قوم میں آپ کو پیدا کیا جہاں گمان بھی نہ تھا یہ بھی ایک بہت بڑی نشانی ہے آپ کی نبوت کی اور ایک بہت بڑی نشانی ہے خداوند تعالےٰ کی قدرت کی۔ [2] البتہ دوست رکھتا میں دیکھنا ان کا بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کس طرح بھی ملنا محنت مشقت اٹھا کر یعنی لوگ مجھے جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے روکیں گے اور میرے مارنے کے فکر میں ہوں گے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپ سے ملتا نووی نے کہا یہ عذر درست نہ تھا بلکہ اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا۔ ؎

بَابُ الْمِعْرَاجِ

بیان ہے بیچ معراج کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۵۹۳- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ

بیان ہے بیچ معراج کے

پہلی فصل

۵۵۹۳: حضرت قتادہؒ نے روایت کی انس بن مالکؓ سے اس نے نقل کی مالک بن صعصعہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی اس رات کی کہ لے جایا گیا آپؐ کو اس وقت[1] کہ میں تھا بیچ حطیم کے اور بعض وقت کہا حجر میں کہ اس حال میں کہ میں لیٹا ہوا تھا ناگہاں آیا میرے پاس آنیوالا[2] پس چیرا اسکو درمیان اسکے سے یہانتک یعنی حلقوں سے بالوں تک پس نکالا دل میرا پھر لایا گیا میرے پاس ایک لگن سونے کا بھرا ہوا ایمان سے پس دھویا گیا دل میرا پھر بھرا گیا پھر پھیرا گیا دل اور ایک روایت میں ہے کہ پھر دھویا گیا پیٹ زمزم کے پانی سے پھر بھرا گیا ایمان و حکمت سے پھر لایا گیا میرے پاس ایک جانور نیچا خچر سے اور اونچا گدھے سے سفید رنگ کہا جاتا تھا اسکو براق رکھتا تھا قدم اپنا نزدیک تمام ہونے نگاہ اپنی کے پس سوار کیا گیا میں اس پر پھر لے گیا مجھ کو جبرئیلؑ یہانتک کہ آیا نیچے کے آسمان پر[3] پس طلب کی جبرئیلؑ نے آسمان کے دروازہ کھولنے کی کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیلؑ

[1] اس وقت کہ میں تھا بیچ حطیم کے، حجر اور حطیم اس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ بنایا تھا تو کعبہ میں شامل تھا جب قریش نے آنحضرتؐ کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اس چند گز مکان کو کعبہ سے اتر کی طرف علیحدہ کر دیا اس لئے کہ خرچ نہ رہا کعبے کا نالا پرنالہ اسی طرف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ معراج کے وقت حطیم میں تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت میں یوں ہے کہ اس وقت آنحضرتؐ اپنے گھر میں تھے تو مطلب یہ کہ اول آنحضرتؐ کو حطیم میں لے گئے پھر وہاں سے معراج کو چلے تو کبھی آنحضرتؐ نے گھر کا ذکر کیا اور حطیم کا دونوں درست ہیں اور بعض روایت میں ام ہانی کا گھر مذکور ہے ام ہانی علی مرتضیٰؓ کی بہن کا نام ہے آنحضرتؐ کا اور انکا گھر ملا ہوا تھا گویا ایک ہی گھر تھا، [2] پس چیرا، حضرتؐ کا دو بار سینہ چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن میں تاکہ کھیل کود کی ہوس نہ ہو جیسے ایک حدیث میں گزرا دوسری بار معراج کے وقت تاکہ حواس پوری آور نہ کرے اور دل میں ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الٰہی کی لیاقت اعلیٰ رتبے کی حاصل ہو جائے، [3] یہانتک کہ، راوی نے اختصار کر دیا ہے ورنہ انسؓ کی حدیث آئندہ میں صاف مذکور ہے کہ آپ سوار ہو کر پہلے بیت المقدس میں آئے اور جانور کو اس حلقہ میں باندھ دیا جس میں اور پیغمبر اپنے جانور باندھا کرتے تھے القصہ پھر آسمان پر چڑھے، ۞ ۞ ۞

وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ
جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا
خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ
وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَاءَ
فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ

کہ میں جبرئیل ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا جبرئیل نے کہ محمدؐ ہیں کہا فرشتوں نے اور تحقیق کوئی بھیجا گیا ہے طرف انکے کہا جبرئیل نے ہاں کہا فرشتوں نے مرحبا محمدؐ کو اور اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ داخل ہوا میں آسمان میں پس ناگہاں اس میں تھے آدمؑ پس کہا جبرئیل نے یہ باپ تیرے ہیں پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں نے آدم پر پس جواب دیا سلام کا آدمؑ نے پھر کہا مرحبا ساتھ بیٹے نیک بخت کے اور پیغمبر صالح کے پھر اوپر لے گئے مجھ کو جبرئیل یہانتک کہ آئے دوسرے آسمان پر پس طلب کی دروازہ کھولنے کی پس کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیلؑ نے کہ میں جبرئیل ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تمہارے کہا محمدؐ ہیں کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اس کی کہا کہ ہاں کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پھر کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا دوسرے آسمان پر ناگہاں یحییٰ اور عیسیٰؑ تھے اور وہ دونوں بیٹے خالہ کے ہیں آپس میں کہا جبرئیلؑ نے کہ یحییٰ اور عیسیٰ[1] ہیں پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا دونوں نے پھر کہا دونوں نے مرحبا بھائی صالح کو پھر لے چڑھے مجھ کو جبرئیلؑ طرف تیسرے آسمان کے پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے کہ میں جبرئیل ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہیں کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اسکے کہا ہاں کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا میں ناگہاں یوسفؑ تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ یوسفؑ ہیں پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھ کو جبرئیل یہانتک کہ آئے چوتھے

---

[1] اور یہ عیسیٰ، ابن ماجہ نے باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم میں ابن مسعودؓ سے روایت کیا کہ جس رات آپؐ کو معراج ہوا تو آپؐ نے ملاقات کی حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ان سب نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم سے سب نے پوچھا لیکن ان کو کچھ علم نہ تھا قیامت کا پھر سب نے حضرت موسیٰ سے پوچھا ان کو بھی علم نہ تھا آخر حضرت عیسیٰ سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ سے وعدہ کیا قیامت سے کچھ پہلے کا یعنی دنیا میں جانے کا لیکن قیامت کا ٹھیک وقت تو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے پھر بیان کیا انہوں نے دجال کا اور کہا میں نے اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ بنفس نفیس آسمان پر موجود ہیں اور قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے، [2] اور نبی صالح کو، تعریف کی آدم نے اور تمام انبیاء نے کہ مذکور ہیں حدیث میں آنحضرت کے ساتھ نیک بختی کے پس معلوم ہوا کہ نیک بختی مرتبہ عظیم ہے اور ایک مقام بلند ہے اور شامل ہے تمام خصلتوں خیر کو اس لئے کہ کہا گیا ہے صالح وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتھ اس چیز کے کہ لازم ہوا اس پر ہر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سے اور پروردگار نے تعالیٰ سے بھی قرآن مجید میں انبیاء کا صلاحیت کے ساتھ موصوف ہونا بیان کیا ہے اور فرمایا وکل من الصالحین اور فرمایا وکلا جعلنا صالحین،

ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيْسُ فَقَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى
أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِيْلَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُوْنُ
قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ
وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ
فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ أَبْكِيْ لِأَنَّ غُلَامًا

آسمان پر پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا کوئی طرف اسکی کہا ہاں کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پھر جبکہ پہنچا میں پس ناگہاں ادریسؑ[1] ادریس تھے پس کہا جبرئیلؑ نے کہ یہ ادریسؑ ہیں پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھ کو جبرئیل طرف پانچویں آسمان کے پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہیں کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف انکی کہا ہاں کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس ناگہاں ہارونؑ تھے کہا جبرئیل نے یہ ہارونؑ ہیں پس سلام کرو انکو پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھ کو یہاں تک کہ آئے آسمان چھٹے پر پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے کہ میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا جبرئیلؑ نے محمد ہیں کہا گیا اور بھیجا گیا تھا طرف انکی کوئی کہا ہاں کہا گیا مرحبا انکو اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہنچا میں ساتویں آسمان میں تو ناگہاں موسٰی تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ موسےٰ ہیں پس سلام کرو انکو پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پس جب کہ بڑھا میں آگے کو رو دیئے[2] موسےٰ کہا گیا واسطے ان کے کہ کس چیز نے رلایا تجھ کو کہا موسےٰ نے کہ رو دیا میں اس واسطے کہ ایک لڑکا نوجوان بھیجا گیا پیچھے میرے کہ داخل

[1] یعنی ناگہاں ادریسؑ تھے، اگرچہ حضرت ادریسؑ بھی آپؐ کے داداؤں میں سے ہیں مگر انبیاء سب آپس میں بھائی بھائی ہیں اور چونکہ باپ ہونا آدمؑ اور ابراہیمؑ کا مشہور تر اور روشن تر تھا انہوں نے ابن صالح کہا، [2] روئے موسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ رونا معاذ اللہ حسد کے سبب سے نہ تھا اس واسطے کہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہیں بلکہ انکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ میں مدت تک ان میں رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ کم ایمان لائے تو بہشت میں بھی کم جائیں گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوڑی عمر میں بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جائیں گے تو بہشت میں میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ کر پچاس سے پانچ نماز تک کاہے کو کم کرواتے اور حضرت موسےٰ علیہ السلام نے ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لڑکا حقارت سے نہیں کہا بلکہ بڑی عمر والے نوجوان کو لڑکا

بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى
السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ
قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ
بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ قُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ ۔
وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَآءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَاِنَآءٍ مِّنْ
لَبَنٍ وَاِنَآءٍ مِّنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ

ہونگے بہشت میں اس کی امت میں سے زیادہ ان لوگوں سے کہ داخل ہونگے اس میں میری سے پھر لے چڑھے مجھ کو جبرئیل طرف آسمان ساتویں کے پس کھلوایا جبرئیل نے دروازہ پس کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ہیں کہا گیا اور بھیجا گیا تھا کوئی طرف انکی کہا ہاں کہا مرحبا انکو پس آنا آیا پس جب کہ پہنچا میں اس مکان میں پس ناگہاں ابراہیم تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ باپ ہیں تمہارے ابراہیم پس سلام کرو انکو پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بیٹے صالح کو اور نبی صالح کو پھر اٹھایا گیا میں طرف سدرۃ المنتہیٰ کے پس ناگہاں بیر اسکے مانند مٹکوں ہجر[1] کے تھے اور ناگہاں پتے اس کے مانند کانوں ہاتھیوں کے کہا جبرئیل نے یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے پس ناگہاں وہاں چار نہریں تھیں دو نہریں چھپی ہوئی اور دو نہریں ظاہر کہا میں نے کیا ہیں یہ اے جبرئیل کہا جبرئیل نے اے یہ دو نہریں چھپی ہوئی بہشت میں ہیں اور لیکن یہ دو نہریں ظاہر پس نیل اور فرات[2] ہے پھر دکھایا گیا میرے لئے بیت المعمور[3] پھر لایا گیا میرے پاس ایک پاس شراب کا اور ایک پاس دودھ کا اور ایک پاس شہد کا پس لیا میں نے دودھ پس کہا جبرئیل نے دودھ فطرت[4] ہے تو ہو گا اس فطرت پر اور امت تیری پھر فرض کی گئی مجھ پر نماز یعنی پچاس نمازیں ہر دن اور رات

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہتے ہیں بلکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمر کے ایسا بلند مرتبہ ہوئے کہ سب پیغمبروں سے افضل ہو گئے۔ [1] ہجر کے، ہجر عرب میں ایک مکان ہے وہاں کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہیں [2] نیل اور فرات سے نیل ایک دریا ہے ملک افریقہ میں جس کا طول تین ہزار میل کے قریب ہے اور قاہرہ پہلے تخت مصر اسی دریا کے کنارے پر واقع ہے ملک مصر کی شادابی اور سرسبزی اسی دریا سے ہے جب یہ دریا ابلتا ہے تو تمام ملک سیراب ہو جاتا ہے اور فرات وہ دریا ہے جو عراق عرب میں واقع ہے واقعہ کربلا اسی دریا کے کنارے پر ہوا تھا پانی اسکا نہایت میٹھا اور ہاضم ہے قاضی عیاض نے کہا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ زمین میں ہے کیونکہ نیل اور فرات اس کی جڑ سے نکلے ہیں نووی نے کہا ہے یہ کچھ ضروری نہیں اس لئے کہ احتمال ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے یہ دونوں دریا نکلے ہوں پھر چلے گئے ہوں جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اور زمین پر نمودار ہوئے ہوں اور یہ امر نہ خلاف شرع ہے اور نہ خلاف عقل ہے اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے تو اسی کی طرف جانا چاہیئے، [3] بیت المعمور ساتویں آسمان پر کعبہ ہے فرشتوں کے طواف کا، [4] فطرت ہے اس کی بھی توجیہ گزر چکی ہے۔

الصَّلٰوۃُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَکَ وَعَالَجْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَسَلْہُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ وَاِنِّیْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَکَ وَعَالَجْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَسَلْہُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ وَلٰکِنِّیْ اَرْضٰی وَاُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰی مُنَادٍ

میں پس پھرا میں درگاہ رب سے پس گزرا میں موسیٰ پر پس کہا موسیٰ نے ساتھ کس عبادت کے حکم کیا گیا تو کہا گیا حکم کیا گیا میں ساتھ پچاس نمازوں کے ہر دن میں کہا موسیٰ نے کہ تحقیق امت تیری نہیں ادا کر سکے گی پچاس نمازیں ہر دن میں قسم اللہ کی تحقیق آزمایا ہے میں نے لوگوں کو پہلے تمہارے اور دریافت کیا ہے بنی اسرائیل کا سخت دریافت کرنا پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنے کے اور درخواست کرو اللہ تعالیٰ سے تخفیف واسطے قوم اپنی کے پس پھر گیا میں[1] پس موقوف کیں مجھ سے دس نمازیں پس پھرا میں طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰ نے مانند اسی کلام کے پس پھر گیا میں درگاہ رب میں پس کم کیں مجھ سے اور دس نمازیں پس آیا میں نزدیک موسیٰ کے پس کہا مانند اسکے پس گیا میں پس کم کیں مجھ سے دس نمازیں پس حکم کیا گیا میں ساتھ دس نمازوں کے ہر روز پس آیا میں موسیٰ کے پاس پس کہا مانند اسی کلام کے پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ پانچ نمازوں کے ہر روز پھر پھرا میں موسیٰ کی طرف پس کہا موسیٰ نے کیا ارشاد ہوا کہا میں نے عرض کی حکم کیا گیا میں پانچ نمازوں کا ہر دن کہا موسیٰ نے بلاشبہ امت تیری نہیں طاقت رکھیں گے پانچ نمازوں کی ہر روز اور تحقیق میں نے آزمایا ہے لوگوں کو پہلے تم سے اور علاج کیا میں نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج پس پھر جاؤ اپنے رب کی طرف اور سوال کرو اس سے تخفیف کا اپنی امت کے لئے کہا حضرتؐ نے کہ سوال کیا میں نے اپنے رب سے یہاں تک کہ شرم زدہ ہوا میں و لیکن راضی ہوں میں اور تسلیم کرتا ہوں میں فرمایا حضرتؐ نے پس جس وقت کہ گذرا میں اس مقام سے آواز دی آواز دینے والے

[1] پس پھر گیا، کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسےٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تخفیف چاہی تو معلوم کر لیا تھا انہوں نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہیں ہے ورنہ کاہے کو یہ تکرار کرتے پس صادر ہونا بار بار عرض کرنے کا دلیل ہے اس پر کہ پہلا حکم غیر واجب تھا قطعاً اس لئے کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی ہے قطعاً نہیں قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور میں کہتا ہوں کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی اس میں تخفیف چاہنے کی کیا حاجت ہے پس صحیح یہ ہے کہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے پچاس نمازیں فرض کی تھیں پھر رحم کیا اپنے بندوں پر اور نسخ کیا ان کو ساتھ پانچ کے جیسے اور بعضے احکام منسوخ ہوئے ہیں ۔

أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۵۵۹۴ - وَعَنْ ثَابِتٍ نِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي تَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرَئِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوسَى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ

کہ جاری کیا میں نے فرض اپنا اور تخفیف کی میں نے اپنے بندوں[1] سے۔ (بخاری ومسلم)

۵۵۹۴ - اور ثابت بنانی سے روایت ہے کہ روایت کرتے ہیں انس سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لایا گیا میرے پاس براق[2] اور وہ چارپایا تھا سفید لمبا قد میانہ اونچا گدھے سے اور نیچا خچر سے پڑتا تھا سم اسکا نزدیک تمام ہونے نگاہ اسکے پس سوار ہوا میں اس پر یہاں تک کہ آیا میں بیت المقدس میں پس باندھا میں نے براق کو ساتھ اس حلقہ[3] کے کہ باندھتے تھے اس سے انبیاء فرمایا حضرت نے پھر داخل ہوا میں مسجد اقصیٰ میں پس پڑھی میں نے اس میں دو رکعتیں پھر نکلا میں پس لائے میرے پاس جبرئیل یاس شراب کا اور یاس دودھ کا پس اختیار کیا میں نے دودھ کو پس کہا جبرئیل نے کہ اختیار کیا تو نے فطرت کو پھر چڑھایا ہم کو طرف آسمان کی اور ذکر کی ثابت نے مانند معنے حدیث سابق کے فرمایا ہے حضرت نے پس ناگہاں میں گزرا آدمؑ پر پس مرحبا کہا مجھ کو اور دعا کی واسطے میرے ساتھ خیر کے اور فرمایا بیچ آسمان تیسرے کے پس ناگہاں ملا میں ساتھ یوسفؑ کے ناگہاں وہ تحقیق دیئے گئے ہیں آدھا حسن پس مرحبا کہا مجھ کو دعا کی خیر کی میرے لئے اور نہیں ذکر رونا موسیٰ کا اور کہا ساتویں آسمان میں پس ناگہاں دیکھا میں نے ابراہیمؑ کو اس حال میں کہ لگائے ہوتے پیٹھ اپنی طرف بیت المعمور کے اور ناگہاں بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں ہر روز ستر ہزار فرشتہ نہیں داخل ہوتے وہ پھر دوسری بار اس میں پھر لے گئے مجھ کو طرف سدرۃ المنتہیٰ کے پس ناگہاں پتے اس کے مانند کانوں ہاتھیوں کے تھے

---

[1] بندوں سے، یعنی ایک نماز کا ثواب دس نماز وں کے برابر ملے گا تو پانچ کی پچاس ہو گئیں سو امت کی تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی نہ ہوا۔ [2] براق برق سے نکلا ہے برق کہتے ہیں بجلی کو اس جانور کا نام براق ہوا اسلئے کہ اسکی چال بجلی کی طرح تیز ہے اسپر معراج کی رات پیغمبر خدا صلعم سوار ہوئے زبیدی او رصاحب تحریر نے کہا براق وہ جانور ہے جس پر تمام پیغمبروں نے سواری کی ہے اور پیغمبروں کا سواری کرنا اس پر دلیل چاہتا ہے بعضوں نے کہا براق کو اس لئے کہا کہ وہ بجلی کی طرح صاف اور ستھرا اور چمکدار تھا اور بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ سفید تھا قاضی عیاضؒ نے کہا احتمال ہے کہ اسمیں دو رنگ ہوں کیونکہ برقا اس بکرے کو کہتے ہیں جسکی سفیدی میں سیاہ دھاریاں ہوں اور حدیث میں خود موجود ہے کہ وہ جانور سفید رنگ تھا تو برقا بھی سفید میں داخل ہے۔ [3] حلقہ، مسجد کے دروازے پر ہے حق تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو معراج کی رات لے گیا مکہ سے بیت المقدس تک براق پر اور یہ مذکور ہے سورۂ اسراء کے ابتداء میں اور آگے لے گیا آسمانوں پر یہ سورۂ نجم میں مذکور ہے۔

وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَأَوْحَى إِلَيَّ مَا أَوْحَى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلٰوةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلٰوةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَإِنِّي بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّي خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى حَتَّى قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا فَإِنْ

اور ناگہاں پھل اس کے مانند مشکوں کے پس جبکہ ڈھانک لیا سدرہ کو حکم خدا سے اس چیز نے کہ ڈھانکا متغیر ہوا سدرہ پس نہیں کوئی اللہ کی مخلوق میں سے بیان کر سکتا وصف اسکا بسبب کمال خوبی اسکی کے اور وحی بھیجی میری طرف سبحانہ وتعالیٰ جو کچھ کہ بھیجی پس فرض کی گئی مجھ پر پچاس نمازیں ہر دن اور رات میں پس اترا میں طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰ نے کہ کیا فرض کیا تیرے پروردگار نے تیری امت پر کہا میں نے کہ پچاس نمازیں ہر دن اور رات میں کہا موسیٰ نے کہ پھر جا طرف رب اپنے کے اور سوال کر اس سے تخفیف کا اس لئے کہ تیری امت نہیں طاقت رکھے گی اسکی پس تحقیق میں نے آزمایا ہے بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہے انکا فرمایا حضرت نے پھر گیا میں اپنے رب کی طرف اور عرض کیا میں نے کہ اے رب میرے تخفیف کر میری امت پر پس کم کیں بسبب میرے پانچ نمازیں پس پھر آیا میں طرف موسیٰ کے اور کہا میں نے کہ کم کیں مجھ سے پانچ نمازیں کہا موسیٰ نے کہ تحقیق امت تیری نہیں طاقت رکھے گی اسکی پھر جا طرف اپنے رب کے اور سوال کر اس سے تخفیف کا فرمایا حضرت نے پس ہمیشہ آمد و رفت کی میں نے درمیان اپنے رب کے اور درمیان موسیٰ کے یہاں تک کہ فرمایا اللہ نے اے محمد تحقیق یہ نمازیں ہیں پانچ نمازیں ہیں ہر دن و رات میں ہر نماز کے ثواب دس نماز و مثل ہے پس اس حساب سے یہ حکم پچاس نماز و نکا رکھتے ہیں جس نے قصد کیا نیکی کرنے کا پھر نہ کیا اس کو لکھی جاتی ہے اسکے لئے وہ نیکی کہ قصد اسکا کیا تھا ایک نیکی پس اگر کی وہ نیکی لکھی جاتی ہے وہ نیکی اسکے لئے دہ چند اور جس نے قصد کیا برائی کا پھر نہ کیا اس کو نہیں لکھی جائے گی اس کے لئے کچھ پس اگر کی وہ برائی تو لکھی جائیگی وہ برائی اسکے لئے ایک برائی

۱؎ پس نہیں کوئی، یعنی جب اللہ تعالیٰ کی خاص تجلے اس درخت پر ہوئی تو اسکا رنگ روپ ہی بدل گیا اور حسن و جمال اسکا بے نظیر ہو گیا جس کی تعریف بیان نہیں ہو سکتی اور سدرۃ المنتہٰے ایک درخت ہے بیر کا ساتویں آسمانوں کے اوپر وہ حد ہے فرشتوں کے جانے کی یا حد ہے انکے علم کی اس سے آگے کا علم سوا خدا کے کسی کو نہیں ہے ابن عباسؓ نے کہا ہے اس کا نام سدرۃ المنتہٰے اس لئے ہوا کہ ملائکہ کا علم وہاں تک ختم ہو گیا اور اس سے آگے کوئی نہیں بڑھا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ اس کو منتہیٰ اس لئے کہتے ہیں کہ جو اوپر سے اترتا ہے وہ وہاں آکر ٹھہر جاتا ہے اور جو نیچے سے چڑھتا ہے وہ بھی وہاں رک جاتا ہے یعنی خدا کا حکم، ۲؎ پانچ نمازیں، اصل عبارت اس طرح ہے خمسًا خمسًا یعنی پانچ کم کیں، پھر پانچ کم کیں پس موافق ہو گی روایت سابقہ کے جس میں دس دس کا ہونا مذکور ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ روایت مختصر ہے اس روایت سے اور حقیقت میں پانچ پانچ ہی معاف ہوئیں اور حدیث آئندہ میں شطر شطر کا معاف ہونا مذکور ہے تو وہاں شطر بمعنے نصف نہیں ہے بلکہ شطر سے ایک حصہ مراد ہے یعنی پانچ نمازیں ایسا ہی کہا قاضی عیاضؒ نے اب حدیثوں میں کوئی تعارض نہ رہا، ۳؎ وہ چند سبحان اللہ مالک الملک کی کیسی عنایت اپنے غلاموں پر ہے کہ پڑھے تو پانچ اور ثواب ملے پچاس کا، ❊ ❊ ❊ ❊

عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۹۵۔ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُوذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرَئِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرَائِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ

فرمایا حضرت نے پس اترا میں یہاں تک کہ پہنچا میں طرف موسیٰ کے پس خبر دی میں نے انکو پس کہا موسیٰ نے پھر جا اپنے رب کی طرف پس سوال کر اس سے تخفیف کا پس فرمایا رسول اللہ نے تحقیق آمد و رفت کی میں نے طرف رب اپنے کی یہاں تک کہ حیا کی میں نے اس سے (مسلم)

۵۵۹۵۔ اور ابن شہابؓ سے روایت ہے کہ روایت کی انسؓ سے کہا تھے ابوذر حدیث کرتے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھولی گئی مجھ سے چھت میرے گھر کی اس حال میں کہ میں مکہ میں تھا پس اترے جبرئیل اور کھولا میرا سینہ[1] پھر دھویا اسکو زمزم سے پھر لائے جبرئیل ایک لگن سونے کا بھرا ہوا حکمت و ایمان[2] سے اور ڈالا جو کچھ کہ لگن میں تھا میرے سینہ میں پھر ڈھانک دیا میرے سینہ کو پھر پکڑا ہاتھ میرا اور لے چڑھے مجھ کو طرف آسمان کے پس جبکہ پہنچا میں طرف آسمان نیچے کے کہا جبرئیل نے واسطے داروغہ آسمان کے کہ کھول کہا اس نے کون ہے یہ کہا جبرئیل ہے کہا داروغہ نے کہ کیا ہے ساتھ تیرے کوئی کہا جبرئیل نے کہ ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے پس کہا اس نے کہ کیا بھیجا گیا تھا کوئی انکی طرف کہا کہ ہاں پس جبکہ کھولا دروازہ چڑھے ہم اس آسمان پر تاگہاں ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے کہ انکی دائیں طرف کئی ایک شخص تھے اور بائیں طرف ان کے کتنے ایک شخص تھے جس وقت کہ دیکھتے تھے بائیں طرف اپنی

---

[1] اور کھولا سینہ میرا، یہ سینہ چیرنا اور دل دھونا کچھ خلاف قیاس نہیں نہ محال ہے خداوند کریم کی قدرت سے یہ امر بالکل بعید معلوم ہوتا ہے نہیں بلکہ زمانہ حال میں خود انسان نے جراحی میں ایسی ترقی پیدا کی ہے کہ اگلے زمانہ میں لوگ اسکو دیکھتے تو اسکو خلاف قیاس سمجھتے، [2] حکمت اور ایمان سے، اور طشت میں ایمان و حکمت بھرنے کے یہ معنے ہیں کہ اس طشت میں کوئی ایسی چیز بھری تھی جس کے دل میں ڈالنے سے دل روشن ہو گیا اور بھر گیا اور یہ تاویل امام نووی نے ایمان اور حکمت کے طشت میں سونے کی بیان کی ہے اور میرے نزدیک اس تاویل کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ طشت بھی جنت کا تھا اور جنت کے طشت میں ایمان اور حکمت کا بھرا جانا بعید نہیں ہے اس لئے کہ جنت عالم آخرت میں سے ہے اور عالم آخرت کے احکام اور ہیں وہاں بہت سی چیزیں جن کو ہم یہاں جسمانی اور موجود بالذات خیال نہیں کر سکتے جسمانی اور موجود بالذات ہونگے اسی قبیل سے ہے اعمال کا تولا جانا اور موت کا ذبح کیا جانا قرآن مجید کی سورتوں کی سفارش کرنا واللہ اعلم،

قِبَلَ یَمِیْنِہٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِہٖ بَکٰی فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ
لِجِبْرَئِیْلَ مَنْ ھٰذَا قَالَ ھٰذَا اٰدَمُ وَھٰذِہِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ نَسَمُ
بَنِیْہِ فَاَھْلُ الْیَمِیْنِ مِنْھُمْ اَھْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِیْ عَنْ شِمَالِہٖ اَھْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ یَمِیْنِہٖ
ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ بَکٰی حَتّٰی عَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ الثَّانِیَةِ فَقَالَ لِخَازِنِھَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ
خَازِنُھَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ قَالَ اَنَسٌ فَذَکَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِی السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِیْسَ
وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَاِبْرَاھِیْمَ وَلَمْ یُثْبِتْ کَیْفَ مَنَازِلُھُمْ غَیْرَ اَنَّهٗ ذَکَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِی
السَّمَآءِ الدُّنْیَا وَاِبْرَاھِیْمَ فِی السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ فَاَخْبَرَنِی ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ
ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَا یَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
عُرِجَ بِیْ حَتّٰی ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًی اَسْمَعُ فِیْهِ صَرِیْفَ الْاَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسٌ قَالَ النَّبِیُّ

ہنستے[۱] تھے اور جس وقت کہ دیکھتے تھے بائیں طرف اپنے روتے پس کہا مرحبا نبی صالح کو کہا میں نے جبرئیل کو کہ کون ہے یہ کہا جبرئیل نے کہ یہ آدم ہیں اور یہ اشخاص داہنی ان کے اور بائیں ان کے ارواحیں ہیں انکی اولاد کی پس داہنی طرف والے ان میں سے بہشتی ہیں اور یہ ارواحیں کہ بائیں طرف انکی ہیں دوزخی ہیں پس جب دیکھتے ہیں داہنی طرف اپنی ہنستے ہیں اور جب دیکھتے ہیں بائیں طرف اپنے روتے ہیں یہانتک کہ لے گئے مجھ کو جبرئیل طرف دوسرے آسمان کے پس کہا واسطے داروغہ اسکے کے کھول دروازہ پس کہا جبرئیل کے لئے اسکے داروغہ نے مانند اس چیز کے کہ کہا تھا اول آسمان کے داروغہ نے کہا انس نے پس ذکر کیا کہ آنحضرت نے پایا آسمانوں میں آدمؑ اور ادریسؑ اور موسٰیؑ اور عیسٰیؑ اور ابراہیم کو اور نہیں بیان کی کیفیت منازل و مقام انکے کے سوائے اسکے کہ ذکر کیا کہ پایا آدم کو پہلے آسمان میں اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان میں[۲] کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجھ کو ابن حزم نے کہ تحقیق ابن عباسؓ اور ابا حبہ انصاریؓ تھے کہتے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اوپر لے جایا گیا مجھ کو یہانتک کہ چڑھا میں ایک مکان ہموار بلند پر سنتا میں اس میں آواز قلموں کے لکھنے کی[۳] اور کہا ابن حزمؓ نے اور انسؓ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرض کیں اللہ تعالے نے میری امت پر پچاس نمازیں پس پھرا میں اسکو لے کر

[۱] ہنستے تھے، قاضی عیاضؒ نے کہا اس مقام پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ کافروں کی روحیں تو سجین میں رہتی ہیں جو ساتویں زمین میں ہے یا اسکے نیچے ہے یا میں رہتی ہیں اور مومنوں کی روحیں جنت میں آرام پاتی ہیں پھر یہ روحیں آدم کے پاس کیونکر جمع تھیں اور اسکا جواب یہ ہے کہ شاید حضرت آدمؑ کے پاس ان روحوں کے پیش ہونے کا ایک وقت معین ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتفاق سے اسی وقت وہاں پہنچے تو ان روحوں کو دیکھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ کافر ارواح کا جہنم میں اور مومن ارواح کا جنت میں رہنا ہمیشہ نہ ہو بلکہ خاص ایک وقت میں ہوتا ہو جیسے قرآن مجید میں ہے کہ صبح اور شام جہنم کے سامنے اس کا ٹھکانا جنت میں پیش کیا جائیگا اور اس سے کہا جائیگا کہ تیرا یہ ٹھکانا ہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ پہنچائے تجھ کو اس جگہ اور یہ بھی احتمال ہے کہ جنت حضرت آدم کے داہنی طرف ہو اور جہنم بائیں طرف ہو واللہ اعلم، [۲] اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان میں، یہ روایت گذشتہ کے مخالف نہیں ہے جس میں حضرت ابراہیمؑ کا ساتویں آسمان میں ملنا مذکور ہوا کیونکہ حضرت ابراہیم چھٹے آسمان میں ملے اور ساتھ ساتویں پر چلے گئے، [۳] آواز قلموں کے لکھنے کی، جو فرشتوں کے لکھنے سے نکلتی تھی اور یہ لکھنا فرشتوں کا یا تو اللہ کے احکام اور وحی یا وہ لوح محفوظ سے نقل (باقی بر صفحہ آئندہ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى
فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ
أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا
فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ
إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ
لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ
انْطَلَقَ بِي حَتّٰى انْتَهٰى بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ
الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۵۵۹۶ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْتُهِيَ بِهِ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ

یہاں تک کہ گزرا میں موسےٰ پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نے بسبب تمہارے تمہاری امت پر کہا میں نے فرض کیں پچاس نمازیں کہا موسیٰ نے پس پھر جا طرف رب اپنے کے اس لئے کہ امت تیری نہیں طاقت رکھے گی اس کی پس پھیرا مجھ کو موسیٰ نے پس موقوف کیں اللہ نے ایک حصہ پس پھرا میں طرف موسیٰ کے اور کہا میں نے کہ موقوف کیں اللہ نے بعض اتکی پس کہا کہ پھر جا کر عرض کر رب سے اس لئے کہ تحقیق امت تیری نہیں طاقت رکھے گی اسکی پس پھر گیا میں پس عرض کی میں نے پس موقوف کیں اور بعض ان میں سے پس پھرا میں طرف موسیٰ کے کہا موسےٰ نے کہ پھر جا طرف رب اپنے کی اس لئے کہ تیری امت نہیں طاقت رکھے گی اس کی پس خوب عرض معروض کی میں نے رب سے پس فرمایا یہ پانچ نمازیں ہیں اور پچاس ہیں نہیں بدل کیا جاتا قول نزدیک میرے پس پھرا میں طرف موسےٰ کے پس کہا کہ عرض کر اپنے رب سے پس کہا میں نے کہ شرم کی میں نے اپنے رب سے پھر لے جایا گیا مجھ کو یہاں تک کہ پہنچایا گیا مجھ کو طرف سدرۃ المنتہیٰ کے حالانکہ ڈھانکا تھا سدرۃ المنتہیٰ کو رنگوں نے نہیں جانتا میں کہ کیا ہے حقیقت ان رنگوں کی پھر داخل کیا گیا میں بہشت میں پس ناگہاں اس میں تھے گنبد موتیوں کے اور ناگہاں خاک بہشت کی مشک تھی۔ (بخاری مسلم)

۵۵۹۶ - اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ کہا جب کہ رات کو جایا گیا رسول اللہ کو پہنچایا گیا آپؐ کو طرف سدرۃ المنتہیٰ کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) کرتے تھے، قاضی عیاض نے کہا یہ دلیل ہے اہل سنت کے مذہب کی کہ وحی اور مقادیر سب اللہ تعالےٰ کی لوح محفوظ میں لکھتے ہیں قلموں سے اور یہ لکھنا ایک حکمت الٰہی ہے جس سے وہ غیب کی باتیں اپنے بندوں کو بتانا چاہتا ہے ورنہ خود وہ بے پروا ہے کتابوں سے اور اس کو یاد رکھنے کے لئے لکھنے کی ضرورت نہیں اور جو لوگ اس قسم کی آیتوں یا حدیثوں کی تاویل کرتے ہیں اور ظاہر سے ان کو پھیرتے ہیں وہ ضعیف النظر ہیں اور ضعیف الایمان اس لئے کہ جب شریعت میں یہ امور وارد ہیں اور عقلاً محال نہیں ہیں تو ان میں تاویل کی کیا ضرورت ہے اور اللہ تعالےٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جسے چاہتا ہے قاضی عیاضؒ نے کہا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا اس مقام تک جانا اور سارے پیغمبروں کے مقام سے آگے بڑھ جانا دلیل ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی اور پیغمبروں پر۔ ❊ ❊ ❊

فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ فَاُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُهْبَطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا اُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ
الْخَمْسَ وَاُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ مِنْ اُمَّتِهٖ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۹۷۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ
رَاَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ فَسَاَلَتْنِيْ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ
اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا

اور سدرۃ آسمان چھٹے میں ہے[1] طرف سدرۃ کے پہنچتی ہے وہ چیز کہ چڑھائی جاتی ہے زمین سے پس لے لی جاتی ہے اس سے اور طرف سدرہ کے پہنچتی ہے وہ چیز کہ نیچے اتاری جاتی ہے اسکے اوپر سے پس لے لی جاتی ہے اس سے پڑھا ابن مسعودؓ نے فرمایا اللہ نے اسوقت کہ ڈھانک لیا سدرہ کو اس چیز نے کہ ڈھانکا کہا ابن مسعودؓ نے وہ پروانے ہیں سونے کے کہا ابن مسعودؓ پس دی گئیں رسولؐ خدا کو معراج میں تین چیزیں دی گئیں پانچ نمازیں اور دی گئیں آیتیں کہ اخیر سورہ بقرہ میں ہیں اور بخشے گئے گناہ واسطے اس شخص کے کہ نہ شریک کرے ساتھ اللہ کے امت اسکی سے کسی چیز کو بخشے گئے (مسلم)

۵۵۹۷۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں حجر میں اس حال میں کہ جماعت[2] قریش پوچھتی تھی مجھ سے احوال جانے میرے کا شب معراج میں طرف بیت المقدس کے پس پوچھیں مجھ سے نشانیاں بیت المقدس کی کہ یاد نہیں رکھتا تھا میں انکو پس غمگین کیا جاتا کہ ہرگز نہیں غمگین کیا گیا میں مانند اسکے پس بلند کیا اسکو اللہ نے میرے لئے اس حال میں کہ دیکھتا تھا میں اسکو نہیں

---

[1] چھٹے میں، پہلی حدیثوں میں گذرا کہ سدرۃ المنتہیٰ ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور ممکن ہے جمع کرنا ان دونوں روایتوں میں اس طرح ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ چھٹے آسمان میں ہے اور ڈالیاں اس کی ساتویں آسمان کے اوپر ہوں اس لئے کہ وہ نہایت بڑا درخت ہے، [2] جماعت، معراج مکے میں ہجرت سے ایک برس پہلے ہوئی اور اس میں اختلاف ہے کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہے کہ بیداری میں روح اور بدن دونوں سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثوں سے صاف یہی ثابت ہوتا ہے اور اگر خواب میں معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات میں داخل نہ ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نہ کرتے اور بیت المقدس کی حضرتؐ سے سب نشانیاں نہ پوچھتے اور جو انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں اس قدر تیز حرکت قیاس میں نہیں آتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ صرف قیاس میں نہ آنے سے کوئی امر محال نہیں ہو سکتا خود زمین کی حرکت کو دیکھو اٹھارہ ہزار میل ایک گھنٹہ میں طے کرتی ہے یعنی توپ کے گولے سے ایک سو بیس گنا جلدی جا رہی ہے پھر نہ زمین کے اجزا میں تفرقہ ہوتا ہے اور نہ ہم کو کسی قسم کی پریشانی ایسی تیز حرکت سے حاصل ہوتی ہے اور جن لوگوں کے نزدیک آفتاب متحرک ہے اور زمین ساکن ہے تو آفتاب زمین سے دس کروڑ میل کے فاصلہ پر ہونے سے اس کا مدار ساٹھ کروڑ میل کا ہوا اور ساٹھ کو ۲۴ پر تقسیم کرو تو ہر ساعت میں اڑھائی کروڑ میل آفتاب کی حرکت ہوئی حالانکہ اس قدر تیز حرکت سے نہ آفتاب کا جرم پھٹتا ہے نہ اسکے اجزا میں تفرق واقع ہوتا ہے اس سے بھی زیادہ تیز حرکت کو دیکھو روشنی جو آفتاب سے ہم تک پہنچتی ہے اسکی حرکت ایک منٹ میں ایک کروڑ بیس لاکھ میل ہے اگر کوئی کہے کہ روشنی ایک عرض ہے جو دوسرے جسم سے قائم ہے اور کلام جواہر کے حرکات میں ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس کا یہ خیال ہی غلط ہے کہ روشنی عرض ہے بلکہ روشنی ایک جسم ہے جو چھوٹے چھوٹے اجزا سے مرکب ہے اور وہ اجزا نہایت تیزی (باقی بر صفحہ آئندہ)

اَبْنَائِهِمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَإِذَا عِيسَى قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلوٰةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلوٰةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي،

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۹۸۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

پوچھتے تھے قریش مجھ سے پھر خبر دیتا تھا میں ان کو اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں بیچ ایک جماعت کے انبیاء میں سے پس ناگہاں موسیٰ کھڑے نماز پڑھتے ہیں ناگہاں موسیٰ ایک مرد ہیں میانہ قد دراز ہوئے بالوں کے گویا کہ وہ مردوں شنوہ کے سے ہیں اور ناگہاں عیسیٰ بھی کھڑے نماز پڑھتے ہیں نزدیک تر ہیں لوگوں کا ساتھ اسکے از روئے مشابہت کے عروہ بن مسعود ثقفی ہے پس ناگہاں ابراہیم بھی کھڑے نماز پڑھتے ہیں مشابہ ترین لوگوں کے ساتھ ابراہیمؑ کے یار تمہارا ہے یعنی ذات شریف اپنی پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا میں ان کا جبکہ فارغ ہوا میں نماز سے کہا مجھ کو ایک کہنے والے نے اے محمدؐ یہ مالک ہے داروغہ دوزخ کا پس سلام کر ان کو پس التفات کیا میں نے اس کی طرف پس پہلی کی اس نے سلام کرنے میں مجھ پر (مسلم) اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے،

تیسری فصل

۵۵۹۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ انھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جبکہ جھٹلایا مجھ کو قریش نے کھڑا ہوا میں حجر میں پس ظاہر دکھایا اللہ نے مجھ کو بیت المقدس پس شروع کیا میں نے کہ خبر دیتا تھا اس کی نشانیوں سے حالانکہ میں دیکھتا تھا طرف اس کی (بخاری مسلم)

(بقیہ صفحہ سابقہ) کے ساتھ وہ روشن جسم سے سب طرف پھینکے جاتے ہیں پھر جب حرکت کی تیزی کی کوئی انتہا نہ نکلی اور نہ جسم کی سختی کی تو اس صورت میں خدا وند کریم کی قدرت کاملہ سے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ ایک جسم کو جتنی چاہے اس سے زیادہ تیزی عنایت فرمائے گو ہمارے قیاس اور عادت سے بعید ہے، (حواشی صفحہ ہذا) ؎ ۵ موسیٰ کھڑے، اب اگر کوئی کہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت موسیٰ کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور بیت المقدس میں ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر آسمان پر ان سے ملے یہ کیسے ہو سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے قبر میں جو آپؐ نے دیکھا یہ تو معراج سے پہلے تھا اور بیت المقدس میں ان کے ساتھ نماز پڑھی معراج کی رات میں پھر موسیٰ آپؐ سے پہلے آسمان پر چلے گئے یا یہ نماز آسمانوں سے لوٹنے کے بعد پڑھی ہو، ٭ ٭ ٭

بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۹۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْاَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهٖ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَّا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۶۰۰: وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُّ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ

باب ہے بیچ بیان معجزوں کے

پہلی فصل

۵۵۹۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھا میں نے مشرکین کے قدموں پر گویا کہ وہ ہمارے سروں پر ہیں اور ہم غار میں تھے پس کہا میں نے یا رسول اللہ اگر کوئی ان میں سے نگاہ کرے جگہ پاؤں اپنے کو تو دیکھ لے گا ہم کو پس فرمایا حضرتؐ نے اے ابو بکرؓ کیا ہے گمان تیرا ساتھ ان دو شخصوں کے کہ خدا ہے تیسرا ان کا[۱]۔ (بخاری، مسلم)

۵۶۰۰: اور براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ روایت کی اپنے باپ سے یہ کہ انہوں نے کہا واسطے ابی بکرؓ کے کہ اے ابی بکر خبر دو مجھ کو کہ کیا کیا تم نے[۲] اس وقت کہ رات کو چلے تم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے[۳] کہا ابو بکرؓ نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچھ اگلے[۴] دن میں سے یہاں تک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور خالی ہوئی راہ کہ گزرتا تھا اس میں کوئی پس دکھائی دیا ہم کو ایک پتھر دراز کہ واسطے اس کے سایہ تھا نہیں آیا تھا اس پہ آفتاب[۵] پس اترے ہم اس کے پاس اور ہموار کی ہم نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جگہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تاکہ سوئے حضرتؐ اس پر اور بچھایا میں نے اس جگہ ایک پوستین اور کہا میں نے سو رہیے آپؐ یا رسول اللہ اور میں نگہبانی کروں[۶] گا گرد تمہارے پس سو رہے آنحضرتؐ اور

[۱] یعنی تیسرا ان کا، یہ حدیث ہجرت کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اس حدیث سے آنحضرتؐ کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی اور اسی کی طرف اشارہ ہے آیت الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار میں رفیق غار صرف حضرت صدیقؓ ہیں ہجرت میں فقط یہی تھے حضرت کے ساتھ اور اصحاب پہلے نکل گئے تھے بعض پیچھے نکل آئے اور غار سے مراد جبل ثور کا غار ہے کہ ثور کے اوپر کی جانب میں تھا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہے نواح مکہ میں بقدر مسافت ایک ساعت بھر کے، [۲] کیا کیا تم نے، یعنی تم نے اور آنحضرتؐ نے، [۳] رات کو چلے یعنی سفر کیا تم نے مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کے لئے بعد نکلے غار سے، [۴] اور کچھ اگلے دن میں سے، یعنی دوسرے دن، [۵] نہیں آیا تھا یعنی اسکی غاروں میں اس وقت دھوپ نہیں پہنچی تھی، [۶] اور میں نگہبانی، یعنی دیکھتا ہوں گا ادھر ادھر اور خبر لیتا رہوں گا دشمنوں کے آنے کی۔

فَإِذَا أَبِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي فِيهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ

نکلا میں درحالیکہ نگہبانی کرتا تھا گرد حضرتؐ کے پس ناگہاں دیکھتا ہوں ایک چرواہے کو کہ چلا آتا ہے سامنے سے کہا میں نے کہ کیا ہے تیری بکریوں میں دودھ کہا چرواہے نے ہاں ہے کہا میں نے کیا تو دوہے گا تو دودھ کہا اس نے ہاں پس پکڑی اس نے ایک بکری اور دوہا کاٹ کے پیالہ میں تھوڑا سا دودھ اور ساتھ میرے چھاگل تھی کہ اٹھایا تھا میں نے اسکو واسطے نبی صلعم کے کہ سیراب ہوتے تھے آنحضرتؐ اس سے پیتے اور وضو کرتے پس آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس مکروہ جانا میں نے جگانا آنحضرتؐ کا پس موافقت کی میں نے آنحضرتؐ کی یہانتک کہ خود بیدار ہوئے حضرتؐ پس ڈالا میں نے کچھ پانی میں سے دودھ پر یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک پس کہا میں نے پیجئے یا رسول اللہؐ پس پیا حضرتؐ نے یہانتک کہ خوش ہوا میں پھر فرمایا آپ نے کہ کیا نہیں آیا وقت کوچ کا عرض کیا میں نے کہ ہاں آیا کہا ابوبکرؓ نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈھلنے آفتاب کے اور پیچھے[۲] سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک پس کہا میں نے آیا ہمارے پکڑنے کو دشمن یا رسول اللہؐ پس فرمایا آنحضرتؐ نے غم نہ کر خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ پس دعا کی سراقہ پر نبی صلعم نے پس دھس گیا[۳] ساتھ سراقہ کے گھوڑا اسکا پیٹ تک سخت زمین میں پس کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہوں میں تم کو کہ بددعا کی تمنے مجھ پر پس دعا کرو میرے لئے پس تم اگر کرے گو تو اللہ کو گواہ کرتا ہوں تمہارے واسطے یہ کہ پھیر دوں گا میں کفار کی طلب کو تم سے پس دعا کی سراقہ کے لئے نبی صلی اللہ

[۱] آیا میں یعنی دودھ لے کر پس مکروہ جانا میں نے جگانا حضرتؐ کا تو دیؐ نے کہا یہ جو آپؐ نے اس لڑکے کے ساتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اس دودھ کا مالک نہ تھا اسکی چار توجیہیں کی ہیں ایک یہ کہ مالک کی طرف سے مسافروں ورمہمانوں کو دودھ پلانے کی اجازت تھی دوسرے یہ کروہ جانو اکسی دوست کے ہوں گے تیسرے یہ کہ حربی کا مال تھا جس کو امان نہیں ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے چوتھے یہ کہ وہ مضطر تھے اور اول کی دو توجیہیں عمدہ ہیں [۲] اور پیچھے اہل مکہ نے سراقہ اور بہت آدمیوں کو حضرتؐ کے پیچھے بھیجا کہ جو کوئی حضرتؐ کو لائے اسکو ہم سو اونٹ دینگے اور یہ سراقہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوگئے تھے [۳] پس دھس گیا یہ حدیث معجزہ ہے ہمارے حضرت صلعم کا کہ آپ کے دعا کرنے سے سراقہ دھنسنے لگا فتح مکہ کے بعد یہ سراقہ مسلمان ہو گئے تھے اس حدیث سے کئی طرح سے حضرت صدیق اکبرؓ کی فضیلت ثابت ہوئی اول یہ کہ حضرتؐ نے اپنے ساتھ اور صدیقؓ کے ساتھ خدا تعالیٰ کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہے جو خدا اور رسولؐ کے ساتھ شمار میں آئے دوسرے یہ کہ ایسے سخت وقت میں تمام عالم حضرتؐ کا جانی دشمن تھا صدیقؓ نے حضرتؐ کا ساتھ دیا اور اپنی جان و مال اور خاندان کی بربادی حضرتؐ کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جانثاری کیا ہوگی تیسرے یہ کہ معمول ہے کہ ایسے سخت وقت میں جس میں جان کا خوف ہو اس کو ساتھ لیتے ہیں جس کے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت بھروسہ ہوتا ہے تو حضرتؐ کا صدیقؓ کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہے کہ حضرتؐ کے نزدیک صدیق اکبرؓ سے زیادہ کوئی جانثار معتمد دوست یار خاص نہ تھا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفِيتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا
رَدَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٥٦٠١ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ
عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا
يَنْزِعُ الْوَلَدَ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ
كَبِدِ حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ

علیہ وسلم نے پس نجات پائی اس نے پس شروع کیا اسرافہ نے کہ نہیں ملتا تھا کسی کافر سے مگر کہ کہتا کفایت کئے گئے تم طلب میں پس
نہیں ملتا تھا سرافہ کسی سے مگر کہ پھیر دیتا تھا اس کو۔ (بخاری مسلم)

۵۶۰۱ - اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سنا عبداللہ بن سلام نے آنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حالانکہ عبداللہ ایک ملک میں تھا
کہ چنتا تھا میوہ درختوں سے پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس اور عرض کیا تحقیق میں پوچھتا ہوں تم سے تین چیزیں کہ نہیں جانتا ہے انکو مگر نبی ایک تو یہ کہ ہوگی
اول علامت قیامت کی دوسری یہ کہ کیا ہوگا اول کھانا بہشتیوں کا تیسرے یہ کہ کیا چیز کھینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اسکے کی یا اسکی ماں کی
طرف فرمایا حضرت نے کہ خبر دی مجھ کو ان چیزوں کی جبرئیل نے ابھی اسے پر اول علامت قیامت کی پس ایک آگ ہوگی جمع کریگی لوگوں کو جانب
مشرق سے طرف مغرب کے اور لیے پر اول کھانا کہ کھائیں گے اسکو بہشتی پس زیادتی مچھلی کی کلیجے کی ہوگی اور جس وقت کہ غالب ہوتا ہے پانی
مرد کا عورت کے پانی پر تو کھینچ لیتا ہے باپ اپنی مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہے پانی عورت کا تو کھینچ لیتی ہے عورت اپنی مشابہت
کی طرف کہا عبداللہ نے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بلا شبہ تم رسول خدا کے ہو اے رسول اللہ تحقیق یہودی

سلہ میں پوچھتا ہوں، یہ عبداللہ بن سلام حضرت یوسف کی اولاد میں سے تھے اور توریت کے بڑے عالم تھے حضرت کی خبر سنکر حاضر ہوئے اور مسلمان ہوکر جلائے
صحابہ کرام سے ہوئے اور یہ جو فرمایا میوہ چنتا تھا درختوں سے یعنی اپنے باغ کا پھل اتارتا تھا اور مقصود بیان بیان واقع ہے یا مبالغہ ہے بیچ آنے اسکے
کے آنحضرتؐ کے پاس جلدی سے کہ باوجودیکہ ایک کام میں تھا اور فرصت نہ تھی لیکن چونکہ صفات آنحضرتؐ کے توریت میں پڑھ کر اور تحقیق کر کر منتظر ظہور
نبوت کا تھا بجز رونق افزائی حضرتؐ کے سب کام چھوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا، سلہ نبی، یا وہ شخص کہ جو معلوم کرے نبی سے یا اس کی کتاب سے کیونکہ وہ بھی تو
اکثر جانتا ہی تھا مگر توریت کے پڑھنے سے اسکو معلوم ہوا تھا، سلہ جبرئیلؑ نے ابھی یہ اس لئے فرمایا کہ اسکو اس بات کا وہم نہ آئے کہ انہوں نے کسی اہل کتاب
سے سن لیا ہوگا اور تنبیہ کرنا بھی منظور تھا کہ گوش ہوش سے سنے اور حضرت جبرئیل کا اترنا اور وحی کا آنا معلوم کرے، سلہ ایک آگ ہوگی، آخر تک اس آگ کا
ذکر باب اشراط الساعۃ میں ہو چکا، سلہ غالب ہوتا ہے، ملا علی قاری نے معنے سبق کے علاوہ غلب لکھتے ہیں اور شیخ علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے پیش سے
شود، یعنے رحم میں پہلے پڑتا ہے اور بعد اسکے لکھا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کی مشابہت کا سبب والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ
پہلے پانی پڑتا ہے اس کا رحم میں اور باب الغسل کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشابہت کا سبب غلبہ یا سبقت ہے تو سبقت سے، تو سبقت دونوں معنی

تَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ فَقَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۶۰۲ : وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَّيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ

بڑے بہتانی ہیں اور تحقیق اگر وہ جانیں اسلام لانا میرا پہلے اسکے کہ پوچھو تم ان سے تو جھوٹ باندھ لیں گے مجھ پر پس آئے یہودی پس فرمایا حضرت نے کہ کیسا شخص ہے عبداللہ تم میں کہا انہوں نے کہ بہتر ہے ہم میں اور بیٹا ہے بہتر ہمارے کا اور سردار ہے ہمارا اور بیٹا ہے ہمارے سردار کا فرمایا حضرتؐ نے کہ خبر دو مجھ کو اگر اسلام لاوے عبداللہ بن سلام کہا یہودی نے کہ پناہ میں رکھے اس کو اللہ اسلام لانے سے پس نکلے عبداللہ بن سلام اور کہا گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمدؐ رسول خدا کے ہیں پس کہنے لگے یہودی بہت برا ہے ہم میں اور بیٹا ہے بدترین ہمارے کا پس عیب لگاتے لگے اسکو کہا عبداللہ نے یہ ہے وہ چیز[1] کہ تھا میں ڈرتا یا رسول اللہ (بخاری)

۵۶۰۲ ۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا اسوقت کہ پہنچی خبر ہم کو ابی سفیان کے آنے کی اور کھڑے ہوئے سعد بیٹے عبادہ[2] کے پس کہا سعد نے یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے اگر حکم کیجئے آپ ہم کو یہ کہ داخل کریں ہم سواری کے جانوروں کو دریا میں تو البتہ داخل کرینگے ہم ان کو دریا میں اور اگر فرمایئے ہم کو یہ کہ ماریں جگر سواریوں کے برق غماد[3] تک تو البتہ کریں ہم کہا انسؓ نے پس بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پس نکلے یہاں تک کہ اترے بدر میں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونے فلاں کی ہے اور رکھتے تھے ہاتھ اپنا زمین پر اس جگہ اور اس جگہ کہا انسؓ

---

[1] یہ ہے وہ چیز کہ تھا میں ڈرتا یہی ہے معمول اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہیں اور جبکہ اس نے راہ حق اختیار کی تو فوراً اس پر طعن و تشنیع کرنے لگتے ہیں، [2] سعد بن عبادہ، یہ انصار کے رئیس تھے یہ حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے اس میں ہے کہ جب آپؐ نے مشورہ کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی آپؐ نے جواب نہ دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی جب بھی آپ مخاطب نہ ہوئے آخر سعد بن عبادہ انصار کے رئیس اٹھے، آخر حدیث تک اور آپ کا مطلب یہی تھا کہ انصار کی رائے دریافت اس وجہ سے کہ مہاجرین کی تعداد نہایت قلیل تھی اور وہ مقابلہ کے لائق نہ تھے، بغیر انصار کے شریک ہوئے دوسرے یہ کہ انصار سے لڑائی کا اقرار نہیں ہوا تھا بلکہ انصار نے آپؐ سے صرف یہ عہد کیا تھا کہ اگر کوئی دشمن آپ کا قصد کرے گا تو اس کو روکیں گے اس وجہ سے آپؐ نے ان سے رائے لینا چاہی، [3] برق غماد تک یہ ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے، ✤ ✤ ✤

يَدَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۰۳ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُوبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۰۴ :- وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۰۵ :- وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَمَامَهٗ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمْ حَيْزُومُ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے پس[۱] نہ تجاوز کیا کسی نے ان میں سے اس جگہ سے کہ ہاتھ رکھا رکھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ (مسلم)

۵۶۰۳ :- اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال میں کہ وہ خیمہ میں تھے روز بدر کے بار الٰہی مانگتا ہوں میں تجھ سے امان تیری اور ایفاء وعدہ تیرا خدا وندا اگر چاہے[۲] تو نہ عبادت کیا جائے گا تو بعد آج کے دن کے پس پکڑا ابوبکرؓ نے دست مبارک حضرتؐ کا اور کہا بس ہے تم کو اس قدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تم نے دعا کرنے میں اپنے رب سے پس نکلے آنحضرتؐ خیمہ سے جلدی کرتے ہوئے مارے خوشی کے اور فرماتے تھے شکست دی جائے گی جماعت کفار کو اور پھیریں[۳] گے پشت کو۔ (بخاری)

۵۶۰۴ :- اور اسی ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن بدر کے کہ یہ جبرئیل[۴] ہیں پکڑے ہوئے سر اپنے گھوڑی کا جبرئیل پر ہے

۵۶۰۵ :- اور یہ بھی ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا اس وقت کہ ایک شخص مسلمانوں میں سے روز جنگ بدر کے دوڑتا تھا اور حملہ کرتا تھا پیچھے ایک شخص کے مشرکوں میں سے کہ آگے اس کے تھا ناگہاں سنی آواز کوڑے کے مارنے کی اوپر مشرک کے اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہے اقدام کر اے حیزوم[۵] ناگہاں دیکھا اس مسلمان نے طرف مشرک کے آگے اپنے کہ گرا چت ہو کر پھر دیکھا طرف اس مشرک کی پس ناگہاں پڑ گیا تھا اسکی ناک پر اور پھٹ گیا تھا منہ اس کا مانند مارنے کوڑے کے پس سبز ہو گئی تھی تمام جگہ مارنے[۶] کی پس آیا انصاری اور بیان کیا رسول اللہ سے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ سچ کہتا ہے تو

---

[۱] نہ تجاوز کیا، یہ معجزہ ہوا آپ کا، [۲] اگر چاہے تو یعنی ہم کو ہلاک کرنا جنگ بدر میں حضرتؐ نے دیکھا کہ با سامان ہزار آدمی کافروں کا لشکر ہے اور حضرتؐ کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی، اگر کوئی شک کرے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا جواب یہ ہے کہ صحابہؓ کو تسکین ہوا اپنی بے سامانی سے نہ ڈریں اسواسطے کہ انکو یقین تھا کہ حضرتؐ کی دعا بیشک مقبول ہے، [۳] چونکہ آنحضرتؐ درمیان خوف و رجا کے تھے اب جانب امید کی غالب آئی آپ پر بسبب وعدہ الٰہی کے پس خوش ہو کر اٹھے اور خبر دی مشرکوں کی شکست اور مومنوں کی نصرت کی بطریق معجزہ کے چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت، [۴] یہ جبرئیل ہیں حضرتؐ نے جب جنگ خندق کے بعد جنگ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب یہ حدیث فرمائی [۵] اے حیزوم یعنے آگے بڑھ حیزوم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا ابن ہشام نے اپنے سیرت میں باسناد صحیح ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ ایک نے بنی غفار میں سے ان سے کہا میں اور میرا ایک چچازاد بھائی مشرک تھے بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۰۶۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ عَنْ يَّمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُقَاتِلَانِ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِيْ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۶۰۷۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهٗ لَيْلًا وَّهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهٖ حَتّٰى اَخَذَ فِيْ ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ اَنِّيْ قَتَلْتُهٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتَّى انْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِيْ فَوَقَعْتُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ اُبْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِيْ فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

یہ فرشتہ تیسرے آسمان کے کومک سے تھا پس قتل کیا مسلمانوں نے اس دن ستر کو اور قید کیا ستر کو، (مسلم)

۵۶۰۶۔ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ دیکھا میں نے داہنی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بائیں طرف ان کی دن احد کے دو شخصوں کے کہ ان پر تھے کپڑے سفید لڑتے تھے وہ لڑنا مانند سخت تر ین لڑتے آدمیوں کے نہیں دیکھا میں نے ان دونوں کو پہلے اس سے اور نہ پیچھے اس سے یعنی جبرئیل اور میکائیل[1] (بخاری مسلم)

۵۶۰۷۔ اور براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو طرف ابی رافع[2] کے پس گئے ابی رافع کے پاس عبداللہ بن عتیک اس کے گھر میں رات کو اس حال میں کہ وہ سوتا تھا پس مار ڈالا اس کو پس کہا عبداللہ بن عتیک نے پس رکھی میں نے تلوار اسکے پیٹ میں کہ پہنچی اسکی پیٹھ کی طرف پس معلوم کیا میں نے کہ مار لیا میں نے اسکو پس شروع کئے میں نے کھولنے دروازے یہاں تک کہ پہنچا میں طرف زینے کی پس رکھا میں[3] نے پاؤں اپنا پس گر پڑا میں زینے سے چاندنی رات میں پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندھا میں نے اسکو پگڑی سے پھر چلا میں طرف اپنے یاروں کے پس پہنچا میں نبی صلعم کی جناب میں اور بیان کیا میں نے سارا ماجرا پس فرمایا حضرت نے کہ پھیلا تو پاؤں اپنا پس پھیلایا میں نے پاؤں اپنا پس ہاتھ پھیرا حضرت نے پاؤں پر پس (گویا کبھی اس میں شکایت ہی نہ تھی) (بخاری)

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والوں کے ساتھ شریک ہوں ہم پہاڑ پر ہی تھے کہ ایک ٹکڑا ابر کا ہمارے نزدیک آیا اس میں گھوڑوں کی آواز آتی تھی میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا بڑھ حیزوم یہ حال دیکھ کر میرے بھائی کا دل ہل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا اور میں بھی مرنیکے قریب ہو گیا پر اپنے تئیں سنبھالا [illegible] یعنے کوڑے کے زہر سے، سلہ میکائیل باب کی ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے آدمیوں کی شکل بن سکتے ہیں ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ سب کافروں کے تباہ کرنیکے لئے کافی تھا پر اسکو یہ منظور ہوا کہ مسلمان جنکو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جائیں اپنی تعداد بڑھنے سے یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی طرح لڑیں اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے، سلہ ابی رافع کے، یہ ایک یہودی تھا کنیت اسکی ابو الحقیق سخت دشمن تھا آنحضرت کا کہ عہد شکنیاں کیں اور فتنے برپا کئے اور آپکی ہجو کی اور اپنے قلعہ میں آپ سے پناہ لی اس پر آپ نے کتنے صحابہ کو عبداللہ بن عتیک کے ہمراہ کیا کہ جا کر اسکو اچانک مار ڈالیں سلہ میں نے، یعنی زینہ کا پایہ سمجھ کر اور وہ زمین تھی، سلہ اچھا یہ معجزہ ہوا آپکا کہ صرف آپکے ہاتھ پھیرنے سے ٹوٹا پاؤں [illegible]

۵۶۰۸ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتّٰى

۵۶۰۸ :- اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تحقیق[1] ہم روز خندق[2] کے کھودتے تھے پس نمودار ہوا ایک پتھر سخت پس آئے صحابہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی یہ پتھر سخت ہے کہ ظاہر ہوا ہے خندق میں پس فرمایا حضرتؐ نے کہ میں اتروں گا پھر کھڑے ہوئے حضرتؐ اور پیٹ حضرتؐ کا بندھا ہوا تھا ساتھ پتھر کے اور رہے تھے ہم تین دن اس حال میں کہ نہ چکھتے تھے کوئی چیز چکھنے کی پس لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال اور مارا اس پتھر پر پس ہوگیا پتھر سخت ریت پھسلنی پس گیا میں طرف بیوی اپنی کی پس کہا میں نے کہ کیا ہے تیرے پاس کچھ پس تحقیق دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اثر بھوک شدید کا پس نکالا اس بیوی نے ایک تھیلا کہ اس میں قریب سوا دو سیر کے جو تھے اور تھا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا پس ذبح کیا میں نے اسکو اور پیسے بیوی نے جو یہاں تک کہ ڈالا ہم نے گوشت ہانڈی میں پھر آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور چپکے سے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ذبح کیا ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسے ہیں میری بیوی نے قریب سوا دو سیر کے جو پس آئیے آپؐ اور کچھ لوگ ساتھ آپؐ کے پس آواز دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل خندق تحقیق جابرؓ نے تیار کی ہے مہمانی پس جلدی چلو تم پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ اتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہانتک کہ آؤں میں اور تشریف لائے حضرتؐ پس نکال لایا میں روبرو حضرتؐ کے آٹا گندھا ہوا پس آپ نے دہن ڈالا آپؐ نے اس میں اور دعا برکت کی اس کے لئے پھر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری

[1] تحقیق ہم یعنی جماعت صحابہ کی، [2] روز خندق کے خندق کے دن سے احزاب کی لڑائی مراد ہے ہجرت سے چوتھے برس یہود بنی نضیر جو مدینے سے نکالے گئے ہر قوم میں پھرے اور قریش اور فزارہ اور غطفان کو اور بنی قریظہ کو جو مدینے کے پاس تھے جمع کر کے حضرت صلعم پر چڑھا لائے بارہ ہزار آدمی مسلمان کم تھے تین ہزار مدینے سے باہر لشکر پڑا گرد خندق کھودی جب فوجیں آئیں دور دور سے لڑتے رہے قریب ایک مہینے تک پھر ایک رات اللہ تعالے نے ان پر ہوا بھیجی تند کافروں کی آگیں بجھ گئیں بھوکے رہے اور خیمے گر پڑے گھوڑے چھوٹ گئے کافروں کا سب لشکر برباد ہوا بھاگ اٹھ کر چلے گئے یہ جنگ احزاب کہلاتی ہے اور جنگ خندق بھی اس حدیث میں خندق کھودنے کا بیان ہے اور اس اثنا میں آپؐ کے کئی ایک معجزات کے ظاہر ہونے کا بیان ہے سخت پتھر کا آپؐ کے کدال مارنے سے ریت ہوکر بہ جانا سوا دو سیر جو اور ایک بکری کے چھوٹے سے بچے سے تین ہزار آدمیوں کا سیر ہوجانا فیا رب صل وسلم دائما ابدا، علی حبیبک خیر الخلق کلہم ؎

أَجِيَّ وَجَاءَ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَأَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٥٦٠٩ :۔ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٦١٠ :۔ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ اَلْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

کے پس آپ نے دہن ڈالا اور دعا برکت کی کی پھر فرمایا بلا روٹی پکانے والی کو پس چاہیئے کہ پکاوے وہ ساتھ تیرے اور نکال گوشت ساتھ چمچے کے ہانڈی اپنی سے اور نہ اتارو ہانڈی کو چولھے پر سے اور تھے اہل خندق ہزار مرد تھے پس قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی البتہ کھایا[۱] سب نے یہاں تک کہ باقی چھوڑا اسکو اور پھرے اس حال میں کہ تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تھی جیسے کہ تھی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تھا جیسے کہ تھا۔ (بخاری، مسلم)

۵۶۰۹ :۔ اور ابو قتادہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر کو اسوقت کہ کھودتے تھے عمار خندق کو پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ ہاتھ پھیرتے تھے عمار کے سر پر اور فرماتے تھے افسوس[۲] بیٹے سمیہ کے قتل کریگی تجھ کو ایک جماعت کہ نکل جائے گی امام برحق کی اطاعت سے (مسلم)

۵۶۱۰ :۔ اور سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ متفرق ہو گئے گروہ کفار کے حضرتؐ کے مقابلہ سے اب جہاد کریں گے ہم ان پر اور وہ نہیں لڑیں گے ہم سے ہم چلیں[۳] گے طرف ان کی۔ (بخاری)

---

[۱] البتہ کھایا سب نے، یہ آپ کا معجزہ نہایت مشہور ہے اور اس کی سند بہت معتبر ہے اور سوائے اس کے بہت معجزے ہیں حضرتؐ کے بڑھ جانا تھوڑے سے کھانے کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہو جانا اس کا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا تنہ درخت خرما کا وغیرہ ذلک جو مشہور ہیں یہاں تک کہ مجموعہ ان کا ہو گیا ہے بمنزلہ تواتر کے اور حاصل ہوا ہے علم قطعی بسبب ان کے اور علماء اسلام نے جمع کی ہیں نبوت کی دلیلیں بیچ کتابوں میں اور بہت اچھی ان سب میں کتاب بیہقی کی ہے مسمی بہ دلائل النبوت، [۲] افسوس بیٹے سمیہ کے، عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا جبکہ علی مرتضیٰؓ اور معاویہ بن ابی سفیان میں جنگ صفین ہوئی تب عمار شہید ہوئے علی مرتضیٰؓ کے لشکر میں تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب نزاع پڑا علیؓ اور معاویہؓ کی خلافت میں تو راشد حضرت علیؓ کے ساتھ ہوا اس لئے کہ حضرت عمار ان ہی کی رفاقت میں شہید ہوئے اور اس حدیث میں حضرت نے خبر دی تھی کہ عمارؓ کو ایک فرقہ باغیہ قتل کریگا اور قتل کیا ان کو حضرت معاویہؓ کے لوگوں نے غرض حق طرف حضرت علیؓ کے تھا اور حضرت معاویہؓ سے خطائی اجتہادی ہوئی کہ مقام ملامت نہیں اس حدیث سے عمار کی فضیلت نکلی دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت نے فرمایا عمارؓ پر کبھی پیش نہ کئے گئے دو امر کہ نہ اختیار کیا گیا اس میں سے بہتر کو اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جب عمارؓ نے حضرت علیؓ کا ساتھ اختیار کیا تو رشد حضرت علیؓ کے ساتھ ہی ہوا، [۳] ہم چلیں گے، چنانچہ اسی طرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے آپ صلعم سے حوصلہ لڑائی کا نہ رہا پھر حضرت علی آٹھویں سال مکے پر چڑھ کر گئے اور اس کو فتح کیا۔

٥٧١١ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ -

٥٧١٢ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا

٥٧١١ - اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا جب کہ پھرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکھے ہتھیار اور غسل کیا آئے حضرت کے پاس جبرئیل اس حال میں کہ آنحضرتؐ جھاڑتے تھے سر اپنا گرد سے پس کہا جبرئیلؑ نے حضرتؐ کو کہ تحقیق آپؐ نے تو رکھے ہتھیار قسم ہے اللہ کی میں نے نہیں رکھے ہتھیار نکلو طرف ان کافروں کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہاں پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نے طرف بنی قریظہ[1] کے پس نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کے (بخاری مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انسؓ نے گویا میں دیکھتا میں طرف غبار کے کہ اٹھا تھا بیچ کوچہ بنی غنم کے سواروں کی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیلؑ کے تھے جس وقت چلے رسول اللہ طرف بنی قریظہ کے۔

٥٧١٢ - اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ پیاسے ہوئے لوگ دن حدیبیہ کے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ان کے تھی چھاگل پس وضو کیا اس سے پھر متوجہ ہوئے لوگ طرف آنحضرتؐ کے عرض کیا کہ نہیں ہے ہمارے پاس پانی کہ وضو کریں ہم اس سے اور پیویں اس کو مگر یہی پانی ہے کہ جو آپ کی چھاگل میں ہے پس رکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا چھاگل میں پس لگا پانی جوش مارنے آنحضرتؐ کی انگلیوں سے درمیان میں سے مانند چشموں کے کہا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پس پیا ہم نے اور وضو کیا ہم نے کہا گیا واسطے حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کہ کتنے تھے تم کہا حضرت جابرؓ نے اگر ہوتے ہم لاکھ تو البتہ

---

[1] بنی قریظہ) بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینہ کے قریب دو تین کوس ان کی بستی اور گڑھے تھے حضرتؐ میں اور ان میں صلح تھی جب پانچواں سال ہجرت کے بعد جنگ کے کفار قریش عرب کے بہت قوموں کو مدینے پہ چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم سے قول توڑا اور کافروں کے ساتھ شریک ہوگئے اس لڑائی کو جنگ خندق اور جنگ احزاب کہتے ہیں کافروں کا لشکر دس ہزار تھا اور آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا لشکر تین ہزار، چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خداوند تعالےٰ نے نہایت سرد ہوا چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو۔

- قِيلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۶۱۳ :- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۶۱۴ :- وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کفایت کرتا ہم کو تھے ہم پندرہ سو[1] (بخاری مسلم)

۵۶۱۳ :- اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ سو دن حدیبیہ کے اور حدیبیہ ایک کنواں ہے پس کھینچا ہم نے پانی اس کا پس نہ چھوڑا ہم نے اس میں ایک قطرہ پس پہنچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آئے آنحضرت[2] کنوئیں کے پاس اور بیٹھے کنوئیں کے کنارے پر پھر منگایا آپ نے پاس پانی کا اور وضو کیا پھر بعد وضو کے پانی منہ میں لیا اور دعا کی پھر ڈالا آپ نے منہ کوئیں میں پھر فرمایا چھوڑ دو اس کنوئیں کو ایک ساعت[3] پس خوب سیراب کیا لوگوں نے اپنے تئیں اور اپنی سواری کے جانور تکو یہاں تک کہ کوچ کیا وہاں سے (بخاری)

۵۶۱۴ :- اور عوف تابعی نے رجاء سے انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کہا تھے ہم ایک سفر میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شکایت کی آپ سے لوگوں نے پیاس کی پس اترے آنحضرت[2] اور بلایا فلاں شخص کو نام لیتا تھا اس فلانے کا ابو رجاء اور بھول گیا اس کے نام کو عوف اور بلایا حضرت علی کو بھی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونوں اور ڈھونڈو پانی پس ملاقات کی ان دونوں نے ایک عورت سے کہ بیٹھی ہے درمیان دو پکھال کے اونٹ پر یا درمیان دونوں سطیحوں پانی کے پس لائے وہ دونوں صحابی اس عورت کو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اتارا اس عورت کو اونٹ پر سے اور منگوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باسن پس ڈالا پانی اس میں پکھال کے دہانوں میں

---

[1] تھے ہم پندرہ سو، یہ بھی ایک عظیم الشان معجزہ ہے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور براء کی حدیث آئندہ میں ہے کہ یہ معجزہ حدیبیہ کے کنوئیں میں واقع ہوا تو وہ اور یہ ایک معجزہ نہیں ہیں بلکہ حدیبیہ میں دو بار معجزہ صادر ہوا ایک بار پیالہ میں اور بار کنوئیں میں، [2] ایک ساعت یعنی تھوڑا سا زمانہ اور عرف میں ساعت مدت قلیل کو کہتے ہیں اور یہ اس لئے فرمایا کہ اس قدر زمانہ میں کچھ پانی بھر جائے شاید یہ اشارہ ہو اس طرف کہ ساعت قبولیت کی واقع ہوگی بنتیج اور مراد اس سے ساعت نجومیہ ہو نہ عرفیہ کہا یہ ملا علی قاری نے، [3] کوچ کیا وہاں سے، اس حدیبیہ والوں کی چودہ سو تعداد مذکور ہے تو یہ حدیث جابر کی حدیث گذشتہ کی جس میں ایک ہزار یا پانچ سو کا عدد مذکور ہے مخالف نہیں کیونکہ کل تعداد ایک ہزار چار سو سے کچھ زیادہ تھی تو جس نے ایک ہزار پانچ سو کہا اس نے کسر کو گڑوا دیا، ..لم اعادہ ہوں گے اور ۱۰۰ ان کے خادم ☆ ☆ ☆

بِاِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيْهِ اَفْوَاهَ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ اَسْقُوْا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيْنَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَّعَنَا وَاِدَاوَةٍ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اِنَّهَا اَشَدُّ مِلْئَةً مِّنْهَا حِيْنَ ابْتَدَأَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۶۱۵ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَّسْتَتِرُ بِهٖ وَاِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اِحْدٰهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ

سے اور آواز دی گئی لوگوں میں کہ پانی پلاؤ پس لیا پانی جنہوں نے کہا عمران نے پس پیا ہم نے حالانکہ پیاسے تھے ہم چالیس مرد یہاں تک کہ سیراب ہوئے ہم پھر بھری ہم نے ہر مشک اور ہر چھاگل کہ ہمارے ساتھ اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق الگ ہوئی اس چھاگل سے اس حال میں کہ تحقیق شان یہ تھی کہ البتہ شبہ ڈالا جاتا تھا طرف ہمارے یہ کہ وہ چھاگل بہت بھری ہوئی ہے اپنے اس وقت سے کہ شروع کیا تھا آپ نے پانی لینا اس سے۔ (بخاری، مسلم)

۵۶۱۵ :- اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ اترے ہم ایک میدان کشادہ میں پس تشریف لے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے پس نہ دیکھی کوئی چیز کہ پردہ کریں ساتھ اس کے اور ناگہاں دیکھے آنحضرت نے دو درخت بیچ کنارے میدان کے پس گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کے ان دونوں میں سے پس پکڑی ایک شاخ اس کی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ فرمانبرداری کر میری ساتھ حکم خدا تعالیٰ کے پس گمدی رکھی اس درخت نے ساتھ آنحضرت کے مانند اونٹ پڑے ہوئے کے کہ فرمانبرداری کرتا ہے اپنے کھینچنے والے کی یہاں تک کہ آپ درخت دوسرے کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اس کی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ کرنے کے میرے ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے پس تابعداری کی ساتھ آپ کے اسی طرح یہاں تک کہ جس وقت آئے آنحضرت آدھو آدھ اور درمیان ان دونوں کے فرمایا کہ بلحاظ میرے ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے پس مل گئے وہ دونوں رہا میں کہتے ہیں

۱ پانی لینا، اس روایت میں اتنا اور ہے کہ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو کسی نے کھجور کسی نے آٹا کسی نے ستو اسکو دیئے پھر آپ نے اس عورت سے فرمایا جا اور اس طعام کو اپنے گھر والوں کو کھلا اور دریافت کرلے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ بھی کم نہیں کیا لیکن خدا نے ہم کو پانی پلایا یہ حدیث بھی معجزہ ہے ہمارے آنحضرت صلعم کا، ۲ رفع حاجت کے لئے یعنی پاخانہ کے لئے، ۳ کوئی چیز، یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ وغیرہ سے، ۴ پردہ کریں، لوگوں سے، ۵ دو درخت، یہ معنی ہیں جملہ واذا شجرتین بشاطئ الوادی کے کہا طیبی نے شجرتین اسی طرح منسوب مروی ہوا ہے صحیح مسلم اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں شجرتان ہے رفع کے ساتھ تو منسوب ہونے کی حالت میں یہ معنی ہونگے اور پائے آپ نے دو درخت آگے ہوئے میدان کے کنارے پر، اور مصابیح کے شارح نے لکھا ہے کہ شجرتین منصوب ہے رائے محذوف کی وجہ سے اور ایک نسخہ میں شجرتان ہے اور وہ ظاہر ہے، ۶ فرمانبرداری یعنی واسطے پردہ کرنے کے میرے، ۷ پس مل گئے وہ دونوں، یعنی یہاں تک کہ رفع حاجت کی آپ نے،

وَكَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَيْنِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۱۶: وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۱۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ

(رواہ البخاری)

پس بیٹھا میں اس حال میں کہ باتیں کرتا تھا اپنے دل میں پس ظاہر ہوا مجھ سے التفات اور دیکھا ایک جانب کو یعنی التفات کیا میں نے تو ناگہاں دیکھتا ہوں آنحضرت کو کہ تشریف لئے آتے ہیں ادھر کو اور ناگہاں دیکھتا ہوں میں ان دونوں درختوں کو کہ تحقیق جدا ہو گئے ہیں پس جا کھڑا ہوا ہر ایک درخت ان

۵۶۱۶: ۔ اور یزید بن ابی عبیدؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے نشان ضربہ کا بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے پس کہا میں نے اے ابو مسلم کیا ہے یہ زخم کہا یہ زخم ہے پہنچا تھا مجھ کو دن خیبر کے پس کہا لوگوں نے کہ پہنچایا گیا سلمہ پس حاضر ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پھونکا آپ نے اس زخم کی جگہ میں تین بار پھونکنا پس نہ پایا میں نے دکھ اس کا اس وقت تک، (بخاری)

۵۶۱۷: ۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ خبر پہنچائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی لوگوں کو اس سے پہلے کہ آوے لوگوں کو خبر ان کے مرنے کی پس فرمایا آپ نے لیا جھنڈا زیدؓ نے پس شہید کئے گئے پھر لیا جعفرؓ نے پس شہید کئے گئے پھر لیا عبداللہ بن رواحہؓ نے پس شہید کئے گئے اور آنکھیں آپ کی آنسو گراتی تھیں یہاں تک کہ لیا نشان شمشیر نے

---

۱ باتیں کرتا تھا یعنی بیچ واقعہ ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکھا میں نے آنحضرتؐ سے اپنے دل سے کہتا تھا کہ یہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتیں دل میں کرتا تھا جیسے کہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنے دل سے باتیں کرتا ہے اور اس کو حدیث نفس کہتے ہیں، ۲ پس جا کھڑا ہوا اس حدیث میں دو معجزے مذکور ہیں ایک ان درختوں کا اپنی جگہ سے چلا آنا اور آپس میں مل جانا دوسرا ان کی اپنی اپنی جگہ میں ہٹ جانا، ۳ ابو مسلم، سلمہ بن اکوع کی کنیت ہے، ۴ پہنچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا یعنی سخت زخم لگا تھا کہ لوگوں نے گمان کیا کہ مر گیا، ۵ جھنڈا زیدؓ نے آپ نے جنگ موتہ میں لشکر بھیجا اس کے تین سردار مقرر کئے اور فرمایا کہ اگر زیدؓ شہید ہو تو جعفر طیارؓ سردار ہے اور اگر جعفرؓ شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہؓ سردار ہے چنانچہ جب جنگ ہوئی تو یہ تینوں سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہاں کی خبر اسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینہ میں لوگوں سے فرمائی پھر اسی کے موافق خبر آئی، ۶ ظاہر ہوا مجھ سے، یعنے مشغول تھا میں اپنے دل کے ساتھ اور التفات کیا اور دیکھا میں نے تو ناگہاں دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لئے آتے ہیں آخر تک،

سُيُوفِ اللّٰهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۱۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ

تمشیرا ان خدا سے مراد رکھتے تھے حضرت خالد بن ولیدؓ کو یہاں تک کہ فتح دی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان پر۔ (بخاری)

۵۶۱۸:۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حاضر تھا میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن غزوہ حنین[1] کے پس جب ملے مسلمان اور کافر پھرے مسلمان پشت دیکر پس شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایڑ کرتے تھے اپنے خچر کو طرف کفار[2] کے اور میں پکڑے ہوئے تھا لگام خچر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھامتا تھا میں اسکو بارادہ اس کے کہ نہ جلدی کرے خچر طرف دشمنوں کے اور ابوسفیان بن حارث پکڑے ہوئے تھا رکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عباسؓ آواز دے اصحاب[3] سمرہؓ کو پس کہا عباسؓ نے اور تھے وہ مرد بلند آواز سے کہ کہاں ہیں اصحاب سمرہؓ پس کہا عباسؓ نے قسم ہے اللہ کی البتہ گویا کہ پھرنا اصحاب سمرہؓ کا اسوقت کہ سنی آواز میری تھا مانند پھرنے گایوں کے اپنے بچوں پر پس کہا انہوں نے اے قوم حاضر[4] ہیں اے قوم حاضر ہیں کہا عباسؓ نے پس لڑے مسلمان ساتھ کافروں کے اور دعوت انصار میں یوں تھا کہتے ہیں غازی اے گروہ انصار کے اے گروہ انصار کے پھر مختصر ہوا پکارنا[5] اور اولاد حارث بن خزرج کے پس دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ وہ اپنے خچر پر سوار تھے مانند اس شخص کے کہ دراز کرتا ہے گردن اپنی طرف قتال ان کے پس فرمایا آپؐ نے یہ وقت گرم ہونے لڑائی کا ہے

---

[1] حنین کے، یہ ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے اور یہ غزوہ واقع ہوا بیچ شوال کے ۸ھ میں بعد فتح مکہ کے، [2] طرف کفار، یہ بات آپ کی کمال شجاعت پر دلالت کرتی ہے کہ ایسے سخت وقت میں جب کہ ساتھ کے لوگ بھاگ گئے آپ کفار پر حملہ کر رہے ہیں، [3] اصحاب سمرہؓ کو، ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے کیکر کے درخت کے تلے حدیبیہ میں بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جائیں گے اور ہرگز نہ بھاگیں گے، [4] حاضر ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے بلکہ بعض نو مسلم جو تیروں کی بارش سے لوٹے تو مسلمانوں میں گڑبڑ ہو گئی، [5] پکارنا، یعنی تمام ہوا اور حارث بن خزرج ایک جماعت ہے انصار کی، ۱۲

حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۱۹۔ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ اَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَالِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُهٗ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پھر پس آنحضرتؐ نے کنکریاں پھینکا انکو کفار کے سینہ پر پھر فرمایا شکست کھائی کافروں نے قسم ہے رب محمدؐ کی پس قسم ہے اللہ کی نہ تھی شکست مگر بسبب اس کے کہ پھینکیں آپؐ نے کنکریاں پس ہمیشہ[1] دیکھتا رہا میں شدت ان کی ضعیف اور حال ان کا ذلیل۔ (مسلم)

۵۶۱۹۔ ابو اسحٰق سے روایت ہے کہا ایک شخص نے واسطے براء بن عازبؓ کے کہ اے ابا عمارہ کیا بھاگے تم کافروں سے دن حنین کے کہا براءؓ نے قسم ہے اللہ کی نہیں پیٹھ[2] دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے و لیکن نکلے نوجوان آپؐ کے صحابہؓ میں سے کہ نہ تھے ان پر بہت سے ہتھیار پس ملے ایک قوم تیر انداز[3] سے کہ نہ نزدیک[4] تھا کہ گرے ان کا تیر پس مارے اس قوم نے ان نوجوانوں کو تیر نہیں قریب تھے کہ خطا کریں پس متوجہ ہوئے وہ نوجوان اس وقت میں طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے[5] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اپنے خچر سفید پر اور ابو سفیانؓ بن حارث چلاتے تھے آگے آپؐ پس اترے آپؐ اور طلب کی اللہ سے مدد اور کہا میں نبی ہوں[6] کچھ جھوٹ نہیں اس میں میں بیٹا ہوں عبد المطلب کا پھر صف باندھ کر کھڑا کیا صحابہؓ کو (مسلم) اور واسطے بخاری کے ہیں معنی اس کے اور ایک روایت بخاری اور مسلم میں آیا ہے کہ کہا براء بن عازبؓ نے کہ تھے ہم قسم اللہ کی جس وقت سخت ہوتی لڑائی پناہ ڈھونڈتے طرف انکے اور تحقیق ہم میں بہادر وہ شخص ہوتا کہ برابر کھڑا ہوتا۔

[1] ہمیشہ، اس حدیث سے آپؐ کے دو معجزے ثابت ہوئے فعلی اور خبری فعلی تو کنکریوں کا پھینکنا اور اس سے کافروں کو شکست ہونا، خبری بیان کرنا آپ کا پیشتر سے کہ کافروں کو شکست ہوگئی اور وہ بھاگی ہونا، [2] نہیں پیٹھ دی، یعنی نہ حقیقتاً اور نہ صورتاً، [3] تیر انداز یعنی ہوازن سے، [4] نہ نزدیک تھا یعنی ایسے تیر انداز تھے کہ خطا نہیں کرتا تھا تیر ان کا، [5] طرف رسول صلعم کے، یعنی مدد مانگنے کے لئے پس اس صورت میں ان پر بھاگنا صادق نہیں آتا کیونکہ طلب مدد کے لئے آئے تھے کہ پھر مل کر خوب لڑیں، [6] نبی ہوں، نوویؒ نے کہا یہ کلمہ موزوں ہے مگر پھر موزوں کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لئے بعض فقرے موزوں قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے لن تنالوا البر حتی تنفقوا یا نصر من اللہ و فتح قریب یا یرزقہ من حیث لا یحتسب حالانکہ یہ شعر نہیں ہیں اور اپنے تئیں عبد المطلب کا بیٹا قرار دیا کس لئے کہ عبد المطلب مشہور شخص تھے اور عرب آپ کو ان کا بیٹا کہتے معلوم ہوا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاکوع اور علی مرتضیٰؓ نے کہا انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی میں بطور افتخار کے ممنوع ہے۔"

۵۶۲۰ :۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۲۱ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهٗ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ

۵۶۲۰ :۔ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جہاد کیا ہم نے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن حنین کے پس پشت دی بعض صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نے پس جبکہ گھیرا کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اترے آپ خچر سے پھر لی[1] آنحضرتؐ نے ایک مٹھی خاک کی زمین سے پھر مقابل کیا آپؐ نے ساتھ اس خاک کے کافروں کے مونہوں کے کہا برے ہوئے منہ ان کے پس نہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی آدمی کو مگر کہ بھر دیا اللہ تعالیٰ نے اس کی دونوں آنکھوں کو ساتھ خاک اس مٹھی سے پس پھرے کافر پیٹھ دیکر پس شکست دی ان کو اللہ نے اور بانٹیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمتیں ان کی اور درمیان مسلمانوں کے، (مسلم)

۵۶۲۱ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا حاضر ہوئے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ حنین میں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے حق میں ان لوگوں میں سے کہ ہمراہ آپؐ کے تھے دعوٰی کرتا تھا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص[2] دوزخی ہے پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافروں سے سخت ترین لڑنا اور بہت لگے اس کو زخم پس آیا ایک شخص[3] اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! خبر دو مجھ کو حقیقت حال اس شخص کے سے کہ فرماتے ہو تم کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے تحقیق وہ لڑا راہ خدا میں سخت ترین لڑنا پس بہت[4] لگے اس کو زخم پس فرمایا آپؐ نے آگاہ رہو کہ وہ دوزخیوں[5] میں سے ہے پس قریب تھے

---

[1] پھر لی، اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنی تو نے یہ مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اس حدیث میں آپؐ کے تین معجزے مذکور ہیں ایک تو یہ کہ اس قبضہ کی مٹی سب کی آنکھوں میں پہنچی دوسرے یہ کہ ان سب کی آنکھیں اس تھوڑی سی مٹی سے بھر گئیں باوجود اس کے کہ وہ چار ہزار آدمی تھے، تیسرا شکست پانا ان کا اس سے، [2] یہ شخص اس کا نام قزمان تھا اور تھا وہ منافقوں میں سے اگرچہ ظاہر نہ تھا نفاق اس کا، [3] ایک شخص، یعنی صحابہؓ میں سے تعجب کرتا ہوا، [4] بہت لگے اس کو زخم، یعنی ظاہر حال اس کا یہ ہے کہ وہ بہشتی ہے، [5] دوزخیوں میں، یعنی بات وہی ہے جو کہی میں نے اگرچہ ظاہر ہو تجھ کو خلاف اس کے، ٭ ٭ ٭

بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوٰى بِيَدِهٖ إِلٰى كِنَانَتِهٖ
فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۲۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى أَنَّهٗ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهٗ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا
اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ

بعض لوگ[1] کہ شک[2] کریں پس وہ اس حال پر تھا ناگہاں پایا اس نے درد زخموں کا پس قصد کیا ساتھ اپنے کے طرف ترکش اپنے کے اور کھینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتھ اس تیر کے پس دوڑے گئے کتنے ایک مسلمانوں میں سے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! سچی کی اللہ تعالیٰ نے بات آپؐ کی تحقیق کاٹا سینہ اپنا فلانے نے اور مار ڈالا اپنے تئیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ میں بندہ خدا کا ہوں اور رسول اس کا (فرمایا) اے بلال رضؓ پس خبر دے لوگوں کو ساتھ اس کے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالیٰ قوی کرتا ہے[3] اس دین کو بسبب مرد فاجر کے (بخاری)

۵۶۲۲ = اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کیا سحر کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ البتہ آنحضرتؐ کے خیال میں ڈالا جاتا تھا کہ انہوں نے کی ہے ایک چیز اور حالانکہ نہیں ہے[4] تا وقتیکہ تھے آپؐ ایک روز نزدیک میرے دعا کی اللہ تعالیٰ سے اور دعا کی اس سے پھر فرمایا آپؐ نے کیا جانتی ہے اے عائشہؓ کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا میرے لئے بیچ اس امر کے کہ طلب کیا میں نے آئے میرے پاس دو مرد[5] بیٹھا ایک ان مردوں میں سے میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس پھر کہا ایک نے ان میں سے

[1] بعض لوگ، یعنی ضعیف الایمان، [2] کہ شک کریں، یعنی آنحضرتؐ کی خبر میں کہ اس قدر کوشش سے لڑتا ہے کیونکہ فرماتے ہیں وہ دوزخی ہے یہ شخص منافق تھا ظاہر میں مسلمان دل میں کافر اگرچہ اس نے اسلام کے لئے بہت کوشش کی لڑا اور زخمی ہوا پر ایمان نہ ہونے سے کوئی کوشش اسکی کام نہ آئی معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے انسان کتنی ہی نیک باتیں کرے مسلمانوں کی مدد کرے اسلام کو فائدہ پہنچائے پر وہ جنتی نہیں ہو سکتا، [3] اللہ تعالیٰ قوی کرتا ہے، اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہیں یا فقیر اور عالم جو اپنے نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہیں انکے حق میں بھی اس حدیث کو سمجھنا چاہیئے، [4] اور حالانکہ نہیں ہے، یعنی آنحضرتؐ پر ایسا نسیان غالب آگیا کہ گمان کرتے کہ فلاں چیز کی ہے حالانکہ نہ کی ہوتی اور گمان کرتے کہ فلاں کام نہیں کیا حالانکہ کر چکتے اور یہ نسیان امر دنیا میں تھا نہ امر دین میں، جادو یہ ہے کہ آدمی کام کرے جس کو لوگ عادتاً نہیں کر سکتے اور ان کاموں کا ذریعہ عبادت اور تقویٰ اور دعا اور تلاوت اسمائے الٰہی نہ ہو ورنہ اس کو کرامت یا عمل کہیں گے اور نہ اسباب ظاہرہ جیسے آلات سے کام لینا جیسے ریل تار وغیرہ وغیرہ اور کثرت جیسے رسی پر چلنا،

[5] دو مرد یعنی دو فرشتے بصورت انسان" ☆

جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِىْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِىْ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجْعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِىُّ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِىْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّ جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِىْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِىْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۶۲۳:۔ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ

واسطے دوسرے کے کہ کیا ہے بیماری اس شخص کو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا گیا[1] ہے کہا ان میں سے ایک نے اور کس نے سحر کیا ہے اس کو لبید بن اعصم یہودی نے کہا اس شخص نے کس چیز میں سحر کیا ہے کہا دوسرے نے بیچ کنگھی کے اور ان بالوں کے کہ کنگھی کرنے سے جھڑتے ہیں اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کے کہا پس کہاں رکھا اس کو پس کہاں رکھا اس کو کہا بیچ کنوئیں ذروان کے پس گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان کتنے ایک آدمیوں اپنے اصحاب سے طرف اس کوئیں کے پس فرمایا یہ کنواں ہے کہ دکھلایا گیا مجھ کو گویا کہ پانی اس کنوئیں کا پانی مہندی کا سا تھا اور گویا کہ کھجور کے شگوفے اس کے سر تھے شیطانوں کے پس نکالا اس کو آنحضرت صلعم نے (بخاری مسلم)

۵۶۲۳:۔ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہا کہ اس وقت کہ تھے ہم حاضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بانٹ رہے تھے مال[2] آیا آپؐ کے پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تھا[3] بنی تمیم میں سے پس کہا اس نے یا رسول اللہ عدل[4] کر تقسیم میں پس فرمایا آپؐ واسطے ہے تجھ کو پس کون انصاف کرے گا جب کہ نہ انصاف کیا میں تحقیق نا[5] امید ہوا تو اور زیان کار ہوا تو اگر نہ انصاف کروں میں

[1] سحر کیا گیا ہے الخ حکمت اس میں یہ تھی کہ کافر آنحضرتؐ کے معجزے دیکھ کر جادو گر کہتے اور مشہور یوں ہے کہ جادو گر پر جادو نہیں چلتا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو ان کے نزدیک بھی آپ کو جادو گر کہنا صحیح نہ ہوا، [2] بانٹ رہے تھے مال، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچھ سونا مٹی ملا ہوا بھیجا اور اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چار آدمیوں کے درمیان بانٹ دیا ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا القمہ چوتھا دید یہ چاروں عرب میں سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اس لئے کہ وہ کچا سونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں کو دیا دلداری کے واسطے اس پر مردود نے اعتراض کیا، [3] بنی تمیم میں سے کہ ایک بڑے قبیلے کا نام ہے، [4] عدل کر تقسیم میں الخ یعنے سب کو برابر دو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کو ان کی حاجت کے مطابق اور مصلحت کے لحاظ سے دیا اس میں امام مختار ہے، [5] تحقیق، یعنے اس لئے نا امیدواری اور رسوا مندی تمہاری میری عدالت میں ہے اور مجھ کو رحمۃ للعالمین کیا ہے اور واسطے عدل کرنے کے بھیجا ہے اگر میں عدل نہ کروں تو تم کو سوا اس کے نا امیدی اور زیان کاری کے اور کچھ نہیں ہے اس کو قتل کرنے سے اس لئے روکا کہ ابتدا اسلام تھا کہ لوگ بدنام کریں گے کہ پیغمبرؐ اپنے ساتھیوں کو مارتا ہے ۔

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِئْذَنْ لِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ اِلٰى رِصَافِهٖ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ فَمَنْ

پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حکم دیجئے مجھ کو یہ کہ گردن ماروں میں اس کی پس فرمایا چھوڑ دے اسکو اس لئے کہ تحقیق اس کے لئے تابعدار ہوں گے کہ حقیر جانے گا[1] ایک تمہارا نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز انکے اور روزے اپنے کو بیچ مقابلہ روزے انکے پڑھیں گے قرآن حالانکہ نہ پڑھے گا[2] قرآن انکے حلقوں سے نکلیں گے دین سے جیسے کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے دیکھا جاتا ہے طرف پیکان اسکے طرف پیکان اسکے طرف نضی[3] اسکے اور وہ اس کی لکڑی ہے دیکھا جاتا ہے طرف پروں تیر کے پس نہیں پایا جاتا ہے تیر میں کچھ اثر درحالیکہ گزرا تیر نجاست سے اور خون سے بعض علامت اس کے تابعداروں کی یہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کا ایک دونوں بازوؤں اسکے میں سے مانند پستان عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑے گوشت کے کہ ہلتا ہوگا اور نکلیں گے اوپر بہترین[4] فرقہ کے لوگوں میں[5] سے کہا ابوسعید خدری نے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ سنی میں نے یہ حدیث پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لڑے اس جماعت خوارج سے[6] اور میں ساتھ انکے تھا پس حکم فرمایا آپؓ نے ساتھ[7] تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ علی کے پاس یہانتک کہ دیکھا میں نے طرف اسکی اوپر صفت[8] کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آیا ایک مرد کہ اندر گھسی ہوئی تھیں آنکھیں بلند پیشانی انبوہ کی داڑھی اٹھے

[1] حقیر جانے گا الخ ایک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہیں ظاہری عبادت کرتے ہیں اور دل میں ان کے ایمان نہیں یعنی دل میں شرک اور بدعت بھرا ہے تو ان کی عبادت کا کچھ اعتبار نہیں دانا مسلمان کو چاہیئے کہ انکی ظاہری عبادت پر دھوکہ نہ کھاوے، [2] نہ پڑھے گا الخ یعنی ان کے دل میں قرآن کا کچھ اثر نہ ہوگا، [3] طرف نضی اس کی کے، یعنی تیر کی لکڑی کے اور غرض یہ ہے کہ جیسے پار ہوئے تیر میں جانور کا کچھ اثر نہیں رہتا اسی طرح اس قوم میں اسلام کا کچھ اثر باقی نہ رہے گا، [4] نکلیں گے اوپر بہترین فرقہ کے، یعنی حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے باغی ہونگے یہ حدیث بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جیسے فرمایا ویسا ہی ہوا، [5] یعنی مراد وہ گمراہی اس کے ساتھ بغاوت کریں گے، [6] یعنی اپنے زمانہ کے لوگوں میں بہتر ہونگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اصحاب ان کے ہیں، [7] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ان کا، [8] یعنی جب فتح یاب ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان پر اور مارا ان کو، [9] یعنے درمیان مقتول کے، ٭

يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهٗ فَيَأْمَنُنِيَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهٗ فَمَنَعَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۶۲۴۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَهْدِيَ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ سے پس فرمایا آپ نے کہ فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ میں نافرمانی کروں پس امین جانتا ہے مجھ کو اللہ اوپر زمین کے لوگوں کے اور نہیں امین جانتے تم مجھ کو پوچھا ایک شخص نے اسکے قتل کی پس منع کیا آپ نے اسکو اسکے قتل کرنے سے پس جبکہ پیٹھ پھیری اس شخص نے فرمایا آپ نے کہ تحقیق اس شخص کے اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی پڑھیں گے قرآن نہ بڑھے انکے حلقوں سے نکلیں گے اسلام سے مانند نکل جانے تیر کے شکار میں سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو چھوڑ دینگے بت پرستوں کو (فرمایا آپ نے) اگر پاؤں میں انکو تو البتہ قتل کروں میں انکو مانند قتل کرنے عاد کے۔[۱] (بخاری، مسلم)

۵۶۲۴۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھا میں بلاتا اپنی ماں کو طرف اسلام کے اس حال میں کہ وہ مشرکہ تھی پس بلایا میں نے اسکو ایک دن[۲] پس سنائی میری ماں نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں وہ چیز کہ ناخوش رکھتا میں نے پس آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ میں روتا تھا[۳] میں پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا مانگیے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ ہدایت کرے ابوہریرہ کی ماں کو پس کہا آپ نے خداوندا ہدایت کر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو پس نکلا میں خوش حال بسبب دعا ہدایت کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب پہنچا میں طرف دروازے اپنی ماں کے پس ناگہاں دروازہ بند تھا پس سنی میری ماں نے آواز میرے قدموں کی پس کہا اسنے ٹھہر تو اپنی جگہ پر اے ابوہریرہ اور سنی میں نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری ماں نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑھنی سے[۴] پس کھولا دروازہ پھر کہا اے ابوہریرہ[۵] گواہی دیتی ہیں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتی ہوں یہ کہ محمد بندے ہیں اللہ کے اور رسول اس کے پس پھرا میں طرف رسول اللہ[۶]

---

[۱] مانند قتل کرنے عاد کے، یعنی ان کی جڑ کاٹ دوں گا، [۲] اور فرمانبرداری کر اس کی یعنی عدل کر تقسیم میں، معہ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخواست کی، [۲] بلایا میں نے اس کو ایک دن یعنی اسلام کی طرف، [۳] روتا تھا یعنی بسبب غم آنے کے اس حال پہ کہ یہ میری ماں ہے اس کی تادیب نہیں کر سکتا، [۴] اور جلدی کی اوڑھنی سے الخ یعنی مارے جلدی کے بعد پہننے کرتہ کے اوڑھنی نہ اوڑھی، [۵] اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بھی معجزہ ہے کہ فوراً آپ کی دعا قبول ہوگئی صاحب مصابیح نے اس حدیث کو مختصر کر دیا ہے اور اس کے بعد اتنا اور زیادہ ہے "میں نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈالدے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالدے تب رسول اللہ نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۲۵ :۔ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا

اس حال میں کہ میں روتا تھا مارے خوشی کے پس تعریف کی آپؐ نے اللہ کی اور کہا نیک (مسلم)

۵۶۲۵ :۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا تحقیق تم کہتے ہو[1] کہ بہت نقل کرتا ہے حدیثیں ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اللہ ہے وعدہ گاہ ہمارا[2] اور تحقیق بھائی میرے کہ مہاجرین تھے باز رکھتا تھا انکو آپؐ کی ملازمت شریف سے ہاتھ پر ہاتھ[3] مارنا اور بہ تحقیق بھائی کہ انصار ہیں باز رکھتا تھا ان کو عمل انکے مالوں[4] کا اور تھا میں ایک شخص مسکین لگا رہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوپر بھرتے پیٹ اپنے کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہرگز نہیں ہوگی یہ بات کہ پھیلاتے رہے تم میں سے کپڑا اپنا یہانتک کہ تمام کروں میں بات اپنی پھر اکٹھا کرے اور لگائے اس کو طرف اپنے سینہ کے پھر بھولے بھی میری حدیثوں میں سے کچھ کبھی پس کھولی میں نے کملی کہ نہ تھا مجھ پر کوئی کپڑا سوائے اسکے

اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی یعنی ابو ہریرہؓ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت انکے دلوں میں ڈال دے پھر کوئی مومن ایسا نہیں ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اس نے مجھ سے انتہی صاحب مشکوٰۃ نے اس کتاب کو ترک کیا ہے وجہ نہیں معلوم حالانکہ اس ٹکڑے کو بھی معجزات کے ساتھ بڑا تعلق ہے کیونکہ جیسی آپؐ نے دعا فرمائی ویسا ہی ہوا۔ ٭ [1] تحقیق تم الخ ابو ہریرہؓ کو آپ کی ہزاروں حدیثیں یاد تھیں لوگوں کو ان کی یاد پر تعجب ہوا تب لوگوں سے اس کا سبب بتلایا، [2] اور اللہ ہے، یعنی اگر میں نے کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ دن قیامت کے سزا مجھ کو دے گا اور اس حدیث کے آخر میں اتنا زیادہ ہے اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید میں اتری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا وہ آیتیں یہ ہیں ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدی من بعد ما بینٰہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللٰعنون اور فرمایا ان الذین یکتمون ما انزل اللہ من الکتب ویشترون بہ ثمنا قلیلا اولئک ما یاکلون فی بطونھم الا النار ولا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم، (ترجمہ) جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے اتارے صاف حکم اور راہ کی نشان بعد اس کے کہ ہم ان کا کھول چکے لوگوں کے واسطے کتاب میں ان کو لعنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور لعنت کرتے ہیں سب لعنت کرنے والے اور فرمایا جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ نازل کی اللہ تبارک وتعالیٰ نے کتاب سے اور یہ مول تھوڑا وہ نہیں کھاتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اور نہ سنوارے گا اور ان کو دکھ کی مار ہے، [3] ہاتھ پر ہاتھ مارنا بازاروں میں یعنی خرید و فروخت کرنا، [4] عمل ان کے مالوں کا الخ اموال سے اراضی و باغات مراد ہیں یعنے ان کو کسائی سے فراغت نہیں ہوتی تھی یہ حدیث بھی معجزہ ہے آپؐ کا کہ جیسا آپ نے پیشگوئی فرمائی ویسی ہی پوری ہوئی، ٭

حَتّٰی قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَہٗ ثُمَّ جَمَعْتُہَا اِلٰی صَدْرِیْ فَوَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِیْتُ مِنْ مَّقَالَتِہٖ ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِیْ ھٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۶۲۶ - وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِیْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ فَقُلْتُ بَلٰی وَکُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ یَدَہٗ عَلٰی صَدْرِیْ حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ یَدِہٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ اللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِیْ بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِیْ مِائَۃٍ وَّخَمْسِیْنَ فَارِسًا مِّنْ اَحْمَسَ فَحَرَّقَہَا بِالنَّارِ وَکَسَرَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۶۲۷ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَکْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُہٗ

یہاں تک کہ تمام کی نبی اللہ علیہ وسلم نے بات اپنی پھر سمیٹا میں نے اسکو طرف سینے اپنے کے پس قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے نہیں بھولا میں آپ کی حدیثوں سے کسی بھی چیز کو اس دن تک وقت روایت اس حدیث کا ہے، (بخاری، مسلم)

۵۶۲۶ - اور جریر بن عبداللہ بجلیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں آرام دیتا تو مجھ کو ذی الخلصہ[1] سے پس کہا میں نے ہاں[2] اور تھا میں کہ نہیں ٹھہر سکتا تھا گھوڑے[3] پر پس ذکر کیا میں نے اس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس مارا آپ نے دست مبارک اپنا میرے سینہ پر یہاں تک کہ دیکھا میں نے نشان آپ کے دست مبارک کا اپنے سینہ میں اور کہا خداوندا ثابت رکھ اسکو اور کردان اس کو راہ راست دکھانے والا اور راہ راست پایا گیا کہا جریرؓ نے پس نہ گرا میں اپنے گھوڑے[4] سے بعد اس کے پس روانہ ہوا جریرؓ ساتھ ڈیڑھ سو سواروں کے احمس سے پس جلا دیا جریرؓ نے ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اس کو، (بخاری، مسلم)

۵۶۲۷ - اور انسؓ سے روایت ہے کہا کہ تحقیق ایک شخص لکھتا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مرتد ہو گیا اسلام سے اور ملا ساتھ مشرکوں کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق زمین نہیں[5] قبول کرے گی اسکو کہا انسؓ نے پس خبر دی

[1] نہیں آرام دیتا تو مجھ کو ذی الخلصہ سے، یعنی نہیں توڑتا تو اس کو تاکہ میں رنج سے خلاصی پاؤں اور یہ قبیلہ خثعم کے بت خانہ کا نام تھا کہ اسکو کعبۃ الیمانیہ بھی کہتے تھے، [2] ہاں یعنی راحت دونگا آپ کو وہ بت خانہ توڑ کر، [3] نہیں ٹھہر سکتا تھا الخ یعنی گر پڑتا تھا اس سے کبھی کبھی، [4] پس نہ گرا میں الخ سبحان اللہ جریرؓ جو گھوڑے پر تھم نہیں سکتے تھے حضرتؐ کی ایک مار لگانے سے شہسوار ہو گئے اور مشق کی ضرورت نہ رہی یہ معجزہ ہے آپؐ کا حضرت جریرؓ دراز قد تھے، خوبصورت شکل تھے حضرت عمرؓ ان کو اس امت کا یوسف کہا کرتے تھے اس حدیث میں اتنا اور زیادہ ہے پھر جریرؓ گئے اور ذوالخلصہ کو آگ سے جلا دیا بعد اس کے ایک شخص جس کا نام ابو ارطات تھا خوشخبری کے لئے رسول خدا کے پاس روانہ کیا وہ اس کے پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہیں مطلب یہ تھا کہ وہ جل کر کالا ہو گیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لئے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ، [5] نہیں قبول کرے گی اس کو، سبحان اللہ جیسے آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ زمین نے اس کو قبول نہیں کیا اور باہر پھینک دیا یہ حدیث بھی آنحضرتؐ کا ایک معجزہ ہے، ۱۲

فَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْطَلْحَۃَ اَنَّہٗ اَتَی الْاَرْضَ الَّتِیْ مَاتَ فِیْھَا فَوَجَدَہٗ مَنْبُوْذًا فَقَالَ مَا شَاْنُ ھٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاہُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْہُ الْاَرْضُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۷۲۸ :۔ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَھُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۷۲۹ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا کَانَ قُرْبَ الْمَدِیْنَۃِ ھَاجَتْ رِیْحٌ تَکَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاکِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ ھٰذِہِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَاِذَا عَظِیْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ قَدْ مَاتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۳۰ :۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِھَا لَیَالِیَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ ھٰھُنَا فِیْ شَیْئٍ وَّاِنَّ عِیَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَّا نَاْمَنُ عَلَیْھِمْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ

مجھ کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے اس زمین میں کہ مرا تھا وہ شخص اس میں پس پایا اس کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس کہا کہ کیا ہے حال اس شخص کا پس کہا لوگوں نے کہ دفن کیا ہم نے اس کو کئی بار پس نہ قبول کیا اس کو زمین نے، (بخاری، مسلم)

۵۷۲۸ :۔ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ غروب ہوا تھا آفتاب پس سنی[51] آپؐ نے ایک آواز پس فرمایا کہ یہودی عذاب کئے جاتے ہیں اپنی قبروں میں (بخاری، مسلم)

۵۷۲۹ :۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہنچے نزدیک مدینہ کے چلی ایک ہوا پس قریب تھی کہ دفن کر دے سوار کو پس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجی گئی ہے یہ باد بیچ وقت مرنے ایک منافق کے پس پہنچے آپؐ مدینہ میں پس[52] ناگہاں ایک بڑا سردار منافقوں میں سے مر گیا تھا، (مسلم)

۵۷۳۰ :۔ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا نکلے[53] ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ پہنچے ہم عسفان میں[54] پس ٹھہرے آپؐ اس میں کئی راتیں پس کہا لوگوں نے نہیں ہیں ہم یہاں کچھ لڑائی کے کام میں اور تحقیق اہل و عیال ہمارے البتہ پیچھے رہے ہیں نہیں خاطر جمع ہمارے[55] ان پر پس پہنچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہیں ہے کوئی راہ[56]

---

[51] پس سنی الخ یہ بھی معجزہ ہے آپؐ کا کہ آپ پر ان کا حال کھل گیا، [52] پس ناگہاں ایک بڑا سردار یہ حدیث بھی معجزہ ہے کہ آئندہ کی خبر دی اور پھر اسی طرح واقع ہوئی، [53] نکلے ہم ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے الخ یعنی مکہ سے طرف مدینہ کی، [54] عسفان میں، یہ نام ایک بستی کا کہ مکہ سے دو منزل پر ہے، [55] خاطر جمع ہماری الخ یعنی اس سے کہ دشمن آ جائے ان پر اور غارت کرے، [56] کوئی راہ اور نہ کوچہ، لفظ شعب شین کی زبر سے راہ بیچ پہاڑ کے اور لفظ نقب ساتھ زبر نون اور جزم قاف کے راہ درمیان دو پہاڑوں کے ولیکن یہاں مراد راہ درمیان دو گھروں کے ہے یعنی گلیاں شہر کی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے انقاب مدینہ پر ملائکہ ہیں کہ نہیں آئے گا اس میں طاعون اور دجال، ؎

مَا فِي الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۳۱ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهُمَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ

اور نہ کوچہ مگر متعین ہیں ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتے ہیں مدینہ کی یہانتک کہ پہنچو تم طرف مدینہ کی طرف آپ نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہم نے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینہ کے پس قسم ہے اس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہے اسکی[۱] نہیں رکھے ہم نے اسباب[۲] اپنے اسوقت کہ داخل ہوئے ہم مدینہ میں یہانتک کہ چڑھ آئے[۳] ہم پر بنو عبداللہ بن غطفان[۴] اور نہ برانگیختہ کرتی تھی ان کو پہلے آنے ہمارے سے کوئی چیز (مسلم)

۵۶۳۱ - اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہنچا لوگوں کو قحط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پس اسوقت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے جمعہ کے دن کھڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال[۵] اور بھوکے ہوئے عیال پس دعا کیجئے اللہ سے ہمارے لئے پس اٹھائے آپ نے دونوں ہاتھ اپنے اس حال میں کہ نہ دیکھتے تھے ہم آسمان میں ایک ٹکڑا ابر پس قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہ رکھے آپ نے ہاتھ یہانتک کہ اٹھا ابر مانند پہاڑوں کے پھر نہ اترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر اپنے سے یہانتک کہ دیکھا میں[۶] نے مینہ کو کہ ٹپکتا آنحضرت کی داڑھی مبارک پر پس مینہ برسائے گئے ہم اس دن[۷] اور اگلے دن اور اگلے دن سے اگلے دن دوسرے جمعہ تک اور کھڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی[۸] اور کہا یا رسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال پس دعا کیجئے[۹] اللہ سے ہمارے لئے پس

۱ قسم کھائی جاتی ہے، یعنے اللہ عزوجل کی، ۲ اسباب اپنے، یعنی اونٹوں کی پیٹھوں سے، ۳ چڑھ آئے ہم پر، یعنے مدینہ والوں پر سبحان اللہ جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ صحابہ کے مدینہ میں آنے تک محفوظ رہا حالانکہ ان کے پیچھے لوٹ کھسوٹ کا عجیب موقعہ تھا، ۴ بنو عبداللہ بن غطفان یہ ایک قبیلہ کا نام ہے اور معنے یہ ہیں کہ مدینہ وقت نہ ہونے ان کے محفوظ تھا جیسے خبر دی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے از راہ معجزہ کے اور نہیں تھا کوئی مانع ان کی غارت کرنے اور چڑھ آنے سے اس پر سوائے نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہیں ابوسعید کے آئندہ قول کے دلہجم الخ ۵ ہلاک ہوا مال، یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب نہ پانی پانے کے، ۶ یہانتک کہ دیکھا میں نے، یعنی آپ کے منبر پر سے اترنے سے پہلے اور مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے مینہ برسنا شروع ہو گیا، ۷ ہم اس دن، یعنے بقیہ اس دن کے کہ دعا کی تھی کہ دن جمعہ کا تھا، ۸ اور کوئی، یعنے سوا اس کے، ۹ دعا کیجئے الخ کہ مینہ جائے، *

اللہ لنا فرفع یدیہ فقال اللھم حوالینا ولا علینا فما یشیر الی ناحیۃ من السحاب الا انفرجت وصارت المدینۃ مثل الجوبۃ وسال الوادی قناۃ شھرا ولم یجئ احد من ناحیۃ الا حدث بالجود وفی روایۃ قال اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الاکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشی فی الشمس متفق علیہ۔

۵۶۳۲- وعن جابر رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب استند الی جذع نخلۃ من سواری المسجد فلما صنع لہ المنبر فاستوی علیہ صاحت النخلۃ التی کان یخطب عندھا حتی کادت ان تنشق فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اخذھا وضمھا الیہ فجعلت تان انین الصبی الذی یسکت حتی استقرت قال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر رواہ البخاری۔

۵۶۳۳- وعن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ ان رجلا اکل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اٹھائے آپؐ نے دونوں ہاتھ اپنے اور کہا خداوندا برسا گرد ہمارے[1] اور نہ برسا ہم پر پس نہ اشارہ کرتے تھے آپؐ طرف کسی جانب کی ابر سے مگر کہ کھل جاتا تھا اور ہوا اوپر مدینہ کے مانند گڑھے کے[3] اور بہتا رہا نالہ قنات ایک مہینہ تک اور نہیں آیا کوئی کسی کی طرف مگر کہ خبر دی بہت بارش برسنے کی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا آپؐ نے یا الٰہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہم پر یا اللہ برسا ٹیلوں پر اور پہاڑوں پر اور اندر نالوں کے اور جگہوں اگنے درختوں کے کہا انسؓ نے پس کھل گیا ابر اور باہر نکلے ہم اس حال میں کہ ہم چلتے تھے[4] دھوپ میں۔ (بخاری)

۵۶۳۲- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تکیہ کرتے اوپر تنہ کھجور کے ستونوں مسجد کے سے پس جب بنایا گیا منبر اور کھڑے ہوئے آپؐ اس پر خطبہ پڑھنے کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتے تھے آپؐ اس کے پاس پہلے یعنی منبر کے یہاں تک کہ قریب تھا یہ کہ پھٹ جائے پس اترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم[5] یہانتک کہ پکڑا اس کو اور اپنے گلے سے لگایا اسکو پس شروع کیا اس ستون نے کہ نالہ کرتا تھا مانند لڑکے کی کہ چپکا کیا جاتا تھا گریہ و زاری سے یہانتک کہ ٹھہر گیا فرمایا آپؐ نے رویا یہ ستون اوپر نہ ملنے اس چیز کے کہ سنتا تھا ذکر سے۔ (بخاری)

۵۶۳۳- اور سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ یہ ایک شخص نے کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے پس

[1] گرداگرد ہمارے یعنی کھیتوں اور باغات میں، [2] اور نہ برسا ہم پر الخ یعنی ہمارے مکانوں پر تاکہ ضرر نہ ہو، [3] اور رہوا مدینہ، یعنی تمام اطراف مدینہ میں ابر تھا اور مینہ برستا تھا مگر مدینہ پر ابر نہ تھا اور بالکل کھل کر مانند گڑھے کے ہو گیا، [4] ہم چلتے تھے دھوپ میں اس حدیث میں آپکے دو معجزے منقول ہیں ہمارے زمانہ میں شہر نیویارک واقع امریکہ میں توپوں کے چھوڑنے اور ڈائنامیٹ اڑانے سے پانی برسانا چاہا لیکن ایک بار تو کامیابی ہوئی مگر جیدہ آباد والوں نے بہت کچھ محنت کی پانی نہ برسا اس سے معلوم ہوا کہ شہر نیویارک میں بھی انکی تدبیر سے نہیں برسا تھا بلکہ پانی برستا خاص خدا تعالےٰ کا کام ہے بندے کے اختیار سے باہر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمتہ وھو الولی الحمید،

[5] رویا یہ ستون الخ حدیث جذع حنین کے صحابہ ایک جماعت سے مروی ہے بعض نے کہا صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے اور حسن بصریؒ جب یہ حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے اے اللہ کے بندو ایک سوکھی لکڑی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں روتی تھی تم کو زیادہ رونا چاہیئے، [6] اور گئے طرف اس کے، ۔

وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا
إِلَى فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۶۳۴ :- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ
بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۶۳۵ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ أَنْ
يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ
وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِي اذْهَبْ
فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ

فرمایا آپؐ نے کھا دائیں ہاتھ اپنے کھا اس نے کہ نہیں کھا سکتا میں فرمایا آپؐ نے نہ کھا سکیو نہ باز رکھا اس کو مگر تکبر کرنے پس نہ
اٹھا سکتا تھا[1] وہ شخص دایاں ہاتھ طرف منہ اپنے کے بعد اس کے (مسلم)

۵۶۳۴ :- اور انس رضی سے روایت ہے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے[2] اور فریاد کی ایک بار پس سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے[3] پر کہ ابو طلحہ رضی
کا تھا سست رو اور پاس پاس رکھتا تھا قدم پس جبکہ پھرے آپ فرمایا کہ پایا ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو دریا[4] پس ہوا وہ بعد آپ کی سواری کے
اس طرح کا کہ کوئی گھوڑا اسکے ساتھ نہیں چل سکتا تھا اور ایک روایت میں آیا ہے پس نہ آگے بڑھ سکتا تھا اسکے کوئی گھوڑا بعد اس دن کے۔ (بخاری)

۵۶۳۵ :- اور جابر بن عبداللہ رضی سے روایت ہے کہ وفات پائی میرے باپ نے اس حال میں کہ انپر قرض تھا پس پیش کیا میں نے انکے قرضخواہوں
پر کہ لیویں تمام کھجوریں ہماری بدلے اس دین کے کہ میرے باپ پر ہے پس نہ پایا انہوں نے پس آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میں نے
کہ آپ جانتے ہیں یہ کہ باپ میرا شہید ہو گیا ہے روز احد کے اور چھوڑا ہے دین بہت اور میں چاہتا ہوں کہ دیکھیں آپ کو قرضخواہ پس فرمایا آپ نے کہ جا اور
ڈھیر لگا ہر قسم کی کھجور کے علیحدہ علیحدہ پس کیا میں نے آنحضرت کو بلایا میں نے آپ کو پس جب دیکھا قرضخواہوں نے طرف آپ کی گویا کہ وہ دلیر کئے گئے[5] مجھ پر اس وقت

---

[1] پس نہ اٹھا سکتا تھا، اس کا ہاتھ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور رسول کی مخالفت کی بعضوں نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اس کا نام بسر بن راعی العیر تھا اس حدیث سے یہ
نکلا کہ جو شخص بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بد دعا کرنا درست ہے، [2] ڈرے یعنی دشمنوں سے، [3] گھوڑے پر یعنی ننگی پیٹھ پر، [4] دریا
یعنی کشادہ قدم اور جلد رو یہ معجزہ تھا آپ کا کہ آپ کی سواری کی برکت سے نہایت سست گھوڑا تیز ہو گیا سبحان اللہ توکل اور بہادری اور
استقلال اور عزیمت اسی کو کہتے ہیں کہ آپ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لے گئے آج کل ان کی طرف یوں تو سب اچھی خصلتوں کا دعویٰ
کرتے ہیں اور بڑی بڑی شیخیاں مارتے ہیں پر امتحان کے وقت سب کچھ بھول جاتے ہیں ہم نے بچشم خود بڑے بڑے لاف زنوں کو دیکھا کہ ذرا سی
دہشت میں ان کے حواس جاتے رہے یہ حدیث بھی آپ کی نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے اتنی شجاعت اور بہادری بھی نبوت کی نشانی ہے، [5] دلیر کئے گئے
مجھ پر یعنے ایسا طور ظاہر کیا جو دلالت کرے کہ وہ سوا پورا قرض لینے کے کسی امر پر راضی نہ ہوں گے یعنے تشدد کیا مجھ پر مطالبہ میں یہ گمان کر کہ
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرما دیں گے ان کو تمام قرض یا بعض قرض کے معاف کرنے کے لئے پس پہلے ہی انہوں نے ایسا طور ظاہر کیا کہ
دلالت کرے اس پر کہ وہ ان میں سے کسی ایک بات پر بھی راضی نہیں ہو سکے، ؎

السَّاعَةِ فَلَمَّا رَاٰی مَا یَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَیْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِیْ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ یَكِیْلُ لَهُمْ حَتّٰی اَدَّی اللّٰهُ عَنْ وَّالِدِیْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰی اَنْ یُّؤَدِّیَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِیْ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰی اِخْوَانِیْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَیَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰی اِنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْبَیْدَرِ الَّذِیْ كَانَ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

٥٦٣٦ :۔ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَیَاْتِیْهَا بَنُوْهَا فَیَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَیْسَ عِنْدَهُمْ شَیْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَی الَّذِیْ كَانَتْ تُهْدِیْ فِیْهِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِیْهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ یُقِیْمُ لَهَا اُدْمَ بَیْتِهَا حَتّٰی عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِیْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِیْهَا مَا زَالَ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٦٣٧ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ

پس جب دیکھا آپ نے اس چیز کو کہ کرتے ہیں قرضخواہ پھرے آپ تین بار گرد بڑے ڈھیر کے ان میں سے پھر بیٹھے اس پر پھر فرمایا کہ بلا میرے پاس اپنے قرضخواہوں کو پس ہمیشہ ماپتے رہے آنحضرت انکے لئے یہاں تک کہ ادا کیا اللہ تعالیٰ نے میرے باپ سے دین اس کا اور میں راضی تھا کہ ادا کرے اللہ تعالیٰ دین میرے باپ کا اور نہ جاؤں[1] اپنی بہنوں کی طرف ایک کھجور لے کر پس سالم رکھے اللہ نے ڈھیر سب یہاں تک کہ تحقیق میں دیکھتا طرف اسی ڈھیر کی کہ بیٹھے تھے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم گویا کہ نہیں کم ہوئی اس میں سے ایک کھجور۔ (بخاری)

٥٦٣٦ :۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تھی ام مالک کہ ہدیہ بھیجتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی کپی میں گھی پس آتے ام مالک کے پاس بیٹے اسکے اور مانگتے سالن حالانکہ نہ ہوتا انکے پاس کچھ پس قصد کرتی ام مالک طرف اس کپی کی کہ بھیجتی تھی جس میں گھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پس پاتی اس میں گھی پس ہمیشہ تھی ام مالک کے لئے سالن گھر اسکے یہانتک کہ نچوڑا ام مالک کے لئے سالن گھر اسکے یہانتک کہ نچوڑا ام مالک نے اسکو پس آئی ام مالک نبی صلعم کے پاس پس فرمایا آپ نے کیا نچوڑا تو نے اس کپی کو کہا اس نے ہاں فرمایا اگر چھوڑتی تو اسکو بحال تو ہمیشہ[2] رہتا سالن تیرے گھر (مسلم)

٥٦٣٧ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا ابو طلحہؓ[3] نے واسطے ام سلیمؓ کے تحقیق سنی میں نے آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سست

---

[1] نہ جاؤں الخ جابرؓ کے باپ نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑیں پس جابرؓ کہتے ہیں راضی تھا کہ کسی طرح باپ کا قرض ادا ہو جائے اگرچہ کچھ باقی نہ رہے ہمارے لئے کھجوروں میں سے پوری روایت اسی طرح ہے کہ جب سب قرض ادا ہو چکا تو جابرؓ نے کہا یا حضرت سب قرض ادا ہو چکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی خبر دے خطاب کے بیٹے عمر فاروقؓ کو جابرؓ کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی جب جابرؓ نے عمر فاروقؓ کو خبر دی تو انہوں نے کہا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے اسی وقت میں جان گیا تھا کہ اب ضرور ہی برکت ہوگی اور یہ اس لئے کہ جب برکت ہوگی اور یہ اس لئے کہ جب برکت اترتی ہے ایک چیز میں اگرچہ وہ تھوڑی ہو بہت ہو جاتی ہے وہ تھوڑی چیز [2] تو ہمیشہ رہتا، یعنی اگر تو اسے مالک اس مشک کو نہ نچوڑتی تو وہ مشک گھی سے کبھی خالی نہ ہوتی یہ معجزہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ ام مالک مدینہ میں ایک سیانی تھیں قبیلہ بنو سلیم میں سے، [3] کہا ابو طلحہ نے، کہ یہ انصار میں سے تھے اور حضرت انسؓ کی ماں کے خاوند تھے،

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ فِیْہِ الْجُوْعَ فَہَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَیْءٍ فَقَالَتْ
نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ
تَحْتَ یَدِیْ وَلَاثَتْنِیْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ
بِهٖ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِمْ
فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ
نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَیْنَ
اَیْدِیْهِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

پہچانتا ہوں ان میں بھوک[1] پس کیا ہے تیرے پاس کچھ[2] کہا ام سلیم نے کہ ہاں ہے پس نکالیں ام سلیم نے کئی روٹیاں جو کی پھر نکالی ام سلیمؓ نے اوڑھنی اپنی پس لپیٹیاں روٹیوں کو اسکے ایک کونہ میں پھر چھپا دیا اسکو میرے ہاتھ کے نیچے اور عمامہ کیا میرا[3] ساتھ بعض اسکے پھر بھیجا مجھ کو طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لے گیا میں وہ روٹیاں آپ کے پاس پس پایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد[4] میں اس حال میں کہ تھے ساتھ آپ کے لوگ پس سلام علیکم کی میں نے ان سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بھیجا ہے تجھ کو ابوطلحہؓ نے کہا میں نے ہاں[5] فرمایا کہ ساتھ طعام کے کہا میں نے ہاں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ان لوگوں کے کہ ساتھ آپکے کھڑے ہو[6] پس چلے اور چلا میں بھی آگے آپ کے یہاں تک کہ آیا میں ابوطلحہ کے پاس پس خبر دی میں نے اسکو پس کہا ابوطلحہؓ نے اے ام سلیمؓ تحقیق تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لوگوں کے اور نہیں ہمارے پاس کچھ کہ کھلاویں ہم[7] ان کو کہا ام سلیمؓ نے اللہ اور[8] رسول اس کا دانا تر ہیں پس چلے ابوطلحہ یہاں تک کہ ملے رسول

---

[1] بھوک الخ کہ یہ سستی اثر اسی بھوک کا ہے، [2] کچھ یعنے کھانے کو اگرچہ تھوڑا ہی ہو، [3] اور عمامہ کیا، یعنی میرا سر ڈھانکا اور لپٹنے ایک پیچ مانند دستار کے لپیٹ دی اور انس اس زمانہ میں آٹھ، نو برس کے لڑکے تھے کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، [4] مسجد میں، مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ بنائی تھی آنحضرتؐ نے نماز کے لئے جب کہ محاصرہ کیا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق میں اس لئے کہ وقوع اس ماجرا کا غزوہ خندق ہی میں ہوا ہے مانند قصہ جابرؓ کے واللہ اعلم، [5] کہا میں نے، ہاں یہ منافی نہیں اس کی ماں کے بھیجنے کی اس لئے کہ باعث اول ابوطلحہ ہی تھے، [6] کھڑے ہو، تا ابوطلحہؓ کے گھر چلیں چونکہ آپ کو معلوم ہوا کہ انسؓ کے ساتھ چند روٹیاں ہیں نہ چاہا کہ تنہا یا دو تین آدمیوں کے ساتھ کھائیں اور ارادہ ہوا معجزہ ظاہر کرنے بھی کہ وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہے تھوڑی سی غذا سے، [7] پس خبر دی میں نے اس کو، یعنی انکے آنے کی، [8] کہ کھلاویں الخ سوائے ان چند روٹیوں کے اور کچھ نہیں ہے اور آدمی بہت سے ہیں کیونکہ ان کے آگے رکھوں تھوڑی سی چیز، [9] اللہ اور رسول، گویا ام سلیمؓ نے سمجھ لیا کہ آنحضرت صلعم اظہار معجزہ کے واسطے آئے ہیں اس سے بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوتی کہ کچھ تردد نہ کیا اور دل میں اول ہی سوچی کہ آپؐ قدر طعام کی جانتے ہیں اگر آپ مصلحت نہ جانتے تو کاہے کو تشریف لاتے ان کا فعل خالی حکمت سے نہیں سبحان اللہ ایک عورت ایسی تھیں کہ اس وقت کے بہت مردوں سے زیادہ قوت یقینی رکھتی تھیں رضی اللہ عنھا و عن اہل عصرنا وجعلنا فی زمرتہم آمین یا رب العالمین ⁂ ⁂ ⁂

فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَۃَ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَۃَ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَلُمِّیْ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ عُكَّۃً فَاَدَمَتْہُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ ثُمَّ لِعَشَرَۃٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّہٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰہَ فَاَكَلُوْا حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِیْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَیْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَیَّ عَشَرَۃً حَتّٰی عَدَّ اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوطلحہ ساتھ ان کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا اے ام سُلیم جو کچھ کہ تیرے پاس ہے پس لائیں وہ روٹیاں کہ ان کے پاس تھیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹیوں کو توڑنے کے لئے پس ریزہ ریزہ کی گئیں روٹیاں اور نچوڑا ام سلیمؓ نے کپا پس سالن کیا اس گھی کو کہ کپے میں سے نکلا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سالن روٹی میں جو کچھ کہ چاہا اللہ نے کہ کہیں[1] پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اذن[2] دے دس کو پس بلایا دس کو پس کھایا ان دس نے یہاں تک کہ سیر ہوئے پھر باہر نکلے وہ پھر فرمایا کہ بلا دس کو پس کھایا ساری قوم نے اور سیر ہوئے اور قوم ستر آدمی تھے یا اسّی[3] (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں آیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اذن دے دس کو آئے وہ دس پس فرمایا کھاؤ اور نام لو اللہ کا پس کھایا انھوں نے یہاں تک کہ کیا یہ ساتھ اسّی مردوں کے پھر کھایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابوطلحہؓ کے گھر والوں نے اور چھوڑا باقی (انسؓ) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا داخل کر مجھ پر دس آدمی یہاں تک کہ گنا چالیس شخصوں کو پھر کھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہوا میں دیکھتا تھا کہ آیا کم ہوا ہے اس میں سے کچھ یا نہیں اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پھر لیا

---

[1] جو کچھ کہ چاہا اللہ نے، یعنی دعا خیر و برکت کی، کی یا اسماء الٰہی اس میں پھونکے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پھر کہا آپ نے بسم اللہ اللّٰھم اعظم فیہما البرکۃ۔ [2] اذن دے بعض نے کہا آنحضرتؐ نے سب کو ایک ہی بار کھانے کی اجازت نہ دی کیونکہ ایک بڑی جماعت تھوڑے سے کھانے کو دیکھنے تو انکی حرص کھانے میں بڑھ جاتی اور وہ خیال کرتے کہ یہ تھوڑا سا کھانا ہم کو سیر نہ کریگا اور حرص برکت کو روک دیتی ہے بعض نے کہا مکان تنگ تھا کہا طیبیؒ نے وہ پیالا اسی قدر تھا کہ اس کے گرد اسی قدر آدمی آرام سے بیٹھ کر کھا سکتے تھے، کذا فی اللمعات، [3] ستر آدمی تھے یا اسّی الخ کہا ابن حجر نے اس روایت میں اسی طرح ستر اور اسّی کے عدد میں راوی کو شک ہے اور دوسری روایت میں شک کے سوا اسّی کا عدد مذکور ہے اور ایک روایت میں کچھ اوپر اسّی مذکور ہیں اور ان روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ جس نے اسّی کو روایت کیا ہے اس نے کسر کو گرا دیا ہے اور جس نے کچھ اوپر اسّی کا عدد بیان کیا ہے اس نے کسر کو بھی شمار کر دیا ہے اب رہی وہ روایت جس کو امام احمد نے روایت کیا ہے کہ یہاں تک چالیس آدمیوں نے کھایا اور کھانا اسی طرح بچ رہا تو اس روایت میں اور پہلی روایت میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے آپ نے چالیس آدمیوں کے کھانے کے بعد تناول فرمایا آپ کے بعد اور چالیس آدمیوں نے کھانا کھایا کذا قال الشیخ، ÷

شَيْءٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هٰذَا

۵۶۳۸:۔ وَعَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۶۳۹:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۴۰:۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى غَدًا فَانْطَلَقَ

آپ نے مابقی کو اور جمع کیا اس کو پھر دعا کی اس میں ساتھ برکت کے پس ہو گیا جیسا کہ تھا پس فرمایا آپ نے کہ لو اور کھاؤ اس کو۔

۵۶۳۸:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک باسن اس حال میں کہ آپ زوراء[1] میں تھے پس رکھا آنحضرتؐ نے ہاتھ اپنا باسن میں پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان دو انگلیوں[2] کے سے پس وضو کیا قوم نے اس سے کہا قتادہؓ نے اس سے کہ کہا میں نے واسطے انس کے کہ کتنے تھے کہا تھے ہم تین سو یا کہا مقدار تین سو کے۔ (بخاری، مسلم)

۵۶۳۹:۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم اصحابؓ رسولِ خدا کے گنتے[3] تھے آیتوں کو سبب برکت کا اور تم اے لوگو گنتے ہو انکو سبب ڈرانے کا تھے ہم ساتھ رسول اللہؐ کے ایک سفر میں پس کم ہوا پانی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ڈھونڈھو بچا ہوا پانی[4] پس لائے صحابہ ایک باسن کہ کچھ تھوڑا سا پانی تھا بیچ اس کے پس داخل کیا آپ نے دست مبارک اپنا باسن میں پھر فرمایا کہ آؤ اور یہ پانی پاک کرنیوالے بابرکت کے اور برکت[5] خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور البتہ تحقیق دیکھا میں نے پانی کو کہ نکلتا تھا آنحضرتؐ کی انگلیوں میں[6] سے اور البتہ تحقیق تھے ہم سنتے تسبیح طعام کی اس حال میں کہ کھایا جاتا تھا طعام (بخاری)

۵۶۴۰:۔ اور ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ خطبہ پڑھا ہمارے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا تحقیق تم چلو گے

---

[1] زوراء نام ایک جگہ معروف کا ہے مدینہ میں بازار کے پاس، [2] درمیان دو انگلیوں کی سے اسکے یہ معنے ہیں کہ پانی نکلنے لگا نفس انگلیوں سے اور موید ہے اس معنے کی وہ روایت جس میں آیا ہے فرأیت الماء ینبع من اصابعہ، [3] گنتے تھے الخ معنے یہ ہیں کہ اگرچہ آیتیں کافروں اور منکروں کے ڈرانے کے لئے ہیں ولیکن بہ نسبت مومنوں کے کہ وہ معتقد ہیں موجب بشارت اور زیادتی ایمان کی ہے، [4] ڈھونڈو بچا ہوا پانی، یعنے ایک باسن کہ اس میں کچھ پانی باقی رہا ہوا ہو، [5] اور برکت خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے، [6] انگلیوں میں سے، لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ پانی انگلیوں میں سے نکلتا تھا اور اسی پر جمہور علماء ہیں ۱۲

النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ
حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فَكَانَ
أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا
فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيضَأَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ
مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ فَسَيَكُونُ
لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَ
رَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ
يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِيضَأَةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَأَبُو
قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيضَأَةِ تَكَابُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

اور اس تعبید میں اور آخر اس شب میں اور آ رہو گے[۱] پانی پر انشاء اللہ کل کو پس چلے لوگ اس حال میں کہ نہیں[۲] التفات کرتا تھا کوئی کسی کی طرف کہا ابو قتادہ نے پس اسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہوئی پس ایک طرف ہوئے راہ[۳] سے پس رکھا سر اپنا پھر فرمایا نگہبانی کرنا[۴] ہم پر ہماری نماز کی پس ہوئے[۵] آنحضرتؐ اول ان شخصوں کے کہ جاگے اس حال میں کہ دھوپ پہنچی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر پھر فرمایا آپ نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے ہم اور چلے ہم یہاں تک کہ جب بلند ہوا آفتاب اترے آنحضرتؐ پھر منگایا باسن وضو کا کہ تھا ساتھ میرے اس میں کچھ پانی پس کیا اس سے[۶] وضو کم بہ نسبت اور وضوؤں کی کہا ابو قتادہؓ نے اور باقی رہا اس باسن میں کچھ پانی پھر فرمایا آپؐ نے کہ نگاہ رکھ ہمارے لئے ظرف وضو کا پس نزدیک ہے کہ ہوگی واسطے اس کے خبر پھر اذان کہی بلالؓ نے واسطے نماز کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پھر پڑھی نماز صبح کی اور سوار ہوئے آنحضرت صلعم اور سوار ہوئے ہم ساتھ آپؐ کے پس پہنچے[۷] ہم طرف لوگوں کے اس وقت کہ چڑھا دن اور بلند ہوا آفتاب اور گرم ہوئی ہر چیز حالانکہ لوگ کہتے تھے یا رسول اللہ ہلاک ہوئے ہم اور پیاسے ہوئے ہم پس فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں ہے ہلاکت[۸] تم پر اور منگایا آپؐ نے ابو قتادہ سے وضو کا باسن شروع ہوئے آپ کہ ڈالتے تھے پانی اس باسن سے اور ابو قتادہؓ وہ پانی پلاتے جاتے تھے لوگوں کو پس نہ گزرا دیکھنا لوگوں کا پانی کو باسن مذکور میں ازدہام کرنے ان کے سے ازدہام کیا انہوں نے باسن پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک کرو خلق کو قریب ہے کہ تم سیراب ہو جاؤ گے کہا راوی نے پس کیا سب نے خلق

---

[۱] اور آ رہو گے پانی پر الخ اس اشارہ تھا اس پانی کی طرف کہ پیدا ہوا بطریق معجزہ کے جیسا کہ آخر حدیث میں آئے گا بیان اسکا، [۲] نہیں التفات کرتا تھا کوئی کسی کی طرف، یعنے بلکہ چلا جاتا تھا ہر ایک علیحدہ اور متفید نہیں ہوتا کسی کی ہمراہی کا بسبب نہایت اہتمام کرنے پانی کے اور پہنچنے کے طرف اسکی، [۳] ایک طرف ہوئے راہ سے، یعنی بقصد سونے کے، [۴] نگہبانی کرنا ہم پر ہماری نماز کی، پس غالب آئی سب پر نیند اور سو گئے اور کوئی نماز کے لئے نہ جاگا، [۵] پس الخ یعنی سب سے پہلے آپ ہی جاگے، [۶] وضو کم بہ نسبت اور وضوؤں کے، یعنی اس اور تو وضو کرتے میں ایک ایک بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کے، [۷] کہ آگے جا اترا تھا قافلہ، [۸] نہیں ہلاکت تم پر الخ آپ جنگ تبوک سے جب پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہیں نہ تھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کی ہم ہلاک ہوتے ہیں پیاس کے مارے آپؐ نے فرمایا تم پر ہلاکی نہ ہوگی پھر وضو کا بچا پانی منگایا اور اس سے لوگوں کو پلانے لگے اس میں اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا، ستر ہزار کا لشکر تھا یہ آنحضرتؐ کا معجزہ ہوا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَاَ کُلُّکُمْ سَیَرْوٰی قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُبُّ وَاَسْقِیْہِمْ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیْ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُہُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَی النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّیْنَ رِوَاءً رَوَاہُ مُسْلِمٌ ھٰکَذَا فِیْ صَحِیْحِہٖ وَکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِی الْمَصَابِیْحِ بَعْدَ قَوْلِہٖ اٰخِرُہُمْ لَفْظَۃَ شُرْبًا ۔

۵۷۴۱:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَۃٌ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُہُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِہِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰہَ لَہُمْ عَلَیْہَا بِالْبَرَکَۃِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِہِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِکَفِّ ذُرَۃٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکَفِّ تَمْرٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکِسْرَۃٍ حَتَّی اجْتَمَعَ عَلَی النِّطَعِ شَیْءٌ یَسِیْرٌ

نیک ہیں ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کر ڈالتے تھے پانی اور میں پلاتا جاتا تھا لوگوں کو یہاں تک کہ نہ باقی رہا سوا میرے اور سوائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر ڈالا پانی پس کہا مجھ کو کہ پی پس کہا میں نے کہ نہ پیوں گا میں یہاں تک کہ پیویں آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانے والا قوم کا آخر انکا ہے[1] کہا ابو قتادہؓ نے پس پیا میں نے اور پیا آپؐ نے کہا ابو قتادہؓ نے پس آئے لوگ پانی پر اس حال میں کہ تھے راحت پانے والے سیراب (مسلم) اور اسی طرح ہے صحیح مسلم میں اور اسی طرح ہے[2] بیچ کتاب حمیدی کے اور جامع الاصول کے اور زیادہ[3] کیا مصابیح میں بعد از لفظ آخرہم کے لفظ شربًا۔

۵۷۴۱ ۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا جب ہوا دن غزوہ تبوک[4] کا پہنچی لوگوں کو بھوک شدید پس کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ پس منگوایئے لوگوں سے[5] بچا ہوا توشہ انکا پھر دعا کیجئے اللہ سے انکے لئے ان توشوں پر ساتھ برکت کے پس فرمایا آپؐ نے اچھا پس منگوایا آپؐ نے دستر خوان چمڑے کا پس بچھایا گیا وہ پھر منگایا گیا بچا ہوا توشہ انکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تھا مٹھی چینے کی اور لاتا تھا اور شخص مٹھی کھجور کی اور لاتا تھا اور شخص ٹکڑہ روٹی کا یہاں تک کہ جمع ہوئے دستر خوان پر تھوڑی سی چیز پس دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت اترنے کی اس

---

[1] پلانے والا قوم کا آخر انکا ہے، یعنے کھانے پینے میں ادب یہ ہے کہ پہلے سب کو کھلائے پلائے سیراب کرے بعد ازاں آپ کھائے پیئے، [2] اسی طرح ہے الخ یعنی ان کتابوں میں ساقی القوم آخرہم ہے بدون لفظ شربًا، [3] اور زیادہ کیا، یعنی مصابیح میں یہ عبارت اس طرح ہے ان ساقی القوم آخرہم شربًا، [4] ہوا دن غزوۂ تبوک کا الخ تبوک نام ایک موضع کا ہے اس میں اور مدینہ میں مسافت ایک مہینہ کی ہے غزوۂ وہاں کا ۹ھ میں ہوا رجب میں اور یہ حضرتؐ کا آخری غزوہ تھا، [5] منگوایئے لوگوں سے، بچا ہوا توشہ ان کا یعنی حکم فرمایا کہ جس کے پاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہے لاوے اور حدیث میں اختصار ہے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ لوگوں کو بھوک پہنچی تو آپؐ نے ارادہ کیا لوگوں کے بعض کاٹ ڈالنے کا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا اگر آپ یہ حکم دیجئے گا تو سواریاں کم ہو جاویں گی کاش آپ جمع کیجئے لوگوں کے سب توشے پھر دعا کیجئے اللہ سے اس پر تا کہ برکت ہو اس میں اور سب کے لئے کافی ہو جائے پھر آپؐ نے موافق حضرت عمرؓ کے کہنے کے توشہ منگا کر دعا کی تو توشوں میں دعا کی برکت سے ایسی افزائش ہو گئی کہ سب کے برتن خوب بھر گئے اور اطمینان حاصل ہوا یہ ایک معجزہ تھا آپؐ کے معجزوں میں سے ۔۔۔

فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَؤُهُ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٦٤٢ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى تَمْرٍ وَّسَمْنٍ وَّاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِيْ مَنْ لَقِيْتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ قِيْلَ لِاَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوْا قَالَ

پھر دعا فرمائی برکت کی پھر فرمایا ڈال لو اپنے باسنوں میں پس لیا لوگوں نے اپنے باسنوں میں یہاں تک کہ نہ چھوڑا لشکر میں کوئی باسن مگر کہ بھر دیا اس کو کہا ابوہریرہؓ نے پس کھایا سارے لشکر نے یہاں تک سیر ہوئے اور باقی رہا بقیہ بہت پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گواہی دیتا ہوں میں پس یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں ہوں رسول خدا کا نہیں ہے یہ بات کہ ملے اللہ تعالیٰ سے ساتھ ان دونوں گواہیوں کے کوئی بندہ کہ نہ شک کرنے والا ہو اور پھر روکا جاوے گا بہشت[1] سے (مسلم)

٥٦٤٢ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا ساتھ زینبؓ کے پس[2] قصد کیا ماں میری ام سلیمؓ نے طرف کھجور اور گھی اور قروط کے پس بنایا مالیدہ سا پس رکھا اسکو پیالہ میں اور کہا اے انسؓ لے جا[3] اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اسکو طرف آپؐ کی میری ماں نے اور اس نے آپ کو سلام کیا ہے اور کہا ہے کہ تحقیق یہ آپ کے لئے ہے ہماری طرف سے تھوڑا[4] سا یا رسول اللہ پس لے گیا میں اسکو آپؐ کے پاس اور کہا میں نے جو کچھ کہ میری ماں نے کہا تھا پس فرمایا کہ رکھ دے اسکو پھر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلاں کو اور فلاں کو اور فلاں کو تین شخصوں کا نام[5] لیا اور بلا لا میرے پاس جس[6] سے ملے تو پس بلایا میں نے ان کو کہ نام لیا تھا آپؐ نے اسکا اور ان کو کہ ملا میں پس ناگہاں گھر بھرا ہوا تھا لوگوں سے کہا گیا انسؓ سے کہ کتنے تھے تم کہا انسؓ نے بقدر تین سو کے پس دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] پھر روکا جائے بہشت سے الخ یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ سے یہ دونوں گواہیاں یعنی توحید اور رسالت کی شہادت دیتا ہوا ملے اس کو بہشت سے کبھی نہیں روکا جائے گا، [2] پس قصد کیا، یعنی ان چیزوں کا مالیدہ بنایا، [3] لے جا اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس الخ اس سے ثابت ہوا کہ نئے دولہا کے پاس کھانا بھیجنا جس میں ولیمہ سے مدد ہو مستحب ہے، [4] تھوڑا، یعنے آپؐ کی شان کے لائق نہیں ہے، [5] تینوں شخصوں کا نام لیا، یعنے معین کیا ان کو ساتھ ناموں کے اور بھول گیا میں ان کو پس تعبیر کیا میں نے ان کو ساتھ فلاں اور فلاں کے پس جملہ رجالاً سماہم مقولہ انسؓ کی کلام سے ہے جو فلاں اور فلاں سے بدل واقع ہوا ہے یا منصوب ہے اعنی یا یعنے سے، [6] جس سے ملے تو الخ یعنے علی العموم، ؏

زُهَاءُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۴۵۶:- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ قَدْ أَعْيَى فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيرِكَ قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

کو کر رکھا دست مبارک اس حلوے پر اور کلام کیا ساتھ اس چیز کے کہ چاہا اللہ نے پھر شروع کیا آپؐ نے بلانا دس دس کو درحالیکہ کھاتے تھے وہ اس سے اور فرماتے تھے آپ واسطے انکے کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہیئے کہ کھائے ہر شخص اس طرف سے کہ نزدیک اسکے ہے کہا انسؓ نے پس کھایا ان دس نے یہاں تک کہ سیر ہوئے پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت یہاں تک کہ کھایا سب نے فرمایا آپؐ نے مجھ کو کہ اے انسؓ اٹھا پس اٹھایا میں نے پس نہیں جانتا میں کہ جس وقت رکھا تھا میں نے زیادہ یا اس وقت کہ اٹھایا میں نے (بخاری ومسلم)

۳۴۵۶ - اور جابرؓ سے روایت ہے کہ غزوہ کیا میں نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ میں سوار تھا اوپر اونٹ آب کشی کے کہ تھک گیا تھا کہ نہ قریب تھا کہ راہ چل سکے پس ملے ساتھ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ہے اونٹ تیرے کو کہا میں نے کہ تحقیق تھک گیا ہے پس اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہانکا اسکو اور دعا کی اس کے لئے پس ہمیشہ تھا وہ اونٹ کہ آگے آگے چلتا تھا اونٹوں کے پس فرمایا آپؐ نے مجھ کو کہ کیسا دیکھتا ہے تو اپنے اونٹ کو کہا میں نے ساتھ اچھی حالت کے دیکھتا ہوں تحقیق پہنچی اسکو برکت آپکی فرمایا حضرتؐ نے کیا بیچتا ہے تو میرے پاس اسکو بدلے چالیس درہم کے پس بیچا میں نے اسکو اس شرط پر کہ میرے لئے ہو سواری اسکی مدینہ تک پس جبکہ پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

۵۱ چاہیئے کہ کھاوے، ہر شخص اس طرف سے کہ نزدیک اس کے ہے یعنی کھانے کی چوٹی نہ توڑے کہ برکت وہیں نازل ہوتی ہے اس حدیث سے بڑا معجزہ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ ایک دو آدمی کے کھانے میں تین سو آدمی سیر و آسودہ ہوگئے اور بڑی فضیلت ہے ام المومنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کہ آیت حجاب کی انہیں کے زمانہ عقد میں اتری اور یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے حدیث طویل کا جس میں آیت حجاب کے نزول کا بیان ہے۔

۵۲ پس ہمیشہ تھا وہ اونٹ کہ آگے چلتا تھا، یہ آپؐ کا معجزہ تھا کہ خستہ اور ماندہ اونٹ دم بھر میں چاق اور چست ہوگیا اور یہ جو حدیث کے آخر میں فرمایا اور پھیر دیا اونٹ کو مجھ پر یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے آپؐ کی سخاوت اور احسان کا نوویؒ نے کہا کہ امام احمد اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جانور کی بیع اور شرط سے درست ہے کہ مالک اپنی سواری اس پر ٹھہرا لے امام مالک کے نزدیک یہ شرط اس وقت جائز ہے جب مسافت سواری کی قلیل ہو اور شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ اور باقی علماء کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں ہے خواہ مسافت قلیل ہو یا کثیر اور جابرؓ کی حدیث کی یہ تاویل ہے کہ آنحضرتؐ کو خریدنا منظور ہی نہ تھا صرف جابرؓ پر احسان کرنا منظور تھا۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ غَدَوْتُ اِلَیْہِ بِالْبَعِیْرِ فَاَعْطَانِیْ ثَمَنَہٗ وَرَدَّہٗ عَلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۶۴۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ فَاَتَیْنَا وَادِی الْقُرٰی عَلٰی حَدِیْقَۃٍ لِّامْرَاَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْرُصُوْھَا فَخَرَصْنَاھَا وَخَرَصَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ وَّ قَالَ اَحْصِیْھَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَیْكِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَانْطَلَقْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا تَبُوْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَھُبُّ عَلَیْکُمُ اللَّیْلَۃَ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَلَا یَقُمْ فِیْھَا اَحَدٌ فَمَنْ کَانَ لَہٗ بَعِیْرٌ فَلْیَشُدَّ عِقَالَہٗ فَھَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْہُ الرِّیْحُ حَتّٰی اَلْقَتْہُ بِجَبَلِ طَیِّئٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا وَادِی الْقُرٰی فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَۃَ عَنْ حَدِیْقَتِھَا کَمْ بَلَغَ ثَمَرُھَا فَقَالَتْ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۶۴۵:۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ

وسلم مدینہ میں صبح کو لے گیا میں آنحضرت کے پاس اونٹ پس آنحضرت نے مجھ کو اونٹ کی قیمت اور پھیر دیا اونٹ کو مجھ پر (بخاری مسلم)

۵۶۴۴:۔ اور حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ تبوک میں پس آئے ہم وادی قریٰ[1] میں گذرے ہم ایک باغیچہ پر کہ تھا ایک کا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اندازہ کرو[2] اسکے درختوں کے میووں کو پس اندازہ کیا ہم نے اور اندازہ کیا اسکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دس[3] وسق اور فرمایا آپؐ نے کہ یاد رکھنا گنتی اسکی یہانتک کہ پھر آویں ہم طرف تیری انشاء اللہ تعالیٰ اور چلے ہم یہانتک کہ پہنچے ہم تبوک میں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ چلے تم پر آج کی رات ہوا سخت پس نہ کھڑا ہو اس میں پس جو شخص کہ ہو واسطے اس کے اونٹ پس چاہیئے کہ مضبوط باندھے پایند اس کا پس چلی ہوا سخت پس اٹھایا اس کو ہوا نے یہانتک کہ پھینک دیا[4] اس کو بیچ دونوں پہاڑوں طے کے پھر متوجہ ہوئے ہم یہانتک کہ آئے ہم وادی قریٰ میں پس پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے حال اس کے باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اس کا پس کہا اس عورت نے کہ پہنچا دس وسق۔ (بخاری مسلم)

۵۶۴۵:۔ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کرو گے مصر ایک زمین ہے

---

[1] وادی قریٰ میں یہ ایک موضع ہے اس میں اور مدینہ میں دو روز کی مسافت ہے، [2] اندازہ کرو اس کو عربی میں خرص کہتے ہیں یعنے درختوں پر میووں کو آنک لینا کہ اس میں سے اتنا میوہ نکلے گا کتاب الزکوٰۃ میں اس لفظ پر بحث گزر چکی ہے کہ پھل پکنے سے پہلے امام کے بھیجے ہوئے تحصیلدار درختوں کا میوہ آنک لیتے ہیں اور رعایا کو اجازت دی جاتی ہے کہ میوہ توڑ لیں پھر آنک کے موافق ان سے دسواں یا بیسواں حصہ لیا جاتا ہے، [3] دس وسق، نووی رح نے کہا دس یعنی لوکما ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوٰۃ میں گذری، [4] یہانتک کہ پھینک دیا الخ نویں سال ہجری کے ملک شام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک میں گئے سو وادی القریٰ میں پہنچ کر ایک باغ کا پھل آنکا اور تبوک میں جاکر فرمایا کہ آج کی رات سخت آندھی چلے گی ویسا ہوا کہ پھل جس قدر آنکا اتنا ہی ہوا اور نہایت سخت آندھی چلی اسی رات جس رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کھڑا تھا اس کو آندھی نے اڑا کر طے کے پہاڑ پر ڈالا ملک طے اور تبوک میں کئی دونوں کی راہ ہے، ؎

سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَّرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَّصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۳۶: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اَصْحَابِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِيْ اُمَّتِيْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى تَنْجُمَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِيْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

کہ جرچا ہے اس میں قیراط کا پس جس وقت کہ فتح کرو گے مصر کو پس احسان کرنا مصر والوں پر اس لئے کہ اہل مصر کے ذمہ ہے اور ان کے لئے قرابت ہے یا فرمایا اور علاقہ سسرال کا ہے جب دیکھو تم دو شخصوں کو کہ جھگڑتے ہیں ایک اینٹ کی جگہ پر پس نکل تو مصر میں سے کہا ابوذرؓ نے پس دیکھا میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ کو اور اس کے بھائی ربیعہ کو کہ جھگڑتے تھے دونوں بیچ جگہ ایک اینٹ کے پس نکلا میں مصر میں، (مسلم)

۵۶۳۶: اور حذیفہؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا میرے صحابیوں میں اور ایک روایت میں ہے فرمایا میری امت میں بارہ منافق ہیں کہ داخل ہونگے بہشت میں اور نہ پائینگے بو جنت کی یہانتک کہ پیٹھے اونٹ سوئی کے ناکے میں آٹھ کو ہلاک کریگا دبیلہ[۲] شعلہ ہے آگ کا[۳] کہ پیدا ہوگا ان کے مونڈھوں میں یہانتک کہ نمودار ہوگا اس حرارت کا ان کے سینوں میں (مسلم) اور ذکر کریں گے ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ سرا اسکا یہ ہے لاعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ باب مناقب علی رضی اللہ عنہ کے اور حدیث جابرؓ کی کہ سرا اسکا یہ ہے

---

[۱] کہ جرچا ہے اس میں الخ قیراط نصف دانگ ہے سونے کی وزن میں پانچ جو کے برابر ملک مصر میں اس کی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریا قبطیہ کو آنحضرتؐ کے واسطے بھیجا تھا ان سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اس واسطے مصر والوں کو ماں اور ربیاہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں مصر کی تھیں اور حضرت اسمٰعیل عرب کے جد ہیں تو مصر والوں سے عرب والوں کو ننہالی رشتہ ہوا اس واسطے ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو آنحضرتؐ نے فرمایا، [۲] دبیلہ یعنی پھوڑا، [۳] شعلہ ہے آگ کا یعنی اس میں ایسی سوزش ہو گئی جیسے چراغ رکھ دیا جتا نچہ ایسا ہی ہوا یہ بارہ منافق وہی مردود ہیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسولؐ اللہ پر اچانک حملہ کریں اور آپؐ کی سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہ ہو جب پیغمبر خدا اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا اسی وقت آپؐ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب میں پکار دے کہ عقبہ کی راہ ہے کوئی نہ آوے اور بطن وادی کی راہ سے جاویں سب لوگوں نے آپ کے مطابق بطن وادی کا راستہ لیا اور اپنے چند صحابہ کے ساتھ عقبہ کی راہ کی آخر یہ منافقوں کی جماعت بارادہ فاسد آپ تک پہنچ گئے جب آپ کو انکا پہنچنا معلوم ہوا تو حذیفہؓ کو فرمایا اضرب وجوہ الرواحل یہ سنتے ہی حذیفہ انکی سواریوں کو ہانکنے لگا اور فرماتے تھے الیکم الیکم اعداء اللہ ان کا اور ان کے ماں باپ کا نام آپ نے حذیفہ کو بتلا دیا تھا، ∴

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۷۴۷: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ اَبُوْطَالِبٍ اِلَی الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْیَاخٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَیْهِمُ الرَّاهِبُ وَکَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ یَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا یَخْرُجُ اِلَیْهِمْ قَالَ فَهُمْ یَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ یَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰی جَاءَ فَاَخَذَ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَیِّدُ الْعَالَمِیْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْیَاخٌ مِّنْ قُرَیْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّکُمْ حِیْنَ اَشْرَفْتُمْ مِّنَ الْعَقَبَةِ لَمْ یَبْقَ شَجَرٌ وَّلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا یَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِیٍّ وَّاِنِّیْ لَاَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ کَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَکَانَ هُوَ فِیْ رِعْیَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَیْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَیْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰی فَیْ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ

میں بعد التنبیہ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

۵۷۴۷- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا نکلے ابوطالب[1] طرف شام کے اور نکلے ساتھ انکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان شیوخ قریش کے پس جبکہ وارد ہوئے راہب[2] پر اترے[3] پس کھولے کجاوے اپنے پس باہر نکلا طرف انکی راہب اور تھے پہلے اس سے کہ بار بار سفر کرتے گزرتے اس کے مکان پر پس نہ نکلا وہ طرف ان کی کہا راوی نے پس وہ کھولتے کجاوے اپنے پس شروع کیا کہ ڈھونڈتا[4] پھرتا تھا درمیان انکے راہب کسی کو یہاں تک کہ آیا اور پکڑا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا یہ ہے سردار عالمین یہ ہے رسول رب العالمین کا بھیجا ہے اسکو اللہ نے سبب رحمت کا جہاں والوں کے لئے پس کہا راہب کو بعضے شیخوں نے قریش میں سے کہاں سے جانتا ہے تو حال اسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جس وقت کہ پیش آئے اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑ کے ہے باقی نہ رہا کوئی درخت اور نہ پتھر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہیں سجدہ کرتے ہیں پتھر اور درخت مگر پیغمبر کو اور تحقیق میں پہچانتا ہوں اسکو بسبب مہر نبوت کے بھی کہ واقع ہے اسکے شانہ کی ہڈی کے نیچے مانند سیب کے پھر گیا راہب[5] اور تیار کیا قافلہ کے لئے طعام پس جس وقت لایا طعام راہب انکے پاس اور تھے آپ بیچ چرانے اونٹوں کے پس کہا راہب نے قریش کو کہ بھیجو کسی کو انکے پاس[6] پس تشریف لائے آپ اس حال میں کہ آپ پر ایک بدلی سایہ کئے ہوئے ہے پس جبکہ نزدیک ہوئے آنحضرت قوم کے پایا قوم کو کہ

---

[1] نکلے ابوطالب الخ یعنی تجارت کے لئے جیسے کہ مکہ والوں کی عادت تھی، [2] راہب پر الخ یعنی نصاریٰ کے عالم پر، [3] اترے یعنی راہب کے تکیہ میں کہ نام اس کا بصری تھا بلاد شام سے اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ راہب اٹھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گلے سے لگایا اور آنحضرت کے احوال اور صفات قریش کی جماعت سے دریافت کئے کہ یہ صاحب کس طرح ہوتے ہیں اور کس طرح کھاتے ہیں اور کس طرح پیتے ہیں اور کیسے اخلاق رکھتے ہیں وغیرہ ذلک اور سب اس کے موافق پایا جو آسمانی کتاب میں پڑھا تھا،

[4] پھر گیا راہب یعنی اپنے مکان میں، [5] بھیجو ان کو کسی کے پاس الخ کیونکہ مدار کھانے کا انہیں پر ہے،

فِيُّ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ اُنْظُرُوا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا اَبُوْطَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ اَبُوْطَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۶۴۸:۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۶۴۹:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۶۵۰:۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا

سبقت کی تھی انہوں نے طرف سایہ درخت کے پس جبکہ بیٹھے آپ جھک آیا سایہ درخت کا آپ پر پس کہا راہب نے کہ دیکھو طرف سایہ درخت کے کہ جھک آیا[1] ہے ان پر پس کہا راہب نے قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ کی بتاؤ کون ہے تم میں ولی اس کا کہا لوگوں نے ابوطالب پس بڑی دیر تک رہا راہب قسم دیتا ابوطالب کو کہ پھیر دے محمدؐ کو مکہ کی طرف یہاں تک کہ بھیج دیا ابوطالب نے آپ کو مکہ میں اور بھیجا ساتھ آپ کے ابوبکر نے بلال کو اور توشہ ہمراہ کر دیا ان کے راہب نے کعک[2] اور روغن:

۵۶۴۸:۔ اور علی بن ابوطالبؓ سے روایت ہے کہ کہا تھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں پس نکلے ہم بیچ بعض گرد و نواح مکہ کے پس نہ سامنے آیا آپ کے کوئی پہاڑ درخت[3] مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ، روایت کیا اس کو (ترمذی، دارمی نے)

۵۶۴۹:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے براق شب اسراء میں لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی کی براق نے آنحضرتؐ پر پس کہا اس کو جبرئیل نے آیا ساتھ محمدؐ کے کرتا ہے سرکشی پس نہیں سوار ہوا تجھ پر کوئی کہ زیادہ گرامی قدر ہو نزدیک اللہ کے ان سے کہا راوی نے پس پسینہ، پسینہ ہو گیا براق (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے،

۵۶۵۰:۔ اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہنچے ہم طرف بیت المقدس کے کہا انتہیٰ

---

[1] جھک آیا سایہ درخت کا آپؐ پر اگرچہ اس سے پہلے آپؐ کے مبارک سر پر ابر کا سایہ تھا مگر آپ کے اعزاز اور امتیاز کے لئے درخت کا سایہ بھی آپ پر ڈھل آیا یا ابر کا سایہ جاتا رہا اور درخت کا سایہ جھک آیا آپ کے مبارک سر پر اظہار معجزہ کے لئے اور ابر کا سایہ کرنا آنحضرتؐ کے سر مبارک پر بھی ایک معجزہ تھا مگر یہ ہمیشہ نہ رہتا تھا بلکہ گاہے گاہے وقت ضرورت کے ایسا ہوتا، [2] کعک الخ موٹی روٹی اور کہا ایک شارح نے کہ کعک ایک قسم ہے روٹی کی اس حدیث کا اسناد صحیح ہے لیکن ابوبکر اور بلال کا ذکر اس حدیث میں غیر محفوظ ہے یہ کسی راوی نے غلطی سے نقل کر دیا ہے کیونکہ آنحضرتؐ اس وقت بارہ برس کے تھے اور ابوبکر آنحضرتؐ سے اڑھائی برس چھوٹے تھے اور بلال اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے ہوں گے اسی لئے ذہبی نے اس حدیث کو ضعیف کیا ہے کہا حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں مگر ابوبکر کا بلال کو بھیجنا محفوظ نہیں ہے پس ثابت ہوا کہ حدیث صحیح ہے سوائے جملہ مذکور کے کہ وہ غلطی سے کسی راوی نے نقل کر دیا ہے، [3] وہ کہتا تھا ظاہر یہ ہے کہ شجر و حجر کی تسلیم حضرت علیؓ نے سنی تو حدیث معجزہ ہے آپؐ کا اور کرامت علی مرتضیٰ شیر خدا کی، ؎

إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِإِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۶۵۱ ۔ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهُ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذَا ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ أَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ

کیا جبرئیل نے ساتھ انگلی اپنی کے[۱] پس سوراخ کیا ساتھ اشارہ کے پتھر میں پس باندھا ساتھ اس پتھر کے براق کو (ترمذی)

۵۶۵۱ ۔ اور یعلی بن مرہ ثقفی سے روایت ہے کہ کہا تین چیزیں[۲] دیکھیں میں نے[۳] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت کہ ہم چلتے جاتے تھے ساتھ آپ کے ناگہاں گزرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کھینچا جاتا تھا اس پر پس جب دیکھا اس کو اس اونٹ نے تو آواز کی پھر رکھ دی[۴] گردن اپنی پس ٹھہر گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس اور فرمایا کہ کہاں ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اس کا آپ کے پاس پس فرمایا آپ نے بیچ دے تو میرے ہاتھ اس اونٹ کو پس کہا اس نے بخشتا ہوں اس کو واسطے آپ کے یا رسول[۵] اللہ اور حال یہ ہے کہ یہ اونٹ[۶] ایسے گھر والوں کا ہے کہ نہیں ان کے لئے معیشت سوا اس کے فرمایا آپ نے لیکن جس وقت کہ ذکر کیا تو نے یہ حال[۷] اس کا تو تحقیق اس نے گلہ کیا تھا بہت لینے کام کا اور کم دینے چارہ کا پس بھلائی[۸] کرو اس سے پھر چلے ہم یہاں تک کہ اترے ہم ایک منزل میں پس آرام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آیا ایک درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہاں تک کہ ڈھانک لیا اس نے آپ کو پھر پھر گیا وہ درخت طرف اپنی جگہ کے پس جبکہ بیدار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا میں نے آنحضرت سے پس فرمایا آپ نے یہ کہ وہ درخت ہے کہ اذن مانگا تھا اس نے اپنے رب سے اس میں کہ سلام کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس اذن دیا خدا تعالیٰ نے اس کو پھر کہا یعلی راوی نے پھر چلے ہم پس گزرے ہم ایک پانی[۹] پر پس لائی آپ کے پاس ایک عورت اپنے بیٹے کو کہ اس کو جنون تھا پس پکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک اس کی پھر فرمایا

۱ پس سوراخ کیا ساتھ اشارہ کے انس کی حدیث میں گذرا کہ براق کو اس حلقہ کے ساتھ باندھا جس کے ساتھ انبیاء جانور باندھا کرتے ہیں تو موافقت دونوں میں یہ ہے کہ اس میں حلقہ تھا اور بسبب آمد معبد کے بند ہو گیا تھا اور اس کو جبرئیل نے اشارہ سے کھول دیا، ۲ یعنی چیزیں اس حدیث میں حضرت کے تین معجزے مذکور ہیں، ۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی ایک سفر میں، ۴ رکھ دی گردن اپنی یعنی زمین پر، ۵ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے کہ رسالت آپ کی مقتضی ہے آپ کی تعظیم کی، ۶ یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے الخ مراد رکھتا تھا گھر والوں سے اپنے تئیں اور اپنے عیال کو، ۷ یہ حال اس کا یعنی پس جان کہ میں نہیں چاہتا مول لینا اس کا مگر اس کی خلاصی پانے کے لئے نہ اور کسی غرض سے، ۸ پس بھلائی کرو اس سے، یعنی ساتھ دینے چارہ کے اور کم لینے کام کے باوجود جائز ہونے بہت چارہ کے اور بہت لینے کام کے اور قلت ان دونوں کی کہ دانہ چارہ کم دے اور کام بھی کم لے اس سبب کہ یہ ظلم ہے کہ کام بہت لے اور دانہ چارہ کم دے، ۹ ایک پانی پر یعنی موضع پانی پر،، ::

فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهِ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَإِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ۔ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۷۵۲:- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُونٌ وَإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ يَسْعَى رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۷۵۳:- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ تُحِبُّ أَنْ نُرِيَكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِي حَسْبِي رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

حضرت[51] نے باہر نکل پس تحقیق میں محمد ہوں رسول اللہ کا پھر چلے ہم پس جب کہ پھرے ہم گزرے ہم اسی پانی پر پوچھا آنحضرتؐ نے اس عورت سے کہ لڑکے کا پس کہا اس عورت نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے نہیں دیکھی ہم نے اس لڑکے سے کوئی چیز کہ مکروہ رکھیں ہم اس کو بعد آپ[52] کے (بغوی، شرح السنہ میں)

۵۷۵۲:- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک عورت لائی اپنے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق بیٹے میرے کو جنون ہے اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہے اسکو وقت[53] سامنے آنے طعام صبح و شام کے پس پھیرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے سینہ پر اور دعا کی پس قے کی اس لڑکے نے قے کرنی اور نکلا اسکے پیٹ سے[54] مانند کالے پلے کتے کے دوڑتا ہوا، (دارمی)

۵۷۵۳:- انسؓ سے روایت ہے کہ آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپؐ بیٹھے ہوئے تھے غمگین اس حال میں کہ تحقیق رنگین ہو رہے تھے آپ ساتھ خون کے بسبب[55] کردار اہل مکہ کے پس کہا جبرئیلؑ نے یا رسول اللہ کیا چاہتے ہو کہ دکھلاویں ہم تم کو ایک معجزہ[56] فرمایا آنحضرتؐ نے ہاں پس دیکھا جبرئیل نے طرف درخت کے پیچھے پیٹھ سے پس کہا کہ بلاؤ تم اسکو پس بلایا آنحضرتؐ نے اسکو پس آیا اور کھڑا ہوا روبرو حضرتؐ کے پس کہا جبرئیل نے کہ حکم کرو اسکو ناپھر حکم کیا اس کو پس پھر گیا پس فرمایا رسول اللہ نے کفایت ہے مجھ کو کفایت ہے مجھ کو، (دارمی)

---

[51] پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی جنون کو یا شیطان کو جو اس پر تھا، [52] بعد آپ نے، یعنی بعد جانے آپ کے یا بعد دعا کرنے آپ کے، [53] وقت سامنے آنے طعام صبح و شام کے یا وقت کھانے طعام صبح و شام کے اور ایک شارح نے کہا صبح و شام، [54] مانند کالے پلے کتے کے دوڑتا ہوا، [55] بسبب کردار اہل مکہ کے مراد بدسلوکی کفار کی ہے روز احد کے دانت مبارک شہید ہوئے اور رخسارہ مبارک پر زخم پہنچا پس اس سے حضرت خون آلودہ ہو رہے تھے، [56] ایک معجزہ یعنی تمہارا کرشانی ہے تمہاری نبوت کی تا اس سے تسلی ہو تمہاری یہ کہ محبت اسبب تریاقی عطا اور قرب منزلت کی ہے گویا جبرئیلؑ نے آپ کا دل بہلایا آپ کا رنج دور کرتے کو اللہ اللہ خاطر آپ کی، ؛

۵۶۵۴ ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِیٌّ فَلَمَّا دَنٰی قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ وَمَنْ یَّشْہَدُ عَلٰی مَا تَقُوْلُ قَالَ ہٰذِہِ السَّلَمَۃُ فَدَعَاہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِیْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰی قَامَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاسْتَشْہَدَہَا ثَلَاثًا فَشَہِدَتْ ثَلَاثًا اَنَّہٗ کَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰی مَنْبَتِہَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ ۔

۵۶۵۵ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا اَعْرِفُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ ہٰذَا الْعِذْقَ مِنْ ہٰذِہِ النَّخْلَۃِ یَشْہَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَۃِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ ،

۵۶۵۶ ۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ ذِئْبٌ اِلٰی رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْہَا شَاۃً فَطَلَبَہٗ

۵۶۵۴ ۔ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر[۱] میں پس آیا ایک اعرابی پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا کہا اعرابی نے اور کون[۲] ہے کہ گواہی دے اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہو تم فرمایا آپ نے یہ درخت کیکر کا[۳] ہے پس بلایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ آنحضرت نالہ کے کنارہ پر کھڑے ہوئے تھے پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین یہاں تک کہ کھڑا ہوا روبرو آپکے پس گواہی طلب کی اس سے حضرت نے تین بار پس گواہی دی درخت نے تین بار کہ واقع میں اسی طرح ہے کہ جیسے آپ نے کہا پھر پھر گیا طرف جگہ[۴] لگنے اپنے کی (دارمی)

۵۶۵۵ ۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک گنوار پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کس دلیل[۵] سے جانوں میں کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نے اس دلیل سے جان کہ بلاؤں میں اس خوشہ کو اس کھجور کے درخت میں سے اس حال میں کہ گواہی دے کہ میں خدا کا رسول ہوں پس بلایا اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اترنے لگا وہ خوشہ کھجور سے یہاں[۶] تک کہ گرا وہ زمین پر طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا آپ نے پھر جا پس چلا گیا وہ پس اسلام لایا وہ اعرابی (ترمذی) اور صحیح کہا اس کو ،

۵۶۵۶ ۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ[۷] بکری کے پس لی بھیڑیئے نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس ڈھونڈھا

---

[۱] ایک سفر میں، یعنے جہاد کے یا عمرہ کے ، [۲] کہ گواہی دے اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہو تم یعنے دعوے رسالت کا جو کرتے ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سے بطور معجزہ کے گواہی دیتی ہے ، [۳] یہ درخت کیکر کا ، یہ معنے ہیں لفظ سلمہ کے کہا علی قاری نے سلمہ فتحات کے ساتھ وہ ایک درخت ہے جنگل کے درختوں سے اور نہایہ میں لکھا ہے کہ سلم وہ خاردار درختوں میں سے ہے اس کا واحد سلمہ ہے ساتھ فتح لام کے اور اس کے پتوں سے چمڑا رنگا جاتا ہے ، [۴] پھر گیا طرف جگہ الخ یعنے جہاں سے آیا تھا پھر وہیں چلا گیا ،

[۵] کس دلیل سے جانوں میں کہ تم نبی ہو ، یعنے کوئی معجزہ دکھاؤ ،

[۶] یہاں تک کہ گرا وہ الخ یعنے اور گواہی دی ، [۷] طرف چرواہے ریوڑ کے ، یعنے طرف ریوڑ بکریوں کے کہ چرواہا اس کا ساتھ اس کے تھا ، ۞

الرَّاعِي حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَأَقْعٰى وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ قَدْ عَمَدْتُ إِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيْهِ اللّٰهُ أَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّيْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

۵۶۵۷ - وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتّٰى يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ

اس بھیڑیئے کو چرواہے نے یہاں تک کہ چھوڑایا بکری بھیڑیئے کے منہ سے کہا ابوہریرہؓ نے پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلے پر پس بیٹھا۱؎ بطور بیٹھنے بھیڑیئے کے اور داخل کی دم درمیان اپنے دونوں پاؤں کے اور کہا بھیڑیئے نے کہ تحقیق قصد کیا میں نے رزق پر پھیر لیا تو نے اسکو مجھ سے پس کہا اس شخص۲؎ نے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے۳؎ اعجوبہ مانند اعجوبہ آج کے دن کے کہ بھیڑیا بولتا ہے پس کہا بھیڑیئے نے عجیب تر اس سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کھجوروں کے درختوں کے کہ واقع ہیں بیچ دو سنگستان۴؎ کے خبریں پہنچاتا ہے تم کو اس چیز کی کہ گذر گئی۵؎ اور اس چیز کی کہ ہونیوالی ہے بعد تمہارے کہا ابوہریرہؓ نے پس وہ شخص تھا چرواہا قوم یہود۶؎ سے پس آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی۷؎ انکو اور اسلام لایا پس۸؎ باور کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالت اور مانند اسکی علامتیں ہیں پہلے قیامت کے تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلے۹؎ گا پس نہ پھریگا اپنے گھر کو یہاں تک کہ خبر دیں گے اس کو پاپوشیں اور کوڑا اس کا اس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اسکے گھر والوں نے پیچھے اس کے (بغوی) شرح السنہ میں،

۵۶۵۷ - اور ابوالعلاء سے روایت ہے کہ روایت کی سمرہ بن جندب صحابیؓ سے کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نوبت۱۰؎ کھاتے ایک بڑے پیالہ میں سے صبح۱۱؎ سے رات تک اٹھتے دس کھا کر اور بیٹھتے دس کھانے کو کہا ہم نے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا ہے پیالہ

۱؎ پس بیٹھا، اس طرح کہ کولی زمین پر رکھی اور پاؤں کھڑے کئے اور داخل کی دم درمیان دونوں پاؤں اپنے کے، ۲؎ پس کہا یعنی چرواہے نے کہ نام اسکا اہبان بن اوس خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا مکلم الذئب، ۳؎ نہیں دیکھا، یعنی نہیں دیکھا اعجوبہ مانند اعجوبہ آج کے دن کے کہ بھیڑیا بولتا ہے یا یہ معنے ہیں کہ نہیں دیکھا بھیڑیا مانند آج کے دن کے، ۴؎ درمیان دو سنگستان کے، یعنے مدینہ میں اور مراد شخص سے آنحضرت صلعم ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر حا اور تشدید را کے تثنیہ ہے لفظ حرہ کا اور حرہ زمین کالی پتھر والی درمیان دو پہاڑوں کے مدینہ کے پہاڑوں سے، ۵؎ گذر گئے الخ یعنے جو کہ پہلے تمہارے گذر گئے ہیں ان کی خبریں دیتا ہے اور جو کہ بعد تمہارے ہوں گے دنیا میں اور ان کے احوال عقبیٰ کی خبریں دیتا ہے، ۶؎ یہود سے، اس میں رد ہے تورپشتی کے قول گذشتہ کا کہ وہ خزاعی تھا کیونکہ خزاعہ یہود کا قبیلہ نہیں ہے مگر یہ کہ کہا جائے وہ شخص یہودی ہوگیا تھا، ۷؎ اور خبر دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو، یعنے بھیڑیئے کے قصے کی، ۸؎ پس باور کیا اس کو، یعنے اس کی خبر کو، ۹؎ باہر نکلے گا، یعنے اپنے گھر سے، ۱۰؎ نوبت نوبت کھاتے، یعنے وقت ظہور معجزہ کے، ۱۱؎ صبح سے رات تک، یعنے تمام روز، ؎

ثُمَّدَ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۶۵۸ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِيْ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۶۵۹ :۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَّكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۶۶۰ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ

اس سے کہا سمرہ نے کس چیز[1] سے تعجب کرتا ہے نہ تھا مدد کیا جاتا[2] مگر اس جگہ سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف آسمان کے (ترمذی، دارمی)

۵۶۵۸ ۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن غزوہ بدر کے بیچ تین سو پندرہ[3] آدمیوں میں دعا کی آنحضرت صلعم نے خداوندا یہ[4] ننگے پاؤں ہیں پس سواری دے انکو یا الٰہی تحقیق یہ ننگے بدن ہیں پس لباس دے انکو یا الٰہی تحقیق بھوکے ہیں سیر کر[5] انکو پس فتح دی[6] اللہ تعالیٰ نے واسطے آپ کے پس پھرے صحابہ فتح بدر سے اس حال میں کہ نہیں تھا ان میں[7] کوئی شخص مگر حال یہ تھا کہ پھرا ساتھ ایک اونٹ کے یا دو کے اور کپڑے پہنے اور سیر ہوئے (ابوداؤد)

۵۶۵۹ ۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کئے جاؤ گے اور پاؤ[8] گے غنیمت اور فتح کئے جاؤ گے تمہارے لئے پس جو شخص کہ پاوے یہ تم میں سے پس چاہیئے کہ ڈرے اللہ سے اور چاہیئے کہ حکم کرے ساتھ بھلائی کے اور منع کرے بری بات سے (ابوداؤد)

۵۶۶۰ ۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ[9] نے اہل خیبر میں سے زہر ملایا بکری بھنی ہوئی میں پھر تحفہ لائی اسکو رو برو

---

[1] کس چیز سے تعجب، یہ خطاب ابو العلاء کو کیا منجملہ سائلین کے اس لئے کہ وہ روسا تابعین میں سے ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی نہ تعجب کر تو اے مخاطب، [2] مگر اس جگہ سے، یعنی نہیں بڑھ جاتا تھا طعام مگر عالم بالا سے بسبب اترنے برکت کے آسمان سے اور اس میں اشارہ ہے طرف اس قول اللہ تعالیٰ کے "وفی السماء رزقکم وما توعدون" اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابو العلاء ہے چنانچہ ظاہر یہی ہے یا قول آنحضرت کا ہے اور قائل صحابہ لیکن احتمال نہایت بعید و غریب ہے، [3] تین سو پندرہ الخ مشہور یہ ہے کہ نکلے تین سو تیرہ میں کہ ستر مہاجرین میں سے تھے اور دو سو چھتیس انصار میں سے، [4] پس سیر کر یعنی ظاہر و باطن میں تاکہ قوت پاویں طاعت کی، [5] یعنی صحابہ، [6] فتح دی یعنی مشرکین مکہ پر، [7] اور سیر ہوئے یعنی بسبب ہاتھ لگنے اونٹوں اور کھانوں اور کپڑوں کے غنیمت میں مشرکوں سے اور سب دعائیں آنحضرت کی مستجاب ہوئیں اس سے معلوم ہوا کہ دعا کی قبولیت خرق عادات کی قبیل سے ہے خصوصاً پائیں سرعت اور یہ تمام نتیجہ صبر کرنے میں خیر کثیر ہے، یہ معجزہ ہوا ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جیسی دعا فرمائی منظور ہوئی، [8] پاؤ گے یعنی غنیمت اس حدیث میں آپ نے جو پیشین گوئی فرمائی وہ سب خلفاء کی خلافت میں ظہور میں آگئی اور اس حدیث میں ارشاد فرمایا جاؤ اعتدال پر چلنے کا اور تکبر اور اترانے سے بچنے کا، [9] ایک عورت یہودیہ نے، اس عورت کا نام زینب بنت حارث تھا یہ بیوی تھی سلام بن مشکم کی پہلے اس نے دریافت کیا کہ آنحضرت بکری میں سے کس مقام کے گوشت کو پسند کرتے ہیں لوگوں نے کہا کہ دست کے گوشت کو اس یہودن کے پاس ایک بکری کا بچہ تھا اسکو ذبح کیا اور اس میں بہت سا زہر ملایا

أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِّنْ أَصْحَابِهٖ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ أَخْبَرَكَ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهٖ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهٗ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ نَبِيًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ أَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ أَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ أَجْلِ الَّذِيْ أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهٗ أَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِّبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۶۶۱:۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ طَلَعْتُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیا رسول خدا نے دست اور کھایا اس میں سے اور ایک جماعت نے آنحضرتؐ کے یاروں میں سے ساتھ آپؐ کے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اٹھالو ہاتھ اپنے اور بھیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کے پس بلایا اسکو پس فرمایا آپؐ نے کہ زہر ملایا ہے تو نے اس بکری میں پس کہا یہودیہ نے کہ کس نے خبر دی تم کو فرمایا آپؐ نے خبر دی مجھ کو اس نے جو میرے ہاتھ میں ہے فرمایا یہ اشارہ کرکے طرف دست کے کہا یہودیہ نے کہ ہاں کہا میں نے اگر ہے محمدؐ نبی نہیں ضرر کریگی یہ بکری زہر آلودہ اور اگر نہیں ہے وہ پیغمبر تو آرام پائیں گے ہم اس سے پس درگذر کیا اس سے اس عورت سے رسول اللہ نے اور نہ سزا دی آپؐ نے اسکو اور وہ فوت ہوئے اصحاب آپؐ کے کہ کھایا تھا انہوں نے اس بکری میں سے اور پچھنے لگوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اپنے مونڈھوں کے بسبب اس گوشت کے کہ کھایا بکری زہر آلودہ میں سے پچھنے لگائے ان کے ابو ہندؓ نے ساتھ سینگ کے اور چھری چوڑی کے اور وہ غلام آزاد تھا بنی بیاضہ کا ایک قبیلہ ہے انصار میں سے (ابوداؤد، دارمی)

۵۶۶۱ :۔ اور سعد بن حنظلیہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق صحابہؓ چلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن حنین کے پس بہت دراز کیا چلنا یہاں تک کہ وقت ہوا رات کا پس آیا ایک سوار اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق میں چڑھا تھا اوپر پہاڑ ایسے اور ایسے کے پس

کہ اسی وقت ہلاک کردے اور دست اور شانہ میں بہت ملایا اور رکھا آنحضرتؐ اور ان کے صحابہ کے سامنے جو دعوت میں حاضر تھے، ۵۱ اٹھالو، یعنی ہاتھوں کو کھانے سے روک لو، ۵۲ نہیں ضرر کرنے کی یعنی دین کے پورا پہنچانے سے پہلے اس لئے کہ آنحضرتؐ کی وفات دعوت کے اتمام اور دین کے اکمال سے پہلے متوقع نہیں تھی اب نہ وارد ہوگا یہ اشکال کہ آنحضرتؐ نے اسی زہر کی تاثیر سے وفات پائی کیونکہ وفات جب پائی جب دین کا کوئی دقیقہ باقی نہ رہا اگرچہ وفات پائی اسی کی تاثیر سے، ۵۳ اور نہ سزا دی اس کو، اس میں آپ کے کئی معجزے ہیں ایک زہر سخت سے ہلاک نہ ہونا دوسرا آپؐ کا بتانا کہ اس میں زہر ہے تیسرا گوشت کا بولنا کہ میں زہر آلودہ ہوں یہ عورت زینب بنت حارث مرحب کی بہن تھی جس کو حضرت علیؓ نے خیبر کی لڑائی میں مارا ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس عورت کو بشر بن براء کے وارثوں کے سپرد کردیا وہ اسی زہر سے فوت ہوا تھا انہوں نے اس عورت کو قتل کیا، ۵۴ ابو ہند کہ نام ان کا یسار حجام تھا، ۵۵ صحابہؓ چلے الخ یعنی وقت متوجہ ہونے کے طرف حنین ،،،

عَلٰی جَبَلِ کَذَا وَکَذَا فَاِذَا اَنَا بِھَوَازِنَ عَلٰی بَکْرَۃِ اَبِیْھِمْ بِظُعُنِھِمْ وَنَعَمِھِمْ اِجْتَمَعُوْا اِلٰی حُنَیْنٍ
فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْکَ غَنِیْمَۃُ الْمُسْلِمِیْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی
ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّحْرُسُنَا اللَّیْلَۃَ قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِیْ مَرْثَدِ نِ الْغَنَوِیُّ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ارْکَبْ
فَرَکِبَ فَرَسًا لَّہٗ فَقَالَ اِسْتَقْبِلْ ھٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰی تَکُوْنَ فِیْ اَعْلَاہُ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مُصَلَّاہُ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ ھَلْ حَسِسْتُمْ فَارِسَکُمْ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ مَا حَسِسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ یَلْتَفِتُ
اِلَی الشِّعْبِ حَتّٰی اِذَا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَآءَ فَارِسُکُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰی خِلَالِ الشَّجَرِ
فِی الشِّعْبِ فَاِذَا ھُوَ قَدْ جَآءَ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّی انْطَلَقْتُ
حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلٰی ھٰذَا الشِّعْبِ حَیْثُ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ

ناگہاں دیکھا میں نے ہوازن کو کہ بڑا قبیلہ ہے اوپر اونٹ[1] باپ اپنے کے ساتھ اپنی عورتوں کے اور اپنے چارپایوں کے کہ جمع ہوئے ہیں طرف حنین کے پس مسکرائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ یہ غنیمت[2] ہے مسلمانوں کی کل کو اگر چاہے اللہ تعالیٰ پھر فرمایا کون شخص محافظت کرے ہماری آج کی رات کہا انس بن ابی مرثد غنوی نے کہ میں یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے پر پھر فرمایا آپ نے کہ متوجہ ہو اس راہ کو کہ پہاڑوں میں ہے یہاں تک کہ ہو تو بیچ بلندی اس پہاڑ کے پس جبکہ صبح کی ہم نے نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف جگہ نماز اپنی کی پس پڑھیں آپ نے دو رکعتیں پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا معلوم کیا تم نے اپنے سوار کو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ نہیں پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت نماز میں دیکھنا کنکھیوں سے طرف اس درہ پہاڑ کے یہاں تک کہ جب پڑھ چکے آپ نماز فرمایا خوش ہو پس تحقیق آیا سوار تمہارا پس شروع کیا ہم نے دیکھنا درمیان درختوں کے بیچ درہ پہاڑ کے پس ناگہاں وہ سوار آیا یہاں تک کہ کھڑا ہوا[3] روبرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق میں روانہ ہوا یہاں تک کہ پہنچا میں اوپر بلندی کے اس درہ پہاڑ کے جہاں کہ حکم فرمایا تھا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں دونوں[4] دروں پہاڑ کے میں پس نہ دیکھا میں نے کسی کو پس فرمایا

---

[1] اوپر اونٹ اور باپ کے یعنی سب آئے ہیں یہ تمثیل ہے کہ بیان کی جاتی ہے ان کے حق میں کہ سب آویں اور کوئی پیچھے نہ رہ جائے بعض نے کہا عرب میں دستور تھا کہ بعض لوگ خانہ بدوش ہوتے وہ اپنی سب اولاد کو اونٹ پر لادے پھرتے اور یہ ایک کلمہ ہے جس سے عرب کے لوگ کثرت مراد رکھتے ہیں کہا قاضی نے عرب کہتے ہیں جاء القوم علی بکرۃ ابیہم یعنی قوم سب کی سب آ گئی اس طرح کہ کوئی ان میں سے پیچھے نہ رہا اور یہ مثال ہے جو عرب بیان کرتے ہیں کہ عرب کی ایک جماعت کو اپنی جگہ سے اٹھنا پڑا تو ان کے سب نے کوچ کیا یہاں تک کہ ان کے باپ کا ایک اونٹ تھا اس کو بھی انہوں نے لے لیا تو پس مانندہ لوگوں نے کہا اذہبوا علی بکرۃ ابیکم تب سے یہ مثال ہو گئی ہے ان کے لئے جو سب کے سب آ جائیں، [2] یہ غنیمت ہے الخ سبحان اللہ جیسا آپ نے فرمایا وہی ہوا کہ وہ لوگ بمعہ اسباب مسلمانوں کے ہاتھ آئے یہ معجزہ ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا، [3] کھڑا ہوا، روبرو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے، یعنی سوار یا اتر کر، [4] دونوں دروں پہاڑ کے میں، یعنے دونوں راہوں اوپر جو اس پہاڑ میں بخوف اس کے کہ ہوائیں کوئی چھپا ہوا، ؎

طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ۔

۵۷۶۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِي حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ رضی فَإِنَّهُ انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

انس بن ابی مرثد کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا اترا تھا تو آج کی رات[۱] کہا کہ نہیں اترا میں مگر نماز پڑھنے کے لئے یا استنجا کرنے کے لئے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس نہیں تجھ پر حرج اس میں کہ[۲] نہ عمل کرے تو بعد اس شب کے، (ابوداؤد)

۵۷۶۲۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا لایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنی ایک کھجوریں[۳] پس کہا میں نے یا رسول اللہ! دعا کیجئے ان میں ساتھ برکت کے[۴] پس لیا اس کو آپؐ نے پھر دعا کی حضرتؐ نے میرے لئے ان میں ساتھ برکت[۵] کے فرمایا کہ لے ان کو پس رکھ توشہ دان میں جب چاہے تو لے اس میں سے کچھ پس داخل کر توشہ دان میں ہاتھ اپنا پس لے کھجور اس میں سے اور نہ جھاڑ تو اس کو جھاڑنا[۶] پس تحقیق اٹھائی میں نے[۷] ان کھجوروں میں سے اتنی اور اتنی وسق راہ خدا میں پس[۸] تھے ہم کھاتے ان میں سے اور کھلاتے اور تھا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری کمر سے یہاں تک کہ ہوا دن شہید ہوئے حضرت عثمانؓ کا پس تحقیق وہ توشہ دان کھل پڑا، (ترمذی)

---

[۱] اترا تھا، یعنے سواری، [۲] کہ نہ عمل کرے تو، یعنے آج کی رات کا تیرا یہ کام کافی ہے اللہ کے نزدیک ثواب و فضیلت میں اور عمل سے نفل و خیرات مراد ہے کیونکہ فرائض ساقط نہیں ہوتے کہا ابن مالک نے اور اس حدیث میں آپ نے اس شخص کو بشارت دی کہ اللہ عزوجل نے تیرے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے انتہا ما قال ابن مالک اور کہا طیبیؒ نے معنے یہ ہیں کہ مضائقہ نہیں ہے اگر تو اسکے بعد نیکی نہ کرے کیونکہ تیری آج کی رات کا عمل اللہ کے نزدیک ثواب اور فضیلت میں کافی ہے اور عمل سے نوافل اور فضائل مراد نہیں ہے کیونکہ فرائض ساقط نہیں ہوتے جیسے گزرا اور ممکن ہے کہ عمل سے جہاد مراد ہو معنے یہ ہوں کہ آج اگر تو جہاد نہ کرے تو تجھ پر مضائقہ نہ ہوگا اور یہ آپؐ نے اس کی تسلی کے واسطے فرمایا، [۳] کتنی ایک کھجوریں، اکیس تھیں کذا فی الاذکار، [۴] ساتھ برکت کے، یعنے مانگئے اللہ سے برکت ان میں یا ان کے لئے، [۵] ساتھ برکت کے ان میں اور کثرت خیر کے ان کے کھلانے میں باوجود باقی رہنے ان کے، [۶] پس تحقیق اٹھائی میں نے ان الخ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع تقریباً پونے تین سیر کا اس حساب سے ایک وسق چار من یا پانچ سیر کا ہوا سبحان اللہ چند کھجوروں میں اس قدر برکت ہوئی کہ کئی سال اس سے خود کھاتے رہے اور لوگوں کو کھلاتے رہے اور پھر وہ ختم نہ ہوئیں ہر ایک وقت کے کھانے کا کافی نہ تھیں یہ معجزہ تھا ہمارے حضرتؐ کا حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے لوگوں کو اس دن ایک غم تھا اور مجھ کو دو ایک اس تھیلے کے جاتے رہنے کا دوسرے حضرت عثمانؓ کی شہادت کا، [۷] یہ حضرت ابوہریرہؓ کا قول ہے، [۸] پس تھے ہم، یعنے میں اور یار میرے ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۶۶۳ :- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَاثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيْدُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ أَخْرِجُوْهُ فَأَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلٰى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ يَحْرُسُوْنَ عَلِيًّا يَحْسَبُوْنَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحُوْا ثَارُوْا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوْا أَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا أَدْرِيْ فَاقْتَصُّوْا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلٰى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلٰى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

تیسری فصل

۵۶۶۳ :- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ[1] میں پس کہا بعضوں نے ان میں سے جسوقت صبح ہو باندھو اسکو ساتھ بندھن[2] کے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا بعض مشرکوں نے بلکہ مار ڈالو اسکو اور کہا بعض نے بلکہ نکال دو[3] اسکو پس مطلع[4] کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مشورہ پر پس رات گزاری علیؓ نے اوپر بچھونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس رات اور نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ پہنچے غار[5] ثور پر اور رات گذاری مشرکوں نے اس حال میں کہ نگہبانی کرتے تھے علیؓ کی گمان[6] کرتے تھے علی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس جب صبح کی تو حملہ[7] کیا انہوں نے اس پر پس جب کہ دیکھا علیؓ کو رد کی اللہ نے بد خواہی انکی پس کہا انہوں نے کہاں گیا یہ یار[8] تیرا کہا علیؓ نے کہ نہیں جانتا میں پس کھوج میں لگے حضرتؐ کے پس جب پہنچے مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا ان پر نشان قدم پس چڑھے وہ پہاڑ پر پس گذرے غار[9] پر پس دیکھا انہوں نے غار کے دروازہ پر جالا مکڑی کا پس کہا مشرکوں نے اگر داخل ہوتے محمد یہاں تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اسکے دروازہ پر پس ٹھہرے[10] آنحضرتؐ تین راتیں اندر اس کے (احمد)

---

[1] مکہ میں، یعنے دارالندوہ میں اور حاضر ہوا ساتھ انکے شیطان ایک نجدی بوڑھے کی صورت میں، [2] ساتھ بندھن کے یعنی قید کرو، [3] نکال دو اس کو، یعنی بوجہ اہانت کے، [4] پس مطلع کیا یعنی جبرئیل آئے اور خبر دی حضرتؐ کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سو رہیں حضرت علیؓ کو اپنے بچھونے پر اور نکلیں ساتھ ابوبکرؓ کے طرف غار کے، [5] گمان کرتے یعنی مشرکین کا یہ خیال تھا کہ حضرتؐ گھر میں سوتے ہیں اور صلاح یہ ٹھہری تھی کہ رات ان کو تاکتے رہو اور صبح اپنا کام تمام کرو حالانکہ وہ علیؓ تھے اور آنحضرتؐ ان کے سامنے باہر نکل گئے، [6] حملہ کیا انہوں نے اس پر یعنی حضرت علیؓ پر بگمان آنحضرت صلعم کے، [7] علیؓ کو یعنی جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے، [8] یار تیرا یعنی آنحضرت صلعم، [9] پس گذرے غار پر یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرتؐ اس میں ہیں، [10] پس ٹھہرے آنحضرتؐ، اس حدیث میں آنحضرتؐ کے بہت معجزے مذکور ہیں اور اس میں بیان ہے آیت انفال واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین اور جب آپؐ غار میں داخل ہوئے تو مکڑی نے جالا تن دیا اور کبوتروں نے دروازے پر انڈے دیدیئے اور مروی ہے کہ مشرک غار پر ایسی جگہ چڑھے کہ اگر اپنے پاؤں کی طرف نظر کرتے تو آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ کو دیکھ لیتے پس ڈرے ابوبکرؓ آپؐ کی طرف سے تو فرمایا آپؐ نے ماظنک باثنین اللہ ثالثہما اور یہ حدیث معجزات کے فصل اول کی پہلی حدیث ہے جو گذر چکی ، ۔

٥٦٦٤:- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا لِي مَنْ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُوْدِ فَجُمِعُوْا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ قَالُوْا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوْكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوْكُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوْا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوْا نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَمَا

٥٦٦٤:- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بھیجی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری بھنی ہوئی کہ اسمیں زہر تھا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کرو میرے لئے جو اس جگہ یہودیوں میں سے پس جمع کیا حضرتؐ کے لئے یہود کو پس فرمایا واسطے انکے رسول اللہ نے کہ تحقیق میں پوچھنا ہوں تم میں سے حال ایک چیز کا پس آیا ہو تم باور کرنے والے[1] میرے کہا انہوں نے ہاں اے ابو القاسم[2] پس فرمایا ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہے[3] باپ تمہارا کہا یہود نے فلانا[4] فرمایا حضرتؐ نے جھوٹ بولے تم بلکہ باپ تمہارا فلانا شخص ہے کہا یہود نے سچ کہا تم نے اور خوب کہا تم نے فرمایا آپ نے پس کیا باور کرو گے تم میرے خبر دینے کو ایک چیز سے اگر سوال کروں میں تم سے کہا یہود نے ہاں اے ابو القاسمؐ اور اگر جھوٹ بولیں تم میں سے پہچان لو گے تم جھوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تم نے اسکو[5] بیچ مقدمہ باپ ہمارے کے پس فرمایا یہود سے کہ کون ہے دوزخی کہا انہوں نے کہ رہیں گے ہم دوزخ میں تھوڑے سے دن[6] پھر خلیفے ہو گے تم ہمارے[7] اے مسلمانو دوزخ میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور رہو[8] تم جھوٹے ہو تم اپنی خبروں میں قسم ہے اللہ کی نہیں خلیفہ ہونگے ہم تمہارے آگ میں کبھی پھر فرمایا آپ نے کیا تم باور کرو گے میرے دینے کے ایک چیز سے اگر پوچھوں میں تم سے اس سے پس کہا انہوں نے ہاں ابو القاسم فرمایا کیا ملایا ہے تم نے اس بکری میں زہر کہا انہوں نے ہاں فرمایا حضرتؐ نے کیا باعث ہوا تم کو اس پر کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا ہم نے کہ اگر ہو تم جھوٹے تو راحت

[1] کیا ہو تم باور کرنے والے میرے خبر دینے کو اس چیز سے جس وقت کہ جھٹلاؤں میں تم کو یعنی جواب سے کہ دو تم اس سوال کا جیسے کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے، [2] اے ابو القاسم الخ عادت یہود کی یہ تھی کہ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ کنیت انکی کے کہ ابو القاسم ہے خطاب کرتے تھے اور محمدؐ نہیں کہتے تھے اس لئے کہ ذکر اس نام شریف کا توراۃ میں مشہور تھا اور صحت نبوت آپ کی سے، [3] کون ہے، یعنی جد کہ جس کو بڑا قبیلہ کہتے ہیں، [4] فلانا، یعنے بطریق کذب کے امتحان کے لئے اور نام غیر نام جد اپنے کا بتا دیا، [5] یعنے خبروں میں تم کو ساتھ اس کے، [6] یعنے جیسے کہ قرآن مجید میں ان کا قول نقل کیا ہے لن تمسنا النار الا ایاما معدودات، [7] یعنے بعد نکلنے ہمارے کے تم داخل ہو گے اور ہمیشہ رہو گے اور یہ ان کے زعم فاسد اور اعتقاد میں بات سچی اور خبر تھی، [8] کہ کلام نہ کرو بیچ مقدمہ آگ کے، [9] تو نہ ضرر کرے گا تم کو اس حدیث پر ہم اور ابوداؤد اور دارمی کی حدیث میں جس کو جابرؓ نے روایت کیا گفتگو کر چکے ہیں ۱۲

حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا اَنْ نَسْتَرِيْحَ مِنْكَ وَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۶۶۵ :- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۶۶ :- وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۶۶۷ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ فَرَاَيْتُهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَاٰهُ غَيْرِيْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ اَمَا

پائیں گے ہم تم سے اور اگر تم سچے ہو تو نہ ضرر کرے[۹] گا تم کو۔ (بخاری)

۵۶۶۵ :- اور عمرو بن اخطب انصاری[۱] سے روایت ہے کہا نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر کی اور چڑھے منبر پر پس وعظ فرمایا ہم کو یہاں تک کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا پھر اترے اور نماز پڑھی ظہر کی پھر چڑھے منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لئے یہاں تک کہ آگیا وقت عصر کی نماز کا پھر اترے اور نماز پڑھی عصر کی پھر چڑھے منبر پر یہاں تک غروب ہوا آفتاب[۲] پس خبر دی ہم کو ساتھ[۳] اس چیز کے کہ وہ ہونے والی ہے قیامت تک کہا عمرو نے پس دانا[۴] ترین ہمارا بہت یاد رکھنے والا ہمارا ہے (مسلم)

۵۶۶۶ :- اور معن بن عبدالرحمٰن تابعی سے روایت ہے کہا معن نے کہ سنا میں نے اپنے باپ سے کہا پوچھا میں نے مسروق سے کہ کس نے خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے جنات کی اس رات کو کہ سنا تھا انہوں نے قرآن پس کہا مسروق نے خبر دی مجھ کو تیرے باپ نے یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہ اس نے کہا خبر[۵] دی آنحضرتؐ کو آنے جنات کی ایک درخت نے۔ (بخاری مسلم)

۵۶۶۷ :- اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم ہمراہ عمر بن الخطابؓ کے درمیان مکہ و مدینہ کے پس تلاش کیا ہم نے ماہ نو کے دیکھنے کی اور تھا میں مرد تیز نظر پس دیکھا میں نے چاند اور حالانکہ نہیں تھا کوئی کہ کہے کہ دیکھا ہے اسکو سوا میرے پس شروع کیا میں نے کہ کہتا تھا میں عمرؓ کو کہ کیا نہیں دیکھتے

---

[۱] عمرو بن اخطب انصاری یہ صحابی ہیں جلیل القدر اور مشہور تھے کنیت کے ساتھ اور انکو ابوزید اعرج کہتے تھے اور آنحضرتؐ کے ساتھ غزوہ میں رہے اور تیرہ غزوے انہوں نے کئے اور آنحضرتؐ نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتے ہیں کچھ اوپر سو برس کے ہو گئے تھے مگر سر اور داڑھی کے بال سفید نہ ہوئے تھے مگر تھوڑے۔ [۲] یہاں تک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی تمام دن وعظ فرمایا۔ [۳] ساتھ اس چیز کے کہ وہ ہونے والی ہے قیامت تک، یعنے وقائع اور حوادث اور عجائب قیامت تک کے بیان فرمائے مجمل یا مفصل پس اس میں بہت سے معجزے ہیں۔ [۴] پس دانا ترین ہمارا یعنے اب ہم میں وہ زیادہ عالم ہے جس نے اس قصہ کو اس دن یاد رکھا کہا یہ طیبی نے اور کہا سید جمال الدین نے جس کو ہم میں سے وہ قصہ یاد ہے وہ اب یاد ہے وہ ایسے ہم سے زیادہ عالم ہے۔ [۵] خبر دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور پھر آپ باہر گئے اور جنوں کو دیکھا اور قرآن پڑھ کر ان کو وعظ فرمایا یہ قصہ سورۂ احقاف میں مذکور ہے ،،، ✡

تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۶۸:- وَعَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

تم چاند پس وہ نہیں دیکھتے تھے اس کو کہا انسؓ نے کہتے تھے عمرؓ نزدیک ہے کہ دیکھیں گے ہم اس کو۱؎ اس حال میں کہ لیٹا ہوں گا اپنے بچھونے پر پھر شروع کیا عمرؓ نے کہ حدیث بیان کرتے تھے ہمارے آگے قصہ اہل بدر۲؎ کے کہا عمرؓ نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ دکھاتے تھے ہم کو جگہ پڑنے مشرکوں کی ایک روز پہلے قضیہ۳؎ کے فرماتے تھے آپ یہ جگہ۴؎ ہے مارے جانے فلاں کی ہے کل کو اگر چاہا خدا نے اور یہ جگہ مارے جانے فلاں کی ہے کل کو اگر چاہا خدا نے کہا عمرؓ نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا ہے آپؐ کو ساتھ حق کے نہیں۵؎ خطا کی مارے جانے والوں نے ان جگہوں سے کہ بیان کیا تھا اس کو رسول اللہ نے کہا پس ڈالے گئے کنوئیں میں بعض ان کے بعض پر پس چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ پہنچے طرف ان کے پس فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا دیکھی تم نے وہ چیز کہ وعدہ کی تم سے اللہ اور اس کے رسول نے پس تحقیق میں نے حق پائی وہ چیز کہ وعدہ کی مجھ سے اللہ نے پس کہا حضرت عمرؓ نے۶؎ یا رسول اللہ کس طرح کلام کرتے ہو تم بدنوں سے کہ نہیں ہیں روحیں ان میں پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننے والے ان سے واسطے اس چیز کے کہتا ہوں میں سوا اس کے کہ نہیں طاقت رکھتے یہ کہ جواب دیں مجھ کو کچھ (مسلم)

۵۶۶۸ - اور انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سے روایت ہے نقل کرتی ہے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے زید بن ارقم

۱؎ اس حال میں کہ میں لیٹا ہوں گا الخ یعنے ایک دن کے بعد خود بخود نظر آنے لگے گا اب دیکھنے میں تکلیف اٹھانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے، ۲؎ قصے اہل بدر کے الخ یعنی مشرکوں کے کہ جو بدر میں مارے گئے، ۳؎ ایک روز پہلے قضیہ کے الخ یعنی ایک روز پہلے وقوع واقعہ کے اور مارے جانے مشرکوں کے خبر دی کہ ہر ایک ان اشقیا میں سے یہاں یہاں پڑے ہوں گے، ۴؎ یہ جگہ الخ یعنی جگہ پڑنے ہر ایک کی جدا جدا متعین کر دی، ۵؎ نہیں خطا کی، یہ معجزہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا، ۶؎ پس کہا حضرت عمرؓ نے، اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے موتی کا سماع اور موت سے روح کا فنا نہیں اور قبرستان میں مردوں کو سلام کرنا دلیل ہے انکے سماع کی اور حدیث میں ثابت ہے کہ جب مردے کو دفن کر کے لوگ پھرتے ہیں تو مردہ لوگوں کی جوتوں کی چاپ سنتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مردوں کو سماعت نہیں یہ آنحضرتؐ کا معجزہ تھا جو ان کافروں نے سنا جس طرح ٹھیکریوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تسبیح کی تھی اس حدیث میں سوائے ان کافروں کے اور مردوں کی سماعت کا ذکر نہیں صحیح بخاری میں قتادہؓ سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس وقت ان کافروں کو زندہ کر دیا تھا کہ آنحضرتؐ کا کلام سن سکے پشیمان ہوں اور اسی طرح حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے واللہ اعلم، ٭ ٭ ٭

عَلٰى زَيْدٍ يَعُوْدُهٗ مِنْ مَّرَضٍ كَانَ بِهٖ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَّرَضِكَ بَأْسٌ وَّلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ قَالَ أَحْتَسِبُ وَأَصْبِرُ قَالَ إِذًا تَدْخُلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَتْ فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ ثُمَّ مَاتَ۔

۵۶۶۹: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّقُوْلُ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ أَنَّهٗ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا وَّقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهٗ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۶۷۰: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ رَجُلٌ يَّسْتَطْعِمُهٗ فَأَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهٗ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهٗ فَفَنِيَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کے پاس اس حالت میں کہ عیادت کرتے تھے انکی بسبب بیماری کے کہ تھی انکو فرمایا آپؐ نے نہیں تجھ پر بسبب بیماری تیری کے ڈر[1] ولیکن کیسا حال ہوگا تیرا جس وقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچھے میرے پس اندھا ہو جائیگا تو کہا زید نے طلب ثواب کی کرونگا میں صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نے جب اب داخل ہوگا تو بہشت میں بے حساب کہا راوی نے پس اندھا ہوگیا زید[1] بعد مرنے نبی صلعم کے پھر پھیر دی[2] اللہ نے زید پر بینائی اسکی پھر مرگیا۔

۵۶۶۹: اور اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ جھوٹ بولے[3] مجھ پر کہ نہیں کہی میں نے پس چاہیئے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے اور یہ اس لئے کہ آنحضرتؐ نے بھیجا ایک شخص کو پس جھوٹ باندھا اس نے حضرتؐ پر پس دعا کی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پایا گیا وہ شخص مردہ اس حال میں کہ تحقیق پھٹ گیا تھا پیٹ اسکا اور نہ قبول کیا اسکو زمین نے (بیہقی) اور نقل کیں یہ دونوں حدیثیں

۵۶۷۰: اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تھا آپؐ سے پس دیا اسکو آپؐ نے آدھا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کھاتا اس میں سے اور بیوی اسکی بھی اور مہمان ان کے یہانتک کہ ماپا اس نے اسکو پس تمام ہوگیا جلدی پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس پس فرمایا آپؐ نے اگر نہ ماپتا تو اس کو البتہ کھاتے رہتے تم اس میں سے اور باقی رہتا وہ تمہارے لئے (مسلم)

---

[1] اندھا ہوگیا، سبحان اللہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، [2] پھر پھیر دی، اور آنحضرتؐ نے انکا پھر بینا ہونا مذکور نہیں فرمایا اس لئے کہ ہو مشقت انکے صبر کی بہت اور اجر جو مرتب ہوگا اس پر بہت بڑا پھر حاصل ہوئی انکو مدد اللہ کی بسبب صبر کے، [3] جو شخص کہ جھوٹ بولے، اس حدیث میں آنحضرتؐ پر جھوٹ باندھنے کا عذاب مذکور ہے اور حقیقت میں یہ بہت بڑا گناہ ہے چنانچہ شفاء العوام میں مذکور ہے کہ کذب خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کفر ہے اور فاعل اس کا کافر ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ تمام جھوٹوں سے بدتر ہے، [4] اگر نہ ناپتا تو اس کو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہے اور ایک حدیث اس مضمون کی گزر چکی ہے کہ اناج تولنے ناپنے میں برکت ہے تو مطلب یہ ہے کہ مول لینے اور بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہے تاکہ کمی زیادتی نہ ہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نہ چاہیئے کہ اس میں یہ برکتی ہے کہ تول تول کر خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہیں رہتی اناج پر رہتی ہے'' ۞ ۞ ۞ ۞

۵۶۷۱:- وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ يَقُوْلُ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِيْ امْرَأَتِهِ فَأَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوْا فَنَظَرْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْكُ لُقْمَةً فِيْ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّقِيْعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيْهِ الْغَنَمُ لِيُشْتَرٰى لِيْ شَاةٌ فَلَمْ تُوْجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِيْ قَدِ اشْتَرٰى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوْجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمِيْ هٰذَا الطَّعَامَ الْأُسَارٰى رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۶۷۲:- وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُوْ أُمِّ مَعْبَدٍ

۵۶۷۱:- اور عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اس نے نقل کی ایک شخص سے انصار میں سے کہ نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز جنازہ کے پس دیکھا میں نے رسول اللہ کو اس حال میں کہ وہ بیٹھے تھے پاس قبر کے وصیت کرتے تھے آپ گورکن کو فرماتے تھے فراخ کرو میت کے پاؤں کی طرف اور فراخ اسکے سر کے جانب سے پھر جب پھرے آنحضرت۱؎ سامنے سے آیا حضرت کی دعوت کرنیوالا طعام کی اس میت کی بیوی کی طرف سے پس قبول کی حضرت نے دعوت اسکی اور گئے اسکے گھر میں اور ہم ساتھ آپکے تھے۲؎ پس لایا گیا طعام پس رکھا آپنے دست مبارک۳؎ اپنا پھر رکھا قوم نے ہاتھ پس کھایا قوم نے طعام پس دیکھا ہم نے طرف رسول اللہ کے کہ چباتے ہیں لقمہ کو اپنے دہن مبارک میں پھر فرمایا آپنے کہ پاتا ہوں میں یہ گوشت ایسی بکری کا کہ لی گئی ہے بے اجازت اسکے مالک کے پس بھیجا اس عورت نے کسی کو آپکے پاس حالانکہ کہتی تھی یا رسول اللہ تحقیق میں نے بھیجا تھا خادم کی طرف نقیع کے۴؎ اور نقیع ایک موضع ہے کہ بیچی جاتی ہیں اسمیں بکریاں تاکہ خریدی جائے میرے لئے ایک بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بھیجا میں نے کسی کو پاس ہمسایہ اپنے کے کہ خریدی تھی اسنے ایک بکری کہ بھیجدے وہ بکری خریدی ہوئی کو ساتھ مول اس کے پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بھیجا میں نے ہمسایہ کی بیوی کے پاس پس بھیجدی اس نے طرف میری وہ بکری پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھلادے یہ طعام قیدیوں کو۵؎ (ابوداؤد) اور بیہقی نے نقل کی کتاب دلائل النبوۃ میں۔

۵۶۷۲:- اور حزام بن ہشام سے روایت ہے اس نے نقل کی اپنے باپ سے اس نے حزام کے دادا سے کہ اسکا نام حبیش بن خالد

۱؎ پس جب پھرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کرکے، ۲؎ اور ہم ساتھ تھے آنحضرت کے یعنی ہم بھی گئے اور طفیلی آنحضرت کے ہوئے یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کے کی ہوگی، ۳؎ رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا، یعنی اس طعام کے کھانے کے لئے، ۴؎ طرف نقیع کے، یہ ایک موضع ہے جانب وادی عقیق کے قریب بیس کوس کے ہے مدینہ سے غیر نقیع کے ساتھ باء کے مقبرہ مدینہ کا وہاں ہے، ۵؎ کھلادے یہ الخ غالب یہ ہے کہ وہ فقیر ہونگے اور کہا طیبی نے وہ کافر تھے اور یہ اس لئے فرمایا کہ نہ پایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لیں اور خشنودی اس سے اور طعام بگڑا جاتا تھا اور ان کو کھلانا بھی ضرور تھا پس حکم فرمایا انکے کھلا دینے کا اور لازم آئی اس عورت پر قیمت اس بکری کی بسبب تلف کرنے کے اور واقعہ ہوا یہ تصدق عورت کی طرف سے، ؞

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِيْ بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيْلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوْا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِيْنَ لِيْ أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ

ہے اور حبیش صحابی(۱) ام معبد کا نقل کی حبیش نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ حکم کئے گئے نکلنے کا مکہ سے نکلے ہجرت کرنیوالے مکہ سے طرف مدینہ کے آنحضرت اور ابوبکرؓ اور غلام آزاد ابوبکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابوبکرؓ کا عبداللہ لیثی(۲) گزرے اوپر دو خیموں ام معبد کے پس طلب کیا گوشت اور خرما تا خریدیں اس سے پس نہ پایا اس کے پاس کچھ اس میں سے اور تھے لوگ بے زادو بے توشہ قحط زدہ پس دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک بکری کے کہ خیمہ کی ایک جانب میں تھی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کیا حال ہے اس بکری کا اے ام معبد کہا ام معبد نے کہ چھوڑ رکھا ہے(۳) اس کو دبلاپے نے ریوڑ کے ساتھ جانے سے فرمایا آنحضرتؐ نے کیا ہے اس کے کچھ دودھ کہا ام معبد نے کہ یہ بکری دور تر اس سے ہے کہ ہو اس سے دودھ فرمایا آپ نے کیا اذن دیتی ہے تو مجھ کو یہ کہ دودھ دوہوں میں اسکا کہا ام معبد نے کہ باپ اور ماں میری فدا آپ سے ہوں اگر دیکھیں(۴) آپ اس میں دودھ تو دوھ لیں پس طلب کیا بکری کو رسول اللہ نے اور ہاتھ پھیرا اس کے تھنوں پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لئے بکری کے حق میں پس پاؤں کھولے بکری نے(۵) اور دودھ دیا اور جگالی کرنے لگی پس منگایا آپ نے ایسا باسن کہ سیراب کرے ایک گروہ کو پھر دوہا بیچ اس برتن کے دودھ خوب بہتا ہوا یہاں تک کہ اوپر اس کے آگئی جھاگ دودھ کی پھر پلایا اس کو ام معبد کو یہاں تک کہ سیراب ہوئے اور پلایا ساتھ والوں کو یہاں تک سیراب ہوئے پھر پیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱؎ اور صحابی ہے الخ ام معبد کا نام عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم راہ ہجرت میں اس کے خیمہ میں تشریف لائے اور تھی وہ تکیہ لگا کر بیٹھی خیمہ کے صحن میں دودھ اور پانی دیتی فقراء و مساکین کو،

۲؎ عبداللہ لیثی، کہ اس کو ہمراہ لیا تھا راہ بتانے کے لئے،

۳؎ چھوڑ رکھا ہے الخ یعنے بسبب ناتوانی اور دبلاپے کے ہمراہ بکریوں کے جنگل میں چرنے کو نہیں جا سکتی،

۴؎ اگر دیکھیں الخ یعنے دودھ اس میں ہے یا نہیں کیا دوہیں گے آپ،

۵؎ پس پاؤں کھولے بکری نے الخ یعنے دودھ دوہانے کے لئے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جانور کی ہے کہ وقت دوہنے کے دونوں پاؤں کھول دیتا ہے ،،، ؎ ؎ ؎

الْبَهَاءَ ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ وَسَقٰى اَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰى مَلَاَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

بعد سب[1] کے پھر دوہا اس میں دوسری بار بعد پہلی بار کے یہاں تک کہ بھرا باسن پھر باقی[2] چھوڑا دودھ ام معبد کے پاس اور بیعت لی آنحضرت نے ام معبد سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے (شرح السنہ) اور ابن البر نے استیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں اور حدیث[3] میں قصہ طویل ہے۔

---

[1] بعد سب کے الخ یعنے بموجب حدیث ساقی القوم آخرہم شربا کے، [2] باقی چھوڑا دودھ ام معبد کے پاس تاکہ دکھائے وہ اپنے خاوند کو معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا، [3] اور حدیث میں قصہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ام معبد کے پاس سے رخصت ہوئے تو ام معبد کا خاوند آیا اور گھر میں دودھ دیکھا کہا یہ کیا ہے اور کہاں سے آیا پس ذکر کیں ام معبد نے صفتیں اور شمائل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خوب فصیح عبارت سے کہا ابو معبد نے نہ ہوگا یہ مگر صاحب قریش کا کہ سنی میں نے صفتیں ان کی میں واللہ بلاشبہ قصد رکھتا ہوں میں کہ پاؤں میں صحبت اس کی اگر اس کی راہ پاؤں۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۶۷۳۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ لَّهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْءِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ،

۵۶۷۴۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَّدَفَنْتُهٗ مَعَ اٰخَرَ فِيْ قَبْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ،

بیان ہے بیچ کرامتوں کے

پہلی فصل

۵۶۷۳۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے یہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر باتیں کر رہے تھے نزدیک نبی صلعم کے بیچ کسی حاجت کے کہ تھی ان دونوں کے یہاں تک کہ گئی رات میں سے ایک ساعت بیچ رات نہایت اندھیری کے پھر باہر نکلے وہ دونوں آنحضرتؐ کے پاس سے اس حال میں کہ پھرے وہ طرف اپنے گھر اور بیچ ہاتھ ہر ایک کے ان میں سے لاٹھیاں تھیں پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کی ان دونوں میں سے واسطے دونوں کے یہاں تک کہ چلے وہ دونوں بیچ روشنی اس لاٹھی کے یہاں تک کہ جب جدا ہوئے[1] راہ دونوں کے روشن ہوئی دوسرے کیلئے بھی لاٹھی اسکی پس چلا ہر ایک ان دونوں میں بیچ روشنی لاٹھی اپنی کے یہاں تک کہ پہنچا ہر ایک اپنے اہل میں (بخاری)

۵۶۷۴۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجھ کو میرے باپ نے بعض رات میں پس کہا نہیں گمان کرتا میں اپنے تئیں مگر مارا گیا بیچ اول ان لوگوں کے کہ مارے جاویں گے آنحضرتؐ کے یاروں میں سے اور تحقیق میں نہیں چھوڑتا پیچھے اپنے کسی کو کہ عزیز زیادہ ہو میرے نزدیک تجھ سے سوا ذات مبارک رسولؐ اللہ کے اور تحقیق مجھ پر ہے قرض پس ادا کرنا اور قبول کرو وصیت میری بیچ بہنوں کے حق میں کہ ان کے ساتھ نیکی کرنا پس صبح کی ہم نے پس ہوا[2] وہ اول قتل کیا گیا اور دفن کیا میں نے اسکو ساتھ ایک اور شخص کے ایک قبر میں[3]، (بخاری)

[1] جب جدائی ہوئی راہ، یعنی ایسی جگہ پہنچی کہ وہاں سے ہر ایک کے گھر کو جدا راہ جاتی تھی اس حدیث سے ان دونوں صاحبوں کا باکرامت ہونا ثابت ہوا خوارق عادت کے خلاف کسی دیندار پرہیزگار سے صادر ہو وہ کرامت ہے اور اگر بدکار اسکا مصدر ہو تو وہ استدراج ہے اور نبی کے ہاتھ پر ہو تو وہ معجزہ ہے[2] پس ہوا وہ اول، یعنے اپنی پیشگوئی کے مطابق اس حدیث میں جابرؓ کے باپ عبداللہ کی کرامت کا بیان ہے، [3] ایک قبر میں، بموجب حکم آنحضرتؐ کے کہ حکم دیدیا تھا شہداء احد کے حق میں کہ دو دو کو ایک قبر میں دفن کریں اور دوسرے شخص عمرو بن جموع تھے یار والد جابرؓ کے اور بہنوئی لگتے اور اسمیں لیلی ملے پیر کرکہ صورت

۵۶۷۵۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْیَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْسَادِسٍ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَّاَنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْیَافِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِیْهِمْ . . .

قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَّا تَطْعَمَهٗ وَحَلَفَ الْاَضْیَافُ اَنْ لَّا یَطْعَمُوْهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّیْطٰنِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا یَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ یَا اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَیْنِیْ اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

۵۶۷۵۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق اصحاب صفہ[1] تھے فقیر لوگ اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس ہو طعام دو شخصوں کا پس چاہیئے کہ لے جائے تیسرے شخص کو اور جس کے پاس ہو طعام چار شخصوں کا پس چاہیئے کہ لے جائے پانچویں کو یا چھٹے کو اور تحقیق ابوبکرؓ لائے تین شخصوں کو اور لے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس شخصوں[2] کو اور تحقیق ابوبکرؓ نے کھایا طعام شب کا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر ٹھہرے آنحضرتؐ کے پاس یہاں تک کہ پڑھی گئی نماز عشاء کی پھر پھرے ابوبکرؓ طرف گھر نبیؐ کے پس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ کھانا رات کا کھایا نبی صلعم نے پس آئے ابوبکرؓ گھر میں بعد گزرنے رات کے اس قدر کہ چاہا اللہ نے کہا ابوبکرؓ سے ان کی بیوی نے کہ کس چیز نے باز رکھا تجھ کو تیرے مہمانوں سے کہا ابوبکرؓ نے کیا نہیں طعام کھلایا تو نے مہمانوں کو کہا بیوی نے کہ انکار کیا انہوں نے کھانے سے یہاں تک کہ آؤ تم پس غصہ ہوئے ابوبکرؓ اور کہا قسم ہے خدا کی نہ کھاؤں گا میں اس طعام کو ہرگز[3] پس قسم کھائی ابوبکرؓ کی بیوی نے یہ کہ نہ کھائے گی وہ اس[4] طعام کو اور قسم کھائی مہمانوں نے یہ کہ نہیں کھائیں گے اسکو[5] کہا ابوبکرؓ نے کہ یہ شیطان سے ہے پس منگایا ابوبکرؓ نے طعام اور کھایا انہوں نے اور ان کے اہل و عیال اور مہمانوں نے پس ہوئے ابوبکرؓ اور ان کے مہمان کہ نہ اٹھاتے تھے لقمہ مگر کہ بڑھ جاتا تھا طعام اس لقمہ کے نیچے سے پس کہا ابوبکرؓ نے اپنی بیوی سے اے بہن[6] بنی فراس کی کیا ہے یہ امر عجیب کہا ابوبکرؓ کی بیوی نے قسم ہے اپنی ٹھنڈک آنکھ کی تحقیق یہ کھانا اب سہ چند زیادہ ہے اس سے کہ پہلے اس کے تھا پس کھایا

[1] اصحاب صفہ تھے فقیر لوگ، صفہ ایک جگہ تھی بنی ہوئی مسجد سے کہ وہاں تھے ایک فقراء صحابہ میں سے شب باشی کرتے تھے اور جب کوئی مدینہ میں آتا اگر اس کی جان پہچان ہوتی تو وہاں اترتا ورنہ صفہ میں رہتے تھے ان کو اضیاف المسلمین کہتے ان کا گھر بار نہ تھا ابوذر غفاریؓ اور عمار بن یاسرؓ اور سلمان فارسی اور صہیب اور بلال اور ابوہریرہ اور خباب بن ارت اور حذیفہ بن یمان اور ابو سعید خدری اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم انہیں میں سے تھے، [2] دس شخصوں کو اور آپ کے اہل و عیال دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لئے تھا [3] یعنی ہرگز جیسے کہ ایک نسخہ میں ہے لفظ ابداً، [4] یعنی اکیلے یا مطلق، [5] یعنی اس کے آنے سے پس اسی وقت غصہ سے باز آئے اور استغفار کی، [6] اپنی ٹھنڈک آنکھ کی، یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم تحقیق یہ کھانا سہ چند زیادہ ہے، یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کرامت تھی ان حدیثوں میں سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کی کرامت حق ہے۔ ؎

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ،

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۷۷۶:- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ نُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ،

۵۷۷۷:- وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهٖ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نَغْسِلُهٗ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهٗ فِيْ صَدْرِهٖ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَقَامُوْا فَغَسَلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهٗ يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيُدَلِّكُوْنَهٗ بِالْقَمِيْصِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ،

سبھوں نے اور بھیجا ابوبکرؓ نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس روایت کیا گیا ہے آپ نے کہ کھایا اس طعام میں سے (بخاری مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن مسعودؓ کی کہ ابتداء اس کی یہ ہے کنا نسمع تسبیح الطعام باب المعجزات میں،

دوسری فصل

۵۷۷۶:- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب مرا نجاشی تھے ہم بیان کئے جاتے تحقیق[1] ہمیشہ دیکھا جاتا ہے اس کی قبر پر نور (ابوداؤد)

۵۷۷۷:- اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب چاہا لوگوں نے غسل دینا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا نہیں جانتے ہم کہ آیا ننگا کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے کپڑوں سے جیسے کہ کرتے ہیں اپنے موتے کے لئے یا غسل دیں ہم انکو اس حال میں کہ ہوں بدن پر کپڑے انکے پس جب اختلاف کیا صحابہ نے تو ڈالی اللہ نے ان پر نیند یہانتک کہ نہ تھا ان میں سے کوئی شخص مگر ٹھوڑی اس کی سینہ پر تھی پھر کلام کیا ان سے کلام کرنیوالے نے گھر کے کونہ میں سے اس حال میں کہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کون ہے کہ نہلاؤ آنحضرتؐ کو اس حال میں کہ ہوں اوپر کپڑے انکے پس کھڑے ہوئے صحابہ اور غسل دیا آپ کو اس حال میں کہ اوپر قمیص انکا تھا اور ڈالتے تھے پانی قمیص پر اور ملتے تھے آنحضرتؐ کے بدن کو ساتھ کرتے کے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں،

---

[1] تحقیق ہمیشہ، اور معنی یہ ہے کہ یہ امر ہمارے درمیان مشہور تھا اور ذکر کیا جاتا تھا اور نہیں متصور تھا متفق ہونا ہمارا جھوٹ پر تو یہ تواتر کے قریب تھا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد نور سے نور محسوس ہے مانند نور چراغ یا چاند یا آفتاب کے اور نجاشی حبش کے بادشاہوں کا لقب ہے مگر نجاشی سے وہ نجاشی مراد ہے جس نے آنحضرتؐ کے صحابہ کو جگہ دی اور ایمان لایا آنحضرتؐ پر یہ پہلے نصرانی تھا جب یہ مرا تو آنحضرتؐ نے مدینہ میں اسکا جنازہ پڑھا، [2] ننگا کریں آنحضرتؐ کو، اور ڈھانک دیں ستر مبارک آپ کا جیسے کہ کرتے ہیں اپنے موتے کے لئے اور مطلب یہ ہے کہ بعضوں نے تو اوروں پر قیاس کر کے لوگوں کی طرح نہلانے کا مشورہ دیا اور بعضوں نے کہا نہیں بلکہ آنحضرتؐ کو کپڑوں میں نہلاؤ اور حکم خاص ہوگا آپؐ کے ساتھ، [3] ٹھوڑی اس کی سینہ پر تھی یعنی سو گئے تھے، [4] پھر کلام کیا ان سے کلام کرنے والے نے الخ اس حدیث سے ان سب کا باکرامت ہونا ثابت ہوا جو آنحضرتؐ کے تجہیز و میں شریک تھے کہا نوویؒ نے صواب یہ ہے کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا اس میں اتار ڈالا وقت کفن دینے کے اور یہ جو روایت کیا ہے کہ نہیں اتارا اور کفن کے نیچے رہنے دیا ضعیف ہے صحیح نہیں ہے دلیل پکڑتی اس سے، ؎

۵۶۷۸ ـ وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ سَفِيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْطَأَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَاِذَا بِالْاَسَدِ فَقَالَ يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ۔ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

۵۶۷۹ ـ وَعَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ رض فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۵۶۸۰ ـ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى

۵۶۷۸ ـ اور ابن منکدر سے روایت ہے یہ کہ سفینہؓ غلام آزاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھول گیا راستہ لشکر کا زمین روم میں یا قید کیا گیا پس چلے بھاگ کر کافروں کے ہاتھ سے اس حال میں کہ ڈھونڈتے تھے لشکر کو پس ناگہاں ملے وہ ایک بڑے شیر سے پس کہا اے ابوالحارث[۱] میں ہوں مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا امر میرے سے ایسا ایسا پس پیش آیا شیر واسطے انکے دم ہلاتا ہوا یہاں تک کہ کھڑا ہوا شیر سفینہ کے پہلو میں جب سنتا شیر آواز خوفناک قصد کرتا طرف[۲] اس کے پھر آتا درحالیکہ چلتا سفینہ کے پہلو میں یہاں تک کہ پہنچا سفینہ لشکر میں پھر پھر گیا شیر (بغوی، شرح السنۃ)

۵۶۷۹ ـ اور ابی الجوزاء سے روایت ہے کہا ڈالے گئے اہل مدینہ قحط سخت میں پس شکایت کی طرف عائشہ کے پس کہا عائشہؓ نے دیکھو تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو پس کرو اوپر آنحضرتؐ کی قبر شریف سے کئی روشندان طرف آسمان کی یہاں تک کہ نہ ہو درمیان قبر کے اور درمیان آسمان کے چھت پس کیا لوگوں نے جو کہا عائشہؓ نے پس برسائے گئے مینہ یہاں تک کہ پیدا ہوئی گھاس اور فربہ ہوئے اونٹ یہاں تک کہ پھٹ گئے بسبب کثرت چربی کے پس نام

۵۶۸۰ ـ اور سعید بن عبدالعزیز (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہا جب کہ ہوا واقعہ

---

[۱] سفینہ غلام آزاد الخ سفینہ کے نام میں اختلاف ہے اور یہ ان کا لقب ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک سفر آپ کے ساتھ بوجھ اٹھائے ہوئے تھے اور جو کوئی تھک جاتا بوجھ اپنا ان پر ڈال دیتا اور وہ سب کا بوجھ اٹھائے جاتے آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا انت السفینہ یعنی تو کشتی ہے پس اسی لقب سے مشہور ہو گئے اور جو کوئی ان سے اصل نام پوچھتا تو فرماتے کہ میرا نام وہی ہے جو آنحضرتؐ نے رکھا۔ [۲] قصد کرتا، یعنے اسکے دفع کے لئے اس حدیث سے سفینہ کی فضیلت اور کرامت ثابت ہوئی۔ [۳] یہاں تک کہ نہ ہو الخ یعنی قبر اور آسمان کے درمیان سے حجاب اٹھا دو۔ [۴] سال فتق، یعنے سال ارزانی کا باعث ہوا فتق کا اور فتق کے معنے ہیں پھول جانا اور بعضوں نے کہا پھٹ جانا اور بعضوں نے کہا پھیل جانا یعنے چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کھایا پیا بسبب کثرت چربی اور گوشت کے پھول گئیں کوکھیں ان کی یا پھٹ گئے بدن یا پھیل گئے اور شفاعت ڈھونڈنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور ظاہر ہونا اس کے اثر کا کرامت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور حقیقت میں معجزہ ہے ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اس لئے کہ کرامتیں سب ولیوں کے معجزات ہیں پیغمبر کے۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ یُقَمْ وَلَمْ یَبْرَحْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ الْمَسْجِدَ وَکَانَ لَا یَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا بِھَمْھَمَۃٍ یَسْمَعُھَا مِنْ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ،

۵۶۸۱۔ وَعَنْ اَبِیْ خَلْدَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَۃِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَہٗ بُسْتَانٌ یَحْمِلُ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ الْفَاکِھَۃَ مَرَّتَیْنِ وَکَانَ فِیْھَا رَیْحَانٌ یَجِیْءُ مِنْہُ رِیْحُ الْمِسْکِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۶۸۲۔ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ خَاصَمَتْہُ اَرْوٰی بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ وَادَّعَتْ اَنَّہٗ اَخَذَ شَیْئًا مِّنْ اَرْضِھَا فَقَالَ سَعِیْدٌ اَنَا کُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِھَا بَعْدَ الَّذِیْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

حرہ[1] کا نہیں اذان دی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہیں باہر نکلے سعید بن مسیب مسجد سے اور تھے سعید بن مسیبؒ نہ پہچانتے تھے آتا وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کے کہ سنتے تھے اس کو حجرہ مکان کے اندر سے کہ قبر آنحضرتؐ کی وہاں تھی۔ (دارمی)

۵۶۸۱ — اور ابو خالدہ تابعیؒ سے روایت ہے کہ کہا میں نے واسطے ابو العالیہ کے کہ کیا سنی ہیں انسؓ نے[2] حدیثیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو العالیہ نے کہ خدمت کی انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس اور دعا[3] کی ان کے لئے اور تھا انس کے لئے باغ کہ لاتا میوہ ہر برس دو بار اور تھا اس باغ میں پھول کہ آتی تھی ان میں سے بو مشک کی (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے،

تیسری فصل

۵۶۸۲ — حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ سعید بن زید[4] بن عمرو بن نفیل جھگڑے ان سے اروی بیٹی اوس کی طرف مروان[5] بن حکم کے اور دعویٰ کیا اروی نے کہ سعید نے لی[6] ہے کچھ زمین اس کی سے پس کہا سعیدؓ[7] نے بھلا میں لوں گا زمین اس کی سے کچھ بعد اس کے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مروان نے کہ کیا سنا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا سعید نے کہ سنا میں نے رسول اللہ

[1] واقعہ حرہ کا اس کا کئی بار ذکر ہو چکا اور یہ وہ واقعہ ہے جب شام والوں نے یزید کی سلطنت میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ والوں کو قتل اور تاراج کیا تھا یہ واقعہ ۶۳ھ ہجری میں ہوا اس حدیث سے سعید بن المسیب کی فضیلت نکلی، [2] کیا سنی ہیں انسؓ الخ یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہے یا اس کے سنے مراسیل ہیں صحابہ سے باوجودیکہ وہ بھی صحبت میں اتفاقاً آپ کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کے حق میں تردد کیا، [3] اور دعا کی الخ یعنی ان کی عمر میں اور مال اور اولاد میں پس ایک سو تین برس کی عمر ہوئی اور سو نفر اولاد اولاد تہتر مرد اور ستائیس عورتیں اور مال کی برکت کا حدیث میں خود مذکور ہے حاصل یہ کہ جو دس برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرے وہ کیونکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ نہ سنے، [4] سعید بن زید یہ بڑے صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے، [5] طرف مروان کے یہ حاکم تھا مدینہ کا معاویہؓ کی طرف سے، [6] لے لی ہے یعنی از راہ ظلم کے، [7] پس کہا سعیدؓ نے یعنی تعجب کرکے، ۱۲

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَہُ اللّٰہُ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ فَقَالَ لَہٗ مَرْوَانُ لَا اَسْأَلُکَ بَیِّنَۃً بَعْدَ ھٰذَا فَقَالَ سَعِیْدٌ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ کَاذِبَۃً فَاَعْمِ بَصَرَھَا وَاقْتُلْھَا فِیْ اَرْضِھَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰی ذَھَبَ بَصَرُھَا وَبَیْنَمَا ھِیَ تَمْشِیْ فِیْ اَرْضِھَا اِذْ وَقَعَتْ فِیْ حُفْرَۃٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاہُ وَاَنَّہٗ رَاٰھَا عَمْیَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ اَصَابَتْنِیْ دَعْوَۃُ سَعِیْدٍ وَاِنَّھَا مَرَّتْ عَلٰی بِئْرٍ فِی الدَّارِ الَّتِیْ خَاصَمَتْہُ فِیْھَا فَوَقَعَتْ فِیْھَا فَکَانَتْ قَبْرَھَا۔

۵۶۸۳۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَیْشًا وَّاَمَّرَ عَلَیْھِمْ رَجُلًا یُّدْعٰی سَارِیَۃَ فَبَیْنَمَا عُمَرُ یَخْطُبُ فَجَعَلَ یَصِیْحُ یَا سَارِیَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَیْشِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقِیْنَا عَدُوَّنَا

صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کر لے ایک بالشت کسی کی زمین سے از راہ ظلم کے کریگا اللہ تعالےٰ اس بالشت بھر زمین کو طوق اسکا ساتوں زمینوں تک[۱] پس کہا مروان نے کہ نہیں طلب کرتا[۲] میں تجھ کا گواہ بعد اس کے کہا سعید نے خداوندا اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اندھی کر بینائی اس کی اور مار اس کو اس کی زمین میں[۳] کہا عروہ نے پس نہ مری وہ عورت یہاں تک کہ جاتی رہی بینائی اس کی اور اس وقت کہ وہ عورت چلتی تھی اس زمین اپنی میں تاگہاں گری وہ بیچ ایک گڑھے کے پس مرگئی (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ سے معنے اس حدیث کے آئے ہیں اور یہ کہ محمد بن زید نے دیکھا اس عورت کو اندھی ٹٹولتی ہوئی دیوار[۴] کہتی تھی پہنچی مجھ کو بددعا سعید بن زید کی اور تحقیق وہ گزری اوپر ایک کنویں کے کہ اسکے گھر میں تھا کہ جھگڑی تھی وہ سعید بن زید سے اسکے مقدمہ میں پس گری وہ اسمیں[۵] پس ہوا وہ کنواں قبر اس کی،

۵۶۸۳ ۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق عمرؓ نے بھیجا ایک لشکر[۶] اور امیر کیا اس لشکر کا ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اسکا ساریہ کہ اسوقت کہ عمرؓ خطبہ پڑھتے[۷] تھے پس شروع کیا چلانا اے ساری[۸] لازم پکڑ پہاڑ کو پس آیا قاصد لشکر سے اور کہا اے امیر المومنینؓ ملے ہم سے[۹] دشمن ہمارے

[۱] ساتوں زمینوں تک الخ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے "اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن" اور جماعت کی تاویل ہے بات باشکل سے خلاف ہے ظاہر کے اسی طرح سے سات زمینوں سے سات اقلیمیں مراد لینا یہ بھی بعید ہے ورنہ ایک اقلیم کی ایک بالشت بھر زمین غصب کرنے کے لئے ساتوں اقلیموں کی زمین کا طوق بنانے کی کوئی وجہ نہ تھی برخلاف اس کے جب زمین کے سات طبقے ہوں کیونکہ ایک بالشت کے بھی سات طبقے ہوں گے جو تابع ہوں گے اس کے اور طوق پہنانے سے یہ غرض ہے کہ اس کو تکلیف دی جائے گی اس کے اٹھانے کی گردن میں طوق کی طرح پہنائی جائے گی اور اس کی گردن لمبی کردی جائے گی واللہ اعلم، [۲] نہیں طلب کرنا الخ معنے یہ ہیں کہ میں تجھ کو باطن امر میں سچا جانتا ہوں کہ تو غیر ظالم ہے اور نہیں شک کرتا میں تیری اس حدیث کو نقل کرنے میں اور نہیں محتاج ہیں اور روایت کا کیونکہ تو بمنزلہ دو راویوں کے ہے، [۳] مار اس کو اس کی زمین میں، یعنی جس کا وہ دعویٰ کرتی ہے، [۴] ٹٹولتی ہوئی دیوار، یعنی چلنے میں دیوار کے سہارے پر چلتی تھی، [۵] پس ہوا وہ، یعنی اس کے لئے جدا قبر نہ بنائی گئی اس میں پڑی رہی معاذ اللہ ظلم اور ایذا رسانی کی یہی سزا ہے، [۶] بھیجا ایک لشکر، یعنی طرف نہاوند کے، [۷] خطبہ پڑھتے، یعنی مسجد مدینہ میں روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ ان میں حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ بھی موجود تھے، [۸] اس ساری، یعنے ساریہ اور یہ مرخم ہے سلویہ سے، [۹] ملے ہم سے دشمن، یعنی اور غالب ہوئے وہ اوپر ہمارے ؎

فَهَزَمُوْنَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَأَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

٥٦٨٤: وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

پس شکست دی ہم کو پس ناگہاں چلانے والے چلاتا تھا اے ساری لازم کر پہاڑ کو پس لگائیں ہم نے پیٹھیں اپنی طرف پہاڑ کے پس شکست دی ان کو اللہ تعالیٰ نے (بیہقی) دلائل النبوۃ میں۔

٥٦٨٤ - اور نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ کعب احبارؓ داخل ہوئے عائشہ کے پاس پس ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا کعبؓ نے نہیں کوئی دن کہ ظاہر ہو فجر اس کی مگر کہ اترآتے ہیں ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ گھیر لیتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو مارتے ہیں بازو اپنے اور درود بھیجتے ہیں اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ جب شام کرتے ہیں چڑھ جاتے ہیں آسمان پر اور اترتے ہیں آسمان سے مثل ان کے پس کرتے ہیں وہ بھی مانند اس کے یہاں تک کہ جب پھٹے گی آنحضرتؐ سے زمین نکلیں گے بیچ ستر ہزار فرشتوں کے جو گھیرتے ہوں گے آپ کو۔ (دارمی)

سلہ پس شکست دی الخ اس میں کئی کرامتیں ہوئیں امیر المومنین عمرؓ کی نظر آنا ایک گھمسان کا مدینہ میں دوسرے پہنچنا ان کی آواز کا وہاں اور ان میں سے ہر ایک کو سننا اس آواز کو تیسرے ان کا فتحیاب ہونا امیر المومنین کی برکت سے، سلہ کعب احبار یہ کبار تابعین سے تھے انہوں نے پایا آنحضرتؐ کا زمانہ لیکن دیکھا نہیں آپؐ کو اور مسلمان ہوئے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں، سلہ کہا کعب نے یعنی یہ اگلی کتابوں سے دیکھ کر یا سن کر اگلے لوگوں سے یا از راہ کشف کے اور یہی مناسب ہے واسطے اس کے کہ ہو کرامت ان کی، سلہ مارتے ہیں بازو اپنے، یعنی اڑنے کے لئے گرد قبر کے یا اوپر اس کے تلاش برکت اور قرب اور انوار اس کے، سلہ جب پھٹے گی، آنحضرتؐ سے زمین، یعنی وقت پھکنے دوسرے نفخہ کے اٹھیں گے آپؐ قبر شریف سے، ت

بَابٌ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۶۸۵۔ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَّبِلَالٌ وَّسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ .... الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِّثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ،

یہ باب[1] پہلے باب سے متعلق ہے

پہلی فصل

۵۶۸۵۔ حضرت براءؓ سے روایت ہے کہا اول ان شخصوں سے کہ آئے ہم پر[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے مصعب بن عمیرؓ اور ابن ام مکتوم تھے پس شروع کیا انہوں نے کہ پڑھاتے تھے ہم کو قرآن پھر آئے عمارؓ اور بلالؓ اور سعدؓ پھر آئے عمر بن الخطاب بیچ بیس[2] شخصوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابیوں میں سے بعد ازاں تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس نہیں دیکھا میں نے اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئے ہوں ساتھ کسی چیز کے مانند خوش ہونے کے بسبب آنے آپؐ کے کہ دیکھا میں نے لڑکیوں اور لڑکوں[3] کو کہتے یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق آئے پس نہیں آئے یہاں تک کہ سیکھی[4] میں نے سورۂ سبح اسم ربک الاعلیٰ بیچ جملہ اور سورتوں کے مانند اس کی ہیں مفصل سے، (بخاری)

---

[1] باب اکثر نسخوں میں اسی طرح ہے بے ترجمہ کے اور بعض نسخوں میں ہے باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ اولیٰ اور اظہر ہے اس لئے کہ مؤلف کی عادت ہے کہ مطلق باب بیان کرتا ہے واسطے ذکر کرنے لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور یہاں ایسا نہیں ہے بلکہ اس باب میں وہ احوال مذکور ہیں جو آنحضرتؐ کی وفات کے متعلق ہیں اسی کے ساتھ ترجمہ کرنا مناسب ہے علاوہ اس باب کے بعد ایک اور باب کے ترجمہ مذکور ہے اس میں بھی وفات کے متعلق باتیں مذکور ہیں تو مناسب یہ ہے کہ اس باب کو مترجم کیا جائے ساتھ وفات آنحضرتؐ کے اور آئندہ باب غیر مترجم ہو بیچ بیان لواحق اور تتمات اس کے، [2] آئے ہم پر الخ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی التماس پر بعض صحابہؓ کو ہجرت سے پہلے مدینہ کو روانہ کیا بعض مصلحتوں کے واسطے اور تاکہ سکھا دیں وہ انصار کو قرآن شریف اور احکام دین تو سب سے پہلے ان دونوں جلیل القدر صحابیوں کو بھیجا، [3] کہتے، یعنی کمال خوشی سے، [4] یہاں تک کہ سیکھی میں نے الخ یعنی آنحضرتؐ کے آنے سے پہلے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورۂ اعلیٰ مکہ میں اتری اور اس پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ آیت قد افلح الآیۃ صدقہ فطر کے بارے میں اتری ہے اور صدقہ فطر ہجرت کے دوسرے برس پر واجب ہوا تو احتمال ہے کہ سورت مکہ میں اتری ہو ان دونوں آیتوں کے سوا اور صحیح بات یہ ہے کہ ساری سورت مکی ہے اور بیان کیا آنحضرتؐ نے کہ مراد آیت قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلیٰ میں زکوٰۃ فطر صدقہ اور نماز عید ہے اور نہیں ہے آیت میں مگر ترغیب دینے زکوٰۃ ادا کرنے نماز میں بغیر بیان مراد کے پس بیان کیا اس کو سنت نے بعد اس کے واللہ اعلم۔

۵۶۸۶:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا مَا شَآءَ وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ فَبَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَہٗ فَقَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الشَّیْخِ یُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الْمُخَیَّرَ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ اَعْلَمَنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ "

۵۶۸۷ :۔ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَتْلٰی اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِیْنَ کَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْیَآءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّیْ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ فَرَطٌ وَّاَنَا عَلَیْکُمْ شَھِیْدٌ وَّاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَیْہِ وَاَنَا فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا وَاِنِّیْ قَدْ

۵۶۸۶:۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے منبر پر پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالیٰ نے درمیان اس کے کہ دی اسکو ناز و نعمت دنیا سے مقدار اس چیز کے کہ چاہے وہ بندہ اور درمیان اس چیز کے کہ نزدیک خدا کے ہے پس اختیار کیا اس بندے نے اس چیز کو کہ نزدیک خدا کے ہے پس روئے ابوبکرؓ کہا ابوبکرؓ نے قربان ہوں ہم تم پر ساتھ ماں باپ اپنے کے پس تعجب کیا ہم نے واسطے ابوبکرؓ کے پس کہا لوگوں نے دیکھو طرف اس بوڑھے کے خبر دیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک بندے کے سے کہ اختیار دیا اسکو اللہ تعالیٰ نے درمیان اسکے کہ دے اس کو اور درمیان اس کے کہ ہے نزدیک اس کے اور وہ بوڑھا کہتا ہے کہ قربان ہوں ہم تم پر ساتھ باپوں اور ماؤں کے پس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی اختیار دیئے گئے اور تھے ابوبکرؓ دانا تر ہم میں۔ (بخاری و مسلم)

۵۶۸۷:۔ اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نماز پڑھی[۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر شہیدوں احد کے بعد آٹھ برس کے مانند رخصت کرنیوالے کے لئے زندوں اور مردوں کے پھر چڑھے آنحضرتؐ منبر پر اور فرمایا کہ میں آگے تمہارے فرط ہوں[۳] اور میں تم پر شہید ہوں اور تحقیق مکان وہ تمہارے کا حوض کوثر ہے اور تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں طرف حوض کوثر کے اس حال میں کہ میں اس جگہ اپنی میں ہوں اور تحقیق میں دیا گیا ہوں[۴] کنجیاں خزانے زمین کے اور تحقیق میں نہیں ڈرتا ہوں[۵] تم پر مشرک ہونے تمہارے سے پیچھے میرے ولیکن ڈرتا

---

[۱] اول تھے ابوبکرؓ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کی خبر دی تھی اصحاب میں سوائے صدیق اکبر کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب میں زیادہ عالم تھے جب صدیق روئے تب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے مجھ پر تیرا احسان ہے اگر خدا کے سوائے جانی دوستی میں کسی اور سے کرتا تو تجھ سے کرتا لیکن ہماری تیری اسلام کی برادری اور محبت ہے [۲] نماز پڑھی الخ اس حدیث سے شہید پر نماز پڑھنا ثابت ہوتا ہے بعض نے کہا نماز جنازے کی نماز نہ تھی بلکہ دعا تھی اور بعضوں نے کہا یہ آپؐ کے خصائص میں سے تھا واللہ اعلم، [۳] میں آگے تمہارے فرط ہوں، یعنی مجھ کو سفر آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہوں، [۴] میں دیا گیا ہوں کنجیاں زمین کی، یعنی میری امت کا عمل سب ملکوں میں ہوگا سو جیسا فرمایا ویسا ہی ہو چکا، [۵] میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر، آنحضرت صلعم کی اس کلام کے مخاطب صحابہؓ ہیں نہ اور امت اور اس میں شک نہیں ہے کہ صحابہؓ میں سے کسی نے شرک نہیں کیا اور رہے صحابہؓ کے سوا اور امت تو ان سے ہر طرح کا شرک وقوع میں آ رہا ہے، ؁

أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ،

٥٦٨٨ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَإِنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَبِيَدِهِ سِوَاكٌ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ،

٥٦٨٩ - وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ

ہوں تم پر دنیاسے کہ رغبت کروگے اس میں اور زیادہ کیا بعض راویوں نے پس قتل کروگے پھر ہلاک ہوجاؤگے جیسے کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تم سے (بخاری مسلم)

۵۶۸۸ – اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نعمتوں خدا کی سے مجھ پر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کئے گئے میرے گھر میں اور بیچ روز نوبت میری کے اور درمیان سینہ اور ہنسلی میری کے[1] اور تحقیق خدا تعالیٰ نے جمع کیا درمیان تھوک میری کے اور تھوک آنحضرتؐ کے وقت وفات انکی کے داخل ہوئے میرے پاس عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اور انکے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکیہ کرنیوالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی پس دیکھا میں نے حضرتؐ کو کہ دیکھتے ہیں طرف عبدالرحمٰنؓ کے اور میں نے پہچان لیا کہ آپ دوست رکھتے ہیں مسواک کو پس کہا میں نے کیا لوں میں مسواک آپؐ کے لئے پس اشارہ کیا آپنے سر مبارک سے کہ ہاں لے پس لی میں نے مسواک عبدالرحمٰنؓ سے پس دشوار ہوئی[2] حضرتؐ پر کہا میں نے کہ نرم کردوں میں مسواک کو آپکے لئے پس اشارہ کیا آپنے سر سے کہ ہاں پس نرم کردی میں نے مسواک پس پھیری حضرتؐ نے مسواک دانتوں پر اور آنحضرتؐ کے روبرو ایک باسن تھا کہ اس میں پانی تھا پس شروع کیا حضرتؐ نے واسطے موت کے سختیاں ہیں پھر اٹھایا حضرتؐ نے ہاتھ اپنا پس شروع کیا کہتے تھے شامل کر مجھ کو رفیق اعلیٰ میں[3] یہاں تک کہ قبض روح کی گئی حضرتؐ کی اور جھک گئے ہاتھ آپؐ کے (بخاری)

۵۶۸۹ – اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ نہیں کوئی نبی کہ

---

[1] درمیان سینہ اور ہنسلی میری کے، یعنی آپ تکیہ لگائے تھے میرے سینہ سے یہ دلالت کرتا ہے انکے کمال قرب و قربت پر اور نہیں معارض اسکے حاکم اور ابن سعد کی روایت کہ تھا سر مبارک آپؐ کا حضرت علیؓ کی گود میں اس لئے کہ وہ دونوں روایتیں بہت ضعیف ہیں اور بر تقدیر صحت بھی کوئی محل اعتراض نہیں ہے اس لئے کہ حضرت علیؓ بھی کسی وقت آپ کے پیچھے بیٹھ گئے ہونگے لیکن جب آپؐ فوت ہوئے تو اس وقت ام المومنین کی گود میں تھے، [2] پس دشوار ہوئی، یعنے چونکہ وہ سخت تھی اس واسطے آپ کو اس سے تکلیف ہوئی، [3] شامل کر مجھ کو رفیق اعلیٰ میں دوسری روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا یہ آخری کلمہ تھا جس کو میں نے آپؐ سے سنا اور رفیق اعلیٰ سے مراد انبیاء کی ارواح اور مقرب فرشتے ہیں اور بعض کہتے ہیں رفیق سے مراد خدا ہے ، ﴿

نَبِيٍّ يَمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ خُيِّرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۵۶۹۰۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ،

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۶۹۱۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ

بیمار ہو مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے[1] درمیان دنیا اور آخرت کے اور تھے آنحضرت بیچ اس بیماری اپنی کے کہ وفات کئے گئے پکڑا حضرت کو سختی آواز نے پس سنا میں نے آنحضرت کو فرماتے ہیں شامل کر مجھ کو ساتھ ان لوگوں کے کہ انعام کیا تو نے ان پر کہ وہ پیغمبر ہیں اور صدیق اور شہداء اور صالحین پس سمجھی میں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اختیار دیئے گئے ہیں[2] (بخاری مسلم)

۵۶۹۰۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جبکہ شدت سے بیمار ہوئے نبی صلعم بیہوشی کرتی تھی انکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہائے میرے باپ کی سختی پس فرمایا حضرت نے فاطمہ کو کہ نہیں تیرے باپ پر شدت بعد آج کے دن کے پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اے باپ میرے اجابت کی پروردگار کی کہ بلایا اس کو اپنی حضور میں اے باپ میرے اے وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہ اس کی ہے اے باپ میرے طرف جبرئیل کے پہنچاتے ہیں ہم خبر موت کی پس جبکہ دفن کئے گئے حضرت کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اے انس رضی اللہ عنہ آیا گوارا ہوا[3] تمہارے نفسوں پر اے صحابہ یہ کہ ڈالو تم اوپر رسول خدا

فصل دوسری

۵۶۹۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جبکہ رونق افزا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگوں نے حتی کہ کھیلے حبشی ساتھ

---

[1] مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے لہ یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہیں آتی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہے پیغمبروں کے واسطے، [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اختیار دیئے گئے کہ اگر دنیا میں رہنا چاہیں تو رہیں لیکن آپ نے اپنے مالک کے وصال کو اختیار کیا اور سفر آخرت قبول فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون سچ ہے اگر لاکھ برس جئے تو کیا فائدہ پھر آخر موت ہی ضرور آنے والی ہے یا اللہ موت کو آسان کر مجھ پر اور میرا خاتمہ بخیر فرما اور عالم برزخ میں ساتھ رکھ مجھ کو میرے سردار سید الاولین والآخرین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اہل بیت کے آمین، [3] آیا گوارا ہوا، یعنی آپ کو خاک میں چھپا دیا اور جس جہان جہان آرا کے تم عاشق تھے یوں مٹی میں داب دیا اکلوتی بیٹی کا باپ جب جہان سے اٹھ گیا اور باپ بھی ایسا جو سارے جہان کا نور تھا تو خیال کرنا چاہیئے کہ بیٹی کے دل پر کیا صدمہ گزرا ہوگا حضرت بی بی صاحبہ حضرت کی وفات کے بعد صرف چھ ماہ تک بحالت رنج وغم زندہ رہیں اور اس مدت میں کبھی نہیں ہنسیں آخر چھ ماہ کے بعد محبوب باپ کے ارشاد کے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں رضی اللہ عنہا وارضاہا عنا اب کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت بی بی نے جو یہ کلمات سخت رنج کی حالت میں فرمائے یہ نیاحت میں داخل ہیں اور وہ منع ہے اس لئے کہ نیاحت وہ ہے چلا کر بلند آواز سے ہو نہ وہ جو آہستہ سے کہا جائے اور اگر یہ نیاحت ہوتی تو بی بی صاحبہ ہرگز نہ کہ سکو

الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِیْ رِوَایَةِ الدَّارِمِیِّ قَالَ مَارَاَیْتُ یَوْمًا قَطُّ کَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَءَ مِنْ یَوْمٍ دَخَلَ عَلَیْنَا فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَارَاَیْتُ یَوْمًا کَانَ اَقْبَحَ وَلَا اَظْلَمَ مِنْ یَوْمٍ مَّاتَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا کُلُّ شَیْءٍ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا کُلُّ شَیْءٍ وَّمَا نَفَضْنَا اَیْدِیَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِهٖ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا،

۵۶۹۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِیْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُّدْفَنَ فِیْهِ اِدْفِنُوْهُ فِیْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ،

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۶۹۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَهُوَ

نیزوں اپنے کے بسبب تشریف لانے آنحضرتؐ کے روایت کی یہ ابوداؤدؒ نے اور دارمی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انسؓ نے کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ ہو خوب تر اور نہ روشن تر اس دن سے کہ آئے ہم پاس جس دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں دیکھا میں نے کوئی دن نہایت برا اور غمگین کرنے والا ہو اور نہایت تاریک ہو اس دن سے کہ وفات پائی اس میں رسول اللہؐ نے اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انسؓ نے کہ جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئے اس میں رسول اللہ مدینہ میں سے ہر چیز[1] پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی حضرتؐ نے تاریک ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز اور نہیں جھاڑے تھے ہم نے ہاتھ اپنے خاک سے اس حال میں کہ تحقیق ہم آنحضرتؐ کے دفن کرنے میں مشغول تھے یہاں تک کہ نا آشنا جانا ہم[2] نے اپنے دلوں کو،

۵۶۹۲ – اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ جب قبض کی گئی روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اختلاف[3] کیا صحابہؓ نے آنحضرتؐ کے دفن میں پس کہا ابوبکرؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہ فرمایا حضرتؐ نے نہیں قبض کی اللہ تعالیٰ نے روح کسی پیغمبر کی مگر اس جگہ کہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اس میں دفن کرو ان کو بیچ جگہ بچھونے[4] ان کے (ترمذی)

فصل تیسری

۵۶۹۳ – حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس حالت میں کہ وہ تندرست تھے کہ تحقیق

---

[1] ہر چیز یعنے در و دیوار آپ کے جمال جہاں آرا سے روشن اور منور ہو گئے تھے، [2] نا آشنا جانا ہم نے الخ یعنی جو نور دلوں میں آپ کی صحبت کی وجہ سے تھا وہ گم ہو گیا یہی حال ہے مرشد کامل اور واصل الی اللہ کا جب تک اس کی صحبت میں رہو دل پر ایک تسلی رہتی ہے جب یہ صحبت جاتی رہتی ہے پھر دل اپنے حال پر آجاتا ہے اور دنیا کی محبت اس میں سما جاتی ہے ولی کامل کی بڑی نشانی یہی ہے کہ جب اس کی صحبت میں بیٹھو تو خدا یاد آوے اور دل دنیا سے نفرت کرے، [3] اختلاف کیا صحابہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دفن کرنے میں یعنی دفن کی جگہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن کرنا چاہیے، [4] بیچ جگہ بچھونے ان کے یعنے جہاں وفات پائی ہے آپؐ نے،

هُوَ صَحِيْحٌ اَنَّهٗ لَنْ يُّقْبَضَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ
بِهٖ وَرَأْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ
الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى قُلْتُ اِذَنْ لَّا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ وَ
هُوَ صَحِيْحٌ فِيْ قَوْلِهٖ اَنَّهٗ لَنْ يُّقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ قَالَتْ
عَائِشَةُ وَكَانَ اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۶۹۴ :- وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ
يَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ
اَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ،

۵۶۹۵ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي
الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا اَكْتُبْ
لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُكُمْ

فرمان یہ ہے کہ ہرگز نہیں قبض کی جاتی روح کسی نبی کی یہاں تک کہ دکھائی جاتی ہے اس نبی کو جگہ اس کی بہشت سے[51] پھر اختیار دیا جاتا ہے اس
کو کہا عائشہ نے پس جبکہ نازل ہوئی آپ پر علامتیں موت کی[52] اس حال میں کہ سر مبارک حضرت کا میری ران پر تھا بیہوشی ڈالی گئی آپ پر[53] پھر ہوش میں آئے پھر اٹھائی
نگاہ اپنی طرف چھت کے[54] پھر کہا یا الٰہی اختیار کیا میں نے رفیق اعلیٰ کو کہا میں نے اب کہ اختیار کرتے ہیں حضرت اس عالم کو اختیار نہیں کریں گے ہم کو کہا عائشہ
نے اور پہچانا میں نے کہ یہ قول اشارہ ہے طرف اس حدیث کے کہ کہی تھی حالت صحت اپنی میں بیچ کہنے اپنے کے کہ روح قبض نہیں کی جاتی ہے کسی پیغمبر کی
کبھی یہاں تک کہ دکھلائی جاتی ہے جگہ اس کی بہشت سے پھر اختیار دیا جاتا ہے کہا عائشہ رض نے پس تھا آخری[55] کلمہ کہ بولے اس کو نبی صلعم یہ
قول حضرت کا یا الٰہی اختیار کرتا ہوں میں رفیق اعلیٰ کو، (بخاری، مسلم)

۵۶۹۴ :- اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اپنی اس بیماری میں کہ فوت ہوئے اسی میں اے عائشہ رض
ہمیشہ تھا میں کہ پاتا تھا میں درد اس طعام کا کہ کھایا تھا میں[56] نے خیبر میں اور یہ وقت پایا میں نے کٹنے اپنی رگ جان کی کاٹی جانیکو اس زہر کے اثر سے (بخاری)

۵۶۹۵ :- اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ کہا جبکہ حاضر کئے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور گھر میں تھے بہت
شخص کہ ان میں عمر بن خطاب رض بھی تھے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آؤ لکھ دوں میں تمہارے لئے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہ ہو تم

---

[51] پھر اختیار دیا جاتا ہے اس کو، یعنے دنیا میں رہنے یا نہ رہنے کا یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہے پیغمبروں کے واسطے،
[52] موت، یعنے علامتیں اس کی، [53] بے ہوشی ڈالی گئی ان پر، یعنے بے ہوش ہوئے، [54] طرف چھت کے، یعنی طرف
آسمان کے اس لئے کہ سقف آسمان کی طرف ہوتی ہے، [55] آخری کلمہ الخ کہا سہیلی نے اول کلمہ کہ بولے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم حالت رضا میں حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں اللہ اکبر ہے، [56] کہ کھایا تھا الخ اس سے وہی گوشت
زہر آلودہ مراد ہے جو آپ کو زینب بنت حارث مرحب کی بہن نے کھلایا تھا، ۔

كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ
كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ
لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمِ نِ الْاَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ
الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ

بعد اس کے پس[۱] کہا حضرت عمرؓ نے کہ تحقیق غالب ہے حضرت پر بیماری اور تمہارے پاس ہے قرآن کفایت کرتی ہے تم کو کتاب اللہ پس اختلاف کیا انہوں نے کہ گھر میں تھے اور جھگڑا کرنے لگے پس بعضے ان میں سے کہتے ہیں نزدیک کرو حضرت کے کہ لکھیں تمہارے لئے رسول اللہ اور بعضے ان میں سے کہتے ہیں وہی بات جو عمرؓ نے کہی پس جب بہت کیا لوگوں نے شور غوغا اور اختلاف فرمایا رسول اللہ نے اٹھ جاؤ میرے پاس سے کہا عبید اللہ نے پس تھے ابن عباسؓ کہتے کہ تحقیق مصیبت[۲] کامل مصیبت وہ حال ہے کہ ہوا حائل درمیان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان اسکے کہ لکھیں ان کے لئے یہ نوشتہ بسبب اختلاف انکے کے اور شور انکے کے اور بیچ ایک روایت سلیمان بن ابی مسلم احوال کے ہے کہ کہا ابن عباسؓ نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہے عجیب[۳] دن پنجشنبہ کا پھر روئے ابن عباسؓ اتنا روئے کہ تر کر دیا ان کی آنسوؤں نے سنگریزوں کو کہ وہاں پڑے تھے

[۱] پس کہا عمرؓ نے الخ شیعہ اس مقام میں عمر فاروقؓ پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے کاغذ آنحضرتؐ کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا ہم کو قرآن کفایت کرتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ تمہاری فہم کا قصور ہے عمر فاروقؓ پر کوئی مطعن کا مقام نہیں ہے اسواسطے کہ اسوقت آنحضرتؐ کی کوٹھڑی میں اکثر اصحاب موجود تھے علیؓ بھی ان میں شامل تھے اور حضرتؐ نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمرؓ کاغذ نہ لائے تھے تو علیؓ کا ہاتھ کس نے پکڑا تھا اور بعد گفتگو کے حضرتؐ نے فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو آنحضرتؐ سکوت نہ کرتے اس واسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھی علاوہ اس کے آنحضرتؐ بعد اس کو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن تین چیزوں کی حضرتؐ نے وصیت کی انہیں کو لکھواتے اور یہ جو عمر فاروقؓ نے کہا ہم کو قرآن کفایت کرتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں سوائے قرآن کے حضرت صلعم کی حدیث کی بھی حاجت نہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ سب کے بعد قرآن میں اکملت لکم دینکم کی آیت اتری یعنی میں نے دین کو پورا کر چکا اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہیں رہا قرآن اور حدیث میں دین کی تفصیل ہو چکی ہے اسواسطے عمر فاروقؓ نے حضرت صلعم کو عین شدت بیماری میں لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا یہ سراسر محبت اور دلسوزی ہے چشم بد اندیش کہ کندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر، [۲] تحقیق مصیبت، یعنی کاش وہ اختلاف اور غل نہ کرتے تا حضرت صلعم کچھ لکھتے کہ سبب ہدایت کا ہوتا کہا بیہقی نے دلائل النبوۃ میں کہ حضرت عمرؓ کا مقصود یہ تھا کہ حضرتؐ کو اس قدر محنت بیماری میں تکلیف نہ ہو اور اگر حضرت صلعم کسی چیز کا لکھنا فرض جانتے تو ضرور لکھواتے اور حضرت عمرؓ کی اس رائے پر نہ رکتے اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا یاایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور حضرت عمرؓ کی بات کا انکار نہ کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلعم نے ان کی رائے کو پسند کیا اور حضرت عمرؓ بہ نسبت حضرت ابن عباسؓ اور انکے موافقین کے زیادہ فقیہ تھے، [۳] اور کیا عجیب دن ہے الخ اس میں انہوں نے اشارہ کیا اس پنجشنبہ کی طرف کہ قضیہ مذکورہ اس میں واقع ہوا، [۴] پھر روئے الخ یعنے حضرت ابن عباسؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کو یاد کر کے روئے ۔ ٭ ٭ ٭

قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعُہٗ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِکَتِفٍ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَانُہٗ اَھَجَرَ اسْتَفْھِمُوْہُ فَذَھَبُوْا یَرُدُّوْنَ عَلَیْہِ فَقَالَ دَعُوْنِیْ ذَرُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْہِ خَیْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ فَاَمَرَھُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَۃِ اَوْ قَالَ فَنَسِیْتُھَا قَالَ سُفْیَانُ ھٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَیْمَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ،

۵۶۹۶ - وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی اُمِّ اَیْمَنَ نَزُوْرُھَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزُوْرُھَا فَلَمَّا انْتَھَیْنَا اِلَیْھَا بَکَتْ فَقَالَا لَھَا مَا یُبْکِیْکِ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ لَا اَبْکِیْ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی خَیْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ

کہا میں نے لے ابن عباسؓ اور کیا ہے روز پنجشنبہ کہا ابن عباسؓ نے کہ سخت ہوئی رسول اللہ کی بیماری پس فرمایا لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی لکھ دوں میں تمہارے ایک نوشتہ نہ ہوگے تم گمراہ بعد اس کے کبھی پس نزاع کیا لوگوں نے اور نہیں لائق نبی کے پاس تنازع پس کہا بعض صحابہؓ نے کہ کیا ہے حال حضرتؐ کا کیا ترک کرتے ہیںلہ پوچھو حضرتؐ سے پس شروع کیا بعض صحابہؓ نے تکرار کرنا حضرتؐ سے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ چھوڑ مجھ کو پس وہ حالت کہ میں اسمیں ہوں بہتر ہے اس چیز سے کہ بلاتے ہو مجھ کو طرف اس کی پس حکم کیا حضرتؐ نے ان کو تین باتوں کا پس فرمایا نکالدو مشرکوں کو جزیرہ عرب سے اور اکرام کیا کرو ایلچیوں کا اور احسان کیا کرو ان سے مانند اس چیز کے کہ میں احسان کرتا ہوں ان پر اور سکوت کیا ابن عباسؓ نے تیسری بات سے یا ذکر کیا اس کو ابن ماجہ نے پس بھول گیا میں اس کو اور کہا ابوسفیان نے کہ یہ قول سلیمان احوال کا ہے (بخاری مسلم)

۵۶۹۶ - اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا ابوبکرؓ نے واسطے عمرؓ کے بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ لے چلو ہم کو طرف ام ایمن کےلہ تا ملاقات کریں ہم ان سے جیسے کہ رسول خدا ملاقات کرتے تھے ان سے پس جبکہ پہنچے ہم طرف ام ایمن کے پس کہا ابوبکرؓ اور عمرؓ نے ام ایمن سے کہ کس چیز نے رولایا تجھ کو کیا نہیں جانتی تو کہ جو کچھ کہ خدا تعالےٰ کے پاس ہے بہتر ہے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ام ایمن نے کہ نہیں روتی ہوں میں اس واسطے کہ میں نہیں جانتی کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاس ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ولیکن

لہ کیا ترک کرتے ہیں، یعنے دنیا کو یہ معنے ہیں کلمہ اہجر کے اس کو حافظ نے فتح میں قرطبی سے نقل کیا ہے اور ملا علی قاری نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہے اور شیخ عبدالحق نے یوں لکھا ہے کلام ان کا یہ بسبب مرض کے اور یہ انکار ہے ان لوگوں پر جنہوں نے منع کیا لکھوانے سے یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو ہوش میں ہیں لکھنے سے کیوں منع کرتے ہو انتہٰی، ۲ے طرف ایمن کے ام ایمن یہ ماں ہیں اسامہ بن زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت کے والد کی وفات کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو میراث ہاتھ لگیں پھر ان کو آزاد کر دیا اور نام ان کا برکت تھا اور نکاح کر دیا ان کا زید سے اور وہ پانی پلاتیں اور دوا کرتیں زخمیوں کے اور تھیں وہ حبش کی اور وفات ہوئی ان کی حضرت عمرؓ کی وفات کے بیس روز بعد اور زید غلام تھے ام المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ کے پھر حضرتؐ نے ان کو خدیجہؓ کبریٰ سے مانگا پس دیدیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور آزاد کر دیا حضرتؐ نے ان کو، ۃ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَآءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ،

۵۶۹۷ :۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَاْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتّٰى اَهْوٰى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطَنْ لَهَا اَحَدٌ غَيْرُ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ،

۵۶۹۸ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ فَبَكَتْ فَقَالَ لَا تَبْكِيْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ

روتی ہوں میں اس واسطے کہ وحی آنی تحقیق منقطع ہوئی آسمان سے پس باعث ہوئیں ام ایمن ابوبکرؓ اور عمرؓ کو رونے پر پس[1] شروع کیا رونا ان دونوں صاحبوں نے ان کے (مسلم)

۵۶۹۷ ۔ اور ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کہا باہر نکلے ہم پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں کہ جس میں وفات پائی اس حال میں کہ ہم مسجد میں تھے باندھے ہوئے سر اپنا کپڑے سے یہاں تک کہ قصد کیا آنحضرتؐ نے طرف منبر کے پس چڑھے اس پر اور ساتھ ساتھ گئے ہم حضرتؐ کے قسم ہے اس ذات پاک کی جان میری اس کے ہاتھ میں ہے تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف حوض کوثر کے اس جگہ اپنی سے کہ جہاں کھڑا ہوں پھر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہے روبرو کی گئی اس پر دنیا اور آرائش اس کی پس اختیار کی آخرت فرمایا پس نہ سمجھا اس نکتہ کو کوئی سوائے ابوبکرؓ کے پس جاری ہوئیں آنسو ابوبکرؓ کی آنکھوں سے پس لگے پھر کہا ابوبکرؓ نے بلکہ قربان کرتے ہیں ہم تم پر[2] سے باپ اور مائیں اور جانیں اور مال اپنے یا رسول اللہ کہا ابوسعیدؓ نے پھر اترے حضرتؐ منبر سے پس نہ کھڑے ہوئے اس پر اس وقت تک (دارمی)

۵۶۹۸ ۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا جبکہ اتری سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح بلایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس فرمایا کہ پہنچائی گئی ہے طرف میرے خبر میری موت

---

[1] پس شروع کیا رونا ان دونوں صاحبوں نے ان کے ساتھ، یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات یاد کر کے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابوبکرؓ نے اپنی خلافت میں سے بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق سے انحراف کرنا گوارا نہ کیا یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جن لوگوں سے ملنے جاتے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گویا تصویر تھی زمانہ نبوت کی، [2] بلکہ قربان کرتے ہیں الخ صدیق اکبرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنا سارا مال تصدق کیا اور آپؐ کی محبت میں جان تک دریغ نہیں کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی خطبہ میں فرمایا اے ابوبکرؓ تم سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے مجھ پر تیرا احسان ہے کیا ایسے شخص سے یہ گمان ہو سکتا ہے کہ وہ چند کھجور کے درخت ناحق طور سے لے لے گا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیاری صاحبزادی کو ناراض کرے گا، ؎ کار پاکاں را قیاس از خود مگیر + گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر ٭ ٭ ٭

لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۵۶۹۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ وَا رَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَا ثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي فَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ

کی پس روئیں فاطمہؓ فرمایا نہ رو اس لئے کہ میرے اہل بیت میں سے اول تو ہی ملے گی مجھ سے پس ہنسیں پس دیکھا فاطمہ کو بعض ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پس کہا انہوں نے اے فاطمہؓ دیکھا ہم نے تجھ کو کہ روئی تو پھر ہنسی تو کہا فاطمہؓ نے کہ حضرتؐ نے خبر دی تھی مجھ کو کہ پہنچائی گئی ہے ان کو خبر موت انکی کی پس روئی میں پس فرمایا حضرتؐ نے مجھے کہ نہ رو اس لئے کہ میرے اہل بیت میں سے اول تو ہی ملے گی مجھ سے پس ہنسی میں اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور آئے اہل یمن وہ بہت نرم ہیں از روئے دلوں کے اور ایمان یمنی ہے اور حکمت میں بھی یمنی ہے (دارمی)

۵۶۹۹۔ اور عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہائے میرا سر دکھتا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اگر واقع ہو اس حال میں کہ میں زندہ ہوں پس بخشش مانگوں تیرے لئے اور دعا کروں واسطے تیرے پس کہا عائشہؓ نے سخت ہے مصیبت مجھے قسم ہے خدا کی تحقیق میں گمان کرتی ہوں تم کو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہو گے تم آخر اسی دن میں صحبت کرنے والے ساتھ کسی کے اپنی بیویوں میں سے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھلا مشغول ہو میرے درد سر میں البتہ تحقیق قصد کیا تھا میں نے یا ارادہ کیا تھا میں نے یہ کہ بھیجوں میں کسی کو طرف ابوبکرؓ کے اور بیٹے اسکے کے

۱؎ پس روئیں فاطمہ زہرا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق پر، ۲؎ کہ میرے اہل بیت میں سے اول تو ہی ملے گی اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اے فاطمہؓ تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ مومنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہووے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا افضل ہیں بلکہ بعضوں نے اگلی بھی سب عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جزو ہیں اس واسطے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ مریم کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واصطفاک علی نساء العالمین سبحان اللہ حضرتؐ کے اہلبیتؓ کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ اس امت کی عورتوں کے سردار ہیں اور امام حسنؓ اور حسینؓ علیہما السلام سب جوان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علیؓ آپ کے بھائی ہیں دنیا اور آخرت میں، ۳؎ میرا سر دکھتا ہے مراد اس سے ذات ہے اور اشارہ کیا اس سے اپنی موت کی طرف یعنی ہائے میں مرتی ہوں، ۴؎ وہ یعنی موت تیری اے عائشہ، ۵؎ بخشش مانگوں تیرے لئے یعنے تیرے سیئات کے مٹنے کے لئے، ۶؎ اور دعا کروں واسطے تیرے یعنی تیرے درجات کی بلندی کیلئے، ۷؎ سخت ہے مصیبت مجھے یہ کلام محنت و مصیبت کے وقت عرب کی زبان پر آجاتی ہے نہ اسکے کہ اسکے معنے مراد ہوں، ۸؎ میرے درد سر میں یعنی میری موت کو یاد کرو کہ میں اس عالم سے جاتا ہوں اور تو میرے بعد زندہ رہے گی اور اس بات کو آنحضرتؐ وحی کے ساتھ معلوم کیا:

وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۷۰۰ - وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُولُ وَا رَأْسَاهُ قَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَا رَأْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَأَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ إِلَى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۷۰۱ - وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي

اور وصیت کروں[1] واسطے عمر اسکے کہ کہیں کہنے والے یا آرزو کریں آرزو کرنے والے پھر کہا میں نے انکار کرے گا اللہ تعالیٰ اور دفع کریں گے مسلمان یا فرمایا دفع کرے گا اللہ تعالیٰ اور انکار کریں گے مومن۔ (بخاری)

۵۷۰۰ - اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا پھرے طرف میرے رسول خدا صلعم ایک روز جنازہ کو دفن کر کے بقیع سے پس پایا مجھ کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں کہ پاتی تھی درد سر اور میں کہہ رہی تھی ہائے میرا سر دکھتا ہے فرمایا حضرت نے اور کیا ضرر کہ تیرا ہے اے عائشہ اگر مرے تو پہلے میرے پس غسل دوں میں تجھ کو اور کفن دوں میں تجھ کو اور نماز پڑھوں میں تجھ پر اور دفن کروں میں تجھ کو کہا میں نے البتہ گویا کہ دیکھتی ہوں میں تجھ کو قسم ہے اللہ کی اور اگر کرو گے تم یہ البتہ پھرو گے تم طرف گھر میرے کی پس صحبت کرو گے اسمیں ساتھ کسی کے اپنی بیویوں میں سے پس مسکرائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر شروع کی گئی بیماری آنحضرت کی وفات ہوئی جس میں۔ (دارمی)

۵۷۰۱ - اور امام جعفر صادق بن محمد سے روایت ہے کہ روایت کی اپنے باپ علیہ السلام سے یہ کہ ایک قریش میں داخل ہوا انکے باپ علیہ السلام پر کہ علی بن حسین ہیں پس کہا علی بن حسین سے کہ کیا نہ حدیث بیان کروں میں تمہارے آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اس شخص نے کہ ہاں بیان کرو ہمارے آگے ابی القاسم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] اور وصیت کروں یعنی اس کو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کروں اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں مجھ سے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو تا کہ میں اس کو اپنی خلافت لکھ دوں میں ڈرتا ہوں کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ میں لائق تر ہوں خلافت کا مگر خدا اور مومنین نہیں مانیں گے سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دوسرے کی خلافت کو ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت بدل و جان منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو ان کو خلیفہ کر جاویں اور خلافت نامہ ان کو لکھ دیں لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا کہ سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کسی کو خدا تعالیٰ کو منظور نہیں اور اجماع بھی سوائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کسی پر واقع نہ ہو گا تو اس سبب سے ان کو انبیاء کا ولی عہد کرتا)۔

إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا لَكَ خَاصَّةً يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ
قَالَ أَجِدُنِي يَا جِبْرَئِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرَئِيلُ مَكْرُوبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ
ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهُ كَمَا
قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ إِسْمٰعِيلُ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ
مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيلُ هٰذَا مَلَكُ
الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ
لَهُ فَأَذِنَ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ
رُوحَكَ قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ قَالَ وَتَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ

آئے ان کے پاس جبرئیل پس کہا جبرئیل نے اے محمد بلاشبہ اللہ نے بھیجا ہے مجھ کو طرف آپ کے واسطے تکریم تمہارے کے اور واسطے تعظیم تمہارے کے درحالیکہ یہ تکریم و تعظیم مخصوص ہے تمہارے ہی لئے پوچھتا ہے اللہ سبحانہ تم سے اس چیز سے کہ وہ خوب جانتا ہے اس چیز کو تم سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کو کس طرح پاتے ہو تم اپنے تئیں فرمایا پاتا ہوں میں اے جبرئیل اپنے تئیں غمگین اور پاتا ہوں میں اپنے تئیں اے جبرئیل اندوہگین پھر آئے جبرئیل حضرت کے پاس دوسرے دن پس کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تھا اول دن پس جواب دیا جبرئیل کو نبی صلعم نے جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز پھر آئے جبرئیل حضرت کے پاس تیسرے دن اور کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تھا اول دن اور جواب دیا حضرت نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز اور آیا جبرئیل کے ساتھ فرشتہ کہا جاتا تھا اسمٰعیل کہ حاکم ہے لاکھ فرشتوں پر ہزار فرشتہ ان میں سے امیر ہے لاکھ لاکھ فرشتوں پر پس پروانگی مانگی اس فرشتہ نے واسطے آنے کے حضرت پاس پس پوچھا حضرت نے جبرئیل سے حال اس فرشتہ کا پھر کہا جبرئیل نے یہ فرشتہ موت کا پروانگی مانگتا ہے تمہارے پاس آنے کی نہیں پروانگی مانگی کسی آدمی سے پہلے تمہارے اور نہ پروانگی مانگے گا کسی آدمی سے بعد آپ کے پس فرمایا حضرت نے کہ اذن دو اسکو پس اذن دیا جبرئیل نے ملک الموت کو پس سلام کیا حضرت کو پھر کہا ملک الموت نے کہ اے محمد تحقیق اللہ نے بھیجا ہے مجھ کو طرف آپ کے پس اگر فرماؤ تم یہ کہ قبض کروں میں روح پاک آپ کی تو قبض کروں میں اس کو اور اگر فرماؤ تم مجھ کو کہ چھوڑ دوں میں روح تمہاری تو چھوڑ دوں پس فرمایا حضرت نے کیا کرے گا تو اے ملک الموت کہا اس

ف۱ آئے ان کے پاس جبرئیل یعنی عیادت اور پیام پہنچانے کے لئے، ف۲ کہ وہ خوب جانتا ہے اس چیز کو تم سے اس لئے کہ اس کا علم بہ نسبت دریدہ سے بھی زیادہ قریب ہے، ف۳ کس طرح پاتے ہو تم اپنے تئیں یعنی کیسا ہے حال تمہارا، ف۴ اپنے تئیں غمگین یہ غم و کرب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ سبب دین اور امت کے تھا کہ دیکھا چاہیئے کہ بعد میرے کیا واقع ہو، ف۵ اور آیا جبرئیل کے ساتھ فرشتہ یعنی اس دن یا اور دن الخ کہا علماء نے یہ کہ اسمٰعیل آسمان دنیا کا داروغہ ہے اور حدیث میں ذکر ملک الموت بعد آنے جبرئیل علیہ السلام اور آنے اسمٰعیل فرشتہ اسی وقت اگر حاضر ہوا ہو اور سیوطی بیہقی سے لائے ہیں کہ جب تیسرا روز ہوا تو اترے جبرئیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ ملک الموت تھے اور ان دونوں کے ساتھ ایک فرشتہ تھا ہوا میں اس کو اسمٰعیل کہتے ہیں کہ حاکم ہے ستر ہزار فرشتوں پر اور ہر فرشتہ ان میں سے امیر ہے ستر ہزار فرشتوں پر، ف۶ حال اس فرشتہ کا، یعنی اسمٰعیل کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل علیہ السلام نے کہ یہ ایک فرشتہ ہے ایسا اور ایسا اور یہ حدیث میں مذکور نہیں ہے، ف۷ پھر کہا، یعنی جبرئیل علیہ السلام نے، ف۸ پروانگی، یعنی یہ شرافت اور کرامت مخصوص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی کہ ملک الموت نے آنے کی اجازت طلب کی ورنہ اور آدمیوں پر یکایک چلا آتا ہے اور جان قبض کرتا ہے، ۃ

أَنْ أُطِيعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهٖ فَقَبَضَ رُوْحَهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ إِنَّ فِي اللهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللهِ فَثِقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُونَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخِضْرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ۔

نے ہاں اسی کا حکم دیا گیا ہوں میں اور حکم دیا گیا ہوں یہ کہ اطاعت کروں تمہاری کہا علی بن حسین نے پس دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل[1] کے پس کہا جبرئیل نے اے محمدؐ بلاشبہ خدا تعالیٰ مشتاق ہے تمہارے ملنے کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ملک الموت کے کہ بجا لا تو اس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہے تو ساتھ اس کے پس قبض کی ملک الموت نے روح آپؐ کی پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آئی تعزیت[2] سنی لوگوں نے ایک آواز گھر کے کونے میں سے کہ کوئی کہتا ہے سلام تم پر اے اہل بیت پیغمبر کے اور مہربانی خدا تعالیٰ کی تم پر اور برکتیں اس کی تحقیق[3] بیچ کتاب خدا کے تسلی ہے ہر مصیبت سے اور خدا بدلہ دینے والا ہے ہر چیز ہلاک ہونے والی کا اور تدارک کرنے والا ہے ہر چیز فوت ہونے والی کا پس ساتھ[5] مدد اللہ کے پس تسلی کرو اور اسی سے پس امید رکھو اور نہیں ہے مصیبت[6] زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہے ثواب سے پس کہا علیؓ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کون ہے یہ شخص تعزیت کرنے والا یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں روایت کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

[1] جبرئیل نے یعنی مانند مشورہ چاہنے والے کے کہ کیا کرنا چاہیئے ، [2] اور آئی تعزیت یعنی ایک شخص واسطے تسلی دینے اہل بیت کے آیا ، [3] تحقیق بیچ کتاب خدا کے ، اسی میں اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے قول وبشر الصابرین الآیۃ کی طرف ، [4] اور خلفا الخ یعنی اللہ تم کے دین ہی یا کتاب میں بدلہ اور تدارک ہے ہر چیز ہلاک اور فوت ہونے والی کا کیا خوب کہا ہے کسی صاحب الحال نے لکل شیء اذا ضیعتہ عوض ٭ ولیس للہ ان ضیعت من عوض ، [5] ساتھ مدد اللہ کے الخ یعنی جزع فزع مت کرو ، [6] اور نہیں ہے مصیبت الخ یعنی دنیا کی مصیبت نہیں ہے بسبب پائے جانے ثواب آخرت کے مصیبت حقیقی وہ ہے کہ کوئی صبر نہ کرے اور ثواب سے محروم رہے اور صبر معتبر اللہ کے نزدیک وہ ہے کہ ہو پہلے صدمہ میں ، ٭

بَابٌ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۰۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۰۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۷۰۴: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۰۵: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا

یہ باب[1] ہے

فصل پہلی

۵۷۰۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا نہیں چھوڑے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد وفات کے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز[2] کے۔ (مسلم)

۵۷۰۳: اور عمرو بن الحارث سے روایت ہے کہ تھے بھائی جویریہ[3] کے کہا کہ نہیں چھوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک وفات اپنی کے دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی اور نہ کچھ مگر خچر اپنا کہ سفید تھا اور ہتھیار اپنے اور زمین کہ کر دیا تھا اس کو صدقہ۔ (بخاری)

۵۷۰۴: اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں بانٹیں گے وارث میرے بعد مرنے میرے کے دینار وہ چیز کہ چھوڑ دوں پیچھے خرچ عورتوں اپنی کے

اور خرچ عامل میرے کے بعد جو بچے وہ صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۷۰۵: اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ

---

[1] یہ باب ہے یعنی بیچ متممات پہلے باب کے، [2] ساتھ کسی چیز کے یعنی کسی مال کے کیونکہ وصیت کرنا آنحضرتؐ کا ساتھ کتاب اللہ کے اور واسطے اہل بیت کے اور نکال دینے یہود کے جزیرہ عرب سے اور واسطے احسان کرنے کے ایلچیوں سے ثابت ہے صحیح حدیثوں میں، [3] بھائی جویریہؓ کے کہ آنحضرتؐ کی بیویوں میں سے تھی، [4] مگر خچر اپنا سفید اس کو دلدل کہتے ہیں مقوقس حاکم اسکندریہ نے بطور تحفہ بھیجا تھا، [5] کر دیا تھا اس کو صدقہ اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے، [6] پس وہ صدقہ ہے آنحضرتؐ کے پاس کچھ زمین مدینے میں تھی اور کچھ فدک اور خیبر میں سو آنحضرتؐ کا معمول تھا کہ اس کے حاصلات سے اپنی بیویوں کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا اس کو محتاج مسلمانوں میں خرچ کیا کرتے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹیں گے باقی رہی یہ زمین سو بعد بیبیوں کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی خدا کے راہ میں صدقہ ہے کارندے سے مراد یا خلیفہ ہے یا اس زمین کا عامل پیغمبرؐ کے مال میں جو وراثت نہیں ہے سو اس کی حکمت یہ ہے کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبرؐ کی محنت اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے (باقی بر صفحہ آئندہ)

تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۰۶:۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِہٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَہٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَیْہِ بِهَلَكَتِهَا حِیْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۰۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِكُمْ یَوْمٌ وَّلَا یَرَانِیْ ثُمَّ لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ اَهْلِہٖ وَمَالِہٖ مَعَهُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

میراث[۱] نہیں پائی جاتی ہم سے جو کچھ کہ چھوڑیں ہم مال سے صدقہ ہے۔ (بخاری مسلم)

۵۷۰۶:۔ اور ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ روایت کی نبی صلعم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق[۲] اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے مہربانی کرنی ایک امت پر اپنے بندوں میں سے وفات دیتا ہے اس امت کے پیغمبر کو پہلے اس امت سے پس کرتا ہے خدا تعالیٰ پیغمبر کو امت کے لئے میر منزل اور پیشرو آگے اسکے اور جبکہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ ہلاک امت کا عذاب کرتا ہے اس امت کو اس حال میں کہ نبی اس کا زندہ ہوتا ہے پس ہلاک کرتا ہے اس کو اس حال میں کہ وہ پیغمبر دیکھتا ہے پس ٹھنڈی کرتا ہے اللہ تعالیٰ آنکھیں اس کی بسبب ہلاکت ہونے اس امت کے جس وقت کہ جھٹلاتے ہیں اسکو اور نافرمانی کرتے ہیں اس کے

۵۷۰۷:۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اسکے ہاتھ میں ہے البتہ آویگا[۳] ایک تمہارے پر ایک دن کہ نہ دیکھے گا مجھ کو پھر البتہ دیکھنا اس کا مجھ کو بہت دوست ہوگا طرف اس کے اہل اس کے سے اور مال اس کے سے ساتھ اہل و عیال کے (مسلم)

(بقیہ صفحہ سابقہ) بھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں یہانتک کہ اولاد اور وارثوں کو بھی کچھ انکا حصہ نہیں ملتا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اول یہ حال معلوم نہ تھا اسی واسطے صدیق اکبر سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے مال میں وراثت نہیں تو خاموش ہو رہیں اصل تقریر تو اتنی ہے باقی جھگڑے ہیں بے فائدہ۔

[۱] میراث الخ اس حدیث کو صرف صدیق اکبر ہی نے روایت نہیں کیا جو کوئی بد اعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی بھی اسکے راوی ہیں اور حضرت عباس اور علی دونوں نے اقرار کیا اس حدیث کا جب یہ دونوں صاحب امیر المومنین عمر فاروق کی اجلاس میں جھگڑتے ہوئے آئے اور حضرت عمر فاروق نے ان سے حلف دیکر پوچھا کہ اس حدیث کو حضرت نے فرمایا نہیں تو ان دونوں صاحبوں نے اقرار کیا غرض نادار کو کفایت کرتا ہے اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی کوئی دوا نہیں ہے۔

[۲] تحقیق اللہ تعالیٰ الخ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق میں زیادہ پریشان دل نہ ہوں میری وفات کو غضب الٰہی نہ جانیں خدا کی رحمت سمجھیں اس واسطے اس امت کو امت مرحومہ کہتے ہیں۔ [۳] البتہ آوے گا الخ اس حدیث میں اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت کو غنیمت سمجھیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۰۸ :- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۷۰۹ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۵۷۱۰ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَيْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۷۱۱ :- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ -

۵۷۱۲ :- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

باب ہے بیچ مناقب قریش کے اور ذکر قبیلوں کے

فصل پہلی

۵۷۰۸ :- ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع ہیں[1] قریش کے اس کام میں مسلمان غیر قریش کے تابع ہیں قریش کے مسلمانوں کے اور کافر غیر قریش کے تابع ہیں قریش کے کافروں کے (بخاری، مسلم)

۵۷۰۹ :- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگ تابع قریش کے ہیں بیچ خیر و شر کے۔ (مسلم)

۵۷۱۰ :- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا ہمیشہ رہے گا امر خلافت قریش میں[3] جب تک باقی رہیں ان میں سے دو آدمی (بخاری، مسلم)

۵۷۱۱ :- اور معاویہؓ سے روایت ہے کہا اس نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق یہ امر قریش میں ہے نہیں دشمنی کرے گا ان سے کوئی مگر الٹا ڈال دے گا اس کو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے بل[4] جب تک کہ قائم رکھیں گے قریش دین کو۔ (بخاری)

۵۷۱۲ :- اور جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہے گا اسلام قوی

---

[1] لوگ تابع ہیں، یعنی قریش میں ہمیشہ سرداری رہی کفر میں بھی اور اسلام میں بھی، [2] خیر و شر میں دونوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ قریش کی قوم عرب میں سردار ہے اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش بگڑے تو سب بگڑے اس واسطے کہ معمول ہے کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہیں، [3] ہمیشہ رہے گا امر خلافت قریش میں یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہیں، [4] جب تک کہ قائم رکھیں گے قریش دین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی ان پر غالب نہ ہوا ہجری چھ سو برس تک سلطنت خلفائے عباسیہ قائم رہی جب وہ دین میں سست ہوئے تو ہلاکو اور چنگیز خاں کے ہاتھ سے برباد ہو گئے،

لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۱۳:- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۱۴:- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۱۵:- وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ

بارہ خلیفوں تک وہ سب ہونگے قریش میں سے اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ رہے گا کار لوگوں کا گذرنے والا جب تک کہ حاکم ہونگے ان پر بارہ شخص کہ وہ سب قریش میں سے ہونگے اور ایک روایت میں ہے ہمیشہ رہے گا دین قائم یہاں تک کہ قائم ہو قیامت اور رہوں لوگوں پر حاکم بارہ خلیفہ[1] سب قریش میں سے (بخاری، مسلم)

۵۷۱۳:- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ غفار[2] بخشے خدا تعالیٰ انکو اور اسلم صلح کرے ان سے خدا تعالیٰ اور عصیہ معصیت کی خدا کی اور اس کے رسول کی (بخاری، مسلم)

۵۷۱۴:- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قریش[3] اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع دوست میرے ہیں نہیں ہے انکے لئے کوئی دوست سوائے خدا کے اور رسول اللہ کے (بخاری، مسلم)

۵۷۱۵:- اور ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہ

---

[1] اور رہوں لوگوں پر بارہ خلیفے ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہے کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے، سنت محمدی پر چلیں گے چنانچہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبدالعزیز اور امام مہدی باقی تفصیل اللہ تعالیٰ ہی کو خوب معلوم ہے اور یہ جو شیعہ کہتے ہیں کہ بارہ امام مراد ہیں سو بے دلیل بات ہے اس واسطے کہ صحیحین کی دوسری روایت میں اثنا عشر امیراً موجود ہے اور امیر سردار حاکم کو کہتے ہیں سوائے حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ اور امام حسنؓ کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہیں ہوئی، کمال اور بزرگی اور چیز ہے لیکن یہاں حکومت کا بیان ہے، [2] غفار اور اسلم دو قوم تھی بے لڑے ایمان لائے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی اور عصیہ وغیرہ نے حضرت کے اصحاب کو دغا سے قتل کیا اس واسطے آنحضرتؐ نے ان کو بددعا دی، [3] قریش الخ ان لوگوں میں سے اکثر آنحضرت پر ایمان لائے اور اس واسطے حضرتؐ نے فضیلت بیان کی، [4] بہتر ہیں بنی تمیم سے الخ اقرع بن حابس بنی تمیم کا سردار مسلمان ہونے کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنے مسلمان ہونیکا احسان جتلانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب آنحضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی بہتر ہے جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سردار اور شرافت ذاتی کے بدوں دینداری کے کچھ حقیقت نہیں،

وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَغَطَفَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٧١٦ :- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَازِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ
مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ
قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَ
كَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٥٧١٧ :- عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ
اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

٥٧١٨ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ
أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

٥٧١٩ :- وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسْدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّونَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ

سب قبیلے بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بہتر ہیں دو ہم قسموں سے کہ بنی اسد اور غطفان ہیں۔ (بخاری)

٥٧١٦ :- اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا ہمیشہ دوست رکھتا ہوں میں بنی تمیم کو اس وقت سے کہ تین خصلتیں سنی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکے حق میں فرماتے ہیں سنا میں نے حضرت سے فرماتے بنی تمیم سخت تر ہیں امت میری کے ہیں دجال پر کہا ابوہریرہؓ نے اور آئے صدقے بنی تمیم کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ صدقے ہماری قوم کے ہیںؔ۱ اور تھی لونڈی بندی بنی تمیم میں سے پاس حضرت عائشہؓ کے پس فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ آزاد کر لے عائشہؓ اس کو اس لئے کہ یہ اسمٰعیل کی اولاد سے ہے (بخاری ومسلم)

فصل دوسری

٥٧١٧ :- سعدؓ سے روایت ہے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہتا ہے خواریؔ۳ قریش کی ذلیل کرے اسکو اللہ تعالیٰ (ترمذی)

٥٧١٨ :- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ نے یا الٰہی چکھایا تو نے اول قریش کو عذابؔ۴ پھر چکھا آخر انکے کو انعام وعطا (ترمذی)

٥٧١٩ :- اور ابی عامر اشعری سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اچھا قبیلہ ہے اسدؔ۵ اور اشعری نہیں بھاگتے

سلہ یہ صدقے ہماری قوم کے ہیں الخ بنی تمیم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم اس واسطے فرمایا کہ وہ مضر کی اولاد ہیں اور مضر آنحضرت صلعم کے اجداد ہیں، سلہ۲ اس لئے کہ یہ عرب سے ہے اور حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد ہیں اگرچہ یہ صفت مشترک ہے درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہیں ہے ساتھ بنی تمیم کے ولیکن باوجود اس کے اس فرمانے میں ایک طرح کی عنایت اور شرافت دینی ہے انکو، سلہ۳ خواری قریش الخ قریش خواہ امام ہوں یا غیر امام اگر امام ہوں تو اس لئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں سے ہیں، سلہ۴ عذاب، یعنی لڑو زید اور احزاب کے، سلہ۵ اسد باپ ایک قبیلہ کا ہے یمن سے کہ وہ قبیلہ اس کے نام سے مشہور ہے اور ان کو ازد بھی کہتے ہیں اور ازد شنوءہ بھی اور اشعر لقب ہے عمرو بن حارثہ اسدی کا اور وہ بھی باپ ایک قبیلہ کا ہے یمن سے ابوموسیٰ اشعری اور ان کی قوم اسی کی اولاد میں ہیں ان کو اشعریوں اور اشعروں دونوں طرح کہتے ہیں، ٭

(ترمذی)

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

۵۷۲۰ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا وَّيَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا وَّيَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

۵۷۲۱ : وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفٍ وَّبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۵۷۲۲ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَّالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّ

ہیں بیچ حال لڑنے کے ساتھ کفار کے اور نہ خیانت کرتے ہیں غنیمت میں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے کہا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ،

۵۷۲۰ ۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد شنوءہ [1] شیر اللہ کے ہیں زمین میں چاہتے ہیں لوگ کہ حقیر کریں انکو اور اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کرے ان کو اور البتہ آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ کہے گا مرد اے کاش کے ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے اور اے کاش کے ہوتی ماں میری ازد سے روایت کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ،

۵۷۲۱ ۔ اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ وہ ناخوش رکھتے تھے [2] تین قبیلوں کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ،

۵۷۲۲ ۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف میں ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو کہا عبداللہ بن عصمہ رضی اللہ عنہ نے کہا جاتا ہے مراد جھوٹے سے مختار بن ابی عبید ہے اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم ہے اور کہا ہشام بن حسان نے شمار کیا ہے لوگوں نے اس قدر کہ قتل کیا ہے حجاج نے بند کر کر پس پہنچا ہے عدد ان کا ایک لاکھ بیس ہزار کو روایت کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے اپنی صحیح میں جس وقت قتل کیا حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو کہا اسماء نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] شیر اللہ کے ہیں یعنی معرکہ شجاعت اور دلاوری میں اور آخر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ازدیوں کا مرتبہ ایسا بلند ہوگا کہ لوگ ان پر رشک سے جیا دہی گے اور آرزو کریں گے کہ کاش ہم بھی ان میں سے ہوتے ، [2] ناخوش رکھتے تھے الخ ثقیف کو برا جاننے کا سبب اگلی حدیث میں مذکور ہے اور بنی حنیفہ سے مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور بنی امیہ سے یزید بن مروان عبدالملک وغیرہ نے کیا کچھ نیکی کی اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ اس واسطے ان دونوں قبیلوں کو بھی برا جانتے ، ت

مُبِيرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ وَسَيَجِيْئُ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

۵۷۲۳ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۲۴ :۔ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَاءَ هٰذَا اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ۔

۵۷۲۵ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ

حدیث کی ہم کو یہ کہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا ہوگا اور ایک ہلاکو پس لیے پر بڑا جھوٹا پس دیکھا ہم نے اس کو اور اب ہلاکو پس نہیں گمان کرتی میں تجھ کو مگر اے حجاج اور قریب ہے کہ آوے گی تمام حدیث تیسری فصل میں،

۵۷۲۳ :۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا بعضے صحابہؓ نے یا رسولؐ اللہ جلا دیا ہم کو ثقیف نے تیروں نے پس بد دعا کیجئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں ثقیف پر کہا حضرتؐ نے یا الٰہی ہدایت کر ثقیف کو (ترمذی)

۵۷۲۴ :۔ اور عبدالرزاقؒ سے روایت ہے روایت کی اپنے باپ سے روایت کی بیناء سے اس نے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا ابوہریرہؓ نے تھے ہم نزدیک نبی صلعم کے پس آیا حضرتؐ کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہوں میں اس کو قیس سے پس کہا اس نے یا رسولؐ اللہ لعنت کرو حمیر پر پس منہ پھیر لیا آنحضرتؐ نے اس شخص کی طرف سے پھر آیا وہ شخص اور طرف سے پس منہ پھیر لیا اس سے پھر آیا وہ اور طرف سے پس منہ پھیر لیا اس سے پھر فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے اللہ تعالےٰ حمیر پر منہ انکے سلام ہیں اور ہاتھ انکے طعام ہیں اور وہ ہیں اہل امن کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حدیث عبدالرزاق سے اور روایت کی جاتی ہیں اس بیناء سے حدیثیں منکر۔

۵۷۲۵ :۔ اور یہ بھی روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قبیلہ میں سے ہے تو کہا میں نے

لہ ثقیف نام ثقیف ایک قوم ہے جو مکے کے پاس طائف میں رہتی تھی اس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جس کا ظلم عالم میں مشہور ہے اور کچھ نمونہ اسکے ظلم کا ترمذی کی اسی حدیث میں بھی مذکور ہوا کہ اس نے ایک سو لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹا مختار ثقفی تھا جس نے بعد شہادت امام حسینؓ کے کوفے میں محمد بن حنفیہ کی طرف سے ہو کر اول جھوٹا دعویٰ کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اس کے پیغمبری کا دعویٰ کیا، آخر کو خدا تعالیٰ نے اس کو برباد کیا سو یہ حدیث حضرتؐ کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تھا، ویسے ہی اس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے، سلہ ہدایت کر ثقیف کو، یعنے طرف اسلام کے اور اطاعت احکام کے، سلہ عبدالرزاق سے یہ بڑے حافظ تھے حدیث کے کثیر التصانیف، سلہ قیس سے یہ ایک قبیلہ کا نام ہے، سلہ لعنت کرو حمیر پر، یعنی بد دعا کرو ان پر رحمت سے دور ہونے کی، ÷

قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۲۶:۔ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۵۷۲۷:۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَالِكَ الْقَوِيِّ۔

۵۷۲۸:۔ وَعَنْ اُمِّ الْحَرِيْرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكَ الْعَرَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

دوسؓ میں سے فرمایا نہ تھا میں گمان کرتا کہ قبیلہ دوس میں سے کوئی شخص ہو کہ اس میں بھلائی ہو، (ترمذی)

۵۷۲۶:۔ اور سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دشمن نہ رکھ تو مجھ کو پس جدا ہو جائیگا تو اپنے دین سے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکھوں گا میں آپؐ کو اور بسبب آپؐ کے راہ دکھائی ہم کو خدا نے فرمایا حضرتؐ نے دشمن رکھے تو عرب کو پس دشمن رکھے گا مجھ کو روایت کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے،

۵۷۲۷:۔ اور عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی خیانت کرے عرب سے نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں اور نہ پہنچے گی اس کو دوستی میری روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حصین بن عمرؓ کی حدیث سے اور نہیں وہ نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی،

۵۷۲۸:۔ اور ام حریر سے روایت ہے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہے کہا کہ میں نے اپنے مولیٰ سے سنا کہ کہتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب قیامت کے علامتوں میں سے ہلاک ہونا عرب کا ہے، (ترمذی)

سلہ دوس یمن میں سے یہ ایک قبیلہ کا نام ہے یمن میں اس حدیث سے ابو ہریرہؓ کی فضیلت نکلی اور دوس کی مذمت کہ اگر ابو ہریرہ نہ ہوتے تو انمیں بھلائی نہ ہوتی، سلہ پس دشمن رکھے گا مجھ کو، دستور ہے کہ آدمی جس سے محبت رکھتا ہے تو اس کے ملک اور بستی اور شہر کو چاہتا ہے اور عرب سے محبت رکھنے کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باب کی اخیر حدیث میں تین وجہیں بیان فرمائیں اور وہ حدیث انشاء اللہ آتی ہے، سلہ جو کوئی خیانت کرے عرب سے یعنی ان کی خیر خواہی نہ کرے اور ظاہر کرے خلاف اس چیز کی کہ دل میں رکھتا ہے اور کینہ رکھے ان سے اور اس باب میں اور بہت حدیثیں ہیں قریب ہیں کہ پہنچیں تواتر معنوی کی حد کو جیسے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب کی محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی رکھنا نفاق کی علامت ہے، نقل کیا اس کو حاکم نے حضرت انسؓ سے، سلہ ہلاک ہونا عرب کا ہے، یعنی مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور اس میں اشارہ ہے اسی کی طرف کہ غیر عرب تابع ان کے ہیں اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر برے لوگوں پر اور نہیں رہے گا وہ شخص کہ کہے اللہ اللہ،

۵۷۲۹ :- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْکُ فِیْ قُرَیْشٍ وَالْقَضَآءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِی الْاَزْدِ یَعْنِی الْیَمَنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَوْقُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۳۰ :- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۳۱ :- وَعَنْ اَبِیْ نَوْفَلٍ مُعَاوِیَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عُقْبَةِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَیْهِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْهَاکَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْهَاکَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْهَاکَ

۵۷۲۹ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت[۱] اور بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں[۲] اور بانگ نماز کہنی قوم حبشہ میں[۳] ہے اور امین پکڑنا اور امین کرنا ازد میں ہے یعنی یمنی[۴] ہیں اور ایک روایت میں یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہؓ پر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا اس کا موقوف ہونا بہت صحیح ہے۔

فصل تیسری

۵۷۳۰ :- حضرت عبداللہ بن مطیعؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے دن فتح مکہ کے نہ قتل کیا جائے گا کوئی قریشی بند کر کے[۵] بعد اس دن فتح مکہ کے دن قیامت تک (مسلم)

۵۷۳۱ :- اور ابو نوفل معاویہ بیٹے مسلم کے سے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن زبیر کو اوپر گھاٹی مدینہ[۶] کے کہا ابو نوفل نے پس شروع کیا قریش نے کہ گزرتے تھے ابن زبیرؓ پر اور لوگ یہاں تک کہ گزرے ان پر عبداللہ بن عمرؓ پس ٹھہرے ابن زبیر کے پاس کہا ابن عمرؓ نے سلام ہے تجھ پر اے ابا خبیب سلام ہے تجھ پر اے ابا خبیب سلام تجھ پر اے ابا خبیب[۷] آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق تھا میں منع کرتا تجھ کو اس کام سے آگاہ ہو قسم اللہ کی تحقیق تھا میں منع کرتا تجھ کو اس کام سے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق تھا میں منع کرتا تجھ کو

[۱] خلافت الخ یعنی یہ منصب ان قوموں کو دینے چاہئیں، [۲] اور قضاء انصار میں، مراد قضا سے نقابت ہے اور بعضوں نے کہا بلکہ قضا بمعنی مشہور ہے اس لئے کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کر کر بھیجا اور یہ ظاہر تر ہے، [۳] قوم حبشہ میں ہے کہ رئیس آنحضرت کے مؤذنوں کے حضرت بلالؓ تھے اور وہ حبش کے تھے، [۴] مراد رکھتے تھے آنحضرت ازد سے یمن کو اس لئے کہ رقیق القلب ہیں اور اہل امن و ایمان اور مقصود یہ ہے کہ یہ منصب ان لوگوں کو دینے چاہئیں، [۵] بند کر کے، یعنے مرتد ہونے کے بعد یعنی ایسا نہ ہو گا کہ قریش سے کوئی مرتد ہو جائے اور پھر اسکو بند کر کے قتل کریں واللہ اعلم، [۶] اوپر گھاٹی مدینہ کے، یعنے مدینہ کے اس ناکے پر جو مدینہ کی راہ پر ہے، [۷] اے ابا خبیب یہ کنیت ہے عبداللہ بن زبیر کی خبیب انکے بڑے بیٹے تھے، [۸] کہ گزرتے تھے ابن زبیر پر انکو حجاج ظالم نے سولی دیکر اسی پر رہنے دیا تھا، [۹] تھا میں منع کرتا تجھ کو اس کام سے یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے اور جھگڑا کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے،

عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللّٰهِ لَأُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا لَأُمَّةُ سُوْءٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَأُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهٖ فَأُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى أُمِّهٖ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهٗ فَأَعَادَ إِلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَأْتِيَنِّيْ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا آتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ قَالَ فَقَالَ أَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تَقُوْلُ لَهٗ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ بِهٖ أَرْفَعُ طَعَامَ

اس کام سے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق تھا تو کہ جانتا ہوں میں تجھ کو بہت روزے رکھنے والا بہت شب بیدار بہت احسان کرنے والا قرابتیوں سے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی البتہ گروہ کہ تو ان کے خیال میں برا ہے وہ خود برا ہے[1] اور ایک روایت میں لامۃ خیر آیا ہے پھر چلے گئے عبداللہ بن عمرؓ وہاں سے پس پہنچی حجاج کو خبر عبداللہ بن عمرؓ کے ٹھہرنے کی اور کلام مذکور کہنے کی ان کے حق میں پس بھیجا حجاج نے کسی کو طرف ابن زبیرؓ کی پس اتارے گئے لکڑی پر سے پس ڈالے گئے یہودیوں کی قبروں میں[2] پھر بھیجا حجاج نے کسی کو ابن زبیر کی ماں کی طرف کہ اسماء بیٹی ابوبکرؓ کی ہیں پس انکار کیا اسماء نے یہ کہ آئیں ان کے پاس پس پھر بھیجا حجاج اسماء کے پاس اس پیامی کو کہ البتہ آ تو میرے پاس اور خود والا بھیجوں گا طرف تیری اسکو کہ کھینچ لائیگا تجھ کو تیری چوٹیاں پکڑ کر[3] کہا ابونوفل نے پس انکار کیا اسماء اور کہلا بھیجا کہ اللہ کی قسم نہیں آؤنگی میں تیرے پاس یہاں تک کہ بھیجے تو طرف میری اسکو کہ کھینچ لے جائے مجھکو ساتھ میری چوٹیوں کے کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجھ کو پاپوشیں میری پس لیں حجاج نے پاپوشیں اپنی پھر چلا اتراتا ہوا یہاں تک کہ داخل ہوا اسماءؓ پر پس کہا کیسا دیکھا تو نے مجھ کو کہ کیا میں نے اس دشمن خدا کے[4] کہا اسماء نے کہ دیکھا میں نے تجھ کو کہ تباہ کی تو نے اس پر دنیا اسکی اور تباہ کی اس نے تجھ پر آخرت تیری پہنچی ہے مجھ کو یہ بات کہ تو کہتا تھا ابن زبیرؓ کو اے بیٹے دو کمروالی[5] کے قسم ہے اللہ کی میں ہوں ذات النطاقین لیکن ایک دو دونوں میں سے پس

[1] وہ خود برا ہے عبداللہ بن عمرؓ نے عبداللہ بن زبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا اس میں عبداللہ بن عمرؓ کی منقبت نکلی اور غرض عبداللہ بن عمرؓ کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیاں عبداللہ بن زبیر کی مشہور کیں ہیں وہ غلط ہیں [2] پس ڈالے گئے الخ حجاج یہ نہ سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان انسان کہیں بھی گرے پر اس کے اعمال اچھے ہونا ضروری ہے، [3] تیری چوٹیاں پکڑ کر، خلاصہ یہ کہ حجاج نے جس نے ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی سے ایسی بے ادبی کی [4] ساتھ اس دشمن خدا کے، یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق کہا عبداللہ بن زبیر کو ورنہ وہ ظالم خود خدا کا دشمن تھا، [5] اے بیٹے دو کمروالی کے اسماء نے اپنے کمربند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر لئے تھے ایک سے تو کمربند باندھتی تھیں اور دوسرا ایک دسترخوان بنایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے لئے تو یہ فضیلت تھی اسماء کی جس کو حجاج ظالم نے عیب کہا اور عبداللہ بن زبیرؓ کو ذلیل کرنے کے لئے انکو دو کمربند والی کا بیٹا کہتا تھا سراج الوہاج میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے بھی سماع موتی اور انکا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ عبداللہ بن عمرؓ کے جو خطاب عبداللہ بن زبیر کو کیا بیکار ہوگا اور اہل حق کا مذہب عبداللہ بن زبیرؓ کے بارے میں یہ ہے کہ عبداللہ بن زبیر مظلوم تھے اور حجاج اور اسکی رفقاء ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیرؓ بخیل تھے غلط ہے کیونکہ عبداللہ بن عمرؓ نے انکو کہا قسم خدا کی میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے اور کتاب الاجواد میں ان کو سخی لکھا ہے۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِیْ بَكْرٍ مِّنَ الدَّوَآبِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِیْ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۷۳۲:۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَاهُ رَجُلَانِ فِیْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِیْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیَّ دَمَ اَخِی الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَّكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۷۳۳:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِیُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ

تھی میں اٹھاتی ساتھ اس کے طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور طعام ابوبکرؓ کا واسطے محافظت کے جانوروں سے اور لیکن دوسرا پس کمربند عورت کا ہے کہ نہیں بے پرواہ ہوتی عورت اس سے خبردار ہو تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہم کو کہ تحقیق ثقیف میں ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو لیکن بڑا جھوٹا پس دیکھا ہم نے اسکو اور لیکن ہلاکو پس گمان نہیں کرتی میں تجھ کو مگر وہ ہلاکو کہ حضرتؐ نے خبر دی ہے کہا نوفل نے پس اٹھ کھڑا ہوا حجاج اسماءؓ کے پاس سے اور نہ جواب دیا ان کو۔ (مسلم)

۵۷۳۲:۔ اور نافعؓ سے روایت ہے یہ کہ ابن عمرؓ کے پاس آئے دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیرؓ کے پس کہا انہوں نے کہ تحقیق لوگوں نے کیا جو کچھ کہ دیکھتے ہو تم اور تم بیٹے عمرؓ کے ہو اور یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو پس کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو نکلنے سے پس کہا ابن عمرؓ نے کہ باز رکھتا ہے مجھ کو نکلنے سے علم اس بات کا کہ اللہ نے حرام کیا مجھ پر خون بھائی مسلمان کا کہا ان دونوں نے کہ کیا نہیں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اور لڑو تم لوگوں سے یہاں تک کہ نہ پایا جائے فتنہ پس کہا ابن عمرؓ نے کہ تحقیق لڑے ہم[1] یہاں تک کہ نہ تھا فتنہ اور ہوا دین اسلام خالص خدا کے لئے اور تم چاہتے ہو یہ کہ لڑو تم یہاں تک کہ واقع ہو فتنہ اور ہو دین واسطے غیر اللہ کے (بخاری)

۵۷۳۳:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آئے طفیل بن عمرو دوسی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا وہ قبیلہ دوس کا اس لئے کہ نافرمانی کی اور باز رہے اطاعت سے پس بددعا کیجئے اللہ سے ان پر

---

[1] لڑے ہم، یعنی ہمراہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے اور یہی جواب دیا عمران بن حصین نافع بن ازرق کو جب اس نے ان کو مسلمانوں سے لڑنے کی صلاح دی اور سمجھا کہ آیت میں حکم ہے قتال کا دفع فتنہ کے لئے عمران نے جواب دیا کہ آیت میں فتنے سے شرک مراد ہے اور مشرکوں سے ہم ہی لوگ لڑے اور شرک بیٹھا اب تم مسلمان سے لڑنا چاہتے ہو جو کلمہ گو ہیں، [2] اور لا ان کو، یعنی میرے پاس یعنی دوس کی قوم کو مسلمان کر کے میرے پاس لا، دوس ایک قوم تھی یمن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسی قبیلہ میں سے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہؓ کی خاطر سے یہ دعا کی اللہ عزوجل نے آپؐ کی دعا قبول فرمائی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہو کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ۃ

النَّاسُ اَنَّہٗ یَدْعُوْ عَلَیْہِمْ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۷۳۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَّالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَّکَلَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

پس گمان کیا لوگوں نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بد دعا کریں گے ان پر پس کہا آنحضرت نے خداوندا راہ راست دکھا دوس کو اور لا ان کو[1]۔ (بخاری ومسلم)

۵۷۳۴۔ اور ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست[2] رکھو تم عرب کو تین سبب سے ایک تو اس سبب سے کہ میں عرب سے ہوں اور دوسرے اس سبب سے کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور تیسرے اس سبب سے کہ کلام بہشتیوں کا عربی ہے (بیہقی) شعب الایمان میں۔

---

[1] دوست رکھو تم عرب کو، [2] سبحان اللہ کیا نیک حال اور بڑا درجہ ہے ان لوگوں کا جو آنحضرتؐ اور ان کے اصحابیوں اور اہل بیتؐ آنحضرتؐ کے ملک سے دوستی رکھیں اور ان کا رویہ اور طریقہ اختیار کریں اللہ ہم کو اور ہمارے سب بھائی مسلمانوں کو یہ محبت نصیب کرے اور اسی محبت کی حالت میں موت دیوے ؛ ؎

بَابُ مَنَاقِبِ اَصْحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۳۵: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

۵۷۳۶: وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَفَعَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ وَکَانَ کَثِیْرًا مِمَّا یَرْفَعُ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَۃٌ لِلسَّمَآءِ وَاِذَا ذَھَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَۃٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَھَبْتُ اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَۃٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَھَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۳۷: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُوْنَ ھَلْ فِیْکُمْ مَّنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

بیان ہے بیچ مناقب صحابہ کے راضی ہوا اللہ ان سب سے

پہلی فصل

۵۷۳۵: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم میرے صحابہ کو قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں میری جان ہے) اگر کوئی تم میں خرچ کرے احد پہاڑ برابر سونا تو نہ پہنچے انکے مد کے ثواب کو اور نہ اس کے آدھے کے برابر (بخاری، مسلم)

۵۷۳۶: اور ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ روایت کی اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ اٹھایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے اور تھے آپ بہت اٹھاتے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ ستارے سبب امن کے ہیں آسمان کے لئے پس جس وقت کہ جاتے رہیں گے ستارے آئے گی آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہے[1] اور میں سبب امن کا ہوں اپنے اصحاب کے لئے پس جبکہ جاؤں گا میں اس عالم سے آئے گی اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیئے جاتے ہیں آپ[2] اور میرے اصحاب باعث امن کے ہیں میری امت کیلئے پس جبکہ جاتے رہیں گے اصحاب میرے آئیگی امت میری کو وہ چیز کہ وعدہ (رواہ مسلم)

۵۷۳۷: اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوے گا[3] لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کرے گی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہیں گے جہاد کرنے والے اپنی جماعت سے آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب رسول اللہ

---

[1] وعدہ کیا جاتا ہے، یعنے ٹوٹ پھوٹ جائے گا، [2] وعدہ دیئے جاتے ہیں، یعنی فساد اور بدعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہ ہوتا آپؐ سے حل ہو جاتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اصحاب میں اختلاف ہوا اہل خلافت میں بعد اسکے بعض مسائل میں اور جب تک صحابہ کا زمانہ رہا تو ان کی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہو گیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسے آئندہ کی خبر دی ویسا ہی ہوا، [3] آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ الخ اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ ان کی برکت سے فتح نصیب ہوگی ۔

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُبْعَثُ مِنْھُمُ الْبَعْثُ فَیَقُوْلُوْنَ اُنْظُرُوْا ھَلْ تَجِدُوْنَ فِیْکُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِیْ فَیَقُوْلُوْنَ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَیُقَالُ اُنْظُرُوْا ھَلْ تَرَوْنَ فِیْھِمْ مَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَکُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَیُقَالُ اُنْظُرُوْا ھَلْ تَرَوْنَ فِیْھِمْ اَحَدًا رَاٰی مَنْ رَاٰی اَحَدًا رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَہٗ۔

آنحضرتؐ کے پس کہیں گے[1] ہاں پس فتح ہوگی انکے لئے پھر آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کرے گی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جائے گا کہ آیا ہے[2] درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہیں گے ہاں پس فتح کی جائے گی واسطے ان کے پھر آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کرے گی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جائے گا آیا ہے درمیان تمہارے[3] وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہیں گے ہاں پس فتح کی جاتے گی واسطے انکے (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ بھیجا جائیگا لوگوں میں سے لشکر پس کہیں گے دیکھو کیا پاتے ہو اپنے میں سے کسی کو اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پس پایا جائیگا ایک شخص صحابہؓ سے پس فتح دی جائے گی بسبب ان کے پھر بھیجا جائے گا دوسرا لشکر پس کہیں گے کہ آیا ہے ان میں سے وہ شخص کہ دیکھا ہو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس پایا جائے گا پس فتح کی جائیگی واسطے انکے پھر بھیجا جائے گا تیسرا لشکر پس کہا جائے گا کہ دیکھو آیا پاتے ہو ان میں سے اس شخص کو کہ دیکھا ہے اس نے اسکو کہ دیکھا ہے اسنے اصحاب نبیؐ کو پھر ہوگا بھیجنا چوتھے لشکر کا پس کہا جائیگا کہ دیکھو آیا دیکھتے ہو ان میں کسی کو کہ دیکھا ہو اسکو کہ دیکھا ہو کسی کو کہ دیکھا ہو اسنے اصحاب نبی صلعم کو پس پایا جائیگا ایسا شخص…

---

[1] ہاں یعنے جواب دیں گے کہ ہاں ہم میں وہ شخص ہے کہ صحبت رکھی ہے اس نے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے، [2] درمیان تمہارے، یعنے تمہارے درمیان تابعی ہیں، [3] وہ شخص، یعنی تبع تابعین، [4] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تابعین میں دیکھنا اصحاب کا کافی ہے جیسے کہ صحابہ میں دیکھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معتبر ہے اور بعضوں میں تو دیکھنا کافی ہے لیکن تابعین میں صحبت اور ملازمت چاہیئے کہ جیسے کہ پہلی روایت میں گذرا مگر یہ کہ یہاں دیکھنا ساتھ صحبت کے مراد ہو، [5] اور ایک نسخہ میں لہم ہے بدلے لہ کے یعنے واسطے برکت اس کی اور اس حدیث میں چار قرن مذکور ہوئے اصحاب اور تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی میں بھی بیچ حدیث خیر القرون کے چار درجے مذکور ہوئے ہیں اور چونکہ اہل خیر نادر تھے چوتھے قرن میں اقتصار کیا تین ہی قرون پر اکثر روایتوں میں بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کے اور قلت بیوقوفی اور فساد کی ان میں ع ح ، ج

۵۷۳۸ : وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُّحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۷۳۹ : عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا مَنْ سَرَّهٗ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ

۵۷۳۸ ۔ اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین امت میری کے قرن میرا ہے پھر وہ لوگ کہ متصل انکے ہیں پھر وہ لوگ کہ متصل انکے ہیں پھر تحقیق بعد انکے قرنوں کے ہوگی ایک قوم کہ گواہی دینگے اس حال میں کہ نہیں طلب کی جائیگی ان سے گواہی اور خیانت کرینگے اور نہ امین پکڑے جائیں گے اور نذر مانیں گے اور نہ وفا کرینگے اور پیدا ہوگا ان میں مٹاپا اور ایک روایت میں ہے وہ قسم کھائینگے[1] اور نہ قسم دلائے جاوینگے (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ابوہریرہؓ سے یوں آیا ہے کہ پھر پیچھے انکے آویگی ایک قوم کہ دوست رکھے گی فربہی کو،

دوسری فصل

۵۷۳۹ ۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعظیم کرو میرے یاروں کی کہ وہ[2] نیک تریں تمہارے ہیں پھر وہ لوگ کہ قریب انکے ہیں پھر وہ لوگ کہ قریب انکے ہیں پھر ظاہر ہوگا جھوٹ یہاں تک کہ تحقیق ایک شخص ہوگا کہ قسم کھاویگا اور نہیں دیا جائیگا اور گواہی دیگا اور طلب کیا جائیگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگے اسکو بیچوں بیچ بہشت کا پس چاہیئے کہ لازم پکڑے جماعت[3] کو اس واسطے کہ تحقیق شیطان ساتھ تنہا کے ہے

---

[1] قسم کھائیں گے الخ یعنی دروغ فاش ہوگا بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بے فائدہ قسمیں کھائیں گے اور بے حاجت گواہی دینگے یہ حدیث بظاہر اس حدیث کے مخالف ہے جس میں فرمایا کہ بہتر گواہ ہے جو پوچھنے سے پہلے گواہی دے اور تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث ہی شہادت کے باب میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخواست سے پہلے دی جائے اور تعریف کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جس کا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اس کا حق ڈوبا جاتا ہو پھر اس سے بیان کی جائے اس کا حق بچانے کے لئے مراد یہ جو فرمایا کہ موٹا ہونے کو پسند کرینگے تو نوویؒ نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر موٹے ہونگے اور برائی اسکی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ اسکی جو خلقۃً موٹا ہو یا یہ معنی کہ وہ لوگ فربہی ہونگے اور دعوی کرینگے ان اوصاف کا جو ان میں نہ ہونگے یا مال بہت اکٹھا کرینگے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کے بعد حضرتؐ کی صحبت کی برکت سے تین زمانوں تک خیریت غالب رہے گی بعد اسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاویگی اور یہ مطلب نہیں کہ بالکل خیریت نہ رہیگی اسواسطے کہ امت محمدیؐ قیامت تک سب کے سب کبھی گمراہ ہونگے بلکہ ہر زمانہ میں کچھ اہل حق قائم رہیں گے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہوں یہ حدیث بھی آنحضرتؐ کا معجزہ ہے جیسا کہ آپؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، [2] تعظیم کرو یعنی اے میری امت، [3] لازم پکڑے الخ جماعت سے آپؐ کی مراد یہ ہے کہ جو فرقہ صحابہ اور تابعین اور انکے ائمہ راشدین کے طریق پر ہو اسکی پیروی کرو اگرچہ اس زمانہ میں تعداد اسکی قلیل ہو جائے تو یہ ضرر نہیں کرتا اس لئے کہ امت محمدیؐ میں قیامت کے دن یہی فرقہ سواد اعظم ہوگا، ؎ ؎ ؎

فَلْیَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَیْنِ اَبْعَدُ وَلَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّیْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَیِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِیْحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِیْحِ اِلَّا اِبْرَاهِیْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِیَّ فَإِنَّهُ لَمْ یُخْرِجْ عَنْهُ الشَّیْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ۔

۵۷۴۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۷۴۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ

اور شیطان دو شخصوں سے دور ہے اور ہرگز نہ ہو مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے اس لئے کہ شیطان تیسرا[1] انکا ہے اور جس کو خوش کرے نیکی اسکی اور غمگین کرے اس کو بدی اس کی پس وہ مومن ہے روایت[2] کی یہ نسائی نے اور اسناد اس کی صحیح ہے اور سب راوی اسکے راوی صحیح کے ہیں سوائے ابراہیم بن الحسن خثعمی کے اس سبب سے کہ نہیں روایت کی اس سے بخاری اور مسلم نے اور وہ ثقہ ثبت ہے،

۵۷۴۰۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے نہ لگے[4] گی آگ اس مسلمان کو کہ دیکھا ہے مجھ کو دیکھا ہے اسکو کہ دیکھا مجھ کو (ترمذی)

۵۷۴۱۔ اور عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرو اللہ سے بیچ حق اصحاب میرے کے ڈرو اللہ سے بیچ حق اصحاب میرے کے نہ پکڑنا انکو نشانہ[5] بعد میرے پس جو شخص[6] کہ دوست رکھتا ہے انکو پس سبب دوست رکھنے میرے کے انکو دوست رکھتا ہے اور جو شخص کہ دشمن رکھتا ہے پس سبب دشمنی میری کے دشمن رکھتا ہے انکو اور جو شخص کہ دے انکو پس تحقیق ایذا دی اس نے مجھ کو اور جو شخص کہ ایذا دے مجھ کو

[1] تیسرا انکا ہے الخ پس ضرور بہکائے گا ان دونوں کو، [2] اور جس کو الخ یعنی مومن کامل کی علامت یہ ہے کہ نیکی کرنے سے خوش ہو جائے اور بدی سے ناخوش اور کہا ہے کہ یہ دل کی زندگانی کا نشان ہے، [3] مصنف کو اس حدیث کا مخرج معلوم نہ ہوا اس سبب سے سفیدی چھوڑ دی تھی امام جزری نے اس حدیث کا مخرج معلوم کیا اس نے اس مخرج کو درج کر دیا ہے، [4] نہ لگے گی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصحابیوں کا ایسا بڑا مرتبہ ہے کہ انکی صورت دیکھنے سے مسلمانوں پر دوزخ کی آنچ حرام ہو جاتی ہے، [5] نہ پکڑنا نشانہ الخ افسوس ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد بعض نا اہلوں نے آنحضرتؐ کی حدیث پر عمل نہ کیا اور آنحضرتؐ کے اصحاب کو نشانہ ٹھہرالیا اور ان پر طعن کر کے اپنی عاقبت تباہ کی اور لعنت کا فوارہ بنے خدا تعالیٰ انکو ہدایت کرے، [6] پس جو شخص الخ صحابہ کو دوست رکھتا ہے انکو اس لئے دوست رکھتا ہے کہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں اور احتمال ہے کہ معنی یہ ہوں کہ جو شخص صحابہ کو دوست رکھتا ہے کہ مجھ کو دوست ہے اور یہ معنی مناسب ہیں آپ کے قول آئندہ ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم کے حاصل یہ کہ دوست رکھتا ہے ان کو اس لئے کہ دوست رکھتا ہے مجھ کو اور دشمن رکھتا ہے ان کو اس لئے کہ دشمن رکھتا ہے مجھ کو اعاذنا اللہ من ذلک اور اسی سے ثابت ہوتی ہے اس شخص کے قول کی حقیقت جس نے کہا ہے کہ صحابہ کو برا کہنے والے کا قتل کرنا واجب ہے اور یہی مذہب ہے مالکیہ کا اور علماء نے لکھا ہے کہ علامت محبت اور نشان دوستی محبت کا یہ ہے کہ محبوب سے سرایت اور تجاوز کرے طرف متعلقوں اس کے کے پس اللہ کی محبت کا نشان آنحضرتؐ سے محبت کرنا ہے اور آنحضرتؐ سے محبت کرنا اور آنحضرتؐ کی محبت کا نشان آنحضرتؐ کے صحابہؓ سے محبت کرنا ہے قال الملا علی القاری فی شرح مرقاۃ علی المشکوٰۃ ۱۲ منہ

فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۷۴۲ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَھَبَ مِلْحُنَا فَکَیْفَ نَصْلُحُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۵۷۴۳ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ فِیْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ۔

kitabosunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۴۴ :۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۷۴۵ :۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ بَعْضُھُمْ اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ

پس تحقیق ایذا دی اللہ کو اور جو شخص کہ ایذا دی اللہ کو پس نزدیک ہے کہ پکڑ لیگا خدا اس کو (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۴۲ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اصحاب میرے کے درمیان امت میری کے مانند نمک کے ہے طعام میں نہیں سنورتا کھانا مگر ساتھ نمک کے کہا حسن بصری نے پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنوریں ہم روایت کی بغوی نے شرح السنہ میں۔

۵۷۴۳ :۔ اور عبد اللہ بن بریدہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی اصحاب میرے میں سے کہ مرے کسی زمین میں مگر کہ اٹھایا جائیگا وہ قبر سے اس حال میں کہ کھینچنے والا ہوگا اور بسبب روشنی کا ہوگا انکے لئے روز قیامت کے (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور ذکر کی گئی ہے حدیث ابن مسعودؓ کی کہ سرا اس کا یہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کے۔

فصل تیسری

۵۷۴۴ :۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جسوقت دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہیں میرے اصحابؓ کو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر[1] (ترمذی)

۵۷۴۵ :۔ اور عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے پوچھا میں نے اپنے رب سے اختلاف صحابہؓ اپنے پیچھے میرے پس وحی کی اللہ نے طرف میری کہ اے محمد بلا شبہ اصحاب تیرے نزدیک میرے بمنزلہ ستاروں کی ہیں آسمان میں بعض ان ستاروں میں قوی ہیں بعض سے

---

[1] تمہارے اس فعل برا پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کے اصحابوں کو کسی طرح برا کہنا اور ان کی کسی بات پر طعن کرنا درست نہیں اور جو کوئی انکو برا کہے اسکے برا کہنے پر خدا کی طرف سے پھٹکار پڑتی ہے اگرچہ ان اصحابیوں سے ایسا کام ہوا کہ اگر وہی کام اور کسی سے ...... ہو تو اسکو برا کہیں مگر انکو برا کہنا درست نہیں سے کار پاکاں از خود مگیر گرچہ آید در نوشتن شیر و شیر [2] پوچھا الخ جاننا چاہیئے کہ حدیث اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم بعض علماء نے (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

وَلِكُلٍّ نُورٌ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ رضؓ

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۶ ۵۷: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُوبَكْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۷ ۵۷: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ

اور ہر ایک کے لئے نور ہے پس جس شخص نے لیا کچھ اس چیز سے کہ وہ اس چیز پر ہیں اختلاف اپنے سے پس نزدیک میرے ہدایت پر ہے کہا عمرؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستاروں کے ہیں پس ساتھ جس کسی کے ان میں سے پیروی کرو گے راہ پاؤ گے (رزین)

بیان ہے مناقب ابوبکرؓ کا

پہلی فصل

۴۶ ۵۷: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ بہت احسان کرنے والا مجھ پر اپنی صحبت میں اور اپنے مال میں ابوبکرؓ ہیں اور نزدیک بخاری کے ابابکر واقع ہوا ہے اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست جانی تو البتہ پکڑتا میں ابوبکرؓ کو ایسا دوست ولیکن برادری اسلام کی اور محبت اس کی ثابت ہے نہ باقی چھوڑی جائے مسجد میں کوئی کھڑکی مگر کھڑکی ابوبکرؓ کی دیوار میں ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست کسی کو سوائے رب اپنے کے تو البتہ پکڑتا میں ابوبکرؓ کو دوستؐ (بخاری مسلم)

۴۷ ۵۷: اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست تو

(بقیہ صفحہ سابقہ) گفتگو کی ہے اور ابن حجرؒ نے اس پر بہت گفتگو کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف اور لچی ہے بلکہ ابن حزم نے کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع باطل ہے مگر بیہقی نے کہا مسلم کی حدیث مذکور النجوم امنۃ للسماء سے اسکے کچھ معنے مفہوم ہوتے ہیں نوویؒ نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ بھی جو لڑائی میں بکدوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اسلئے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے جمہور علما کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اسکو سزا دی جائے نہ قتل کیا جائے اور بعض کے نزدیک قتل کیا جائے جیسے گذرا، ۵۱ مگر کھڑکی ابوبکرؓ کی مسجد کے صحن سے لگے اصحابؓ کے دروازے تھے سوا آپؐ نے وقات کیوقت سے دروازے بند کرا دیئے صرف ابوبکرؓ کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابوبکرؓ کی سب صحابہ پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمیں اشارہ کیا انکی خلافت کا، ۵۲ البتہ پکڑتا میں ابوبکرؓ کو دوست، نوویؒ نے کہا خلت کہتے ہیں بالکل ایک خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کو تو یہ بات آنحضرتؐ کو سوائے اللہ کے کسی سے نہ تھی البتہ محبت تھی خدیجہؓ اور عائشہؓ اور ابوبکرؓ اور اسامہؓ اور زیدؓ اور فاطمہؓ سے قاضی عیاضؒ نے کہا ایک حدیث میں ہے کہ میں حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا درجہ زیادہ ہے یا خلت کا بعضوں نے کہا دونوں ایک ہیں اور بعض نے کہا حبیب کا [illegible]

كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٧٤٨۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ اُدْعِيْ لِيْ اَبَابَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَّيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا وَلَا وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اَنَا اَوْلٰى بَدَلَ اَنَا وَلَا۔

٥٧٤٩۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَابَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٥٧٥٠۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ

البتہ پکڑتا میں ابوبکرؓ کو دوست ولیکن ابوبکرؓ میرے بھائی ہیں اور یار میرے اور تحقیق پکڑا ہے اللہ نے تمہارے صاحب کو دوست (مسلم)

۵۷۴۸:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں کہ بلا واسطے میرے ابوبکرؓ کو کہ باپ تیرا ہے اور بلا اپنے بھائی کو تاکہ حکم دوں میں نامہ لکھنے کا اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں یہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا اور کہے کہنے والا کہ میں مستحق ہوں واسطے خلافت انکے حالانکہ نہیں ہوگا مستحق خلافت کا اور انکار کرے گا اللہ تعالیٰ اور مومن مگر ابوبکرؓ کو (مسلم) بیچ کتاب حمیدی کے واقع ہوا ہے کہ

۵۷۴۹:۔ اور جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہا جبیرؓ نے کہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت اور کلام کیا آپؐ سے کسی چیز میں پس حکم کیا آپؐ نے اس عورت کو کہ اور وقت آئے طرف آنحضرتؐ کے کہا اس عورت نے یا رسولؐ اللہ خبر دیجئے مجھ کو کہ اگر آؤں میں اور نہ پاؤں میں آپؐ کو کہا جبیرؓ نے گویا کہ وہ عورت مراد رکھتی تھی ساتھ نہ پانے آپؐ کے ان کی موت کو فرمایا آنحضرتؐ نے پس اگر نہ پائے تو مجھ کو پس آ تو ابوبکرؓ کے پاس۔ (بخاری، مسلم)

۵۷۵۰:۔ اور عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ان کو امیر کر کے ذات السلاسل کی لڑائی میں کہا پس آیا میں آپؐ کے پاس پس کہا میں نے آپؐ سے کہ کون محبوب تر ہے طرف آپؐ کی فرمایا عائشہؓ کہا میں نے مردوں میں سے

لہ مگر ابوبکرؓ کو، اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبرؓ کی خلافت بدل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو ان کو خلیفہ بنائیں لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی تقدیر میں تو یہی ہے کہ صدیق اکبر خلیفہ ہوں گے اور یہی اجماع مومنین بھی انہیں کی خلافت پر ہوگا پھر لکھنا کیا ضرور ہے، سے آ تو ابوبکرؓ کے پاس، اس حدیث میں صدیق اکبرؓ کی خلافت کا صاف اشارہ ہے اور یہ جو اس عورت نے کہا کہ بھلا بتلایئے تو کہ اگر میں آؤں اور آپؐ کو نہ پاؤں تو اس کا مطلب یہ ہے اگر میں آؤں اور آپؐ کو نہ پاؤں یعنی اگر آنحضرتؐ کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کروں آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکر صدیقؓ کے پاس آنا جو میں کرتا ہوں سو وہ کرے گا، سے ذات السلاسل الخ ذات السلاسل نواحی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہاں کی لڑائی جمادی الآخر ۸ھ ہجری میں ہوئی۔

مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۵۱۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۷۵۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۷۵۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

فرمایا باپ اس کا کہا میں نے پھر کون بہت محبوب ہے فرمایا عمرؓ پس گنا حضرتؐ نے اور مردوں کو پس خاموش ہوا میں بسبب خوف کے کہ کریں آپ مجھ کو بیچ آخر لوگوں کے (بخاری مسلم)

۵۷۵۱۔ اور محمد بن حنفیہؒ سے روایت ہے کہا میں نے واسطے اپنے باپ کے کہ لوگوں میں سے کون بہتر ہے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا (علیؓ نے) ابوبکرؓ بہتر ہیں کہا میں نے پھر کون ہے کہا عمرؓ اور ڈرا میں کہ کہیں عثمانؓ کہا میں نے کہ پھر تم بہتر ہو کہا علیؓ نے کہ نہیں ہوں میں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے (بخاری)

۵۷۵۲۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ برابر نہیں کرتے تھے کسی کو پھر ساتھ ابوبکرؓ کے کسی کو پھر ساتھ عمرؓ کے برابر نہیں کرتے تھے کسی کو پھر ساتھ عثمانؓ کے پھر چھوڑ دیتے ہم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہیں فضیلت دیتے ہم درمیان ان کے ایک کو دوسرے پر (بخاری) اور بیچ روایت ابی داؤد کے ہے کہ کہا ابن عمرؓ نے تھے ہم کہتے اس حال میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آنحضرتؐ کے ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ پھر عثمانؓ راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے،

دوسری فصل

۵۷۵۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کسی کے لئے نزدیک ہمارے عطا

لہ فرمایا باپ اس کا یعنی ابوبکر صدیقؓ تو دی ہے کہا اس حدیث سے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عائشہؓ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ اہل سنت کی دلیل ہے کہ ابوبکرؓ عمرؓ سب سے افضل ہیں، ۲ے محمد بن حنفیہ کے یہ بیٹے ہیں حضرت علیؓ غیر فاطمہؓ سے ہیں، ۳ے واسطے اپنے باپ کے یعنی حضرت علیؓ کے، ۴ے اور ڈرا میں کہ کہیں عثمانؓ یعنے نہ پوچھا میں نے بعد عمرؓ کے کون بہتر ہے بخوف اس کے کہ حضرت عثمانؓ کو افضل فرمائیں گے پس عنوان سوال سے عدول کر کے میں نے اس طرح پوچھا کہ پھر تم بہتر ہو، ۵ے مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے یہ حضرت علیؓ نے از راہ تواضع کے فرمایا ورنہ اس سوال کے وقت تو حضرت علیؓ بلا اختلاف سب لوگوں سے بہتر تھے کیونکہ یہ ذکر حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد کا ہے، ۶ے اور یہ تفاضل درمیان صحابہؓ کے مراد ہے اور لئے اہل بیت تو وہ خاص ہیں ان سے اور حکم ان کا مغائر ہے ان کے حکم کے [illegible]

لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۵۴:۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۵۵:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ فِي الْغَارِ وَصَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۵۶:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۷۵۷:۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا فَجِئْتُ

مگر کہ بدلہ اتارا ہے ہم نے اس کا سوائے ابوبکرؓ کے پس تحقیق ابوبکرؓ کے لئے نزدیک ہمارے نعمت ہے کہ بدلہ دے گا اللہ[1] عوض اس نعمت کے دن قیامت کے اور نہیں دیا مجھ کو کسی کے مال نے مانند نفع دینے مجھ کو مال ابوبکرؓ کے اور اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست جانی تو البتہ پکڑتا ابوبکرؓ کو دوست جانی آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہے (ترمذی)

۵۷۵۴:۔ اور عمرؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ سردار ہمارے ہیں[2] اور افضل ہمارے ہیں[3] اور بہت پیارے ہمارے ہیں طرف رسول اللہ کے (ترمذی)

۵۷۵۵:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ سے کہ فرمایا واسطے ابوبکرؓ کے کہ تو یار میرا ہے غار میں اور یار میرا ہے حوض پر (ترمذی)

۵۷۵۶:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق[4] ہے واسطے اس قوم کے کہ ان میں ابوبکرؓ ہوں یہ کہ امامت کرے اس قوم کی (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۵۷:۔ اور عمرؓ سے روایت ہے کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تصدیق کریں ہم اور موافق پڑا[5] یہ حکم کرنا آپ کا نزدیک میرے مال کثیر کو پس کہا میں نے آج کے دن سبقت لے جاؤں گا ابوبکرؓ سے اگر ممکن ہو سبقت لے جانا میرا ان پر ایک دن کہا عمرؓ نے پس لایا میں آدھا مال اپنا پس

---

[1] دے گا اس کو، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے برابر کسی کو روز قیامت کے ثواب بے انتہا نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا احسان اللہ تعالیٰ کو سونپا اور اللہ کے ہاں کچھ کمی نہیں، [2] سردار ہمارے ہیں یعنی حسب نسب میں، [3] اور افضل ہمارے ہیں یعنی عمل میں اور کرنے بھلائیوں میں، [4] نہیں لائق، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ افضل ہیں سب صحابہؓ سے پس جب ثابت ہوا یہ ثابت ہوا مستحق ہونا ان کا خلافت کے لئے اور نہیں لائق ہے مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہوتے فاضل کے چنانچہ فرمایا سیدنا حضرت علی علیہ السلام نے کہ امام کیا تم کو آنحضرتؐ نے نماز میں جو ہمارا دین ہے پھر کون پیچھے ڈالے تم کو امر دینا ہم میں یعنی خلافت میں، [5] اور موافق پڑا الخ یعنے اتفاقاً اس وقت میں بہت سامان میرے پاس آگیا۔

بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ فَقُلْتُ مِثْلَہٗ وَاَتٰی اَبُوْبَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ فَقَالَ اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُہٗ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۷۵۸۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ اَبَابَکْرٍ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ فَیَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِیْقَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۷۵۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِیْ اَھْلَ الْبَقِیْعِ فَیُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَھْلَ مَکَّۃَ حَتّٰی اُحْشَرَ بَیْنَ الْحَرَمَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۷۶۰۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ یَدْخُلُ مِنْہُ اُمَّتِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَکَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکَ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر باقی رکھا تو نے اپنے عیال کے لئے پس کہا میں نے کہ باقی چھوڑا میں نے اپنے عیال کے لئے مانند اسکے اور لائے ابوبکرؓ جو کچھ تھا ان کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے کہ اے ابوبکر کیا چھوڑا تو نے اپنے عیال کے لئے پس کہا ابوبکرؓ نے کہ باقی چھوڑا ہے میں نے ان کے لئے خدا اور رسول اس کے کو کہا میں نے کہ سبقت نہیں لے جا سکتا میں ابوبکرؓ سے ہرگز۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۵۷۵۸۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ابوبکر حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آپؐ نے ان کو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہے آگ سے پس اس روز نام رکھے گئے ابوبکرؓ عتیق۔ (ترمذی)

۵۷۵۹۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اول ان شخصوں کا ہوں کہ پھٹے گی ان سے زمین بعد میرے ابوبکرؓ بعد ان کے عمرؓ پھر آؤں گا میں بقیع کے مدفون کے پاس پس اٹھائے اور جمع کئے جائیں گے ساتھ میرے پھر انتظار کروں گا میں اہل مکہ کا یہاں تک کہ جمع کیا جاؤں گا میں درمیان حرمین کے۔ (ترمذی)

۵۷۶۰۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھ میرا پس دکھایا مجھ کو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی اس سے امت میری پس کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ دوست رکھتا ہوں میں کاش کہ ہوتا میں ساتھ آپؐ کے تا دیکھتا میں طرف اس دروازہ کے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو اے ابوبکر رضی اللہ عنہ

۱؎ اس میں اشارہ ہے کہ اگرچہ عمرؓ کا آدھا مال ابوبکرؓ کے سارے مال سے زیادہ تھا لیکن چونکہ ابوبکرؓ جو کچھ رکھتے تھے لے آئے فضیلت ان کی عمرؓ پر باقی رہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے افضل الصدقہ جہد المقل، ۲؎ نام رکھے گئے الخ یعنی لقب دیئے گئے ابوبکرؓ عتیق اس حدیث سے ابوبکرؓ کا قطعی بہشتی ہونا نکلا دوسری روایت میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کی طرف دیکھے جس کو (اللہ تعالیٰ) دوزخ سے آزاد کر دیا ہے وہ حضرت ابوبکرؓ کو دیکھے، ۳؎ یہاں تک کہ جمع الخ قیامت میں آنحضرتؐ انتظار کریں گے اہل مکہ کا بقیع میں یہاں تک کہ جمع ہوں گے پھر متوجہ ہوں گے طرف محشر کے یعنی زمین شام کے پھر جمع ہوں گے وہاں ساتھ تمام خلائق کے۔

يَا اَبَا بَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۶۱: عَنْ عُمَرَ ذُكِرَ عِنْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَبَكٰى وَقَالَ وَدِدْتُّ اَنَّ عَمَلِيْ كُلَّهٗ مِثْلُ عَمَلِهٖ يَوْمًا وَّاحِدًا مِّنْ اَيَّامِهٖ وَلَيْلَةً وَّاحِدَةً مِّنْ لَيَالِيْهِ اَمَّا لَيْلَتُهٗ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَيْهِ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُهٗ حَتّٰى اَدْخُلَ قَبْلَكَ فَاِنْ كَانَ فِيْهِ شَيْءٌ اَصَابَنِيْ دُوْنَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهٗ وَوَجَدَ فِيْ جَانِبِهٖ نَقْبًا فَشَقَّ اِزَارَهٗ وَسَدَّهَا بِهٖ وَبَقِيَ مِنْهَا اِثْنَانِ فَاَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ فَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ رِجْلِهٖ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ اَنْ يَّنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ

اوّل[۵۱] ان شخصوں کا ہے کہ داخل ہوں گے بہشت میں میری امت میں سے (ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۷۶۱: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ذکر کئے گئے انکے نزدیک ابوبکرؓ پس روئے عمرؓ اور کہا دوست رکھتا ہوں میں کاش کے عمل میرے تمام عمر کے مانند ابوبکرؓ کے ہوتے بیچ ایک دن کے دنوں عمر[۵۲] انکی سے یا مانند عمل ایک رات انکی کے ہوتا راتوں[۵۳] انکی سے، پس رات ابوبکرؓ کی پس وہ رات کہ ہجرت کی اسمیں ابوبکرؓ نے ساتھ رسول اللہ کے طرف غار کی پس جبکہ پہنچے[۵۴] حضرتؐ اور ابوبکرؓ طرف غار کی کہا ابوبکرؓ نے قسم ہے اللہ کی نہ داخل ہو تم غار میں یہانتک کہ داخل ہوں میں پہلے آپؐ کے اس لئے کہ اگر ہو اسمیں کچھ[۵۵] تو پہنچے مجھ کو ضرر اسکا نہ آپکو پس داخل ہوئے ابوبکرؓ غار میں پہلے آپؐ کے پس جھاڑا اسکو پائے بیچ ایک جانب غار کے کئی ایک سوراخ پس پھاڑا ابوبکرؓ نے تہ بند اپنا اور بند کیا سوراخوں کو تہ بند کی چھیتھڑوں سے اور باقی رہے ان سوراخوں سے دو سوراخ دیدیئے[۵۶] انمیں دونوں پاؤں اپنے پھر کہا ابوبکرؓ نے رسول اللہ کو آپ بھی داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور رکھا سر مبارک اپنا گود میں ابوبکرؓ کے اور آرام کیا پس کاٹے[۵۷] گئے ابوبکرؓ بیچ پاؤں اپنے کے سوراخ سے اور نہ ہلے ابوبکرؓ واسطے اس خوف کے کہ جاگ اٹھیں رسول اللہ پس گری آنسو ابوبکرؓ کی اوپر

---

[۵۱] اول ان شخصوں کا ہے الخ ان سب حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد اللہ تعالےٰ کی محبت کے حضرت ابوبکرؓ کی محبت جس قدر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تھی اتنی کسی کی محبت نہ تھی تو ہر مسلمان کو چاہیئے کہ سوائے اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ کی محبت کے حضرت ابوبکرؓ کی جس قدر محبت رکھے اتنی کسی کی محبت نہ رکھے، [۵۲] دنوں عمران کی سے، یعنے بیچ زمانہ حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، [۵۳] راتوں ان کی سے الخ یعنی بیچ اوقات حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، [۵۴] پہنچے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم الخ اور آپ نے چاہا جانا غار میں، [۵۵] اگر ہو اس میں کچھ، یعنے موذی چیز قسم دشمن یا حشرات الارض سے مانند سانپ اور بچھو وغیرہ کے، [۵۶] پس دیدیئے ان میں دونوں پاؤں اپنے یعنے جبکہ تہ بند میں سے کچھ ان سوراخوں کے اندر بھرنے کو نہ بچا تو دونوں پاؤں اپنے ان سوراخوں میں ڈال دیئے جیسے کہ منہ میں لقمہ ڈالتے ہیں تاکہ موذی چیز کے نکلنے کی کوئی راہ نہ رہے، [۵۷] پس کاٹے گئے ابوبکرؓ الخ یعنے سانپ نے ان کے پاؤں میں کاٹا، ☆

قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَتَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَأَمَّا يَوْمُهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوا لَا نُؤَدِّي زَكٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّينُ أَيَنْقُصُ وَأَنَا حَيٌّ رَوَاهُ رَزِينٌ -

---

چہرہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپؐ نے کہ کیا ہوا تجھ کو اے ابوبکر کہا ابوبکرؓ نے کہ کاٹا گیا میں فدا ہوں تم پر ماں باپ میرے پس ڈالا آب دہن مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتے تھے ابوبکرؓ پھر رجوع کیا اثر زہر نے ابوبکرؓ پر اور ہوا یہی سبب موت ابی بکرؓ کا اور راپیر دن ابوبکرؓ کا جب وفات پائی رسول اللہ نے مرتد ہوئے بعض عرب اور کہا کہ نہیں دینے کے ہم زکوٰۃ پس کہا ابوبکرؓ نے اگر نہ دینگے مجھ کو رسی اونٹ کے پاؤں باندھنے کی البتہ جہاد کرونگا میں ان پر پس کہا میں نے اے خلیفہ رسولؐ خدا کے الفت کرو لوگوں سے اور نرمی کرو ساتھ ان کے پس کہا مجھ کو کیا تو شجاع تھا زمانہ جاہلیت میں اور نامرد ہو گیا اسلام میں تحقیق شان یہ ہے کہ تحقیق منقطع ہو گئی وحی اور تمام ہوا دین کیا ناقص ہووے دین اور حالانکہ میں زندہ ہوں، (رزین)

سلہ پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی پیدا ہوئے اور دیکھا رونا ابوبکرؓ کا اور فرمایا، سلہ اور ہوا یہی سبب موت ابیؓ بکر کا الخ آخر عمر میں کہ سانپ کی زہر کے اثر سے مرے پس حاصل ہوئی اُن کے لئے شہادت فی سبیل اللہ اس حالت میں کہ رفیق تھے آنحضرتؐ کے راہ میں اور یہ ایسا تھا کہ جیسے آپؐ کو بیچ خیبر کے بکری میں زہر دیا تھا اور وقت وفات کے اس کا اثر ظاہر ہوا اہل سنت نے اتفاق کیا اس پر کہ افضل صحابہ میں ابوبکر صدیقؓ ہیں پھر عمرؓ اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پھر عثمانؓ پھر علیؓ اور بعض اہل سنت نے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ کی تقدیم ہے کہا ابو منصور بغدادی نے خلفاء اربعہ کے بعد عشرہ بشترہ ہیں پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر بیعت رضوان والے کہا ابو عبداللہ مازری نے اختلاف کیا ہے لوگوں نے صحابہ کی تفضیل میں ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے اور جمہور علماء تفضیل کے قائل ہیں، ؎

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۶۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۶۳۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ الّٰتِیْ كُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِیْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ

بیان ہے بیچ مناقب عمرؓ کے

پہلی فصل

۵۷۶۲۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تھے بیچ ان لوگوں کے کہ تھے تم پہلے امتوں سے الہام کئے گئے پس اگر ہو میری امت میں کوئی شخص پس تحقیق وہ عمرؓ ہوگا[1] (بخاری، مسلم)

۵۷۶۳۔ اور سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ پروانگی مانگی عمر بن خطابؓ نے واسطے در آنے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کتنی ایک عورتیں قریش میں سے کہ کلام کرتی تھیں آپ سے اور طلب کرتی تھیں درحالیکہ بلند تھیں[2] آوازیں ان عورتوں کی پس جبکہ اذن چاہا عمرؓ نے اٹھیں وہ عورتیں اور دوڑیں طرف پردہ کے پس داخل ہوئے عمرؓ اس حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے تھے پس کہا عمرؓ نے کہ ہنسائے[3] اللہ دانت آپ کے یا رسول اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعجب کیا میں نے ان عورتوں سے کہ تھیں میرے پاس جبکہ سنی آواز تیری جلدی سے ہو گئیں پردہ میں کہا عمرؓ نے اے دشمنو اپنی جانوں کے کیا ہیبت رکھتی ہو تم مجھ سے اور ہیبت نہیں رکھتی ہو تم رسول اللہ سے کہا

---

[1] وہ عمرؓ ہوگا بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتوں سے افضل ہے تو جب اگلی امتوں میں صاحب الہام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت میں بطریق اولیٰ ہوا چاہئیں اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی۔ [2] بلند تھیں، احتمال ہے کہ یہ بلند کرنا آواز کا آپ کی آواز پر بلند کرنے کے منع ہونے سے پہلے واقع ہوا ہو اور احتمال ہے کہ ان سب کا آواز مل کر گونج اٹھا ہو نہ یہ کہ ہر ایک کی آواز یا تنہا آنحضرتؐ کی آواز سے بلند تھا کہا ملا علیؒ نے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ازواج مطہرات کی آواز یں آپ کی آواز سے بلند تھیں تاکہ سورۂ حجرات کی آیت سے اشکال وارد ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ انہوں نے اس حالت میں برخلاف عادت پست آوازی اپنی کے بلند کیں تھیں آوازیں اپنی کلام کرنے میں ساتھ آپؐ کے آپ کے حسن خلق پر اعتماد کر کے۔ [3] ہمیشہ ہنسا وے اللہ دانت آپ کے یعنی ہمیشہ خوش رکھے کہ باعث ہے آپ کے دانتوں کے کھلنے کا ولیکن بالضرور کچھ سبب ہے اسکا اور ظاہر ہوا ہے کوئی امر عجیب پس مطلع کیجئے مجھ کو اس پر۔

أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطٰنُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ زَادَ الْبَرْقَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَضْحَكَكَ ـ

۵۷۶۳ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

۵۷۶۴ :- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ

عورتوں نے ہاں ڈرتی ہیں ہم تجھ سے کہ تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہے پس فرمایا رسول اللہ نے کہ اور کلام کر اے بیٹے خطاب[1] کے قسم اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے کہ ہرگز نہیں ملتا تجھ سے شیطان اس حال میں کہ تو چلنے والا ہوتا ہے راہ میں مگر کہ چلتا ہے شیطان اور راہ میں غیر تیرے راہ کے (بخاری مسلم) اور کہا حمیدی نے زیادہ کیا برقانی کے بعد قول ان کے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا تجھ کو۔

۵۷۶۳ :- اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا میں بہشت میں پس ناگہاں ملا میں ساتھ رمیصا عورت ابی طلحہ کے اور سنی میں نے آواز پاؤں کی پس کہا میں نے کون ہے یہ پس کہا یہ بلالؓ ہے اور دیکھا میں نے ایک محل کہ اسکی جانب میں ہے ایک نوجوان پس کہا میں نے واسطے کس کے ہے یہ محل پس کہا انھوں نے یہ عمر بن الخطاب کے لئے ہے پس چاہا میں نے کہ داخل ہوں میں اس محل میں پس دیکھوں میں طرف اس کے پس یاد کی میں نے غیرت تمہاری پس کہا عمرؓ نے قربان ہوں تم پر ماں باپ میرے یا رسول اللہ کیا تمہارے داخل ہونے پر غیرت[2]...

۵۷۶۴ :- اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ میں سوتا تھا دیکھتا ہوں میں لوگوں کو کہ روبرو لائے جاتے ہیں میرے اور اوپر کرتے ہیں بعضے ان میں سے ایسے ہیں کہ پہنچتے ہیں سینہ تک اور بعضے ان میں سے ایسے ہیں کہ کمتر ہیں ان سے اور روبرو لائے گئے مجھ پر عمر بن خطابؓ اس حال میں کہ ان پر تھا ایسا کرتہ کھینچتے تھے اس کو کہا بعض صحابہؓ نے پس کیا تعبیر کی آپؐ نے اس کی

---

[1] اور کلام کر اے بیٹے خطاب کے یعنی تیرے کرتے ہیں اور مضبوطی سے شیطانی کام تیرے گرد بھٹک نہیں سکتے حرام کاموں کا کیا ذکر ہے کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہیں عمر فاروقؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں محتبی کی خدمت کی اسواسطے لوگ ان سے ڈرتے تھے دستور ہے کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہیں ویسے بادشاہ سے نہیں ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہیں جانتا اسی طرح سے عمر فاروقؓ کی فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ثابت نہیں ہوتی ، [2] کیا تمہارے داخل ہونے پر غیرت کروں گا، اس حدیث میں ام سلیم جن کا رمیصا اور غمیصا لقب ہے اور بلالؓ اور عمر فاروقؓ کو بہشت کی بشارت ہے کیونکہ خواب انبیاء کا ایک قسم وحی ہے خواب و خیال نہیں دوسری حدیث میں ہے آپ نے اس عورت کو وضو کرتے دیکھا تو یہ وضو نظافت اور لطافت کے لئے ہوگا نہ رفع حدث اور طہارت کے لئے اس لئے کہ جنت دار تکلیف نہیں ہے ، ؞

اللہِ قَالَ الدِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۷۶۵:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَرَی الرِّیَّ یَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَہٗ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ الْعِلْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۷۶۶:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْھَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْھَا مَا شَاءَ اللہُ ثُمَّ اَخَذَھَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَۃَ فَنَزَعَ مِنْھَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِہٖ ضُعْفٌ وَاللہُ یَغْفِرُ لَہٗ ضُعْفَہٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَھَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِّنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَھَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ

یا رسول اللہ! کہا تعبیر کیا میں نے اس کو ساتھ دین کے[1]۔ (بخاری، مسلم)

۵۷۶۵:۔ اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسوقت کہ سوتا تھا لایا گیا میں ایک پیالہ دودھ کا پس پیا میں نے یہاں تک کہ تحقیق میں نے البتہ دیکھی سیرابی کہ نکلتی ہے میرے ناخنوں سے پھر دیا میں نے بچا ہوا اپنا عمر بن خطابؓ کو کہا لوگوں نے پس کیا تعبیر کی آپ نے اس کی یا رسول اللہ! فرمایا کہ تعبیر دی میں[2] نے اس کے علم کی (بخاری، مسلم)

۵۷۶۶:۔ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اسوقت کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے اپنے تئیں اوپر کنویں بے منڈ کے کہ اس پر ایک ڈول تھا پس کھینچا میں نے پانی اس کنویں سے جس قدر چاہا اللہ نے پھر لیا ڈول ابن قحافہؓ نے پس کھینچا ابو بکرؓ نے اس کنویں سے ایک ڈول یا دو ڈول اور بیچ کھینچنے ابو بکرؓ کے سستی اور ناتوانی ہے اور اللہ بخشے ابو بکرؓ کے لئے سستی ان کی کو پھر ہو گیا وہ ڈول چرس پس لیا اسکو عمر بن خطابؓ نے پس نہیں دیکھا میں نے کسی قوی شخص کو لوگوں میں سے کہ کھینچتا عمر کا سا یہانتک کہ سیراب کئے لوگوں نے اونٹ اپنے اور بٹھایا اونٹ اور مقرر کئے اونٹوں کے لئے معطن[3] اور بیچ روایت ابن عمرؓ کے یوں آیا ہے کہ پھر ڈول عمر بن خطابؓ نے ابو بکرؓ کے ہاتھ سے لیں

---

[1] تعبیر کیا میں نے اس کو ساتھ دین کے، دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتہ بدن کو چھپاتا ہے سردی اور گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروقؓ کا دین نہایت کامل تھا اور حد سے زیادہ تھا۔ [2] تعبیر دی میں نے الخ اس حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی کہ وے علم نبوت کے بڑے دانا تھے اسی سبب سے ان کی خلافت میں تمام ملکیں اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر میں علم دین کا چرچا ہوا [3] معطن الخ یعنے لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی سے آسودہ کر کے انکی نشست گاہ پر بٹھلایا اس حدیث میں ترقی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہے یعنی آنحضرتؐ کے بعد صدیق خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول آہستگی سے نکالیں گے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی انکے وقت میں اسلام عالم میں خوب نہیں پھیلے گا چنانچہ صدیقؓ کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت میں مسیلمہ کذاب اور مرتدوں کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کر کے شام کا کچھ ملک فتح کیا کہ انتقال ہوا پھر عمر فاروقؓ خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے انکے وقت میں عالم میں خوب اسلام ظاہر ہوا ملک شام و مصر و ایران و عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد تیار ہوئیں اور چار ہزار بت خانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانوں میں تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے سو آپکے بعد ہونا تھا سو پہلے آپکو خواب میں دکھلا دیا۔

فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۷۶۷:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ يَقُوْلُ بِهٖ۔

۵۷۶۸:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۷۶۹:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۷۰:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہوگیا وہ ڈول عمر کے ہاتھ میں چرس پس نہیں دیکھا میں نے کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا یہاں تک سیراب کیا لوگوں کو اور مقرر کئے انہوں نے اونٹوں کے لئے عطن (بخاری مسلم)

دوسری فصل

۵۷۶۷:۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جاری کیا ہے حق اوپر زبان عمرؓ کے اور اسکے دل کے (ترمذی) اور بیچ روایت ابوداؤد کے ابوذرؓ سے بولی یا ہے کہ فرمایا آپ نے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے حق پر زبان عمرؓ کے کہتا ہے ساتھ حق کے،

۵۷۶۸:۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہا نہ تھے ہم کہ بعید جانتے اس بات کو کہ تسلی[1] جاری ہوتی ہے اوپر زبان عمرؓ کے (بیہقی) دلائل النبوۃ میں۔

۵۷۶۹:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا[2] خداوندا[3] غالب کر دین اسلام کو بسبب ابوجہل بن ہشام کے یا بسبب عمر بن خطابؓ کے پس صبح کی عمرؓ نے آئے اول روز بیچ نبی صلعم کے پاس لائے اسلام پھر نماز پڑھی آپ نے مسجد میں آشکارا (احمد، ترمذی)

۵۷۷۰:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے کہا واسطے ابوبکرؓ کے اسے بہترین لوگوں کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا

---

[1] تسلی جاری ہوتی ہے الخ یعنے ان کا مرتبہ یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے ان کے دل میں نیک بات پڑ جاتی ہے، [2] کہا یعنی دعا کی، [3] خداوندا، یعنی ان دونوں میں سے ایک کو مسلمان کر تاکہ اسلام کو قوت ہو حاکم نے دلائل النبوت میں ابن عباسؓ سے روایت کی کہ ابوجہل نے کہا جو محمد کو مار ڈالے اس کو سو اونٹنیاں اور ہزار اوقیہ چاندی کا دیا جائے گا کہا عمر فاروقؓ نے بہ صحیح کہتے ہو ابوجہل بولا فی الفور دے دوں گا تو نکلے عمرؓ اور ملا ان سے ایک شخص اور پوچھا کہاں جاتے ہو کہا عمرؓ نے ارادہ رکھتا ہوں میں محمدؐ کے قتل کا وہ شخص بولا تجھ کو بنی ہاشم کا خوف نہیں ہے عمرؓ بولے خیال کرتا ہوں تو بھی مسلمان ہوگیا وہ بولا میں تجھ کو اس سے عجیب بات سناؤں تیری بہن اور بہنوئی بھی دین سے نکل گئے یہ سنکر عمر اپنی بہن کی طرف چلے اور وہ سورہ طٰہٰ پڑھتی تھیں عمرؓ نے ٹھہر کر سنا پھر دروازہ کھول کر بہن کے پاس گئے اور پوچھا تو انہوں نے اسلام ظاہر کیا پس رات کاٹی حضرت عمرؓ نے غم میں جب صبح کو اٹھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے، ۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۷۷۱:۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۷۷۲:۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ

کہا ابوبکرؓ نے آگاہ ہو اے عمرؓ تحقیق تو نے اگر کہا مجھ کو بہتر ہیں لوگوں کا تو تحقیق سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں طلوع ہوا[۱] آفتاب اوپر کسی شخص کے کہ بہتر ہو عمرؓ سے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۷۱:۔ اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتا میرے پیچھے کوئی نبی تو البتہ[۲] ہوتا عمر بن الخطابؓ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۷۲:۔ اور بریدہؓ[۳] اسلمی سے روایت ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ بعض اپنے جہادوں کے پس جبکہ پھرے آپ جہاد سے آئی آپ کے پاس ایک لڑکی[۴] سیاہ پس کہا اس نے یا رسول اللہ تحقیق میں نے نذر کی تھی کہ اگر پھیرے گا آپ کو اللہ تعالیٰ سفر سے فتحیاب تو بجاؤنگی میں آپ کے آگے دف اور گاؤں گی میں پس فرمایا اسکو رسول اللہ نے کہ اگر تو نے نذر کی ہے تو بجا دف[۵] اور اگر نذر نہیں کی ہے تو پس نہ بجا دف پس شروع کیا چھوکری نے بجانا پس آئے ابوبکر اس حال میں کہ وہ چھوکری بجاتی تھی دف بعد ازاں آئے علیؓ اور وہ چھوکری بجاتی تھی دف پھر آئے عثمانؓ اور وہ بجاتی تھی دف پھر آئے عمرؓ پس ڈالا دف اس لڑکی نے نیچے چوتڑوں اپنے کے پھر بیٹھی اوپر چوتڑوں پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان[۶] البتہ ڈرتا ہے تجھ سے اے عمرؓ تحقیق میں بیٹھا تھا اس حال میں کہ وہ بجاتی تھی دف پس آئے ابوبکرؓ

---

[۱] نہیں طلوع ہوا، یعنی تم مجھ کو سب سے اچھا بتلاتے ہو اور میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے جس آدمی پر سورج چمکتا ہے یعنے دنیا میں پیدا ہوا کوئی عمرؓ سے بہتر نہ ہوا یعنی حضرت عمرؓ تمام دنیا کے لوگوں سے بہتر ہیں کہا فاضل نے یہ یا تو محمول ہے اوپر ایام خلافت انکی کے کہ ان دنوں میں وہ سب سے بہتر تھے یا مقید ہو ساتھ بعدیت ابوبکرؓ کے یا عدالت کے باب میں ان کا ہونا مراد ہو یا بطریق سیاست میں، [۲] تو ہوتا عمر بن خطابؓ اور اس عبارت کو محال میں بھی استعمال کرتے ہیں مبالغۃً اور گویا یہ اس سبب سے کہ عمرؓ کو الہام ہوتا ہے اور القا کرتا ہے فرشتہ اسکے دل میں حق گویا انکو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سے، [۳] بریدہ اسلمیؓ سے، کہ مشاہیر صحابہؓ سے ہیں [۴] ایک لڑکی سیاہ، کہ حبشیہ تھی یا رنگ اسکا کالا تھا، [۵] تو پس بجا دف، اس حدیث میں چھوکری سے نابالغ چھوکری مراد ہے کیونکہ جوان عورت کو تو مطلقاً گانا حرام ہے اور شادی اور خوشی میں گانا بشرطیکہ غیر شرع نہ ہو اور دف بجانا بشرطیکہ اسکے ساتھ سارنگی وغیرہ نہ ہوں جائز ہے، [۶] شیطان الخ یعنی جب شیطان تجھ سے ڈرتا ہے تو اہل لوگ تو تجھ سے بہت زیادہ ہیبت میں رہتے ہیں اور اسکی وجہ گذر چکی جس سے حضرت عمرؓ سے

يَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَّهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ
عَلِيٌّ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۵۷۷۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَّصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ
وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ لِيْ أَمَا
شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ
عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوْا

اور وہ بجاتی رہی دف پھر آئے حضرت علیؓ اور وہ بجاتی رہی پھر آئے حضرت عثمانؓ اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آئے حضرت عمرؓ ڈال دیا اس نے دف (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۷۷۳۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے پس سنی ہم نے شور و غوغا اور سنی ہم نے آواز لڑکوں کی پس کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس ناگہاں ایک عورت حبشیہ کودتی تھی اور لڑکے گرد اس کے تھے[1] پس فرمایا اے عائشہؓ آ، اور دیکھ تماشا پس آئی میں اور رکھی میں نے کلی اپنی اوپر کندھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شروع کیا میں نے دیکھنا طرف حبشیہ کے درمیان کندھے اور سر آنحضرت کے پس فرمایا آپؐ نے مجھ کو کیا سیر نہیں ہوئی تو پس شروع کیا میں نے کہتی تھی میں نہیں سیر ہوئی میں تاکہ دیکھوں[2] میں منزلت اپنی نزدیک آپؐ کے ناگہاں نمودار ہوئے عمرؓ پس منتفرق ہوئے[3] لوگ دیکھنے والے گرد اس عورت کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں[4] البتہ دیکھتا ہوں طرف شیاطین جن و انس کے کہ تحقیق بھاگ گئے ہیں عمرؓ سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر پھری میں، (ترمذی) اور کہا

زیادہ لوگ ڈرتے تھے ایسی حدیثوں پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمرؓ سے زیادہ ڈرے ان کا یہ ہے کہ شیطان مجھ سے زیادہ ڈرتا ہے اور جو ایسا بھی ہو تو کیا قباحت ہے کوتوال سے جتنا چور ڈرتے ہیں بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے اس سے کوتوال فضیلت بادشاہ پر نہیں رکھتی،

[1] اور لڑکے گرد اس کے تھے، یعنے تماشا دیکھتے تھے، [2] تاکہ دیکھوں میں منزلت اپنی، یعنی نہایت مرتبہ اپنا اور غالب محبت اپنی نزدیک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے یہ کہنا میرا کہ میں نہیں سیر ہوئی اس لئے نہ تھا کہ مجھ کو اس تماشا دیکھنے کی حرص تھی بلکہ مقصود اصلی یہ تھا کہ مجھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کس قدر چاہتے اور میرا آپؐ کے نزدیک کتنا بڑا درجہ ہے، [3] پس منتفرق ہوئے یعنی بسبب ہیبت عمرؓ اور ڈر انکار کرنے انکے کے، [4] تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں الخ گویا یہ کہنا آپ کا باعتبار ہونے اس کے بیچ صورت لہو ولعب کے والا کیونکر دیکھتے اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور کیونکر دکھاتے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر عظیم ہونے خلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے،

مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۷۴: وَعَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلَاثٍ فِيْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۷۵: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

تیسری فصل

۵۷۷۴: حضرت انس اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا عمرؓ نے کہ موافقت کی میں[۱] نے اپنے پروردگار کی تین چیزوں میں ایک یہ کہ کہا میں نے یا رسول اللہ! اگر پکڑیں ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز تو بہتر ہوتا پس اتری یہ آیت واتخذوا[۲] من مقام ابراہیم کو جگہ نماز کی اور دوسری یہ کہ کہا میں نے یا رسول اللہ داخل[۳] ہوتے ہیں آپ کی بیویوں پر نیک و بد اگر حکم کرتے اپنی بیویوں کو کہ پردہ میں رہیں تو بہتر ہوتا پس اتری یہ آیت پردہ[۴] کی اور تیسرے یہ کہ جمع ہوئیں بیویاں نبی صلعم کی بیچ قصہ غیرت[۵] کے پس کہا میں نے اگر طلاق دیں آپ تم کو لے بیویو تو امید ہے کہ پروردگار انکا بدل دیگا انکو بیویاں بہتر تم سے پس اتری یہ آیت اسی طرح اور بیچ ایک روایت ابن عمرؓ کے یوں آیا ہے کہ کہا عمرؓ نے موافقت کی میں نے اپنے رب کی تین چیزوں میں ایک نماز ادا کرنے میں بیچ مقام ابراہیمؑ کے اور دوسرے ساتھ پردہ کرنے حضرت کی بیویوں کو اور تیسرے بیچ قیدیوں بدر کے۔ (بخاری، مسلم)

۵۷۷۵: اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا فضیلت دیئے گئے لوگوں پر عمر بن خطابؓ بسبب چار چیزوں کے ایک تو بسبب فیصلہ کرنے انکے

---

[۱] موافقت کی میں نے، کہا حافظ نے یہاں خاص تین چیزوں کے ذکر کرنے سے زیادت کی نفی نہیں نکلتی ہے کیونکہ بہت مقاموں میں حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ سے موافقت کی چنانچہ مشہور انمیں سے قصہ بدریوں کا اور نماز پڑھنے کا منافقوں پر بدریوں کے قیدیوں کا قصہ تو ابن مسعودؓ کی آیندہ حدیث میں مذکور ہے اور منافقوں پر نماز پڑھنے کا قصہ صحیح مسلم میں موجود ہے اور اکثر جو واقف ہوئے ہیں ہم انمیں سے پندرہ مقام ہیں کہا صاحب یاض[؟] نے تو تو انمیں لفظی ہیں اور چار معنوی اور دو توریت میں ہے، [۲] مقام ابراہیم یعنی صلوٰۃ الطواف کی جگہ اور مقام ابراہیم سے وہ پتھر مراد ہے کہ جس میں نشان ہیں حضرت ابراہیم کے قدموں کے جو وقت بنانے خانہ کعبہ کے اسپر کھڑے ہو کر بناتے تھے اسپر نشان انکے قدموں کے پڑ گئے تھے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ مقام ابراہیم ہے حضرت عمرؓ نے عرض کی کیا یہ ٹھہرائیں ہم اسکو جگہ نماز کی فرمایا حضرتؐ نے مجھکو اس بات کا حکم نہیں ہوا پس نہ غروب ہوا آفتاب یہاں تک کہ اتری یہ آیت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلے اور مراد یہ ہے کہ دو رکعت طواف کی وہاں پڑھو اور امر اس آیت میں استحباب کیواسطے ہے، [۳] داخل ہوتے ہیں، یہ اور مناسب آپکے نشان و عظمت کے نہیں ہے، [۴] آیت پردہ کی یعنی واذا سألتموھن متاعا فسئلوھن من وراء حجاب یعنی اور جب مانگو پیغمبر کی بیویوں سے کچھ چیز تو مانگو انسے پردہ کے پیچھے سے اور یہ حجاب جو آپکے ازواج مطہرات پر واجب تھا سوائے اس کے ہے کہ تمام عورتوں پر واجب ہے یعنی آپکی ازواج مطہرات کیلئے یہ حکم

بِذِكْرِ الْأُسَارَى يَوْمَ بَدْرٍ أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ أَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ وَإِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِي بُيُوتِنَا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَأْيِهِ فِي أَبِي بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۵۷۷۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَاللهِ مَا كُنَّا نَرَى ذٰلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۵۷۷۷: وَعَنْ أَسْلَمَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى

قیدیوں کو روز بدر کے حکم دیا عمرؓ نے انکے قتل کرنیکا پس اتاری اللہ نے یہ آیت اگر نہ ہوتا حکم اللہ کی طرف سے سبقت لے گیا تو البتہ پہنچتا تم کو بسبب اس چیز کے کہ لیا تم نے عذاب بڑا اور بسبب ذکر کرنے کے پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا کی بیویوں کو یہ کہ پردہ کریں پس کہا عمرؓ سے زینب نے تحقیق تو آیا حکم کرتا ہے ہم پر اے بیٹے خطاب کے اور حالانکہ وحی اترتی ہے ہمارے گھروں میں پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور جب مانگو تم حضرتؐ کی بیویوں سے کچھ چیز فائدہ کی پس مانگو تم ان سے پردہ کے پیچھے سے اور بسبب قبولیت دعا نبی صلعم کے انکے حق میں کہ دعا کی خدا وندا قوی کر دین اسلام کو بسبب ایمان لانے عمرؓ کے اور بسبب

۵۷۷۶:۔ اور ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص بہت بلند تھے امت میری میں از روئے مرتبہ کے بہشت میں کہا ابو سعیدؓ نے قسم خدا کی نہ تھے ہم کہ گمان کرتے ہیں اس شخص کو کہ کون ہے مگر عمرؓ بن خطاب یہانتک کہ گذر گئے عمرؓ ساتھ راہ اپنے کے (ابن ماجہ)

۵۷۷۷:۔ اور اسلم سے روایت ہے کہ سوال کیا مجھ سے ابن عمرؓ نے بعض حال انکا یعنی عمرؓ کا پس خبر دی میں نے انکو کہا اسلم نے نہیں دیکھا میں نے کسی کو ہرگز بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس وقت سے کہ وفات پائی حضرتؐ نے کہ ہووے وہ بہت کوشش کرنے والا

تھا کہ بالکل در پردہ رہیں اور لوگوں کے سامنے نہ آئیں اگرچہ کپڑوں میں پوشیدہ اور مستور ہوں یہ حکم خاص ازواج مطہرات کیلئے تھا اور عورتوں کو درست ہے کہ خوب اچھی طرح اپنے تئیں ڈھانک کے نکلیں، ہے یعنی قصہ غیرت کے، شاید غیرت کے قصے سے مراد یہ ہو کہ حضرتؐ نے ایک حرم اپنی موقوف کر دی یا ایک بی بی کے ہاں شہد پینا موقوف کر دیا خاطر بیویوں کے۔ لہ سبقت لے گیا، یعنی پہلے سے لوح محفوظ میں یا علم الٰہی میں ثابت ہے کہ خطاب کرنیوالا اجتہاد میں نہیں عذاب کیا جائیگا یا یہ کہ اہل بدر بخشے ہوئے ہیں لہ لیا تم نے، یعنی فدیہ بدر کی لڑائی میں ستر کافر پکڑے گئے حضرتؐ نے مشورہ پوچھا انکو کیا کریں اکثر مسلمانوں کی مرضی ہوئی کہ فدیہ لیکر چھوڑ دیں اور بعض کی مرضی ہوئی کہ سب کو قتل کریں چنانچہ حضرت عمرؓ اور سعد کی مشورت بھی یہی تھی آخر مال لیکر چھوڑ دیا یہ اسکی طرف اشارہ ہے، ہے بیچ بیعت ابوبکرؓ کے، یعنی وقت خلیفہ ہونیکے، ہے پہلے میں سے، یعنی انہوں نے ابوبکرؓ سے بیعت کی پھر اور دوسروں نے باتباع انکے بیعت کی، ہے وہ شخص بلند ہے اسی لئے آنحضرتؐ نے مبہم فرمایا اور تعیین نہ کی کہ وہ شخص کون ہے اور مقصود یہ تھا کہ تا کوشش اور جد و جہد کریں لوگ طاعات میں تا وہ مرتبہ پاویں اور وہ مرتبہ پایا نہیں جاتا ہے مگر ساتھ نہایت جد و جہد کے اور مواظبت کی طاعات و عبادات پر اور ساتھ متصف ہونے کے ساتھ اخلاق و کمالات کے، لہ یہانتک کہ گزر گئے عمرؓ ساتھ راہ اپنے کے، یعنی وفات پائی، ہے بعض حال انکا، یعنی عمرؓ کا، ہے بعد رسول اللہ کے یعنی آنحضرتؐ کے، ہے بہت کوشش کرنے والا اور نیک تر یعنی اعمال خیر میں،،، ؞ ؞ ؞ ؞

مِنْ عُمُرِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۷۷۸: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور نیک تر عمر اسے یہاں تک کہ نہایت کو پہنچے عمر (بخاری)

۵۷۷۸ - اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ کہا جس وقت کہ زخمی کئے گئے عمر ہوئے عمر کہ درد ظاہر کرتے تھے پس کہا ابن عباس نے اور گویا کہ ابن عباس تسلیت کرتے تھے عمر کو طرف جزع فزع کے اے امیر المومنین اور نہ جزع فزع کرنا چاہیے البتہ تحقیق صحبت رکھی تم نے رسول اللہ سے پس اچھی صحبت رکھی تم نے ان سے پھر جدا ہوئے حضرت تم سے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی تھے پھر صحبت رکھی تم نے ابو بکر سے پس اچھی صحبت رکھی تم نے ان سے پھر جدا ہوئے وہ تم سے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی تھے پھر صحبت رکھی تم نے مسلمانوں سے پس اچھی صحبت رکھی تم نے ان سے اور البتہ اگر جدا ہو گے تم ان سے البتہ جدا ہو گے ان سے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی ہیں کہا عمر نے اب وہ چیز کہ ذکر کی تم نے صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے اور ان کی رضا سے پس سوا اس کے نہیں کہ یہ نعمت ہے اللہ کی طرف سے کہ احسان رکھا ساتھ اس کے مجھ پر اور اب وہ چیز کہ ذکر کی تم نے صحبت کی ابوبکر سے اور ان کی رضا سے پس سوا اس کے نہیں کہ یہ نعمت ہے اللہ کی طرف سے کہ احسان رکھا ساتھ اس کے مجھ پر اور اب جو کچھ دیکھتے ہو تم بے صبری میری سے پس وہ بسبب تیرے یاروں کے قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق ہو میرے لئے بقدر پری زمین کے سونا البتہ بدلہ دوں گا میں اس کو عذاب اللہ کے سے پہلے اس کے کہ دیکھوں میں اس کو (بخاری)

سلہ یہاں تک کہ نہایت کو پہنچے، یعنی آخری عمر تک اور کہا ہے علماء نے کہ یہ محمول ہے اوپر زمانہ خلافت عمر کے تاکہ ابو بکر صدیق اس عموم سے نکل جائیں، سلہ درد ظاہر کرتے تھے یعنی اثر زخم کے دکھنے کا ظاہر کرتے تھے ساتھ کرنے آہ وغیرہ کے اور ابو لولو نے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے زخمی کیا آپ کو مدینہ میں چہار شنبہ کے دن ستائیسویں ذوالحجہ کے سنہ تئیس میں، سلہ کہ ابن عباس یعنی تسلی دیتے تھے ان کو اور روکتے تھے درد ظاہر کرنے سے، سلہ اچھی صحبت رکھی تم نے ان سے یعنی ساتھ رعایت حقوق اور آداب کے۔ سلہ کہ وہ تم سے راضی تھے فرمایا لوکان بعدی نبی لکان عمر سلہ کہ وہ تم سے راضی تھے اس لئے کہ کہا انہوں نے تم کو امیر المومنین، سلہ پھر صحبت رکھی تو نے مسلمانوں سے یعنی اپنی خلافت کے دنوں میں، سلہ پس اچھی صحبت رکھی تم نے یعنی خوب عدل کیا اور بڑی سیاست ہوئی تمہاری، سلہ یہ نعمت ہے یعنی فضل کیا مجھ پر بغیر کسی سبب کے پس نہیں راہ جانتا میں اس کے قریب کو بلکہ شکر اور حمد کرتا ہوں میں اللہ کیلئے، سلہ پس وہ بسبب تیرے یعنی تمہارے درمیان فتنوں کے واقع ہونے سے ڈرتا ہوں اس لئے کہ یہ مانند باب متعلق کے تھے فتنوں ... جیسے حذیفہ کی حدیث الفتن میں گزرا، سلہ قسم اللہ کی، یہ کہا انہوں نے بسبب غلبہ خوف کے کہ واقع ہوا ان کو اس وقت بخوف قصور کے واسطے اللہ کے حقوق میں کذا قال الحافظ فی الفتح استیعاب میں لکھا ہے کہ حضرت عمر جب زخمی ہوئے تو فرماتے تھے اس حال میں کہ سر ان کا عبداللہ کی گود میں تھا سو ظلوم لنفسی غیر انی مسلم اصلی صلوتی کلہا واصوم یعنی میں بڑا ظلم کرنے والا ہوں اپنے نفس پر صرف اتنی بات ہے کہ میں مسلمان ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور روزے رکھتا ہوں۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا !

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۷۹۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ اَعْیٰی فَرَکِبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحَرَاثَةِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمٍ لَهٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰی شَاةٍ مِنْهَا فَاَخَذَهَا فَاَدْرَکَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

بیان ہے بیچ مناقب حضرت ابوبکرؓ کے و عمرؓ کے

پہلی فصل

۵۷۷۹۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے اسوقت کہ ایک شخص ہانکتا تھا ایک گائے کو ناگہاں تھک گیا وہ شخص پس سوار ہوا اسپر پس بولی گائے کہ ہم نہیں پیدا کی گئیں ہیں اسکے لئے سوائے اسکے نہیں کہ پیدا کی گئیں ہیں واسطے کشت وکار زمین کے پس کہا لوگوں نے سبحان اللہ گائے بولتی ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق میں ایمان لاتا ہوں ساتھ اسکے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور نہیں تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ اس جگہ اور کہا ابوہریرہؓ نے اسوقت ایک شخص اپنے ریوڑ میں ناگہاں حملہ کیا بھیڑیئے نے ایک بکری پر ریوڑ میں سے پس پکڑا بھیڑیئے نے بکری کو پس پہنچا بکری پر مالک اس کا اور چھڑا لیا بکری کو بھیڑیئے سے پس کہا اس شخص سے بھیڑیئے نے کہ پس کون نگہبان ہوگا اس بکری کا دن سبع کے اس دن کہ نہیں ہوگا کوئی چرانے والا اسکا سوائے میرے پس کہا لوگوں نے سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ایمان لاتا ہوں میں اس پر اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور نہیں تھے وہ دونوں اس جگہ (بخاری مسلم)

سلہ بیچ مناقب حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے چونکہ واقع ہوا ہے ذکر شیخین کے معاً بیچ بعض حدیثوں کے عقد کیا مؤلف نے ایک باب درمیان ذکر کرتے ان حدیثوں کے اور بلا شبہ ذکر کئے جاتے تھے یہ دونوں صاحب معاً اکثر احوال میں بسبب ہونے دونوں کے وزیر آنحضرتؐ کے اور مقرب وقت بے وقت دربار کا مکے اور مشیر تدابیر امور دین اور دنیا میں اور مصائب اور ہم نشین آپ کے تمام اوقات و احوال میں اس حدیث سے صدیق اکبرؓ اور فاروقؓ کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ آپ نے اپنے ایمان کے ساتھ انکے ایمان کو ملایا بعد اس کے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جس کا حضرت ایمان لائے، سلہ لفظ یوم السبع ساتھ فتح سین کے اور ضمہ ب کے مراد اس سے وہ دن ہے جس میں سب لوگ مر جائیں گے اور درندے رہ جائیں گے گویا بکریوں کے چرانے والے بھیڑیئے ہونگے، سلہ اور نہیں تھے وہ دونوں اس جگہ یہ راوی کا قول ہے یعنی جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تھی تو ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اس مجلس میں موجود نہ تھے اور احتمال ہے کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ہو یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیئے کی کلام کے وقت یہ دونوں شخص موجود نہ تھے مگر انکو اس کا یقین ہے کہ بیل اور بھیڑیئے کو کلام کی طاقت دینا خدا کے نزدیک عجیب نہیں، ؂

۵۷۸۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيْرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُوْلُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيْرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ دَخَلْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۷۸۱: عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى نَحْوَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۵۷۸۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ

۵۷۸۰: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق میں البتہ کھڑا تھا ایک[1] قوم میں پس وہ خیر کی دعا کرتے تھے واسطے عمرؓ کے اس حال میں کہ تحقیق رکھے گئے تھے عمرؓ اپنے تخت[2] پر ناگہاں ایک شخص تھا پیچھے میرے سے تحقیق رکھی کہنی اپنی میرے مونڈھوں پر کہتا ہے وہ شخص رحمت کرے تجھ پر اللہ بلاشبہ میں البتہ امید رکھتا ہوں یہ کہ گردانے تجھ کو اللہ تعالیٰ ساتھ تمہارے دونوں یاروں کے اس لئے کہ میں بہت سنتا تھا رسول اللہ سے فرماتے تھے میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور کیا میں نے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے اور چلا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور داخل ہوا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور نکلا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پس پیچھے[3] پھر کر دیکھا میں نے پس ناگہاں وہ شخص علیؓ بن ابی طالب تھے (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۵۷۸۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشتی البتہ دیکھیں گے اہل علیین کو جیسے کہ دیکھتے ہو تم بہت روشنی ستارہ کو آسمان میں اور بلاشبہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اہل علیین میں سے ہوں گے اور کیا خوب[4] ہے (بغوی) شرح السنہ میں اور روایت کیا مانند اس کی ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے -

۵۷۸۲: اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں سردار

---

[1] کھڑا تھا ایک قوم میں، یعنی حضرت عمرؓ کی وفات کے روز، [2] تخت پر، یعنی نہلانے کے واسطے بعد وفات کے اور حاضر تھی ان پر ایک جماعت، [3] وہ شخص علی مرتضےٰ تھے، اب منہ کالا ہو ان بے ایمانوں کا جو معاذ اللہ حضرت علیؓ اور عمرؓ خلاف بیان کرتے ہیں حضرت عمرؓ نے تو اپنی خلافت تمام اموال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سپرد کر دیئے اور حضرت علیؓ کی حضرت عمرؓ سے اس قدر محبت تھی کہ اپنی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا باوجودیکہ حضرت عمرؓ بوڑھے تھے، [4] اور کیا خوب ہے الخ اس حدیث سے شیخین رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا اور علو درجت ان کی معلوم ہوئی اور ان کے منہ میں خاک پڑے جو ان پر طعن کرتے ہیں، ؛

سَیِّدَا کُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِیٍّ رض۔

۵۷۸۳ :۔ وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۷۸۴ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ یَرْفَعْ اَحَدٌ رَاْسَهٗ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ کَانَا یَتَبَسَّمَانِ اِلَیْهِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۷۸۵ :۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْهِمَا فَقَالَ هٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۷۸۶ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ہیں[1] ادھیڑوں اہل جنت کے پہلوں میں اور پچھلوں میں سوائے نبیوں کے اور پیغمبروں کے (ترمذی) اور روایت کی ابن ماجہ نے علی رض سے۔

۵۷۸۳ :۔ اور حذیفہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں نہیں جانتا کہ کتنی ہے رہنا گا میری درمیان تمہارے پس پیروی کرو ان دو شخصوں کی کہ پیچھے میرے ابو بکر رض اور عمر رض ہیں[2]۔ (ترمذی)

۵۷۸۴ :۔ اور انس رض سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں نہ اٹھاتا کوئی سر اپنا سوائے ابو بکر رض اور عمر رض کے یہ دونوں مسکراتے تھے دیکھ کر طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مسکراتے تھے حضرت دیکھ کر طرف ان کے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے،

۵۷۸۵ :۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابو بکر رض اور عمر رض ایک دونوں میں سے ایک دائیں طرف آنحضرت کے اور دوسرے بائیں طرف ان کے اور آنحضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ دونوں صاحبوں کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اسی طرح اٹھائے جائیں گے ہم روز قیامت کے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۸۶ :۔ اور عبداللہ بن حنطب رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ابو بکر رض اور عمر رض کو پس فرمایا کہ یہ دونوں

---

[1] سردار ہیں ادھیڑوں اہل جنت کے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کے مستحق تھے کیونکہ جب جنت میں سردار ہوں گے تو دنیا کی سرداری میں کیا شک رہا مگر واقع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی جنتیوں کا اس لئے دوزخی ان کی سرداری سے انکار رکھتے ہیں نعوذ باللہ من ذلک، [2] ابو بکر رض اور عمر رض ہیں، اس حدیث سے صراحت ہوئی ان کی خلافت کی اور رد ہوا قول ان متعصبین اہل مذاہب کا جنہوں نے لکھا ہے کہ جب ہے تقلید شافعی رح کی اور جائز نہیں تقلید شیخین کی اور معلوم ہوا کہ اگر کسی مسئلہ شیخین کا ایک قول ہو اور سارے ائمہ کا ایک قول ہو تو ضرور ہے تمسک شیخین رح کے قول سے اور جائز نہیں اعراض اس سے، [3] اسی طرح الخ اس حدیث میں تصریح ہو گئی جس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امید تھی، ﴿

رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا ۔

۵۷۸۷ :۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۵۷۸۸ :۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُوبَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ وَوُزِنَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُوبَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللهُ الْمُلْكَ

بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے ہیں[1] روایت کی ترمذی نے بطریق ارسال کے ۔

۵۷۸۷ :۔ اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی نبی مگر اس کے لئے ہوتے دو وزیر آسمانی کے فرشتوں میں سے اور دو وزیر ہوتے ہیں زمین والوں میں سے پس لیکن دو وزیر میرے آسمان والوں میں سے پس جبرئیلؑ اور میکائیلؑ ہیں اور لیکن دو وزیر میرے زمین والوں میں سے پس ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں[2] ۔ (ترمذی)

۵۷۸۸ :۔ اور ابی بکرہؓ سے روایت ہے یہ کہ ایک شخص نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خواب میں دیکھا میں نے کہ گویا ایک ترازو اتری ہے آسمان سے پس تولے گئے آپ اور ابوبکرؓ پس غالب آئے اور تولے گئے ابوبکرؓ اور عمرؓ پس غالب آئے ابوبکرؓ اور تولے گئے عمرؓ اور عثمانؓ پس غالب آئے عمرؓ پھر اٹھالی گئی ترازو پس غمگین ہوئے[3] رسول اللہ بسبب اس خواب کے یعنی پس غمگین کیا آپ کو اس بات کے سننے نے پس فرمایا آپ نے

---

[1] بمنزلہ الخ اس میں بیان ہے شیخین کی زیادہ حرص کا حق بے سننے اور اس کے دیکھنے پر یعنی یہ دونوں صاحب درمیان مسلمانوں کے مشابہ کان اور آنکھ کے ہیں جسد میں بہ نسبت تمام اعضاء کے شرف اور نفاست میں اور قریب اس معنی کے ہیں یہ کہ بعض نے کہا کہ مثل ان کے دین میں بمنزلہ سمع و بصر کے ہے جسد میں یا یہ بہ نسبت میرے بمنزلہ سمع و بصر کے ہیں کہ سنتا ہوں میں بواسطہ ان کے اور دیکھتا ہوں میں بواسطہ ان کے اور یہ مضمون راجح ہوتا ہے طرف معنے وزارت کے اور وکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص ان کی کا ہے اوپر سننے حق کے اور اتباع اس کے اور مشاہدہ حق کے انفس اور آفاق میں ،

[2] اس حدیث میں ظاہر دلالت ہے کہ یہ دونوں صاحب فضل ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے حالانکہ سب صحابہؓ افضل ہیں ساری امت سے ،،،

[3] پس غمگین ہوئے الخ یعنے بسبب اس کے کہ معلوم کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بعد خلافت حضرت عمرؓ کے ظہور فتنوں کا ہوگا ، ٭ ٭ ٭

مَنْ يَّشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۸۹: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۷۹۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ۔

کہ یہ خلافت نبوت[۱] ہے پھر دے گا اللہ تعالیٰ ملک جس کو چاہے گا (ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۷۸۹: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آوے گا تم پر ایک شخص اہل جنت سے پس آئے ابوبکرؓ پھر فرمایا آئے گا تم پر ایک شخص اہل جنت سے پس آئے عمرؓ[۲] (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۹۰: اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا اس وقت کہ سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میری گود میں تھا بیچ چاندنی رات کے ناگہاں کہا میں نے یا رسول اللہ! کیا ہوں گی کسی کے لئے نیکیاں موافق گنتی ستاروں آسمان کے کہا ہاں وہ عمرؓ ہے کہا میں نے پس کیا حال ہے ابوبکرؓ کی نیکیوں کا فرمایا آپؐ نے نہیں تمام نیکیاں عمرؓ کی مگر مانند[۳] ایک نیکی کے حضرت ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے (رزین)

---

[۱] خلافت نبوت ہے، یعنی ان دونوں صاحبوں کی خلافت نبوت ہے کہ اس میں اصلاً آمیزش بادشاہت اور ضلالت نہ ہوگا تعبیر دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُٹھ جانے ترازو کے یہ کہ زمانہ خلافت کا خالص اور منتہی ہوگا ابوبکرؓ اور عمرؓ پر کہ انفاق ہوگا اس پر بعد اس کے کچھ خلاف اور بے انتظامی راہ پائے گی اور بعد از خلافت چاروں کے بادشاہت ہوگی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے، [۲] آئے عمرؓ اس حدیث میں بشارت ہے شیخین کے جنتی ہونے کی، [۳] مگر مانند الخ یعنی حضرت ابوبکرؓ کی نیکیاں حضرت عمرؓ کی نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں''۔

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رض

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۹۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

بیان ہے بیچ مناقب عثمان رضی اللہ عنہ کے

پہلی فصل

۵۷۹۱: حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے یہ کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے اپنے گھر میں کھولی ہوئی رانیں اپنی یا پنڈلیاں[1] اپنی پس اذن چاہا ابوبکرؓ نے پس اذن دیا آپؐ نے انکو حالانکہ وہ اسی حال میں تھے پس باتیں کیں ابوبکرؓ نے پھر اذن چاہا آپکا عمرؓ نے پس اذن دیا آپنے عمرؓ کو اور آپؐ اسی حال میں تھے پس باتیں کیں عمرؓ نے پھر اذن چاہا عثمانؓ نے پس اٹھ بیٹھے رسول اللہؐ اور درست کئے کپڑے اپنے پس جبکہ نکلے کہا عائشہؓ نے کہ داخل ہوئے ابوبکرؓ پس نہ جنبش کی آپنے واسطے انکے اور نہ پرواہ کی آپؐ نے انکی پھر داخل ہوئے عمرؓ پس نہ حرکت کی آپؐ نے انکے لئے اور نہ پرواہ کی آپنے انکی پھر داخل ہوئے عثمانؓ پس اٹھ بیٹھے آپ اور درست کئے کپڑے اپنے پس فرمایا آپنے کیا حیا نہ کروں میں اس شخص سے کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے[2] اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آپنے تحقیق عثمانؓ ایک مرد بہت شرمناک ہے اور تحقیق میں ڈرا کہ اگر اذن دوں میں عثمانؓ کو آپنے اس حال پر یہ کہ نہ پہنچے[3] طرف میرے بیچ حاجت اپنی کے (مسلم)

---

[1] رانیں اپنی پنڈلیاں اپنی اس حدیث سے استدلال کیا ہے علماء نے کہ ستر نہیں اسکا کھولنا جائز ہے اور بخاری نے بھی اس حدیث سے یہی سمجھا اور کہا کہ عائشہؓ کی حدیث کا اسناد صحیح ہے اور جرہد کی حدیث میں زیادہ احتیاط ہے، اور نووی ؒ نے تو کہا کہ اس حدیث سے رانوں کے ستر نہ ہونے پر استدلال نہیں ہو سکتا کیونکہ راوی کو شک ہے کہ عضو کھلے ہوئے رانیں تھیں یا پنڈلیاں کہا صحیح یہ ہے کہ ران عورت ہے، [2] حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے" الخ تو آپ نے حضرت عثمانؓ سے شرم کی کس لئے کہ عثمانؓ سے شرم کی کہ عثمانؓ مشہور تھے ساتھ کثرت حیا کے اس لئے آپ نے بھی ان سے ویسا ہی برتاؤ کیا مصابیح میں انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت میں بیچ شرم کرنیوالے عثمانؓ ہیں اور ابن سے مرفوعاً مروی ہے کہ سب سے زیادہ شرم کرنیوالے اور سب سے زیادہ عزت والے حضرت عثمانؓ ہیں، [3] نہ پہنچے طرف میرے بیچ حاجت اپنی کے یعنی عثمانؓ حیا کے سبب اتنا بدن بھی نہیں کھولتا ہے مبادا میرا کھلا بدن دیکھ کر اپنا مطلب حیا سے نہ کہہ سکے اس حدیث سے حضرت عثمانؓ کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اس لئے کہ جتنی شرم زیادہ اتنا ہی ایمان زیادہ،

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۷۹۲ ۔ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَّرَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَھُوَ مُنْقَطِعٌ ۔

۵۷۹۳ ۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ شَھِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَحُثُّ عَلٰی جَیْشِ الْعُسْرَۃِ فَقَامَ عُثْمَانُ رض فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیَّ مِائَۃُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ مِائَتَا بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۔

۵۷۹۴ ۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

دوسری فصل

۵۷۹۲ ۔ طلحہ بن عبید اللہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر نبی کے رفیق ہے اور رفیق میرا[1] بیچ بہشت میں عثمان رض ہے (ترمذی) اور روایت کی ابن ماجہ نے ابوہریرہ رض سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ہے اسناد اسکی قوی اور منقطع ہے۔

۵۷۹۳ ۔ اور عبد الرحمٰن بن خباب رض سے روایت ہے کہ حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں کہ وہ رغبت[2] دلاتے تھے اوپر تیاری کرنے کے لشکر تبوک پر پس کھڑے ہوئے عثمان رض پس کہا یا رسول اللہ میرے ذمہ ہیں سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں کے بیچ راہ خدا کے پھر رغبت دلائی آپ نے اوپر سامان درست کرنے لشکر کے پس کھڑے ہوئے عثمان رض اور کہا میرے ذمہ ہیں دو سو اونٹ مع جھولوں کے اور کجاوں کے بیچ راہ خدا کے پھر رغبت دلائی حضرت نے اوپر سامان درست کرنے لشکر کے پس کھڑے ہوئے عثمان رض اور کہا میرے ذمہ ہیں تین سو اونٹ مع جھولوں اور کجاوں کے بیچ راہ خدا کے پس میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اترتے تھے منبر سے اس حال میں کہ کہتے تھے نہیں ضرر کرے گی عثمان رض کو وہ چیز کہ کرے بعد اس نیکی کے کرے نہیں مضر عثمان رض کو وہ چیز کرے بعد اس کے (ترمذی)

۵۷۹۴ ۔ اور عبد الرحمٰن بن سمرہ رض سے روایت ہے کہ لائے عثمان رض نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہزار دینا اپنی آستین میں ایک وقت کہ سامان تیار کیا حضرت عثمان رض نے تبوک کا پس بکھیرے ہزار دینار حضرت کی گود میں پس دیکھا میں نے نبی صلی اللہ

[1] اور رفیق الخ اس تخصیص سے فقط رفع منزلت ان کی مراد ہے ورنہ سب ہی آنحضرت کے وہاں رفیق ہیں، [2] رغبت دلاتے تھے جیش العسرہ پر یعنی غزوۂ تبوک پر تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک میں مدینہ سے سولہ دن کی راہ پر آپ نے وہاں کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار یا زیادہ لشکر جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب تنگ حضرت نے اس لشکر کے سامان کرنے والے سے بہشت کا وعدہ کیا چنانچہ بخاری میں ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص تنگی کے لشکر کا سامان درست کرے گا اس کے لئے بہشت ہے حضرت عثمان رض نے آدھے لشکر کا سامان درست کر دیا یعنی سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیاں راہ خدا میں حاضر کیں آپ بہت خوش ہوئے اشرفیوں کو اپنے دامن میں اچھالتے تھے اور فرماتے تھے عثمان رض کو اب کوئی گناہ ضرر نہ کر سکے گا تو اس حدیث اور آئندہ حدیث میں یہی مذکور ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حَجْرِهٖ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حَجْرِهٖ وَيَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۵۷۹۵:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۹۶:۔ وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ

علیہ وسلم کو کہ الٹ پلٹ کرتے تھے انکو اپنی گود میں اور فرماتے تھے نہیں ضرر کریگے عثمانؓ کو وہ گناہ کریں بعد عمل آج کے دن[1] کے دو بار فرمایا یہ کلمہ (احمد)

۵۷۹۵:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہا جبکہ حکم فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ساتھ بیعت الرضوان[2] کے تھے عثمانؓ ایلچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف اہل مکہ کے پس بیعت لی آپ نے لوگوں سے (پس بیعت کی صحابہؓ نے آپ سے) پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عثمانؓ بیچ کلام اللہ اور اس کے رسول کے ہے پس مارا آپؐ نے ایک ہاتھ اپنا اوپر ہاتھ دوسرے اپنے کے پس تھا ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا واسطے عثمانؓ کے بہتر ہاتھوں اور صحابہ کے سے واسطے اپنے (ترمذی)

۵۷۹۶:۔ اور ثمامہ بن حزنؓ سے روایت ہے قشیری سے کہ حاضر ہوا میں یوم دار[3] کو اس وقت کہ اوپر سے جھانکا عثمانؓ نے اس قوم پر پس کہا عثمانؓ نے کہ سوال کرتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے کہ کیا جانتے ہو تم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

---

[1] نہیں ضرر کرے گا عثمانؓ کو وہ گناہ کہ کریں بعد عمل آج کے دن یعنے عثمانؓ نے یہ ایسے نیک کام کئے کہ وہ کام اللہ تعالے کے نزدیک ایسے مقبول ہوئے کہ حضرت عثمانؓ سے کوئی آیندہ کو گناہ بھی ہو جائے تو اس گناہ سے ضرر نہ ہوگا ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر گناہ حضرت عثمانؓ پر طعن نہیں درست اس واسطے کہ اگر گناہ ہوا ہوگا تو معاف بھی ہوا ہوگا پھر اس پر طعن کرنا ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص بیمار ہو کر اچھا ہو گیا پھر کوئی احمق اس کو بیمار کہے ، [2] ساتھ بیعت الرضوان کے چھٹے سال ہجری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں پہنچ کر مکہ میں حضرت عثمانؓ کو بھیجا یہاں خبر جھوٹی اڑی کہ ان کو مار ڈالا آپؐ نے فرمایا اب انہوں نے پہل کی اور یہ بھی کہ اسی آدمی مکہ کے لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دوکیلے کو ماریں وہ سب چلتے پکڑ لئے اس پر آپؐ نے ارادہ کیا لڑنے کا تو ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے اور کہا مجھ سے قول کرو کہ مرنے تک کوتاہی نہ کرو سب نے قول دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے آپؐ نے خود قول دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت نکلی حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کی ، [3] حاضر ہوا میں یوم الدار کو یہ وہ دن ہے کہ جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مقتول ہوئے اور منافقوں اور باغیوں نے ان کو گھیرا اور ایک مدت تک محاصرہ رہا اور ہر روز آپ اس کی چھت پر چڑھتے اور اپنی حقیقت بیان فرماتے ، ۔۔

وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ اسْكُنْ

مدینہ میں اور نہیں تھا مدینہ میں کوئی پانی شیریں سوائے پانی کنوئیں رومہ کے پس فرمایا آنحضرت نے کون شخص ہے کہ خریدے کوئیں رومہ کو اور کر دے ڈول اپنا ساتھ ڈولوں مسلمانوں کے بدلے نیکی کے کہ اس کے لئے ہو اس کنوئیں سے بہشت میں پس خریدا میں نے اسکو خالص اپنے مال سے اور تم آج دن منع کرتے ہو مجھ کو اس کے پانی پینے سے یہاں تک کہ پیتا ہوں میں دریا کے پانی سے کہا لوگوں نے خداوندا ہاں پھر کہا عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تنگ ہوئی مسجد نمازیوں پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے کہ خریدے جگہ اولاد فلانے کی پس زیادہ کرے اس جگہ کو مسجد میں بدلے ثواب کے کہ اسکے لئے ہو خرید نے اسکے سے جنت میں پس خریدا میں نے اس کو خالصؓ مال اپنے سے پس تم آج کے دن منع کرتے ہو مجھ کو اس سے کہ پڑھوں میں دو رکعت نماز اس جگہ میں پس کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں کہا عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق میں نے سامان درست کیا لشکر تبوکؒ کا اپنے مال سے کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں کہا عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے آیا جانتے ہو تم یہ کہ رسولؐ اللہ کھڑے تھے اوپر ثبیر مکہ کے اور ساتھ آنحضرت کے ابو بکرؓ اور عمرؓ اور میں بھی کھڑے تھے پس ہلا پہاڑ یہاں تک کہ گرنے لگے بعض پتھر اس کی پستی زمین میں پس ماری آنحضرتؐ نے اس کو لات اپنی فرمایا ٹھہر اے ثبیر اس لئے کہ نہیں ہے تجھ پر مگر نبیؐ اور صدیقؓ اور دو شہیدؓ کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں کہا عثمانؓ نے اللہ اکبر گواہی دی انہوں نے

سلہ کون شخص ہے آنحضرت جب مکہ سے مدینہ آئے تو وہاں سوائے ایک کنوئیں کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کنواں بگڑ گیا حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی اس کنوئیں کو صاف کرا دے اس کو بہشت ملے گی حضرت عثمانؓ نے اپنا مال لگا کر اس کو صاف کرایا جب تیار ہوا تو کافروں نے مسلمانوں کو پانی بھرنے سے روکا تب آنحضرت نے اس کے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمانؓ نے ۳۵ ہزار درہم کو مول لیا اور خدا کی راہ میں اس کو وقف کر دیا۔ سلہ پس خریدا میں نے اس کو حضرت عثمان نے وہ مکان بیس یا پچیس ہزار درہم کو مول لیا۔ سلہ میں نے سامان درست کیا لشکر تبوک کا یہ ایک مقام تھا شام کے ملک میں مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرت نے وہاں کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا اور تکلیف بہت تھی تب حضرتؐ نے اس لشکر کے سامان درست کرنے والے کو جنت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمانؓ نے آدھے لشکر کا سامان کر دیا چھ سو اونٹ اور ایک ہزار دینار دو ہزار اشرفیاں راہ خدا میں حاضر کیں جیسے عنقریب بیان گذرا۔

ثَبِيْرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ۔

٥٧٩٧: وَعَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

٥٧٩٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَإِنْ أَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

٥٧٩٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً

قسم ہے رب کعبہ کی کہ میں شہید ہوں تین بار کہا یہ کلمہ، (ترمذی، نسائی، دارمی)

۵۷۹۷: اور مرہ بن کعبؓ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ ذکر کیا آپؐ نے فتنوں کا پس نزدیک بتلایا وقوع کپڑا اوڑھے ہوئے سر پر پس فرمایا آپؐ نے یہ شخص اس روز راہ راست پر ہوگا مرہ بن کعب کہتے ہیں پس اٹھا میں طرف اس شخص کے پس ناگہاں وہ شخص عثمانؓ بن عفان تھے کہا مرہ نے پس دکھایا میں نے آنحضرتؐ کو منہ عثمانؓ کا پس کہا میں نے یہ شخص فرمایا آپؐ نے ہاں[1] (ترمذی، ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۹۸: اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمانؓ تحقیق شان یہ ہے کہ شاید خدا تعالیٰ پہنائے تجھ کو ایک[2] کرتہ پس اگر چاہیں لوگ اتارنا ڈالنے کرتہ کے پس نہ اتارنا[3] تو اس کو واسطے ان کے (ترمذی، ابن ماجہ۔ اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث میں قصہ دراز ہے[4]

۵۷۹۹: اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا فرمایا کہ مارا جائے گا یہ اس فتنہ میں بظلم کہا یہ حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے[5]، (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

---

[1] فرمایا ہاں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے حضرت عثمانؓ پر فتنہ کیا وہ گمراہ تھے اور آپ ہدایت پر اور حق آپ کی طرف تھا اور وہ ناحق پر اور اگلی حدیث میں اس کی صراحت ہے، [2] ایک کرتہ یعنے خلافت کا، [3] نہ اتارنا، یعنی اگر قصد کریں لوگ تیرے معزول کرنے کا تو نہ معزول کرنا اپنے نفس کو خلافت سے واسطے ان کے بسبب ہونے تیرے حق پر اور ہونے ان کے باطل پر اور اسی حدیث کے سبب سے معزول نہ کیا حضرت عثمانؓ نے اپنے نفس کو جس وقت کہ محاصرہ کیا لوگوں نے روز ڈالے ہر چند کہ لوگ مصر ہوئے، [4] قصہ دراز ہے اور وہ قصہ آنے مصریوں کا ہے ساتھ استغاثہ کے مصر کے عامل کے ہاتھ سے عثمانؓ کے پاس اور بھیجنا محمد بن ابوبکر کا ولایت مصر کو اور پھرنا انکا درمیان راہ سے بسبب مکر مروان کے اور محصور کرنا اور قتل عثمانؓ کا اور یہ قصہ نہایت سیر کی کتابوں میں لکھا ہے اور یہ اول فتنہ ہے درمیان اسلام میں واقع ہوا۔ ہذا اول فار دورہ کسرت فی الاسلام فانا للہ وانا الیہ راجعون، [5] یعنے اور اشارہ کیا طرف ان کی، *

فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا۔

۵۸۰۰ : وَعَنْ أَبِيْ سَهْلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۰۱ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ
فَرَأَى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ
أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ
أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ
أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ

از روئے سند کے۔

۵۷۸۰۰ ۔ اور ابی سہلہ عثمانؓ کے مولیٰ سے روایت ہے کہا واسطے میرے عثمانؓ نے روز دار[1] تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کی تھی مجھ کو وصیت[2] اور میں تحمل کرنے والا ہوں اس عہد پر (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تیسری فصل

۵۷۸۰۱ ۔ حضرت عثمانؓ بن عبداللہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ آیا شخص اہل مصر سے اس حال میں کہ ارادہ رکھتا تھا حج کعبہ کا پس دیکھا
ایک جماعت کو بیٹھی ہوئی پس کہا اس نے یہ قریش ہیں کہا اس شخص نے پس کون ہے شیخ ان میں کہا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ کہا اس شخص نے اے ابن عمرؓ
تحقیق میں پوچھتا ہوں تجھ سے کچھ پس جواب دو مجھ کو آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ بھاگ گئے تھے روز احد کے کہا ابن عمرؓ نے ہاں بھاگے کہا اس شخص
نے آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ غائب تھے غزوۂ بدر سے اور وہاں حاضر نہ ہوئے کہا ابن عمرؓ نے ہاں کہا اس نے آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ غائب
تھے بیعت الرضوان سے اور نہ حاضر ہوئے وہاں کہا ابن عمرؓ نے ہاں تو کہا اس نے اللہ اکبر کہا ابن عمرؓ نے کہ آ بیان کروں میں تجھ سے حقیقت حال کی لیکن
بھاگنا عثمانؓ کا روز احد کے پس گواہی دیتی ہوں میں یہ کہ معاف کیا خدا تعالیٰ نے ان کو[3] اور لیکن غائب ہونا عثمانؓ کا بدر سے بسبب اس کے تھا کہ

---

[1] روز دار کے یعنی روز قتل انکے کا تھا، [2] مجھ کو وصیت، یہ وصیت وہی وصیت ہے جو پہلی حدیث میں گزری کہ اگر تم کو خلیفہ بنا دے اللہ تم کسی دن اور
منافق تمہارا اتارنا چاہیں تو خلافت کے کرتے کو انکے لئے مت اتارنا اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنی مرض موت میں
کہ میرے پاس ہوتے بعض اصحاب میرے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ کیا بلا دیں آپ کے لئے ابوبکرؓ آپ چپ ہو رہے پھر عرض کی عمرؓ کو آپ چپ ہو رہے پھر
عرض کی عثمانؓ کو فرمایا ہاں پھر عثمانؓ آئے اور حضرتؐ نے ان سے اکیلے میں باتیں کیں اور آپ باتیں کرتے تھے اور چہرہ حضرت عثمانؓ کا متغیر ہوتا جاتا تھا
قیسؓ نے کہا مجھ سے مجھ سے روایت کی ابو سہلہ نے جو مولیٰ ہیں عثمانؓ کے عثمانؓ نے کہا مجھ کو دن دار کے پھر یہی حدیث بیان کی، [3] معاف کیا ان سے
اشارہ کیا ابن عمرؓ نے آل عمران کی اس آیت کی طرف ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعٰن انما استزلہم الشیطٰن ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنہم یعنی
جو لوگ تم میں سے ہٹ گئے جس دن بھڑیں دو فوجیں سو انکو ڈگا دیا شیطان نے انکے گناہوں کی شامت سے اور ان کو بخش چکا اللہ اس سے معلوم

تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۰۲۔ وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ مَوْلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلٰى عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا أَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا إِنَّ رَسُوْلَ

تھیں اسکے نکاح میں رقیہ بیٹی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور تھیں وہ بیمار پس فرمایا عثمان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیرے لئے ثواب ایک شخص کا[۱] ہے ان لوگوں میں سے کہ حاضر ہوئے بدر میں اور حصہ اس کا ہے اور رہا پر غائب ہونا عثمان[رض] کا بیعت الرضوان سے اس سبب سے تھا کہ اگر ہوتا کوئی بہت عزت[۲] والا اندر مکہ کے عثمان[رض] سے تو البتہ بھیجتے حضرت اس کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے[۳] عثمان[رض] کو اور تھی بیعت الرضوان حدیبیہ میں بیچھے[۴] جانے عثمان[رض] کے مکہ کو پس اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دائیں ہاتھ اپنے کے اس حال میں کہ کہا یہ ہاتھ میرا نائب ہے عثمان[رض] کے ہاتھ کا پس مارا دایاں ہاتھ اپنا اوپر بائیں ہاتھ اپنے کے اور کہا یہ ہاتھ واسطے عثمان[رض] کے ہے پھر کہا ابن عمر[رض] نے کہ لے جا ان سوالوں کے جواب اب ساتھ اپنے (بخاری)

۵۸۰۲ ۔ اور ابو سہلہ مولیٰ عثمان[رض] کے سے روایت ہے کہ کہا شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سرگوشی کرتے[۵] تھے عثمان[رض] سے رنگ عثمان[رض] کا متغیر ہوتا تھا پس جب کہ ہوا واقعہ دن دار کا کہا ہم نے کیا نہ لڑیں ہم اس سے کہا عثمان[رض] نے نہ لڑو اس لئے کہ تحقیق رسول اللہ نے

ہو کہ احد کی لڑائی میں جو لوگ ہٹ گئے تھے ان پر گناہ نہیں رہا یہ تیرا طعن بے جا ہے اور باقی دو طعنوں کا بے جا ہونا خود حدیث میں مذکور ہے ۱۲۔

[۱] تیرے لئے ثواب ایک شخص کا ہے الخ یعنی تو حکم حاضرین بدر کا رکھتا ہے دنیا اور آخرت میں پس غائب ہونا ان کا بدر سے نہیں ہے نقصان ان کے حق میں ہرگز اور تھا غائب ہونا ان کا مانند غائب ہونے حضرت علی رضی کے تبوک سے کہ ان کو خبر گیری اہل بیت کے لئے چھوڑے گئے تھے لیکن یہ نہیں معلوم کہ آنحضرت نے ان کے لئے بھی حصہ غنیمت میں لگایا یا نہیں واللہ اعلم، [۲] بہت عزت والا، یعنی کنبہ کی جہت سے باقی صحابہ میں سے، [۳] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان[رض] کو، یعنی طرف مکہ کے تاکہ مشرکوں سے آپ کی طرف سے گفتگو کریں اور ان کو آپ کے تعرض کرنے سے باز رکھیں پس استقبال کیا ان کا اہل مکہ اور گروہ نے اور آگے اپنے سے چلے سوار کرکے اور اپنی پناہ میں کیا ان کو کہ کوئی تعرض نہ کرے ان سے اور کہا انہوں نے کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا واسطے عمرے اپنے کے پس کہا حضرت عثمان[رض] نے حاشا کہ میں طواف کروں آنحضرت کی غیر حاضری میں، [۴] پیچھے جانے عثمان[رض] کے مکہ کو جبکہ جھوٹی خبر اڑی کہ مشرکوں نے عثمان[رض] کو مار ڈالا، [۵] سرگوشی کرتے تھے الخ یعنی فرمایا کہ تجھ پر بلوائے ہوگا، ۱۲۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَہِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْہِ۔

۵۸۰۳: وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْھَا وَاَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَہٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَۃً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَۃً فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِہٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِہٖ وَھُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِکَ رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ۔

وصیت کی ہے میری طرف ایک امر کی پس میں رو کنے والا ہوں اپنے نفس کو اس امر پر۔

۵۸۰۳:۔ ابی حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ داخل ہوئی عثمانؓ کے گھر میں اس حال میں کہ عثمانؓ گھیرے گئے تھے گھر میں اور تحقیق ابو حبیبہؓ نے سنا ابو ہریرہؓ کو کہ پروانگی مانگتے ہیں عثمانؓ سے کلام کرنے میں پس اذن دیا عثمانؓ نے پس کھڑے ہوئے ابو ہریرہؓ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اس پر پھر کہا ابو ہریرہؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے بلائیں اور بہت اختلاف یا فرمایا آپ نے پہلے لفظ اختلاف کا پھر فتنہ کا پس کہا آپ سے کہنے والے نے لوگوں میں سے پس کون ہے ہمارے لئے یا رسول اللہ! یا کہا اس نے پس کیا حکم کرتے ہو ہم کو فرمایا آپ نے کہ لازم ہے تم کو مطابعت امیر کی اور اس کے یاروں کی اور وہ اشارہ کرتے تھے طرف عثمانؓ کی ساتھ اس کے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوہ میں۔

۱؎ کام کرتے ہیں، یعنی ان کی خدمت میں یا گھیرنے والوں میں سے جو حاضر تھے ان سے کلام کرنے کے لئے اذن چاہا، ۲؎ حمد کی یعنی جیسے خطبہ سے پہلے دستور ہے، ۳؎ پس کون ہے ہمارے لئے یا رسول اللہ! یعنی کس کی مطابعت کریں کہ اس کی مطابعت میں فائدہ ہو ہمارے لئے نہ نقصان، ۴؎ اور وہ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، ۵؎ ساتھ اس کے، یعنی لفظ امیر کے کہتے ہیں اشارہ کیا عثمانؓ کی طرف کہ وہ حاضر تھے اس مجلس میں ✽ ✽ ✽

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ!

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۰۴:۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۰۵:۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَآئِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ فَاِذَا عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ

بیان ہے بیچ مناقب ان تینوں کے راضی ہوا اللہ ان سے

پہلی فصل

۵۸۰۴:۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چڑھے کوہ احد پر اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ بھی پس ہلا اور پس مارا آپؐ نے پہاڑ کو ساتھ اپنے پاؤں کے اور فرمایا ٹھہر تو اے احد پس نہیں ہے تجھ پر مگر نبیؐ اور صدیقؓ اور شہید (بخاری)

۵۸۰۵:۔ اور ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ تھا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغ میں مدینہ کے باغوں سے پس آیا ایک شخص پس کھلوایا اسنے دروازہ پس فرمایا نبی صلعم نے کھول دے اسکے لئے دروازہ اور بشارت دے اسکو جنت کی پس کھولا میں نے اسکے لئے دروازہ پس ناگہاں وہ شخص ابوبکرؓ تھے پس بشارت دی میں نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی رسول اللہ نے پس شکر کیا اللہ کا ابوبکرؓ نے پھر آیا ایک اور آدمی دروازہ کھلوایا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھول دے اسکے لئے دروازہ اور بشارت دے اسکو جنت کی پس کھول دیا میں نے اسکے لئے پس ناگہاں وہ شخص عمرؓ تھے پس خبر دی میں نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شکر کیا عمرؓ نے اللہ کا پھر کھلوایا دروازہ ایک اور شخص نے فرمایا آپ نے مجھ کو کہ کھول دے دروازہ اس کے لئے اور بشارت دے اسکو جنت کی ساتھ بلاء عظیم کے کہ پہنچے گی اس کو پس ناگہاں وہ عثمانؓ تھے پھر خبر دی میں نے ان کو

سلہ مناقب ان تینوں کے یعنی بعض حدیثوں میں ان حضرات ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے منقبت کا واقعہ ہوئی ہے اس باب میں وہ حدیثیں مذکور ہیں، سلہ ٹھہر تو اے احد چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہے کہ جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ شہید ہوئے جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوں نے اس کو مشرف کیا، سلہ ایک باغ میں، یہ وہ باغ تھا کہ جس میں بیر اریس تھا، سلہ ایک شخص یعنی ہم نے نہیں پہچانا اسکو کہ کون ہے، سلہ پس شکر کیا یعنی اس نعمت بشارت پر، سلہ جنت کے یعنی عالیہ کے، سلہ ساتھ بلاء عظیم کے، اس حدیث میں ایک معجزہ ہے کہ جیسے آپ نے پیشتر سے خبر دی ویسا ہی ہوا حضرت عثمانؓ پر بلوہ ہوا آخر انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے اور یہ مختصر ہے حدیث طویل سے جس کا ابتدا یہ ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے وضو

اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۸۰۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۰۷: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا نَوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شکر کیا عثمان نے خدا کا پھر کہا اللہ سے طلب مدد کی جاتی ہے (بخاری مسلم)

دوسری فصل

۵۸۰۶: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہتے تھے ہم اس حال میں کہ رسول اللہ زندہ تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان راضی ہوا اللہ ان سے (ترمذی)

تیسری فصل

۵۸۰۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھلایا گیا میں خواب میں آج کی رات ایک مرد صالح گویا کہ ابوبکرؓ لٹکائے گئے ہیں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لٹکائے گئے عمرؓ ساتھ ابوبکرؓ کے اور لٹکائے گئے عثمانؓ ساتھ عمرؓ کے کہا جابرؓ نے پس جب اٹھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کہا ہم نے لیکن مرد صالح کہ آنحضرتؐ نے فرمایا رسول خدا خود ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور لیکن اتصال بعض ان کے ساتھ بعض کے معنے اس کے یہ ہیں کہ یہ والی اس کام کے ہیں کہ بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس کام کے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ (ابوداؤد)

کیا اپنے گھر میں پھر نکلے اور کہنے لگے میں ملازمت کروں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آج کے دن اور ساتھ رہوں گا آپؐ کے وہ مسجد میں آئے اور پوچھا آپ کہاں ہیں لوگوں نے کہا اس طرف تشریف لے گئے ابوموسیٰ پوچھتے ہوئے بیراریس پر پہنچے ابوموسیٰ نے کہا میں دروازے پر بیٹھ گیا یہاں تک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب آپؐ کے پاس گیا آپ کنوئیں کے کنڈھے پر بیٹھے پنڈلیاں کنوئیں میں لٹکائے ہوئے کہ میں نے سلام کیا اور لوٹا اور دروازے پر بیٹھا میں نے کہا میں رسول اللہ کا بواب بنوں گا آخر حدیث تک۔ سلہ یہ والی اس کام کے ہیں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ اور ذوالنورینؓ نبوت کے کام سربراہ کار اور منصرم تھے۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ !

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۰۸ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۸۰۹ :۔ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ اَنْ لَّا يُحِبَّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضَنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۵۸۱۰ :۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهٗ

بیان ہے بیچ مناقب علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ)

فصل اول

۵۸۰۸ : حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی رضی اللہ عنہ کے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ علیہ السلام سے مگر فرق یہی ہے کہ نہیں کوئی نبی بعد میرے[1]، (بخاری، مسلم)

۵۸۰۹ :۔ اور زر بن حبیش سے روایت ہے کہ کہا علی رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اس خدا کی کہ پھاڑا دانہ کو اور پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ حکم کیا نبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف میری یہ کہ دوست نہیں رکھے گا مجھ کو مگر مومن اور دشمن نہیں رکھے گا مجھ کو مگر منافق[2]، (مسلم)

۵۸۱۰ :۔ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کے[3] دونگا میں یہ نشان[4] کل کو ایک شخص کو کہ

---

[1] نہیں ہے نبی بعد میرے، ہجری نویں سال جب آپ جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضیٰ کو مدینہ میں خلیفہ کیا منافقوں نے کہا کہ پیغمبر پر حضرت مرتضیٰ بھار دہیں اسواسطے انکو ساتھ نہ لیا علی مرتضیٰ کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہو کر آنحضرت کو جا ملے اور یہ منافقوں کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجھ کو عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ کرتے ہیں تب آنحضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس میں کچھ رتبہ نہیں جاتا دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب طور پر گئے تھے تو اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسیٰ کے نزدیک تھی ویسے تمہاری عزت میرے نزدیک ہے ہاں اتنی بات البتہ ہارون میں زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہیں اسواسطے کہ خاتم النبیین میں ہوں میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہیں اس حدیث سے بڑی فضیلت علی مرتضیٰ کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہیں کہ اس حدیث سے علی کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرت کے بعد علی کے سوا کوئی خلافت کے لائق نہیں سراسر بے جوڑ بات ہے اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی، [2] مگر منافق الخ علی کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور انکا بغض نفاق کی علامت [3] دن غزوہ خیبر کے، خیبر آٹھ منزل ہے مدینے سے جانب شام کے اور یہ غزوہ سنہ سات میں تھا، [4] یہ نشان کہ علامت سرداری کی، ❊

اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيْهِ فَوَاللهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۸۱۱: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ

فتح کریگا اللہ تعالیٰ قلعہ خیبر کو اس کے ہاتھوں پر دوست رکھے گا وہ شخص خدا اور رسول اللہ کو اور دوست رکھے گا اسکو خدا اور رسول اللہ پس جب صبح کی لوگوں نے آئے صبح کو پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ سب صحابہ امیدرکھتے تھے کہ دیا جائے نشان انکو پس فرمایا آپ نے کہاں ہیں علی بن ابی طالبؓ[1] پس کہا صحابہؓ نے کہ وہ یا رسول اللہ! شکایت رکھتے ہیں اپنی آنکھوں کی فرمایا آپ نے پس بھیجو کسی کو طرف ان کے پس لائے گئے علیؓ پس آپ نے دہن ڈالا رسول اللہ نے انکی آنکھوں میں پس تندرست ہوئے علی یہانتک کہ گویا نہ تھا انکے کچھ درد پس دیا ان کو نشان[2] پس کہا علیؓ نے کہ یا رسول اللہ! لڑوں میں ان سے یہانتک کہ ہوں وہ مانند ہمارے[3] فرمایا آپ نے گزر اوپر نرمی اور آہستگی اپنی کے یہانتک کہ اترے تو انکی زمین میں پھر بلا انکو طرف اسلام کے اور خبر دے انکو ساتھ اس چیز کے کہ واجب ہے ان پر حق خدا سے اسلام میں پس قسم ہے خدا کی یہ کہ ہدایت کرے اللہ تعالیٰ بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہے اس سے[4] کہ ہوں تیرے لئے اونٹ سرخ (بخاری، مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ فرمایا حضرت علیؓ کو کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے بیچ باب بلوغ صغیر کے۔

دوسری فصل

۵۸۱۱ ۔ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق علیؓ مجھ سے ہے اور میں علی

[1] کہاں ہیں علی بن ابی طالبؓ اور وہ پیچھے رہ گئے تھے بسبب آنکھوں کے دکھنے کے بعد ازاں تشریف لائے راہ میں یا بعد پہنچنے کے خیبر میں آملے، [2] پس دیا انکو نشان اس حدیث سے علی مرتضیٰ کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی، [3] مانند ہمارے یعنی مسلمان ہوں اور یہ حدیث سعد بن ابی وقاصؓ نے اسوقت بیان کی جب حضرت معاویہؓ نے انکو امیر کیا اور کہا تم کیوں برا نہیں کہتے ابو تراب کو سعد نے کہا میں تین باتوں کی وجہ سے جو رسول اللہ نے فرمائیں حضرت علیؓ کو برا نہیں کہونگا اگر ان باتوں میں سے مجھ کو ایک بھی حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹوں سے زیادہ پسند ہے پھر ایک وہ وجہ بیان کی جو فصل اول کی پہلی حدیث میں گزری کہ آپ نے فرمایا انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ اور دوسری وجہ جو اسی حدیث میں مذکور ہے اور تیسری یہ وجہ کہ جب آیت مباہلہ اتری تو آپ نے بلایا علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو پھر فرمایا اللہ یہ میرے اہل ہیں کہا نووی رحؒ نے اس حدیث میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اسکی تاویل ضرور ہے اس طرح سے کہ معاویہؓ نے سعد کو برا کہنے کا سبب پوچھا گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو انکے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو اچھا کرتے ہو اور جو کسی اور وجہ سے تو وہ کیا وجہ ہے، [4] بہتر ہے اس سے الخ یعنی اس لئے کہ ثواب کو بقاء اور دنیا کو فنا ہے، ۃ

عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

٥٨١٢ :۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

٥٨١٣ :۔ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي جُنَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

٥٨١٤ :۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

٥٨١٥ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ

سے[1] اور علی دوست ہر مومن کا ہے (ترمذی)

۵۸۱۲ :۔ اور زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوں میں دوست اسکا پس علیؓ دوست اسکا ہے (احمد، ترمذی)

۵۸۱۳ :۔ اور حبشی بن جنادہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور نہ ادا کرے میری طرف سے کوئی مگر میں یا علیؓ[2] (ترمذی) اور روایت کیا اس کو احمد نے ابی جنادہ رضی اللہ عنہ سے۔

۵۸۱۴ :۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ بھائی چارہ کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اپنے یاروں[3] کے پس آئے علیؓ اس حال میں کہ آنسو بہاتی تھیں آنکھیں انکی پس کہا علیؓ نے کہ بھائی چارہ کرایا آپؐ نے درمیان اپنے یاروں کے اور نہ بھائی چارہ کرایا آپؐ نے درمیان میرے اور درمیان کسی کے پس فرمایا رسول اللہؐ نے کہ تو بھائی میرا ہے دنیا اور آخرت[4] میں (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۱۵ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جانور[5] پس کہا خداوندا لا میرے پاس اس کو کہ

---

[1] اور میں علیؓ سے یہ کنایہ ہے کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت اور شراکت سے نسب میں [2] مگر میں یا علیؓ، عرب میں قاعدہ تھا کہ صلح یا نقض صلح نہیں کرتا تھا ان میں مگر سردار قوم کا یا جو اس سے قرابت قریبہ رکھتا ہو اور اس کے سوا اور کی بات نہ مانتے تھے اور جب حج فرض ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو حاجیوں کا امیر بنا کر روانہ فرمایا اور حکم فرمایا کہ مقدمہ سورہ براۃ کا مشرکوں کو سنا دیں اور ان کا اقرار ان کے منہ پر مار دیں پھر لوگوں نے آپؐ سے وہ عادت عرب کی بیان کی کہ نقض صلح کے واسطے آپؐ کا قریب ضرور ہے تب آپ نے علیؓ کو تکبیر یا اور ابوبکرؓ سے عذر کرنے کے لئے یہ الفاظ فرما دیئے، [3] درمیان اپنے یاروں کے، چنانچہ ابودرداؓ اور سلیمانؓ میں بھائی چارہ کروا دیا، [4] تو بھائی میرا ہے دنیا اور آخرت میں، یعنے تجھ کو کیا حاجت ہے کہ کسی اور سے بھائی چارہ کرے، [5] ایک جانور، یعنے بھنا ہوا یا پکا ہوا کہا ابن جوزی رحمہ اللہ علیہ نے یہ حدیث موضوع ہے اور کہا حاکم نے مختصر میں یہ حدیث بہت طریق سے مروی ہے لیکن سب ضعیف ہیں، ؛

اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيَ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهُ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۸۱۶ :- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِيْ وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۵۸۱۷ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيْكٍ۔

۵۸۱۸ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

بہت پیارا ہو نزدیک تیرے تیری مخلوق میں سے کھاوے وہ ساتھ میرے اس جانور کو پس آئے آپؐ کے پاس علیؓ اور کھایا ساتھ ان کے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۱۶ :- اور علیؓ سے روایت ہے کہ تھا میں جب مانگتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دیتے مجھ کو اور جب خاموش رہتا دیتے مجھ کو بے سوال (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۱۷ :- اور علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں[1] گھر حکمت کا ہوں اور علیؓ دروازہ اس کا (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کی ہے بعض علماء نے یہ حدیث شریک تابعیؒ سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اسناد اس حدیث میں صنابحی سے اور نہیں پہچانتے ہیں ہم اس حدیث کو کسی سے ثقات میں سے سوائے شریک کے،

۵۸۱۸ :- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو دن غزوہ طائف کے پس سرگوشی کی ان سے پس کہا لوگوں نے البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آپ کی ساتھ چچا کے بیٹے اپنے کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خاص کیا میں نے انکے ساتھ سرگوشی کے ولیکن[2] اللہ نے سرگوشی کی ان سے (ترمذی)

---

[1] کہ میں گھر الخ کہا طیبیؒ نے شیعہ نے تمسک کیا ہے اس حدیث سے کہ حکمت اور علم کا لینا حضرت علیؓ ہی سے خاص ہے نہیں ہاتھ آتا وہ کسی اور واسطہ سے سوائے علیؓ کے کیونکہ گھر میں نہیں داخل ہوتے مگر دروازے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وأتوا البیوت من ابوابہا اور اس حدیث میں ان کے لئے کوئی حجت نہیں ہے کیونکہ جنت کا گھر حکمت کے گھر سے فراخ نہیں ہے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور اس حدیث کو روایت کیا ہے عبدالسلام بن صلاح ہروی شیعی نے اس لئے لوگوں نے اس حدیث کی سند میں گفتگو کی ہے بعض نے اس کی تصحیح کی ہے اور بعضوں نے تحسین اور بعضوں نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے یہاں تک کہ کہا یحییٰ بن معین نے اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور ایک جماعت نے اس کو موضوع کہا ہے، [2] ولیکن اللہ نے سرگوشی کی ان سے، یعنی پہنچایا میں نے ان کو اللہ کی طرف سے جو کہ حکم کیا تھا مجھ کو اس کے پہنچانے کا بطریق سرگوشی کے اور اس راز میں کچھ غزوہ کے متعلق باتیں تھیں، ۞

۵۸۱۹:۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَسْتَطْرِقَهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۵۸۲۰:۔ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۲۱:۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يَبْغَضُهُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا

۵۸۲۲:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۵۸۱۹:۔ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علیؓ کے کہ اے علی روا نہیں ہے[1] واسطے کسی کے کہ پہنچے اس کو جنابت یہ کہ گزرے اس مسجد میں سوائے میرے اور سوائے تیرے کہا علی بن منذرؒ[2] نے پس کہا میں نے واسطے ضرار بن صردؓ کہ کیا ہیں معنی اس حدیث کے کہا ضرار نے نہیں حلال ہے کسی کو راہ کرے اس مسجد کو حالت جنابت میں سوائے میرے اور سوائے تیرے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۲۰:۔ اور ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ ان میں علیؓ تھے کہا ام عطیہؓ نے پس سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ اٹھانے والے تھے دونوں ہاتھ اپنے فرماتے تھے یا الٰہی نہ مار مجھ کو یہاں تک کہ دکھا دے تو مجھ کو علیؓ کو[3]

تیسری فصل

۵۸۲۱:۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوست رکھتا علیؓ کو منافق اور نہیں دشمن رکھتا ان کو مومن (احمد، ترمذی) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار استاد کے۔

۵۸۲۲:۔ اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے برا کہا علیؓ کو پس تحقیق برا کہا مجھ کو[4] (احمد)

---

[1] روا نہیں ہے الخ اس حدیث کے ضعف پر محدثین کا اتفاق ہے کہا یہ جزری نے، [2] کہا علی بن منذر نے یہ علی بن منذر کوفی ہے اور مشہور طریق سے روایت کی ہے اس نے سفیان بن عیینہ اور ولید بن مسلم سے اور اس سے ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ وغیرہم نے، [3] مجھ کو علیؓ کو، خیر و عافیت سے پھیر لا تو کہ میں اس کو صحیح و سالم دیکھوں ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو علی مرتضیٰ سے کمال محبت تھی اور وہ نہایت مقبول بندے اللہ کے تھے، [4] برا کہا مجھ کو یعنی جس نے ان کو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ ہو برا کہنا حضرت علیؓ کا کفر یا یہ محمول ہو تہدید پر یا مبنی ہو حلال جاننے پر۔

۵۸۲۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْکَ مَثَلٌ مِنْ عِیْسٰی اَبْغَضَتْہُ الْیَھُوْدُ حَتّٰی بَھَتُوْا اُمَّہٗ وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْہُ بِالْمَنْزِلَۃِ الَّتِیْ لَیْسَتْ لَہٗ ثُمَّ قَالَ یَھْلِکُ فِیَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ یُقَرِّظُنِیْ بِمَا لَیْسَ فِیَّ وَمُبْغِضٌ یَحْمِلُہٗ شَنَانِیْ عَلٰی اَنْ یَبْھَتَنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

۵۸۲۴: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِیْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِہٖ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ فَلَقِیَہٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہٗ ھَنِیْئًا یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

۵۸۲۳: اور علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجھ میں ایک مشابہت ہے عیسٰیؑ سے دشمن رکھا انکو یہود نے یہانتک کہ تہمت لگائی انکی ماں کو اور دوست رکھا انکو نصاریٰ نے یہانتک کہ اتارا ان کو اس منزلت پر کہ ثابت نہیں ہے انکے لئے پھر کہا علیؓ نے کہ ہلاک ہونگے[1] میرے حق میں دو شخص ایک تو محبت رکھنے والا حد سے زیادہ تعریف کریگا اس چیز کی کہ نہیں ہے مجھ میں دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اس کو دشمنی میری اس پر کہ بہتان کرے گا مجھ پر (احمد)

۵۸۲۴: اور براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اترے[2] غدیر خم پر پکڑا[3] آنحضرتؐ نے ہاتھ علیؓ کا پھر فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں نزدیک تر ہوں ساتھ مومنوں کے انکے نفسوں سے عرض کیا صحابہؓ نے کہ مقرر فرمایا آپ نے کیا نہیں جانتے ہو تم کہ میں اقرب ہوں ساتھ ہر مومن کے اسکے نفس سے کہا صحابہؓ نے مقرر فرمایا آپؐ نے بار خدایا جو شخص کہ ہوں میں دوست اس کا پس علیؓ دوست اس کا ہے خداوندا دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے علیؓ کو اور دشمن رکھ اس کو کہ دشمن رکھے علیؓ کو پس ملاقات کی علیؓ سے عمرؓ نے بعد اسکے پس کہا عمرؓ نے واسطے علیؓ کے کہ خوشی ہے تمہارے لئے اے بیٹے ابی طالب کے صبح کی تم نے اور شام کی تم نے دوست ہر مرد[4] اور عورت مسلمان کے (احمد)

---

[1] ہلاک ہونگے الخ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک لوگوں نے حضرت علی پر بہتان باندھا کہ یہ مسلمان نہ تھے اور دنیا کے طالب تھے حضرت عائشہؓ کی ہتک کی اور حضرت عثمانؓ کو شہید کرایا معاذ اللہ اور ایک لوگوں نے حضرت علیؓ سے حد سے زیادہ محبت کی کہا کہ پیغمبری اللہ کی طرف سے پہلے حضرت علیؓ ہی کو اتری مگر جبرئیلؑ نے غلطی کی وغیر ذلک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خارجیوں اور رافضیوں دونوں کا ایمان تباہ ہے اور اہل سنت کا عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے بموجب درست ہے، [2] جب اترے غدیر خم پر یعنی جب حجۃ الوداع سے لوٹے اور غدیر خم ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں جحفہ کے پاس، [3] پکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ علیؓ کا الخ یعنی جب سب صحابہؓ جمع ہوگئے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ کے لئے ایک منبر اونٹ کے پالانوں کا بنایا اور اس پر چڑھ کر یہ حدیث بیان فرمائی، [4] ہر مرد اور عورت الخ اس حدیث سے شیعہ نے دلیل پکڑی ہے حضرت علیؓ کی خلافت کے ثبوت بلا فصل پر زیادہ گفتگو کا یہ مقام نہیں مگر خلاصہ یہ ہے کہ ہم تسلیم کرتے کہ ولی یا مولی یہاں حکم کے معنوں میں ہے بلکہ بمعنے محبوب و ناصر ہے اور یہ معنے بھی ان لفظوں کے مسلم الطرفین ہیں کیونکہ لفظ ولی یا مولی مشترک کثیر المعانی ہے جیسے معتق اور عتیق اور متصرف امر اور دوست اور ہمسایہ اور ابن عم اور تابع اور حلیف اور صہر اور عبد منعم علیہ اور منعم کے معنوں میں وارد ہوتا ہے پس حمل اسکا بغیر دلیل کے کسی معنی پر ممنوع ہے غرض اس (باقی بر صفحہ آئندہ)

۵۸۲۵ :۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۵۸۲۶ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۸۲۷ :۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِيْ مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ اٰتِيْهِ بِاَعْلٰى سَحَرٍ فَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۵۸۲۸ :۔ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ

۵۸۲۵ :۔ اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ کہا پیغام بھیجا خطبہ کا ابوبکرؓ اور عمرؓ نے فاطمہؓ سے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ چھوٹی[1] ہے پھر پیغام بھیجا[2] فاطمہؓ کا علیؓ نے پس نکاح کر دیا آپؐ نے فاطمہؓ کا علیؓ سے (نسائی)

۵۸۲۶ :۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا[3] ساتھ بند کر دینے دروازوں کے سوائے دروازہ علیؓ کے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۲۷ :۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہ تھا میرے لئے ایک مرتبہ نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ تھا کسی کے لئے خلائق میں سے آیا تھا آپ کے پاس اول وقت سحر کے پس کہتا تھا میں السلام علیک یا نبی اللہ پس اگر کھنکارتے آپؐ پھرتا[4] میں طرف اپنے گھر والوں کے اور اگر نہ کھنکارتے حاضر ہوتا میں آنحضرتؐ کے پاس (نسائی)

۵۸۲۸ :۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا تھا میں بیمار پس گزرے مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ سابقہ) حدیث سے فقط یہی ہے کہ حضرت علی سے محبت رکھیں اور ان کے بغض مختسب رہیں اور تقدیم ائمہ ثلاثہ کی امامت میں امر اجماعی ہے کہ حضرت علیؓ اس میں داخل ہیں اور یہ بخوبی ظاہر ہے کہ اصحاب جو اہل لسان تھے وہ اس سے خلافت بلا فصل نہ سمجھے ورنہ کبھی ممکن نہ تھا کہ اسکے خلاف پر اجماع کرتے اور تقدیم ائمہ اخر پر راضی ہوتے حالانکہ وہ افضل امت تھے فہم کتاب و سنت میں، [1] چھوٹی ہے، اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ چپ رہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا ابھی کچھ حکم نہیں اترا تو احتمال ہے کہ تین بار انہوں نے درخواست کی ہو اور ایک بار آپ نے سکوت کیا ہو اور دوسری بار میں فرمایا ہو ابھی چھوٹی ہے اور تیسری بار میں فرمایا ہو ابھی کچھ حکم نہیں اترا، [2] پھر پیغام الخ اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ کہا ام ایمن نے حضرت علیؓ سے کہ تم کیوں نہیں خواستگاری کرتے فاطمہؓ کی حالانکہ تم آپؐ کے چچا کے بیٹے ہو کہا علیؓ نے مجھ کو شرم آتی ہے کہ آپؐ کے سامنے یہ کلام عرض کروں پس سنا آپؐ نے اور خوش ہوئے اور جب سنا حضرت علیؓ نے آپ کا خوش ہونا تو اظہار کیا اسکا پس نکاح کر دیا آپؐ نے فاطمہ زہرا کا ان سے، [3] ساتھ بند کر دینے، یہ حدیث اس گذشتہ حدیث کے مخالف نہیں ہے جس میں آپؐ نے حکم کیا سب دروازوں بند کر دینے کا سوائے دروازہ ابوبکرؓ کے کیونکہ اس میں صراحت ہے کہ آپؐ نے وہ حدیث مرض الموت میں فرمائی تو حدیث محمول ہوگی بیماری کے پہلے زمانہ پر، [4] پھرتا میں، یعنی یہ سمجھ کر کہ حضرت یہاں کسی کام میں مشغول ہیں اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہے،

اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ اَجَلِیْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِیْ وَاِنْ کَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِیْ وَاِنْ کَانَ بَلَآءً فَصَبِّرْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَیْہِ مَا قَالَ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ اَوِ اشْفِہٖ شَکَّ الرَّاوِیْ فَمَا اشْتَکَیْتُ وَجَعِیْ بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

اور میں[1] کہہ رہا تھا یا الٰہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہے پس راحت دے مجھ کو[2] اور اگر اجل میں ڈھیل ہے تو پس فراخ کر زندگی میری[3] اور اگر یہ بیماری ہے تو پس صبر دے مجھ کو پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح کہا تو نے پس پڑھی حضرت علیؓ نے آپ کے سامنے یہ دعا پس مارا آپؐ نے ان کو ساتھ اپنے پاؤں کے اور دعا کی آپؐ نے کہ خداوندا عافیت دے اس کو یا شفا بخش اس کو شک کیا ہے[4] راوی نے کہا علیؓ نے پس بیمار نہ ہوا میں ساتھ درد کے بعد اس دعا کرنے آپؐ کے ہرگز (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[1] اور میں کہہ رہا تھا، یعنی بسبب شدت بیماری کے، [2] پس راحت دی مجھ کو یعنی مار تا راحت پاؤں میں، [3] فراخ کر زندگی میری یعنی دیئے صحت کے، [4] شک کیا راوی نے کہ عافہٖ فرمایا اشفہٖ - ۃ

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۲۹ :۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۳۰ :۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۳۱ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

بیان ہے بیچ مناقب عشرہ مبشرہ کے راضی ہوئے اللہ تعالیٰ ان سے

پہلی فصل

۵۸۲۹ :۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے[۲] نہیں ہے کوئی سزاوار زیادہ اس خلافت کے ان چند نفر سے کہ وفات کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ان سے تھے راضی پس نام علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ اور عبدالرحمٰنؓ کا۔ (بخاری)

۵۸۳۰ :۔ اور قیسؓ ابن حازم سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے ہاتھ طلحہؓ کا شل ہو گیا تھا کہ بچایا تھا ساتھ اسکے نبی صلعم کو دن احد کے (بخاری)

۵۸۳۱ :۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ لائے میرے پاس خبر قوم کی دن غزوہ احزاب کے کہا زبیر نے کہ میں لاتا ہوں خبر قوم کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہر نبی کے لئے مددگار ہوتے ہیں اور میرا مددگار زبیرؓ ہے[۳] (بخاری، مسلم)

---

[۱] عشرہ مبشرہ سے یہ لوگ مراد ہیں ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن، سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زبیر اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ دسوں اصحاب جنتی ہیں ان کے بہشتی ہونے میں شک نہیں اور ان کو جنتی فرمایا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی ترغیب سے عبدالرحمٰن کی حدیث آئندہ میں جس کو ترمذی نے روایت کیا، [۲] کہا جب عمرؓ کی وفات قریب ہوئی تب انہوں نے فرمایا کہ اس خلافت کی لیاقت ان لوگوں سے زیادہ کسی میں نہیں سو ان ہی میں کسی کو میرے بعد خلیفہ کر لو، [۳] زبیرؓ سے الخ زبیر حضرتؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے بہادر سپاہی آپؐ پر فدا رہتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا اور یہ معاملہ جنگ احزاب میں گذرا کہ قبائل عرب کے مدینہ پر چڑھ آئے تھے اور آنحضرتؐ سے جنگ تھی ایک دن بہت سردی تھی آنحضرتؐ نے اصحابؓ سے چاہا کہ کوئی خبر لائے کسی نے دم نہ مارا سوائے زبیرؓ کے پھر یہ گئے اور ان کو سردی نہ لگی اور خبر لائے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ابر باراں اور ہوائے سرد بھیجی اور وہ سب لوگوں کے خیمے اکھڑ گئے اور ہنڈیاں الٹ گئیں اور بھاگ گئے۔

۵۸۳۲:- وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۳۳:- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۳۴:- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۳۵:- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ أَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۳۲:- اور زبیرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ جائے بنی قریظہ کے پاس پس لائے میرے پاس ان کی خبر پس چلا میں جبکہ پھرا میں جمع کئے میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے پس فرمایا قربان ہو تیرے پر باپ میرا اور ماں میری (بخاری، مسلم)

۵۸۳۳:- اور علیؓ سے روایت ہے کہ نہیں سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کئے ہوں ماں باپ اپنے کسی کے لئے مگر واسطے سعد بن مالکؓ[1] کے پس تحقیق سنا میں نے آپؐ سے کہ فرماتے دن غزوہ احد کے اے سعد پھینک تیر قربان ہوں تجھ پر باپ میرے۔ (بخاری، مسلم)

۵۸۳۴:- اور سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ تحقیق میں اول عربوں کا ہوں کہ پھینکا تیر خدا کی راہ میں (بخاری، مسلم)

۵۸۳۵:- اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نہ سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے آپؐ[2] کے مدینہ میں ایک رات پس فرمایا آنحضرتؐ نے کاش کے ایک مرد نیک بخت نگہبانی کرے میری ناگہاں سنی ہم نے آواز ہتھیار[3] کی پس فرمایا آپؐ نے کون ہے سا یہ کہا میں سعد ہوں فرمایا آپؐ نے کیا چیز لائی تجھ کو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میرے دل میں خوف بسبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس آیا میں نگہبانی کروں انکی پس دعا کی سعدؓ کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر آرام فرمایا۔ (بخاری، مسلم)

---

[1] مگر واسطے سعد الخ یہ فضیلت حضرت زبیرؓ کو حاصل ہوئی جیسے اوپر کی حدیث میں گزرا مگر شاید اس کا علم حضرت علیؓ کو نہ ہوا اور سعد بن ابی وقاصؓ بڑے تیر انداز تھے جب جنگ احد میں کافروں نے ہجوم کر کے حضرت کو نرغہ کر لیا تب آنحضرتؐ نے سعدؓ سے یہ حدیث فرمائی آپ اور لوگوں سے تیر لے کر سعد کو دیتے جاتے تھے اس حدیث سے سعد بن ابی وقاص کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگا رنگ کی قدرت ہے آدمیوں کی اختلاف میں کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے آپؐ کے جان نثار جن کو آنحضرتؐ ایسی عمدہ بات فرما دیں اور ان کا بیٹا عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ حضرتؐ کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسینؓ کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اسی کی قدرت ہے، [2] وقت آنے آپؐ کے الخ یعنی کسی غزوہ سے، [3] آواز ہتھیار کی کہ تلوار اور کمان وغیرہ کھٹ کھٹ بولتے۔

۵۸۳۶: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۸۳۷: وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ وَسُئِلَتْ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِاسْتَخْلَفَہٗ قَالَتْ اَبُوْبَکْرٍ قِیْلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِیْلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۸۳۸: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی حِرَآءٍ ھُوَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ فَتَحَرَّکَتِ الصَّخْرَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اھْدَاْ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْصِدِّیْقٌ اَوْشَہِیْدٌ وَزَادَ بَعْضُھُمْ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَلَمْ یَذْکُرْ عَلِیًّا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۸۳۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر ایک امت کے ایک امانت دار ہے اور امانت دار[۱] اس امت کا ابوعبیدہ بن جراح ہے (بخاری، مسلم)

۵۸۳۷: اور ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہا سنا میں نے عائشہ سے اس حال میں کہ پوچھی گئی تھیں وہ کہ کس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خلیفہ اپنا کرتے اگر خلیفہ کرتے کسی کو صریحاً کہا عائشہ نے ابو بکر کو بھی کہا گیا پھر کس کو کرتے بعد ابو بکر کے کہا عائشہ نے کہ عمر کو کرتے کہا گیا کون ہے بعد[۲] عمر کے کہا عائشہ نے ابوعبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے (مسلم)

۵۸۳۸: اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہاڑ حرا پر آنحضرت اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر پس ہلا پتھر حرا کا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر جا پس نہیں تجھ پر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعض نے یہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص اور ذکر نہیں کیا علی (مسلم)

[۱] ابوعبیدہ بن جراح ہیں الخ ہرچند سب اصحاب امانت دار تھے لیکن جس میں جو صفت زیادہ ہوتی تھی آپ اسی صفت سے اس کی تعریف کرتے جیسے صدیق رض کو رحمدل اور فاروق کو خدا کی راہ میں کڑا اور حضرت عثمان کو حیا مند اور حضرت علی مرتضے کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا، [۲] کون ہے بعد عمر کے، یعنی جس کو خلیفہ کرتے، [۳] نہیں تجھ پر مگر پیغمبر ابو بکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہے باقی بزرگوار شہید ہیں سوائے سعد بن ابی وقاص کے کہ وے اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدوں میں داخل ہوئے چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو اسہال کی بیماری سے مرے وہ بھی شہید ہے اور پہاڑ آپ کی تشریف آوری سے خوش ہو کر ہلنے لگا اس حدیث میں پیشگوئی ہے ان لوگوں کے لئے اور جیسے آنحضرت صلعم نے خبر دی ویسا ہی ہوا کہ سوائے ابو بکر اور آنحضرت صلعم کے سب شہید ہوئے چنانچہ حضرت عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر ظلماً مقتول و شہید ہوئے حضرات ثلاثہ کا قتل تو مشہور ہے اور زبیر وادی سباع میں قریب بصرہ کے واقعہ جمل سے لوٹتے وقت مقتول ہوئے جب وہ ترک قتال کی نیت کر کے رجوع کر چکے تھے اسی طرح طلحہ بھی اسی واقعہ میں نیت ترک قتال آدمیوں سے دور ہو گئے تھے کہ ایک تیر ان کے لگا اور شہید ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پتھروں میں بات سمجھنے کی قوت اللہ تعالے نے رکھی ہے اور جس شخص کو امن ہو عجب اور تکبر سے اس کی تعریف اس کے منہ پر کرنی جائز ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۸۳۹: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ۔

۵۸۴۰: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيْهِ اَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ۔

دوسری فصل

۵۸۳۹: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ بہشت میں ہے اور عمرؓ بہشت میں ہے اور عثمانؓ بہشت میں ہے اور علیؓ بہشت میں ہے اور طلحہؓ بہشت میں ہے اور زبیر بہشت میں اور عبدالرحمٰن بن عوف بہشت میں اور سعد بن ابی وقاص بہشت میں اور سعیدؓ بن زید بہشت میں اور ابوعبیدہ بن جراح بہشت میںؒ (ترمذی) ابن ماجہ نے روایت کی سعید بن زیدؓ سے۔

۵۸۴۰: اور انسؓ سے روایت ہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ مہربان ترین امت میری کا میری امت پر ابوبکرؓ اور بہت سخت امت میری کا بیچ کام دین خدا کے عمرؓ ہے اور بہت سچا ان کا حیا میں عثمانؓ ہے اور بہت فرائض دان انکے زید بن ثابتؓ ہیں اور بہت پڑھنے والا قرآن کا ابی بن کعبؓ ہے اور بہت جاننے والا انکا حلال وحرام کو معاذ بن جبلؓ ہے اور ہر امت کے لئے امین ہے اور امین اس امت کا ابوعبیدہ بن جراحؓ ہے (احمد، ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے معمرؒ سے قتادہؓ سے بطریق ارسال کے اور معمرؒ کی حدیث میں ہے اور حکم حق کرتے والا علیؓ ہے

---

۱ اور ابوعبیدہ بن جراح بہشت میں ان دسوں بزرگوں سے عشرہ مبشرہ کے ساتھ مسمّی ہونے کی یہی حدیث دلیل ہے اور ان دسوں کی بشارت بالجنت کے ساتھ مشہور ہونے کی ایک یہ وجہ ہے کہ ان کی بشارت ایک ہی حدیث میں واقع ہوئی ورنہ بشارت ان ہی دسوں میں منحصر نہیں ہے اوروں کے لئے بھی آئی ہے صرح بذلک العلماء الاعلام یہاں ایک لفظ ہے کہ اس پر تنبیہ ہونا چاہیئے کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہ حدیثوں میں واقع ہوا ہے سب کا یا بعض کا اسی ترتیب سے واقع ہوا ہے اور اس سے اہل سنت کے مذہب کا حق ہونا ثابت ہوتا ہے، ۲ ابوبکرؓ ہے کہ لطف وپسند ہے لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے، ۳ عمرؓ ہے کہ تشدد وسختی سے پیش آتا ہے جو خلاف شرع کام کرے، ۴ زید بن ثابتؓ ہیں ان کو علم میراث بڑا دخل تھا، ۵ ابی بن کعبؓ سے یہ ماہر تھے تجوید قرآن میں، ﷺ

۵۸۴۱ :- وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۴۲ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَقَدْ قَضَى نَحْبَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۴۳ :- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۵۸۴۴ :- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۵۸۴۱ :- اور زبیرؓ سے روایت ہے کہا تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دن احد کے دو زرہیں پس اٹھے آنحضرتؐ طرف ایک بڑے پتھر[1] کے پس نہ چڑھ سکے[2] پس بیٹھے نیچے طلحہؓ آنحضرتؐ کے یہاں تک کہ قرار پکڑا آپ نے اس پتھر پر پس سنا میں نے رسول اللہ کو فرماتے واجب[3] کی طلحہؓ نے (ترمذی)

۵۸۴۲ :- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف طلحہ بن عبیداللہؓ کی فرمایا آنحضرتؐ نے جو کوئی دوست رکھے کہ دیکھے اس شخص کی طرف کہ چلتا ہے روئے زمین پر اس حال میں کہ تحقیق پورا کر چکا ہے[4] اپنا ذمہ پس چاہیئے کہ دیکھے طرف اسکے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جس شخص کو خوش لگے کہ دیکھے طرف شہید کے کہ چلتا ہو روئے زمین پر تو چاہیئے کہ دیکھے طرف طلحہ بن عبیداللہ کے (ترمذی)

۵۸۴۳ :- اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ سنا میرے کان نے منہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے طلحہؓ اور زبیرؓ میرے ہمسایہ ہیں جنت میں (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۴۴ :- اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[5] اس دن یعنی روز احد کے

---

[1] ایک بڑے پتھر کے جو وہاں تھا تاکہ اس پر چڑھیں ، [2] پس نہ چڑھ سکے یعنی بسبب بوجہ دو زرہوں کے ، [3] واجب کی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے یعنے بہشت بسبب اس عمل کے ، [4] کر چکا اپنا ذمہ الخ غرض یہ ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں اللہ تعالے نے فرمایا من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضے نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلو تبدیلا یعنی مومنوں میں کئی مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا انہوں نے جو قول کیا تھا اللہ تعالیٰ سے پھر کوئی ان میں ہے کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ان میں راہ دیکھتا ہے اور بدلا نہیں ایک ذرہ۔ کچھ لوگ بدر میں حاضر نہ ہوئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر اب مشرکوں سے مقابلہ ہوگا اور اللہ تعالے ہم کو لے جائے گا ہم کیا کرتے ہیں پھر احد کے دن ان لوگوں نے نہایت بہادری دکھائی اور یہ آیت ان کے حق میں اتری اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت طلحہ بھی ان بہادروں میں داخل ہیں جن کی صفت اللہ تعالے نے اس آیت میں کی ہے ، [5] فرمایا الخ یعنے میرے لئے ، ؛

يَوْمَئِذٍ يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهُ وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۸۴۵: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۴۶: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَقَالَ لَهُ ارْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۴۷: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِي فَلْيُرِنِي امْرُؤٌ خَالَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِي وَفِي الْمَصَابِيحِ فَلْيُكْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْيُرِنِي۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۴۸: عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

خداوند قوی کر تیر اندازی اس کی اور قبول کر دعا اس کی (روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں)

۵۸۴۵: اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی قبول کر دعا واسطے سعد کے جس وقت کہ دعا مانگے تجھ سے۔ (ترمذی)

۵۸۴۶: اور علیؓ سے روایت ہے کہ نہیں جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باپ اور ماں کو مگر واسطے سعد کے فرمایا واسطے اسکے روز احد کے پھینک تیر قربان ہو تجھ پر باپ میرا اور ماں میری اور فرمایا واسطے اسکے یہ بھی پھینک تیر اے نوجوان[1] قوی (ترمذی)

۵۸۴۷: اور جابرؓ سے روایت ہے کہ آئے سعد پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ماموں میرا ہے پس چاہیئے کہ دکھائے[2] مجھکو کوئی شخص ماموں اپنے کو (ترمذی) اور کہا ترمذی[3] نے کہ تھے سعد بنی زہرہ میں سے اور تھیں والدہ نبی صلعم کی بنی زہرہ سے پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلعم نے یہ ماموں میرا ہے اور مصابیح میں ہے پس[4] چاہیئے کہ اکرام کرے مرد ماموں اپنے کا بدلہ لفظ فلیرنی کے۔

تیسری فصل

۵۸۴۸: حضرت قیس بن ابی حازمؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہتے تحقیق میں اول ان شخصوں کا ہوں عرب میں سے کہ پھینکا تیر راہ خدا میں اور دیکھا میں نے اپنے تئیں کہ جہاد کرتے تھے ہم ساتھ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہیں

---

[1] اے نوجوان تھے سعد نوجوان قوی اسلام لائے ابوبکرؓ کے ہاتھ پر اس وقت میں کہ یہ سترہ برس کے تھے اور ایک وقت میں لازم کیا انھوں نے اپنے گھر میں رہنا ایک قبہ میں بیٹھے رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو کہہ دیا تھا مجھ سے لوگوں کی خبر کچھ نہ کہا کرو یہاں تک کہ جمع ہو امت کسی امام پر، [2] دکھا دے کوئی شخص ماموں اپنے کو یعنی برابر اور مانند اس ماموں کے کہ میں رکھتا ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کسی کا ماموں میرے ماموں جیسا نہیں ہے، [3] اور کہا ترمذی نے، یعنی بیچ فرمانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سعد کو ماموں اپنا، [4] پس چاہیئے کہ اکرام کرے، کہا ابن حجرؒ نے یہ تصحیف ہے ۔

وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ وَقَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۴۹۔ وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۵۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ

تھی ہمارے لئے کچھ خوراک مگر پھل کیکر کے اور پتے کیکر کے اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پھرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہیں بکریاں درحالیکہ نہیں تھی اس کے لئے آمیزش پھر ہوئے بنو اسد توبیخ کرتے ہیں مجھ کو اسلام پر البتہ تحقیق ناامید ہوا میں اس وقت اور گم ہوا عمل میرا اور تھے بنو اسد کہ شکایت کی تھی سعدؓ کی نزدیک عمرؓ[۱] کے اور کہا تھا کہ نہیں اچھی طرح پڑھتے نماز (بخاری مسلم)

۵۸۴۹۔ اور سعدؓ سے روایت ہے کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہوں میں اپنے تئیں اور میں تیسرا تھا اہل اسلام کا اور نہیں اسلام[۲] لایا کوئی مگر بیچ اس دن کے کہ اسلام لایا میں اس میں اور البتہ تحقیق ٹھہرا میں سات دن اس حالت پر کہ تحقیق البتہ میں تہائی اہل اسلام کا تھا (بخاری)

۵۸۵۰۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی بیویوں کو کہ تحقیق کام تمہارا اس قسم سے ہے کہ فکر میں ڈالتا ہے[۳] مجھ کو بعد میرے اور صبر نہیں کریں گے اوپر احوال تمہارے کے مگر صبر کرنے والے صدیقؓ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ مراد رکھتے تھے آپؐ صدقہ دینے والے پھر کہا حضرت عائشہؓ نے واسطے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن کے کہ پلائے خدائے تعالےٰ

۱؎ نزدیک عمرؓ کے حضرت عمرؓ نے ان کو عامل بنایا تھا کوفہ کا تو وہاں کے لوگوں نے شکایت کی ان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آگے ہر ایک امر کی حتیٰ کہ نماز کی اور وہ جھوٹے تھے اس شکایت میں، ۲؎ اور نہیں اسلام لایا الخ مراد اس سے یہ ہے کہ اسلام میں تیسرا شخص تھا اور ایک ہفتہ تک ایسا ہی رہا بعد اس کے اور لوگ اسلام لائے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ سباق مسلمین سے ہیں، ۳؎ فکر میں ڈالتا ہے، عورتوں کا مقدمہ بہت نازک ہوتا ہے خصوصاً ذرہ بات میں رنجیدہ اور ناخوش ہو جاتی ہیں بیبیوں کے واسطے ہر وقت خادم اور خدمتگار موجود چاہیئے بالخصوص اس وقت میں نہایت مشکل ہے کہ ظاہر میں کچھ وجہ معاش کی نہ ہو اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیبیوں کے مقدمہ میں اندیشہ رہتا تھا کہ میرے بعد انکا کیا حال ہوگا انکی خاطرداری اور برداشت اور کام خدمت کون کریگا مگر جو ہاں شخص نہایت صبر کرنے والا ہر بات کی برداشت کرے اور محنت اور مشقت اپنے اوپر گوارا کرے اور سچا دیندار ہو یعنی اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو سو بعد حضرت صلعم کے بی بی عائشہؓ نے ابو سلمہؓ سے کہا تیرا باپ عبدالرحمٰنؓ ہمارے ساتھ سلوک سے پیش آیا اس کو اللہ بہشت کی نہر کا پانی پلاوے کہ اس نے پیغمبر خدا کی بیبیوں کے ساتھ بڑا سلوک کیا ان کو ایک باغ دیا کہ وہ چالیس ہزار کو بکا شاید چالیس ہزار درہم کو کہ اس کے دس ہزار یا پانچ سو روپے ہوتے ہیں، ٭

مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۵۱:۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ إِنَّ الَّذِي يَحْثُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اللَّهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۵۸۵۲:۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۵۳:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أَرَاكُمْ فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ

تیرے باپ کو چشمہ جنت سے اور تھا عبدالرحمٰن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تھا آنحضرتؐ کی بیویوں پر ایک باغ بیچا گیا چالیس ہزار کو (ترمذی)

۵۸۵۱:۔ اور حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنی بیویوں کے لئے کہ تحقیق وہ شخص کہ لپ بھر بھر خرچ کریگا تم پر بعد میرے وہ سچا نیک ہے یا الٰہی پلا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو چشمہ جنت سے۔ (احمد)

۵۸۵۲:۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا آئے اہل نجرانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ بھیج طرف ہمارے ایک شخص امانتدار پس فرمایا آپؐ نے کہ البتہ بھیجوں گا میں طرف تمہارے ایک شخص امانت دار لائق امانتدار پس منتظر ہوئے واسطے امارت کے لوگ کہا حذیفہؓ نے پس بھیجا حضرتؐ نے ابوعبیدہ بن الجراح کو (بخاری و مسلم)

۵۸۵۳:۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا حضرتؐ سے کہ یا رسول اللہ کس کو امیر کریں ہم اپنے پر بعد وفات آپکی کے فرمایا آپؐ نے کہ اگر امیر کرو گے تم میرے بعد ابوبکرؓ کو پاؤ گے تم اس کو امانتدار بے رغبت دنیا میں راغب آخرت میں اور اگر امیر کرو گے تم عمرؓ کو پاؤ گے تم اس کو قوی امین نہیں ڈرتا ہے بیچ جاری کرنے احکام دین خدا کے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی سے اور اگر امیر کرو گے تم علیؓ کو حالانکہ تحقیق میں نہیں گمان کرتا ہوں تم کو کرنے والا پاؤ گے اس کو راہ راست دکھانے والا لے جائیگا

سلہ اہل نجران الخ ایک گاؤں کا نام تھا یمن میں اور اس حدیث کا فائدہ فصل اول میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث گذشتہ میں گزرا،

سلہ لے جائیگا تم کو راہ راست پر الخ اس حدیث سے حضرت ابوبکر اور عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی خوبیاں بخوبی معلوم ہوتا کہ تم میرے بعد علیؓ کو اپنا امیر بناؤ یعنی بلافصل یہ اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا کہ لوگ میرے بعد علیؓ کو اپنا حاکم بلافصل نہ بنائیں گے، ٭

هَادِيًا مَّهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ -

۵۸۵۴ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِيْ إِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

تم کو راہ راست پر (احمد)

۵۸۵۴ :- اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابوبکرؓ کو کہ نکاح کر دیا مجھ سے اپنی بیٹی کا اور سوار کرایا مجھ کو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کے اور ساتھ رہا میرے غار میں اور آزاد کیا بلالؓ کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ عمرؓ کو کہتا ہے حق اگرچہ تلخ لگے کسی کو کر دیا اس کو حق گوئی نے اس حالت میں کہ نہیں واسطے اس کے کوئی دوست[1] رحمت کرے اللہ تعالیٰ عثمانؓ کو حیا کرتے ہیں[2] اس سے فرشتے رحمت کرے خدا تعالیٰ علیؓ کو خداوندا پھیر حق کو ساتھ علیؓ کے جدھر کو پھرے[3] علیؓ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے، ۞

---

[1] نہیں واسطے اس کے کوئی دوست، یعنی عمرؓ اس قدر سچ بولتا ہے کہ سچ کہنے کے سبب سے لوگوں نے اسکو ترک کر دیا اور کوئی اسکا دوست نہ رہا، [2] حیا کرتے ہیں، چنانچہ کسی نے کبھی حضرت عثمانؓ کا بدن کھلا ہوا نہ دیکھا اور خود انہوں نے اپنا بدن ناف سے نیچے رانوں تک شرم سے نہ دیکھا، [3] پھیر حق کو ساتھ حضرت علیؓ کے، یعنی ان کے وقت میں کئی طرح پر لوگ ہوں گے سوائے اللہ جس طرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوا اسی طرح حق راجح ہوا اس حدیث سے بھی حضرت علی مرتضےٰ کا اپنے وقت میں امام برحق ہوتا ثابت ہوا بخلاف امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے، ۞

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۵۵: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۸۵۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَآءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۸۵۷: وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

یہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی تعریف میں

پہلی فصل

۵۸۵۵: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جب اتری یہ آیت پس کہہ آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو اور پس کہا حضرتؐ نے خدا وندا یہ ہیں اہل بیت میرے[1] (مسلم)

۵۸۵۶: اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح میں اس حال میں کہ حضرتؐ پر ایک کملی تھی نقش دار سیاہ بالوں سے پس آئے حسنؓ بن علیؓ راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے پس داخل کیا حضرتؐ نے ان کو پھر آئے امام حسینؓ پس داخل ہوا وہ ساتھ حسنؓ کے پھر آئیں فاطمہؓ پس داخل کیا حضرتؐ نے فاطمہؓ کو پھر آئے علیؓ پس داخل کیا ان کو پھر پڑھی یہ آیت[2] نہیں چاہتا ہے خداوند مگر یہ کہ دور کرے تم سے گناہ کی پلیدی اے اہل بیت نبوت اور پاک کرے تم کو پاک کرنا (مسلم)

۵۸۵۷: اور حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا جس وقت کہ وفات پائی

---

[1] یہی اہل میرے، اس حدیث سے بڑا کمال پنج تن کا ثابت ہوا اور یہ جو شیعہ آیت مباہلہ اور اس حدیث سے علی مرتضیٰ کی خلافت کی دلیل پکڑتے ہیں سو محض بے جوڑ بات ہے اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہے قرابت اور چیز ہے اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہؓ زہرا علی مرتضیٰ پر خلیفہ ہونے میں مقدم ٹھیں حالانکہ یہ کسی کا مذہب نہیں۔ [2] پھر پڑھی یہ آیت الخ کلام اللہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں اور گھر والوں کے حق میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندی باتیں اے گھر والو اور پاک کرے تم کو ستھرائی سے اس آیت سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ آیت صرف بی بیوں کے حق میں ہے سو آنحضرتؐ نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور علی مرتضیٰؓ اور بی بی فاطمہؓ کو ایک کملی میں اپنی گود میں لے کر یہ آیت پڑھی تو مطلب یہ تھا کہ ان کے حق میں بھی یہ دعا ہو جائے اور لوگ سمجھیں کہ آیت کے حکم میں یہ پانچوں شخص بھی شامل ہیں صرف بیبیاں ہیں۔۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَہٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۸۵۸۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَہٗ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَۃُ مَا تَخْفٰی مِشْیَتُہَا مِنْ مِشْیَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰہَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِیْ ثُمَّ اَجْلَسَہَا ثُمَّ سَارَّہَا فَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا فَلَمَّا رَاٰی حُزْنَہَا سَارَّہَا الثَّانِیَۃَ فَاِذَا ہِیَ تَضْحَکُ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُہَا عَمَّا سَارَّکِ قَالَتْ مَا کُنْتُ لِاُفْشِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِرَّہٗ فَلَمَّا تُوُفِّیَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَیْکِ بِمَا لِیْ عَلَیْکِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِیْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِیْنَ سَارَّنِیْ فِی الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّہٗ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُنِی الْقُرْاٰنَ کُلَّ سَنَۃٍ مَرَّۃً وَاِنَّہٗ عَارَضَنِیْ بِہِ الْعَامَ مَرَّتَیْنِ وَلَا اَرَی الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ فَاِنِّیْ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَکِ فَبَکَیْتُ فَلَمَّا رَاٰی جَزَعِیْ سَارَّنِی الثَّانِیَۃَ قَالَ یَا فَاطِمَۃُ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ

ابراہیم نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اس کے لیے دودھ پلانے والی ہے بہشت میں (بخاری)

۵۸۵۸۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا تھیں ہم کہ بی بیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس نزدیک حضرتؐ کے بیٹھی ہوئیں پس آئیں فاطمہؓ نہیں چھپتی تھی روش چال فاطمہؓ کی روش چال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے پس جبکہ دیکھا حضرتؐ نے فاطمہؓ کو فرمایا کشادگی ہو بیٹی میری کو پھر بٹھایا[۲] آنحضرتؐ نے فاطمہؓ کو پھر بات کی ان سے چپکے سے پس روئیں فاطمہؓ رونا شدت سے پس جبکہ دیکھی آپؐ نے غمگینی فاطمہؓ کی کچھ چپکے سے کہا ان سے دوسری بار پس ناگہاں وہ ہنسنے لگیں پس جبکہ اٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا میں نے فاطمہؓ سے کیا سرگوشی کی حضرتؐ نے تم سے کہا فاطمہؓ نے نہیں ہوں میں کہ ظاہر کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید پس جب وفات ہوئی حضرتؐ کی کہا میں نے قسم دیتی ہوں میں تجھ کو اس حق کی کہ واسطے میرے ہے اوپر تمہارے مگر یہ کہ خبر دو تم مجھ کو کہا فاطمہؓ نے لیکن اب پس ہاں پھر جس وقت کہ چپکے سے کہا حضرتؐ نے مجھ سے اول بار پس تحقیق حضرتؐ نے خبر دی مجھ کو جبرئیل تھے دور کرتے مجھ سے قرآن کا ہر برس میں ایک بار اور تحقیق جبرئیلؑ نے دورہ کیا قرآن کا اس سال میں مجھ سے دو بار اور نہیں گمان کرتا ہوں میں اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی پس تقویٰ کرا اور صبر کر پس تحقیق میں اچھا پیش رو ہوں واسطے تیرے تو روئی میں پس جبکہ دیکھی حضرتؐ نے بے صبری میری تو سرگوشی کی مجھ سے دوسری بار فرمایا اے فاطمہؓ راضی نہیں ہے یہ کہ ہووے تو بہتر عورتوں کی بہشت کی عورتوں میں یا خاص اس امت کی عورتوں سے اور ایک

---

[۱] ابراہیم یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے اور یہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے، [۲] بٹھایا آنحضرتؐ نے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے حضرت فاطمہؓ زہراؓ افضل ہیں بعضوں نے اگلی بھی سب عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جزو ہیں اس وجہ سے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریمؑ کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ حضرت مریمؑ کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واصطفاک علی نساء العالمین سبحان اللہ آنحضرتؐ کے اہلبیتؓ کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہؓ زہرا اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسنؓ اور امام حسین علیہما السلام سب جوان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علیؓ آپؐ کے بھائی ہیں دنیا اور آخرت میں راضی ہو اللہ عزوجل ان سب سے۔

نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَارَّنِيْ فَأَخْبَرَنِيْ إِنَّهُ يُقْبَضُ فِيْ وَجْعِهٖ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنِّيْ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهٖ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۵۹ :۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۶۰ :۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَّأْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ

روایت میں ہے کہ پس سرگوشی کی حضرتؐ نے مجھ سے پس خبر دی کہ وفات پائیں گے اس بیماری میں پس روئی میں پھر سرگوشی کی حضرتؐ نے مجھ سے پس خبر دی مجھ کو کہ میں اول اہلبیت انکے کے ہوں کہ ان کے پیچھے جاؤں گی میں پس ہنسی میں (بخاری ومسلم)

۵۸۵۹ :۔ اور حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہؓ میری[1] گوشت کا ٹکڑا ہے پس جس نے غصہ میں ڈالا اس کو پس گویا غصہ میں ڈالا مجھ کو اور ایک روایت میں ہے قلق میں ڈالتی ہے مجھ کو وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہے فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہے مجھ کو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اس کو (بخاری ومسلم)

۵۸۶۰ :۔ اور زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ فرماتے ایک پانی پر نام رکھا جاتا تھا اس پانی کا خم درمیان مکہ اور مدینہ کے پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اس پر اور نصیحت کی لوگوں کو اور وعظ فرمایا پھر فرمایا حضرتؐ نے اوپر حمد وثنا کے بعد آگاہ ہو اے لوگو نہیں ہوں میں مگر آدمی مثل تمہارے قریب ہے کہ آوے میرے پاس بھیجا ہوا پروردگار میرے کا پس قبول کروں میں اور میں چھوڑنے والا ہوں درمیان تمہارے دو چیزیں بھاری اول ثقلین کا قرآن ہے کہ اس میں بیان راہ راست کا ہے اور نور ہے پس پکڑو کتاب اللہ کو اور چنگل مارو ساتھ اس کے پس برانگیختہ کیا حضرتؐ نے صحابہؓ کو اوپر کتاب اللہ کے اور رغبت دلائی اس میں پھر فرمایا آنحضرتؐ نے اور دوسری چیز بھاری اہلبیت میرے ہیں یاد دلاتا ہوں میں تم کو خدا کے تئیں بیچ حق اہل بیت میرے[2] کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کتاب خدا تعالےٰ کی وہ رسی خدا کی ہے جو کوئی پیروی کرے

[1] فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی نے اس کے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تب آنحضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہر چند دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہؓ سوت کے رنج سے کہیں حضرت علیؓ کی اطاعت میں توقف نہ کریں تو دین میں خلل پڑے، اس واسطے حضرتؐ نے منع فرمایا۔ [2] بیچ حق اہل بیت میرے کے اہل بیت کہتے ہیں گھر والوں کو سو آنحضرتؐ کی بیبیاں اور آنحضرتؐ کی اولاد سب اہلبیت ہیں ہندوستان میں بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہیں۔ بی بی کو اہل بیت میں نہ داخل کرتا یا تو جہالت ہے یا تعصب یا لے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہلسنت کو نصیب ہوا اس واسطہ کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہے قرآن کے ہوتے کسی (باقی بر صفحہ آئندہ)

اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَفِي رِوَايَةٍ كِتَابُ اللهِ هُوَ حَبْلُ اللهِ مَنِ اتَّبَعَهُ
كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۸۶۱ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۶۲ :- وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ
بْنُ عَلِيٍّ رض عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۶۳ :- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ حَتّٰى أَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا
فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کتاب خدا کی پیروی کرے راہ راست پر اور جو کوئی اسکو چھوڑ دے اس کو ہوگا گمراہی پر (مسلم)

۵۸۶۱ :- اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق وہ تھے جب سلام کرتے عبداللہ بن جعفر کو کہتے سلام تجھ پر اے بیٹے صاحب[۱] دو بازوؤں کے (بخاری)

۵۸۶۲ :- اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ حسن بن علی انکے کندھے پر تھے درحالیکہ کہتے تھے آنحضرت خداوندا[۲] تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اس کو پس دوست رکھ تو اس کو (بخاری و مسلم)

۵۸۶۳ :- اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا باہر نکلا میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ٹکڑے ایک دن کے سے یہانتک کہ آئے حضرت فاطمہ رض کے گھر میں پس فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے مراد رکھتے تھے حضرت لڑکے سے امام حسن رض کو پس نہ درنگ کی آنحضرت نے یہانتک کہ آئے حسن رض دوڑتے ہوئے یہانتک کہ گلے سے لگ گئے[۳] ہر ایک ان دونوں میں سے صاحب اپنے سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خداوندا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اس کو پس دوست[۴] رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے اس کو

(بقیہ صفحہ سابقہ) کلام پر عمل نہیں کرتے اور تمام اہلبیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہیں بخلاف خارجیوں اور رافضیوں کے اور شیعہ کا تو عجیب حال ہے کہ ہرچند آپ کو اہلبیت کا دوست کہتے ہیں لیکن آنحضرت کی بیبیوں کو اہلبیت میں داخل نہیں کرتے صرف حضرت فاطمہ رض کی اولاد کو اہلبیت میں کہتے ہیں سو ان میں بھی بہت اماموں کو بد کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سوائے اماموں کے قرآن کا مطلب کوئی نہیں سمجھتا تو گویا انکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہے تو صاف ظاہر ہوا کہ اہلبیت کے سوا اس حدیث پر کسی کا عمل نہیں، ؎۱ اے بیٹے صاحب الخ آنحضرت نے جعفر کو دیکھا بہشت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتا اس لئے انکا لقب طیار اور ذوجناحین ہوگیا، ؎۲ خداوندا الخ آنحضرت نے ایک بار امام حسن رض کو اپنی گود میں لے کر چوما پھر یہ دعا کی، ؎۳ گلے سے لگ گئے، اور وہ آنحضرت کے گلے لگ گئے اس حدیث سے امام حسن کی بڑی فضیلت نکلی اور معلوم ہوا کہ بچوں سے مہربانی کرنی مستحب ہے، ؎۴ پس دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے اسکو یعنی امام حسن رض سے جو کوئی محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر سبحان اللہ اہلبیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اسکی وجہ سے آدمی اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے ہرچند مومن کو سوائے اللہ کے کسی کی محبت نہ چاہیئے پر اللہ تعالیٰ کے رسول کی اور رسول کے اہلبیت کی اور صحابہ کی محبت درحقیقت اللہ کی محبت ہے مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت کی سنت پر چلنا ہے جو سنت پر زیادہ وہ انکا دوست ہے

وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۶۴ :۔ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۸۶۵ :۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهٗ يَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ قَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۸۶۶ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ فِی الْحُسَيْنِ اَيْضًا كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۸۶۷ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَمَّنِیْ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری، مسلم)

۵۸۶۴ :۔ اور ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرتؐ کے پہلو میں تھے اور حال یہ تھا کہ آنحضرتؐ متوجہ ہونے تھے لوگوں پر ایک بار اور حسنؓ پر دوسری اور فرماتے تھے آنحضرت تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے اور امید[1] ہے کہ خدا صلح کرا دے بسبب اس کے درمیان دو جماعتوں کے بڑی کے مسلمانوں سے (بخاری)

۵۸۶۵ :۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے روایت ہے کہا سنا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اس حال میں کہ سوال کیا تھا ان سے ایک شخص نے حکم محرم سے کہا شعبہ[2] نے گمان کرتا ہوں[3] میں کہ مارتا ہے[4] مکھی کو کہا ابن عمرؓ نے اہل عراق پوچھتے[5] ہیں مجھ سے مکھی کے مارنے سے حالانکہ قتل کیا انہوں نے بیٹے بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اور فرمایا رسول اللہ نے انکے حق میں کہ حسنینؓ دو پھول میرے ہیں دنیا سے (بخاری)

۵۸۶۶ :۔ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کہا نہیں تھا کوئی بہت مشابہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنؓ بن علیؓ سے اور کہا انسؓ نے بیچ حسینؓ کے بھی کہ تھے وہ مشابہ تریں[6] لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (بخاری)

۵۸۶۷ :۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ کہا ملایا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] اور امید ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب امام حسنؓ نے خلافت حضرت معاویہؓ کو سپرد کی تو مسلمانوں میں صلح ہو گئی اور لڑائی نہ ہونے پائی اس حدیث میں آنحضرتؐ نے خبر دی مسلمانوں کے تفرق کی کہ مسلمان پھوٹ کر دو گروہ ہو جائیں گے ایک جماعت حضرت امام حسنؓ کے ہمراہ ہو گی اور دوسری معاویہؓ کے ساتھ چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسے سیر کی کتابوں میں مذکور ہے، [2] کہا شعبہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے عبدالرحمٰن سے، [3] گمان کرتا ہوں میں، سائل کو کہ پوچھا اس نے حکم محرم سے، [4] مکھی کو، کیا لازم آتا ہے اس پر دم یا نہیں، [5] پوچھتے ہیں، یعنی اظہار کرتے ہیں کمال تقویٰ کا، [6] تھے وہ مشابہ، حضرت حسن مشابہت رکھتے تھے ساتھ آنحضرتؐ کے سینے سے سر تک اور امام حسینؓ نیچے کے بدن میں، ☆

إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِي رِوَايَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۶۸ :۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءً فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۶۹ :۔ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۷۰ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرف سینہ اپنے کے اور کہا یا الہٰی سکھلا اس کو حکمت اور ایک روایت میں ہے کہ سکھلا اس کو کتاب اللہ (بخاری)

۵۸۶۸ :۔ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے پاخانہ میں پس رکھا میں نے آنحضرتؐ کے لئے پانی وضو کا پس جب آنحضرتؐ نکلے پاخانہ سے فرمایا کہ کس نے رکھا ہے یہ پانی پس خبر دیئے گئے میں علی حضرتؐ نے کہ خداوندا سمجھ دے ابن عباسؓ کو دین میں[1] (بخاری)

۵۸۶۹ :۔ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرتؐ لیتے تھے انکو اور امام حسنؓ کو پھر کہتے خداوندا دوست رکھ[2] تو ان دونوں کو اس لئے کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو اور ایک روایت میں ہے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لیتے مجھ کو اور بٹھاتے مجھ کو اپنی ران پر اور بٹھاتے حسنؓ بن علیؓ کو اپنے دوسرے ران پر پھر ملاتے دونوں پھر فرماتے خداوندا مہربانی کر ان دونوں پر اس واسطے کہ میں مہربانی کرتا ہوں ان دونوں پر (بخاری)

۵۸۷۰ :۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر اور امیر

---

[1] طرف سینہ اپنے کے، سینہ سے لگانا اشارہ تھا طرف اس کے کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت تھی، [2] سمجھ دے ابن عباسؓ کو دین میں اسی دعا کی برکت سے ابن عباسؓ بڑے عالم ہوئے اور قرآن کی تفسیر اکثر ان ہی سے روایت ہے، [3] خداوندا دوست رکھ اس حدیث سے حسنین علیہما السلام کی بڑی فضیلت نکلی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی محبت اور ان کے محب کی محبت کی خدا تعالےٰ سے دعا کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حب بھی اللہ عزوجل کی ایک صفت ہے مثل اور صفات باری تعالےٰ اور کئی بار گذرا کہ صفات باری تعالےٰ پر ویسا ہی ایمان لانا چاہیئے جیسے نازل ہوا ان کے ساتھ قرآن مجید اور وارد ہوئیں ان کے ساتھ اخبار صحاح بغیر اس کے کہ تشبیہ دی جائے اسکی صفتوں کو صفت مربوبین و مخلوقین سے بلکہ ہمارا قول منتہے ہونا چاہیئے اس پر جتنا کہا ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ نے بغیر زیادت کے اور اضافت کی طرف اس کے اور بغیر تشبیہ اور تحریف اور تبدیل اور تفسیر کے اور بغیر اسکے کہ تاویل کریں ہم الفاظ خبر کو ان معنوں سے کہ معروف ہیں عرب کے نزدیک با وضع کریں اسکے لئے کوئی تاویل منکر جو قابل انکار ہو اور ہمارا یہ کام ہے کہ تفویض کریں ہم انکے علم کی حقیقت کو اللہ کی طرف اور کہیں ہم جیسے کہ خبر دی اللہ نے راسخین فی العلم کے قول کی کہ وہ کہتے ہیں کہ امنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب، ؛

بَعَثَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِّلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ اُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ۔

۵۸۷۱۔ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهٖ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۸۷۲: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ

کیا اس لشکر پر اسامہ[۱] بن زید کو پس طعن کیا بعض لوگوں نے بیچ امارت اسامہ بن زیدؓ کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تم کہ طعن کرتے ہو ان کی امارت میں پس تحقیق تھے تم کہ طعن کرتے تھے تم بیچ امارت باپ اسکے کے پہلے اس سے کہ قسم خدا کی تحقیق تھا باپ اس کا لائق امارت کے اور تحقیق تھا محبوب ترین لوگوں سے طرف میری اور تحقیق یہ جملہ محبوب ترین لوگوں سے ہے نزدیک میرے پیچھے باپ اپنے کے (بخاری مسلم) اور بیچ ایک روایت مسلم کے مانند اسکے ہے اور آخر حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا وصیت کرتا ہوں میں تمکو پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہارے سے ہے۔

۵۸۷۱۔ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کہ زید بن حارثہؓ غلام آزاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ تھے ہم پکارتے اس کو مگر زید[۲] بن محمد یہانتک کہ اترا قرآن اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ[۳] (بخاری مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ جس کا سرا یہ ہے، کہا واسطے علیؓ کے تو میرے سے ہے بیچ باب بلوغ صغیر اور حضانیہ اس کی کے۔

دوسری فصل

۵۸۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں روز عرفہ کے اور آنحضرتؐ اپنی اونٹنی قصوا[۴] پر سوار تھے خطبہ پڑھتے تھے پس سنا میں نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو اے لوگو تحقیق

---

[۱] اسامہ بن زیدؓ کو، پہلے آپؐ نے زید کو لشکر کا سردار کر کے شام میں بھیجا وہ شام میں شہید ہوئے اس لئے آنحضرتؐ نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری انکے بیٹے کو دی تاکہ انکا رنج کم ہو اور اس لئے کہ وہ لڑائی میں بہ نسبت اوروں کے زیادہ کوشش کرینگے، تو بعض لوگ بولے ایک نوجوان کو بڑے بڑے مہاجرین و انصار کا آپنے افسر کیا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی، [۲] مگر زید بن محمد، یعنی زید کو آنحضرتؐ کا بیٹا کہتے تھے اس لئے کہ آنحضرتؐ نے ان کو متبنیٰ بنایا تھا اور عرب متبنی کو بیٹا کہتے تھے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں واسطے آگاہ کرنے اس بات کے ہے کہ مولیٰ آدمی کا اسکے اہل بیت سے ہے، [۳] یعنی پکارو انکو انکے باپوں کی طرف نسبت کر کے، [۴] قصوا پر سوار تھے، کہ نام اسکا قصوا تھا قصوا اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے کانوں کے کونے کٹے ہوں اور آنحضرتؐ کی اونٹنی کے کان کٹے نہ تھے بلکہ وہ پیدائش میں اسی طرح کی تھی زیادہ دوڑتی تھی اسواسطے اسکو قصوا کہتے ہوں گے۔

فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۷۳: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۷۴: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۷۵: وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

میں نے چھوڑی ہے درمیان تمہارے وہ چیز کہ اگر پکڑے رہو گے تم اسکو ہرگز نہ گمراہ ہو گے تم کتاب اللہ[1] اور عترت[2] اپنی کو اہل بیت اپنے (ترمذی)

۵۸۷۳ - اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں چھوڑتا ہوں تم میں وہ چیز کہ اگر پکڑے رہو گے تم اس کو ہرگز گمراہ نہیں ہوتے پیچھے میرے[3] ایک ان میں[4] سے بڑی ہے دوسری سے کتاب اللہ کو وہ مانند رسی کے ہے دراز کی گئی ہے آسمان سے طرف زمین کی اور اپنی عترت کو اہل بیت میرے ہیں اور ہرگز نہیں جدا ہوں گے کتاب اللہ اور عترت میری یہاں تک کہ آئیں گے میرے پاس حوض کوثر پر پس نظر کرو کیونکہ خلیفہ ہو گے تم میرے ان دونوں چیزوں میں (ترمذی)

۵۸۷۴ - اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کے کہ میں لڑنے والا ہوں[5] اس شخص سے کہ لڑے ان سے اور صلح کرنے والا ہوں اس شخص سے کہ صلح کرے ان سے (ترمذی)

۵۸۷۵ - اور جمیع بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ کہا داخل ہوا میں ہمراہ پھوپھی اپنی کے حضرت عائشہؓ کے پاس پس پوچھا میں نے کون سا لوگوں میں بہت پیارا ہے طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا عائشہؓ نے کہ فاطمہؓ پس پوچھا گیا عائشہؓ سے کہ مردوں میں سے کون بہت پیارا تھا کہا[6] عائشہؓ نے خاوند ان کا (ترمذی)

---

[1] کتاب اللہ عترت الخ اللہ کی کتاب کے ساتھ تمسک یہ ہے کہ اس کے حکموں کو بجا لاوے اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے اس سے باز رہے اور عترت کے ساتھ تمسک یہ ہے کہ ان سے محبت رکھے اور ان راہ روشن پر چلے، [3] پیچھے میرے یعنی بعد وفات میری کے، [4] ایک ان میں سے کہ وہ کتاب اللہ ہے، [2] دوسرے سے کہ وہ عترت ہے اس حدیث میں ارشاد ہے کہ میرے بعد ان کے حقوق کی خوب رعایت کرنا، [5] میں لڑنے والا ہوں، مطلب یہ ہے کہ جس نے ان سے دوستی کی اس نے مجھ سے دوستی کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے میرے ساتھ دشمنی کی، [6] کہا عائشہؓ نے الخ یہاں سے حضرت عائشہ کا انصاف اور صداقت معلوم ہوئی کہ کیا جواب دیا باوجودیکہ جگہ یہ تھی کہ کہتی میں اور میرا باپ۔ اور یہ بعید نہیں کہ اگر فاطمہؓ سے پوچھتے تو وہ کہتیں کہ عائشہؓ اور میرا باپ ان کے بہت پیارے تھے، ٭

۵۸۷۶۔ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أٰذٰى عَمِّي فَقَدْ أٰذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ۔

۵۸۷۷۔ وَعَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۷۸۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى أَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَأَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً

۵۸۷۶۔ اور عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ تحقیق عباسؓ چچا آنحضرتؐ کے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ بیچ غضب کے لائے گئے[1] تھے اور میں تھا آنحضرتؐ کے پاس غضب میں ڈالا تجھ کو کہا عباسؓ نے یا رسول اللہ کیا حال ہے واسطے ہمارے[2] اور واسطے قریش[3] کے جس وقت ملتے ہیں وہ آپس میں تو ملتے ہیں ساتھ چہروں تروتازہ کے اور جس وقت ملتے ہیں ہم سے ملتے ہیں بغیر اس صفت[4] کے پس غصہ ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ بہت سرخ ہوگیا چہرہ حضرتؐ کا پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہیں داخل ہوگا کسی شخص کے دل میں ایمان یہانتک کہ دوست رکھے تم کو واسطے[5] خدا اور رسول اسکے کے پھر فرمایا آگاہ رہو اے لوگو جو کوئی ستاوے میرے چچا کو پس گویا کہ ایذا دی مجھ کو اس لئے کہ نہیں[6] ہے چچا مرد کا مگر مانند باپ اسکے کے (ترمذی) اور مصابیح میں مطلب سے ہے۔

۵۸۷۷۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عباسؓ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں (ترمذی)

۵۸۷۸۔ اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباسؓ کے جس وقت کہ ہو صبح پیر کے دن کی پس آ تو میرے پاس اور اولاد تیری یہانتک کہ دعا کروں میں واسطے تمہارے ساتھ دعا کے کہ نفع دے تجھ کو اللہ بسبب اسکے اور نفع دے اولاد تیری کو (کہا ابن عباسؓ نے) پھر صبح کو عباسؓ اور آئے ہم ہمراہ انکے اور اوڑھائی حضرتؐ نے ہمکو چادر[7] اپنی پھر کہا یا الٰہی بخش واسطے عباسؓ کے اور اولاد اسکی کے بخشش ظاہر

---

[1] بیچ غضب کے لائے گئے تھے یعنی کسی نے ان کو غصہ دلایا تھا اور کچھ ایسا کام کیا تھا جو ان کی خفگی کا باعث تھا، [2] واسطے ہمارے یعنی واسطے گروہ بنی ہاشم کے، [3] اور واسطے قریش کے یعنی بقیہ انکے کے، [4] بغیر اس صفت کے یعنے بغیر خوشی اور کشادہ روی کے، [5] نہیں داخل ہوگا کسی شخص کے دل میں ایمان یہاں تک کہ دوست رکھے تم کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل بیت رضی اللہ تعالے عنہم کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور ان کی محبت یہی ہے کہ ان کی چال چلے، [6] نہیں ہے چچا مرد کا یہ مانند مگر باپ اسکے کے عباسؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے ان سے بعض لوگ خوشی سے نہ ملے تب انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ چچا ہر شخص کا اسکے باپ کے برابر ہوتا ہے بھلا کوئی کسی کی تعظیم کرے اور اس کے باپ کی تعظیم نہ کرے تو وہ شخص خوش نہ ہوگا، ؎

لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰھُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَۃَ بَاقِیَۃً فِیْ عَقِبِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۸۷۹ :- وَعَنْہُ اَنَّہٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۸۸۰ :- وَعَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ دَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّؤْتِیَنِیَ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۸۸۱ :- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ جَعْفَرٌ یُحِبُّ الْمَسَاکِیْنَ وَیَجْلِسُ اِلَیْھِمْ وَیُحَدِّثُھُمْ وَیُحَدِّثُوْنَہٗ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَنِّیْہِ بِاَبِی الْمَسَاکِیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۸۸۲ :- وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ جَعْفَرًا یَّطِیْرُ فِی

اور باطن کر نہ چھوڑے کسی گناہ کو یا الٰہی نگاہ رکھ اس کو بیچ اولاد اس کی[1] کے روایت کی ترمذی نے اور زیادہ کیا رزین نے اور کر دان بادشاہی باقی بیچ اولاد اس کی کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۷۹ :- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا جبرئیل کو دو بار[3] اور دعا کی اس کے لئے آنحضرتؐ نے دو بار (ترمذی)

۵۸۸۰ :- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا دعا کی میرے لئے رسول اللہ نے یہ کہ دیوے مجھ کو اللہ حکمت دو بار[4] (ترمذی)

۵۸۸۱ :- اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا تھے جعفرؓ دوست[5] رکھتے مسکینوں کو اور بیٹھتے تھے انکے پاس اور باتیں کرتے ان[6] سے اور مسکین باتیں کرتے ان سے اور تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کنیت کرتے[7] ان کو ابوالمساکین روایت کی یہ ترمذی نے۔

۵۸۸۲ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے جعفرؓ کو اڑتے ہوئے[8]

---

[1] یا الٰہی نگاہ رکھ اس کو بیچ اولاد اسکی کے یعنی اکرام کر اس کا اور نگاہ رکھ اس کو آفات اور بلیات سے تاکہ نہ ضائع ہووے بیچ حق اولاد اپنی کے [2] بیچ اولاد اس کی کے یعنی مدت مدید تک چنانچہ ایک مدت تک خلافت عباسیوں کے گھر میں رہی، [3] دیکھا جبرئیل کو یہ دو بارہ دیکھنا ابن عباسؓ کا جبرئیلؑ کو سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں بیان کیا ہے مگر ظاہر ہے کہ ابن عباسؓ نے جبرئیلؑ کو دحیہ کلبی کی صورت میں دیکھا ہوگا اور مخفی نہیں ہے کہ جبرئیل کو دحیہ کلبی کی صورت میں تو اور صحابہ کرتے تھے تو تخصیص کی وجہ کیا ہوئی اور جواب یہ ہے کہ ابن عباسؓ نے جبرئیلؑ کو دحیہ کلبی کی صورت میں عالم ملکوت میں دو بارہ دیکھا اور صحابہؓ عالم ناسوت میں دیکھا کرتے تھے، [4] دو بار، یعنی دو مجلسوں میں یہ دعا کی یا یہ کہ ایک بار حکمت کی دعا کی اور ایک بار فقہ کی، [5] دوست رکھتے یعنی بہت، [6] اور باتیں کرتے، یعنی تواضع اور غمخواری کرتے ان کی اور مسکنت ظاہر کرتے ان کے لئے، [7] کنیت کرتے تھے، یعنی بسبب اوصاف مذکور انکے کے جیسے حضرت علیؓ کو ابوتراب کہتے تھے، [8] اڑتے ہوئے، اس لئے جعفرؓ طیار کہلائے کہا طورپشتی نے جعفرؓ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے اور ان کو مسلمانوں نے امیر کیا زید بن حارثہؓ کے شہید ہونے کے بعد تو یہ لڑے اللہ عزوجل کی راہ میں یہاں تک کہ ان کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹ گئے اور حضرتؐ نے ان کو دیکھا فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہوئے ان کے دو پر تھے خون سے بھرے ہوئے، ❊

الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

۵۸۸۳ :- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۵۸۸۴ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَيَّ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ -

۵۸۸۵ :- وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۵۸۸۶ :- وَعَنْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

بہشت میں ساتھ فرشتوں کے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے -

۵۸۸۳ :- اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں سردار ہیں بہشت[1] کے جوانوں کے (ترمذی)

۵۸۸۴ :- اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حسنؓ اور حسینؓ پھول ہیں میرے دنیا سے (ترمذی) اور گزری یہ حدیث فصل پہلی میں -

۵۸۸۵ :- اور اسامہ بن زیدؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رات کو آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات بسبب بعض حاجت کے پس نکلے نبی[2] صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ لپیٹے ہوئے تھے ایک چیز پر کہ نہیں جانتا تھا میں کہ کیا ہے وہ چیز پس جب فارغ ہوا میں اپنی حاجت سے کہا میں نے کیا ہے یہ چیز کہ تم لپیٹنے والے ہو اس پر پس کھولا حضرتؐ نے اس کو پس ناگہاں[3] حسن اور حسینؓ اوپر دونوں کولہوں انکے کے تھے پس فرمایا یہ دونوں بیٹے ہیں اور بیٹے بیٹی میری کے خداوندا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو پس دوست رکھ تو ان دونوں کو اور دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے ان دونوں کو (ترمذی)

۵۸۸۶ :- اور حضرت سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ کہا داخل ہوئی میں اوپر سلمیٰ کے اور وہ رہی تھیں پس کہا میں نے کس چیز نے رلایا تمکو کہا دیکھا میں نے رسول اللہ[4] کو خواب میں اور انکے سر اور داڑھی مبارک پر خاک تھی پس کہا میں نے کہ کیا ہوا تم کو یا رسول اللہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ حاضر ہوا تھا میں

---

[1] سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے، یعنی یہ افضل ہیں ان سے کہ جوان مرے راہ خدا تعالیٰ میں کیونکہ دوسری حدیث میں ابوبکرؓ اور عمرؓ کی نسبت سیدا کہول اہل جنت آیا ہے یعنی یہ دونوں جنتیوں کے ادھیڑوں کے سردار ہونگے، [2] پس نکلے آنحضرتؐ یعنی اپنے گھر سے، [3] پس ناگہاں یعنی دونوں صاحبزادے دونوں طرف گود میں

[illegible]

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

۵۸۸۷۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

۵۸۸۸۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ۔

حسینؓ کے قتل میں الخ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ۔

۵۸۸۷ ۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا شخص تمہارے اہل بیت میں سے محبوب تر ہے طرف تمہاری فرمایا حسنؓ اور حسینؓ اور تھے آنحضرتؐ کہ فرماتے فاطمہؓ کو بلا میرے لئے دونوں میرے بیٹوں کو پس سونگھتے حسنؓ اور حسینؓ کو[1] اور گلے سے لگاتے ان کو طرف اپنی (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ۔

۵۸۸۸ ۔ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑھتے تھے ہمارے آگے ناگہاں آئے حسنؓ اور حسینؓ تھے ان دونوں پر کرتے سرخ چلتے تھے دونوں اور گر گر پڑتے تھے[3] زمین پر پس اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے پس اٹھالیا ان کو اور رکھا ان دونوں کو آگے اپنے پھر کہا سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوائے اس کے نہیں کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہیں[4] دیکھا میں نے طرف ان دونوں لڑکوں کے کہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے پس نہ صبر کر سکا[5] میں یہاں تک کہ موقوف کی میں نے بات[6] اپنی اور اٹھایا میں نے ان دونوں کو (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

---

[1] حاضر ہوا میں حسینؓ کے قتل میں اب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کے شہید ہونے سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کمال تشویش ہوئی تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ جب امام علیہ السلام کا حال سنے تو افسوس کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے اور ہر سال واقعہ کربلا کی نقل کرنا گویا ہر سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روح کو رنج پہنچانا ہے، [2] پس سونگھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسنؓ اور حسینؓ کو یعنی اس لئے کہ وہ پھول تھے ان کے، [3] اور گر پڑتے تھے زمین پر، یعنے بسبب صغر سنی اور کمزوری انکی کے، [4] فتنہ ہیں، یعنی محل آزمائش اور امتحان تمہارے کے ہیں اور امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کے بیچ قلب مبارک آنحضرتؐ کے تھا اور شفقت اور رحمت اولاد اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کے ہے اور عمل خطبہ میں جائز ہے پس یہ قسم داخل عبادات سے ہوا اور منبر سے اترنا آنحضرتؐ کا تواضع تھا اور تنبیہ کرنی اصحابؓ کو تاکہ اوپر ارتکاب ایسے عمل کے عادت نہ پکڑیں اور سہل نہ جانیں اور بہانہ نہ پکڑیں مقام عالی سے اترنے میں اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی کا ہے اور ظاہر کرنا محبت کا، [5] پس نہ صبر کر سکا میں، یعنی بسبب محبت ان کی کے، [6] بات اپنی، کہ نصیحت امت کو اور بیان احکام وامر ونواہی کرتا تھا، ؎

۵۸۸۹ :۔ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۵۸۹۰ :۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۵۸۹۱ :۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّيْ دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ

۵۸۸۹ :۔ اور حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے دوست رکھا اللہ تعالیٰ کو اس شخص نے کہ دوست رکھا حسینؓ کو حسینؓ سبط ہے اسباط[1] سے (ترمذی)

۵۸۹۰ :۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا حسنؓ مشابہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس چیز میں کہ درمیان سینہ کے ہے سر تک اور حسینؓ مشابہ ہے[2] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس چیز میں کہ ہے سینہ سے نیچے (ترمذی)

۵۸۹۱ :۔ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے اپنی ماں سے کہا کہ چھوڑ دے[3] مجھ کو جاؤں میں نبی صلعم کی خدمت میں اور نماز پڑھوں میں انکے ساتھ مغرب کی اور سوال کروں میں ان سے یہ کہ بخشش کی طلب کریں خدا سے واسطے میرے اور واسطے تمہارے پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ادا کی میں نے ان کے ساتھ نماز مغرب کی پھر ادا کئے حضرتؐ نے نوافل[4] یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی پھر پھرے حضرتؐ نماز سے اور رجوع کی گھر کی طرف پس پیچھے پیچھے چلا میں حضرتؐ کے پس سنی حضرتؐ نے آواز میری پس فرمایا حضرتؐ نے کون ہے یہ تو حذیفہؓ ہے کہا میں نے ہاں حضرتؐ نے فرمایا کیا ہے حاجت تیری بخشے اللہ تجھ کو اور تیری ماں کو تحقیق یہ ایک فرشتہ ہے کہ نہیں اترا طرف زمین کے کبھی پہلے اس رات کے پروانگی طلب کی اس نے اپنے رب سے کہ سلام کرے مجھ پر اور خوشخبری دی مجھ کو ساتھ اس کے

[1] سبط ہے اسباط سے، اور سبط گروہ اور جماعت کو کہتے ہیں اور اسی سے ہے اسباط یعنی اولاد اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام کی غرض اسباط اولاد اسحٰق علیہ السلام کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشبیہ دی اسباط سے اور اس میں بشارت ہوئی کہ ان سے ایک بڑا گروہ پیدا ہوگا اور ایسا ہی ہوا اور سبط ولد کو بھی کہتے ہیں یعنی اس میں تاکید بھی ہوئی اُن کی بعضیت کی کہ وہ میری اولاد کی اولاد ہیں اور بعضوں نے کہا اسباط خاصۃ اولاد ہے اور بعضوں نے کہا اولاد اور بعض نے کہا اولاد بنات غرض سبط ان سب معانی میں مستعمل ہوتا ہے، [2] اور حسنؓ یہ دونوں ٹھہر اتے مل کر ساری حضرتؐ کی تصویر تھی، [3] چھوڑ دے مجھ کو، یعنی اذن دے مجھ کو شاید ان کی ماں ان کو اس وقت جانے سے روکتی ہوگی بسبب دور ہونے مسجد کے جیسے ماں باپ کی عادت ہوتی ہے، [4] ادا کئے حضرتؐ نے نوافل، اور اس حدیث میں فضیلت مشغول رہنے کی ہے ساتھ نوافل کے مابین مغرب اور عشاء کے اور اس کو احیاء مابین العشاء میں کہتے ہیں، ؎

نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۸۹۲ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۹۳ :- وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کہ فاطمہ سردار ہے بہشت کی عورتوں[1] کی اور تحقیق حسنؓ اور حسینؓ سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۹۲ :- اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اٹھائے ہوئے حسنؓ بن علیؓ کو اپنے کندھے پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری پر سوار ہوا تو اے لڑکے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اچھا سوار ہے وہ[2]۔ (ترمذی)

۵۸۹۳ :- اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ انہوں نے تنخواہ معین[3] کی اسامہ بن زید کے[4] لئے ساڑھے تین ہزار اور معین کی واسطے عبداللہ بن عمرؓ کے تین ہزار[5] پس کہا عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تم نے اسامہ بن زیدؓ کو مجھ پر[6] پس قسم خدا کی نہیں سبقت کی ہے اس نے مجھ سے طرف کسی مشہد[7] کے کہا عمرؓ نے اس سبب سے کہ زید محبوب تر تھا نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرے باپ سے اور تھا اسامہؓ محبوب تر نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تجھ[8] سے پس ترجیح دی میں نے محبوب[9] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کو اپنے محبوب پر (ترمذی)

---

[1] فاطمہؓ سردار ہے بہشت کی عورتوں کی، اس حدیث سے کمال فضیلت حضرت فاطمہ زہراؓ اور امامین ہمامین حسنین علیہما السلام الی یوم الدین کی ثابت ہوئی، [2] اور اچھا سوار ہے وہ، یعنی ایسا مرتبہ اور کسی کو کاہے کو ہوگا کہ محبوب خدا کے کاندھے پر سوار ہوا، [3] انہوں نے تنخواہ معین کی، یعنی اپنی خلافت میں، [4] اسامہ بن زیدؓ کے لئے، یعنی بیت المال سے واسطے قوت ان کی کے، [5] تین ہزار درہم، یعنی بہ نسبت اسامہ بن زیدؓ کے عبداللہ بن عمرؓ کے پانچ سو درہم کم مقرر کئے، [6] اسامہؓ کو مجھ پر، یعنی ان کا روزینہ مجھ سے کیوں زیادہ مقرر کیا، [7] طرف کسی مشہد کے، کہا طیبیؒ نے کہ مراد مشہد سے جگہ حاضر ہونے کی قتال کے لئے اور معرکہ کفار ہے، [8] تجھ سے، اور سبب کا یہ تھا کہ یہ دونوں اہل بیت میں سے تھے کہ مولیٰ قوم کا انہیں میں سے ہوتا ہے، [9] پس ترجیح میں نے، یعنی فضیلت سے قطع نظر کر کے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی رعایت کی، اس حدیث سے بڑی عمدہ منقبت نکلی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی، ؀

۵۸۹۴: وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ابْعَثْ مَعِيَ أَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَاللهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِيْ أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۸۹۵: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُوْ لِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۸۹۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى أَنَا الَّذِيْ أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيْهِ فَإِنِّيْ أُحِبُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۹۴: اور جبلہ بن حارثہؓ سے روایت ہے کہا کہ آیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا میں نے یا رسول اللہ بھیجو میرے ساتھ میرے بھائی زیدؓ کو فرمایا حضرتؐ نے وہ یہ ہے پس اگر جائے تیرے ساتھ تو منع نہیں کرتا ہوں[1] میں اسکو کہا زیدؓ نے یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی نہیں اختیار کرتا ہوں میں[2] تم پر کسی[3] کو کہا جبلہ نے پس جانی میں نے عقل اپنے بھائی کی بہتر اپنی عقل سے (ترمذی)

۵۸۹۵: اور اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے[4] کہا اسامہؓ نے جبکہ ضعیف ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری سے اترا میں اور اترے لوگ[5] مدینہ میں داخل ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ تحقیق چپ کئے گئے تھے وہ پس نہ بولے پس شروع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ رکھتے تھے دونوں ہاتھ اپنے مجھ پر اور اٹھاتے تھے ان دونوں کو پس پہچانا میں نے کہ وہ دعا کرتے ہیں میرے لئے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۹۶: اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دور کریں[6] اسامہ کا آب بینی کہا عائشہؓ نے چھوڑ مجھ کو تاکہ کروں میں یہ کام فرمایا حضرتؐ نے اے عائشہؓ دوست رکھ تو اسامہؓ کو اس لئے کہ میں دوست رکھتا ہوں اس کو (ترمذی)

---

[1] تو نہیں منع کرتا میں اسکو یعنی اس لئے کہ میں آزاد کر چکا ہوں، [2] تم پر یعنی تمہاری ملازمت پر، [3] کسی کو نہ بھائی کو اور نہ باپ کو، [4] اسامہ بن زیدؓ سے، اور اصل قصہ حضرت زیدؓ کا یہ ہے کہ یہ یمن کے باشندے تھے اور آٹھ برس کی عمر میں قیدیوں میں پکڑے آئے اور حکیم بن حزام حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے نے انکو حضرت خدیجہؓ کو دیا جب آنحضرتؐ کے نکاح میں آئیں تو انہوں نے زیدؓ آنحضرتؐ کو بخش دیا۔ اور آنحضرتؐ نے انکو آزاد کر کے اپنالی یا لک بنا لیا اور ام ایمن حبشی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا تھا انکا نکاح کر دیا اور اس سے اسامہؓ پیدا ہوئے یہ حاضر ہوئے بدر میں اور غزوات میں ان کے سوائے کسی اور صحابی کا نام قرآن مجید میں مذکور نہیں ہے اور یہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے پچپن برس کی عمر میں، [5] اترا میں اور اترے لوگ میں یعنی اس لشکر سے کہ آنحضرتؐ نے مجھ کو امیر بنا کر روانہ کیا تھا آپ کی سخت بیماری کی خبر سنکر واپس آگئے، [6] کہ دور کریں اسامہ کا آب بینی، یعنے ان کی ناک صاف کریں یہ اسامہؓ کی لڑکائی کا ذکر ہے،

۵۸۹۷ - وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذُكِرَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ۔

۵۸۹۷ - اور اسامہؓ سے روایت ہے کہا اسامہؓ نے کہ تھا میں بیٹھا ہوا[1] ناگہاں آئے علیؓ اور عباسؓ اس حال میں کہ چاہتے تھے طلب کرنا اذن کا اندر جانے کے لئے پس کہا دونوں نے واسطے اسامہؓ کے کہ اذن طلب کر ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا میں نے یا رسول اللہ علیؓ اور عباسؓ پروانگی مانگتے ہیں آنے کے لئے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا چیز لائی ہے[2] ان دونوں کو کہا میں نے نہیں فرمایا حضرتؐ نے ولیکن جانتا ہوں[3] میں پروانگی دے ان دونوں کو پس داخل ہوئے دونوں اور عرض کیا یا رسول اللہ آئے ہم آپکے پاس کہ پوچھیں ہم آپؐ سے کون شخص آپؐ کے اہلبیت میں سے محبوب تر ہے نزدیک آپ کے فرمایا فاطمہؓ بیٹی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہا علیؓ اور عباسؓ کہ نہیں[4] آئے ہم تمہارے پاس کہ پوچھیں ہم حال اہلبیت تمہارے کے سے فرمایا محبوب تر اہل میرے کا وہ شخص ہے کہ تحقیق انعام کیا خدا نے اس[5] پر اور انعام کیا میں نے اس[6] پر کہ وہ شخص اسامہ بن زیدؓ ہے کہا علیؓ و عباسؓ نے بعد ان کے کون ہے فرمایا حضرتؐ نے پھر علیؓ بن ابی طالب[7] ہے پس کہا عباسؓ نے یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنے چچا کو آخر اہلبیت اپنے کا فرمایا حضرتؐ نے کہ بلا شبہ علیؓ نے سبقت کی ہے تم پر ساتھ[8] ہجرت کرنے کے روایت کی یہ ترمذی نے اور ذکر کی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ بیچ کتاب الزکوٰۃ کے ۔

---

[1] تھا میں بیٹھا ہوا یعنے آنحضرتؐ کے دروازے پر اور اسامہ ان دونوں سے چھوٹے ہونگے: [2] کیا چیز لائی ہے یعنی کیوں آئے ہیں، [3] لیکن جانتا ہوں میں کہ کسی تقریب سے آئے ہیں، [4] نہیں آئے ہم یعنی آپؐ کی اولاد اور ازواج سے نہیں پوچھتے بلکہ متعلقین میں سے پوچھتے ہیں، [5] انعام کیا اس پر یعنی اسلام اور ہدایت کے ساتھ، [6] اور انعام کیا میں نے اس پر یعنی آزاد کر کر جاننا چاہیئے کہ انعام حق میں کا اور انعام آنحضرتؐ کا قرآن میں بہ نسبت زیدؓ کے کہ باپ اسامہؓ کا ہے مذکور ہے ولیکن انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹے پر ہے اس اعتبار سے آنحضرتؐ نے مصداق آیت کریمہ کا اسامہؓ کو ٹھہرایا، حاصل یہ کہ اگرچہ ورود حق کا بیچ حق زید کے ہے لیکن بیٹا اس کا تابع اس کا ہے بیچ حاصل ہونے دونوں انعاموں کے، [7] علی بن ابی طالب ہے نو بر نص جلی ہے اس پر کہ نہیں لازم آتی محبوبیت سے افضلیت اس لئے کہ علی افضل ہیں اسامہؓ اور زیدؓ سے بالاجماع [8] ساتھ ہجرت کے اور ایسے ساتھ اسلام کے، پس یہ واجب کرتا ہے تقدیم اجلیت کو کہ مترتب ہے اوپر افضلیت کے اور نظیر اس کی یہ ہے کہ حضرت عباسؓ اور ابوسفیانؓ اور بلالؓ حضرت عمرؓ کے دروازہ پر آئے اور اندر جانے کی اجازت طلب کی، جب حضرت عمرؓ کو ان کے جانے کی خبر ہوئی تو پہلے بلالؓ کو اجازت دی اس پر ابوسفیانؓ نے اعتراض کیا کہ اس نے مولی کو ان پر مقدم کر دیا حضرت عباسؓ نے فرمایا یہ ہماری جزا ہے ہم نے اسلام و ہجرت میں تاخیر کی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو اسامہؓ سے کمال محبت تھی ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۹۸:۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ فَرَاَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۹۹:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهٖ شَيْئًا قَالَ اَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تیسری فصل

۵۸۹۸۔ عقبہ بن حارثؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہ نماز پڑھی[1] ابوبکرؓ نے عصر کی پھر نکلے اس حال میں کہ راہ چلتے تھے اور ان کے ساتھ علیؓ تھے پس دیکھا ابوبکرؓ نے حسنؓ کو کھیل رہے ہیں ساتھ لڑکوں کے پس اٹھا لیا ابوبکرؓ نے حسنؓ کو اپنے کندھے پر اور کہا[2] فدا ہو باپ میرا یہ مشابہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں مشابہ ہے ساتھ علیؓ کے اور علی ہنستے[3] تھے (بخاری)

۵۸۹۹۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا لایا گیا نزدیک عبیداللہ[4] بن زیاد کے سر مبارک حضرت حسینؓ کا پس رکھا گیا سر حسینؓ کا بیچ طاس کے پس ہوا وہ شقی کہ چھیڑتا تھا ان کے سر کو ساتھ لکڑی[5] کے اور کہا بیچ حسنؓ حسینؓ کے کچھ[6] کہا انسؓ نے پس کہا میں نے قسم خدا کی تحقیق یہ تھے بہت مشابہ اہلبیت میں سے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا سر ان کا رنگا ہوا ساتھ وسمہ کے روایت کی یہ بخاری نے اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انسؓ نے تھا میں نزدیک ابن زیاد کے پس لایا گیا سر حسینؓ کا اس کے پاس پس شروع[7] کیا مارنا ساتھ چھڑی کے امام حسینؓ کی ناک میں اور کہتا تھا نہیں دیکھا[8] میں نے مانند اس کے حسن میں پس کہا میں خبردار تحقیق یہ تھا مشابہ ترین لوگوں کے ساتھ رسول خدا

---

[1] نماز پڑھی یعنی اپنے خلافت کے ایام میں، [2] اور کہا ابوبکرؓ نے یعنی ازراہ خوش طبعی کے، [3] علی ہنستے تھے یعنی ازراہ خوشی کے، [4] نزدیک عبیداللہ الخ اس بدتبار اور شمر اور لشکر ابن سعد اور قاتلین امام حسینؓ سے مختار بن عبید نے خوب عوض لیا لیکن آخر میں وہ بھی خراب ہو گیا اور نبوت کا دعویٰ کیا آخر مصعب بن زبیر کے مقابلہ میں مارا گیا اور اس عبید اللہ بن زیاد کو قتل کیا ابراہیم بن مالک بن اشتر نخعی نے ۶۷ھ میں زمین موصل میں، [5] لکڑی سے کہ اس کے ہاتھ میں تھی یعنی چھڑی کا سرا آپ کی بینی مبارک پر مارتا تھا، [6] اور کہا بیچ حسنؓ امام حسینؓ کے کچھ یعنی طعن کیا ان کے حسن میں اور ترمذی کی روایت آئندہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعریف کی اور مبالغہ کیا ان کے حسن و جمال میں مگر استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کے طریق پر کہ حاصل ہوئی اس بدبخت کو آپ کے قتل ہونے پر، [7] پس شروع کیا، اور طبرانی نے یوں روایت کیا ہے کہ شروع کیا عبیداللہ نے کہ رکھتا تھا چھڑی آپ کی آنکھوں اور ناک میں انسؓ کہتے ہیں میں نے کہا اٹھا چھڑی اپنی اس لیے کہ تحقیق دیکھا ہے میں نے منہ رسول خدا کا جگہ اس کے، [8] نہیں دیکھا میں نے، اور بزار کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انسؓ نے پس کہا میں نے عبیداللہ کو کہ بلاشبہ میں نے دیکھا ہے رسول اللہ کو کہ سونگھتے تھے جہاں کہ لگتی ہے چھڑی تیری کہا انسؓ نے پس ہٹا لی اس نے چھڑی اور ذخائر میں ہے عمارہ بن عمیر سے کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد اور اس کے یاروں کا، یعنی بعد مارے جانے کے پس تھا میں مسجد میں چبوترہ پر پس پہنچا میں طرف لوگوں کے اس حال میں کہ وہ کہہ رہے تھے وہ آیا

وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۵۹۰۰: وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَاَيْتُ حُلُمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حَجْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِیْ حَجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِیْ حَجْرِیْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِیْ حَجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَالَكَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ۔

صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔

۵۹۰۰: ام الفضل بیٹی حارث کی سے روایت ہے کہ وہ آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے دیکھا ہے ایک خواب برا آج کی رات فرمایا حضرتؐ نے اور کیا ہے خواب وہ کہا ام فضل نے دیکھا میں نے گویا ایک ٹکڑا آپؐ کے بدن مبارک سے کاٹا گیا ہے اور وہ رکھا گیا ہے میری گود میں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو نے خواب اچھا جنے گی فاطمہؓ بیٹا اگر چاہا خدا نے ہوگا[1] وہ تیری گود میں پس جنا فاطمہؓ نے حسینؓ کو پس تھا وہ میری گود میں جیسے کہ فرمایا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس آئی میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس رکھا میں نے حسینؓ کو آنحضرتؐ کی گود میں پھر میں دیکھنے لگی اور طرف پھر دیکھا میں نے ان کی طرف پس ناگہاں آنکھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈالتی تھیں آنسو کہا ام فضل نے پس کہا میں نے اے نبی اللہ قربان ہوں باپ ماں میرے تم پر کیا ہوا آپؐ کو کہ روتے ہو فرمایا حضرتؐ نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور خبر دی مجھ کو کہ تحقیق امت[2] میری نزدیک ہے کہ قتل کرے[3] گی اس بیٹے کو پس کہا میں[4] نے کہ اس بیٹے کو کہا انھوں نے ہاں اور دی مجھ کو جبرئیل نے مٹی اس[5] کی سرخ مٹی سے۔

www.kitabosunnat.com

بقیہ: پس ناگہاں ایک سانپ آیا کہ گھستا تھا سروں میں یہاں تک داخل ہوا عبیداللہ بن زیاد کی نتھنی میں اور ٹھہرا تھوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا یہاں تک کہ غائب ہوگیا پھر کہا لوگوں نے کہ وہ آیا پس کہا یہ دو بار یا تین بار روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ [1] ہوگا وہ تیری گود میں، یعنے رکھیں گے اس کو تیری گود میں بسبب قرابت کے تو اس کو تربیت کرے، [2] امت میری یعنے اجابت، [3] قتل کرے گی، یعنی از راہ ظلم کے، [4] پس کہا میں نے، یعنی بطریق تعجب و استبعاد کے، [5] مٹی اس کی، یعنے اس جگہ کی مٹی کہ جہاں قتل ہوں گے۔

۵۹۱ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ فَاَجِدُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاَحْمَدُ الْاَخِيْرَ۔

۵۹۲ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۳ :- وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

---

۵۹۱ :- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق انہوں نے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اس حالت کے کہ دیکھا ہے سونے والا ایک روز ایک وقت دوپہر کے پراگندہ[1] بال گرد آلودہ آپؐ کے ہاتھ میں ایک شیشہ ہے کہ اس میں خون ہے پس کہا میں نے ماں باپ میرے قربان ہوں تم پر کیسا ہے یہ شیشہ فرمایا آپؐ نے یہ خون حسینؓ کا ہے اور اس کے یاروں کا ہے ہمیشہ رہا میں چنتا اس کو ابتدا آج کے روز سے ابن عباسؓ نے کہا پس یاد رکھا میں نے اس وقت کو پس پایا میں نے کہ قتل کئے گئے حسینؓ اسی وقت (روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور اور روایت کی احمد نے حدیث اخیر۔

۵۹۲ :- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھو خدا کو بسبب اس چیز کے کہ پرورش کرتا ہے[2] تم کو نعمت سے پس رکھو مجھ کو بسبب دوستی خدا کے[3] اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو بسبب دوستی میری کے ' (ترمذی)

۵۹۳ :- اور ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا اس حال میں کہ وہ پکڑنے والے تھے کعبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے آگاہ ہو تحقیق مثل اہلبیت میرے کے تم میں مثال کشتی نوحؑ کی ہے جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح میں نجات پائی اور جو کوئی سوار نہ ہوا[4] اس میں ہلاک ہوا (احمد)

---

[1] پراگندہ بال، ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بیان جو حضرت امام حسینؓ پر رنج و تکلیف ہوئی اسکا حال دریافت کر کے عالم ارواح میں آپکو رنج ہوا اور معلوم ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ عبیداللہ بن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر اور خولے وغیرہ مردودوں نے باجازت یزید حضرت حسینؓ کو رنج پہنچایا پس مسلمان کو چاہیئے کہ ایسی حرکت نہ کرے جس میں حضرتؐ کو اور حضرتؐ کے اہلبیت کو دنیا میں یا آخرت میں رنج پہنچے اور کربلا کی ہر سال نقل کرنا گویا آپ کو ہر سال رنج پہنچانا ہے، [2] اور پرورش کرتا ہے تمکو یعنی طرح بطرح کی نعمتوں سے بموجب قول اللہ تعالٰی کے وما بکم من نعمۃ فمن اللہ، یعنی جو کچھ تم کو ملتی ہے نعمت پس اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور معنے حدیث کے یہ ہے کہ اگر تمہیں دوست رکھتے ہو تم اللہ تعالٰی کو مگر اس لئے کہ دیتا ہے تم کو نعمت تو پس دوست رکھو اس کو واللہ سبحانہ وتعالٰی محبوب لذاتہ وصفاتہ ہے نزدیک عارفین محبین کے برابر ہے کہ نعمت دے یا نہ دے پس یہ بطور قول اللہ سبحانہ کے ہے فلیعبدوا رب ہذا البیت، [3] بسبب دوستی خدا کے اس لئے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے اور اس لئے کہ فرمایا اللہ تعالٰی نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الآیۃ، [4] اور جو کوئی سوار ہوا جاننا چاہیئے کہ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کو موجب نجات فرمایا ویسے ہی اپنے اصحابوں کو موجب امن کا فرمایا ' ؎

بَابُ مَنَاقِبِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۹۰۴: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ۔

۵۹۰۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۹۰۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِي

بیان ہے بیچ مناقب بیویوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کے

پہلی فصل

۵۹۰۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے اپنے زمانہ میں مریمؑ بیٹی عمران کی سب عورتوں سے افضل اور امت محمدی میں خدیجہؓ سب عورتوں سے افضل ہے (بخاری مسلم) اور بیچ ایک روایت کے یوں آیا ہے کہا ابوکریب نے اور اشارہ[1] کیا وکیع نے طرف آسمان کے۔

۵۹۰۵: اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آئے جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہؓ ہیں[2] تحقیق آئیں ساتھ ان کے ہے پاس کہ اس میں سالن ہے یا طعام[3] پس جس وقت کہ آویں خدیجہ آپؐ کے پاس پس کہو اس پر سلام اس کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے اور خوشخبری دو ان کو ساتھ ایک گھر کے جنت میں موتی پولے سے نہ شور ہوگا اس گھر میں اور نہ رنج (بخاری مسلم)

۵۹۰۶: اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نہیں غیرت کی میں نے کسی پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے جس قدر کہ رشک کی گئی میں خدیجہؓ کو و لیکن تھے آنحضرتؐ کہ بہت یاد کرتے خدیجہؓ کو اور اکثر ذبح کرتے بکری کو پھر بہت سے ٹکڑے کرتے اس کے پھر بھیجتے حضرتؐ اس کے اعضاء کو بیچ ان عورتوں کے کہ دوستدار خدیجہؓ کی تھیں پس اکثر اوقات کہتی تھی میں آنحضرتؐ کو کہ گویا نہ تھی دنیا میں کوئی عورت مگر خدیجہؓ

---

[1] اور اشارہ کیا وکیع نے طرف آسمان و زمین کے واسطے بیان معنی دنیا کے یعنی بہتر ہے ان سے کہ آسمان و زمین کے بیچ میں ہیں اس حدیث سے معلوم کہ مریمؑ اور خدیجہؓ ہر ایک بہترین اپنی اپنی امتوں کی عورتوں سے تھیں، [2] تحقیق آئیں یعنی متوجہ ہوئیں مکہ سے، [3] سالن ہے یا طعام یہ شک راوی کو ہے اور آنا ام المومنین خدیجہؓ کا مکہ سے تھا غار حرا میں کہ آنحضرتؐ وہاں مشغول تھے عبادت میں ،

الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا الْخَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۰۷ :۔ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۰۸ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۰۹ :۔ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ

پس فرماتے آنحضرت خدیجہؓ تھی ایسی اور تھی میرے لئے اس سے اولاد لہ (بخاری مسلم)

۵۹۰۷ :۔ اور ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہؓ یہ جبرئیل علیہ السلام پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہؓ نے اور آپ دیکھتے تھے اس چیز کو کہ نہیں دیکھتی میں اس کو۔ (بخاری مسلم)

۵۹۰۸ :۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دکھلائی گئی تو مجھ کو خواب میں تین شب لاتا تھا تیری صورت کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑے کے ریشمی کپڑے سے پس کہا فرشتہ نے یہ صورت تیری بیوی کی ہے پس اٹھایا میں نے تیرے منہ سے کپڑا پس ناگہاں تو اب وہی صورت ہے پس کہا میں نے اگر ہے یہ نزدیک خدا کے جاری کریگا اس کو (بخاری مسلم)

۵۹۰۹ :۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا لوگ قصد کرتے تھے ساتھ اپنے تحفوں کے بیچ نوبت میری کے طلب کرتے تھے ساتھ اس قصد کے

لہ اور تھی میرے لئے اس سے اولاد حضرت خدیجہؓ بہت مالدار تھیں جب ان کا نکاح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا تو اپنا سب مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نثار کیا عورتوں میں سب سے پہلے وہی ایمان لائیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان سے بہت راضی رہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد سب انہیں سے ہوئی بیٹے حضرت قاسمؓ حضرت طیبؓ حضرت طاہرؓ تینوں بیٹے لڑکپن میں فوت ہو گئے چار بیٹیاں زندہ رہیں حضرت زینبؓ حضرت رقیہؓ حضرت ام کلثومؓ حضرت فاطمہؓ سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کسی کی اولاد باقی نہیں رہی لیکن حضرت ابراہیمؓ ماریہ قبطیہؓ سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حرم تھیں پیدا ہوئے تھے وہ بھی لڑکپن میں فوت ہو گئے خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجھ کو دو سبب سے خدیجہؓ کی محبت ہے۔ ایک تو یہ کہ اس میں خوبیاں بہت تھیں دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اسی سے باقی رہے گی، ؎۲ اس چیز کو یعنی جبرئیل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے اور میں نہیں دیکھتی تھی، ؎۳ اگر ہے یہ، یہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے یعنی اس خواب کی اگر کوئی تعبیر نہ ہوئی تو منقر نکاح ہوگا اس واسطے کہ پیغمبر کے خواب میں کچھ شک اور تردد نہیں ہوتا، ؎۴ لوگ قصد کرتے تھے، یعنے طلب کرتے تھے زیادہ ثواب ساتھ اپنے تحفوں کے بیچ روز نوبت میری کے یعنی پیشکش جو آنحضرت کے لئے لانے چاہتے تو دیتے اسی روز تک کہ نوبت حضرت عائشہؓ کی ہو اور آنحضرت کے پاس ہوں خدمت بابرکت میں لے جاویں،

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنَّ حِزْبَیْنِ فَحِزْبٌ فِیْہِ عَائِشَۃُ وَحَفْصَۃُ وَ
صَفِیَّۃُ وَسَوْدَۃُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَۃَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَ
حِزْبُ اُمِّ سَلَمَۃَ فَقُلْنَ لَہَا کَلِّمِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَلِّمُ النَّاسَ فَیَقُوْلُ مَنْ
اَرَادَ اَنْ یُّہْدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیُہْدِہٖ اِلَیْہِ حَیْثُ کَانَ فَکَلَّمَتْہُ
فَقَالَ لَہَا لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَۃَ فَاِنَّ الْوَحْیَ لَمْ یَاْتِنِیْ وَاَنَا فِیْ ثَوْبِ امْرَاَۃٍ اِلَّا عَائِشَۃَ قَالَتْ
اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اَذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ اِنَّہُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَۃَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَتْہُ فَقَالَ یَا بُنَیَّۃُ اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَاَحِبِّیْ ہٰذِہٖ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ فِیْ بَابِ بَدْءِ الْخَلْقِ بِرِوَایَۃِ اَبِیْ مُوْسٰی.

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۹۱۰:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ

رضا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہؓ نے کہ بیویاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نے کہ بیویاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو گروہ تھیںؓ پس ایک گروہ تھا بیں عائشہؓ اور حفصہؓ اور صفیہؓ اور سودہؓ تھیں اور گروہ دوسرا، ام سلمہؓ اور باقی بیویاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تھیں پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہؓ نے پس کہا ام سلمہؓ سے کہ عرض کرو رسول اللہؐ سے کہ کلام کریں لوگوں سے پس فرمائیں کہ جو کوئی چاہے کہ تحفہ بھیجے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس چاہیئے کہ بھیجے تحفہ طرف انکے جس جگہ کہ ہوں پس کلام کی ام سلمہؓ نے آنحضرتؐ سے اس بات میں پس فرمایا آپؐ نے ام سلمہؓ کو کہ ایذا نہ دے مجھ کو عائشہؓ کے مقدمہ میں اس لئے کہ وحی نہیں آتی ہے مجھ کو اس حال میں کہ میں بیچ لحاف کسی بیوی کے ہوں سوائے عائشہؓ کے کہا ام سلمہؓ نے توبہ کرتی ہوں میں طرف اللہ کے آپؐ کی ایذا سے یا رسول اللہ پھر ان عورتوں نے بلایا حضرت فاطمہؓ کو اور بھیجا طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کلام کیا فاطمہؓ نے آپؐ سے فرمایا آپؐ نے اے بیٹی میری کیا نہیں دوست رکھتی تو جس کو دوست رکھتا ہوں میں کہا فاطمہؓ نے ہاں فرمایا پس دوست رکھ تو (بخاری مسلم) اور ذکر کی گئی انسؓ کی کہ اس کے اول میں ہے یہ فضل عائشہؓ علی النساء رض بیچ باب بدء الخلق کے ساتھ روایت ابو موسےٰ اشعری کے۔

دوسری فصل

۵۹۱۰:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

لہ بیویاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو گروہ تھیں کہ متفق تھا مزاج ہر گروہ کا اور واسطے اس کی بیچ عشرت و صحبت کے، عہ یعنے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان کی سردار تھیں، عہ یعنے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، سہ دوست رکھ تو ان کو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کمال محبت تھی جس نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو برا کہا اور ان سے عداوت رکھی اس نے بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رنج دیا ۔۔

الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۱۱:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ جِبْرَئِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۱۲:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ إِنَّهَا بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

۵۹۱۳:۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

کہ کفایت[1] کرتا ہے تجھ کو جہاں کی عورتوں سے مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہؓ بیٹی خویلد کی اور فاطمہؓ بیٹی محمدؐ کی اور آسیہ عورت فرعون کی (ترمذی)

۵۹۱۱:۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ کہ جبرئیلؑ لائے صورت انکی بیچ کپڑے ریشمی سبز کے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یہ ہے بیوی تیری بیچ[2] دنیا اور آخرت کے (ترمذی)

۵۹۱۲:۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہنچی خبر صفیہؓ کو یہ کہ حفصہؓ نے کہا انکے حق میں تحقیق وہ بیٹی یہودی کی ہے پس روئیں صفیہؓ پھر داخل ہوئے ان پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ وہ رو رہی تھیں پس فرمایا آپؐ نے کہ کس چیز نے رلایا تجھ کو پس کہا صفیہؓ نے کہ کہا میرے حق میں کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بیٹی نبی کی[3] ہے اور بلاشبہ چچا تیرا البتہ نبی ہے اور تحقیق تو بیچے نبی کے ہے پس بسبب کونسی فضیلت کے فخر کرتی ہے حفصہؓ تجھ پر پھر فرمایا حفصہؓ کو ڈر تو خدا سے اے حفصہؓ (ترمذی، نسائی)

۵۹۱۳:۔ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہؓ کو اپنے پاس بیچ سال[4] فتح مکہ کے پس سرگوشی کی ان سے پس روئیں فاطمہؓ پھر بات کی ان سے پس ہنسیں فاطمہؓ وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا میں نے

---

[1] کفایت کرتا ہے، ابن ماجہ نے ابو موسیٰ سے مرفوعاً اس حدیث میں اتنا اور زیادہ کیا وفضل عائشۃ علی سائر النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام، [2] بیچ دنیا و آخرت کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا اور بہشت دونوں کے واسطے بی بی عائشہؓ کو پسند کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ بتایا ہے، [3] تحقیق تو بیٹی نبی کی ہے، حضرت صفیہؓ کا باپ حیی بن اخطب حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھا اور حضرت ہارونؑ بھائی تھے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے اس لحاظ سے جدا علیٰ ان کے پیغمبر ہوئے اور چچا بھی پیغمبر، [4] سال فتح مکہ کے، یہ وہم ہے کسی راوی کا کیونکہ یہ سرگوشی کی آپؐ نے حضرت فاطمہ زہراؓ سے مرض الموت میں، [5] یعنی پہچانا مناقب وفضائل ان چار عورتوں کا کہ اپنے غیر سے افضل ہیں، ؎

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُھَا عَنْ بُکَائِھَا وَضِحْکِھَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یَمُوْتُ فَبَکَیْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا مَرْیَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِکْتُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۹۱۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا اُشْکِلَ عَلَیْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا مِنْہُ عِلْمًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

۵۹۱۵:۔ وَعَنْ مُوْسٰی بْنِ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رونے انکے سے اور ہنسنے انکے سے پس کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہ خبر دی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ وفات پائیں گے عنقریب پس روئی میں پھر خبر دی[۱] مجھ کو کہ میں سردار ہوں بہشت کی عورتوں کی سوائے مریم بیٹی عمران کی پس ہنسی میں (ترمذی)

تیسری فصل

۵۹۱۴:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ مشتبہ ہوئے ہم پر کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں کوئی بات ہرگز پس پوچھا ہم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مگر کہ پایا ہم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس حدیث کا علم[۲] (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۹۱۵:۔ اور موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں[۳] نے کسی کو فصیح عائشہ رضی اللہ عنہا سے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے بیان ہے جامع مناقب کا۔

---

[۱] پھر خبر دی اور یہ منافی نہیں ہے اس روایت کی جس میں کہا حضرت فاطمہ زہرا کو کہ اول میرے اہل بیت میں سے تو ہی مجھ سے ملے گی کیونکہ آپ نے یہ دونوں باتیں ان کو فرمائیں اور مناسبت حدیث کی اس باب کے ساتھ ظاہر نہیں ہے بلکہ مناقب اہل بیت کے ساتھ اس حدیث کو زیادہ مناسبت ہے لیکن ذکر کیا اس کو بتقریب حدیث اول کے اس فصل سے کہ ذکر کیا اس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ ذکر خدیجہ اور مریم کے اور یہ فن ہے بدیع کلام سے پس ہوگی یہ تفصیل واسطے بعض اس چیز کے کہ اوپر گزری، [۲] علم یعنی حل اس اشکال کا کر دیتے بسبب وفور علم اپنے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور قوت اجتہاد سے حاصل ہوا تھا، [۳] نہیں دیکھا میں نے یہ مبالغۃً کہا یا حقیقۃً اس لئے کہ انہوں نے کسی کو زیادہ فصیح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہ دیکھا، ۱۲

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۹۱۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ فِیْ یَدِیْ سَرَقَۃً مِّنْ حَرِیْرٍ لَا اَھْوِیْ بِھَا اِلٰی مَکَانٍ فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْہِ فَقَصَصْتُھَا عَلٰی حَفْصَۃَ فَقَصَّتْھَا حَفْصَۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاکِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۹۱۷: وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ اَشْبَہَ النَّاسِ دَلًّا وَّسَمْتًا وَّھَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِّنْ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ اِلٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَیْہِ مَا تَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ فِیْ اَھْلِہٖ اِذَا خَلَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۹۱۸: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکُثْنَا حِیْنًا مَا

بیان ہے جامع مناقب کا

پہلی فصل

۵۹۱۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے[1] کہا دیکھا میں نے خواب میں گویا کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ہے ریشمی کپڑے کا قصد نہیں کرتا ہوں میں ساتھ اس ٹکڑے کے طرف کسی مکان کے جنت میں مگر کہ اڑتا ہے وہ ٹکڑا مجھ کو پس بیان کیا میں نے یہ خواب حفصہؓ سے پس عرض کیا حفصہؓ نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا آپ نے کہ بھائی تیرا مرد صالح ہے یا تحقیق عبداللہ مرد نیک بخت ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۱۷: اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہا تحقیق مشابہ تر ین لوگوں کا از روئے وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدھے کے ساتھ رسول اللہ کے بیٹا ام عبد کا ہے اس وقت سے کہ نکلتا ہے اپنے گھر سے اس وقت تک کہ پھرتا ہے طرف گھر کے[2] نہیں جانتے ہم کیا کرتا ہے اپنے گھر والوں میں اس وقت کہ تنہا ہوتا ہے (بخاری)

۵۹۱۸: اور ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ آیا میں اور بھائی یمن سے پس ٹھہرے ہم ایک مدت تک نہیں گمان کرتے تھے[3] ہم مگر یہ کہ عبداللہ بن مسعودؓ

---

[1] عبداللہ بن عمر بن قریشی عدوی ہیں اسلام لائے اپنے باپ کے ساتھ مکہ میں چھوٹی سی عمر میں اور حاضر ہوئے مابعد خندق کے سب جہادوں میں اور زاہد اور بڑی احتیاط والے کہا کہ جابر بن عبداللہؓ نے ہم میں سے کوئی نہیں مگر کہ جھکے اسکی طرف دنیا اور جھکا وہ دنیا کی طرف سوائے عمرؓ اور انکے بیٹے عبداللہ کے کہا نافع نے نہیں مرے ابن عمرؓ یہاں تک آزاد کئے ہزار بردے یا زیادہ اور سب حاجیوں سے پہلے پہنچتے جہاں آنحضرتؐ ٹھہرتے تھے عرفات وغیرہ میں ولادت ہوئی انکی ایک برس پہلے وحی کے آنے سے اور موت انکی ۷۳ھ میں ہوئی ابن زبیرؓ کے مارے جانے کے تین ماہ بعد اور وصیت کی انہوں نے کہ مجھ کو دفن کرنا حل میں پس نہ ہو سکا یہ بسبب حجاج کے اور دفن کئے گئے ذی طوی میں مہاجرین کے مقبرہ میں اور چوراسی[4] برس کی عمر ہوئی انکی۔ [2] نہیں جانتے یعنی ظاہر حال اسکا ہم پر ظاہر ہے وہ تو دلالت کرتا ہے اوپر خوب مستقیم ہونے اسکے کے آئندہ باطن کا حال ہم نہیں جانتے۔ [3] نہیں گمان کرتے تھے یعنی عبداللہ بن مسعودؓ خادم خاص تھے اور رات اور دن انکی آمد و رفت آنحضرتؐ کے گھر رہتی تھی تو ہر وقت استیذان میں حرج تھا اسلئے انکے لئے صرف اتنی بات تھی کہ پردہ اٹھانا تاکہ ہمکو معلوم ہو جائے کہ کوئی آتا ہے اور بعد اسکے اگر منع نہ کریں تو چلے آنا اس سے معلوم ہوا کہ یہ آنحضرتؐ کے اہلبیت میں تھے اور نہایت حاضر باش تھے ✿ ✿

نَرٰی اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۹۱۹:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَۃٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۹۲۰:۔ وَعَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَاَتَیْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَیْھِمْ فَاِذَا شَیْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَکَ لِیْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ قَالَ اَوَلَیْسَ عِنْدَکُمْ اِبْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالْوِ

ایک مرد ہے اہل بیت نبی صلعم کے سے بسبب اس کے کہ دیکھتے تھے ہم داخل ہونا انکی ماں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وقت بیوقت (بخاری ومسلم)

۵۹۱۹:۔ اور ابن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو قرآن کو ان چاروں سے عبداللہ بن مسعودؓ سے[1] اور سالم مولی ابو حذیفہؓ سے اور ابی بن کعبؓ سے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے (بخاری ومسلم)

۵۹۲۰:۔ اور علقمہ سے روایت ہے کہ آیا میں شام میں پس نماز پڑھی میں نے دو رکعت[2] پھر دعا کی میں نے کہ خداوندا میسر کر میرے لئے ہم نشین نیک بخت[3] پھر آیا میں ایک قوم کے پاس اور بیٹھا میں ان کے پاس پس ناگہاں ایک بوڑھا تحقیق آیا یہاں تک کہ بیٹھا طرف میرے پہلو کے کہا میں نے[4] کون ہے یہ کہا لوگوں نے یہ ابو درداؓ ہیں کہا میں نے بلاشبہ میں نے دعا کی تھی اللہ تعالیٰ سے یہ کہ میسر کرے میرے لئے ہم نشین نیک بخت پس میسر کیا تجھ کو میرے لئے پس کہا ابو درداءؓ نے کہ تو کون ہے کہا میں نے کہ ایک شخص ہوں اہل کوفہ سے کہا ابو درداء[5] نے کیا نہیں ہے تمہارے پاس بیٹا ام عبد[6] کا رکھنے والا حضرت کی پاپوشیں اور تکیہ اور لوٹا کل اور کیا نہیں ہے تم میں

---

[1] عبداللہ بن مسعودؓ سے الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہ چاروں اصحاب قرآن کے بڑے واقف تھے اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی استادی سند کردی تاکہ لوگ ان سے سیکھیں، [2] نماز پڑھی میں نے دو رکعت، یعنی دمشق کی مسجد میں، [3] ہم نشین نیک بخت، یعنے عالم یا علم یا ادا کرتے والا حق اللہ کا اور اس کے بندوں کا، [4] کہا میں نے بیٹھے لوگوں سے، [5] کہا میں نے ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، [6] بیٹا ام عبد کا الخ یعنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن ام عبد کنیت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اور غرض یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خدمت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتھ رہتے تھے آپ کی خلوتوں میں درست کرتے تھے بستر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور رکھتے تھے تکیہ آپ کا اور موجود کرتے آپ کے لئے پانی وضو کا جب اٹھتے آپ وضو کے واسطے اور لے لیتے پاپوشیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب آپ بیٹھتے اور پہناتے پاپوشیں آپ کی جب آپ اٹھتے تو ایسا شخص لائق ہے اس کے کہ ہو اس کے پاس علم شرعی، ۱۲

سَادَةِ وَالْمُطَهَّرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِيْ أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ يَعْنِيْ عَمَّارًا أَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۲۱:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ أَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِيْ فَإِذَا بِلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۲۲:۔ وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَّرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۲۳:۔ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا أَبَا مُوْسٰى لَقَدْ أُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وہ شخص کہ امان دی ہے اس کو خدا نے شیطان سے اوپر زبان پیغمبر اپنے کے یعنی عمار بن یاسرؓ کیا نہیں ہے تم میں بھید جاننے والا رسول خدا کا کہ نہیں ہے اس بھید کو سوائے اس کے یعنی حذیفہ (بخاری)

۵۹۲۱:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھائی گئی مجھ کو جنت پس دیکھا میں نے بیوی ابوطلحہ کی کو اور سنی میں نے آہٹ پاؤں کی آگے اپنے پس ناگہاں بلالؓ تھا (مسلم)

۵۹۲۲:۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ شخص کہا مشرکوں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کر تو اپنی مجلس سے ان لوگوں کو نہ دلیری کریں ہم پر کہا سعدؓ نے اور تھا میں اور ابن مسعودؓ اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سے اور بلالؓ اور دو شخص اور کہ میں نہیں نام لیتا انکا پس واقع ہوا بیچ خاطر رسول اللہ کے جو کچھ کہ چاہا خدا نے کہ واقع ہو پس سوچی آنحضرتؐ نے اپنے دل میں پس اتاری اللہ تعالیٰ نے آیت یہ آیت اور نہ ہٹا ان لوگوں کو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام چاہتے ہیں اپنی عبادت سے رضامندی اللہ کی (مسلم)

۵۹۲۳:۔ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اے ابوموسیٰ البتہ تحقیق دیا گیا ہے تو خوش آوازی جو حق آوازی داؤدؑ کی ہے (بخاری، مسلم)

۱؎ انکو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طیب مطیب، یعنی پاک پاک کیا گیا اور نہ بیٹھ سکے گئے شمار پر دو امر کہ نہ اختیار کیا اس میں سے بہتر کو، ۲؎ منجملہ ان اسرار کے یہ ہے کہ آپ نے انکو منافقوں کے نام بتلائے اور انکی نسب اور علامتیں، ۳؎ نہ دلیری کریں ہم پر، یعنی نہ ہو جرأت انکو ہم پر بیچ مخاطب و ہم کلام ہونے کے ساتھ ہمارے اگر چاہتے ہو کہ ایمان لائیں ہم تمہارے پاس، ۴؎ جو کچھ کہ چاہا خدا نے کہ واقع ہو، یعنی چاہا آنحضرتؐ نے کہ دور کریں ان کو بسبب استمالہ مشرکوں کے دل کے بطمع اس کے کہ ایمان لائیں، ۵؎ پس سوچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل میں، یعنی یہ کہ مسلمان اٹھ جائیں میرے پاس سے جب مشرک آئیں واسطے رعایت جانبین کے، ۶؎ دیا گیا ہے تو، ابوموسیٰ نہایت خوش آواز تھے آنحضرتؐ نے سفر میں ایک رات انکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہے گویا تیرا آواز بانسری ہے اور تیری آواز میں لحن داؤدی کا اثر ہے،

۵۹۲۴: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَۃٌ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَیْدٍ قِیْلَ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَیْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۹۲۵: وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ھَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْہَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰی لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا مِنْھُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ یُوْجَدْ لَہٗ مَا یُکَفَّنُ فِیْہِ اِلَّا نَمِرَۃٌ فَکُنَّا اِذَا غَطَّیْنَا رَاْسَہٗ خَرَجَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْہِ خَرَجَ رَاْسُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَاْسَہٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلَیْہِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَھُوَ یَھْدِبُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۹۲۶: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِھْتَزَّ

۵۹۲۴: اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمع کیا قرآن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار شخصوں نے[1] ابی بن کعب نے اور معاذ بن جبل نے اور زید بن ثابت نے اور ابوزید نے کہا گیا انس کو کون ہے ابوزید کہا انس نے ایک میرے چچاؤں میں سے ہے (بخاری مسلم)

۵۹۲۵: اور حضرت خباب بن ارت سے روایت ہے کہ کہا ہجرت کی ہم نے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ طلب کرتے تھے ہم رضامندی اللہ تعالیٰ کی پس واقع ہوا ثواب ہمارا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پس بعض ہم میں سے وہ ہیں کہ گزر گئے اس عالم سے اور نہیں کھایا اپنے اجر سے کچھ منجملہ ان کے مصعب بن عمیر ہیں مارے گئے روز احد کے پس نہ پایا انکے لئے کپڑا کہ کفن دیئے جائیں اس میں مگر ایک کملی پس تھے ہم جس وقت ڈھانکتے سر انکا تو کھلے رہتے پاؤں انکے اور جس وقت ڈھانکتے ہم پاؤں انکے تو کھلا رہتا سر انکا پس فرمایا نبی صلعم نے ڈھانک دو اس سے سر اسکا اور رکھ دو اسکے پاؤں پر اذخر اور بعض ہم سے وہ ہیں کہ پختہ ہوا انکے لئے میوہ انکا پس وہ چنتے ہیں اس میوہ کو[2] (بخاری مسلم)

۵۹۲۶: اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہلا عرش[3] بسبب مرنے سعد بن عبادہؓ کے

---

[1] چار شخصوں نے، اس حدیث سے بعض ملحدوں نے شبہ کیا ہے قرآن مجید کے تواتر میں حالانکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ سوائے ان چاروں کے اور لوگ حافظ نہ تھے مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کو جمع کرنے والوں میں سے ستر آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ کی وفات کے قریب ہوئی اور جوں مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے جب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا کس لئے کہ اجزاء قرآن کے ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموعی قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان اور ملحد نے اختلاف نہیں کیا، [2] پس وہ چنتے ہیں اس میوے کو یہ کنایہ ہے غنیمتوں سے کہ پایا ان لوگوں نے کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد اسلام کے تھے اور مصعبؓ جب شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پہ ڈالتے تھے اور جو پاؤں پہ ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کچھ میسر نہ ہووے تو کفن میں ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے، [3] ہلا عرش، سعد بن معاذؓ مدینے کے سردار تھے جنگ احد میں شہید ہوئے ان کی فضیلت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور عرش کا ہلنا اپنے ظاہر پر محمول ہے اس لئے کہ ممکن ہے کہ عرش میں ادراک اور تمیز ہو اور یہی ظاہر حدیث ہے، ؎

العرش لموت سعد بن معاذ وفي رواية اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ متفق عليه

۵۹۲۷ :- وعن البراء رضي الله عنه قال أهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة حرير
فجعل أصحابه يمسونها ويتعجبون من لينها فقال أتعجبون من لين هذه لمناديل
سعد بن معاذ في الجنة خير منها وألين متفق عليه -

۵۹۲۸ :- وعن أم سليم رضي الله عنها أنها قالت يا رسول الله أنس خادمك ادع الله
له قال اللهم أكثر ماله وولده وبارك له فيما أعطيته قال أنس فوالله إن مالي لكثير
وإن ولدي وولد ولدي ليتعادون على نحو المائة اليوم متفق عليه -

۵۹۲۹ :- وعن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال ما سمعت النبي صلى الله عليه
وسلم يقول لأحد يمشي على وجه الأرض إنه من أهل الجنة إلا لعبد الله بن سلام

اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ ہلا عرش رحمٰن کا بسبب مرنے سعد بن معاذ رضؓ کے، (بخاری، مسلم)

۵۹۲۷ :- اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہدیہ کیا گیا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑا ریشمی کپڑے کا پس ہوئے یار آنحضرتؐ کے کہ ہاتھ پھیرتے تھے اس پر اور تعجب کرتے تھے اس کی نرمی پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کیا تعجب کرتے ہو تم نرمی اس کی سے البتہ رومال[1] سعد بن معاذؓ کی جنت میں بہتر ہیں اس سے اور نرمی زیادہ (بخاری، مسلم)

۵۹۲۸ :- اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ انسؓ خادم آپؐ کا ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے کہا آپؐ نے یا الٰہی بہت[2] کر مال اس کا اور اولاد اس کی اور برکت دے اسکے لئے اس چیز میں کہ دی ہے تو نے اسکو کہا انسؓ نے پس قسم ہے اللہ کی بلا شبہ مال میرا نہایت بہت ہے اور تحقیق اولاد میری اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہیں گنتی میں مانند سو سے آج کے دن (بخاری، مسلم)

۵۹۲۹ :- اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نہیں سنا میں نے نبی صلعم کو فرماتے ہوں واسطے اس شخص کے کہ[3] چلتا ہو منہ زمین

---

[1] البتہ رومال، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سعد بن معاذؓ جنتی ہیں مجمع البحار میں ہے کہ یہ کپڑا جس پر صحابہؓ کو تعجب آیا تھا تھی والی دومۃ الجندل کے بھائی کی کہ خالد بن ولید نے اس کو قتل کیا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہدیہ لینا جائز ہے اگرچہ مشرک کا ہو کہ آپؐ نے مشرکین کے ہدیئے قبول فرمائے ہیں دوم یہ کہ جنت میں رومال بھی ہونگے سوم یہ کہ حضرت سعدؓ جنتی ہیں چہارم یہ کہ جنت کی ادنیٰ چیز بھی دنیا کی اعلیٰ چیزوں سے افضل اور بہتر ہیں اور کیونکہ نہ ہو کہ وہ باقی ہے اور یہ فانی، [2] بہت برکت کر، چنانچہ انسؓ ایک سو بیس[12] برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس[12] ان کے لڑکے پوتے پیدا ہوئے اور بصرہ میں ان کے کھجور کے باغ سال میں دو بار پھلتے تھے اور انکے بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جن کا شمار نہیں، [3] واسطے اس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر، اس کہنے سے نکل گئے عشرہ مبشرہ اس لئے کہ وہ ان سے پہلے ہو چکے پس گویا کہ کہا نہیں سنا میں نے واسطے اس شخص کے کہ وہ زندہ ہے اب روئے زمین پر اور کہا نوویؒ نے کہ نہیں ہے یہ مخالف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ابو بکر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابیوں کے جنتی ہونے اور انکے علاوہ اور بعض کے جنتی ہونے کی بشارت دی ہے اس لئے کہ سعدؓ نے نفی کی اپنے سننے کی اور انکے سننے کی نفی نہیں دلالت کرتی ہے اور نفی اور اثبات کا تعارض ہوتا ہے تو اثبات مقدم ہوتا ہے نفی پر انتہیٰ باقی رہی کلام سعد کے زندہ موجود ہونے میں پس اسکا دفع یوں ہو سکتا ہے کہ مراد انکے قول بمشی سے یہ ہو کہ واقع ہوئی (باقی بر صفحہ آئندہ)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۰: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ فَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيْ اِرْقَ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهُ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ

پر یہ کہ وہ اہل بہشت سے ہے مگر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو (بخاری، مسلم)

۵۹۳۰۔ اور حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہا میں بیٹھا ہوا مدینہ کی مسجد میں پس آیا شخص کہ اس کے چہرہ پر نشان خشوع کا تھا[1] پس کہا لوگوں نے یہ شخص اہل بہشت سے ہے پس نماز پڑھی اس نے دو رکعتیں[2] اختصار کیا ان میں[3] پھر نکلا وہ اور پیچھے پیچھے چلا اس کے میں پس کہا میں نے تحقیق تم جس وقت کہ آئے مسجد میں تو بعضوں نے کہا یہ شخص اہل جنت سے ہے کہا اس نے قسم خدا کی نہیں لائق کسی کے لئے یہ کہ کہے اس چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کروں گا میں تجھ سے کہ کیونکر ہے یہ انکار دیکھا میں نے ایک خواب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پس عرض کیا میں نے وہ خواب روبرو آپ کے اور دیکھا میں نے گویا کہ میں بیچ ایک باغیچہ کے ہوں ذکر کی عبداللہ نے کشادگی اس کی اور سبزی اس کی بیچ میں اس باغ کے ایک ستون ہے لوہے کا کہ نیچے کی جانب اس کی زمین میں ہے اور اوپر کی جانب اس کی آسمان میں اس کے اوپر ایک حلقہ ہے پس کہا گیا واسطے میرے چڑھ پس کہا میں نے نہیں طاقت رکھتا میں پس آیا میرے پاس ایک خادم پس اٹھائے اس نے کپڑے میرے پیچھے میرے سے پس چڑھا میں یہاں تک کہ پہنچا میں اوپر اس کے پس پکڑا میں نے حلقہ اس کا پس کہا مجھ کو مضبوط پکڑے رہو اس کو پس جاگا میں اس حال میں کہ وہ حلقہ میرے ہاتھ میں تھا پس بیان کیا میں نے اس کو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپؐ نے وہ باغ کہ دیکھا تو نے دین اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ہے عبارت ہے احکام و ارکان اس کے سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) بشارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت عبداللہ بن سلام کے لئے اس وقت کہ چلتے ہوں زمین پر بخلاف بشارت غیران کے اور اس سے جاتا رہتا ہے اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔

[1] اس کے چہرے پر نشان خشوع کا تھا ، یعنے سکون اور وقار اور حضور ،

[2] دو رکعتیں ، یعنی تحیۃ المسجد۔

[3] اختصار کیا ان میں ، یعنے ہلکی پڑھی قرأت ،،، ۔

عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۱ ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَيَشْتَكِيْ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اِنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۳۲ ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وثقی [1] ہے پس تو دین اسلام پر رہے، مرنے تک اور وہ شخص عبداللہ بن سلام تھا۔ (بخاری، مسلم)

۵۹۳۱ ۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بن شماس خطیب انصار کے [2] پس جبکہ اتری یہ آیت اے ایمان والو نہ بلند کرو آواز اپنی اوپر آواز نبی کے آخر آیت تک تو بیٹھ رہے ثابت اپنے گھر میں اور بلند کیا اپنے تئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے جانے سے پس پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے [3] پس فرمایا کیا حال ہے ثابت کا [4] کیا بیمار ہے پس آئے سعد بن رضی اللہ عنہ ثابت کے پاس اور ذکر کیا ان سے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا ثابت نے کہ نازل ہوئی یہ آیت اور تحقیق تم جانتے ہو اسے یا رو کہ میں بہت بلند ہوں تم میں از روئے آواز کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر پس میں اہل دوزخ سے ہوں [5] پس ذکر کیا سعد رضی اللہ عنہ نے یہ قول ثابت رضی اللہ عنہ کا رو برو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ وہ اہل بہشت سے ہے [6] (مسلم)

۵۹۳۲ ۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں اتری سورۂ جمعہ پس جبکہ اتری یہ

---

[1] اور وہ حلقہ عروہ وثقی ہے یعنی وہ حلقہ اسلام ہے ان دونوں حدیثوں سے عبداللہ بن سلام کا جنتی ہونا معلوم ہوا پہلی حدیث سے تو ظاہر ہے اور اس حدیث میں آپ نے فرمایا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے، [2] خطیب انصار کے، یعنی فصیح ان کی نثر میں جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہے نظم میں کلام کرنے والے کو ایسا ہی خطیب کہتے ہیں نثر میں کلام فصیح کرنے والے کو، [3] سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے یعنی اس لئے کہ وہ رئیس انکے تھے، [4] کیا حال ہے ثابت کا، یعنی ثابت کو کیا ہوا کہ وہ نہیں آتا کیا بیمار ہے ظاہر صدق حالی ثابت رضی اللہ عنہ کے نے تاثیر کی اور باعث آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبر پوچھنے کا ہوا کہ ان کا حال پوچھا اور سعد متحیر ہوئے جواب میں کچھ جواب ان کو نہ سوجھا، [5] میں اہل دوزخ سے ہوں کہ حبط ہوئے عمل ان کے جیسے کہ حکم کرتی ہے آیت کریمہ پس ثابت رضی اللہ عنہ یہ سمجھ کر بیٹھ رہے اور یہ نہ سمجھے کہ مراد اس سے بلند کرنا آواز کا ہے باختیار و قصد کہ مقتضے ہے بے ادبی کا، [6] بلکہ وہ اہل بہشت سے ہے، اس حدیث سے ثابت بن شماس کا جنتی ہونا معلوم ہوا۔

إِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۳:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهٗ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۳۴:۔ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا أَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهْ أَغْضَبْتُكُمْ

آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کہا صحابہؓ نے کون ہیں یہ جماعت کہ ہنوز نہیں ملے رسول اللہ کہا ابو ہریرہ نے کہ بیٹھے تھے درمیان ہمارے سلمان فارسی کہا ابو ہریرہ نے پس رکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا سلمان پر پھر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کے البتہ اس کو لیتے ایک شخص ان میں سے (بخاری مسلم)

۵۹۳۳:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی محبوب گردان[۲] اس چھوٹے سے بندے اپنے کو یعنی ابو ہریرہ کو اور محبوب گردان اسکی ماں کو طرف مسلمانوں کے اور محبوب گردان طرف ان کی مسلمانوں کو۔ (مسلم)

۵۹۳۴:۔ اور عائذ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ابو سفیانؓ[۳] گزرا سلمان اور صہیبؓ اور بلالؓ پر بیچ جماعت اور صحابہ کے پس کہا انہوں نے کہ نہیں لیا خدا تعالیٰ کی تلواروں نے گردن اس دشمن خدا کی سے جگہ لینے اپنے کے پس کہا ابو بکرؓ نے آیا کہتے ہو تم اس بات کو واسطے شیخ قریش کے اور سردار انکے پھر آئے ابو بکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی آنحضرتؐ کو پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے ابو بکرؓ شاید غصہ دلایا تو نے انکو البتہ قسم ہے[۴] اللہ کی اگر غصہ دلایا تو نے انکو البتہ تحقیق غصہ دلایا تو نے اپنے رب[۵] کو پس آئے ابو بکرؓ انکے پاس پس کہا

---

[۱] اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کے الخ ثریا اصل پروین ان چند ستاروں کا نام ہے جو نہایت متصل ہیں جیسے گل دستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا یہاں نظر نہیں کام کرتی ہے تو بھی فارسیوں کو نصیب ہوتا اس حدیث میں فارسیوں کو بار یک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت میں ملک فارس میں بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظمؒ اور امام بخاریؒ اور مسلم وغیرہم، [۲] یا الٰہی محبوب گردان، یہ مسلم کی حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے جس میں ابو ہریرہؓ کی والدہ کے مسلمان ہونے کا ذکر ہے اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا پھر کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اس نے مجھ سے، [۳] ابو سفیانؓ گذرا، یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ابو سفیانؓ کافر تھا اور صلح کر کے مسلمانوں میں آیا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی عزت حرمت رکھنا ضرور ہے اور ان کو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہے کہ ان کی ناخوشی سے خدائے تعالیٰ ناخوش ہو جاتا ہے، [۴] یعنی اس جہت سے کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالیٰ کے ہیں، [۵] یعنی اس جہت سے کہ رعایت کی تو نے جانب کافر کی، [۶] یعنی عذر خواہی کے لئے۔

قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَخِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۳۵:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۶:۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۷:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا حِينَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاءُهُمْ أَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمْ

اے بھائی تو میرے غصہ دلایا میں نے تم کو ؑ کہا انہوں نے نہ بخشے تجھ کو خدا تعالےٰ اے بھائی ہمارے (مسلم)

۵۹۳۵:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلعم سے فرمایا نشانی ایمان[1] کی محبت انصار کی ہے اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہے (بخاری مسلم)

۵۹۳۶:۔ اور براءؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے انصار نہیں دوست رکھتا انکو مگر مومن[2] اور نہیں بغض رکھتا ان سے مگر منافق[3] پس جو کوئی دوست رکھے انصار کو دوست رکھے گا اسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکھے گا انکو دشمن رکھے گا اسکو اللہ (بخاری مسلم)

۵۹۳۷:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق بعضے آدمیوں نے انصار میں سے کہا جس وقت کہ غنیمت دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو اموال ہوازن[4] سے وہ چیز کہ دی[5] پس شروع کیا دینا کتنے ایک شخصوں کو قریش میں سے سو اونٹ کا پس کہا ایک نے جماعت انصار میں سے کہ بخشے خدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے ہیں قریش کو اور ترک کرتے ہیں ہم کو اور تلواریں ہماری ٹپکتی ہیں انکے خونوں[6] سے پس خبر دیئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی پس کسی کو بھیجا آپؐ نے انصار کے پاس اور جمع کیا ان کو آپ نے بیچ خیمہ چمڑے کے سے اور نہ ملایا ساتھ انکے کسی کو سوائے انکے پس جب جمع ہوئے انصار آئے انکے پاس رسول اللہ پس کہا آنحضرتؐ نے کیا ہے یہ کہ پہنچی مجھ کو تمہاری جانب سے پس کہا داناؤں نے اے پر عقلمندوں ہمارے نے یا رسول اللہ پس نہیں کہا ہے کچھ اور لیکن کتنے ایک نو عمر اور جوانوں نے کہا کہ بخشے اللہ تم رسول اللہ

ع اور رنجیدہ ہو تم، [1] نشانی ایمان کی یعنی کمال ایمان کی نشانی، [2] مگر مومن یعنی کامل، [3] مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے مشابہ منافق کے، [4] اموال ہوازن سے کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہے، [5] وہ چیز کہ دے الخ اس عبارت میں اشارہ ہے کثرت اس اموال پر اس لیے کہ غنیمت جو حاصل ہوئی وہ بہت تھی چنانچہ مروی ہے کہ چھ ہزار بندی تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی کے اور کچھ اوپر چالیس ہزار بکریاں تھیں، [6] ان کے خونوں سے الخ یعنے ہماری تلواروں کے زور سے وے مسلمان ہوئے ہیں، ۔

يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ رَضِينَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۹۳۸ :- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۹۳۹ :- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ

صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیتے ہیں قریش کو اور چھوڑتے ہیں انصار کو اور تلواریں ہماری ٹپکتی ہیں ان کے خونوں سے پس فرمایا رسول اللہ نے کہ بلاشبہ دیتا ہوں[1] میں کتنے ایک شخصوں کو جدید العہد ہیں ساتھ کفر کے طلب کرتا ہوں میں الفت ان کی اسلام سے کیا نہیں راضی ہو تم اے انصار اس سے کہ مال لے جائیں لوگ اور پھرو تم طرف اپنے مکانوں کی مدینے میں ساتھ رسول اللہ کے کہا انہوں نے ہاں یا رسول اللہ تحقیق راضی ہوئے ہم (بخاری، مسلم)

۵۹۳۸ :- اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتی ہجرت[2] تو البتہ ہوتا میں ایک شخص انصار میں سے اور اگر چلیں لوگ[3] وادی میں اور چلیں انصار اور راہ یا درہ پہاڑ میں تو چلوں میں وادی انصار میں اور ان کے درے میں انصار[4] بمنزلہ استر کے ہیں اور باقی لوگ جیسے اوپر کا کپڑا تحقیق تم اے انصار دیکھو گے پیچھے میرے ترجیح[5] پس صبر کرنا تم یہاں تک کہ ملو تم مجھ سے حوض پر (بخاری)

۵۹۳۹ :- اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہا تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دن فتح مکہ کے پس فرمایا آپ نے جو

---

[1] دیتا ہوں میں، یعنی قریش نو مسلم ہیں انکو تازہ مصیبت پڑی ہے بھائی بند انکے لڑائیوں میں مارے گئے اسلام کی خوبی ان کے دلوں میں ابھی نہیں جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال مناسب تھا اور تم ایماندار لوگ ہو تم کو دنیا لینا مناسب نہیں قریش نے دنیا پائی تم نے مجھ کو پایا نہ ہے قسمت اس کی جس کو حصہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آویں ان حدیثوں سے انصاریوں کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی، [2] اگر نہ ہوتی ہجرت الخ یعنے انصاری اصحاب مجھ کو ایسے پسند خاطر ہیں کہ اگر ہجرت کی صفت مجھ میں موجود نہ ہوتی تو اپنی ذات کو انصاریوں میں شمار کرتا، [3] اور اگر چلیں الخ اس میں بیان ہے کمال عنایت کا انصار کے حال پر دین میں امت پر نبی کی اطاعت واجب نہیں تو اس حدیث میں اگر ظاہری راہ مراد ہے تو مطلب صاف ہے کہ دین کی بات نہیں اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ دنیاوی کاموں میں اور مباحات میں آپؐ کو انصاریوں کی خاطر داری منظور ہے یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہے، [4] انصار الخ یعنے بہت قریب ہیں طرف میرے لوگوں سے باعتبار مرتبہ کے، [5] دیکھو میرے پیچھے ترجیح الخ یعنی جو لوگ آپؐ کو ترجیح دیں گے تم پر یہ حدیث بھی معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا اس حدیث سے بڑی فضیلت انصار کی پائی گئی، ؛

مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَی السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِیْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْیَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْیُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِیْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْیَتِهٖ کَلَّا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَی اللّٰهِ وَاِلَیْکُمْ اَلْمَحْیَا مَحْیَاکُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُکُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یُصَدِّقَانِکُمْ وَیَعْذِرَانِکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۴۰:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی صِبْیَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِیْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِی الْاَنْصَارَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۹۴۱:۔ وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَکْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ یَبْکُوْنَ فَقَالَا مَا یُبْکِیْکُمْ قَالُوْا ذَکَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا

شخص کہ داخل ہوا[1] ابوسفیان کے گھر میں پس وہ امن میں ہے اور جو کوئی ڈال دے ہتھیار پس وہ بھی امان میں ہے پس کہا انصار نے اسے پر یہ شخص پس تحقیق پکڑا ہے اس کو مہربانی نے اپنی قوم پر اور رغبت نے اپنی بستی والوں پر اور اتری وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرمایا آپ نے انصار سے کہ کہا تم نے اوپر یہ شخص پکڑا اسکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور رغبت نے اپنی بستی والوں میں ایسا نہیں ہے بلا شبہ میں بندہ اللہ کا ہوں اور رسول اسکا ہجرت کی میں نے متوجہ ہو کر طرف اللہ کے اور طرف تمہاری جگہ زندگانی تمہاری کی ہے اور موت کی جگہ میری موت کی جگہ تمہاری ہے عرض کی انصار نے قسم ہے اللہ کی نہیں کہا ہم نے[2] مگر بسبب بخل کرنے کے ساتھ خدا کے اور رسول اسکے کے فرمایا آپ نے پس تحقیق اللہ اور رسول اسکا تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور قبول کرتے ہیں عذر تمہارا (مسلم)

۵۹۴۰:۔ اور انس رض سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا لڑکوں اور عورتوں کو پھرتے ہوئے طعام شادی سے پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا خدا گواہ ہے کہ تم محبوب ترین ہو لوگوں میں سے طرف میری خدا گواہ ہے کہ تم محبوب ترین ہو لوگوں میں سے طرف میری فرمایا[3] یہ انصار کو (بخاری مسلم)

۵۹۴۱:۔ اور انس رض سے روایت ہے کہ گزرے ابوبکر رض اور عباس رض انصار کی مجلس میں سے اس حال میں کہ اہل مجلس روتے تھے پس کہا ابوبکر رض اور عباس رض نے کس چیز نے رلایا تم کو کہا انصار نے یاد کی ہم نے مجلس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ نسبت اپنے پس آئے ایک ان دونوں

[1] جو شخص کہ داخل ہوا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار کا لشکر لے کر مکہ فتح کرنے کو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس رض کے وسیلے سے ابوسفیان رض راہ میں مسلمان ہوئے حضرت عباس رض نے عرض کی یا رسول اللہ ابوسفیان اپنی ناموری کو بہت چاہتا ہے کچھ کیجئے کہ مکہ میں اسکا نام ہو جائے تب آپ نے مکے میں یہ فرمایا کہ جو ابوسفیان رض کے گھر میں ہے وہ پناہ میں آیا، [2] نہیں کہا ہم نے، یعنی ہماری یہ بات طعنے کی راہ سے نہ تھی فقط ہم کو یہی خوف ہوا کہ کہیں آپ ہماری بستی چھوڑ کر مکے میں نہ رہ جائیں سو اب ہماری خاطر جمع ہوئی، [3] مراد رکھتے آنحضرت جماعت انصار کو یعنی سابقہ قول اپنے اللہم کے اور معنی اللہم کے یا تو قسم کے ہیں یا یہ معنی ہیں اسکے کہ خداوندا تو جانتا ہے میرے صدق کو اس چیز میں کہ کہتا ہوں میں کہ جب دیکھا آنحضرت نے اس جماعت کو اور خوش ہوئے انکے دیکھنے سے اور جوش محبت آیا تھا آنحضرت نے اس کی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو اس پر بسبب کمال عنایت اور کرمت کے ،

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوْصِيْكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۴۲ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ

میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی آپ کو انصار کے رونے کی پس باہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ تحقیق باندھا تھا اپنے سر پر کنارہ چادر کا پس چڑھے آنحضرتؐ منبر پر اور نہ چڑھے منبر پر بعد اس دن کے پس حمد کی اللہ کی اور ثناء کی اس پر پھر فرمایا آنحضرتؐ نے وصیت کرتا ہوں میں تم کو انصار کے واسطے اس لئے کہ وہ شکنبہ میرے[1] ہیں اور گھڑے میرے اور تحقیق ادا کیا انہوں نے اس حق کو[2] کہ ان پر تھا اور باقی رہا جو کچھ کہ انکے لئے ہے پس قبول کرو انکے نیک کاروں سے اور در گزر کرو ان کے بدکاروں کی کار بد سے (بخاری)

۵۹۴۲ :- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں کہ وفات پائی اس میں یہانتک کہ بیٹھے منبر پر پس حمد کی اور ثنا کی اس پر پھر کہا اس پر بعد حمد و ثنا کے جاتو کہ لوگ بہت ہونگے اور کم ہونگے انصار یہانتک کہ ہونگے لوگوں میں مثل نمک کے طعام[3] میں پس جو شخص کہ حاکم ہو تم میں سے کسی چیز کا کہ ضرر پہنچا اس میں کسی قوم کو اور نفع پہنچائے اس میں اور قوم کو پس چاہیئے کہ

[1] اس لئے کہ وہ شکنبہ میرے ہیں، یعنی رازدار میرے اور گھڑے میرے یعنی بھیدی میرے اور کرش ساتھ فتح کاف اور کسر راء کے اور وزن کتف کے اور ایک نسخہ میں ساتھ بجزم راء کے شکنبہ گائے بیل وغیرہ کا مانند معدہ کے آدمی کے لئے یعنی اوجھ اور عیبہ ساتھ فتح عین مہملہ اور جزم باء کے اور فتح یاء کے جامہ دان کہ اس کو بیگ کہتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ انصار دوست درونی اور محل سرا اور امانت اور اعتماد میرے کے ہیں تمام امور میں اور ان چیزوں کے ساتھ مشابہت اس لئے دی کہ گائے بیل وغیرہ جمع کرتے ہیں چارہ پانی اپنا اوجھ میں اور لوگ رکھتے ہیں کپڑے اپنے جامہ دانی میں اور عرب کنایہ کرتے ہیں قلب اور سینہ سے ساتھ کے اور کرش بمعنی عیال مرد اور اولاد چھوٹی اور جماعت کے بھی آیا ہے اور حمل کرتا اس معنی پر درست ہے یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میرے ہیں اور بمنزلہ اولاد اور چھوٹی اولاد میری کے ہیں جو محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کے اکثر ہوتے ہیں، [2] اس حق کو کہ ان پر تھا، یعنے مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف مال حاصل یہ کہ پورا کیا انہوں نے اس عہد کو کہ کیا تھا لیلۃ العقبہ میں ساتھ اترنے اس آیت کے ان اللہ اشتری الآیۃ یہ بیعت کی انہوں نے کہ ہم مدد کریں گے نبی کی طرف سے وعدہ جنت کے ملنے کا ہوا تھا سو آپؐ نے فرمایا کہ انصار نے اپنا وعدہ پورا کیا، [3] طعام میں، یعنی مسلمان بہت ہونگے اور روز بروز بڑھتے جائیں گے اور ہر طرف سے ہجرت کرکے آویں گے اپنے وطن چھوڑ کر اور کم ہو جائیں گے انصار اس لئے کہ اپنا بدل نہیں رکھتے کیونکہ انصار سے عبارت ہے اس جماعت صحابہؓ سے کہ جگہ دی انہوں نے آنحضرتؐ کو اور مدد کی آپؐ کی اور مسلمان کی اور یہ ایک چیز ہے ہو چکنے والی جو مرا پھر وہ کہاں اور یہ بات مہاجرین میں کہ مکہ سے ہمراہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آئے قائم ہے پس ظاہر یہ ہے کہ یہ پیشین گوئی ہے آنحضرتؐ کی طرف سے ساتھ (باقی بر صفحہ آیندہ)

مُسِيئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۴۳:۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۴۴:۔ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۴۵:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلَى الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيْ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ

قبول کرے وہ حاکم ان کے نیک کار سے اور چاہیئے کہ درگذر کرے ان کے بدکار سے[1] (بخاری)

۵۹۴۳:۔ اور زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی بخش واسطے انصار کے اور واسطے بیٹوں انصار کے اور واسطے پوتوں انصار کے (مسلم)

۵۹۴۴:۔ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین[2] گھر انصار کے بنو نجار ہیں پھر بنو عبد الاشہل پھر بنو الحارث بن خزرج پھر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلوں انصار کے بھلائی ہے (بخاری مسلم)

۵۹۴۵:۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہا بھیجا[3] مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زبیرؓ کو اور مقدادؓ کو اور ایک روایت میں ہے ابا مرثد بدلے مقداد کے پس فرمایا آپ نے کہ روانہ ہو تم یہاں تک کہ پہنچو تم روضہ خاخ میں ایک عورت ہے سوار اونٹ پر کجاوے میں بیٹھی ہوئی اس کے پاس ایک خط ہے پس لے لینا وہ خط اس سے پس روانہ ہوئے ہم درحالیکہ جلدی کرتے تھے ہمارے گھوڑے یہاں تک کہ پہنچے ہم روضہ خاخ تک پس ناگہاں پہنچے ہم اس عورت پر پس کہا ہم نے نکال تو اے عورت خط کو کہا اس عورت نے نہیں ہے میرے پاس کوئی خط پس کہا ہم نے کہ البتہ نکالے گی تو خط کو یا اتار دے گی تو کپڑے پس نکالا اس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) کثرت مہاجرین کے اور اولاد انکی کے اور فراخی ان کی کے شہروں میں اور ٹھہرتے اور ملک گیری کرتے اسکے کے بخلاف انصار کے کم ہوگا وجود ان کا اور بلا شبہ واقع ہوا جو کچھ خبر دی تھی اس کی مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے ۱۲

[1] گذر کرے ان کی بدکار سے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر انصار سے کچھ بدی ہوگئی ہو تو اس پر طعن درست نہیں ہے اور سوائے حدود کے ان کی خطاؤں کو نہ پکڑنا چاہیئے، [2] بہترین الخ مدینے میں انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے آپ کی مدد سب نے کی اس واسطے مجملاً تعریف کی مگر جن لوگوں سے زیادہ تر جاں نثاری ہوئی ان کے علیحدہ علیحدہ نام لے کر خوبی بیان کی، [3] بھیجا مجھ کو الخ ایک بار آپ نے ارادہ کیا کہ مکہ میں اچانک جا پہنچیں اور کافروں کو غافل پا کر ماریں حاطب نے یہ حال مکے والوں کو خط میں لکھ بھیجا آپ کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا تب ان کو بھیجا، ۱۲

الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ
بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ
أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُونَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَ
أَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا
يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ
الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ
اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا

پس لائے ہم اس خط کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہاں اس میں لکھی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے ہے طرف لوگوں
مشرکین اہل مکہ کے درحالیکہ خبر دیتا ہے حاطب [1] ساتھ بعض کاموں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اے حاطب یہ کیا کیا پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ جلدی نہ کیجئے [2] مجھ پر بلاشبہ میں ہوں ایک شخص چمٹایا گیا [3] قریش میں اور نہیں ہوں میں خاص
ان میں سے اور ہیں وہ لوگ کہ آپ کے ساتھ ہیں مہاجرین میں سے ان کے لئے قرابت ہے اہل مکہ کی ساتھ نگہبانی کرتے ہیں وہ مشرک
بسبب اس قرابت کے مال مہاجرین اور اہل وعیال انکے کی پس چاہا میں نے کہ جب فوت ہوئی مجھ کو قرابت النسب سے قریش میں یہ کہ کروں میں
انکے حق میں ایسا کام کہ نگہبانی کریں وہ بسبب اسکے میری قرابت کی کہ مکہ میں ہے اور نہیں کیا میں نے یہ امر بسبب کفر و ارتداد کے اپنے دین سے
اور نہ بسبب راضی ہونے کے ساتھ کفر کے بعد اسلام کے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حاطب نے بلاشبہ سچ کہا تم سے
پس کہا عمر رضی نے کہ چھوڑ دیجئے [4] مجھ کو یا رسول اللہ کہ ماروں میں گردن اس منافق کی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
حاطب حاضر ہوا ہے بدر میں اور کیا چیز معلوم کروا دی تجھ کو حقیقت حال کی شاید کہ اللہ تعالیٰ جھانکا ہوا اوپر اہل کے واجب ہو تمہارے

[1] ساتھ بعض کاموں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک روایت میں ہے کہ حاطب نے اس خط میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تیاری اور فوج کی آمادگی اور مکہ کی روانگی سے کافروں کو مطلع کر دیا ، [2] جلدی نہ کیجئے مجھ پر، یعنے مجھے فوراً سزا نہ دیجئے میرا حال سن لیجئے ، [3] ایک شخص ہوں چمٹایا گیا قریش میں، یعنی ان کا حلیف ہوں ، [4] اور یہ کہا عمر رضی نے باوجود تصدیق کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ خطاب کیا ان کے تصدیق تو عذر میں اس لئے کہ عمر رضی دین میں بہت قوی تھے اور اس وقت میں بعض لوگ تھے ہی ایسے کہ منسوب تھے طرف نفاق کے پس انہوں نے گمان کیا کہ جس نے مخالفت کی ان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہیں کیا انہوں نے اس پر پس اسی لئے پروانگی چاہی ان کے قتل کرنے کی اور اطلاق کیا ان پر منافق ہونے کا اس لئے کہ شاید انہوں نے دل میں اور کچھ رکھا ہو خلاف ظاہر کے اور عذر مذکور کیا ہو کچھ تاویل کر کے انتہیٰ ،

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۴۶:۔ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّونَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۴۷:۔ وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۴۸:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ قَالَ لَنَا

لئے جنت اور ایک روایت میں ہے پس تحقیق بخش دیا میں نے تم کو پس نازل کی اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اے ایمان والو نہ پکڑو میرے دشمنوں کو اپنے دشمنوں کو دوست (بخاری مسلم)

۵۹۴۶:۔ اور رفعہ بن رافع ؓ سے روایت ہے کہ آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جبرئیل نے کس مرتبہ میں رکھتے ہو تم اہل بدر کو اپنے بیچ میں فرمایا آپ نے گنتے ہی ہم انکو اپنے میں افضل مسلمانوں کا یا فرمایا کچھ اور کلمہ کہ وہ مانند اس کلمہ کے ہے کہا جبرئیل ؑ نے

۵۹۴۷:۔ اور حفصہ ؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ نہیں داخل ہوگا آگ میں اگر چاہا اللہ تعالےٰ نے کوئی شخص کہ حاضر ہوا بدر میں اور حدیبیہ میں حفصہ ؓ کہتی ہیں کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا نہیں ہے کہ تحقیق فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اور نہیں کوئی تم میں سے مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر فرمایا آپؐ نے پس نہیں سنا میں نے خدا تعالیٰ کو فرماتا ہے پھر نجات دینگے ہم ان لوگوں کو کہ تقوی کیا ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے نہیں پیٹھے گا دوزخ میں اگر چاہا خدا نے اصحاب سے شجرہ سے کوئی اور اصحاب

۵۹۴۸:۔ اور حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم روز حدیبیہ کے ایک ہزار چار سو فرمایا واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

لہ پردہ کھولنا درست ہے اور جاسوس کافر نہیں ہوتا مگر ایسی جاسوسی کہ مسلمانوں کے خلاف میں ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض مالکیہؒ کے نزدیک اسکا قتل بھی جائز ہے اگرچہ توبہ کرے اور شافعیؒ کے نزدیک اسکو سزا دیں قتل نہ کریں اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونیکا یہ مطلب ہے کہ آخرت میں انکو مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا میں سے مواخذہ ہوا اور مسطح کو حد پڑی وہ بدری تھا انتہی اور ایسے ہی طحطاویؒ لہ گنتے ہیں ہم انکو اپنے میں افضل مسلمانوں کا اس حدیث اور حدیث گذشتہ اور حدیث آئندہ سب سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیوں کے جو تین سو تیرہ یا تین سو پندرہ نفر تھے بڑے درجے کے ہیں اگر ان سے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہے آپکے چاروں خلیفہ بھی بدری ہیں جس نے ان پر طعن کیا اسنے اپنے ہی میں دخل ڈالا، سہ حکم ان ملائکہ کا، بدر کی لڑائی میں فرشتے آئے تھے اور آپکے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑتے تھے سو جبرئیل نے کہا کہ جیسا تم بدر والوں کو سب سے افضل جانتے ہو ویسے ہی ہم سب فرشتوں میں سے ان فرشتوں کو جانتے ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے تھے، سہ بدر میں اور حدیبیہ میں الخ

اُمَّتِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرُ اَہْلِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۹۴۹۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّصْعَدُ الثَّنِیَّۃَ ثَنِیَّۃَ الْمُرَارِ فَاِنَّہٗ یُحَطُّ عَنْہُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَکَانَ اَوَّلُ مَنْ صَعِدَھَا خَیْلُنَا خَیْلُ بَنِی الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّکُمْ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَیْنَاہُ فَقُلْنَا تَعَالَ یَسْتَغْفِرُ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لِیْ صَاحِبُکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ قَالَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْکَ فِیْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۹۵۰۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِاللَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَاھْتَدُوْا بِھَدْیِ عَمَّارٍ وَّتَمَسَّکُوْا

نے کہ تم آج کے دن بہتر ہی اہل زمین کے ہو (بخاری ومسلم)

۵۹۴۹۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چڑھے پہاڑی پر کہ نام اس کا ثنیۃ المرار ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ جھاڑے جائیں گے اس سے گناہ جیسے جھاڑے گئے بنی اسرائیل پس تھے اول ان لوگوں کے کہ چڑھے اس ثنیۃ پر گھوڑے ہمارے سوار بنی خزرج کے پھر پے در پے چڑھے لوگ سب پس فرمایا رسول اللہ نے ہر کوئی کہ ہے تم میں سے بخشا گیا ہے اس کو مگر صاحب اونٹ سرخ کا پس آئے ہم اس کے پاس اور کہا ہم نے آ تو تو بخشش مانگیں تیرے لیے رسول اللہ سے کہا اس نے کہ تحقیق اگر پاؤں میں گم ہوئے اپنے محبوب شتر سے طرف میری اس سے کہ بخشش چاہے میرے لئے یار تمہارا (مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث انسؓ کی کہ کہا آپ نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو یہ کہ پڑھوں میں تم پر سورۃ لم یکن اس باب میں کہ بعد فضائل قرآن کے مذکور ہے۔

دوسری فصل

۵۹۵۰۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا پیروی کرو تم ان شخصوں کی کہ بعد میرے خلیفے ہوں گے میرے یاروں سے وہ ہیں ابو بکرؓ اور عمرؓ اور سیرت پذیر ہو ساتھ سیرت عمار بن یاسرؓ کے اور چنگل مارو ساتھ عہد ابن ام عبد کے اور بیچ روایت حذیفہ

لہ جو کوئی چڑھے پہاڑی پر الخ آنحضرت ایک بار مدینے میں سے مکہ کو چلے راہ میں ایک ٹیلا آگے آیا جس کا نام ثنیۃ المرار تھا وہاں کافر مسلمانوں کے اترنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے تب آنحضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافروں کو دھمکانے کے لئے چڑھ جائیگا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے بنی اسرائیل یعقوب کی اولاد جو حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے انکو حکم ہوا تھا کہ کافروں کے شہر کے دروازے میں داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہوں اسی قصے کو آنحضرت نے بیان فرمایا۔ ٹہ مگر صاحب اونٹ سرخ کا یہ گنوار ٹیلے پر چڑھا اپنا اونٹ تلاش کرتا رہا معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی ہے۔ ۳ہ اور سیرت پذیر ہو، الخ یہ اشارہ ہے طرف حق ہونے خلافت امیر المومنین حضرت علیؓ کی لکہ ساتھ عہد ابن ام عبد کنیت ہے عبداللہ بن مسعودؓ کی اور مراد انکے عہد سے ان کا خلافت ہے پس اول انہوں ہی نے گواہی دی انکو یکی خلافت کی اور قائم کی اس پر دلیل یہ کہ نہیں پیچھے ڈالتے ہیں ہم اسکو کہ مقدم کیا اسکو رسول اللہ نے ہمارے دین کے کام یعنی نماز میں کیا نہ پسند کیا ہم ان کو اپنی دنیا کے واسطے۔

بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَفِیْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۵۱:۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۵۹۵۲:۔ وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِیْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِیْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِیْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِیْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لے آیا کہ جو کچھ کہ حدیث کرے تم کو ابن مسعودؓ پس راست کو جانو اس کو بدلے وتمسکوا بعہد ابن ام عبد کے (ترمذی)

۵۹۵۱:۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں ہوتا حاکم کرنے والا[1] کسی کو بغیر مشورے کے تو البتہ سردار کرتا میں ان پر بیٹے ام عبد کو (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۹۵۲:۔ اور خیثمہ بن ابی سبرہ سے روایت ہے کہ آیا میں مدینہ میں اور سوال کیا میں نے اللہ سے کہ میسر کرے میرے[2] لئے ہم نشین نیک بخت پس میسر کیا میرے لئے خدا نے ابو ہریرہؓ کو پس بیٹھا میں انکے پاس اور کہا میں نے درخواست کی اللہ تعالیٰ سے کہ میسر کرے میرے[3] لئے ہم نشین نیک پس توفیق کیا گیا تو میرے لئے پس کہا ابو ہریرہؓ نے کہاں سے ہے تو کہا میں نے اہل کوفہ میں سے درحالیکہ ڈھونڈتا ہوں میں خیر کو اور طلب کرتا ہوں میں خیر کو پس کہا ابو ہریرہ نے کیا نہیں ہے تم میں سعد بن[4] مالکؓ مستجاب الدعوت اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی رکھنے والے اور نعلین رکھنے والے اور حضرت حذیفہؓ رازدان[5] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عمارہ کہ پناہ دی[6] اللہ تعالیٰ نے اس کو شیطان سے اوپر زبان یعنی آپ کے صلی اللہ علیہ وسلم

لہ اگر ہوتا میں حاکم کرنے والے الخ۔ دہلوی نے کہا ضرور ہے اس حدیث کی اور مراد اس سے کسی لشکر کی عمارت ہے یا جیوتہ میں کسی امر کا خلیفہ کرنا اور جائز نہیں حمل کی حدیث کا خلافت راشدین پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئی اس لئے کہ وہ قریش کے ساتھ مخصوص ہے جیسا حدیث میں وارد ہوا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ قریش سے نہیں ہیں، سلہ کہ میسر کرے میرے لئے ہم نشین ملے کہ صلاحیت رکھے کہ بیٹھے اس کے ساتھ اور استفادہ ہو اس کی ہم نشینی، سلہ پس الخ یعنے اتفاق ہوا میرے لئے تیری ہمنشینی کا سلہ سعد بن مالک یہ وہی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں جن کا مذکور ہو چکا اور مالک ابو وقاص کا نام ہے، سلہ رازدان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منافقوں کے جانتے تھے،

سلہ پناہ دی الخ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے عمارہ کو شیطان سے اور اس کے تسلط سے نگاہ رکھے۔

وَعَمَّارُ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطَانِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ یَعْنِی الْاِنْجِیْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۵۳:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۹۵۴:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلَاثَۃٍ عَلِیٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۵۵:۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور سلمان صاحب دو کتابوں کے یعنی انجیل اور قرآن[۱] کے (ترمذی)

۵۹۵۳:۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا شخص ہے ابوبکرؓ[۲] اچھا شخص ہے عمرؓ اچھا شخص ہے ابو عبیدہ بن جراحؓ[۳] اچھا شخص ہے اچھا شخص ہے اسید بن حضیرؓ اچھا شخص ہے ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس بن شماس اچھا شخص ہے معاذ بن جبل اچھا شخص ہے معاذ بن عمروؓ بن جموح (رواہ ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۵۴:۔ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ جنت[۴] مشتاق ہے صرف تین شخصوں کے علیؓ کے اور عمارؓ کے اور سلیمانؓ سے (ترمذی)

۵۹۵۵:۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے پروانگی مانگی عمار بن یاسرؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کیلئے پس کہا

---

[۱] یعنی انجیل اور قرآن کے، اس لئے کہ انہوں نے انجیل پڑھی اور اس پر ایمان لائے پہلے اترنے قرآن کے عمل کیا اس پر پھر قرآن پر ایمان لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر اور عمر ان کی اڑھائی سو برس کی تھی اور لقب ان کا سلمان الخیر تھا۔ [۲] اچھا شخص ہے ابوبکرؓ، غالباً یہ فرمایا کسی مجلس میں جمع ہوں سے ہیں ایک کو ساتھ مدح اور ثنا کے مشرف کیا یا کچھ اور تقریب ہوئی ہو ان کے ذکر کی، [۳] اچھا شخص ہے عبیدہ بن جراح یہ وہی عبیدہ بن جراح ہیں جن کا آنحضرتؐ نے ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امانت دار ہے اور یہ حدیث عشرہ مبشرہ میں گزری اور ابو عبیدہ تک جو صاحب مذکور ہوئے ان کا ذکر اوپر گزر چکا اور اسید بن حضیر انصاری ہیں قبیلہ اوس میں سے جو حاضر ہوئے عقبہ میں اور بدر میں اور ان کے بعد کے سب جہادوں میں ان سے ایک جماعت صحابہؓ نے روایت کی اور فوت ہوئے مدینہ میں ۲۰ھ میں اور دفن کئے گئے بقیع میں اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبلؓ کا ذکر بھی ہو چکا اور رہے معاذ بن عمرو بن جموع یہ انصاری ہیں قبیلہ خزرج میں سے حاضر ہوئے عقبہ اور بدر میں اور فوت ہوئے یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں،

[۴] جنت مشتاق ہے یعنی بہت مشتاق ہے کہا طیبیؒ نے یعنی جنت کا مشتاق ہونا ان تینوں کے لئے ایسا ہے جیسا ہلنا عرش عظیم کا واسطے موت سعد بن معاذؓ کے، ؏

فَقَالَ اُدْنُ نُوَالَہٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۵۶:۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَھُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۵۷:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَۃُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَہٗ وَذٰلِکَ لِحُکْمِہٖ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَآئِکَۃَ کَانَتْ تَحْمِلُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۵۸:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۵۹:۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ مِنْ ذِیْ لَھْجَۃٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْہِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ یَعْنِیْ فِی الزُّھْدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۶۰:۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ

کہ بڑھ آگے دو اس کو خوشخبری ہو پاک پاک کئے گئے کو (ترمذی)

۵۹۵۶:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کاموں کے مگر کہ

۵۹۵۷:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ جبکہ اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذؓ کا کہا منافقوں نے عجب سبک جاتا ہے جنازہ اسکا اور کہا انہوں نے کہ یہ سبکی اس کے جنازہ کی بسبب حکم کرنے اسکے ہے بنی قریظہ[2] میں پس پہنچی یہ بات منافقوں کی نبی صلعم کو پس فرمایا آپؐ نے کہ فرشتے اٹھاتے تھے اسکو (ترمذی)

۵۹۵۸:۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے کسی کو کہ بہت سچا ہو ابی ذرؓ سے (ترمذی)

۵۹۵۹:۔ ابوذرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے کسی صاحب بیان کو کہ راست گو ہو نہ زیادہ اور نہ زیادہ ادا کرنیوالا ہو حق کلام کو ابی ذرؓ[3] سے مشابہ عیسلے بیٹے مریمؑ کے یعنی زہد میں (ترمذی)

۵۹۶۰:۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آئی ان کو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک

---

[1] اختیار کیا گیا الخ ہمیشہ سلف صالح کا یہی دستور تھا کہ اپنے لئے امر محتاط کو اختیار کرتے تھے اور دوسروں کو ایسی چیز بتاتے تھے کہ ان پر زیادہ سہل اور آسان ہو اسواسطے کہ آپ نے فرمایا ہے بھیجے گئے ہو تم سہولت اور آسانی کرنے کو نہ تنگی کرنیکو [2] بنی قریظہ میں، قریظہ یہودی تھے مدینہ کے قریب آپؐ سے اور انسے صلح تھی پانچویں سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ آپؐ سے قول توڑ کے ساتھ شریک ہوئے جب مشرک مکہ کو پلٹ گئے تو آپ نے بنی قریظہ کے گڑھے پندرہ روز تک گھیرے ان لوگوں نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھے سے اترتے ہیں اور ہم سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر راضی ہیں سعد نے کہا کہ انکے لڑنیوالے جوان تو قتل ہوں اور لڑکے اور عورتیں انکی لونڈی اور غلام بنائے جائیں آپؐ نے فرمایا اے سعد تو نے خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق حکم کیا اسپر منافقوں نے جو یہودیوں کے بھائی بند تھے سعد بن معاذؓ پر طعن کیا [3] ابوذرؓ سے ہر چند سب صحابہ سچے تھے لیکن جس میں جو صفت زیادہ ہوتی آپؐ اس صفت سے اس کی تعریف کرتے ۱۲

عِنْدَ أَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۶۱:- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ عُذِّبْتُمْ وَلَكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوهُ وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللهِ فَاقْرَءُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۶۲:- وَعَنْهُ قَالَ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَأَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيمِ۔

چار شخصوں کے نزدیک، عویمرؓ کے کہ کنیت ان کی ابو درداؓ ہے، عمدہ اور نزدیک سلمان رضی کے اور نزدیک ابن مسعودؓ اور نزدیک عبداللہ بن سلامؓ کے کہ جو تھے یہودی پھر مسلمان ہوئے پس تحقیق سنا ہے میں نے رسول اللہ سے فرماتے تھے تحقیق وہ دسواں[1] ہے دس کا بہشت میں (ترمذی)

۵۹۶۱:- اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ کاش خلیفہ کرتے آپ کسی کو فرمایا اگر خلیفہ کروں میں تم پر کسی کو پس نافرمانی کرو تم اسکی عذاب کئے جاؤ گے تم ولیکن جو خبر دے تمکو حذیفہ پس سچا جانو اسکو اور جو پڑھائے تمکو عبداللہ پس پڑھو اس کو (ترمذی)

۵۹۶۲:- اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہا اس نے نہیں ہے کوئی آدمیوں میں سے کہ پہنچے اس کو فتنہ مگر کہ میں ڈرتا ہوں تا نیر فتنہ سے اس پر کہ محمد بن مسلمہؓ اس لئے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے محمد بن مسلمہؓ کو ضرر نہ کرے گا تجھ کو فتنہ ابوداؤد اور سکوت کیا اس سے اور ثابت رکھا اس حدیث کو منذری نے ۔

---

[1] دسواں ہے دس کا، یعنی وہ مانند دسویں دس شخصوں کے ہے کہ بہشتی ہیں کیونکہ وہ عشرہ مبشرہ سے نہیں۔ [2] یعنی علم کتاب و سنت کا باعتبار حلال و حرام کا اور یہ ظاہر تر ہے بموجب فرمانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل اور اسی لئے ابن عمر کے ظاہر ایسی ہے وجہ خصوصیت کی بھی [3] مشہور ہوئے یہ ساتھ کنیت ہی کے اشہر درداءؓ یعنی عویمر انصاری خزرجی تھے فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ سے بھائی چارہ کر دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان ان کے اور درمیان سلمان فارسیؓ کے سکونت اختیار کی تھی عویمرؓ نے شام میں وفات ہوئے دمشق میں ۳۲ھ میں، [4] گویا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہم و ضروری ہے تم کو مجھ سے سوال خلیفہ کرنے کا نہ کرو اس لئے کہ وہ حاصل ہو گا ساتھ اتفاق اور اجماع تمہارے کے، [5] خبر دے تم کو حذیفہؓ یعنی در بارہ منافقین کیونکہ منافقوں کے احوال سے یہ زیادہ واقف تھے، بہ نسبت دوسرے صحابہؓ کے، [6] فتنہ یعنی بلا دینوی، [7] مگر محمد بن مسلمہ یہ محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی ہیں حاضر ہوئے تمام غزوں میں سوائے تبوک کے اور بعض کہتے ہیں کہ خلیفہ بنایا ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سال تبوک میں اور تھے یہ فضلاء صحابہؓ سے اور اسلام لائے مصعب بن زبیرؓ کے ہاتھ پر مدینہ میں اور گوشہ گزین ہوئے ایام فتنہ میں بموجب فرمانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سلامت رہے اس کے ضرر سے ۔

۵۹۶۳: - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أُرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوهُ حَتَّى أُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۶۴: - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۶۵: - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

۵۹۶۶: - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ أَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ

۵۹۶۳: - اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا زبیرؓ کے گھر میں چراغ پس فرمایا حضرتؐ نے اے عائشہؓ نہیں[۱] گمان کرتا میں اسماءؓ کو مگر کہ تحقیق جنی ہے اور نام نہ رکھنا تم اس لڑکے کا یہانتک کہ میں نام رکھوں اس کا پس نام رکھا اس کا عبداللہ اور تحنیک[۲] کیا اسؓ کو ساتھ کھجور کے اپنے دست مبارک (ترمذی)

۵۹۶۴: - اور عبدالرحمٰن بن ابی عمیرؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپؐ نے فرمایا واسطے معاویہؓ کے یا الٰہی کر[۳] اسؓ کو سیدھی راہ دکھانے والا اور سیدھی راہ پایا گیا اور ہدایت کر لوگوں کو بسبب اس کے (ترمذی)

۵۹۶۵: - اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام[۴] لائے لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاصؓ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اس کی قوی۔

۵۹۶۶: - اور جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا ملے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا اے جابرؓ کیا ہے مجھ کو کہ دیکھتا ہوں تجھ کو شکستہ کہا میں نے شہید کیا گیا باپ میرا[۵] اور چھوڑ دی انہوں نے عیال اور قرض فرمایا کیا خوشخبری نہ دوں میں دوں ساتھ اس چیز کے کہ پیش آیا خدا ساتھ اسکے تیرے باپ سے کہا میں نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نے کہ کلام نہیں کیا خدا تعالیٰ نے کسی سے ہرگز مگر پردہ کے پیچھے

---

[۱] نہیں گمان کرتا میں الخ یعنی چراغ جو اس وقت جلایا گیا ہے نشان اسکا ہے کہ اسماء جو حاملہ تھیں جنی ہیں، [۲] اور تحنیک کیا اس کو الخ تحنیک یہ ہے کہ کھجور یا اور کچھ میٹھی چیز منہ میں چبا کر بچے کے تالو میں لگا دیں، [۳] کہ اس کو اس حدیث سے حضرت معاویہؓ کی فضیلت ثابت ہوئی، [۴] اسلام لائے لوگ، مراد لوگوں سے مکہ کے لوگ ہیں جو فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے بجبر و قہر اور عمرو بن عاص فتح مکہ سے برس دن پہلے ایمان لائے برغبت خود اور فتح مکہ کے دن جو لوگ مسلمان ہوئے تو خوف کے مارے مسلمان ہوئے بعد از اں انکا ایمان مضبوط ہوا اور ابن ملک نے تخصیص عمرو کے ساتھ ایمان لانے کے برغبت اس لئے کہ واقع ہوا اسلام انکے دل میں جلشہ میں جبکہ اقرار کیا نجاشی نے آنحضرتؐ کی نبوت کا پس متوجہ ہوئے بارادہ ایمان لانے کے طرف رسول اللہ کے بغیر اسکے بلائے اسکو کوئی طرف ایمان کے پس آئے یہ طرف مدینہ کے اور ایمان لائے مطیع امیر کیا اسکو آپ کے صحابہؓ کی ایک جماعت نے جس میں صدیقؓ اور فاروقؓ بھی تھے، [۵] غزوہ احد میں)

وَاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اَلْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۶۷:۔ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۶۸:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۹۶۹:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُّحْسِنِهِمْ

اور زندہ کیا خدا تعالیٰ نے تیرے باپ کو پس کلام کیا اس سے رو برو فرمایا خدا تعالیٰ نے اے بندے آرزو کر مجھ پر دوں گا میں تجھ کو کہا تیرے باپ نے اے رب زندہ کر مجھ کو پس مارا جاؤں میں تیری راہ میں دوسری بار فرمایا پروردگار بزرگ و برتر نے تحقیق سبقت کر گیا ہے مجھ سے حکم میرا مردے نہیں پھر کر آویں گے دنیا[1] میں پس اتری یہ آیت اور گمان نہ کر تو ان لوگوں کو کہ مارے گئے بیچ راہ خدا کے مردے اخیر آیت تک (ترمذی)

۵۹۶۷:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا بخشش چاہی میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس بار (ترمذی)

۵۹۶۸:۔ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانے کپڑوں کے نہیں پروا کی جاتی انکی اگر قسم کھا بیٹھیں[2] خدا پر تو خدا سچا کرتا ہے[3] انکو انہیں سے براءؓ بن مالک ہیں[4] روایت کی ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۹۶۹:۔ اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو تحقیق خاص گٹھری میری[5] کہ ٹھکانا پکڑتا ہوں میں طرف انکے اہل بیت میرے ہیں اور تحقیق دوست ولی میرے انصار ہیں پس عفو کرو تم ان کے بدکاروں سے اور قبول کرو انکے نیک کاروں سے (ترمذی)

[1] مردے نہیں پھر کر آویں گے دنیا میں یعنی اس طرح کہ وہ جیتے رہیں دنیا میں مدت دراز تک ادا کرتے رہیں اس میں طاعات، [2] اگر قسم کھا بیٹھیں یعنی قسم کھاویں کہ خدا ایسا کرے گا، [3] سچا کرتا ہے ان کو اس قسم میں اور کر دیتا ہے اس کام کو یا قسم کھاویں اپنے فعل پر کہ ایسا کچھ کریں گے تو مہیا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسباب اس فعل کا اور توفیق دیتا ہے ان کو اس کام کے کرنے کی، [4] ان میں سے براءؓ بن مالک ہیں یہ بھائی تھے انس بن مالکؓ کے ایک ماں اور ایک باپ سے تھے فضلاء صحابہؓ اور ان کے دلیروں اور پہلوانوں سے حاضر ہوئے غزوہ احد میں اور سب جہادوں میں کہ بعد غزوہ ایک کے واقع ہوئے اور یہ بڑے قوی اور شجاع تھے کہ سو مشرکوں کو مقابلہ کی حالت میں انہوں نے مارا ہے سوا اس کے کہ شریک اوروں کے ہو کر مارا ہوا اور ظاہر ہوئے ان سے جنگ شدید روز یمامہ کے اور شہید ہوئے بیسویں سال میں، [5] خاص گٹھری میری یعنے محل سر و امانت میری کے اور معنی مفصل لفظ علیہ کے اسباب کی پہلی فصل میں انسؓ کی حدیث پر لکھے گئے اور وہاں یہ لفظ انصار کی تعریف میں واقع ہوا ہے اور یہ منافات نہیں رکھتا کہ ان کے غیر کے حق میں بھی وارد ہو خصوصاً اہلبیت کہ بہت خاص ہیں ساتھ اس صفت کے، ۱۲

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

۵۹۷۱:۔ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۷۲:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَشْکُوْ حَاطِبًا اِلَیْهِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَذَبْتَ لَا یَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَیْبِیَةَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۷۳:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ ذَکَرَ اللّٰہُ اِنْ تَوَلَّیْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰی فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَلَوْ کَانَ الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ

اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے

۵۹۷۰ :۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن نہیں رکھتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۷۱ :۔ اور حضرت انس ؓ سے روایت ہے اس نے ابی طلحہ ؓ سے نقل کی کہا کہ میرے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سے سلام اس لئے کہ تحقیق وہ جو کچھ کہ جانتا ہوں میں پارسا ہیں صبر کرنیوالے (ترمذی)

۵۹۷۲ :۔ اور حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس حال میں کہ شکایت کرتا تھا حاطب کی نزدیک آنحضرت کے پس کہا غلام نے یا رسول اللہ! البتہ داخل ہوگا حاطب آگ میں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹا ہے تو نہیں داخل ہوگا آگ میں اس لئے کہ وہ حاضر ہوا ہے[1] بدر میں اور حدیبیہ میں (مسلم)

۵۹۷۳ :۔ اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت اور اگر منہ پھیرو تم[2] لائیگا اللہ تمہارے بدلہ میں ایک گروہ کہ سوائے تمہارے پھر وہ نہیں ہونگے مانند تمہارے عرض کیا بعض صحابہ ؓ نے یا رسول اللہ کون ہیں وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا تعالٰے نے کہ اگر روگردانی کریں ہم ہمارے بدلے میں لائے جائیں وہ پھر نہیں ہوں گے وہ مانند ہمارے پس مارا آنحضرت نے اوپر ران سلمان فارسی ؓ کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ وہ لوگ یہ ہیں اور قوم اس کی اور اگر ہوتا دین

---

[1] اس لئے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں، اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اصحاب رضی اللہ تعالٰے عنہ جنگ بدر اور حدیبیہ میں موجود تھے ان پر دوزخ حرام ہے وے مقرر بہشتی ہیں،

[2] پھیرو تم، یعنے ایمان لانے سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر اور مدد کرنے دین ان کے سے، [3] یعنی اس سبب سے کہ جرم کیا تونے اور تاکید کر کر کہا تونے ÷ ÷ ÷

مِنَ الْفُرْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۷۴:۔ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۹۷۵:۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةً نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۷۶:۔ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

نزدیک ثریا کے تو البتہ لیتے اس کو کتنے اشخاص فارس میں سے (ترمذی)

۵۹۷۴:۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا ذکر کئے گئے اہل عجم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ ساتھ ان عجمیوں کے یا بعض ان کے زیادہ اعتماد رکھتا ہوں بہ نسبت تمہاری یا بعض تمہارے کے (ترمذی)

تیسری فصل

۵۹۷۵:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا شبہ ہر نبی کے لئے سات آدمی ہوتے تھے برگزیدہ اور نگہبان اور دیا گیا ہوں میں چودہ کہا ہم نے کون ہیں وہ کہا علیؓ نے وہ میں ہوں اور دونوں بیٹے میرے اور جعفرؓ اور حمزہؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، مصعب بن عمیرؓ بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوذرؓ اور مقدادؓ (ترمذی)

۵۹۷۶:۔ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ تھی درمیان میرے اور درمیان عمار بن یاسرؓ کے گفتگو پس سختی کی میں نے عمارؓ سے کلام کرنے میں پس گئے عمار بارادہ اس کے کہ شکوہ کریں میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس آئے خالدؓ اور عمارؓ

لہ نزدیک ثریا کے، ثریا اور پرویں ان ستاروں کا نام ہے جو متصل ہیں جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہاں نظر کام نہیں کرتی تو بھی فارسیوں کو نصیب ہوتا، اس حدیث میں فارسیوں کی بار یک بینی اور استعداد ایمان بیان فرمائی سو حقیقت میں ملک فارس میں بڑے بڑے کمال والے ظاہر ہوا ان کے عالم پیدا ہوئے جیسے صحاح ستہ والے سلہ بہ نسبت تمہاری، کہا طیبیؒ نے یہاں خطاب ایک خاص قوم کو ہے جنکو جہاد میں مال خرچ کرنیکی ترغیب دی اور انہوں نے سستی کی اس میں بہر تقدیر اس میں تعریف ہے اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہے بہ نسبت ان کے اور ملا علی نے اسکی شرح بسط و تفصیل سے مع سند کی آیتوں سے لکھی ہے بخوف درازگی کے اس میں سے نہیں لکھا گیا، سلہ دونو بیٹے میرے، یعنی حسنؓ اور حسینؓ، سلہ جعفرؓ، یہ حضرت علیؓ کے بھائی تھے اور حمزہؓ عبدالمطلب کے بیٹے تھے، سلہ کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ ہے، سلہ پس آئے خالد، یہ کلام راوی کا ہے جو خالدؓ سے روایت کرتا ہے اور لفظ قال محذوف ہے جو دلالت کرتی ہے اس پر عبارت مابعد کی، قال خالد فخرجت اور میرک نے کہا احتمال ہے کہ یہ کلام خالد سے ہو بطریق التفات کے، پس روئے عمار یعنے بسبب سختی خالدؓ اور قلت صبر اور کثرت غضب اپنے کے اور سکوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے۔

اللہ علیہ وسلم فجاء خالد وھو یشکوہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل
یغلظ لہ ولا یزیدہ الا غلظۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم ساکت لا یتکلم فبکی عمار
وقال یا رسول اللہ الا تراہ فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم راسہ وقال من عادی عمارا
عاداہ اللہ ومن ابغض عمارا ابغضہ اللہ قال خالد فخرجت فما کان شیء احب
الی من رضی عمار فلقیتہ بما رضی فرضی۔

۵۹۷۷۔ وعن ابی عبیدۃ رضی اللہ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول خالد سیف من سیوف اللہ عزوجل ونعم فتی العشیرۃ رواہ احمد۔

۵۹۷۸۔ وعن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اللہ تبارک وتعالی امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبھم قیل یا رسول اللہ سمھم
لنا قال علی منھم یقول ذلک ثلاثا وابوذر والمقداد وسلمان امرنی بحبھم واخبرنی
انہ یحبھم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب۔

شکوہ کر رہے تھے عمار کا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا پس ہوئے خالدؓ کہ سخت کہتے تھے اور نہیں زیادہ کرتے تھے مگر سختی اور حالانکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم چپکے بیٹھے تھے بولتے نہ تھے پس روئے عمارؓ اور کہا یا رسول اللہ کیا نہیں دیکھتے ہیں آپ خالد کو پس اٹھایا نبی صلعم نے سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کرے عمارؓ سے دشمن رکھے گا اس کو خدا تعالیٰ اور جو کوئی بغض رکھے عمارؓ سے بغض رکھے گا اس سے اللہ تعالیٰ کہا خالدؓ نے پس باہر نکلا میں پس نہ تھی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میرے راضی ہونے عمار کے سے پس پایا میں عمار کے ساتھ اسباب رضا کے پس راضی ہوئے عمارؓ۔

۵۹۷۷۔ اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے خالدؓ ایک شمشیر ہے خدا کی شمشیروں میں سے اور اچھا جوان اپنے قبیلہ کا ہے (احمد)

۵۹۷۸۔ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو ساتھ دوستی چار شخصوں کے اور خبر دی مجھ کو وہ سبحانہ وتعالیٰ دوست رکھتا ہے ان کو عرض کیا صحابہؓ نے کہ یا رسول اللہ نام بیان کیجئے ان کا ہمارے لئے فرمایا علیؓ ایک ہے ان میں سے فرمایا اس کو تین بار اور ابوذرؓ مقدادؓ اور سلمانؓ ہیں حکم کیا مجھ کو خدا تعالیٰ نے ساتھ محبت انکی کے اور خبر دی مجھ کو کہ وہ دوست رکھتا ہے ان کو (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱؎ دشمنی کرے عمار سے، یعنی ساتھ زبان کے، ۲؎ اور جو کوئی بغض رکھے عمار سے، یعنی ساتھ دل کے، ۳؎ پس باہر نکلا، یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بقصد راضی کرنے عمار کے باہر نکلا، ۴؎ پس نہ تھی، یعنی میرا یہ ارادہ تھا کہ کوئی ایسا کام کروں کہ عمارؓ مجھ سے راضی ہو جائیں تو مجھ میں اور عمار میں محبت ہو جائے، ۵؎ ایک شمشیر ہے کہ کھینچا ہے اس کو اللہ عزوجل نے مشرکوں پر اور مسلط کیا اس کو کافروں پر اور غرض یہ ہے کہ خوب لڑتا ہے کافروں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں، ۶؎ اور اچھا جوان، خالد بنی مخزوم میں سے تھے کہ نام قبیلہ کا قریش سے، ۷؎ اور وہ دوست رکھتا ہے ان کو سبحانہ تعالیٰ کیا بڑا مرتبہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ ان کی محبت رکھتا ہے اور اپنے حبیب کو ان کی محبت رکھنے کا حکم دیا ہے۔

۵۹۷۹:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۸۰ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِيْ وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۹۸۱:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَآءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّضَيِّفُهٗ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ

۵۹۷۹:۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ تھے عمرؓ کہتے ابوبکرؓ سردار ہمارے ہیں اور آزاد کیا ابوبکرؓ نے سردار ہمارے کو یعنی بلال رضؓ کو، (بخاری)

۵۹۸۰:۔ اور حضرت قیس بن ابی حازمؓ سے روایت ہے کہ بلالؓ نے کہا[1] واسطے ابی بکرؓ کے اگر ہے تو کہ نہیں خریدا تو نے مجھ کو مگر اپنے نفس ہی کے لئے تو نگاہ رکھ مجھ کو اور اگر ہے تو کہ نہیں خریدا ہے تو نے مجھ کو مگر واسطے خدا تعالےٰ کے پس چھوڑ دے[2] مجھ کو ساتھ عمل خدا کے، (بخاری)

۵۹۸۱:۔ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا آیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اس نے کہ میں فقیر ہوں[3] پس بھیجا آنحضرتؐ نے کسی کو بیچ کسی بیوی کے پاس[4] پس کہا ان بیوی نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا ہے آپؐ کو ساتھ حق کے نہیں ہے میرے پاس مگر پانی پھر بھیجا آنحضرتؐ نے کسی کو اور بیوی کے پاس پس کہا اس بیوی نے بھی مانند اس کے اور کہا سب بیویوں نے مانند اسکے[5] پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مہمانی کرے اس کی رحمت کرے گا خدا تعالیٰ اس پر پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے کہا جاتا تھا اس کو ابو طلحہ[6] پس کہا ابو طلحہؓ نے میں ضیافت کروں گا اس کی یا رسول اللہ پس لے گئے ابو طلحہؓ اس شخص کو طرف گھر اپنے کے پس کہا حضرت ابو طلحہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) نے واسطے بیوی اپنی کے[7] کیا ہے تیرے پاس کچھ طعام کہا اس نے

---

[1] بلالؓ نے کہا واسطے ابوبکرؓ کے جبکہ بلال نے بسبب نہ صبر کرنے کے مسجد نبوی کے دیکھنے پر ملک شام جانے کا ارادہ کیا تو ابوبکرؓ نے درخواست کی کہ میری صحبت میں رہ اور ویسا ہی اذان کہتا رہ جیسے حضرتؐ کے وقت کہا کرتا تھا، [2] پس چھوڑ دو مجھ کو ساتھ امر خدا کے یعنی چھوڑ مجھ کو خدا کے لئے کام کرتا ہوں اور خلق سے کچھ سروکار نہ رکھوں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ بلال نے کہا مجھ کو پیغمبر خدا کے مقام دیکھنے کی تاب نہیں ہے اور انکے بغیر میں یہاں نہیں رہ سکتا پس گئے بلال ہمراہ ایک لشکر کے کہ شام کو جاتا تھا اور دمشق میں وفات پائی اور جس حدیث میں پھر بلالؓ کا مدینہ کی طرف لوٹنا مذکور ہے اور انکا اذان دینا اور مدینہ کا کانپنا انکی اذان سننے سے تو اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے موضوع معلوم ہوتی ہے، سیوطیؒ نے اسکو ذیل میں ذکر کیا ہے، [3] فقیر ہوں، رنج و مشقت اٹھاتا ہوں بھوک وغیرہ سے کچھ دو مجھ کو، [4] کسی بیوی کے پاس یعنی تا دریافت کرے اگر انکے پاس کچھ ہو تو دیویں اسکے لئے، [5] اور کہا سب بیویوں نے مانند اسکے شاید کہ ہو یہ حال ابتدا میں پہلے فتح ہونے خیبر وغیرہ کے اور حاصل ہونے غنائم وغیرہ کے، [6] ابو طلحہؓ نام انکا زید بن سہل انصاری ہے خاوند ام سلیم کے جو ماں تھی انسؓ کی، [7] واسطے اپنی بیوی کے، کہ وہ ماں انسؓ کی تھیں، ٭

قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي فَقَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيهِ فَأَطْفِئِيهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ أَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلَهُ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ فِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۸۲ - وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُولُ مَنْ هٰذَا فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

نہیں مگر موافق قوت لڑکوں میرے کے کہا ابوطلحہؓ نے پس بہلا دے انکو ساتھ کسی چیز کے اور سلا دے انکو پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکھلا اسکو ظاہر میں کہ ہم کھاتے ہیں پس جس وقت کہ قصد کرے مہمان اور پھیلائے ہاتھ اپنا پس اٹھ تو طرف چراغ کے اسکے سلوارنے کے لئے تو کہ کھاوے پھر بجھا دینا تو پس کیا اس عورت نے ویسا ہی پس بیٹھے اور کھایا مہمان نے اور رات گزاری دونوں نے بھوکے پس جب صبح کی ابوطلحہؓ نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق عجیب کیا اللہ تعالیٰ نے یا کہا راوی نے کہ ہنسا اللہ تعالیٰ فلانے مرد اور فلاں عورت سے اور ایک روایت میں ابوہریرہؓ سے مانند اس حدیث کے آیا ہے اور نہیں نام لیا ابوطلحہؓ کا اور بیچ آخر اس روایت کے یہ آیا ہے پس نازل کی اللہ نے یہ آیت اور ترجیح دیتے ہیں اپنے نفسوں پر اگرچہ ہو انکو بھوک (بخاری مسلم)

۵۹۸۲ - اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا اترے ہم ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک منزل میں پس گزرنے لگے لوگ پس فرماتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کون ہے یہ اے ابوہریرہؓ پس کہتا میں فلانا پس فرماتے حضرتؐ اچھا بندہ خدا کا یہ اور فرماتے حضرت کون ہے یہ پس کہتا میں فلانا ہے پس فرماتے حضرتؐ برا بندہ خدا کا ہے یہ یہانتک کہ گزرے خالدؓ بن ولید پس فرمایا حضرتؐ نے کون ہے یہ پس کہا میں نے یہ خالد بن ولیدؓ ہے پس فرمایا اچھا بندہ خدا کا ہے خالد بن ولیدؓ ایک تلوار ہے اللہ کی تلواروں میں سے ۔ (ترمذی)

سلہ مگر موافق قوت لڑکوں میرے کے، یعنی چھوٹے لڑکوں کے لئے کچھ رکھ چھوڑا ہے کہ انکو بھوک لگتی ہے بار بار والا معلوم ہے کہ نہیں جائز ہے بھوکا رکھنا بچوں کا اور کھلانا مہمانوں کا، سلہ اور سلا دے انکو گویا ابوطلحہؓ نے قصد کیا کہ بچے نہ دیکھیں کھانا مہمانوں کا تو کہ خواہش کریں جیسے کہ عادت بچوں کی ہوتی ہے، سلہ پس دکھلا اسکو ظاہر میں کہ ہم کھاتے یعنی اس طعام میں سے اس لئے کہ جب مہمان دیکھتا ہے کہ صاحب خانہ نہیں کھاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہے اسکو، سلہ بجھا دینا، یعنی تو کہ اندھیرا ہو جائے اور وہ ہمارے نہ کھانے سے مطلع نہ ہو، سلہ کہا راوی نے، اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کے لئے ضحک کی صفت ثابت ہوئی مثل اور صفات باری تعالیٰ کے اور صفات باری تعالیٰ پر کلام مرات گفتگو گزری، سلہ ترجیح دیتے ہیں یعنی مہمانوں کو یا اوروں کو اپنے سے اول رکھتے ہیں اس حدیث سے ابوطلحہ کی بڑی فضیلت نکلی سبحان اللہ آپؐ کے اصحاب کیا آنحضرتؐ پر فدا تھے اور کیا خالص بہا تدارتھے کہ محتاجی کی حالت میں اپنی جان پر اور محتاجوں کو مقدم رکھتے تھے، چنانچہ اس مضمون کو حق تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے ویؤثرون الآیۃ، یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانوں پر غیر کو مقدم رکھتے تھے (باقی بر صفحہ آئندہ)

۵۹۸۳:۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۸۴:۔ وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ أَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۸۵:۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۸۳:۔ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ انصار نے کہا اے نبی اللہ کے ہر نبی کے لئے تابعدار تھے اور تحقیق ہم نے تابعداری کی آپ کی پس دعا کرو خدا سے کر دے[1] ہمارے تابع ہم میں سے پس دعا کی حضرتؐ نے ساتھ اس کے، (بخاری)

۵۹۸۴:۔ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا نہیں پہچانتے[2] ہم کسی قبیلہ کو قبائل عرب سے کہ بہت ہوں شہید ان کے اور بہت عزیز ہوں روز قیامت کے انصارؓ سے کہا اور کہا انسؓ نے مارے گئے انصار سے روز احد کے ستر شخص اور روز بیر معونہ کے ستر شخص اور روز جنگ[3] یمامہ کے اور ابوبکرؓ کے زمانہ میں ستر شخص (بخاری)

۵۹۸۵:۔ اور حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ تھی[4] عطا بدر والوں کے پانچ پانچ ہزار اور کہا عمرؓ نے البتہ فضیلت دیتا ہوں میں ان کو ان کے غیر پر مرتبہ میں (بخاری)

(بقیہ صفحہ سابقہ) اگرچہ ان کو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے دل لوگوں سے کیا ممکن ہے کہ اہل بیت کا حق چھین لیں اور ناحق صدیق اکبرؓ سے بیعت لیں، حق تعالیٰ بدگمانی سے پناہ میں رکھے، یہ بندہ خدا کا ہے یہ، یا یہ فرماتے اس کسی سے جو منافق ہوتا کیونکہ مومن کے لئے فرماتا اس بات کا آنحضرتؐ سے دور تھا اور معمول نہ تھا آپ کا اگرچہ وہ دشمن بد ہی ہو، ٭

[1] کر دے ہمارے تابع، یعنی دعا کرو کہ ہمارے تابع ہوں ہم سے یعنی متصل ہمارے اور پیرو ہمارے نیکی کرنے میں کرے اور یہ طریقہ اور سیرت ہماری کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والذین اتبعوہم باحسان، [2] نہیں پہچانتے ہم کسی قبیلہ کو یعنی روز قیامت کے متحقق ہو گا کہ کس کثرت سے انصار مارے گئے اور کیا عزت ہوگی ان کی، [3] روز جنگ یمامہ کے، جب حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ لڑنے کے لئے گئے تھے، [4] تھی عطا بدر والوں کی پانچ پانچ ہزار یعنی جو کہ جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے ان کے ہر ہر شخص کو بیت المال سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتے تھے، ٭

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ

۵۹۸۶ :- اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ الْقُرَشِيُّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ نِ الْهَاشِمِيُّ إِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ، حَاطِبُ بْنُ أَبِيْ بَلْتَعَةَ حَلِيْفٌ لِقُرَيْشٍ، أَبُوْحُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيُّ حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيُّ خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ

باب ہے بیچ بیان ذکر کرنے ناموں ان صحابہ اہل بدر کے کہ جنکے نام ذکر کئے گئے ہیں بیچ کتاب جامع کے واسطے بخاری کے

۵۹۸۶ :- نبی محمدؐ بیٹے عبداللہ کے ہاشمی صلے اللہ علیہ وسلم عبداللہؓ بیٹے عثمان رضی اللہ عنہ کے ابوبکرؓ صدیق قریشی عمرؓ بیٹے خطاب کے عدوی عثمانؓ بیٹے عفان کے قریشی پیچھے چھوڑ گئے تھے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نزدیک بیٹی اپنی رقیہ کے اور لگایا ان کے لئے حصہ ان کا علیؓ بیٹے ابی طالب کے ہاشمی ایاسؓ بیٹے بکیر کے بلالؓ بیٹے رباح کے غلام آزاد ابوبکر صدیقؓ کے حمزہؓ بیٹے عبدالمطلب ہاشمی حاطبؓ بیٹے ابی بلتعہ کے ہم قسم قریش کے ابوحذیفہؓ بیٹے عتبہ بن ربیعہ کے قریشی حارثہؓ بیٹے ربیع کے انصاری شہید ہوئے روز بدر کے اور یہ حارثہ ہے بیٹا سراقہ کا تھا بیچ نظر کرنے والوں کے خبیبؓ بیٹے عدی کے انصاری خنیسؓ بیٹے حذافہ سہمی

؎۱ نبیؐ، شروع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تیمناً اور تبرکاً، ؎۲ عبداللہ بیٹے، پانچویں پشت میں آنحضرتؐ اور ان کا نسب ملتا ہے، ؎۳ عمرؓ یہ بھی پانچویں واسطے میں آنحضرتؐ سے ملتے ہیں، ؎۴ نزدیک بیٹی اپنی کے حضرتؐ جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمانؓ کی بی بی آنحضرتؐ کی بیٹی بیمار تھیں تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نہ چلو جو لوگ لڑائی میں جاتے ہیں ان میں سے ایک مرد کے برابر ثواب آخرت میں پاؤ اور حصہ مال کا دنیا میں ملے گا اس کو بخاری نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا، ؎۵ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے، ؎۶ ایاس، یہ مہاجرین اولین سے ہیں، ؎۷ بلالؓ یہ موذن تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کنیت ان کی عبدالرحمٰن ہے، ؎۸ حمزہؓ حضرتؐ کے حقیقی چچا بھی تھے اور خالہ زاد بھائی بھی تھے، ؎۹ حاطب بن ابی بلتعہ ان کا مذکور ہو چکا، ؎۱۰ ابوحذیفہؓ، یہ بھی مہاجرین اولین سے تھے، ؎۱۱ حارثہ، ان کی بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فردوس اعلیٰ میں گیا، ؎۱۲ خبیبؓ غزوہ رجیع میں ان کو کافروں نے قید کر لیا اور مکہ میں حارث کے بیٹوں کے پاس ان کو بھیجا۔ انھوں نے بڑی بے رحمی سے قتل کیا۔ ان کا قصہ بہت عجیب بخاری میں مذکور ہے، ؎۱۳ خنیسؓ، یہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند تھے، ۲

نِ الْاَنْصَارِیُّ رِفَاعَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبُوْلُبَابَۃَ الْاَنْصَارِیُّ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیُّ
زَیْدُ بْنُ سَہْلٍ اَبُوْطَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیُّ اَبُوْزَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّہْرِیُّ
سَعْدُ بْنُ خَوْلَۃَ الْقُرَشِیُّ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ الْقُرَشِیُّ سَہْلُ بْنُ حُنَیْفٍ
الْاَنْصَارِیُّ ظُہَیْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ وَاَخُوْہُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْہُذَلِیُّ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّہْرِیُّ عُبَیْدَۃُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِیُّ عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ
الْاَنْصَارِیُّ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِیْفُ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ، عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ
عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ الْعَنَزِیُّ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ، عُوَیْمُ بْنُ سَاعِدَۃَ الْاَنْصَارِیُّ
عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیُّ قُدَامَۃُ بْنُ مَظْعُوْنٍ قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ

کے رفاعہ بیٹے رافع کے انصاری رفاعہ بیٹے عبدالمنذر کے ابولبابہ انصاری زبیر بیٹے عوام کے قریشی زید بیٹے سہل رض کے بیٹے ابوطلحہ انصاری ابوزید رض انصاری سعد بیٹے مالک کے زہری سعد بن خولہ کے قریشی سعید بیٹے زید رض بن عمرو بن نفیل کے قریشی سہل بیٹے حنیف کے انصاری ظہیر رض بیٹے رافع کے انصاری اور بھائی ان کے عبداللہ بن مسعود ہذلی عبدالرحمٰن بیٹے عوف کے زہری عبیدہ بیٹے حارث کے قریشی عبادہ بیٹے صامت کے انصاری عمرو رض بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لؤی کے عقبہ بیٹے عمرو کے انصاری عامر بیٹے ربیعہ کے عنزی عاصم رض بیٹے ثابت کے انصاری عتبان بیٹے مالک کے انصاری قدامہ رض بیٹے مظعون کے قتادہ بیٹے نعمان کے انصاری معاذ بیٹے عمرو بن

---

۵۱ رفاعہ، یہ بھائی ہیں مالک بن رافع کے اور حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور تمام جہادوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، ۵۲ رفاعہ بیٹے عبدالمنذر کے، یہ حاضر ہوئے عقبہ میں اور بدر میں اور تمام جہادوں میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ بدر میں حاضر نہیں ہوئے بلکہ امیر کیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ میں اور حصہ لگایا ان کا اصحاب بدر کے ساتھ جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے لگایا تھا، ۵۳ زبیر رضی اللہ عنہ، یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جمع ہوتے ہیں ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قصے میں چار واسطے کر ان کی والدہ پھوپھی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی، ۵۴ زید بن سعد رضی اللہ عنہ، حاضر ہوئے عقبہ اور بدر میں اور غزووں میں کہ بعد بدر کے ہوئے کنیت ان کی ابوطلحہ ہے اور یہ خاوند ہیں ام سلیم کے، ۵۵ ابوزید رضی اللہ عنہ، یہ قرآن کے جامعین میں سے ہیں، ۵۶ سعد بیٹے مالک رض کے، ان کا ذکر ہو چکا، ۵۷ سعد بن خولہ، انہوں نے پہلے ہجرت کی حبش کی طرف، سعد بن زید رض، یہ بہنوئی تھے حضرت عمر فاروق رض کے عشرہ مبشرہ سے، ۵۸ اور بھائی ان کے، یعنے خدیج بن رافع اور ملا علی قاری نے کہا ان کا نام مظہر تھا، ۵۹ عنزہ کی طرف کہ ان کے اجداد سے ہے، ۶۰ قدامہ بیٹے مظعون کے، یہ ماموں تھے عبداللہ بن عمر رض کے، ۶۱ معاذ بن عمرو، انہوں نے قتل کیا معاذ بن عفراء کے ساتھ مل کر ابوجہل کو، ؏

مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ ، مُعَوَّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاَخُوْهُ ، مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَبُوْ اُسَيْدِ الْاَنْصَارِيُّ ، مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ، مُرَارَةُ بْنُ رَبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ ، مَعْنُ بْنُ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيُّ ، مِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو الْكِنْدِيُّ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ ، هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ .

الجموع کے معوذ بیٹے عفراء کے اور بھائی [1] ان کے مالک بیٹے ربیعہ کے اور ابواسید انصاری مسطح بیٹے اثاثہ کے بیٹے عباد کے بیٹے مطلب کے بیٹے عبد مناف کے مرارہ [2] بیٹے ربیع کے انصاری معن [3] بیٹے عدی کے انصاری، مقداد بیٹے عمر [4] کے کندی ہم قسم بنی زہرہ کے ہلال بیٹے امیہ کے انصاری راضی ہو اللہ تعالےٰ ان سب سے،

---

[1] اور بھائی ان کے، یعنی معاذ بن عفراء [2] مرارہ بن ربیع الخ یہ انہی تینوں میں سے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے ان میں سے ایک کعب بن مالک ہیں دوسرے ہلال ابن امیہ جن کا نام ابھی آتا ہے اور تیسرے یہ اور توبہ کرتے کی ان کے حق میں اللہ عزوجل نے اتار نازل کیں آیتیں قرآن کی ان کے حق میں اور اسی سبب سے نام رکھا گیا اس کا سورۂ توبہ، [3] معن بن عدی الخ یہ ہم قسم ہیں بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب سے کہا جاتا ہے ان کو انصاری بھائی چارہ کروایا ان کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن خطاب برادر عمر فاروق سے اور شہید ہوئے دونوں روز یمامہ کے، صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت میں، [4] مقداد بیٹے عمر کے ان کو مقداد ابن اسود بھی کہتے تھے ، ◆

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۹۸۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَأَذْهَبَهٗ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ أُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۸۸: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوْبًا اَلْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ

یہ باب ہے بیچ ذکر یمن اور شام کے اور ذکر اویس قرنی رضؓ کے

فصل پہلی

۵۹۸۷۔ روایت ہے عمر بن خطابؓ سے یہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص آویگا تمہارے پاس یمن کی جانب سے کہا جاویگا اویس، نہ چھوڑیگا یمن میں سوائے ماں اپنی کے تحقیق تھی اس کے بدن میں سفیدی پس دعا کی اللہ تعالیٰ سے، پس دور کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو مگر مقدار ایک دینار کے یا درہم کے، پس شخص کہ ملے اویس سے تم میں سے پس چاہیئے کہ وہ بخشش طلب کرے تمہارے لئے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عمرؓ نے سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق بہترین تابعین ایک شخص ہے کہ کہا جاویگا اس کو اویسؓ اور اس کے لئے ماں ہے اور تھے اس کے برص پس حکم کرنا اس کو کہ استغفار کرے تمہارے لئے[1] (مسلم)

۵۹۸۸۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آگئے[1] تمہارے پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہیں از روئے دل کے اور بہت نرم ہیں از روئے قلب کے ایمان ہے یمن کا اور حکمت بھی یمن کی ہے اور[3] فخر اور تکبر کرنا اونٹ والوں میں ہے

---

[1] استغفار کرے تمہارے لئے، اس حدیث سے اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی۔ اویس قرنی تابعین میں سے ہے صحابی نہیں ہر چند حضرت کے وقت میں موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور میں حاضر ہوتے، اس حدیث سے اویس قرنیؓ کی صحابہؓ پر فضیلت حاصل نہیں ہوتی، اس واسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل نہیں ہو سکتا اور صرف دعا ثابت کرلنے سے فضیلت نہیں ہوتی اس واسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے یعنی لوگوں سے دعا کروائی ہے بلکہ پانچوں وقت کی اذان میں تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونیکے واسطے دعا کرنیکو فرمایا۔ [2] آگئے تمہارے پاس اہل یمن جب یمن کے لوگ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہیں حکمت اس علم کو کہتے ہیں جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے اس حدیث سے بڑی فضیلت اہل یمن کی بیچ فرمایا حضرتؐ نے یمن میں ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہیں، [3] اور فخر الخ عرب میں حضرت کے وقت میں دو گروہ تھے سو انکی عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہیں اور بکریاں چرانیوالے غریب

[illegible]

وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۹ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۹۰ :- وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۹۱ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۹۲ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

اور چین اور آہستگی بکری والوں میں (بخاری، مسلم)

۵۹۸۹ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کفر کا[1] طرف مشرق کے ہے اور فخر و تکبر بیچ گھوڑے والوں کے اور اونٹ والوں اور چلانیوالوں کے ہے اونٹ کی پشم کے خیموں کے رہنے والے ہیں اور نرمی بکری والوں میں ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۹۰ :- اور ابی مسعودؓ انصاری سے روایت ہے اس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا حضرتؐ نے اس جگہ سے آتے ہیں فتنہ مشرق کی طرف سے اور سخت زبانی اور سخت دلی اور چلانیوالوں خیمہ نشینوں کے کہ جو پیچھے لگ رہے ہیں اونٹوں اور گائیوں کے دموں کے بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کے،

۵۹۹۱ :- اور جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ نے سختی دلوں کی اور سختی زبانوں کی مشرق میں ہے اور ایمان[2] اہل حجاز میں ہے (مسلم)

۵۹۹۲ :- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ راضی ہو اللہ ان سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہمارے کے یا اللہ برکت دے ہمارے لئے بیچ یمن ہمارے کے کہا بعضے صحابہؓ نے یا رسول اللہ اور کہیئے کہ برکت دے ہمارے نجد میں کہا یا الٰہی برکت دے ہمارے لئے بیچ شام ہمارے کے یا الٰہی برکت دے ہمارے لئے یمن میں کہا بعضے صحابہؓ نے کہ یا رسول اللہ کہ کہیئے برکت دے ہمارے نجد میں پس گمان کرتا ہوں میں حضرتؐ کو کہ کہا تیسری بار میں اس جگہ زلزلے ہونگے اور فتنے اور وہیں سے ظاہر ہوتا ہے سینگ شیطان کا[3]، (بخاری)

---

[1] سر کفر کا طرف مشرق کے ہے اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اسی طرف سے نکلے گا، [2] اور ایمان اہل حجاز میں ہے حجاز ایک ملک کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے، [3] سینگ شیطان کا، یعنی سورج شام کا ملک مدینہ سے اتر کی طرف ہے اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہے شام کو اپنی طرف اس واسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبروں کی ہے اور یمن کو اپنی طرف اس واسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین میں ہے اور تہامہ یمن سے متعلق ہے کہ کیا اشرف ہے کہ دعا کی آنحضرتؐ نے یمن اور شام کے لئے برکت کی اس لئے کہ جگہ آنحضرتؐ کی پیدائش کی مکہ ہے اور وہ یمن سے متعلق (باقی بر صفحہ آئندہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۹۹۳:۔ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْیَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِہِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۹۴:۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَیٍّ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِاَنَّ مَلٰٓئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَہَا عَلَیْہَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۹۵:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَیْكُمْ بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۹۶:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِیَارُ النَّاسِ اِلٰی مُهَاجَرِ

فصل دوسری

۵۹۹۳:۔ روایت کرتے ہیں انسؓ زید بن ثابت سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی جانب یمن کے پس کہا یا الٰہی متوجہ کر ان کے دلوں کو اور برکت دے واسطے ہمارے[1] بیچ صاع ہمارے کے اور مد ہمارے کے (ترمذی)

۵۹۹۴:۔ اور زید بن ثابت سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشحالی ہے واسطے اہل شام کے عرض کیا ہم نے کس سبب سے فرمایا آپ نے یہ یا رسول اللہ فرمایا اس لئے کہ فرشتے رحمٰن کے پھیلائے ہوئے ہیں بازو[2] اپنے زمین شام پر (احمد، ترمذی)

۵۹۹۵:۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ نکلے گی ایک آگ حضرموت کی طرف سے یا حضرموت سے جمع کریگی وہ آگ لوگوں کو کہا ہم نے یا رسول اللہ پس کیا فرماتے ہو ہمکو فرمایا حضرتؐ نے لازم ہے تمکو جانا شام کو (ترمذی)

۵۹۹۶:۔ اور عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہوگی ہجرت پیچھے ہجرت کے پس بہتر ہی لوگوں کا وہ ہوگا کہ ہجرت کرے طرف ہجرت کی جگہ ابراہیم کے اور ایک روایت میں آیا ہے پس بہترین اہل زمین کے وہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہے اور جگہ دفن ہونے آپ کے کی مدینہ ہے اور شام سے متعلق ہے پس یہ دونوں کافی ہیں انکی فضیلت میں اور اسی سبب سے اضافت کیا آنحضرتؐ نے اسکو اپنی طرف، [1] اور برکت دے الخ صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے اور مد پیمانہ ہے صاع کی چوتھائی تخمینًا بقدر زمین یا دو سیر کے اور سبب دعا کی حضرتؐ نے اللہ تعالٰی سے اہل یمن کے دلوں کی متوجہ ہونے کی طرف دار الہجرت کی اور انکے آنے سے معیشت کی تنگی تصور تھی تو طعام میں برکت کی دعا کی اہل مدینہ کے لئے، [2] پھیلائے ہیں بازو اپنے، یعنے واسطے محافظت کرنے کے کفر سے اور لفظ رحمٰن میں اشارہ ہے اس پر کہ مراد فرشتوں سے رحمت کے ہیں اور قیاس نہ کرنا چاہیئے فرشتوں کے پروں کو پرندوں کے پروں سے اس لئے کہ پرندوں کے سوائے تین چار یا دو دو کے نہیں ہوتے چہ جائیکہ چھ سو پر ہو آنحضرت صلعم نے جبرئیل کے دو بار دیکھے اور حاصل یہ کہ پر فرشتوں کے واسطے ثابت کرنے چاہیئے مگر ان کی کیفیت سے باز رہنا چاہیئے ۔

اِبْرَاهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۹۹۷:۔ وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۹۹۸:۔ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيْلَ

وہ ہوں گے کہ بہت لازم پکڑیں گے ابراہیم کی ہجرت کی جگہ کو اور باقی رہیں گے زمین میں بدتر بن اہل اس کے کہ پھینک دیں گی ان کو زمینیں ان کی مکروہ رکھے گی ان کو ذات اللہ تعالیٰ کی جمع کرے گی ان کو آگ ساتھ بندروں کے اور سوروں کے رات گزارے گی وہ آگ ساتھ ان کے جس وقت کہ رات کریں گے اور قیلولہ کریگی وہ آگ ساتھ ان کے جس وقت کہ قیلولہ کرینگے وہ (ابوداؤد)

۵۹۹۷:۔ اور ابن حوالہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ ہوجاویگا کار دبار دین کا اس طرح پر کہ ہو گے تم لشکر جمع کئے گئے ایک لشکر شام میں اور ایک یمن میں اور ایک لشکر عراق میں پس کہا ابن حوالہ نے کہ اختیار کرو میرے لئے یا رسول اللہ اگر پاؤں میں اس وقت کو فرمایا حضرت نے لازم پکڑ تو شام کو اس لئے کہ شام برگزیدہ خدا کی زمین خدا سے جمع کریگا طرف اس زمین کے خدا تعالیٰ برگزیدوں کو اپنے بندوں میں سے پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تم پر لازم ہے اپنے یمن میں رہنا اور پانی دو اپنے اپنے حوضوں سے اس لئے کہ اللہ عزوجل متکفل ہوا میرے لئے شام اور اس کے رہنے والوں کا (احمد و ابوداؤد)

فصل تیسری

۵۹۹۸:۔ شریح بن عبید سے روایت ہے کہا ذکر کئے گئے اہل شام نزدیک علی رضی اللہ عنہ کے اور کہا گیا علی سے کہ لعنت کرو انکو

لہ پھینک دیں گی انکو زمین الخ یعنی دور ڈال دیں گے رحمت اور کرامت کے مکانوں سے، لہ لشکر جمع کئے گئے یعنی کلمہ اسلام میں اور مختلف مراعات احکام کے، لہ اختیار کرو یعنی فرماؤ کہ ان لشکروں میں سے کس لشکر میں رہوں، لہ برگزیدہ یعنی پسند کیا اسکو تمام زمین سے واسطے رہنے کے اخیر زمانہ میں، لہ عراق میں، یعنے عراق سب میں، اور وہ بصرہ یا کوفہ ہے یا عراق عجم میں اور وہ ماوراء کوفہ اور بصرہ کے ہے سوائے خراسان اور ماوراء النہر کے، لہ اپنے یمن میں رہنا اضافت یمن کی انکی طرف بسبب کہ مخاطب عرب ہیں اور یمن انکی زمین سے ہے، لہ متکفل ہوا الخ یعنی بسبب میرے بیچ حق امت میری کے کہ محافظت کرے شام کی اور اس کے رہنے والوں کی کفار کے شر سے اور ان کے غالب آنے سے اس دیار پر، لہ ذکر کئے گئے اہل شام نزدیک علی کے الخ مراد اہل شام سے یہاں مخالف علی کے ہیں حضرت معاویہ اور جو انکے ساتھ تھے شام میں کہ حاکم ملک شام کے تھے عمر کے زمانہ سے آخر تک پس ان کا ذکر ساتھ برائی کے کیا گیا حضرت علی کے سامنے، ت

اَلْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ

۵۹۹۹:۔ وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَإِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ۔

۶۰۰۰:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ بِالْمَدِينَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ،

۶۰۰۱:۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ

اے امیر المومنین کہا علیؓ نے کہ نہیں تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے ابدال ہوتے ہیں شام میں اور ابدال چالیس مرد ہیں جب کہ مرتا ہے ایک مرد لاتا ہے خدا اسکے بدل میں ایک مرد کو ان کی برکت سے مینہ برستا ہے ساتھ مدد ان کی کے دشمنوں سے اور دفع کیا جاتا ہے اہل شام سے ساتھ برکت ان کی کے عذاب۔

۵۹۹۹:۔ اور صحابہؓ میں ایک شخص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کئے جاویں گے شہر شام میں پس جب اختیار دیئے جاؤ تم مکانوں اسکا ان شہروں میں سے پس تم پر لازم ہے رہنا ایک کا کہ کہا جاتا ہے اسکو دمشق پس تحقیق دمشق جگہ پناہ مسلمانوں کی ہے لڑائیوں سے اور دمشق شہر جامع شام کا ہے دمشق کی زمینوں میں سے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو غوطہ (احمد)

۶۰۰۰:۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت مدینہ میں ہے اور ملک شام میں ہے۔

۶۰۰۱:۔ اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک ستون نور سے دیکھا کہ

لہ کہا علیؓ نے لعنت نہیں کرتا ہوں، اس لئے کہ وہ بھائی ہمارے ہیں جنہوں نے ہم پر بغاوت کی ہے اور دوسری روایت میں صراحت کے ساتھ یہ مذکور ہے، ۲ ایک شخص سے صحابہؓ میں سے کہ اس کا نام معلوم نہیں ہوا، اور جہالت نام راوی کی صحابیوں میں سے نقصان نہیں رکھتی صحابہؓ سب عدول ہیں، ۳ دمشق ساتھ کسر دال اور فتح میم کے بموجب قول اکثر وانصح کے، کہ پایۂ تخت شام کا، ۴ جگہ پناہ مسلمانوں کی ہے لڑائیوں سے معنے یہ ہیں کہ داخل ہوتے ہیں اس میں مسلمان اور پناہ لیتے ہیں طرف اس کے جیسے کہ پناہ لیتی ہے پہاڑ کی بکری طرف چوٹی پہاڑ کے اور کی ہے بمعنے جنگ و قتال کے، ۵ شہر جامع شام کا ہے یہ معنی ہیں فسطاط کے اور فسطاط معنے میں شہر جامع کے بھی آتا ہے اور اسی لئے مصر کو بھی فسطاط کہتے ہیں اور فسطاط بمعنے خیمہ کے بھی آتا ہے، ۶ کہا جاتا ہے اس کو غوطہ، غوطہ نام باغوں اور پانیوں کا ہے کہ گرد دمشق کے ہیں اور بعضوں نے کہا غوطہ ایک شہر ہے نزدیک دمشق کے، ۷ خلافت مدینہ میں ہے یعنی غالباً اس لئے کہ علیؓ کو فہ میں رہتے تھے اپنی خلافت کے زمانہ میں یا مراد یہ ہے کہ خلافت مستقرہ مدینہ میں ہے، ۸ اور ملک یعنی بادشاہت اس میں اشارہ ہے حضرت علیؓ کی خلافت اور معاویہؓ کی بادشاہت کی طرف۔

عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِیْ سَاطِعًا حَتّٰی اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۶۰۰۲: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰی جَانِبِ مَدِیْنَةٍ یُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَیْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۶۰۰۳: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ سَیَاْتِیْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ فَیَظْهَرُ عَلَی الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

باہر نکلے میرے سر کے نیچے سے درحالیکہ اٹھنے والا ہوا یہاں تک کہ ٹھہرا[1] شام میں روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوہ میں۔

۶۰۰۲:۔ اور ابی درداء سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جگہ اجتماع مسلمانوں کی روز[2] جنگ کے غوطہ ہے بیچ جانب ایک شہر کے ہے کہا جاتا ہے اس کو دمشق کہ بہترین شہروں شام کے سے ہے، (ابوداؤد)

۶۰۰۳:۔ اور عبدالرحمٰن بن سلیمان سے روایت ہے کہا کہ نزدیک ہے کہ آوے گا ایک بادشاہ عجم کے بادشاہوں سے پس غالب ہوگا تمام شہروں پر سوائے دمشق کے (ابوداؤد)

---

[1] یہاں تک کہ ٹھہرا شام میں دلالت کرتی ہے یہ حدیث اوپر ثابت رہنے دین اور قرار پکڑنے اور غلبہ اسکے کے شام میں اور راسی قبیل سے ہے نکلنا نور کا آنحضرت صلعم کی والدہ کے پیٹ سے وقت ولادت کے اور روشن ہونا شام کا مکانوں کا اس سے، [2] روز جنگ یعنی جنگ دجال کے، [3] دمشق کے بیان نہیں کیا شارحوں نے وہ بادشاہ کون ہے جاننا چاہیئے کہ حدیثیں بیچ فضیلت شام اور بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوائے انکے کے آئے ہیں اور محدثوں نے حکم کیا ہے اوپر اکثر ان کے ساتھ ضعف کے واللہ اعلم کذا فی سفر السعادت، ❊

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۰۰۶ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلِ نِ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

یہ باب اس امت کے ثواب کے بیان میں ہے

فصل پہلی

۴۰۰۶ - ابن عمر سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا نہیں ہے مدت عمر تمہاری کی بہ نسبت ان لوگوں کے کہ گزرے ہیں امتوں سے مگر مقدار اس زمانہ کے کہ درمیان نماز عصر کے آفتاب کے غروب ہونے تک ہے اور نہیں حال تمہارا اور حال یہود اور نصاریٰ کا مگر مانند ایک مرد کے کہ کام فرمایا کام کرنے والوں کو پس کہا اس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لئے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پھر کہا کون ہے کہ کام کرے میرے لئے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا کون ہے کہ کام کرے میرے لئے نماز عصر سے غروب ہونے آفتاب دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہارے لئے اجر ہے دو چند پس غصہ ہوئے یہود و نصاریٰ پس کہا انہوں نے کہ ہم زیادہ ہیں از روئے عمل کے اور کمتر ہیں از روئے ثواب کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس کیا ظلم کیا میں نے تم پر تمہارے حق سے کچھ کہا اہل کتاب نے کہ نہیں (ظلم کیا) پس فرمایا اللہ تعالےٰ نے پس تحقیق[۵۲] یہ زیادتی کرم میرے کی ہے دیتا ہوں

---

[۵۱] یہ بیان ثواب اس امت کے فضیلت اس امت مرحومہ کی اور انتراف کی بہ نسبت اور امتوں کے خارج عد حصر اور حیطہ بیان سے ہے اور اس کے ثابت کرتے ہیں بس ہے قول حق سبحانہ و تعالےٰ کا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تھے بہترین امت جو کہ نکالی گئی لوگوں کے لئے اور قولہ تعالےٰ وکذالک جعلنکم امۃ وسطاً لتکونوا شہداء علی الناس اور بس ہے یہ کہ وہ امت محمد صلعم ہیں کہ خاتم النبیین اور سید المرسلین اور افضل الخلائق ہیں، [۵۲] پس تحقیق یہ زیادتی کرم میرے کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کی ہر چند عمریں زیادہ تھیں اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری کے اور قلت عبادت ان سے ثواب دگنا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور اسی حدیث کے مطابق مضمون انجیل میں بھی موجود ہے چنانچہ متی کی انجیل باب بیس آیت ایک میں عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت ایک دینار پر مزدور رکھے اور اپنے باغ میں بھیجے پھر چند ساعت کے بعد اور مزدور اتنی مزدوری پر باغ میں بھیجے، شام کو ہر ایک مزدور کو ایک دینار دیا، پہلوں نے شکوہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

فَاِنَّ فَضْلِیْ اُعْطِیْهِ مَنْ شِئْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۶۰۰۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَّکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۶۰۰۶: وَعَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِیْ کِتَابِ الْقِصَاصِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۶۰۰۷: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِیْ

میں جس کو چاہتا ہوں (بخاری)

۶۰۰۵:- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ سخت تریں[1] امت میری کے بیچ محبت رکھنے کے مجھ سے وہ لوگ ہیں کہ پیدا ہونگے پیچھے وفات میری کے آرزو کریگا ایک ان میں سے کہ دیکھے مجھ کو اپنے اہل اور اپنے مال کے بدلے (مسلم)

۶۰۰۶:- اور معاویہؓ سے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہمیشہ رہے گا امت میری سے ایک گروہ[3] قائم حکم ساتھ اللہ کے نہیں ضرر کریگا ان کو وہ شخص کہ ترک کرے مدد گاری ان کی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ آوے حکم خدا کا اور وہ اوپر اسی کام کے ہونگے متفق علیہ اور ذکر کی گئی حدیث انسؓ کی ان من عباد اللہ کتاب القصاص۔

فصل دوسری

۶۰۰۷:- انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حال امت میری کا مشابہ حال مینہ کے ہے نہیں سمجھا[4] جاتا کہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور یہ تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہو گئے، مالک نے جواب دیا کہ میں نے تم پر ظلم کیا جو تمہاری مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تم نے پائی۔ مجھ کو اپنے مال میں اختیار ہے جتنا جس کو چاہوں دوں علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاویں گے اور مقدم مؤخر بلائے گئے تو بہت لوگ ہیں لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہیں فقط اس انجیل کی تقریر سے ثابت ہوا کہ امت محمدی موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب میں افضل ہے اس واسطے کہ سب سے پچھلی امت ہے سو یہ خدا کا کرم ہے، یہود و نصاریٰ کے شور و غل سے کیا ہوتا ہے، [1] سخت ترین یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمنائے دیدار میں اپنے اہل و عیال اور مال کو فدا کرنے کا آرزو مند ہوگا، [2] جب احمد ہے سراپا ایمان جان و مال اس کی جھلک پر قربان، [3] ایک گروہ الخ اس گروہ سے اہل حدیث کا گروہ مراد ہے جیسے ترمذی کی حدیث میں علی بن المدینی نے تصریح کی ہے کہ یہ گروہ اہل حدیث کا گروہ ہے اور وہ حدیث فصل ثالث میں انشاء اللہ آتی ہے، [4] نہیں جانا جاتا ہے الخ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری امت کی یہ مثال نہیں ہے بلکہ صحابہ افضل ترین امت ہیں نص اور سنت کے ساتھ اور یہ تمثیل ہے قرون مشہود لہا بالخیر کے سوا باقی امت کی، ؂

كَمَثَلِ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى أَوَّلُهٗ خَيْرٌ أَمْ اٰخِرُهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۰۰۸ :- عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوْا وَأَبْشِرُوْا إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهٗ أَوْ كَحَدِيْقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُوْنَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا أَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ

۶۰۰۹ :- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيْمَانًا قَالُوا الْمَلٰئِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اول اس کا بہتر ہے یا آخر اس کا، (ترمذی)

فصل تیسری

۶۰۰۸ :- روایت ہے جعفر صادقؓ سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ[۱] سے انہوں نے اپنے دادا[۲] سے کہا رسول اللہ نے فرمایا خوش ہو[۳] اور خوش ہو[۳] سوائے اسکے نہیں حال امت میری کا مشابہ[۴] حال مینہ کے نہیں جانا[۵] جاتا کہ آخر اس کا بہتر ہے یا اول اسکا یا مانند ایک باغ کے ہے کہ کھلائی[۶] گئی اس سے ایک فوج ایک سال پھر کھلائی[۶] گئی ایک فوج اور ایک سال نزدیک ہے کہ آخر باغ کا بہت چوڑا ہوا اور ہووے گہرا زیادہ از روئے گہرائی کے اور بہت اچھا اس کا از روئے خوبی کے کیونکر ہلاک ہو وہ امت کہ میں اول اس کے ہوں اور ہوگا مہدی بیچ بیچ اسکے اور ہونگے عیسٰی آخر اسکے ولیکن درمیان اس کے ایک جماعت ہوگی کجرو[۷] نہیں ہونگے وہ مجھ سے اور[۸] نہ میں ان سے ہوں (رزین)

۶۰۰۹ :- اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے روایت کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہا فرمایا[۹] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کون سی مخلوق[۱۰] بہت پسندیدہ ہے نزدیک تمہارے از روئے ایمان کے کہا بعض صحابہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) نے

---

[۱] اپنے باپ یعنی امام باقر سے، [۲] امام جعفر کے دادا سے یعنی امام زین العابدین علی بن الحسین سے، [۳] خوش ہو اور خوش ہو، مکرر فرمایا اسکو تاکید کے لئے یا ایک دنیا کے لئے اور دوسرا آخرت کے لئے، [۴] مشابہ حال مینہ کے لئے یعنی مشابہ حال انواع مینہ کے ہے بیچ حصول منفعت کے، [۵] نہیں جانا جاتا کہ آخر اس کا بہتر ہے، بظاہر اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ شک اور تردد اور عدم یقین اسمیں ہے کہ اول امت بہتر ہے یا آخر امت اور حقیقت میں یہاں یہ مقصود نہیں ہے بلکہ کنایہ ہے اس سے کہ تمام امت بہتر ہے جیسے کہ تمام مینہ بہتر اور نافع ہوتا ہے یعنی سب برابر ہیں خیر اور نافع ہونے میں تو خیر تفصیل کے معنے میں نہیں ہے پس اگلوں نے صحبت رکھی ساتھ آنحضرت کے اور اتباع کیا آپکا اور پہنچایا بلانا آپؐ کا اسلام کی طرف اور بنیاد رکھی آپکے قواعد دین کی اور مدد کی آنحضرتؐ کی۔ اور پچھلوں نے نگاہ رکھا اور مقرر کیا اسکو اور تمام کیا اسکی بنا کو اور محکم کیا اسکے ارکان کو اور بلند کیا اسکو منار کو اور پھیلایا اسکی روشنی کو، اور ظاہر کیا اسکی نشانیوں کو، [۶] کھلائے گئے یعنی نفع اٹھایا بعض اسکے سے ایک جماعت نے، [۷] نہیں ہونگے وہ مجھ سے، یعنی میرے طریق پر، [۸] اور نہ میں ان سے ہوں، یعنی انہیں سے راضی نہیں ہوں اور نہ انکا مددگار ہوں بلکہ میں بیزار اور غیر راضی ہوں ان سے بسبب ظلم اور فسق انکے کے، [۹] فرمایا، یعنی پوچھا صحابہ رضی اللہ عنہم سے، [۱۰] کونسی مخلوق الخ ایمان کس کا مخلوقات میں سے بہت قوی اور اچھا جانتے ہو، ٭

وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَيَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا۔

٦٠١٠۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

٦٠١١۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِيْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

فرشتے ہیں فرمایا آپ نے کیا ہے واسطے فرشتوں کے کہ ایمان نہ لائیں حالانکہ[2] وہ نزدیک اپنے رب کے ہیں کہا صحابہ نے پس پیغمبر ہیں فرمایا اور کیا ہے پیغمبروں کو کہ ایمان نہ لائیں حالانکہ وحی آسمان سے اترتی ہے ان پر کہا انہوں نے پس ہم فرمایا آپ نے اور کیا ہے تم کو کہ ایمان نہ لاؤ ساتھ خدا کے حالانکہ میں درمیان تمہارے ہوں کہا راوی نے پس فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کے نزدیک میرے از روئے ایمان کے البتہ وہ لوگ ہیں کہ پیدا ہونگے بعد میرے[5] پائیں گے صحیفے[6] اس میں لکھے ہیں احکام دین کے ایمان لائیں گے ساتھ[7] اس چیز کے کہ بیچ انکے ہے۔

٦٠١٠۔ اور عبدالرحمن بن علاء سے روایت ہے کہ حضرمی ہے کہا حدیث کی مجھ کو اس شخص نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہے نزدیک ہے کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم کہ ہوگا ثواب انکے لئے مانند ثواب[8] اول انکے کے حکم کرینگے ساتھ شرعی باتوں کے اور منع کرینگے لوگوں کو خلاف شرع سے اور لڑیں گے[9] فتنہ والوں سے (روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

٦٠١١۔ اور ابو امامہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہو اس شخص[10] کو کہ دیکھا مجھ کو اور خوشی سات بار اس کے لئے کہ نہ دیکھا مجھ کو اور ایمان لایا مجھ پر۔ (احمد)

---

[1] فرشتے ہیں، انکے ایمان کو ہم بہت اچھا اور قوی جانتے ہیں، [2] حالانکہ وہ نزدیک پروردگار اپنے کے ہیں یعنے وہ مقرب ہیں اور دیکھتے ہیں عجائب و غرائب جبروت کے پس کیا عجیب و غرابت ہے انکے ایمان میں، [3] حالانکہ وحی آسمان سے الخ اور فرشتہ روح الامین آتا ہے انکے پاس اور لیے واسطہ پیام پروردگار کا پہنچاتا ہے انکو اور مشاہدہ ملکوت اور معائنہ اس کے انوار کا کرتے ہیں، [4] حالانکہ میں، اور مشاہدہ کرتے ہو اور آثار وحی کے اور دیکھتے ہو نشانیاں نبوت کی، [5] بعد میرے، یعنی بعد وفات میری کے کہ وہ تابعین ہیں اور اتباع انکے روز قیامت تک، [6] پائیں گے الخ یعنے پائیں گے قرآن اور حدیث جن میں احکام دین کے مسطور ہیں، [7] ایمان لائیں گے الخ یعنے غائبانہ ایمان لائیں گے ساتھ سننے اخبار و آثار کے بے مشاہدہ اور معائنہ انوار کے، [8] مانند ثواب الخ یعنے صحابہؓ کے، [9] اور لڑیں گے، یعنے ہاتھوں کے ساتھ یا زبانوں کے ساتھ اور فتنہ والوں سے باغی اور خارجی اور رافضی اور تمام اہل بدعت مراد ہیں، [10] اس شخص کو دیکھا مجھ کو، یعنی اور ایمان لایا مجھ پر اور اس حدیث میں تعیین عدد سات کا سپرد ہے شارع کے علم پر۔ ؎

۶۰۱۲ :۔ وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رض فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا اَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوٰى رَزِيْنٌ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا اِلٰى اٰخِرِهٖ ۔

۶۰۱۳ :۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

۶۰۱۲ :۔ اور ابن محیریز سے روایت ہے کہ کہا دیکھا میں نے واسطے ابی جمعہ کے ایک شخص تھا صحابہؓ میں سے روایت کر میرے لئے ایک[۱] حدیث کہ سنی ہو تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہاں روایت کرونگا میں تجھ سے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دے تجھ کو طعام چاشت کا کھایا ہم نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے ساتھ ہمارے ابوعبیدہ بن الجراح پس کہا ابوعبیدہ نے یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہے ہم سے اسلام لائے ہم اور جہاد کیا ہم نے ہمراہ آپؐ کے فرمایا آپؐ نے ہاں بہتر ہیں تم سے وہ لوگ ہونگے پیچھے تم سے ایمان لائیں گے مجھ پر[۲] حالانکہ نہیں دیکھا مجھ کو (احمد، دارمی) اور روایت کی رزینؒ نے ابوعبیدہؓ سے قول ان کے سے کہا یا رسول اللہ ! احد خیر منا آخر تک ۔

۶۰۱۳ :۔ اور معاویہ بن قرۃؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تباہ ہو ویں اہل شام پس نہیں بھلائی ہوگی تم میں اور ہمیشہ رہے گی ایک جماعت میری امت میں سے مدد کئے گئے نہیں ضرر کرے گا ان کو وہ شخص کہ مدد کرے ان کو یہاں تک کہ برپا[۳] ہو قیامت کہا ابن مدینی نے وہ جماعت اصحاب حدیث ہیں (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

---

[۱] ایک حدیث ، یعنے جو فائدہ دے تجھ کو اور بشارت بخشنے خیریت اور تفضیلت کے ، [۲] ایمان لائیں گے مجھ پر حالانکہ نہیں دیکھا مجھ کو یعنی وہ اس حیثیت سے بہتر ہوں گے اگرچہ تم بہتر ہوان سے مسابقہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے ، [۳] یہاں تک کہ برپا ہو قیامت ، یعنے قیامت قریب ہو ایک طائفہ قلیلہ اہل حدیث کا ہر زمانہ میں قرآن و حدیث پر قائم رہا اور لوگ ان کے ساتھ عداوت سے کچھ ضرر نہ ہو سکا اور قیامت تک یہ طائفہ قائم رہے گا یہاں تک کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے مل جائے گا ، ؛

٦٠١٤ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ۔

٦٠١٥ :- وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

قَالَ مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ

شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ وَاَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهٗ قَدْ وَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمْعِ الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ تَوْفِيْقِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

٦٠١٤ :- اور ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے معاف کیا میری امت سے خطاء اور نسیان کو اور اس چیز کو کہ زبردستی کیے گئے ہیں بر اس امر کے[1] (ابن ماجہ، بیہقی)

٦٠١٥ :- اور بہز بن حکیم رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے نقل کی بہز کے دادا سے کہ اس نے سنا رسول اللہ سے کہ فرماتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس فرمایا آپؐ نے تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو[2] کہ تم بہتر ہو ان کے اور بہت گرامی قدر والا ان سے ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے۔

کہا مصنف کتاب مشکوٰۃ کے نے

قدردانی کرے اللہ اس کی سعی کی اور تمام کرے اس پر نعمتیں اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنے حدیثوں نبی صلعم کی سے آخر دن جمعہ رمضان کے نزدیک دیکھنے ہلال شوال کے سات سو سینتیسویں برس میں ساتھ حمد اللہ تعالیٰ کے اور نیک توفیق اسکی کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے کہ پالنے والا عالموں کا ہے اور درود اور سلام اوپر رسول اسکے کے کہ محمدؐ ہیں اور آل ان کی کے اور اصحاب سکے کے سب پر ٭ ٭ ٭

---

[1] کہ زبردستی کیے گئے ہیں بر اس پر ابن ماجہ نے اس حدیث پر مکرہ اور ناسی کی طلاق کا باب مقرر کیا ہے اور کہا باب طلاق المکرہ والناسی پھر اس حدیث کو بیان کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکرہ اور ناسی کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا اور دنیا کے احکام میں بھی اسکو معافی ہوگی اور بھول سے طلاق دیدیں یا زبردستی سے تو طلاق نہ پڑیگا اسیطرح چوک کے ساتھ جیسے زبان سے الحمد للہ کہنے کا ارادہ کیا ہے اور اتنے طلاق نکل گیا تو طلاق نہ پڑیگی جن لوگوں نے یہ حکم دیا ہے کہ بھول چوک کے ساتھ طلاق پڑ جائیگا انکا قول اس حدیث کے رو سے غلط ہے [2] تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو یعنے ستر ہویں امت ہو تم اور بہت گرامی قدر اللہ عزوجل کے نزدیک اور مراد عدد سے تکثیر ہے نہ تحدید اور یہ عدد بمعنے تکثیر بہت آتا ہے یا یہ کہ ستر امتیں جو بڑی بڑی گذری ہیں وہ مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جیسا تمہارا رسول خاتم النبیین ہے تم خاتم الامم ہو یہ ہمارے مالک کی عنایت ہے اس ضعیف امت پر ٭ ٭ ٭

فہرست ابواب مشکوٰۃ مترجم جلد چہارم

نمبر شمار	عنوانات	تعداد احادیث	از نمبر	تا نمبر	صفحہ
۱	کتاب الرقاق	۷۴	۴۹۱۴	۴۹۸۷	۳
۲	باب الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔	۳۶	۴۹۸۸	۵۰۲۳	۳۰
۳	باب الامل والحرص	۱۶	۵۰۲۴	۵۰۳۹	۴۳
۴	باب استحباب المال والعمر للطاعۃ	۱۱	۵۰۴۰	۵۰۵۰	۴۸
۵	باب التوکل والصبر	۱۸	۵۰۵۱	۵۰۸۶	۵۴
۶	باب الریاء والسمعۃ	۲۴	۵۰۶۹	۵۰۹۲	۶۳
۷	باب البکاء والخوف	۲۲	۵۰۹۳	۵۱۱۴	۷۲
۸	باب تغیر الناس	۱۱	۵۱۱۵	۵۱۲۵	۸۱
۹	باب	۷	۵۱۲۶	۵۱۳۲	۸۵
۱۰	کتاب الفتن	۳۱	۵۱۳۳	۵۱۶۳	۹۱
۱۱	باب الملاحم	۲۶	۵۱۶۴	۵۱۸۹	۱۰۷
۱۲	باب اشراط الساعۃ	۲۷	۵۱۹۰	۵۲۱۶	۱۲۰
۱۳	باب العلامات بین یدی الساعۃ و ذکر الدجال	۳۰	۵۲۱۷	۵۲۴۶	۱۳۰
۱۴	باب قصۃ ابن الصیاد	۱۱	۵۲۴۷	۵۲۴۷	۱۵۱
۱۵	باب نزول عیسی علیہ السلام	۴	۵۲۵۸	۵۲۶۱	۱۵۸
۱۶	باب قرب الساعۃ وان من مات فقد قامت قیامتہ	۷	۵۲۶۲	۵۲۶۸	۱۶۰
۱۷	باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس	۵	۵۲۶۹	۵۲۷۳	۱۶۲
۱۸	باب فی النفخ فی الصور	۶	۵۲۷۴	۵۲۷۹	۱۶۵
۱۹	باب الحشر	۱۷	۵۲۸۰	۵۲۹۶	۱۶۹

نمبر شمار	عنوانات	تعداد احادیث	از نمبر	تا نمبر	صفحہ
۲۰	باب الحساب والقصاص والمیزان	۱۶	۵۲۹۷	۵۳۱۲	۱۷۷
۲۱	باب الحوض والشفاعۃ	۳۹	۵۳۱۳	۵۳۵۱	۱۸۶
۲۲	باب صفۃ الجنۃ واھلھا	۴۱	۵۳۵۲	۵۳۹۲	۲۱۵
۲۳	باب رؤیۃ اللہ تعالیٰ	۹	۵۳۹۳	۵۴۰۱	۲۳۱
۲۴	باب صفۃ النار واھلھا	۲۹	۵۴۰۲	۵۴۳۰	۲۳۷
۲۵	باب خلق الجنۃ والنار	۴	۵۴۳۱	۵۴۳۴	۲۴۷
۲۶	باب بدء الخلق وذکر الانبیاء علیہم السلام	۳۹	۵۴۳۵	۵۴۷۳	۲۵۰
۲۷	باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	۳۵	۵۴۷۴	۵۵۰۸	۲۶۹
۲۸	باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ	۲۵	۵۵۰۹	۵۵۳۳	۲۸۴
۲۹	باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۵	۵۵۳۴	۵۵۶۸	۲۹۴
۳۰	باب المبعث وبدء الوحی	۱۴	۵۵۶۹	۵۵۸۲	۳۰۵
۳۱	باب علامات النبوۃ	۱۰	۵۵۸۳	۵۵۹۲	۳۱۵
۳۲	باب فی المعراج	۶	۵۵۹۳	۵۵۹۸	۳۲۵
۳۳	باب فی المعجزات	۷۴	۵۵۹۹	۵۶۷۲	۳۳۷
۳۴	باب الکرامات	۱۲	۵۶۷۳	۵۶۸۴	۳۹۰
۳۵	باب وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۷	۵۶۸۵	۵۷۰۱	۳۹۷
۳۶	باب وراثۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۶	۵۷۰۲	۵۷۰۷	۴۱۰
۳۷	باب مناقب قریش وذکر القبائل	۲۹	۵۷۰۸	۵۷۳۶	۴۱۲
۳۸	باب مناقب الصحابۃ رضی اللہ عنہم اجمعین	۹	۵۷۳۷	۵۷۴۵	۴۲۲
۳۹	باب مناقب ابوبکر رضی اللہ عنہ	۱۱	۵۷۴۶	۵۷۶۱	۴۲۷
۴۰	باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ	۱۷	۵۷۶۲	۵۷۷۸	۴۳۴
۴۱	باب مناقب ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما	۱۲	۵۷۷۹	۵۷۹۰	۴۴۳
۴۲	باب عثمان رضی اللہ عنہ	۱۳	۵۷۹۱	۵۸۰۳	۴۴۸
۴۳	باب مناقب ھؤلاء الثلثۃ رضی اللہ عنہم	۴	۵۸۰۴	۵۸۰۷	۴۵۶
۴۴	باب مناقب علی رضی اللہ عنہ	۲۱	۵۸۰۸	۵۸۲۸	۴۵۸

نمبر شمار	عنوانات	تعداد احادیث	از نمبر	تا نمبر	صفحہ
۴۵	باب مناقب العشرۃ رضی اللہ عنہم	۲۶	۵۸۲۹	۵۸۵۴	۴۶۶
۴۶	باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔	۴۹	۵۸۵۵	۵۹۰۳	۴۷۵
۴۷	باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲	۵۹۰۴	۵۹۱۵	۴۹۴
۴۸	باب جامع المناقب	۷۰	۵۹۱۶	۵۹۸۵	۴۹۹
۴۹	باب تسمیۃ من سمی من اہل بدر فی الجامع البخاری۔	۱	۵۹۸۶	۵۹۸۷	۵۲۷
۵۰	باب ذکر الیمن والشام واویس قرنی	۱۷	۵۹۸۷	۶۰۰۳	۵۳۰
۵۱	باب ثواب ہذہ الامۃ	۱۲	۶۰۰۴	۶۰۱۵	۵۳۶

www.kitabosunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
09380

ادارہ احیاء السنۃ

گھرجاکھ گوجرانوالہ